کنز العقبیٰ

مؤلف

Marfat.com

(۷۳) سورۃ الانبیاءؑ (۲۱)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو بارہ آیات مبارکہ اور سات رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- لوگوں کے لئے حساب (کا وقت) قریب آ پہنچا ہے اور وہ غفلت میں (پڑے) منہ پھیر رہے ہیں۔ ان کے پاس ان کے رب کی جانب سے جو نئی نصیحت آتی ہے تو وہ اس کو ہنسی کھیل کی صورت میں سنتے ہیں۔ ان کے دل غافل ہیں اور ظالم چپکے چپکے سرگوشیاں کرتے ہیں کہ یہ تم جیسا ایک بشر ہی تو ہے پھر کیا تم دیدہ و دانستہ جادو کی پیروی کرو گے۔ پیغمبر نے کہا کہ میرا رب زمین و آسمان کی ہر بات کو جانتا ہے اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ بلکہ انہوں نے کہا کہ یہ (قرآن) پریشان خیالات ہیں بلکہ (پیغمبر نے) از خود بنا لیا ہے بلکہ وہ ایک شاعر ہے اسے چاہئے کہ جس طرح پہلے نبیوں کو بھیجا گیا تھا وہ بھی ہمارے پاس کوئی نشان لے آئے۔ اس سے قبل ہم نے جس بستی کو تباہ کیا ہے وہ ایمان نہیں لائے تو کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے اور آپ سے قبل ہم نے آدمیوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔ اگر تم اس بات کو نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لو۔ اور ہم نے ان کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے جو کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔ پھر ہم نے ان کی بابت اپنے وعدہ کو سچا کر دیا۔ تو ان کو اور (دیگر) جس کو چاہا ہم نے نجات دی اور زیادتی کرنے والوں کو ہلاک کر دیا۔ (لوگو!) ہم نے تم پر ایک کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت ہے۔ تو کیا تم نہیں سمجھتے۔

شرح:- اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مکہ معظمہ میں جو سورتیں نازل ہوئیں ان میں اکثر و بیشتر توحید و نبوت کا بیان۔ عالم آخرت کا ثبوت انبیاء علیہم السلام کے سبق آموز تذکرے نافرمان امتوں کا انجام بد اور بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر حساب دینے کا بیان ہے یہ سورۃ بھی مکی ہے اور اس میں بھی زیادہ تر یہی مضامین بیان ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے

Marfat.com

حساب اعمال کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کے لئے خدا کے روبرو ذمہ دار ہے۔ لہٰذا اسے ایک وقت معین پر اس کے روبرو پیش ہو کر حساب دینا ہے۔ جس سے کسی کو چارہ نہیں مگر اکثر لوگ اس بات کو اہمیت نہیں دیتے اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں بلا مقصد پیدا کیا گیا ہے جب ہم مرجائیں گے تو نہ دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔ نہ کسی بات پر ہم سے مواخذہ ہوگا۔ دوسری بات ان کے خیال میں یہ ہے پیغمبر علیہ السلام کا یہ دعوئی کہ یہ تمام آیات و احکام مجھ پر براہ راست اللہ کی طرف سے نازل ہوتے ہیں۔ سراسر جھوٹ ہے اور وہ محض اپنا اقتدار و تسلط ہم لوگوں پر جمانے کی خاطر ایسا کہہ رہا ہے۔ یہ بھی ہم جیسا ایک انسان ہے پھر اس میں اور ہم میں فرق کیا ہوا اور ہمیں چھوڑ کر اسے کیوں نبی بنایا گیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ سب باتیں ان لوگوں کی اپنی غلط فہمی کی بنا پر ہیں مار کر زندہ کرنے کے موضوع پر اس سے پہلے متعدد بار دلائل دیئے جا چکے ہیں۔ لہٰذا ان کے دوسرے شبہ کا جواب بھی دے دیا جاتا ہے۔ ان کو چاہئے کہ جو لوگ ان میں اہل علم ہیں یہ ان کے پاس جائیں اور جا کر پوچھیں کہ آج سے پہلے جس قدر انبیاء و رسل سطح زمین پر آئے ہیں کیا وہ انسان تھے۔ یا ملائکہ یا کوئی اور مخلوق ان کو معلوم ہوگا۔ کہ اس سے قبل جس قدر انبیائے کرام دنیا میں آئے ہیں وہ محض بشر ہوتے تھے۔ انہی کی طرح کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے تھے اور اپنی اپنی عمریں گزار کر داعی اجل کو لبیک کہتے گئے۔ ان میں کسی کو ہمیشگی کی زندگی نہیں ملی اور نہ مافوق البشر ان میں کوئی خصوصیت تھی۔ خدا تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے ان کو اپنے احکام کی تبلیغ کے لئے منتخب کرتا رہا ہے۔ پھر جن لوگوں نے دعوت و ارشاد کو سنا وہ مقاصد زندگی میں کامیاب ہوئے مگر جنہوں نے منہ موڑا وہ ہلاک و تباہ ہوئے۔

ترجمہ آیات ۱۱-۲۹:- اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے غارت کر دیا۔ جہاں کے رہنے والے ظالم تھے اور اس کے بعد ہم نے اور قوم پیدا کر دی۔ سو جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا اس بستی سے لگے بھاگنے (ہاتف نے آواز دی) کہ بھاگو مت اور جو نعمتیں تمہیں دی گئی تھیں ان کی طرف اور اپنے گھروں کی طرف واپس جاؤ شاید تم سے باز پرس ہو۔ انہوں نے کہا کہ افسوس! ہم ہی بلاشبہ ظالم تھے۔ سو وہ اسی طرح پکارتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ان کو کٹی ہوئی فصل اور بجھی ہوئی آگ کی طرح کر دیا اور ہم

Marfat.com

نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل تماشے کے طور پر نہیں بنایا۔ اگر ہم کھیل تماشہ ہی بنانا چاہتے تو اپنے ہی ہاں کے لئے بناتے۔ اگر ہم کو ضرور ہی ایسا کرنا ہوتا۔ بلکہ ہم تو حق کو باطل پر کھینچ مارتے ہیں۔ سو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے اور وہ فوراً مٹ جاتا ہے اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس سے تمہارے لئے خرابی ہے۔ اور آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور جو اس کے پاس رہتے ہیں نہ اس کی عبادت سے سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔ دن اور رات وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور بالکل سستی نہیں کرتے۔ کیا ان لوگوں نے زمین میں سے ایسی چیزوں کو معبود ٹھہرالیا ہے جن کو انہوں نے خود ہی بنا کھڑا کیا ہے۔ اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے سو جو باتیں لوگ اس کے متعلق بیان کرتے ہیں خدائے مالک عرش ان سے پاک ہے جو کچھ وہ کرتا ہے اس کی کوئی باز پرس نہیں اور ان لوگوں سے باز پرس ہوگی۔ کیا انہوں نے اسے چھوڑ کر اور معبود ٹھہرا لئے ہیں کہہ دیجئے کہ تم اپنی دلیل پیش کرو یہ ان لوگوں کا ذکر ہے جو میرے ساتھ ہیں اور ان کا جو مجھ سے پہلے تھے۔ بلکہ اکثر تو ان میں سے حق کو جانتے ہی نہیں سو وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اور آپ سے قبل ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر یہ کہ ہم نے اس کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ سو میری ہی عبادت کرو اور انہوں نے کہا خدائے رحمٰن اولاد رکھتا ہے۔ وہ پاک ہے، بلکہ وہ اس کے معزز بندے ہیں۔ آگے بڑھ کر کلام نہیں کرتے اور اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پہلے ہو چکا۔ اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے۔ سوا اس شخص کے جس سے خدا خوش ہو اور وہ اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں اور ان میں سے جو یہ کہے کہ اس کے علاوہ میں بھی معبود ہوں۔ تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔

شرح: ۔ گزشتہ رکوع میں ارشاد ہوا تھا کہ جن لوگوں نے رسولوں کی بات پر کان دھرنے سے اعراض کیا وہ تباہ و برباد ہوئے اور ان کی بستیاں بھی نسیاً منسیاً کر دی گئیں۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ لوگ اس وقت تک غفلت میں پڑے رہتے ہیں جب تک ان پر کوئی آسمانی عذاب نازل نہیں ہوتا۔ مگر جونہی عذاب آیا یہ لوگ بھاگنے لگتے ہیں

Marfat.com

کہ پناہ تلاش کریں۔ مگر خدا کے عذاب سے پناہ کیا معنی؟ کوئی انسان تو تعاقب میں ہے ہی نہیں جس کو دھوکا دے لیا جاوے گا۔ وہ تو خدائے علیم و بصیر ہے جو ان کی نافرمانیوں کی سزا دے کر ان کے ساتھ انصاف کرنا چاہتا ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر عذاب کے نازل ہونے سے پہلے ہی یہ لوگ زمین و آسمان کی پیدائش پر غور و خوض کرتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ یہ کائنات بے فائدہ' بے سبب اور خود بخود نہ بن سکتی تھی کسی بنانے والے کا اس میں ضرور ہاتھ ہے۔ خواہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہے مگر اس کی قدرت کے کرشمے ہمارے سامنے ضرور موجود ہیں اور قرآن و اسباب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ یگانہ ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں پس اگر وہ اس طرح استدلال کرتے تو نبی کی تعلیمات پر ایمان لانے کے علاوہ کوئی چارہ نہ پاتے۔ فرماتا ہے اور ہم تمہیں بتائیں کہ زمین و آسمان سوائے ہماری قدرت کاملہ کے کسی طرح معرض وجود میں نہیں آسکتے تھے۔ چنانچہ وہ مخلوق جو اس بات کو سمجھ چکی ہے وہ ہر لحظہ ہماری عبادت میں فرمانبردارانہ مشغول رہتی ہے۔ مگر ایک تم ہو کہ باوجود ان سب باتوں کے دیکھنے اور سمجھنے کے الٹی راہ اختیار کئے ہوئے ہو اور زمین میں اپنے ہی ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں کو اپنا معبود بنا رہے ہو۔ فرماتا ہے کہ اگر زمین و آسمان کے درمیان خدائے یگانہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہوتا تو یقیناً" خرابی پیدا ہو جاتی۔ کیونکہ یہ محض ممکن ہے۔ کہ انتظامی امور میں وہ ہم پلہ اور ہم پایہ ہستیاں مل کر کام کر سکیں۔ بزودیا بدیر ان میں اختلاف رائے ہو گا جو مملکت کی تباہی و بربادی اور مخلوق و رعایا کی بدامنی اور بے چینی کا باعث ہو گا۔ لہٰذا تمہیں چاہئے کہ خدائے وحید کے سوا کسی دوسرے کے معبود ہونے کا خیال تک بھی اپنے قریب نہ آنے دو۔ اور اگر اس کے خلاف تمہارے پاس کوئی دلائل ہیں تو شوق سے لاؤ۔ اور آزادی سے پیش کرو۔ سنو! جب سے یہ کائنات قائم ہے۔ ہم اپنے رسولوں کے ذریعے تمہیں پیغام پہنچاتے رہے ہیں۔ کہ خدا ایک ہے پس ایک ہی کی عبادت کرو۔ تم نے جو دوسروں کو معبود بنا لیا ہے اور کسی سے اولاد طلب کرتے ہو۔ کسی سے روزی کی فراخی چاہتے ہو۔ تو آخر کیوں۔ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو میرے فرمانبردار ہیں۔ وہ تو میرے احکام اور میری ہدایات پر کسی کو ترجیح نہیں دیتے باقی رہے وہ ہمارے برگزیدہ بندے جن کو تم ہماری اولاد سمجھتے ہو۔ وہ اولاد نہیں بلکہ ایسی مخلوق ہیں جو اعمال نیک کی وجہ سے ہمارے محبوب بن گئے ہیں۔ تم سمجھتے ہو گے کہ

Marfat.com

بجائے ہمارے ان سے درخواست کرنا' جائز اور درست ہوگا۔ حالانکہ یہ معاملہ نہیں۔ بندگان دین کو کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے معاملہ میں دخل دیں اور نہ وہ دخل دیتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک خواہ وہ ہمارا سب سے زیادہ مقرب ہی کیوں نہ ہو۔ یہ کہہ دے کہ خدا سے بے پرواہ ہو کر جو چاہو مجھ ہی سے طلب کرو میں تمہاری تمام حاجات و ضروریات کو پورا کروں گا۔ دوسرے لفظوں میں وہ تم سے کہے کہ میری ہی عبادت کرو تو وہ بھی آتش جہنم کا مستوجب ہوگا اور اس ظالم و بے انصاف کو بھی ہم دیگر مجرموں کی طرح سخت ترین سزادیں گے۔

ترجمہ آیات ۳۰-۴۱:- کیا ان لوگوں نے جنہوں نے وطیرۂ کفر اختیار کر رکھا ہے غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے پھر ہم نے ان کو کھول کر جدا جدا کر دیا اور پانی سے ہر جاندار چیز بنائی تو کیا وہ ایمان نہیں لاتے اور ہم نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے تا کہ وہ ہلنے نہ پائے اور ہم نے اس میں کشادہ کشادہ راہیں بنادیں تاکہ وہ منزل تک پہنچ جائیں اور ہم نے آسمان کو محفوظ چھت بنایا اس پر بھی وہ آسمانی نشانیوں سے انکار کر رہے ہیں اور وہ وہی تو ہے جس نے رات' دن' سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیر رہا ہے۔ اور آپ سے پہلے ہم نے کسی بشر کو ہمیشگی نہیں بخشی۔ پھر کیا آپ اگر وفات پا جائیں تو وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ہر تنفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم بطور امتحان تمہیں بھلائی اور برائی سے آزماتے ہیں اور (بالاخر) تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ گے۔ اور جب یہ کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو بس آپ سے ہنسی مذاق ہی شروع کر دیتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ کیا یہ ہے وہ شخص جو تمہارے معبودوں کا ذکر (برائی سے) کرتا ہے اور وہ خدائے رحمن کی یاد سے انکار کرتے ہیں۔ انسان کی خلقت میں جلد بازی رکھی گئی ہے میں عنقریب تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا سو تم جلدی نہ کرو۔ اور کہتے ہیں کہ اگر تم صداقت پر ہو تو (بتاؤ کہ) یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ کاش منکروں کو وہ وقت معلوم ہوتا جب وہ نہ اپنے چہروں پر سے آگ کو روک سکیں گے نہ اپنی پیٹھوں پر سے اور نہ ان کو مدد دی جائے گی۔ بلکہ وہ اچانک ان پر آجائے گی اور انہیں حیران کردے گی۔ سو وہ اسے نہ روک سکیں گے اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ اور آپ سے پہلے بھی کئی رسولوں سے استہزاء کیا گیا ہے سو جن لوگوں نے ان میں سے استہزاء کیا ان کو اسی عذاب نے آگھیرا۔ جس کی وہ ہنسی

Marfat.com

اڑاتے تھے۔

شرح:- اس رکوع میں زمین و آسمان کی تخلیق کے متعلق ارشاد ہوتا ہے فرمایا کہ جب ہم نے اس کائنات کو پیدا کرنا چاہا تو سب سے پہلے ایک کرہ کی شکل میں تھی پھر ہر عالم کو جدا جدا اور الگ الگ ہم بناتے گئے۔ پھر ہم نے پانی پیدا کیا اور پانی سے ہر چیز کو زندگی بخشی۔ زمین و آسمان اس کے زیرین اور بالین حصص کا نام ہے۔ پھر اس خیال سے کہ حصہ زیریں جو زمین کے نام سے موسوم ہے اپنے مرکز سے کہیں ہٹ کر غیر طبعی حرکت نہ کرنے لگے اس میں پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑ کر مضبوط کر دیا اور زمین کو اتنا وزنی بنا دیا کہ اس میں غلط قسم کی حرکت پیدا ہونا ناممکن ہو جائے۔ پھر اس میں سے گزرنے کے لئے کشادہ کشادہ راہیں بنا دیں تاکہ تمہیں ایک جانب جانے میں کوئی دقت نہ ہو۔ اور حصہ بالین کو جو آسمان کے نام سے موسوم ہے تمہارے لئے منجملہ ایک ایسی چھت کے بنا دیا ہے جسے ٹوٹنے پھوٹنے کا خدشہ نہ ہو۔ مگر تم ہو کہ ان حیران کن اشیاء کو دیکھتے ہوئے خدا کی ہستی کے منکر ہو۔ پھر رات دن' سورج اور چاند کو تمہارے فائدے کے لئے بنایا اور ایک قاعدہ پر چلنے کے لئے مجبور کر دیا۔ تاکہ تمہاری خدمت پورے طور پر ہو سکے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اس خوبصورت گھر میں جو اس اہتمام سے ہم نے تمہارے لئے سجایا ہے کسی بشر کو ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔ تم سے قبل بیشمار انسان اس گھر میں بس چکے ہیں اور اس گھر کو چھوڑ چکے ہیں اور تم بھی ایک مدت گزار کر چل دو گے۔ پھر تمہارے بعد اور آئیں گے اور یہ سلسلہ وقت مقرر تک یونہی چلتا رہے گا۔ زندگی کے بعد موت لازمی ہے۔ جس سے کسی بشر کو مفر نہیں۔ ہاں یہ کائنات اور اس کی رنگینیاں انسان کے لئے ایک سامان فریب ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ کون اس فریب میں آتا ہے اور کون حق کو دیکھتا ہے۔ کون منزل مقصود اور نصب العین حقیقی کو پیش نظر رکھتا ہے اور کون دائیں بائیں مڑ کر اس مختصر زندگی کو رائگاں کھوتا ہے۔ یہی تو امتحان ہے اور اس امتحان کے بعد تمہیں جواب دہی کے لئے اپنے مالک حقیقی کے روبرو پیش ہونا ہے۔ اگرچہ ان باتوں کو وہ لوگ شاہراہ زندگی سے ہٹ کر غیر متعلق دلفریبیوں کا شکار ہو چکے ہوں محض ایک دل لگی کا سامان تصور کرتے ہیں اور اس خدائے رحمٰن کو ماننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ جس نے یہ سب ساز و سامان بنایا ہے۔ فرمایا انسان کی طبیعت میں جلد بازی ہے۔ وہ دور اندیشی اور

Marfat.com

عاقبت بینی سے زیادہ کام نہیں لیتا۔ آنے والی زندگی کی پرواہ نہیں کرتا اور دنیوی زندگی کے دلفریب نقوش پر فدا ہو کر اپنی عاقبت تباہ کرلیتا ہے۔ مگر جلد بازی اور اس کوتاہ بینی اور ناعاقبت اندیشی پر وہ اس وقت پچھتائے گا جب ان کی سزا میں آتش دوزخ کا ایندھن بنے گا اور اس سے بچنے کی کوئی شکل نہ دیکھے گا۔

ترجمہ آیات ۴۲-۵۰:- کہئے کہ خدائے رحمٰن (کے عذاب سے) کون تمہاری دن رات حفاظت کرتا ہے بات یہ ہے کہ وہ اپنے رب کی یاد سے اعراض کر رہے ہیں۔ کیا ہمارے سوا ان کے اور بھی معبود ہیں جو ان کو بچالیں گے۔ وہ تو خود اپنی مدد نہیں کرسکتے اور نہ ہماری طرف سے ان کی حمایت کی جائے گی۔ بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو (دنیا کی نعمتوں سے) بہرہ مند کیا۔ یہاں تک کہ ایسی حالت میں ایک طویل عرصہ گزر گیا۔ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں۔ پھر کیا یہی غالب رہیں گے۔ کہہ دیجئے میں تو تمہیں وحی کے ذریعے (اللہ کی نافرمانی سے) ڈراتا ہوں اور ان بہروں کو جب ڈرایا جاتا ہے تو یہ پکار کو سنتے ہی نہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے ان کو ذرا تکلیف پہنچ جائے تو وہ کہہ اٹھتے ہیں ہائے ہماری بدبختی! ہم واقعی ظالم تھے۔ اور قیامت کے دن ہم انصاف کا ترازو قائم کریں گے۔ سو کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا تو ہم اسے لا حاضر کریں گے اور حساب کرنے کو ہم (تنہا) کافی ہیں اور ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ کن، اور یکسر روشنی اور نصیحت کی چیز (یعنی تورات) پرہیزگاروں کی رہنمائی کے لئے عطا کی تھی وہ لوگ جو اپنے رب سے غائبانہ ڈرتے ہیں اور وہ قیامت سے بھی خوف کھاتے ہیں اور یہ ایک بابرکت نصیحت ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے تو کیا تم اس سے انکار کرتے ہو۔

شرح:- سابقہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ آخرت میں کسی کو ہمارے عذاب سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ آخرت تو آخرت۔ یہاں دنیا میں ہی غور سے دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائے کہ اگر خدا تمہاری حفاظت نہ کرے تو تم ایک لحظہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ فرماتا ہے یہ ہماری مہربانی ہے کہ ہم تمہیں تمام ساز و سامان زندگی عطا کرتے ہیں۔ اور باوجود تمہاری نافرمانیوں کے روزی کے معاملہ میں تمہیں تنگ نہیں کرتے تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اسلامی فتوحات کا سیل رواں بڑھ رہا ہے اور زمین روز بروز

Marfat.com

تمہارے لئے تنگ ہو رہی ہے۔ حتی کہ ایک دن اس سرزمین پر تمہارے رہنے کے لئے ایک انچ جگہ نہ ہوگی۔ اگر تم غور کرو تو یہ بات آسانی سے تمہارے ذہنوں میں نقش ہو سکتی ہے۔ اور تمہیں ہمارے خدائے غالب ہونے کا یقین ہو سکتا ہے فرماتا ہے کہ تمہاری طرف جو رسول بھیجے جاتے ہیں اور تمہیں اپنی تعلیمات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ تو یہ تم پر ہماری محض شفقت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم بھولے بھٹکے بھی ہماری نافرمانی نہ کرو۔ کیونکہ تمہارے لئے عذاب کا منظر ایک حسرت ناک منظر ہوگا۔ جس کے دیکھنے سے تم پچھتانا شروع کرو گے۔ نیز حساب کتاب اور سزا کے معاملہ میں ہم کسی سے رو رعایت رکھنے والے نہیں۔ یوں سمجھو کہ تمہاری نیکیاں اور برائیاں ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی۔ اگر نیکیاں زیادہ ہوں گی تو سزا سے بچ جاؤ گے۔ اور انعام پاؤ گے۔ ورنہ ابد الاباد تک دوزخ میں پڑے جلتے رہو گے۔

ترجمہ آیات ۵۱-۷۵:- اور ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے ہدایت دے رکھی تھی اور ہم اس سے واقف تھے۔ جب اس نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا کہ یہ مورتیاں کیا ہیں جن کی پرستش پر تم جمے بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے پایا ہے۔ (ابراہیم نے) کہا کہ تم اور تمہارے بڑے کھلی گمراہی میں پڑے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم ہمارے پاس واقعی صداقت لائے ہو یا دل لگی کر رہے ہو۔ اس نے کہا کہ نہیں۔ تمہارا رب وہی ہے جو تمام آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ جس نے ان کو پیدا کیا اور میں اس بات پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم جب تم چلے جاؤ گے تو میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چا[illegible] چلوں گا۔ سو اس نے سو ان کے بڑے بت کے سب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تاکہ وہ اس بڑے بت کی طرف رجوع کریں۔ انہوں نے کہا کہ کس نے ہمارے معبود[illegible] کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ بلاشبہ وہ بڑا ظالم ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک نوجوان [illegible]ان کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے جسے ابراہیم کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا [illegible]ے لوگوں کے سامنے (یہاں) لاؤ۔ تاکہ سب اسے دیکھ لیں۔ انہوں نے پوچھا کہ ا[illegible] ابراہیم کیا یہ کام تو نے ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے؟ اس نے کہا ہاں اسی نے کی[illegible] ہے۔ ان کا بڑا یہ ہے اگر یہ بولتے ہوں تو ان سے پوچھ لو۔ سو انہوں نے سوچا تو آپس میں کہنے لگے کہ بیشک تم ہی بے انصاف ہو۔ پھر انہوں نے

Marfat.com

اپنے سر نیچے کر لئے اور کہا کہ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ یہ باتیں نہیں کرتے۔ ابراہیم نے کہا کہ کیا پھر تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تم کو نہ نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ افسوس ہے تم پر اور ان پر جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو کیا تم نہیں سمجھتے۔ انہوں نے کہا کہ اس کو (آگ میں) جلا دو۔ اور اپنے معبودوں کی مدد کرو اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ اے آگ! تو ابراہیم کے لئے سرد ہو جا اور راحت بن جا اور انہوں نے اس سے برا کرنا چاہا تھا مگر ہم نے انہیں کو خسارہ میں ڈال دیا۔ اور ہم اس کو اور لوط کو بچا کر اس سرزمین میں لے آئے جس میں ہم نے تمام مخلوق کے لئے برکت رکھی تھی اور ہم نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کیا اور اس کے علاوہ یعقوب (پوتا) بھی اور سب کو صالح کیا۔ اور ہم نے ان کو رہنما بنایا کہ ہمارے احکام کے مطابق ہدایت کرتے تھے اور ہم نے ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا حکم بھیجا اور وہ ہماری ہی عبادت کرتے تھے اور لوط کو ہم نے علم و حکمت عطا کی اور اس کو اس گاؤں سے نجات دی۔ جس کے رہنے والے گندے کاموں کے عادی تھے۔ بیشک وہ بری اور بدکار قوم تھی اور اس کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا۔ یقیناً" وہ نیکوکاروں میں سے تھا۔

شرح:- اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس مکالمہ کا ذکر ہے جو آپ کے اور آپ کی قوم کے درمیان ہوا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جوان ہو چکے تھے اور رشد و ہدایت کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ کہ ایک دن آپ نے اپنے باپ اور لوگوں سے دریافت کیا کہ ان مورتیوں کی پرستش کا معاملہ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ ذرا تم اس پر روشنی ڈالو۔ تاکہ مجھے معلوم ہو۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ ہم سب اپنے بڑوں کو اسی طرح دیکھتے چلے آئے ہیں۔ اور بڑے غلطی نہیں کر سکتے تھے۔ اور ہر بات کو خوب سمجھتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ میری دانست میں وہ بھی اور تم بھی ایک صریح غلطی کے مرتکب ہو رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ اچھا آپ ہی ہمیں حقیقت حال سے خبردار کر دیجئے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ عبادت کے لائق وہی ہستی ہو سکتی ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور یہ بات یقین کے درجہ تک پہنچ چکی ہے میں از راہ ہمدردی تم سے کہتا ہوں کہ تم اس غلط طریق کار کو چھوڑ دو ورنہ میں ان مورتیوں کے ساتھ تمہاری غیر حاضری میں ایک چال چلوں گا۔ وہ نہ مانے۔ آپ نے ایک دن موقعہ پا

کران پتھر کے بتوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ مگر سب سے بڑے بت کو علی حالہ قائم رہنے دیا۔ لوگوں کو جب اطلاع ہوئی تو وہ سخت حیران ہوئے اور لگے تحقیقات کرنے چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس موضوع پر بات ہوئے کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ ہو نہ ہو یہ اس نوجوان لڑکے کا کام ہے جو بتوں کے خلاف ہم سے بحث کیا کرتا ہے۔ چنانچہ آپ سے پوچھا کہ کیا تم نے یہ کام ہمارے معبودوں کے ساتھ کیا ہے۔ انہوں نے کہا ان بتوں سے پوچھ دیکھو۔ انہوں نے کہا کہ کہیں بت بھی باتیں کیا کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فوراً" جواب دیا کہ تمہاری عقلوں پر حیف ہے جو نہ بات کر سکے نہ سن سکے وہ معبود کیسا پھر جو نہ نقصان سے بچا سکے نہ نفع دے سکے۔ اس کی عبادت کیسی! لوگوں کے دلوں پر اس بات کا بے حد اثر ہوا اور وہ کھسیانے سے ہو کر اور اپنا سامنہ لے کر وہاں سے چل دیئے اور لگے آپس میں مشورہ کرنے کہ اب کیا کرنا چاہئے سب کا اتفاق ہوا کہ اس نوجوان کو پکڑ کر آگ میں جلا دو۔ اور ہمیشہ کے لئے اپنے بتوں کی مدد کرلو۔ ورنہ یہ زندہ رہا تو تمہارے بتوں کا نشان تک نہیں رہنے دے گا۔ چنانچہ انہوں نے بڑے اہتمام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر جلا دینے کی تیاریاں کیں مگر قدرت الہی سے آپ بچ گئے اور وہ آگ سرد و سلامتی سے بدل گئی اور آپ کو اور حضرت لوط علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بابرکت خطہ زمین میں بسایا۔ اور نیک اولاد دی جس نے لوگوں کو نیکی کی طرف بلایا اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کی تلقین کی اور عبادت گزارانہ زندگیاں بسر کرتے رہے اس زمانہ میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے بھی اپنی بد اعمالیوں سے عذاب الہی کو مول لے لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو بچالیا اور اس قوم کو تباہ و برباد کر دیا۔

ترجمہ آیات ۷۶ - ۹۳:- اور اس سے قبل جب نوح نے پکارا تو ہم نے اس کی دعا بھی قبول فرمائی۔ سو ہم نے اس کو اور اس کے خاندان کو سخت تکلیف سے بچالیا۔ اور ان لوگوں پر اسے نصرت عطا کی۔ جنہوں نے ہمارے نشانات کو جھٹلایا۔ بے شک وہ برے لوگ تھے۔ سو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا اور داؤد اور سلیمان کو بھی یاد کرو جب وہ کھیتی کے معاملے میں فیصلے صادر کر رہے تھے جبکہ ایک گروہ کی بکریاں اس میں جا پڑی تھیں اور ہم ان کے فیصلے کو دیکھ رہے تھے سو ہم نے وہ فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو ہم نے

Marfat.com

علم و حکمت عطا کی تھی اور ہم نے داؤد کے لئے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا جو تسبیح کیا کرتے تھے۔ اور پرندوں کو بھی اور یہ (سب کچھ) کرنے والے ہم تھے اور ہم نے اسے تمہارے لئے زرہ بنانے کی صنعت سکھائی تاکہ وہ تم کو لڑائی کے نقصانات سے بچائے۔ سو کیا تم شکر کرو گے؟ اور ہم نے سلیمان کے لئے ہوا کو مسخر کیا جو اس کے حکم سے اس زمین کی طرف چلتی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور ہمیں ہر چیز کا علم ہے۔ اور بعض دیووں میں سے ایسے تھے جو اس کے لئے (سمندروں میں) غوطہ لگاتے تھے اور اس کے علاوہ وہ کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے اور ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ تو ہم نے اس کی دعا قبول کر لی اور اس کی تکلیف دور کر دی اور اسے اس کا کنبہ بھی عطا کیا اور ان کے ساتھ ان کے مانند اور لوگ بھی اپنی رحمت سے (بخشے) تاکہ عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت ہو اور اسماعیل اور ادریس اور ذی الکفل (کو یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والوں میں سے تھے اور ان کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار تھے اور ذوالنون (کو یاد کرو) جب وہ ناراض ہو کر چلا گیا اس نے سمجھا کہ ہم اس پر قابو نہ پا سکیں گے۔ آخر اس نے اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے میں ہی زیادتی کرنے والا ہوں۔ سو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔ اور زکریا (کو یاد کرو) جب اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہترین وارث ہے۔ ہم نے اس کی دعا بھی قبول کی! اور اسے یحییٰ عطا کیا اور اس کی بیوی کو اس کے لئے اولاد کے قابل بنایا۔ بیشک یہ لوگ نیکی کے کاموں میں سرعت سے کام لیتے تھے اور ہمیں امید و خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے رہتے تھے اور اس عورت کا ذکر کرو جس نے عفت و پاکیزگی کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اس کو اور اس کے بیٹے کو تمام دنیا کے لئے ایک نشان بنایا۔ بیشک یہ تمہارا گروہ ایک ہی گروہ ہے۔ اور میں تمہارا رب ہوں سو تم میری ہی عبادت کرو اور ان لوگوں نے اپنے دین میں اختلافات پیدا کر لئے (مگر ہر) ایک کو ہماری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

شرح:۔ اس کے بعد حضرت نوح علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام پر اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

مہربانیوں کا ذکر ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ ہماری مخلوقات میں سے جو ہستیاں ہمارے احکام کے آگے سر جھکا دیتی ہیں ان کی آواز ہم سنتے ہیں اور انہیں فرمانبردار زندگی گزارنے کے تمام انعامات سے سرفراز کر دیتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ منکرین نے جب حضرت نوح علیہ السلام کو سخت تکلیف دی اور اس نے ہم سے مدد چاہی تو ہم نے اسے اس مصیبت سے نجات دلائی اور منکروں کو غرقاب کر دیا۔ اس کے بعد حضرت سلیمان اور داؤد علیہم السلام کے ایک قصہ کی طرف اشارہ کر کے اس حکمت و علم کا ذکر کیا ہے جو ان الوالعزم پیغمبروں کے حصہ میں آیا تھا اس اجمال کی تفصیل جیسا کہ مفسرین اسلام نے بیان کی ہے یہ ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں کسی چرواہے کی بکریاں رات کے وقت کسی کے باغ کو خراب کر گئیں۔ باغ والے نے حضرت داؤد علیہ السلام سے شکایت کی۔ آپ نے نقصان کا اندازہ لگایا تو وہ بکریوں کی قیمت کے برابر نکلا۔ چنانچہ آپ نے بکریوں والے کو حکم دیا کہ بکریاں اس کے سپرد کر دو۔ چنانچہ فریقین نے رضامندی سے فیصلے کو تسلیم کر لیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب یہ فیصلہ سنا تو آپ نے ان کو کہا کہ تمارے حق میں اس سے بہتر فیصلہ ہو سکتا تھا انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ بکریاں تو باغ والے کے حوالے کر دی جائیں اور بکریوں والا باغ کی درستی اور حفاظت کا کام کرے جب باغ پھر ویسا ہی ہو جائے۔ جیسا کہ بکریوں کے خراب کرنے سے پیشتر تھا تو بکریاں اسے واپس مل جائیں اس دوران میں باغ والا بکریوں کا دودھ پی سکتا ہے اور ان کی اون سے فائدہ اٹھانے کا مجاز ہے۔ مگر جب اس کا باغ درست ہو جائے تو پھر بکریوں پر اس کا کوئی حق نہیں ہو گا۔

فریقین کو یہ فیصلہ اور بھی زیادہ پسند آیا اور انہوں نے اسے قبول کر لیا اودھر حضرت داؤد علیہ السلام کو جب اس کا علم ہوا تو وہ بھی بے حد خوش ہوئے اور اپنے صاحبزادے کی فطانت و ذہانت اور حق و انصاف کو دیکھ کر بہت پسند فرمایا۔

یہاں اس کا ذکر کرنے سے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ علم و حکمت کا یہ تقاضا ہے کہ حق و انصاف پر عمل کیا جائے اور بڑوں اور بزرگوں کی باتوں کو محض اس لئے ہی تسلیم نہ کیا جائے کہ وہ بڑے اور بزرگ تھے۔ بلکہ علم و حکمت کی کسوٹی پر ان کے افعال و اقوال کو

Marfat.com

پر کھنا چاہئے۔ اگر ان میں اللہ کی معصیت نہ پائی جائے تو پھر وہ قابل عمل و تقلید ہو سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ فرمایا کہ انبیاء کی مثال کو ہمیشہ پیش نظر رکھو اور دیکھو کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کس فراخدلی سے اپنے بیٹے کے فیصلے کو تسلیم کر لیا تھا اور بیٹے نے کس جرات سے باپ کے غیر انسب فیصلے کو بدلنے میں ذرا سا تامل نہیں کیا تھا۔ حالانکہ باپ برسر اقتدار اور زبردست بادشاہ تھا۔

اس کے بعد حضرت ایوب علیہ السلام کی بابت فرمایا کہ جب مرض خارش نے ان کو بے حد تنگ کیا تو اس نے ہم سے یوں التجا کی۔ "خدایا! مجھے سخت تکلیف پہنچ رہی ہے اور تو بڑا مہربان ہے۔ مجھ پر مہربانی فرما اور میری تکلیف کو دور کر دے۔"

چنانچہ ہم نے اس کی تکلیف دور کر دی اور بھلا چنگا کر دیا اور اسے اور اس کے تمام خاندان پر اپنا رحم کیا۔ اور عبادت گزاری کے لئے ان کو ایک نمونہ بنا دیا۔ اسی طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام اور ذوالکفل کو صبر و شکر کی نعمت عطا کی اور اپنی رحمت میں ان کو داخل کیا۔ پھر حضرت یونس علیہ السلام ذوالنون کی نسبت فرمایا کہ جب ان کی قوم نے ان کو زیادہ ستایا تو فریضہ تبلیغ کو چھوڑ کر بھاگ نکلے کہ شاید اس طرح یہ لوگ اپنے کئے پر پچھتائیں گے۔ انہوں نے فرض کی ادائیگی سے کوتاہی کی۔ لہٰذا اللہ نے ان کو مچھلی کے پیٹ میں قید کیا اور اپنی قدرت سے وہاں زندہ رکھا۔ پھر جب حضرت یونس علیہ السلام نے دعا مانگی کہ خدایا! مجھ سے زیادتی ہوئی تو پاک ہے تیرا ثانی کوئی نہیں۔ تو معبود برحق ہے۔ میری خطا معاف کر تو اللہ نے ان کو وہاں سے نجات دی فرماتا ہے کہ ہم اسی طرح ہر اس شخص کو رنج و غم سے نجات دیتے ہیں جو سب سے منہ موڑ کر اور ہر ایک سے تعلق توڑ کر ہم سے دعا مانگتا ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ حضرت ذکریا علیہ السلام نے جب بڑھاپے میں اولاد کے لئے ہم سے دعا مانگی تو ہم نے یحییٰ علیہ السلام جیسا عظیم الشان اور اولوالعزم پیغمبر اس کو عنایت کیا۔ اس طرح مریم علیہا السلام علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ ایسا بلند مرتبہ بیٹا بخشا۔

اس میں اشارہ ہے کہ لوگ اپنی ذہنی پستی کی وجہ سے اولاد کے لئے جوتشیوں اور کاہنوں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو یہ ان کی بڑی غلطی ہے۔

اس کے بعد مسلمانوں کو حکم ہوتا ہے کہ تم متذکرہ الصدور لوگوں کے اسوہ ہی کو

پیش نظر رکھو اور جو کچھ مانگو۔ مجھ ہی سے مانگو۔ اور جب رجوع کرو تو میری ہی طرف رجوع کرو۔

ترجمہ آیات ۹۴ - ۱۱۲:- سو جو نیک کام کرے گا اور مومن بھی ہوگا۔ تو اس کا عمل ضائع نہیں جائے گا اور ہم یقیناً" اس کے اعمال لکھتے جاتے ہیں۔ اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا اس کے رہنے والوں کے لئے ناممکن ہے کہ وہ پھر دنیا میں لوٹ کر آ سکیں یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں اور وہ ہر بلندی سے اترتے ہوئے نظر آئیں اور وعدۂ حق نزدیک آ جائے اور ان لوگوں کی آنکھیں اوپر ہی کی اوپر لگی رہیں جو منکر ہیں (پھر وہ کہیں گے کہ) افسوس! ہم اس حقیقت سے غفلت ہی میں رہے بلکہ ہم ظلم کرتے رہے۔ تم اور تمہارے معبود جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جہنم کا ایندھن ہوں گے اور اس میں تم (سب) داخل ہو کر رہو گے اور اگر وہ (سچ مچ) معبود ہوتے تو اس میں داخل نہ ہوتے اور سب اس میں ہمیشہ رہیں گے وہاں وہ چیخیں ماریں گے اور ایک دوسرے کی بات بالکل نہ سن سکیں گے۔ وہ لوگ جن کے لئے ہماری طرف سے نیکی پہلے سے مقدر ہو چکی ہے وہ اس (عذاب سے) دور رہیں گے۔ وہ دوزخ کی آواز بھی نہ سنیں گے اور جو کچھ ان کا جی چاہے گا وہ وہی حاصل کریں گے اسی میں ہمیشہ رہیں گے ان کو "بڑی گھبراہٹ" کا رنج نہ ہوگا اور فرشتے ان کا خیر مقدم کریں گے (اور کہیں گے کہ) یہی وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا جس دن آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسا کہ کتابوں کے طومار کو لپیٹا کرتے ہیں۔ جس طرح ہم نے اول بار پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کر دیں گے۔ یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے جسے ہم پورا کر کے رہیں گے۔ اور البتہ ہم نے نصیحت کرنے کے بعد زبور میں لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہیں۔ بلاشبہ اس میں عبادت کرنے والوں کے لئے پیغام بشارت ہے۔ اور ہم نے آپ کو تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے کہہ دیجئے کہ میری طرف تو صرف یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود حقیقی صرف ایک معبود ہے۔ تو کیا تم مانتے ہو؟ پھر اگر وہ منہ پھیر لیں تو کہہ دیجئے کہ میں نے تم کو برابر اطلاع کر دی ہے اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ جو کچھ تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب ہے یا دور ہے۔ وہ جو بات اونچی پکار کر کی جائے اس کو بھی جانتا ہے اور اسے بھی جانتا ہے جسے تم چھپاتے ہو اور میں نہیں جانتا شاید وہ تمہارے لئے آزمائش

Marfat.com

ہے اور وقت مقرر تک بہرہ مندی (کی مہلت ہے) پیغمبر نے کہا کہ اے رب انصاف سے فیصلہ کردے اور ہمارا رب خدائے رحمٰن ان باتوں میں ہمارا مددگار ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

شرح:- سابقہ رکوع میں نیک لوگوں کا ذکر ہوا تھا یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص بھی نیکی کا کام کرے اگر وہ خدا پر ایمان رکھتا ہے تو اپنی نیکی کا ضرور اجر پائے گا۔ مگر جو لوگ برے کام کرتے ہیں ان کو برائی کی ضرور سزا دی جائے گی۔ فرماتا ہے کہ جب منکرین حق اپنے گناہوں کی شامت کو اپنے سروں پر سوار دیکھیں گے تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ اب وہ لاکھ کوشش کریں گے کہ کسی طرح واپس ہی چلے جائیں اور جا کر اچھے عمل کریں۔ مگر ان کو یہ جواب ملے گا کہ تم اور تمہارے وہ معبود جن کی تم پوجا کرتے تھے اب جہنم کا ایندھن بنو۔ فرمایا کہ اگر تمہارے معبود' معبود حقیقی ہوتے تو وہ جہنم کا ایندھن نہ بنتے۔ اس کے بعد ان کی قابل رحم حالت کا نقشہ کھینچا ہے کہ وہ شدت عذاب کی وجہ سے چیخیں چلائیں گے مگر سب بے فائدہ۔ اس کے برعکس وہ لوگ جنہوں نے دنیا کی زندگی کے دوران میں خدا کے احکام کی نافرمانی نہ کی ہوگی۔ ان کو جہنم کی ہوا بھی نہ لگے گی اور نہ منکروں کی طرح ان کو اس دن رونا دھونا پڑے گا۔ بلکہ ملائکہ کرام ان کے پاس آئیں گے اور انہیں مبارکباد دیں گے۔ فرمایا اس نیلگوں چھتر کو جو آج تمہارے سروں پر سایہ افگن ہے۔ ہم اسی طرح لپیٹ لیں گے جیسے تم کتاب کے اوراق لپیٹ لیتے ہو۔ اس کے بعد فرمایا کہ جہاں تک زمین کا تعلق ہے اس کے وارث صرف صالح اور پاکباز لوگوں ہی ہوں گے۔ اس میں ان کے لئے یقیناً" پیغام بشارت ہے۔ فاسقوں اور فاجروں کے لئے کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کو پکار کر سنا دیں کہ میرا کام صرف یہ ہے کہ خدائے واحد کی توحید کا اعلان کروں۔ اور اس کی فرمانبرداری کی تمہیں ترغیب دوں۔ جیسا کچھ کہ مجھے حکم ہوتا ہے۔ تمہیں پہنچا دیتا ہوں۔ اب یہ کہ کب قیامت آئے گی اور کب نہیں۔ اس کا مجھے علم نہیں اور نہ اس کا معلوم کرنا میرا کام ہے جو کچھ تم لوگ اپنے دلوں میں سوچ بچار کرتے ہو۔ وہ سب اللہ کو معلوم ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ آیا یہ باتیں تمہارے لئے آزمائش کا باعث ہوں گی۔ یا فائدہ و

Marfat.com

انعام کا۔ بہرحال میں تو خدا سے یہی دعا کرتا ہوں کہ وہ حق و انصاف سے فیصلہ کرے اور وہی خدا میری اس معاملہ میں مدد کر سکتا ہے۔ اور تمہاری اس مخالفت کے مقابلہ میں مجھے سہارا دے سکتا ہے۔

(۷۴) سورۃ المومنون (۲۳)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو اٹھارہ آیات مبارکہ اور چھ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱ – ۲۲:۔ بلاشبہ مسلمان کامیاب ہوئے جو اپنی نماز میں اظہار عجز و نیاز کرتے ہیں۔ اور جو بے ہودہ باتوں سے کنارہ کش رہتے ہیں۔ اور جو زکوۃ ادا کرنے والے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا اپنی لونڈیوں سے (نہیں) کیونکہ ان پر (ان سے مباشرت کرنے میں) کوئی ملامت نہیں۔ سو جو اس کے سوا (برائی کا) خواہاں ہو تو ایسے لوگ حد سے نکل جانے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کو محفوظ رکھتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہی لوگ وارث ہیں۔ جو جنت الفردوس کے وارث ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ بنا کر ایک مضبوط (اور محفوظ) آرامگاہ میں رکھا۔ پھر ہم نے نطفہ کو لوتھڑے کی شکل میں پیدا کیا۔ پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا۔ پھر بوٹی کو ہڈیاں بنایا اور ہڈیوں کو گوشت پہنایا۔ پھر اسے نئی صورت دے دی۔ تو بڑی برکت والا ہے۔ وہ اللہ جو بہترین پیدا کرنے والا ہے۔ پھر اس کے بعد تم نے ضرور مرنا ہے۔ پھر تم کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ اور ہم نے تمہارے اوپر سات آسمان بنائے اور ہم مخلوقات سے بے خبر نہیں۔ اور ہم نے آسمان سے ایک اندازہ کے مطابق پانی اتارا پھر اسے زمین میں ٹھہرا دیا اور ہم اسے معدوم کر دینے پر بھی قادر ہیں۔ پھر ہم نے اس سے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کئے۔ تمہارے لئے ان میں بہت سے میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔ اور ایک اور درخت بھی

Marfat.com

پیدا کیا جو طور سینا میں ہوتا ہے کھانے والوں کے لئے تیل اور سالن لئے ہوئے اگتا ہے۔ اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی مقام غور ہے ان کے پیٹ میں جو بوجھ ہے اس سے ہم تمہیں (دودھ) پلاتے ہیں۔ اور تمہارے لئے ان میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے ہو اور ان پر اور کشتی پر تم کو سوار کیا جاتا ہے۔

شرح:۔ سورۂ مومنون مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جہاں اس امر کی ضرورت تھی کہ مسلمانوں کے خصوصی امتیازات کا ذکر کیا جاتا اور بتایا جاتا کہ ان لوگوں میں سے جو اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ ان میں کون سے صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو انہیں دیگر ابنائے وطن سے معزز و سربلند کر دیتی ہیں۔ مقصود یہ تھا کہ جو لوگ اسلام لے آئیں ایک تو وہ ان صفات کو اپنے اندر پیدا کر لیں دوسرے یہ کہ جو لوگ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے۔ ان کو اسلام کی خوبیاں معلوم ہو جائیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد خضوع و خشوع کے ساتھ پنجگانہ نماز ادا کرتے' لغو باتوں سے پرہیز کرتے اور اپنے مال و دولت سے زکوۃ ادا کرتے ہیں۔ نیز وہ جو خواہشات نفسانی پر قابو رکھتے ہیں اور لوگوں کی امانتوں میں خیانت نہیں کرتے اور نہ معاہدون کو توڑتے ہیں صرف وہی لوگ جنت الفردوس کے حقیقی وارث ہیں اور صرف انہی کو ابدی عیش و تنعم حاصل ہوگا۔

ان الفاظ میں ایک طرح انسان کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ کبر و نخوت سے باز رہے اور اپنی اصلیت کو یاد رکھے کیونکہ جب اسے اپنی کمزوری و ناتوانی اور خدائے یگانہ کی توانائی و قدرت معلوم ہوگی جبھی اس میں یہ صفات حمیدہ پیدا ہوں گی۔ لہٰذا ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان! کیا تجھے اپنی پیدائش کی کیفیت معلوم ہے؟ تجھے خیال ہونا چاہئے کہ تیری حیثیت ایک مشت خاک سے زیادہ نہیں اور تیری زندگی کی ابتدا صرف ایک قطرۂ سافی کی رہین منت ہے جس نے کئی مدارج طے کر کے انسان کی شکل اختیار کی۔ پس تجھے چاہئے کہ ان تمام مدارج کو مدنظر رکھے اور دیکھے کہ ہم نے کس عمدگی اور خوبصورتی سے تجھے بنایا پھر ایک دن تیری اسی موہنی مورت اور کامنی سی صورت کو فنا ہو کر خاک میں مل جانا ہے اور قیامت کے روز نیک و بد اعمال کی جوابدہی کے لئے دوبارہ حاضر ہونا ہے۔ پس جو کوئی اپنی پیدائش کو بھول گیا اور عبادت و فرمانبرداری میں کوتاہی برتتا رہا وہ یقیناً" سزا پائے گا۔ اور جنہوں نے اپنے فرائض کو سمجھا وہ انعام حاصل کریں گے۔

Marfat.com

اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے بیشمار انعامات شمار کراتا ہے اور فرماتا ہے کہ ہم نے سات آسمان اوپر تلے پیدا کئے اور ان میں بے شمار حکمتیں رکھ دیں۔ یوں نہ سمجھو کہ ان اشیائے عالم کی پیدائش کوئی اتفاقی چیز تھی۔ نہیں جو کچھ پیدا کیا گیا ہے ارادہ اور مشیت سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس طرح مینہ کے برسنے پر غور کرو۔ اگر بارش نہ ہو تو سطح زمین ویران و برباد ہو جائے۔ پھر تمہاری خوراک کے لئے ہم نے طرح طرح کے میوے اور رنگ رنگ کی سبزیاں پیدا کی ہیں۔ اگر چشم بینا سے دیکھو تو مویشی چارپایوں میں ہی ہماری کئی نشانیاں تمہیں مل جائیں۔ دیکھو تم ان کا دودھ پیتے ہو۔ گوشت کھاتے ہو ان پر سواری کرتے ہو اگر ان تمام نعمتوں سے تمہیں محروم کر دیا جائے تو تم ہی کہو تمہارا کیا حال ہو۔ پھر کیوں اپنے خدائے یگانہ اور خالق حق کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اس کی عبادت نہیں کرتے اور کیوں اس کے احکام سے سرتابی کرتے ہو۔

ترجمہ آیات ۲۳-۳۲:- اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا کہ اے میری قوم! تم اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ پھر کیا تم ڈرتے نہیں۔ تو اس کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا کہ یہ تو تمہارے ایسا بشر ہے جو چاہتا ہے کہ تم پر فضیلت حاصل کرے اور اگر اللہ چاہتا تو فرشتوں کو اتار دیتا۔ ہم نے ایسی باتیں اپنے اگلے بزرگوں سے تو (کبھی) نہیں سنیں۔ اس آدمی پر تو جنات کا اثر ہے۔ سو تم اس کے بارے میں چندے انتظار کرو نوح علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب انہوں نے میری تکذیب کی ہے سو تو میری مدد کر سو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ تو ہمارے سامنے اور ہمارے حکم کے مطابق ایک کشتی تیار کر پھر جب ہمارا حکم آجائے اور تنور (غضب) جوش مارنے لگے تو ہر جاندار میں سے جوڑا جوڑا (نر و مادہ) دونوں کشتی میں داخل کر لینا اور اپنے کنبے کو بھی سوا اس کے جس کی نسبت بات پہلے سے طے ہو چکی ہے اور ان لوگوں کے بارے میں مجھ سے کلام نہ کرنا جو ظالم ہیں۔ وہ ضرور غرق کئے جائیں گے۔ سو جب تو اور تیرے ساتھی کشتی میں بیٹھ جائیں تو کہو کہ تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے ہم کو ظالم قوم سے نجات بخشی اور کہو کہ اے میرے رب! مجھے (کشتی سے) برکت کی جگہ اتارنا اور تو بہترین اتارنے والا ہے۔ اس میں بیشک کئی ایک نشانیاں ہیں اور ہم تو آزمائش کرنا چاہتے تھے پھر ان کے بعد ہم نے ایک دوسری قوم کو پیدا کیا اور

Marfat.com

انہیں میں سے ہم نے ان میں ایک رسول بھیجا (اس رسول نے کہا) کہ تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں تو کیا تم ڈرتے نہیں۔

شرح:۔ لوگو! تمہاری ہدایت کے لئے ہم شروع ہی سے اپنے انبیاء و رسل بھیجتے رہے ہیں چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کو ہم نے اس زمانے کے لوگوں کی طرف پیغام حق دے کر بھیجا اور انہوں نے لوگوں کو یہ پیغام دیا۔ اے لوگو! سنو خدا کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے پھر کیوں اس سے نہیں ڈرتے۔

اس کے جواب میں انہوں نے یوں سرگوشیاں کرنی شروع کیں کہ یہ بھی تو آخر ہماری طرح ایک انسان ہے جو چاہتا ہے کہ سردار بن جائے اگر نبی ہوتا تو از قسم ملائکہ ہوتا۔ کیا کسی نے بھلا بڑوں سے کبھی سنا تھا کہ انسان بھی نبی بن سکتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس پر آسیب کا اثر ہے۔ سو فکر نہ کرو خود بخود یہ معمہ حل ہو جائے گا۔ اس کے کہنے میں نہ آؤ۔ ہرچند حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کو سمجھایا مگر کسی نے نہ سنا جب آپ تنگ آ گئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ "خدایا! جس معاملے میں یہ لوگ مجھے جھٹلا رہے ہیں تو اس میں میری مدد کر" اس پر غیرت خداوندی کو جوش آ گیا اور حکم دیا کہ ایک کشتی تیار کر لے اور اس میں ہر جاندار چیز کا ایک جوڑا رکھ لے۔ چنانچہ اسی طرح کیا گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمانوں سے اور زمین کے اندر سے پانی کے چشمے ابال دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سوا اہل کشتی کے کسی جاندار ہستی کا وجود سطح ارض پر نظر نہ آتا تھا۔ حضرت نوح علیہ السلام کا ایک لڑکا بھی بروں کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا۔ اسے کشتی میں نہ بٹھایا گیا۔ جب آپ نے دیکھا کہ وہ بھی دیگر غرق ہونے والوں کی طرح ڈوبنے لگا ہے تو شفقت پدری نے مجبور کیا اور آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے بارے میں اجازت چاہنے لگے۔ ارشاد ہوا کہ اے نوح! تیری اولاد وہ ہے جو تیری فرمانبردار ہو۔ نافرمانوں کا ذکر نہ کر۔ کیونکہ ان کو ضرور غرق کیا جائے گا۔ ارشاد ہوا کہ اے نوح! اب جبکہ تمہیں دشمنان دین سے نجات مل چکی ہے چاہئے کہ میرا شکر بجالاؤ۔ اور کسی اچھی جگہ اترنے کی خواہش کرو" اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ لوگوں کے لئے اس میں ایک عظیم الشان سبق ہے چاہئے کہ وہ اسے سیکھیں۔ فرمایا کہ اس کے بعد ہم نے پھر انسانی نسل کو بڑھایا۔ اور پھر رسولوں کو بھیجا جو یہی کہتے رہے کہ "لوگو! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں

ہے۔ تم کیوں اس سے نہیں ڈرتے۔"

ترجمہ آیات ۳۳-۵۰:- اور اس کی قوم کے اکابر جو کافر تھے اور آخرت کے آنے کی تکذیب کرتے تھے اور ہم نے ان کو دنیا کی زندگی میں آسودگی عطا کر رکھی تھی کہنے لگے یہ تو تمہارے ایسا ہی ایک بشر ہے جو کچھ تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا ہے اور جو کچھ تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے اور اگر تم نے ایسے بشر کی اطاعت کر لی تو یقیناً" خسارہ میں رہو گے۔ کیا وہ تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی بن جاؤ گے اور ہڈیاں ہو کر رہ جاؤ گے تو تمہیں دوبارہ نکالا جائے گا۔ یہ وعدہ جو تم سے کیا جا رہا ہے بہت ہی بعید ہے۔ بہت ہی بعید ہے۔ ہماری یہ زندگی محض تباہی کی زندگی ہے کہ مرتے اور جیتے ہیں اور دوبارہ ہم کو زندہ نہیں کیا جائے گا۔ یہ تو ایک ایسا آدمی ہے جس نے اللہ پر جھوٹ افترا کیا ہے اور ہم تو اس پر ایمان نہیں لائیں گے۔ اس نے کہا اے رب تو میری مدد کر کہ انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ حکم ہوا کہ تھوڑی ہی دیر کے بعد یہ نادم ہو جائیں گے۔ پھر ایک زور کی آواز نے ان کو آ پکڑا سو ہم نے ان کو کوڑا کر دیا۔ پس ظالموں پر لعنت ہے۔ پھر ہم نے ان کے بعد اور قوموں کو پیدا کیا کوئی جماعت اپنے وقت سے نہ آگے نکل سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے۔ پھر ہم اپنے رسولوں کو پے در پے بھیجتے رہے جب کبھی کسی قوم کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اس کو جھٹلایا۔ سو ہم بھی یکے بعد دیگرے ان کو ہلاک کرتے گئے اور انہیں کہانیاں بنا دیا۔ پس جو لوگ ایمان نہیں لاتے ان پر لعنت ہو۔ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنے احکام اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا۔ فرعون اور اس کی جماعت کی طرف مگر انہوں نے تکبر سے کام لیا اور وہ (بڑے) سرکش لوگ تھے۔ کہنے لگے کیا ہم اپنے جیسے ان دو آدمیوں پر ایمان لائیں حالانکہ ان کی قوم کے لوگ ہمارے غلام ہیں۔ تو انہوں نے دونوں کو جھٹلایا سو ہلاک کر دیئے گئے اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تاکہ وہ لوگ ہدایت پائیں اور ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو (لوگوں کے لئے) بڑی نشانی قرار دیا اور ان کو ایک بلند مقام پر جو رہنے کے لائق تھا اور آب رواں کے چشمے رکھتا تھا جگہ دی۔

شرح:- مگر ان لوگوں نے بھی رسولوں کو وہی جواب دیا جو نوح علیہ السلام کی قوم دے چکی تھی۔ ان میں سے بھی جو وطیرۂ کفر اختیار کر چکے تھے اور دنیا میں آسودگی کی زندگی گزار

Marfat.com

رہے تھے۔ کہنے لگے کہ بھلا یہ شخص کیا ہے۔ آخر تمہاری طرح ایک رسول ہی ہے نا؟ جو کچھ تم کھاتے ہو وہی یہ کھاتا ہے جو کچھ تم پیتے ہو وہی یہ پیتا ہے پھر اگر تم نے اپنے ایسے ایک شخص کی فرمانبرداری قبول کرلی تو سراسر نقصان میں رہو گے۔ وہ تمہیں اس بات سے ڈراتا ہے۔ کہ جب تم مرکھپ کر مٹی اور ہڈیاں بن جاؤ گے تو پھر خدا تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا۔ نہایت دور کی بات ہے۔ یاد رکھو کہ اس دنیاوی زندگی کے بعد پھر کوئی زندگی نہیں۔ یہ آدمی تو سراسر افترا و کذب سے کام لے رہا ہے۔ لہٰذا ہم کسی طرح اس کی بات کو نہیں مان سکتے۔ چنانچہ جب رسول تنگ آگیا۔ تو اس نے اپنے رب کو پکارا کہ خدایا جس معاملے میں یہ میری مخالفت کرتے ہیں تو اس میں میری مدد کر۔ ارشاد ہوا کہ صبر سے کام لو۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ان لوگوں کو اپنے کیے پر پچھتانا پڑے گا۔ حاصل کلام وقت زیادہ نہ گزرنے پایا تھا کہ ہمارے عذاب نے ان کو بالکل برباد کر دیا۔ اور ہم نے دشمنان دین کو اپنی درگاہ سے دور ہونے کا حکم دے دیا۔

بعد ازاں پھر مثل سابق لوگ پیدا کیے گئے اور علیٰ ہذا القیاس کئی قومیں پیدا ہوئیں اور کئی فنا۔ ہر ایک نے اپنا اپنا وقت گزارا اور چل بسے ہمارے رسول اسی طرح پے در پے آتے رہے مگر انسان نافرمان ہمیشہ ان کو جھٹلاتا رہا اور ان کے کام میں دشواریاں پیدا کرتا رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ایمان نہ لانے والوں کو ملعون قرار دیا زمانہ گذرتے گذرتے نوبت بایں جا رسید کہ حضرت موسیٰ کا زمانہ آگیا۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام دونوں بھائیوں کو منصب نبوت سے سرفراز کرکے فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا مگر ان لوگوں نے سرکشی اور نافرمانی سے کام لیا اور کہا تو یہ کہا کہ یہ دونوں ایک غلام قوم کے دو افراد ہیں۔ ان میں کیا برتری ہے کہ پیغمبر خدا بن بیٹھے ہیں۔ حاصل کلام انہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا اور ہلاکت کا سامان خریدا۔ ہم نے موسیٰ علیہ السلام پر اپنی ایک کتاب نازل کی تاکہ لوگ اسے پڑھیں اور سیدھی راہ پر چلیں۔ اس کے بعد ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان حق بنایا اور دشمنوں کی زد سے انہیں بچا کر راحت و اطمینان کی ایک جگہ پر متمکن کیا۔

ترجمہ آیات ۵۱-۷۷:- اے رسولو! تم پاک اشیاء کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ تم جو کچھ کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔ اور بیشک یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور

میں تمہارا رب ہوں سو (میری نافرمانی سے) ڈرو۔ پھر لوگوں نے دین کے معاملے میں اپنے آپ کو جدا جدا کر لیا۔ ہر ایک گروہ جس بات پر قائم ہے اسی پر خوش ہے۔ سو آپ ان کو ایک وقت تک ان کی اسی بیہوشی میں پڑا رہنے دیجئے کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ جو ہم ان کو مال اور اولاد دیئے جاتے ہیں۔ ہم ان کی بھلائی میں جلدی کر رہے ہیں (غلط ہے) بلکہ وہ سمجھتے ہی نہیں۔ یقیناً" وہ لوگ جو اپنے رب کے جلال و ہیبت سے ڈرتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کے احکام پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اور وہ لوگ جو کچھ دے سکتے ہیں دیتے رہتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ وہ لوگ نیکی کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور وہی اس میں سبقت لے جاتے ہیں۔ اور ہم کسی شخص کو اس کی استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور ہمارے پاس وہ کتاب ہے جو سچ سچ کہہ دے گی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا بلکہ ان کے دل اس کی طرف سے غفلت میں پڑے ہیں اور علاوہ ازیں اور کام بھی ہیں جو یہ لوگ کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہم ان کے مالداروں کو عذاب میں گرفتار کریں گے تو اس وقت چلا اٹھیں گے۔ (کہا جائے گا کہ) آج مت چلاؤ۔ کیونکہ ہماری طرف سے تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ میرے احکام تمہیں پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے تھے اور تم الٹے پاؤں پلٹ جاتے تھے۔ تکبر و غرور کی حالت میں بیٹھے ان کے مقابلہ میں قصے کہانیوں پر فریفتہ ہو کر قرآن کو چھوڑ دیا کرتے تھے کیا انہوں نے اس کلام میں تدبر نہیں کیا یا ان کے پاس کوئی ایسا علم آگیا ہے جو ان کے اگلے بزرگوں کے پاس نہیں آیا تھا۔ یا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا جس کی وجہ سے وہ اس سے منکر ہیں۔ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ انہیں سودا ہے نہیں نہیں بلکہ وہ ان کے پاس حق و صداقت کے ساتھ آتے ہیں اور ان کی اکثریت حق کو ماننے سے گریز کرتی ہے اور اگر دین ان کی خواہشات کی پیروی کرنے لگے تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں درہم برہم ہو جائیں۔ بلکہ ہم نے ان کے پاس ان کی کتاب ہدایت بھیج دی ہے مگر وہ اپنی کتاب سے منہ پھیر رہے ہیں۔ کیا آپ ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے ہیں معاوضہ تو آپ کے رب کا سب سے بہتر ہے اور وہ بہترین رزاق ہے۔ اور بیشک آپ ان کو سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہیں اور بیشک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے راہ راست سے ہٹ گئے ہیں اور اگر

Marfat.com

ہم ان پر مہربانی کریں اور ان کی تنگی و تکلیف کو دور کر دیں تو اپنی سرکشی پر اڑے رہیں اور بھٹکتے رہیں اور بیشک ہم نے ان کو عذاب میں گرفتار کیا۔ پھر بھی انہوں نے اپنے رب کے آگے فروتنی کا اظہار نہ کیا اور نہ عاجزی کی۔ یہاں تک کہ جب ہم نے ان پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دیا تو وہ اس میں ناامید ہو کر رہ گئے۔

شرح:۔ گزشتہ چند رکوعوں میں اس بات کا ذکر ہو چکا ہے کہ انسان ہمیشہ سے انبیائے کرام کی مخالفت کرتا چلا آیا ہے اور انہیں تکلیف دیتا آیا ہے۔ انبیائے کرام کا منصب فی الواقع بڑا مشکل منصب ہے۔ جس کو سرانجام دینا کوئی آسان کام نہیں۔ مزید برآں نبی کو تبلیغ میں کسی ذاتی منفعت کا خیال ماسوائے رضائے الٰہی ہرگز نہیں ہوتا۔ اسے تکالیف ہی تکالیف کا سامنا ہوتا ہے۔ پھر کس طرح ممکن ہو کہ وہ اپنے فرض سے تغافل کریں۔ سو ارشاد ہوتا ہے کہ جہاں ہم عوام الناس کے نام احکام بھیجتے رہے ہیں وہاں ہم نے انبیاء کے نام بھی پیغام ارسال کئے اور انہوں نے ہمارے پیغامات کو لفظ بہ لفظ قبول کیا اور ان پر عمل کر کے دکھایا۔ ہم نے رسولوں کو یہ پیغام دیا تھا کہ اے رسولو! حلال و پاکیزہ اشیاء کھاؤ اور نیک عمل کرو اور اس بات کو یاد رکھو کہ تمہارا کوئی عمل میری نگاہ سے پوشیدہ نہیں اور یہ لوگ سب کے سب تمہاری امت ہیں اور میں تمہارا پروردگار ہوں۔ پس تمہیں لازم ہے کہ میری نافرمانی سے ڈرو چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ مگر عوام باہمی نفاق و اختلاف میں پڑے رہے اور ان کے دلوں میں جو کچھ سما چکا تھا اسی پر لگے رہے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے کہ اے رسول! اب بھی بعض لوگ ویسے ہی ہیں۔ سو تم ان کے پیچھے نہ پڑو۔ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو کہ اپنی لاعلمی و فریب کی بیہوشی میں غوطے کھاتے پھریں۔ اس کے بعد دنیا کے فریب خوردہ لوگوں کی ذہنیت پر روشنی ڈالی ہے۔ ارشاد ہوا کہ جن لوگوں کو دنیاوی وسعت و فراخی دے دی جاتی ہے وہ یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہمارے حق میں بہتر ہو گیا حالانکہ وہ بالکل اندھے ہیں۔ اور حقیقت کو نہیں دیکھتے مال و اولاد کا عطا ہو جانا اس بات کا ہرگز ثبوت نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر خوش ہے۔ اور ان کی عاقبت بھی نیک کر دے گا۔ فرماتا ہے کہ عاقبت صرف ان لوگوں کی بخیر ہوگی جو اپنے رب کی نافرمانی سے خوف کھاتے ہیں اور اس کے احکام کو بجالاتے ہیں۔ اپنے رب کے ساتھ کسی کو ذات و صفات میں شریک نہیں ٹھہراتے اور ہماری راہ میں اپنا

مال و منال خرچ کرتے ہیں اور ہمارے سامنے حساب دینے سے کانپتے ہیں۔ حقیقتاً" یہ لوگ ہیں جو نیکی کرنے میں اپنا وقت گزارتے ہیں۔ اور اس میں سبقت حاصل کرتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم کسی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور نہ کسی کے ساتھ ناانصافی کرتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ ہمارے پاس ہر شخص کے اعمال کا اس قدر پورا پورا انضباط ہوتا ہے کہ کوئی چیز چھپی رہ نہیں سکتی۔ مگر انسان اس حقیقت سے بے خبر ہے وہ غفلت میں ہے اور ایسے اعمال کا ارتکاب کرتا ہے جو اس کے لئے شایان شان نہیں ہیں۔ مگر جب ہمارا عذاب آکر ان کو پکڑتا ہے تو پھر واویلا کرنے لگتے ہیں۔ مگر سب بے فائدہ کیونکہ ہم تمہاری اب کوئی مدد کرنے والے نہیں۔ اس سے پہلے تمہیں میری آیات پڑھ کر سنائی جاتی رہی ہیں مگر تم ناک بھوں چڑھا کر وقت گذار دیتے رہے اور قصے کہانیوں کے سننے سنانے میں مشغول رہ کر وقت برباد کرتے رہے۔ تم نے نہ ہمارے احکام پر غور کیا نہ رسول کی حقانیت کو پہچانا۔ لہٰذا اس سے منکر ہو گئے اور کہنے لگے کہ رسول پر تو جنوں کا اثر ہے۔ حالانکہ وہ پیغام حق و صداقت لے کر آیا ہے۔ مگر تم میں سے اکثر اس کے ماننے سے احتراز کرتے ہیں۔

فرمایا اے داعیان حق! اگر ان فریب خوردگان دنیا کے پیچھے لگ کر حق و صداقت کو چھپایا گیا تو زمین و آسمان میں ایک فتور برپا ہو جائے گا۔ کیونکہ ہم نے انسان کے نام پر جو یادداشت ارسال کی تھی۔ یہ لوگ اسے بھولے ہوئے ہیں۔ فرماتا ہے ان لوگوں کا ہمارے رسول کی اتباع کرنے میں بھلا حرج کیا ہے۔ کیا ان پر کوئی بوجھ ڈالا جاتا ہے یا کیا ان سے کوئی چندہ طلب کیا جاتا ہے۔ جو انہیں رسول کے اتباع میں لیت و لعل ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ رسول کسی سے معاوضہ طلب نہیں کرتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بہترین رازق خدا ہے۔ فرمایا کہ رسول کا کام ہے کہ اعلان حق کرتا جائے جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ مان لیں گے اور دوسرے انکار کر دیں گے اگر ہم چاہتے تو جو لوگ مخالفت کرتے ہیں وہ اس کی طاقت ہی نہ رکھتے۔ مگر ہمارا قانون ہے کہ کسی معاملہ میں ہم دخل اندازی نہیں کرتے۔ احکام سب کو معلوم ہیں۔ جو چاہے مانے جو چاہے خلاف ورزی کرے جزا و سزا اور عتاب و ثواب کا معاملہ اس حیات دنیاوی کے بعد پیش آنے والا ہے۔ اس وقت دیکھا جائے گا کہ کون کس چیز کا مستحق ہے۔ شریر اور نافرمان لوگوں کی سزا دنیا میں اس قدر کافی ہے کہ ان

Marfat.com

کو شرارت و انکار سے روکا نہ جائے اور گمراہی کے دریا میں غوطے کھانے کے لئے چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ ہم نے ان کو ان کے حالات میں چھوڑ دیا نہ انہوں نے اپنے رب سے عاجزی کی اور نہ زاری۔ یہاں تک کہ ان کا وقت پورا ہو گیا۔ اور وہ ہماری رحمت سے دور رہے۔

ترجمہ آیات ۷۸ - ۹۲:- اور وہی تو ہے جس نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت کم شکر کرتے ہو۔ اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلا رکھا ہے اور اسی کی طرف تم جمع ہو کر جاؤ گے۔ اور وہ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے رات دن کا گھٹنا بڑھنا بھی اسی کے اختیار میں ہے پھر کیا تم سمجھتے نہیں بلکہ یہ لوگ ویسی ہی باتیں کرتے ہیں جیسی اگلے کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر زندہ کئے جائیں گے۔ بیشک یہ وعدہ تو ہم سے اور ہمارے بڑوں سے اس سے پہلے ہوتا چلا آیا ہے۔ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ (ان سے) پوچھئے کہ زمین اور جو اس میں ہے کس کی ملکیت ہیں اگر تمہیں علم ہو تو بتاؤ۔ (اس کے جواب میں) فوراً" کہہ دیں گے کہ اللہ کی۔ فرمایئے تو کیا تم سوچتے نہیں۔ پوچھئے کہ سات آسمانوں کا اور عرش عظیم کا کون رب ہے؟ وہ کہیں گے کہ اللہ! (پھر ان سے) پوچھئے تو کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں۔ پوچھئے وہ کون ہے کہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا اگر تمہیں علم ہوا (تو بتاؤ) وہ فوراً" کہیں گے کہ اللہ! کہئے پھر کیسے دیوانے بن رہے ہو۔ بلکہ ہم نے ان کو حق بات پہنچا دی ہے اور وہ یقیناً" جھوٹے ہیں۔ اللہ کی کوئی اولاد نہیں نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے یوں ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوقات کو لے کر چل دیتا۔ اور ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کر لیتا۔ اللہ ان نقائص سے پاک ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ وہ ڈھکی چھپی اور آشکارا باتوں کو جانتا ہے اور مشرک جو اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں وہ اس سے کہیں اونچا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کائنات عالم کو میں نے پیدا کیا اور میں ہی ان کو پھر نابود کر دوں گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! خدا وہ ذات اقدس ہے جس نے تمہیں کان دیئے آنکھیں عطا کیں اور دل بخشا وہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین پر

پھیلایا اور پھر وہی تمہیں بالآخر حشر کے دن جمع کرے گا۔ یاد رکھو خدا وہی ہے جو تمہیں زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہی ہے جو دن اور رات کو پھیر کر لاتا ہے۔ ایسے واضح نشانات تمہارے سامنے موجود ہیں پھر کیوں تم نہیں سمجھتے تم نے وہی باتیں کرنی شروع کر دی ہیں۔ جو تم سے پہلے لوگ کہتے چلے آئے ہیں گویا سب نے ایک سبق پڑھ رکھا ہے تم پوچھتے ہو کہ کیا جب ہم مر گئے او مٹی اور ہڈیاں ہو گئے تو کیا پھر ہمیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور کہتے ہو کہ ہم سے اور ہمارے باپ دادا سے ہمیشہ ایسے ہی وعدے کئے جاتے رہے ہیں۔ اور اب تو ہم سمجھنے لگے ہیں کہ یہ محض قصے کہانیاں ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام! ان سے پوچھو کہ بھلا آسمان اور زمین کو اور ان کے اندر جو کائنات رہتی ہے اس کو کس نے پیدا کیا ہے وہ یہی جواب دیں گے کہ اللہ نے۔ پھر پوچھنا کہ جب اس بات کو مانتے ہو تو پھر کیوں اس کے احکام کی تعمیل نہیں کرتے اور کیوں ان باتوں کو نہیں سمجھتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام ان لوگوں سے پوچھئے کہ کس کے ہاتھ میں کائنات عالم کی بادشاہی ہے۔ کون ہے جو سب پر حاکم ہے اور اس پر کوئی حاکم نہیں وہ سوائے اس کے کوئی جواب نہیں دیں گے کہ اللہ ہی ہر چیز کا مالک حقیقی ہے۔ اور اسی کو یہ سب قدرتیں حاصل ہیں پھر پوچھنا کہ تمہاری عقل پر کیا پردہ پڑ گیا ہے کہ اس کے احکام کی تعمیل نہیں کرتے۔ دیکھو ہم نے ان کو حق و صداقت کے ساتھ اپنا کلام عطا کیا ہے اور یہ اسے جھٹلا رہے ہیں۔ سنو نہ خدا کا کوئی لڑکا ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا شریک ہے۔ ورنہ ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہوتی اور ہر ایک دوسرے پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کرتا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ ان عیوب سے منزہ و پاک ہے۔ تم ایسے اوصاف اس کی طرف منسوب نہ کرو۔ بلکہ اسے یکتا و بے ہمتا جانو۔ وہ ظاہر و پوشیدہ تمام رازہائے آسمان و زمین سے واقف ہے اور ان تمام باتوں سے بلند ہے۔ جو مشرکین اس کے ذمہ لگاتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۹۳-۱۱۸:- دعا کیجئے کہ اے رب جس عذاب کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے اگر وہ میری زندگی میں نازل ہو تو اے میرے رب مجھے ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا اور بیشک ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جس عذاب کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے وہ آپ کو

Marfat.com

دکھادیں۔ برائی کا مقابلہ اس انداز میں کیجئے کہ وہ بہتر ہو جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں ہمیں خوب معلوم ہے۔ اور کہئے کہ پروردگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میرے رب! میں اس بات سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔ یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت ہو جاتی ہے تو کہتا ہے پروردگار! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے۔ تاکہ میں جس دنیا کو چھوڑ آیا ہوں اس میں (جاکر) نیک کام کروں ہرگز نہیں یہ محض ایک بات ہے جسے وہ کہہ رہا ہے اور ان کے پیچھے قیامت کے روز تک ایک (عالم) برزخ ہے سو جب صور پھونکا جائے گا تو اس روز نہ باہمی رشتہ داری کام آسکے گی اور نہ ایک دوسرے سے وہ کچھ پوچھ سکیں گے۔ تو جن شخصوں کا پلہ بھاری ہوگا تو وہ کامیاب ہوں گے۔ اور جن کا پلہ ہلکا ہوگا تو وہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈالا۔ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے (دوزخ کی) آگ ان کے چہروں کو جھلس دے گی اور وہاں ان کے چہرے بگڑ جائیں گے (اور کہا جائے گا کہ) کیا ہمارے احکام تمہیں پڑھ پڑھ کر سنائے نہیں جاتے تھے اور تم ان کو جھٹلاتے رہے ہو۔ وہ جواب دیں گے ہمارے رب! ہماری بدقسمتی نے ہم پر غلبہ پالیا اور ہم گمراہ ہو گئے۔ اے ہمارے رب ہمیں اس میں سے نکال دے۔ ہم دوبارہ ایسا کریں تو بیشک ظالم ہوں گے۔ حکم ہوگا کہ دور ہو جاؤ اور مجھ سے بات نہ کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے بندوں کا ایک گروہ تھا جو یہ دعا کرتا تھا کہ اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔ تو تم نے ان کو ہنسی مذاق میں اڑایا۔ یہاں تک کہ ان کے پیچھے تم میری یاد بھی بھول گئے اور تم ان پر ہنسا کرتے تھے۔ میں نے آج ان کو ان کے صبر کا بدلہ (یہ) دیا ہے کہ وہ کامیاب ہو گئے۔ اللہ فرمائے گا کہ زمین پر کتنے سال تم رہے۔ وہ کہیں گے کہ ہم ایک دن یا ایک دن سے بھی کم رہے ہیں۔ شمار کرنے والوں سے پوچھ لیجئے۔ فرمائے گا کہ تم نے بہت تھوڑی مدت قیام کیا ہے کاش تمہیں علم ہوتا کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔ تو خدا جو بادشاہ حقیقی ہے اس کی شان بلند ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عرش کریم کا مالک ہے اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارتا ہے۔ جس کے لئے اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب اس کے رب کے ہاں ہوگا۔ کچھ شک نہیں کہ کافر نجات نہیں پائیں گے۔ اور

Marfat.com

دعا کرو کہ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور رحم کر اور تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں بیان فرمایا تھا کہ منکرین و مشرکین خدا کی قدرت کو تسلیم بھی کرتے ہیں اور پھر اس کے سامنے جھکتے نہیں اور احکام بجا نہیں لاتے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو خاموشی کے ساتھ سمجھاتے بجھاتے رہو۔ اور شیطان کی شرارت سے اللہ کی پناہ مانگتے رہو۔ فرمایا اے مبلغان حق! تمہیں چاہئے کہ تم جہاں فریضہ تبلیغ ادا کرو وہاں یہ بھی دعا کرتے رہا کرو کہ خدایا! اگر نافرمانوں پر عذاب نازل ہو تو ہمیں اس سے بچا لینا اور ظالموں کے ساتھ ہمیں شامل نہ کرنا فرمایا کہ جب نافرمانوں کو موت آ دباتی ہے تو کہتے ہیں کہ خدایا ہمیں چھوڑ دے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا کہنے کو تو انہوں نے یہ بات کہہ دی ہے مگر انہیں قیامت کے دن تک عالم برزخ میں سزا بھگتنی ہوگی۔ پھر جب قیامت کے دن انہیں دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اور کسی سے کچھ دریافت نہ کیا جائے گا۔ بلکہ ہر ایک بات پہلے ہی سے بین طور پر ہر شخص کے اعمال نامہ میں درج ہوگی اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اعمال بمنزلہ سامان تجارت کے ہوں گے جو انصاف کے ترازو پر وزن کئے جائیں گے۔ جن لوگوں کے تمام اعمال نیک ہوں گے وہ اور نیز وہ جن کے اعمال نیک کا پلہ اعمال بد کے پلے سے زیادہ بھاری ہوگا۔ وہ لوگ فلاح یافتہ ہوں گے۔ مگر جن کے تمام اعمال برے ہیں۔ یا برے اعمال کا پلہ نیک اعمال کے پلے سے زیادہ بوجھل ہوگا۔ وہ نقصان میں رہیں گے اور ہمیشہ جہنم میں گلتے سڑتے رہیں گے۔ جہاں انہیں طرح طرح کے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور جب وہ عذاب کا مزہ چکھ لیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا میرے احکام تمہیں پڑھ کر نہیں سنائے گئے تھے۔ پھر تم نے کیوں انہیں جھٹلایا پھر وہ جواب دیں گے کہ خدایا ہماری بدبختی نے ہم پر غلبہ کیا اور ہم گمراہ ہو گئے۔ ہمیں ایک دفعہ یہاں سے نکال دے۔ پھر دوبارہ اگر وہ طریق کار اختیار کریں گے تو بیشک ہم ظالم ٹھہریں گے۔ جواب ملے گا کہ دور ہو جاؤ۔ اور مجھ سے بات نہ کرو۔ میرے نیک بندے جب تمہارے پاس آیا کرتے تھے اور مجھ سے مغفرت مانگا کرتے تھے تو تم ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ تم مجھے بالکل بھول گئے۔ انہوں نے تمہاری تکالیف کو سہا سو اس امر کی ہم نے انہیں جزا دی ہے اور ان کی کامیابی کا اعلان کیا ہے۔ اس کے بعد ان منکرین سے پوچھا جائے گا کہ تم دنیا میں کہا کرتے تھے کہ کسی کو مر کر

زندہ نہیں ہونا کو زندہ ہوئے ہو یا نہیں؟ پھر تم کہتے تھے کہ دنیاوی زندگی اور اس کا مال و منال ہمیں کافی ہے۔ تم کسی چیز کی پروا نہیں کرتے تھے۔ سناؤ۔ کتنا عرصہ دنیا میں رہے ہو۔ اب وہ شرم کے مارے سرنیچے کئے ہوئے جواب دیں گے کہ ہم تو دنیا میں پورا ایک دن بھی نہیں رہے جواب ملے گا کہ نہیں ایک کیا کئی دن وہاں رہے ہو مگر وہ مدت خواہ کتنی ہی دراز کیوں نہ ہو۔ تمہیں آج بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ تم یہ سمجھتے رہے کہ ہم نے تمہیں دنیا میں بے فائدہ بھیج رکھا تھا تمہیں معلوم نہ ہوا کہ اللہ جو تمام کائنات عالم کا بادشاہ حقیقی ہے۔ ان نقائص سے بہت بالا تر ہے۔ کہ بلا فائدہ چیزوں کو پیدا کرتا جائے اور نافرمان انسانوں کو سزا نہ دے یا سزا دینے پر قادر ہی نہ ہو یاد رکھو کہ وہ معبود برحق ہے اور اس کے سوا کوئی ہستی عبادت و پرستش کے لائق نہیں۔ اور جو شخص خدا کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو ذات یا صفات میں شریک ٹھہرائے گا۔ اسے ہر ایک بات کا جواب دینا پڑے گا۔ تمام کد و کاوش کے باوجود فلاح و کامرانی حاصل نہ ہوگی۔ لہٰذا اے مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ خدا سے گناہوں کی بخشش طلب کرتے رہو۔ اور اس کی رحمت کے طلبگار رہو۔

(۳۲) سورة السّجده (۷۵)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۲۱ تا ۲۰ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ اس میں تیس آیات مبارکہ اور تین رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۲-۱۱:- اس کتاب کا نازل کیا جانا اس میں شک نہیں کہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے اس کو از خود بنا لیا ہے نہیں یہ آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جس کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ تاکہ وہ ہدایت پا جائیں۔ اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا۔ پھر عرش پر استوار فرمایا۔ (سنو) اسکے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ سفارش کرنے والا۔ تو کیا

Marfat.com

تم سجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے۔ وہ آسمان سے زمین تک ہربات کا انتظام کرتا ہے۔ پھر ہر بات اسی کے حضور پیش ہوگی' ایک ایسے دن میں جس کا اندازہ تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار برس کا ہوگا۔ یہی خدا چھپی اور کھلی باتیں جاننے والا زبردست بڑا مہربان ہے۔ جس نے ہر چیز کو نہایت اچھی طرح بنایا اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا۔ پھر مٹی کے نچوڑے سے جو ایک حقیر پانی ہے اس کی نسل چلائی۔ پھر اسے درست کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور تم لوگوں کے لئے کان آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت ہی تھوڑا احسان مانتے ہو اور انہوں نے کہا کہ جب ہم زمین میں گم ہو جائیں گے تو کیا ہم از سرنو پیدا ہوں گے۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات سے منکر ہیں کہہ دیجئے کہ ملک الموت جو تم پر مقرر ہے وہی تمہاری روحیں قبض کرے گا۔ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

شرح:- اس سورہ میں انسان کی پیدائش اور اس کی نیک و بد زندگی اور جزاو سزا کا ذکر ہے۔ فرمایا کہ لوگو! یہ قرآن بھی انسان کا کلام نہیں۔ یہ میں نے خود نازل کیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ لوگوں کو اس آنے والے عذاب سے ڈرایا جائے جو نافرمانوں کو ملنے والا ہے فرمایا میں نے ہی آسمانوں کو اور زمین کو اور ان سب کائنات کو چھ دنوں میں پیدا کیا تھا۔ میں ہی تمہاری رہنمائی اور تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔ تم میری ہی طرف دھیان لگاؤ اور میرا ہی کلام سنو اور اسی پر عمل کرو اس تمام کائنات کا علم میرے ہی پاس ہے اور میں ہی اس کا منتظم ہوں میری نگاہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ فرمایا میں ہی ہوں جس نے نہ صرف تم کو بنایا اور پیدا کیا بلکہ یہ تمام کائنات میری ہی صنعت کا نتیجہ ہے۔ فرمایا تم نے انسان کی زندگی پر کبھی غور نہیں کیا اور نہ تمہیں یہ معلوم ہے کہ انسان کی تخلیق کس طرح ہوئی ہے۔ سنو! انسان ایک ایسے قطرۂ پانی سے بنایا گیا ہے جو تمام بدن انسانی کا نچوڑ ہوتا ہے اور جسے تم نہایت نفرت و حقارت سے دیکھتے ہو۔ فرمایا اس قطرۂ پانی کو ہم نے اپنی قدرت سے وہ اعزاز بخشا کہ اس میں اپنی روح پھونک دی اور کان' آنکھ اور دل ایسی بے بہا نعمتیں عطا کر کے عقل و شعور دے کر اسے تمام کائنات عالم کا سردار بنا دیا۔ اس کے باوجود بعض ناشکر گزار اور حقیقت نا آشنا انسان یہ پوچھنے لگتے ہیں کہ اگر ہم ایک دفعہ مر کر مٹی میں گم ہو جائیں گے تو کیا پھر از سرنو پیدا کئے جائیں گے۔ اور کیا ایسا ہونا عقلاً ممکن بھی ہے؟

Marfat.com

اس قسم کے شبہات پیدا کرنے والے لوگ ہماری قدرتوں اور حکمتوں کے منکر ہیں اور اس بات کو سوچ نہیں سکتے کہ جو خدا ان کو اول بار پیدا کر سکتا ہے جب ان کا نام و نشان تک نہ تھا وہ کیا اب پیدا نہیں کر سکتا۔

ترجمہ آیات ۱۲ - ۲۲:- اور کاش آپ ان مجرموں کو دیکھیں جب یہ اپنے پروردگار کے سامنے اپنے سر جھکائے ہوں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے سب کچھ اب دیکھ لیا اور سن لیا ہے سو ہمیں واپس بھیج دے کہ ہم نیک کام کریں ہمیں اب یقین آگیا ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر شخص کو ہدایت دے دیتے مگر میری طرف سے یہ بات قرار پاچکی ہے کہ میں جنوں اور انسانوں دونوں سے جہنم کو پر کروں گا۔ سو تم نے جو اس دن کی ملاقات کو بھلا دیا تھا تو اس کا مزہ چکھو۔ ہم نے (آج) تم کو بھلا دیا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کی سزا میں ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ ہماری آیتوں کو تو وہی لوگ مانتے ہیں جن کو جس وقت وہ یاد دلائی جاتی ہیں سجدے میں گر پڑتے' اور اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے ان کے پہلو بچھونوں سے جدا رہتے ہیں۔ بیم و رجا کی حالت میں اپنے رب کو پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی متنفس نہیں جانتا کہ ان کے لئے کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی ہے۔ یہ ان کے ان (نیک) اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے رہے کیا جو شخص مومن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نافرمان ہے (نہیں) وہ برابر نہیں ہو سکتے ہاں جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے رہنے کے لئے باغ ہوں گے یہ مہمانی ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔ اور جن لوگوں نے نافرمانی کی ان کے رہنے کی جگہ دوزخ ہے۔ جب وہ اس سے نکلنا چاہیں گے اسی میں لوٹا دئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ کے عذاب کا مزہ چکھو جس کو جھوٹ سمجھا کرتے تھے اور ہم لازمی طور پر اس بڑے عذاب کے آنے سے پہلے دنیا کے عذاب کا مزہ بھی چکھائیں گے۔ ممکن ہے کہ یہ لوٹ آئیں۔ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس کو اس کے پروردگار کی آیتیں یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے منہ پھیر لے بلاشبہ ہم ایسے گنہگاروں کو ضرور سزا دیں گے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ اس دنیا میں ان حقائق سے ناواقف رہیں گے اور غلط کاریوں کے مرتکب ہوتے رہیں گے ان کو روز حشر کے وقت شرمندگی سے اپنے سر

Marfat.com

نیچے جھکانے پڑیں گے اور حسرت سے التجا کرنی پڑے گی کہ خدایا! ہمیں ایک دفعہ پھر دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم اب نیک کام کریں ارشاد ہو گا کہ اب وقت گذر چکا اب دنیا میں تمہارا دوبارہ واپس جا کر نیک عمل کر کے آنا محال ہے اب تو سزا ہو کر رہے گی۔ تم نے ہم کو ہمارے عذاب کو' اس دن کی شدت کو بھلا رکھا تھا۔ سو آج ہم بھی تم سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں۔ دیکھو جن لوگوں نے ہماری نعمتوں کو صحیح طور پر استعمال کیا تھا وہ ہمارے احکام پر ایمان لائے ان کو عملاً" بجا لاتے رہے میری تحمید' تمجید' تقدیس میں تسبیحیں پڑھتے رہے۔ ان کے پہلو خواب گاہوں سے نا آشنا رہے وہ کہیں خدا کے خوف سے ڈر کر اس کے سامنے گڑگڑاتے اور کہیں اس کی رضا اور خوشنودی کے حاصل ہونے کی توقع پر خوشی خوشی اس کی عبادت کرتے رہے اور خدا نے ان کو جو کچھ دے رکھا تھا اس میں سے مناسب مواقع پر وہ خرچ کرتے رہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو اس حقیقت کا علم نہیں کہ وہ جس قدر نیک کام کرتا ہے ان کا بدلہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہو گا۔ اگر اس کو اس بات کا یقین ہو جائے تو وہ نیک اعمال میں ہرگز کوئی کوتاہی نہ دکھائے فرمایا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ جو فرمانبردار ہوں گے اور جو نافرمان ہیں سب کے ساتھ ایک سلوک کیا جائے گا؟ اگر تم دونوں کو برابر نہیں سمجھتے تو پھر تمہیں خیال رکھنا چاہئے کہ نافرمانوں کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے گا جس کے وہ مستحق ہوں گے۔ مگر جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ان کا ٹھکانا جنت ہو گا۔ جہاں خدائے تعالیٰ ان کی مہمانی کرے گا۔ نافرمانوں کو آگ میں ڈالا جائے گا اور جب کبھی وہ نکلنے کا ارادہ کریں گے تو دھکے دے کر پھر اسی آگ میں ان کو ڈالا جائے گا اور کہا جائے گا کہ تم اس آتش دوزخ کے منکر تھے۔ آج اس کے عذاب کو سہو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس عذاب سے پیشتر ہم دنیا میں انسان کو چھوٹے چھوٹے عذابوں سے دوچار کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ درس عبرت حاصل کر کے سنبھل جائے۔ مگر جو نشانات حق کو دیکھے اور خدائی پیام کو پائے پھر بھی منہ موڑے تو ایسے مجرموں کو یقیناً" سزا دی جائے گی۔

__ترجمہ آیات ۲۳۔۳۰:-__ اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی سو آپ (اے پیغمبر) اس کے ملنے میں کچھ شک نہ کیجئے اور ہم نے اس کتاب کو بنی اسرائیل کے لئے باعث ہدایت بنایا تھا۔ اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے جو لوگوں کو ہمارے حکم سے

سیدھی راہ دکھاتے تھے جب وہ صبر کرتے تھے اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔ بیشک آپ کا رب ہی قیامت کے دن ان کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جن میں وہ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں۔ کیا لوگوں کو اس سے ہدایت نہ ہوئی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کر ڈالیں جن کے گھروں میں یہ (آج) چلتے پھرتے ہیں۔ بیشک اس میں نشانیاں ہیں تو کیا وہ سنتے نہیں۔ کیا انہوں نے (کبھی غور) نہیں کیا کہ ہم خشک زمین کی طرف پانی کو پہنچا دیتے ہیں پھر اس کے ذریعے ہم کھیتی پیدا کرتے ہیں جو ان کے چوپائے بھی کھاتے ہیں اور وہ خود بھی۔ کیا وہ (اس چیز) کو نہیں دیکھتے اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو (بتاؤ کہ) یہ آخری فیصلہ کب ہوگا۔ کہہ دیجئے کہ اس فیصلے کے دن منکروں کو ایمان لانا بھی کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ سو آپ ان سے منہ موڑ لیں اور انتظار کریں یہ بھی انتظار کر رہے ہیں۔

شرح:- یہاں سے پھر رسالت کا ذکر شروع ہوتا ہے لوگ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت پر اعتراض کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی رسول بن کر آئے تھے۔ کیونکہ اس وقت بنی اسرائیل کی حالت نہایت ناگفتہ بہ تھی۔ اب اسی طرح اہل عرب اخلاقی طور پر بالکل تباہ ہو چکے ہیں۔ اور ان کی ہدایت کے لئے کسی رسول کی ضرورت ہے۔

فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے جن لوگوں نے ہمت و استقلال سے کام لیا اور جو ہمارے نشانات پر یقین رکھتے تھے ہم نے ان کو دنیا بھر کا لیڈر بنایا۔ تم میں سے بھی جو لوگ صبر و ہمت سے کام لے کر تبلیغ حق میں سرگرمی دکھائیں گے وہ بھی اس اعزاز کو پالیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ اس کے باوجود بھی ہمارے رسول پر ایمان نہ لائیں گے۔ قیامت کے روز ان کو یقین آ جائے گا کہ وہ غلطی پر تھے۔ فرمایا تم سے پہلے بھی کئی قومیں گذر چکی ہیں جو اس قسم کے اختلافات میں پڑی ہوئی تھیں۔ آج تم ان کے اجڑے گھر اور ویران بستیاں دیکھتے ہو۔ اگر غور کرو تو اس میں تمہیں صدہا نشانات حق نظر آئیں۔ ہماری قدرتوں کو دیکھو کہ ہم خشک زمین میں پانی چلا دیتے اور پھر اس سے زرعی اشیاء پیدا کرتے ہیں۔ جسے تم اور تمہارے مویشی کھاتے ہیں۔ کیا تم نے کبھی ہمارے اس احسان پر غور نہیں کیا۔ اور ہمیشہ قیامت کے متعلق ہی سوال پوچھنے پر زور دے رکھا ہے۔

Marfat.com

کہ وہ کب واقع ہوگی۔ فرمایا تمہیں اس سوال کے پوچھنے کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ جب قیامت آئے گی تو پھر کسی کو ایمان لانا مفید نہ ہوگا۔ لوگو! تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اس دن کے آنے سے پہلے تم جو چیز خدا کو خوش کرنے کے واسطے کرنا چاہتے ہو کر لو ورنہ پھر موقع نہ ملے گا۔

(۵۲) سورۃ الطور (۷۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں انچاس آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۲۸:- قسم ہے طور کی اور قسم ہے اس کتاب کی جو لکھی ہوئی ہے چوڑے چکلے کاغذوں میں۔ اور قسم ہے آباد گھر کی۔ اور (آسمان کی) اونچی چھت کی اور قسم ہے جوش مارنے والے دریا کی۔ تیرے رب کا عذاب ضرور وقوع پذیر ہو کر رہے گا۔ اس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ جس دن آسمان تھرتھرائے گا اور پہاڑ چلیں پھریں گے۔ سو اس دن جھٹلانے والوں کے لئے بربادی ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو معاندانہ کوششوں میں خوشی سے مصروف ہیں۔ جس دن وہ جہنم کی آگ کی طرف دھکیلے جائیں گے (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے اب بھلا کیا یہ جادو ہے یا تم ہی اسے نہیں دیکھتے۔ اس کے اندر چلے جاؤ۔ صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے برابر ہے۔ تم کو تو تمہارے اعمال کا ہی بدلا ملے گا۔ بلاشبہ اللہ سے ڈرنے والے باغوں میں اور نعمت (بھری جگہوں) میں ہوں گے۔ اور ان کے پروردگار نے ان کو جو کچھ دیا ہے اس پر بہت خوش ہوں گے اور ان کا رب ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالے گا۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) اپنے نیک عملوں کے بدلہ میں خوب مزے سے کھاؤ پیو۔ وہ برابر بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور گوری گوری کشادہ چشم (حوریں) ہم ان کی زوجیت میں دیں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد ایمان کے ساتھ ان کے نقش قدم پر چلی تو ان کے ساتھ ان کی اولاد کو بھی ہم ملا دیں گے اور ان کے عملوں میں ہم کچھ کمی نہیں کریں گے۔

Marfat.com

ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائے گا۔ اور ہم ان کو پے در پے میوے اور گوشت دیتے رہیں گے۔ جو ان کو مرغوب ہوگا۔ وہاں وہ شراب کے پیالوں کو ایک دوسرے سے (محبت سے) بڑھ کر لیں گے۔ نہ وہاں بیہودگی ہوگی اور نہ معصیت۔ اور ان کے آس پاس بچے خدمت کے لئے گھومیں گے جو ان موتیوں کی طرح بے داغ اور معصوم ہوں گے جو چھپے ہوئے ہوں۔ اور وہ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے۔ کہیں گے کہ اپنے اپنے گھروں میں ڈرا کرتے تھے۔ سو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو (جہنم کے) عذاب سے بچا لیا۔ بیشک ہم اس کو اس سے پہلے پکارا کرتے تھے۔ وہ فی الحقیقت بڑا احسان کرنے والا مہربان ہے۔

شرح:۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے طور کو اور کتاب رشد و ہدایت کو بیت المعمور آسمان کو اور موجزن دریا اور بحر متلاطم کو بطور آیتہ شہادت کے پیش فرمایا ہے۔ اور ان چیزوں کی قسم کھائی ہے ان اشیاء کی قسم کھانے سے اپنے عجائبات قدرت اور دینی دنیاوی برکات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ خدا نے دنیا میں استواری کے لئے پہاڑ قائم کیے کتابیں' دستور العمل بنائیں۔ گھر آباد کئے' بلند مکان بنوائے' دریائے شور بنایا جو ہر ایک چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ فرمایا! ان چیزوں کی عظمت و اہمیت کی قسم! قیامت کا عذاب ضرور واقع ہو کر رہے گا اور کوئی چیز نہیں ہو سکتی جو اس عذاب کے وقوع پذیر ہونے کو روک سکے۔ جب وہ دن آئے گا آسمان لرزیں گے اور پہاڑ اڑیں گے اس دن منکران قیامت کے لئے بڑی خرابی اور بڑا عذاب ہوگا۔ اس دن ایسے لوگوں کو دوزخ میں پھینکا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہی ہے وہ قیامت اور وہ دوزخ جس کو تم مانا نہ کرتے تھے۔ اس میں داخل ہو کر چیخو چلاؤ۔ جو مرضی آئے کرو۔ اب تمہیں یہاں سے نکالا نہ جائے گا۔ مگر اسی قیامت کے دن ان لوگوں کو جو اپنے رب کے فرمانبردار ہوں گے اور دنیا میں نیکو کار بن کر رہے ہوں گے۔ نعمت کے باغوں میں جگہ دی جائے گی۔ جہاں وہ اپنے رب کے فضل و کرم پر بڑے خوش ہوں گے۔ اس کے بعد اہل جنت کو جو نعمتیں وہاں دی جائیں گی ان کا ذکر کیا ہے اور اخیر میں اہل جنت کے منہ سے نکلوایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہ انعامات ہم پر اس لئے ہوئے ہیں کہ ہم دنیا میں سنگدل نہ تھے شفیق و مہربان تھے۔ پس اللہ نے ہم پر شفقت و مہربانی کی ہے۔ جنتیوں کی ان نعمتوں پر جو قرآن پاک میں متعدد مقامات پر

Marfat.com

مختلف پیرایوں میں بیان ہوئی ہیں عیسائی مستشرقین نے کئی اعتراض اور رکیک حملے کیے ہیں اور ان کی تقلید میں بعض مغرب زدہ لوگوں نے بھی مہمل اعتراضات پیش کیے ہیں۔ ہم اس مقام پر صرف اتنا واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اخروی زندگی کی تمام اشیاء ہماری دنیاوی چیزوں سے بالکل مختلف ہوں گی۔ چونکہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کو انسان کا امتحان مقصود ہے اس واسطے ہماری اکثر دنیاوی اشیاء میں کوئی نہ کوئی چیز یا تاثیر ایسی ہوتی ہے جس میں ہمارے لئے ابتلا ہو مگر اخروی زندگی میں کسی کا امتحان مقصود نہ ہو گا۔ لہٰذا وہاں یہ قباحتیں پیش نہ آئیں گی۔ مثلاً ہماری دنیاوی شراب اگر استعمال میں لائی جائے تو گو ایک طرح کا سرور تو ضرور حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے بعد اس کا رد عمل کیسی مضر ہوتا ہے۔ اسی طرح عورت انسان کے لئے جس خوشی، جس محبت اور جس باہمی رفاقت کی جیتی جاگتی تصویر ہے اس سے کسی کو انکار نہیں۔ مگر حصول اولاد کے لئے قدرت نے مرد و عورت میں جو شہوانی جذبہ پیدا کر رکھا ہے پھر فطری طور پر اس میں عقل و دین کی جو کمی رکھی گئی ہے وہ اس کی تمام خوبیوں کو مٹا کر انسان کے لئے اس کے وجود کو بجائے رحمت کے زحمت بنا دیتی ہے۔ اگر شراب کی ان قباحتوں اور عورت کو ان عیوب سے جن کو ہم نے بیان کیا ہے پاک کر دیا جائے تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ چیزیں مجسم انعامات اور مجسم رحمت نہ بن جائیں۔ اس صورت میں اس طرح اعتراضات آپ سے آپ دور ہو جاتے ہیں۔

__ترجمہ آیات ۲۹-۴۹:-__ سو آپ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہئے کیونکہ اپنے رب کی مہربانی سے آپ نہ تو کاہن ہیں اور نہ دیوانہ۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ آپ ایک شاعر ہیں جن کے بارے میں گردش زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں؟ کہہ دیجئے کہ انتظار کئے جاؤ میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ کیا ان کی عقلیں ان کو یہی سکھاتی ہیں۔ یا وہ لوگ ہی سرکش ہیں۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے قرآن از خود بنا لیا ہے (نہیں اس نے تو نہیں بنایا) بلکہ ان کو یقین ہی نہیں آتا۔ کہ اس نے بنا لیا ہے اور اپنے (دعویٰ میں) یہ سچے ہیں تو یہ بھی اسی طرح کا کلام لے آئیں کیا وہ اپنے آپ پیدا ہوئے ہیں یا آپ اپنے خالق ہیں۔ کیا انہوں نے آسمانوں کو اور زمین کو بنایا ہے۔ انہیں انہوں نے کچھ نہیں بنایا۔ بلکہ ان کو یقین ہی نہیں آتا۔ کیا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہی (اس کے) داروغہ ہیں۔ کیا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر وہ سن آتے ہیں (اگر ایسا ہے

Marfat.com

تو) ان میں سے کوئی سننے والا کوئی روشن دلیل تو لائے۔ کیا اس کے ہاں بیٹیاں ہیں اور تمہارے ہاں بیٹے؟ کیا آپ ان سے اجرت طلب کرتے ہیں کہ مارے تاوان کے وہ دبے جاتے ہیں۔ یا ان کے پاس غیب کی خبر ہے کہ وہ اسے لکھتے جاتے ہیں۔ یہ کوئی داؤ کھیلنا چاہتے ہیں (یاد رکھو کہ) کافر خود ہی داؤ میں گرفتار ہیں۔ اللہ کے سوا بھی کوئی ان کا حاجت روا ہے؟ سنو! اللہ ان کے شرک سے پاک ہے۔ یہ آسمان سے ایک ٹکڑا گرتا ہوا دیکھیں تو بھی کہیں کہ گہرا بادل ہے۔ سو آپ ان کو رہنے دیجئے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن کو دیکھ لیں جس میں وہ ہلاک ہوں گے۔ اس دن ان کا مکر کسی کام بھی نہ آئے گا اور نہ ان کو (کسی طرف سے) مدد پہنچے گی۔ اور گنہگاروں کو اس کے سوا ایک اور سزا بھی ملے گی لیکن ان میں سے اکثر اس بات کو نہیں جانتے۔ اور آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کیجئے۔ کیونکہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور اپنے رب کی تسبیح و تحمید بیان کیا کیجئے۔ جب آپ اٹھیں۔ رات کو بھی کسی وقت اس کی تسبیح کیا کیجئے اور ستاروں کے ڈوبنے کے بعد بھی۔

شرح:۔ اس رکوع میں نبوت، توحید اور علم غیب پر بحث کی ہے۔ انبیاء کے متعلق فرمایا ہے یہ جادوگر نہیں ہوتے، نہ یہ شاعر و کاہن ہیں۔ مخالفین کو اگر مخالفت پر اصرار ہے تو عنقریب دیکھ لیں گے۔ نتائج کیا خبر دیتے ہیں اور جو قرآن کو افترا اور من گھڑت قصہ سے تعبیر کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ پھر تم بھی ایسا ہی کلام بنا لاؤ۔ اگر اپنے دعویٰ میں سچے اور دل میں ہمت رکھتے ہو ایسا کہنے سے اس طرف اشارہ ہے کہ کوئی ہے جو خدائی کلام کا مقابلہ کر سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ مخالفوں کو یہ تو سوچنا چاہئے کہ کیا وہ از خود پیدا ہو گئے ہیں یا کسی نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اگر وہ اپنی پیدائش کے لئے ہمارے رہین منت ہیں تو پھر کیوں ہماری طرف رجوع نہیں کرتے۔ علاوہ ازیں تین سوال اور کئے ہیں جن سے مسئلہ توحید کو ثابت کیا ہے۔ آخر میں ارشاد ہوتا ہے کہ منکران حق دلائل کو سن کر ایمان لانے والے نہیں۔ ان پر تو آسمان کا ایک ٹکڑہ ٹوٹ کر عذاب کی شکل میں آجائے تو بھی وہ ماننے والے نہیں۔

ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے رسالت کی تصدیق فرمائی ہے اور انبیائے کرام کے بعض اوصاف بیان فرمائے ہیں تاکہ انسان کے دل میں رسالت کی طرف سے کوئی شک و

Marfat.com

شبہ باقی نہ رہ جائے۔

رسالت کے بعد دوسری چیز جس کو ماننا مبادیات دین میں سے ہے وہ توحید باری تعالیٰ ہے جن لوگوں کو توحید کے مسئلے کے سمجھنے میں غلطی لگی ہے وہ خدا سے کبھی آشنا نہیں ہوں گے۔ درحقیقت توحید کی پہچان دین کی پہچان ہے۔ اس کے بعد تیسری بڑی چیز جو انسان کے لئے بے حد ضروری ہے وہ اعتقاد علم غیب ہے۔ ان ہر سہ مبادیات مذہب کو جس عمدہ طریق سے اس رکوع میں بیان فرمایا گیا ہے۔ وہ قرآن پاک ہی کا حصہ تھا۔ ان تینوں باتوں کو بیان فرمانے کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ رسالت' توحید اور علم غیب کے منکر ہیں اور کسی طرح نہیں مانتے ان کا خیال چھوڑ دو۔ حتی کہ قیامت کا دن ان کے سر پر آدھمکے۔ یہ وہ دن ہو گا کہ کوئی چیز کسی کے کام نہ آئے گی اور نہ کسی کو کہیں سے کوئی مدد مل سکے گی۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو حکم ہوتا ہے کہ آپ صبر و استقامت سے اپنا کام کئے جائیں۔ اور دن رات اور صبح و شام تسبیح و تحمید اور تقدیس میں مشغول رہیں۔

(٦٧) سورۃ الملک (٧٧)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں تیس آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۴:- بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضہء قدرت میں بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی نے موت اور حیات کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ کون تم میں سے نیک عمل کرتا ہے اور وہ بڑا زبردست بخشنے والا ہے۔ اسی نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ تو خدا کی صنعت میں کوئی نقص نہیں دیکھے گا۔ پھر آنکھ اٹھا کر دیکھ لے کہیں خلل تو نظر نہیں آتا۔ پھر دوبارہ اچھی طرح دیکھ لے (مگر سوائے اس کے اور کچھ حاصل نہ ہو گا کہ) نگاہ ذلیل اور درماندہ ہو کر تیری طرف واپس آئے گی اور بیشک ہم نے قریب کے آسمان کو چراغوں سے سجا رکھا ہے اور ان کو شیاطین کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور ان کے لئے آتش سوزاں کا عذاب (بھی) تیار ہے اور ان لوگوں کے لئے

بھی جو اپنے رب کے منکر ہیں۔ جہنم کا عذاب ہو گا اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ تب ان کو اس میں ڈالا جائے گا تو وہ اس کا شور و شر سنیں گے اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔ مارے غضب کے ابھی پھٹنے لگی ہے جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہ آیا تھا۔ وہ کہیں گے ہمارے پاس ڈرانے والا تو بلاشبہ آیا مگر ہم نے تکذیب کی اور کہا کہ اللہ نے کچھ نہیں اتارا۔ تم بڑی ہی غلطی میں ہو اور کہیں گے کہ اگر ہم (ان کی) سنتے یا سمجھ سے کام لیتے تو (آج) دوزخیوں میں سے نہ ہوتے۔ غرض وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کریں گے۔ سو دوزخیوں کے لئے لعنت ہے۔ بیشک جو لوگ اپنے رب سے غائبانہ ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہو گا۔ اور تم اپنی بات کو چھپاؤ یا اس کو ظاہر کرو (اس کے لئے برابر ہے کیونکہ) وہ تمہارے سینوں کے اندر چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ جس نے پیدا کیا۔ کیا اسے معلوم نہیں؟ وہ تو ازحد باریک بین اور بڑا باخبر ہے۔

شرح:- اس سورت میں انسان کی بے بسی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ذکر ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ کائنات عالم جو تم کو نظر آتی ہے اور وہ کائنات جو تمہاری نگاہ سے پوشیدہ ہے اس سب کی حکومت اور اس کا کلی اختیار اللہ اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کی قدرت کے مظاہر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ موت و حیات کا سلسلہ اس نے اس لئے بنایا ہے کہ تمہارے اعمال کی جانچ کرے کہ کون اچھے کام کرتا ہے اور کون برے یہ زندگی بس اس امتحان کے لئے ہے۔ دوسری زندگی میں اس کا نتیجہ ظاہر ہو گا نیک کام کرنے والے فرمانبردار لوگ کامیاب ہوں گے اور برے کام کرنے والے کو سخت سے سخت سزا دی جائے گی اور اللہ سے دوری ان کے حصے میں آئے گی۔ فرمایا اللہ کی قدرت و طاقت اور اس کے زور و غصہ کا تو یہ حال ہے مگر وہ اتنا بخشنے والا ہے کہ تم اس کی سلطنت میں رہ کر لاتعداد نافرمانیاں کرتے اور فسق و فجور میں مبتلا رہتے ہو۔ مگر وہ پھر بھی تم کو روزی سے محروم نہیں رکھتا۔ تمہیں بھوکا نہیں مارتا۔ تمہارے اوپر آسمانی بلائیں نازل کرکے تمہیں ہلاک و برباد نہیں کرتا۔ الا یہ کہ اصلاح و درستی کی کوئی امید ہی نہ رہے پھر اس کی قدرت کا دوسرا نشان دیکھو کہ اس نے اوپر تلے سات آسمان اس طرح بنا کھڑے کئے ہیں کہ نہ ان کو ستونوں کا کوئی سہارا ہے اور نہ ان میں کوئی دراڑ ہے۔ تم ایک بار نہیں لاکھ

Marfat.com

بار نگاہ اٹھا کر آسمان کو بغور دیکھو مگر کوئی نقص نہ نکال سکو گے اور کسی جگہ کوئی رخنہ نہ پاؤ گے۔ خواہ تمہاری آنکھیں تھک کر رہ جائیں۔ آسمان کو ستاروں سے سجا دیا ہے اور ان سے ان شیاطین کا دنیا میں سزا دینے کا کام لیا جاتا ہے جو مجلس اعلیٰ کی باتیں سننے کے لئے اوپر جاتے ہیں۔

فرمایا ہماری ان قدرتوں کو دیکھ کر بھی جو لوگ ایمان نہیں لاتے وہ کافر ہیں ان کے لئے ہم نے آخرت میں دوزخ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ جب ان شیطانوں اور کافروں کو دوزخ میں پھینکا جائے گا تو اس کی آواز سخت کریہہ اور خوفناک ہوگی اور اس کے جوش سے ایسا معلوم ہوگا کہ گویا غصے میں آکر پھٹی پڑتی ہے۔ دوزخ کے داروغے ان لوگوں سے دریافت کریں گے کہ ارے کمبختو! کیا دنیا میں تمہارے پاس کوئی ایسا رسول نہیں آیا جس نے تم کو اس عذاب سے ڈرایا ہو یہ کھسیانے ہو کر جواب دیں گے کہ بیشک ڈرانے والے آئے مگر ہم نے ان کا کہنا نہ مانا۔ بلکہ اسے جھوٹ جانا۔ اے کاش اگر ہم دل کے کانوں سے ان کی بات سنتے اور سمجھتے تو آج آتش دوزخ کی نذر نہ کئے جاتے۔ اس طرح وہ اپنے گناہ و قصور کا اعتراف کریں گے۔ فرمایا اس کے بالعکس جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں حالانکہ کسی نے اس کو دیکھا نہیں مگر اس پر اور اس کی صفات پر پورا یقین رکھتے ہیں اور اس کی عظمت و جلال کے تصور سے لرزتے اور اس کے عذاب کا خیال کرکے تھرتھراتے ہیں۔ ان کی خطاؤں پر پردہ ڈالا جائے گا اور فرمانبرداری اور نیکو کاری کا اجر بھی دیا جائے گا۔

فرمایا اے لوگو! دیکھو گو تم اس کو نہیں دیکھتے مگر وہ تم کو دیکھ رہا ہے اور تمہاری ہر کھلی چھپی بات کو جانتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۵-۳۰:- وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا سو تم اس کے اطراف و جوانب میں چلو پھرو اور اس کے رزق میں سے کھاؤ اور یہ بات بھی یاد رکھو کہ دوبارہ زندہ ہو کر اس کی طرف جانا ہے کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے اس بات کا ڈر نہیں رکھتے کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر ناگاہ زمین لرزنے لگے۔ کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے اس بات کا ڈر نہیں رکھتے کہ وہ تم پر پتھروں کا مینہ برسائے پھر تمہیں معلوم ہو کہ میرا ڈرانا کیسا تھا۔ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی (اسی طرح) جھٹلایا تھا سو (دیکھ لو

Marfat.com

کہ ان پر) میرا عذاب کیسا ہوا۔ کیا انہوں نے کبھی اپنے سروں کے اوپر پرندوں کو (اڑتے) نہیں دیکھا جو پروں کو پھیلاتے ہیں اور ان کو سمیٹ بھی لیتے ہیں۔ (یاد رکھو کہ) انہیں خدا کے سوا کوئی تھامے ہوئے نہیں بیشک وہ ہر چیز کو دیکھتا ہے۔ بھلا وہ کون ہے جو خدائے رحمٰن کے مقابلے میں تمہارا لشکر بن کر تمہاری مدد کرے۔ کافر تو محض دھوکے میں پڑے ہیں۔ بھلا وہ کون ہے جو تم کو روزی دے اگر خدا اپنے رزق کو روک لے (کوئی نہیں دے سکتا) لیکن یہ لوگ سرکشی اور عناد پر جمے ہوئے ہیں۔ آیا وہ شخص جو منہ کے بل گرتا ہوا چلے زیادہ سیدھے راستہ پر ہے یا وہ جو سیدھا ہموار راستہ پر چل رہا ہو۔ کہہ دیجئے وہ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے واسطے کان' آنکھیں اور دل بنائے (مگر اس کے باوجود) تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔ کہہ دیجئے وہ وہی ہے جس نے تم کو روئے زمین پر پھیلایا اور (بالآخر) اسی کے روبرو تم سب کو جمع کیا جائے گا۔ اور کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ (ان سے) کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اور میں تو محض صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ پھر جب اس وعدہ کو وہ نزدیک تر آتے دیکھیں گے تو کافروں کے چہرے بگڑ جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہی وہ چیز ہے جس کو تم طلب کیا کرتے تھے۔ کہہ دیجئے کہ تم نے (کبھی) غور نہیں کیا کہ اگر اللہ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم ہی کرے تو تم کو اس سے کیا فائدہ؟ تم بتاؤ کہ کافروں کو (آخرت کے) دردناک عذاب سے کون بچائے گا۔ کہہ دیجئے وہی ہے رحمٰن اسی پر ہم ایمان لائے اور اسی پر ہم کو بھروسہ ہے۔ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون صریح گمراہی میں (پڑا) ہے۔ کہہ دیجئے کہ تمہارے استعمال کا پانی خشک ہو کر نیچے چلا جائے تو کون ہے جو تمہیں (ایسا) شیریں پانی لا کردے۔

شرح:۔ پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی دو عظیم الشان قدرتوں کا ذکر کیا تھا یعنی موت وحیات اور سات آسمانوں کا پیدا کرنا۔ اس رکوع میں چند دیگر قدرتوں کا ذکر ہے۔ فرمایا کیا تم زمین کو نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح تمہارے لئے مسخر کردی گئی۔ تم اس کے نشیب و فراز میں چلو' اس میں کھیتی باڑی کرو۔ اس پر محلات تعمیر کرو' غرض جس مصرف میں لانا چاہو لاؤ وہ تم سے کبھی انکار نہیں کرتی تم کو بھی چاہئے کہ اس کو یاد رکھو جس نے تمہارے قبضہ واختیار میں اتنی بڑی اور اتنی مفید چیز دیدی ہے۔

Marfat.com

ہمارے انعامات اور مادی قوت و طاقت کو تم دیکھتے ہو مگر اس کے باوجود ہماری نافرمانی سے نہیں ڈرتے کیا تم کو خوف نہیں ہے کہ ہم چاہیں تو تمہیں زمین کے اندر دھنسا دیں یا کیا تم کو خوف نہیں آتا کہ ہم اوپر سے پتھروں کا مینہ برسا دیں۔ اور پھر تمہیں معلوم ہو کہ ہمارا ڈرانا کیا معنی رکھتا تھا فرمایا جب ہم ان باتوں پر قادر ہیں تو پھر کیوں نہیں ڈرتے اور کیوں ایمان و عمل سے اپنے آپ کو آراستہ و پیراستہ نہیں کرتے۔ اے لوگو! تم دیکھو کہ تم سے پہلے جو لوگ کفر و انکار کی راہ چل چکے ہیں ان کا انجام کس قدر حسرت ناک ہوا اور ان پر میرا کتنا برا عذاب آیا۔ ہماری تین قدرتیں تم دیکھ چکے۔ اب چوتھی قدرت پر بھی غور کرو کہ تمہارے سروں کے اوپر پرندے اڑے چلے جا رہے ہیں وہ کبھی پر کھول لیتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں۔ مگر زمین پر نہیں آگرتے باوجود یہ کہ ثقیل جسم رکھتے ہیں۔ پھر اگر ان کو تھام رکھا ہے تو خدا کے سوا کون ہے تھامنے والا۔ فرمایا کیا تم نے کبھی غور کیا ہے کہ تمہیں روزی کہاں سے میسر ہوتی ہے؟ اگر خدا روک لے تو تم ہی بتاؤ کہ کون ہے جو تمہیں کھانے پینے اور پہننے کو دے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ جس قدر باتیں ہم نے بیان کی ہیں ان میں سے ہر ایک بات کو تم خود نہایت اچھی طرح سمجھتے ہو۔ دیکھو تو خدا وہ ہے جس نے تمہیں سننے کو کان دیکھنے کو آنکھیں اور سوچنے کو دل دیا۔ چاہئے تھا کہ تم ان عجیب و غریب قوتوں سے کام لیتے اور خدا کا شکر بجا لاتے مگر تم بہت کم شکر گزار ہو۔ فرمایا یاد رکھو کہ خدا ہی نے تم کو زمین پر پھیلایا ہے اور وہی تمہیں اکٹھا کرے گا۔ منکرین حق کو جب عذاب الٰہی سے ڈرایا جاتا تھا تو وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ معلوم نہیں قیامت کا وعدہ کب پورا ہوگا۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوتا ہے کہ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ قیامت کے واقع ہونے یا عذاب کے آنے کا صحیح وقت تو خدا ہی جانتا ہے۔ میرا کام تو صرف اتنا ہے کہ تمہیں بتا دوں کہ نافرمانی کی سزا یہ ہے۔

منکران حق جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے لاجواب ہوتے اور کسی طرح بات نہ کر سکتے تو کہنے لگتے کہ آپ مر ہی جائیں تو آئے دن کا دھندا ختم ہو۔ اس کا جواب ملتا ہے کہ اے رسول ان کو کہہ دیجئے کہ باتیں دو ہیں یا تو یہ کہ بغیر کامیابی کا منہ دیکھے ہم لوگ مر جائیں اور یا یہ کہ ہمارا خدا ہم کو آغوش رحمت میں لے اور ہمیں ہمارے

مقاصد میں کامیاب کردے۔ ان ہردو صورتوں میں سے کوئی صورت بھی ہمیں دنیا میں پیش آئے ہم اس کے لئے بالکل تیار ہیں مگر تم یہ بتاؤ تمہیں بھی تو مرنا ہے تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ تم کو وہاں کوئی سزا نہ ملے گی۔ فرمایا موت کے بعد جزا اور سزا اور حشر اور نشر کو کیوں ناممکن خیال کرتے ہو۔ یہ تمام چیزیں اسی کے قبضہ واختیار میں ہیں۔ غور کرو کہ اس نے اپنی حکمت بالغہ سے پانی ایسی نعمت تم کو دے رکھی ہے۔ ایک اسی چیز پر غور کرو تو تم خدا کو ماننے لگو۔ سنو! یہ صاف پانی جو بغیر کسی محنت کے تم کو حاصل ہے اگر زمین میں گہرا چلا جائے یا اس کے چشمے بند کردیئے جائیں۔ تو کون ہے جو خدا کے گہرے کئے ہوئے پانی کو نزدیک ترلے آئے۔ اگر نہیں تو پھر تم کیوں سجدہ شکر بجا نہیں لاتے اور کیوں اس کو اور اس کے احکام کو ماننے سے انکار کرتے ہو۔

(٧٨) سورۃ الحاقۃ (٦٩)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں باون آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۷ ۳:- وہ ثابت ہو کر رہنے والی کیا ہے وہ ثابت ہو کر رہنے والی اور آپ کو کیا معلوم ہے وہ ثابت ہو کر رہنے والی کیا چیز ہے۔ ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑانے والی (قیامت) کو جھٹلایا۔ سو ثمود تو ایک مہیب آواز سے ہلاک کردیئے گئے اور جو عاد تھے ان کو تیز اور آندھی سے برباد کردیا گیا۔ اللہ نے اس کو سات رات اور آٹھ دن مسلسل ان پر چلائے رکھا۔ سو آپ ان کو اس آندھی میں دیکھتے کہ کھجوروں کی کھوکھلی جڑوں کی طرح گرے پڑے ہیں۔ کیا آپ ان میں سے کسی کو باقی دیکھتے ہیں اور فرعون اور جو لوگ اس سے پہلے تھے اور الٹی ہوئی بستیوں میں رہنے والے ان سب نے گناہ کے کام کئے انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی۔ پس اس نے ان کو بہت سخت پکڑا۔ (سنو) جب پانی کا طوفان آیا تھا تو ہم نے تم کو (چلتی) کشتی میں سوار کیا تاکہ اس واقعہ کو تمہارے لئے یادگار بنادیں اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔ پھر جب صور

Marfat.com

میں ایک پھونک ماردی جائے گی اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھالیا جائے گا پھران کو (ٹکرا کر) ایک بارگی ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ اس دن ہو کر رہنے والی ہو کر رہے گی اور آسمان پھٹ جائے گا وہ اس دن بہت کمزور ہو گا۔ اور فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے اور تیرے رب کا عرش آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے اس دن تم کو (اللہ کے روبرو) پیش کیا جائے گا (اور) تمہارا کوئی راز اس سے چھپا نہیں رہے گا۔ سو وہ جس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ لو! میرا اعمال نامہ پڑھو۔ مجھے پورا یقین تھا کہ (ایک نہ ایک دن) مجھے میرا حساب ملنے والا ہے۔ سو وہ بڑی اچھی زندگی میں ہو گا بہشت بریں میں۔ کہ جس کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے (حکم ہو گا کہ) تم نے ایام گزشتہ میں جو عمل آگے بھیجے ہیں ان کے صلہ میں مزے سے کھاؤ پیو اور جس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ کہے گا کہ اے کاش! مجھے میرا اعمال نامہ دیا ہی نہ جاتا اور مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ اے کاش! میری ہستی کا خاتمہ ہو گیا ہوتا۔ (آج) میرا مال میرے کسی کام نہیں آیا۔ میرے اختیارات مجھ سے چھن گئے۔ (حکم ہو گا کہ) اس کو پکڑ لو۔ پھر اسے زنجیروں میں جکڑ دو۔ پھر دوزخ میں اس کو دھکیل دو۔ پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کی ناپ ستر گز ہے۔ اس کو جکڑ دو۔ یہ خدائے بزرگ پر ایمان نہیں لاتا تھا۔ اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیا کرتا تھا۔ سو آج کے دن یہاں اس کا کوئی دوست نہیں اور نہ اس کے لئے کھانا ہے مگر زخموں کی پیپ۔ یہ کھانا صرف گنہگار ہی کھائیں گے۔

شرح:۔ فرمایا قیامت کی وہ گھڑی جس کا آنا یقینی اور لابدی ہے اور جس کے آنے سے ہر ایک بات خود بخود ثابت ہو جائے گی جانتے ہو وہ کیا چیز ہے اور اس کا کیا حال ہو گا اور کیا کیفیت فرمایا تم لاکھ سوچ بچار کر لو اور تخیل کو دوڑا لو مگر تم اس کی ہولناکی اور زہرہ گدازی کو نہ سمجھ سکتے ہو اور نہ بیان ہی کر سکتے ہو۔ ثمود اور عاد نے اس گھڑی کو جھٹلایا تھا جو ایک دن ہر چیز کو خواہ آسمان ہو یا زمین برباد کر دے گی۔ اس پر ہم نے ثمود کو بھونچال کے ذریعے تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ اور عاد کو آندھی کی لپیٹ میں ڈال کر تباہ کر دیا۔ یہ آندھی ان پر سات راتیں اور آٹھ دن چلی اور ان کو اس طرح نڈھال کر کے چھوڑ گئی جیسے کھجور کے درخت کی خشک جڑیں اکھڑی پڑی ہوتی ہیں۔ آج دیکھو تم کو ان کا کوئی نشان

Marfat.com

تک دکھائی نہیں دیتا۔ اس کے بعد فرعون اور اس سے قبل چند دیگر قومیں آئیں اور انہوں نے بڑی شد و مد کے ساتھ گنہگاری کے طریقے اختیار کئے اور ہمارے رسول کو جھٹلایا۔ لہٰذا ہم نے ان کو ایسا پکڑا کہ ہمارے آگے کسی کی پیش نہ گئی۔ پھر نوح علیہ السلام کے زمانے میں جو طوفان آیا تو کسی کے بچاؤ کی کوئی صورت نہ تھی۔ ہم نے محض اپنی قدرت اور عنایت سے تم کو بچالیا۔ تاکہ نوح علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں کی یاد کسی کو بھولے نہیں اور یاد رکھنے والے یاد رکھیں۔

فرمایا یہ گھڑی اس وقت آئے گی جب صور پھونکا جائے گا اور زمین و آسمان اپنی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے اور یہ چیزیں جو آج تمہیں اس قدر مضبوط دکھائی دیتی ہیں ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔ پس جس دن یہ واقعات ظہور پذیر ہوں گے اسی کا نام "الحاقہ" ہے۔ اس دن آسمان کی یہ بلندی پستی سے تبدیل ہو جائے گی اور وہ پھٹنا شروع ہو جائے گا۔ فرشتے اس کے اوپر سے ہٹ کر کناروں پر آجائیں گے۔ اور خدا کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس دن تمام مخلوق کو اللہ عزوجل کے روبرو پیش کیا جائے گا اور کوئی بات تم سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ آج دنیا میں انسان کو اکثر حقائق پر محض غائبانہ ایمان لانا پڑتا ہے کیونکہ یہ اس قسم کی چیزیں ہیں جو انسان کی مادی نگاہ میں دکھائی نہیں دیتیں مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے انسان کی دوسری زندگی میں ہر چیز کو انسان دیکھ اور سمجھ سکے گا مثلاً "نامہ اعمال اور اس کی حقیقت کو انسان دنیا میں سمجھ نہیں سکتا۔ کراماً" کاتبین اور ان کے روزنامچہ پر ایمان بالغیب لانا پڑتا ہے مگر اس دن اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کا اعمال نامہ دے گا اور اس کی حقیقت سے اس کو واقف کر دے گا۔ چنانچہ جن لوگوں کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ بے حد خوش ہوں گے اور لوگوں کو پکار پکار کر کہیں گے کہ آؤ ہمارا اعمال نامہ پڑھو۔ دیکھو ہمیں یقین کامل تھا کہ ایک دن ہمارا حساب کتاب ہمیں ملنے والا ہے۔ الغرض یہ لوگ تو مزے کی زندگی گزاریں گے۔ بہشت بریں میں رہیں گے جس کے درختوں کی ثمر بار ٹہنیاں جھکی ہوئی ہوں گی حکم ہوگا کہ دنیا کی زندگی کے دوران میں تم نے جو نیک کام کئے تھے ان کے بدلے میں آج جس چیز کو جی چاہے مزے سے کھاؤ اور پیو مگر اس کے برعکس جس کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ واویلا کرے گا شور مچائے گا اور کہے گا اے کاش! میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا جاتا

Marfat.com

اور مجھے کبھی معلوم نہ ہوتا کہ میں نے کیا کمایا ہے اے کاش میری زندگی کا آخری طور پر فیصلہ ہی ہو گیا ہوتا اور آج اس سیاہ اعمال نامہ کو دیکھنے کے لئے زندہ نہ ہوتا دیکھو دنیا میں میرے پاس اتنی دولت تھی مگر آج میرے کسی کام نہیں آئی اور میں اتنی باتیں کرنا جانتا تھا مگر آج کوئی دلیل و حجت مجھے یاد ہی نہیں رہی اس اعتراف گناہ کے بعد ارشاد ہو گا کہ اس نالائق کو پکڑ کر زنجیروں میں جکڑ دو۔ اور جہنم میں پھینک دو کیونکہ نہ تو یہ کبھی اللہ پر ایمان لایا نہ اس نے کبھی مسکینوں کو کھانا کھلانے کے واسطے ترغیب دی۔ اس نے دنیا میں کسی کو دلی دوست نہ بنایا تھا۔ سو آج اس کا بھی کوئی دوست نہ ہو گا۔ اور چونکہ اس نے کسی کو کھانا نہیں کھلایا تھا۔ آج اس کو بھی کوئی کھانا نہیں کھلائے گا۔ اور اگر کچھ دیا بھی گیا تو صرف دوزخیوں کے زخموں کی پیپ دی جائے گی۔ فرمایا گنہگاروں کے لائق یہی کھانا ہے۔

ترجمہ آیات ۳۸ - ۵۲:- سو مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جن کو تم دیکھتے ہو۔ اور ان کی بھی جن کو تم نہیں دیکھتے کہ یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا ہے۔ اور یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے (مگر) تم بہت ہی کم یقین کرتے ہو اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے (مگر) تم بہت ہی کم غور کرتے ہو۔ یہ پروردگار عالم کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور اگر وہ کوئی بات اپنے پاس سے بنا کر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ لیتے۔ پھر اس کی رگ گردن کو ہم کاٹ دیتے۔ پھر تم میں سے کوئی ہمیں اس سے روک نہ سکتا اور یہ قرآن تو ڈرنے والوں کے لئے بلاشبہ ایک نصیحت ہے اور یہ بھی ہم جانتے ہیں تم میں سے بعض اس کو جھٹلانے والے ہیں۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ کافروں کے لئے موجب حسرت ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہ یقیناً" برحق ہے۔ سو آپ اپنے پروردگار عالیشان کی تسبیح و تقدیس کرتے رہیں۔

شرح:- جہان میں دو طرح کی چیزیں ہیں ایک وہ جن کو ہم حواس خمسہ سے معلوم کرتے ہیں اور ایک وہ جو حواس خمسہ سے تو معلوم نہیں ہوتیں مگر عقل کے ذریعہ ہم کو معلوم ہوتی ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے تمام اشیائے عالم کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دونوں کی قسم کھائی ہے جس سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ ان ہر دو طرح کی چیزوں کو جو قرآن بیان کر رہا ہے تو اسی سے سمجھ لو کہ یہ اللہ کا کلام ہے اگر انسان کا کلام ہوتا تو دوسری قسم کی چیزوں کو اتنی وضاحت سے بیان نہ کر سکتا۔ فرمایا یہ قرآن ہمارا کلام ہے۔ جو ہمارے

Marfat.com

ایک معزز فرشتے کے ذریعے معزز رسول پر نازل ہو رہا ہے۔ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ شعرا کے کلام میں ہزلیات اور ناقابل عمل تخیلی باتیں نہ ہوں۔ جن پر وہ خود بھی عمل پیرا نہیں ہوتے اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے کیونکہ کاہنوں کا کلام بے فائدہ اور صرف لفاظی ہی ہوتی ہے۔ کہیں پر کام کی بات ہوئی تو ہوئی مگر وہ بھی نامکمل افسوس! تمہاری عقلوں پر ایسا پردہ پڑگیا ہے کہ تم شاعروں اور کاہنوں کے کلام اور خدا کے کلام میں تمیز ہی نہیں کر سکتے سنو یہ پروردگار عالم کا کلام ہے اس میں نہ کسی نے تصرف کیا اور نہ کوئی کر سکتا ہے کیونکہ ہمارا رسول اس میں اگر کوئی بات اپنی طرف سے بڑھا دے تو ہم اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر موت کے گھاٹ اتار دیں۔ اور دنیا کا کوئی بشر اس کی مدد نہ کر سکے دیکھو شک و شبہات میں نہ پڑو یہ قرآن ہم نے اس لئے نازل کیا ہے کہ جو لوگ ہمارا خوف دلوں میں رکھتے ہیں۔ وہ اسے پڑھ کر رشد و ہدایت حاصل کریں۔ اور جو لوگ اس کو نہیں مانتے وہ اسے جھٹلائیں گے۔ مگر ایک دن ایسا آئے گا جب ان کو یہ حسرت و پشیمانی ہوگی کہ ہم نے کیوں ایسا کیا۔ کیوں نہ قرآن کو تسلیم کر لیا۔ اس دن ان کو قرآن کے ہماری طرف سے ہونے کا قطعی اور آخری یقین حاصل ہوگا۔ مگر اس کا کیا فائدہ لہٰذا اے مسلمانو! تم قرآن میں کوئی شک نہ کرو اور اس پر ایمان لا کر ہماری تسبیح و تحمید میں لگے رہو۔

(۷۹) سورۃ المعارج (۷۰)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چوالیس آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱-۳۵:۔ ایک سوال کرنے والے نے اس عذاب کے وقوع پذیر ہونے کے متعلق سوال کیا جو کافروں پر واقع ہوگا اور جسے کوئی روکنے والا نہیں۔ وہ اس اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلند درجوں والا ہے۔ فرشتے اور روح اس کی طرف چڑھتے ہیں (یہ عذاب) اس دن ہوگا جس کا اندازہ پچاس ہزار سال ہے۔ سو آپ پوری طرح صبر

Marfat.com

کام لیں۔ وہ بلاشبہ اسے دور خیال کرتے ہیں اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔ جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی مانند ہو جائیں گے اور کوئی دوست کسی دوست کا پرسان حال نہ ہو گا باوجودیکہ ایک دوسرے کو دکھلا بھی دیئے جائیں گے گنہگار اس بات کو پسند کرے گا کہ اس دن کے عذاب کے بدلے میں وہ دیدے اپنے بیٹوں کو اور اپنی بیوی کو اور بھائی کو۔ اور اپنے گھرانے کو جس میں وہ رہتا تھا اور وہ جو روئے زمین پر ہیں ان سب کو پھر اپنے آپ کو نکالے۔ ہرگز نہیں وہ تپتی ہوئی آگ ہے جو منہ کی کھال ادھیڑ ڈالنے والی ہے۔ (یہ آگ) اس کو پکارے گی جس نے پیٹھ پھیرلی اور روگردانی کی اور دولت جمع کی اور اس کو بند رکھا۔ بلاشبہ انسان بے صبر پیدا کیا گیا ہے۔ جب اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرانے لگتا ہے اور جب اس کو دولت ملتی ہے تو بخل کرنے لگتا ہے سوائے ان نماز گذاروں کے جو اپنی نمازوں کو ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور جن کے مال میں ایک معین حصہ (مقرر) ہے سوال کرنے والوں کا اور محتاجوں کا اور جو قیامت کے دن کو مانتے ہیں اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں ان کے رب کا عذاب بلاشبہ بڑا خطرناک ہے اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اپنی بیویوں یا ان لونڈیوں سے جو ان کے قبضے میں ہیں کیونکہ (ان کے بارے میں) ان پر کوئی الزام عائد نہیں ہوتا۔ پھر جو کوئی اس کے سوا خواہش کرے تو وہ لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔ اور جو اپنی امانتوں اور معاہدوں کا خیال رکھتے ہیں اور جو اپنی گواہیوں کو ٹھیک ٹھیک ادا کرتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہشت میں عزت پائیں گے۔

شرح:- ابتدائے اسلام کے زمانے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کبھی لوگوں کو خدا کے عذاب اور روز آخرت کی سختی سے ڈراتے اور ان سے بچاؤ کے لئے یہ فرماتے کہ خدا پر ایمان لا کر اس کی عبادت کرو اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرو تو اکثر لوگ اس حقیقت ثانیہ کو سمجھ نہ سکتے اور یہ کہتے کہ خدایا! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہیں تو جس عذاب سے ہم کو ڈراتے ہیں وہ ہم پر نازل کر دے۔ اس صورت میں ان کی اس حماقت کا جواب ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ قیامت کا عذاب تو ضرور نازل ہو کر رہے گا۔ تم اپنے منہ سے عذاب مانگتے ہو اور اتنی جلدی کرتے ہو یہ تمہاری اپنی کم بختی ہے۔ فرمایا

جس دن یہ عذاب نازل ہوگا اس دن کا اندازہ تم اپنے ہاں کے پچاس ہزار سال سمجھو اور اندازہ کرو کہ اگر تم کو دنیاوی تکلیف ہی آئے تو تم کو ایک دن گزارنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر ایک تو وہاں کی تکلیف دنیاوی تکلیف سے کئی گناہ زیادہ ہوگی اور دوسرے اس دن کی لمبائی بڑی تکلیف دہ۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے رسول! اگر یہ لوگ مخالفت اور تمسخر سے باز نہیں آتے تو آپ ان کی پرواہ نہ کریں۔ اور صبر سے کام لیں۔ گو یہ تو اس دن کے آنے کو ایک مستبعد اور ناممکن چیز خیال کرتے ہیں مگر ہم جانتے ہیں کہ اس کا لانا ہمارے لئے کتنا آسان ہے فرمایا اس دن یہ کائنات عالم تمام درہم برہم ہو جائے گی اور سارا نظام بگڑ جائے گا۔ کوئی دوست کسی دوست کی حمایت و مدد نہ کر سکے گا۔ نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ ہر شخص خود عذاب سے بچنے کی غرض سے اپنے عزیز سے عزیز رشتہ دار اور بہن بھائی کو دینے کے لئے تیار ہوگا۔ بلکہ اگر کوئی شخص روئے زمین اور مافیہا کا مالک ہو تو اس سب کو دے کر بھی نجات حاصل کرنا چاہے گا مگر دوزخ کی لپیٹ سے بچنا ناممکن ہوگا۔ فرمایا دوزخ آواز دے گی کہ او کافر! او منافق! او مال جمع کرنے والے! میری طرف آ! اس کے بعد جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔ ایک لمبی گردن نکلے گی جو منافقوں' کافروں اور دولت جمع کر کے رکھنے والوں کو چن چن کر پکڑے گی اور آتش سوزاں کے سپرد کرتی جائے گی۔

فرمایا ان کافروں کی باتوں پر کیا جاتے ہو انسان تو ہے ہی بڑا بزدل۔ نہ مصیبت کو برداشت کر سکتا ہے نہ خوشی کو سہار سکتا ہے۔ بیماری' تنگدستی' موت آتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے۔ ہاتھ فراخ ہوتا ہے مال و دولت ملتی ہے اولاد حاصل ہوتی ہے تو متکبر ہو جاتا ہے اور نیکی کے کاموں سے خود باز رہتا اور دوسری کو روکنے لگتا ہے۔ نہ آپ اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے نہ دوسروں کو اس کی ترغیب دیتا ہے۔

فرمایا یہ نقائص بالعموم ہر انسان میں پائے جاتے ہیں مگر جو لوگ نماز پڑھتے ہوں متواتر پڑھتے ہوں اور سوچ سمجھ کر۔ ان میں یہ عیوب نہیں ہوتے۔ وہ اپنے مال و دولت میں سے ایک حصہ فقیروں اور مسکینوں کے لئے الگ نکالتے ہیں۔ روز قیامت کو مانتے ہیں اور اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایسی چیز نہیں کہ انسان اس کی طرف سے بے فکر ہو بیٹھے۔ الغرض یہاں مومنوں کے جو صفات بیان کئے گئے ہیں۔ وہ

Marfat.com

از ان کو انسان کامل بنا دیتے ہیں اور جب انسان اس درجہ پر پہنچتا ہے تو فی الحقیقت اسی وقت وہ نجات کا مستحق ہوتا ہے۔ نماز انسان کی طبیعت میں خوف خدا پاکیزگی' معاملہ کی صفائی اور باقاعدگی پیدا کرتی ہے۔ صدقہ و خیرات انسان کو فراخدل بناتا اور قومی اور ملکی خدمت کے لئے تیار کرتا ہے۔ روز جزا و سزا کا ڈر انسان کو افراط و تفریط اور بد معاملگی سے بچاتا ہے۔ پاک دامنی اور عفت شعاری انسان کے دل کو پاک ذہن کو مجلی اور قوئی بدنیہ کو طاقتور بناتی ہے۔ امانتوں اور معاہدوں کا احترام انسان کو ابنائے زماں کی نظروں میں باعزت اور خدا کی نظروں میں متقی بنا دیتا ہے۔ سچی گواہی دینا فتنہ و فساد کے مٹانے کا بہترین ہتھیار ہے۔

فرمایا جن اشخاص کے اندر یہ صفات پیدا ہو جائیں وہی اس دن کے عذاب سے نجات پائیں گے۔ اور بہشت بریں میں امن و چین سے آخری زندگی گزاریں گے۔

ترجمہ آیات ۳۶ - ۴۴:- پھر کافروں کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ وہ آپ کی طرف دوڑتے ہوئے چلے آتے ہیں۔ دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے گروہ گروہ ہو کر کیا ان میں سے ہر شخص اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ اسے نعمتوں سے معمور جنت میں داخل کیا جائے گا۔ ہرگز نہیں! ہم نے ان کو اس چیز سے بنایا ہے جو ان کو معلوم ہے۔ سو میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ ہم (اس پر بھی) قادر ہیں۔ کہ ان سے بہتر لوگ ان کی جگہ لے آئیں اور ہم عاجز نہیں ہیں۔ سو ان کو چھوڑ دیجئے کہ وہ باتیں بنایا اور کھیلا کریں یہاں تک کہ وہ دن ان کے سامنے آموجود ہو جس کا ان سے وعدہ ہے جس دن وہ قبروں سے ایسے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے گویا کہ وہ کسی نصب العین کی طرف دوڑے جا رہے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی (اور) ان کے (چہروں) پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی ہے وہ دن جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔

شرح:- اس رکوع میں صاف لفظوں میں بتا دیا گیا ہے کہ جو لوگ قرآن سننے کے بعد اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے اور نصیحت حاصل نہیں کرتے ممکن نہیں کہ وہ اس دن کی شدت سے نجات پائیں۔ فرمایا کیا بات ہے جو منکرین حق دائیں بائیں سے قرآن سنتے اور سن کر ہنستے اور مضحکہ اڑانے کے لئے بھاگے چلے آ رہے ہیں فرمایا کہ اس گستاخی کے باوجود کیا ان کو توقع ہو سکتی ہے کہ اس دن کی سختی سے بچ جائیں گے اور نعمتوں سے معمور جنت

Marfat.com

میں داخل ہو جائیں گے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اگر ان کی گستاخیوں کو دیکھا جائے تو ہم ان کو فوراً ہلاک و برباد کر کے ان سے بہتر مخلوق ان کی جگہ لے آئیں۔ مگر ہمارے ہاں ہر ایک چیز کا وقت معین ہے ہم نہ اس سے پہلے کرتے ہیں نہ پیچھے۔ اس مقام پر اللہ تعالیٰ اپنے رب المشارق اور رب المغارب ہونے کی قسم کھا کر بتاتا ہے کہ تمہارا وہ رب جو ہر روز نئے مقام سے سورج کو چڑھاتا اور نئے مقام ہی پر اسے غروب کرتا ہے کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ تمہاری گستاخیوں کو دیکھ کر فوراً تمہیں ہلاک کر دے۔

فرمایا، چھوڑ دو ان کا ذکر ہی کیا کرنا ہے۔ جس طرف دھیان لگائے بیٹھے ہیں حتیٰ کہ وہ دن آ جائے جس کا ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں اس دن یہ جلدی جلدی قبروں سے نکلیں گے اور ایک مقام معلوم کی طرف بھاگے چلے جائیں گے۔ شرم و ندامت کے مارے آنکھیں نیچے جھکی ہوئی ہوں گی اور عجیب پریشانی میں پڑے ہوئے ہوں گے۔

(۸۰) سورۃ النبا (۷۸)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چالیس آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۳۰:- یہ لوگ کس چیز کے متعلق آپس میں سوال کرتے ہیں (کیا) اس عظیم الشان خبر کے متعلق جس کے بارے میں وہ مختلف رائیں رکھتے ہیں نہیں نہیں انہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (میں) پھر (کہتا ہوں) نہیں نہیں ان کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کیا ہم نے زمین کو فرش اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا اور ہم نے تمہاری نیند کو راحت کا سامان بنایا اور ہم نے رات تمہاری پردہ پوشی کا سامان ٹھہرائی اور دن کو طلب معاش کا وقت بنایا اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے اور ایک روشنی دینے والا چراغ بھی مہیا کیا اور ہم نے بادلوں سے موسلا دھار مینہ برسایا تاکہ ہم اس کے ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں اور گھنے باغ (پیدا

Marfat.com

کریں) بیشک (حق و باطل میں) فیصلہ کا دن معین ہو چکا ہے۔ جس دن صور پھونکا جائے گا سو تم گروہ در گروہ چلے آؤ گے۔ اور آسمان کھول دیا جائے گا پس (اس میں) دروازے ہی دروازے ہو جائیں گے۔ اور پہاڑوں کو (اپنی جگہ سے) چلایا جائے گا۔ پس وہ (صحرا کی) ریگ کی مانند ہو جائیں گے۔ بیشک دوزخ تاک میں ہے (اور) شریروں کا ٹھکانا ہے۔ جس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے۔ نہ وہاں ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ پینے کو کچھ (ملے گا) بجز کھولتے ہوئے پانی اور پیپ کے (یہ) پورا پورا بدلہ ہے کیونکہ یہ لوگ حساب کی قطعاً توقع نہ رکھتے تھے اور ہماری نشانیوں کو بڑے زور سے جھٹلاتے رہے اور ہم نے ہر ایک بات قلمبند کر رکھی ہے۔ سو (اس دن کہا جائے گا کہ) لو چکھو (اب) ہم بھی عذاب پر عذاب بڑھاتے جائیں گے۔

شرح:۔ مکہ معظمہ میں ابھی کوئی کوئی شخص ایمان لایا تھا۔ اکثر غیر مسلم ایک دوسرے سے پوچھا کرتے تھے کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعی رسول ہیں اور آپ کے اس دعویٰ کی حقیقت کیا ہے کہ میں اللہ کی جانب سے توحید سکھانے اور روز آخرت کا اعتقاد تمہارے دلوں میں پیدا کرنے کے لئے آیا ہوں اور بتاتے ہیں کہ روز آخرت وہ ہے جب ہر شخص سے پوچھا جائے گا کہ وہ دنیا میں کیسے عمل کرتا رہا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ دیکھو یہ لوگ آپس میں قیامت اور ایسی عظیم الشان خبروں پر ردو کد کر رہے ہیں کوئی انکار کرتا ہے اور کوئی تردد میں پڑا ہے فرمایا کہ اس تردد و انکار کو چھوڑ دو۔ تمہیں بہت جلد اصلی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ اس کے بعد اپنے قدرت اور نشانات رحمت کا ذکر کیا ہے اور فرماتا ہے جس نے تم کو یہ نعمتیں عطا کی ہیں بھلا کس طرح تم کو ایک پیغمبر کے بغیر جو تمہیں توحید کی طرف بلائے ایک ہادی کے بغیر جو سیدھی راہ دکھائے اور ایک یاد کرانے والے کے بغیر جو روز آخرت کا یقین دلائے چھوڑ سکتا تھا اور جو خدا زمین کو بچھونے کی طرح بچھا سکتا ہے پہاڑوں کو زمین کے اندر میخوں کی طرح گاڑ سکتا ہے تمہیں جوڑے جوڑے پیدا کر سکتا ہے نیند کو راحت رات کو لباس اور دن کو معاش کا ذریعہ بنا سکتا ہے۔ اور پھر سات آسمان بنا کر ان میں ایک چمکتا ہوا چراغ رکھ سکتا ہے۔ بادلوں سے مینہ برسا سکتا ہے۔ زمین میں طرح طرح کی سبزیاں اگا سکتا ہے۔ اور تمہارے لئے باغ لگا سکتا ہے۔ کیا وہ رسول نہیں بھیج سکتا کیا وہ تمہاری ہدایت کا سامان پیدا نہیں کر سکتا اور کیا وہ اس نظام عالم

Marfat.com

کو ایک دن درہم برہم کر کے قیامت قائم نہیں کر سکتا؟

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے جو انعامات جتلائے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ پہلا انعام مثلاً " فرمایا کہ زمین کو ایسا فرش بنا دیا ہے کہ انسان اور حیوان اس پر بلا تکلف چلتے ہیں۔ اگر زمین اس طرح بچھی ہوئی نہ ہوتی بلکہ کوہستانی علاقوں کی طرح نشیب و فراز ہی کا سلسلہ ہوتی تو انسان نہ بلا تکلف اس پر رہ سکتا نہ چل پھر سکتا۔ لہٰذا زمین کا موجودہ طرز پر فرش کی طرح بچھا ہونا بھی انعامات الٰہیہ میں سے ایک انعام ہے۔ دوسرا انعام پہاڑوں کو میخوں کی طرح زمین پر گاڑنا ہے۔ پہاڑوں کو میخیں اس لئے کہا کہ جس طرح میخیں زمین میں گاڑی جاتی ہیں۔ اسی طرح پہاڑ بھی گڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کا فائدہ یہ ہے کہ زمین ادھر ادھر ہلنے جلنے سے بچی رہے۔ تیسرا انعام یہ بتایا کہ ہم نے تمہیں جوڑے جوڑے پیدا کیا تاکہ تمہاری باہمی الفت و محبت میں کوئی کمی نہ رہے۔ حصول معاش میں ایک دوسرے کا تعاون حاصل ہو۔ سلسلہ نسل باقی رہے اور اولاد کی تربیت مکمل طور پر ہو سکے۔ چوتھا انعام یہ بتایا کہ نیند کو تمہارے لئے باعث راحت بتایا اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے کیونکہ رات دن میں چند گھنٹوں کی نیند اعضاء انسانی کی تھکاوٹ دور کر دیتی ہے۔ اور جو قوت و طاقت جاگنے اور کام کرنے سے خرچ ہو جاتی ہے اسے واپس لے آتی ہے۔ پانچواں احسان یہ گنایا ہے کہ رات کو تمہارے لئے بمنزلہ لباس بنایا۔ رات کو لباس اس لئے قرار دیا کہ انسان کے لئے اس میں بھی وہی فوائد موجود ہیں جو لباس میں ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس دیگر احسانات و انعامات کو سمجھو جس قدر سوچو گے اسی قدر اللہ تعالیٰ کی عنایات کا علم ہوتا جائے گا۔ ان انعامات کے ذکر رسالت کی تصدیق اور یوم آخرت کے وقوع پذیر ہونے کے متعلق خبر دینے کے بعد فرمایا کہ جو لوگ کفر و انکار کریں گے دوزخ ان کی تاک میں منتظر بیٹھی ہے۔ چونکہ انہوں نے یوم حساب کو تسلیم نہ کیا۔ برائیاں کرتے اور رسولوں کو جھٹلاتے رہے۔ لہٰذا اپنے اعمال بد کی پوری پوری سزا پائیں گے۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۰:- بیشک پرہیزگاروں کو (بڑی) کامیابی ہوگی۔ (ان کے لئے) باغ اور انگوروں کے درخت ہوں گے۔ اور ہم عمر نوجوان عورتیں اور چھلکتے ہوئے جام ہوں گے وہ نہ تو وہاں لغو باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ (یہ ان کے اعمال کا) بدلہ ہوگا جو آپ کے رب کی طرف سے حساب کر کے دیا جائے گا۔ اس کی طرف سے جو آسمانوں کا

Marfat.com

اور زمین کا اور اس تمام کائنات کا جو ان کے درمیان ہے پروردگار ہے۔ اس رحمان کی طرف سے جس کے سامنے انہیں بات کرنے کی جرات نہ ہوگی۔ جس دن روح اور تمام فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔ ہرگز بات نہ کر سکیں گے بجز اس کے جس کو خدائے رحمٰن بولنے کی اجازت دے اور وہ بات بھی سچ کہے۔ یہ دن یقینی ہے سو جو کوئی چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانا بنالے۔ ہم نے تمہیں عنقریب آنے والے عذاب سے ڈرایا ہے۔ جس دن انسان وہ کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں سے پہلے ہو چکا ہے اور کافر کہے گا کاش! میں (آج) مٹی ہوتا۔

شرح:- جھٹلانے والوں کا حال بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ متقیوں کو جو تمام عمر اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے اور نیک عمل کرتے رہے بہشت بریں میں جگہ دی جائے گی اور منکروں کو اس کے نزدیک نہ آنے دیا جائے گا کسی کی مجال نہ ہوگی کہ ان کے حق میں کوئی بات کر سکے۔

آخر میں پھر مخالفین و معاندین اسلام کو تہدید کی ہے کہ جب روح بدن سے نکل جائے گی تو اس پر حقیقت منکشف ہوگی اور کوفت شروع ہو جائے گی حتی کہ وہ دن آئے جب ان کے اعمال ان کے روبرو پیش کئے جائیں گے اور ان کی سزا سے ان کو آگاہ کیا جائے گا۔ اس دن کافر کی یہ تمنا ہوگی کہ اے کاش! وہ جمادات میں سے ہوتا تاکہ اس عذاب سے بچ جاتا۔

(٧٩) سورة النازعات (٨١)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھیالیس آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۲۶:- قسم ہے ان فرشتوں کی جو سختی کے ساتھ جان نکالتے ہیں اور ان فرشتوں کی جو بہت نرمی کے ساتھ روح کھینچتے ہیں۔ اور ان فرشتوں کی جو (فضائے عالم میں) تیرتے پھرتے ہیں۔ پھر قسم ہے دوڑ کر آگے بڑھنے والوں کی پھر ان کی جو حکم کے

مطابق دنیا کا انتظام کرتے ہیں۔ جس دن لرز جائے گی لرز جانے والی اور اس کے پیچھے آئے دوسرا زلزلہ اس دن کتنے ہی دل دھڑکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ (کفار) پوچھتے ہیں کہ کیا ہم (مرنے کے بعد) پہلی حالت پر لوٹائے جائیں گے۔ کیا جب ہم بوسیدہ ہڈیاں ہو جائیں گے (تب بھی اٹھائے جائیں گے) کفار نے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو یہ لوٹنا بڑے ہی خسارے کی بات ہے (سنو!) وہ تو محض ایک ڈانٹ ہوگی اور بس کہ یکایک وہ میدان میں آموجود ہوں گے۔ (اے پیغمبر) کیا آپ کو موسیٰ کا قصہ معلوم ہے جب اس کے رب نے اس کو طویٰ نامی ایک مقدس میدان میں آواز دی کہ فرعون کی طرف جاؤ وہ (بہت) سرکش ہو گیا ہے اس سے کہو کہ کیا تیرا جی چاہتا ہے کہ (شرک سے) پاک صاف ہو جائے؟ اور میں تجھ کو تیرے پروردگار کی طرف راہ دکھاؤں تاکہ تو اس سے ڈرے پس اس کو ایک بڑا معجزہ دکھایا۔ مگر اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی پھر لوٹ گیا (اور موسیٰ کے خلاف) کوششیں کرنے لگا پھر اس نے (لوگوں کو) جمع کیا اور یہ اعلان کیا۔ کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا پروردگار ہوں سو اللہ نے اس کو آخرت اور دنیا کے عذاب میں گرفتار کیا۔ بیشک اس شخص کے لئے جو (اللہ سے) ڈرے اس (واقعہ) میں بڑی عبرت ہے۔

شرح:- قرآن عزیز میں اوقات امکانات اور مختلف اشیاء کی کئی طرح کی قسمیں آتی ہیں جس پر لوگ سوال کرتے ہیں کہ خدا کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ اس نے قرآن پاک میں اس قسم کی قسمیں کھائی ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جب آپ ان تمام قسموں کو دیکھیں گے جو قرآن کریم میں آئی ہیں تو وہ یا تو ان چیزوں کی قسمیں ہوں گی جن کو ماننے سے لوگوں نے انکار کیا ہے یا ان کے فائدے سے بے خبر ہونے کی وجہ سے ان کو حقیر سمجھا ہے یا اس میں جو درس عبرت تھا اسے بھلا دیا ہے۔ یا اس کے پیدا کرنے میں جو حکمت تھی اس کو دیکھنے سے آنکھیں بند کرلی ہیں۔ یا عقل و قیاس سے کام لے کر اس کے متعلق ایسا اعتقاد قائم کر لیا ہے جو درست نہیں لہٰذا ان قرآنی قسموں کا منشاء یہ ہے کہ یا تو ان چیزوں کو برحق ثابت کیا جائے جن سے لوگوں نے انکار کیا ہے یا جن چیزوں کو وہ نگاہ حقارت سے دیکھتے ہیں۔ ان کی عظمت و شان کو واضح کیا جائے یا عقل و شعور نے جن چیزوں کو پس پشت ڈال رکھا ہے ان کے متعلق ان کو تنبیہہ کی جائے تو قرآن کریم میں جتنی قسمیں ہوں گی وہ انہی اقسام کے ماتحت آئیں گی۔

Marfat.com

النازعات، والناشطات کے تعین میں بحث سے اقوال ہیں۔ بعض لوگ ان سے فرشتے مراد لیتے ہیں اور بعض کواکب بہر حال یہاں ان کی بعض صفات کو بیان کرنے کے بعد ان کی قسم کھا کر حضرت موسیٰ اور فرعون کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ جس میں یہ نصیحت ہے کہ اے لوگو! جس طرح تم ان کواکب کو معمولی چیز سمجھتے ہو اور کوئی اہمیت نہیں دیتے اسی معاملے میں بڑی بے پرواہی دکھاتے ہو۔ مثلاً" ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی طرف بھیجا اور اس سے کہا کہ وہ آخرت سے ڈرے اور شرک و کفر اور ظلم و عصیاں سے باز آئے مگر اس نے اس پیغام کو معمولی سمجھا نتیجہ یہ ہوا کہ فرعون اپنے لاؤ لشکر سمیت غرق دریا ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پوری پوری کامیابی حاصل ہوئی۔ اس وقت ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم کو وہی تعلیم دے رہے ہیں اور تم اسی طرح سرکشی کر رہے ہو۔ کہیں تمہارا بھی وہی حال نہ ہو؟ اس میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے تسلی ہے اور منکرینِ حق کے لئے تنبیہہ۔

ترجمہ آیات ۲۷-۴۶:- کیا تمہارا بنانا مشکل ہے یا آسمان کا جسے اس نے بنایا۔ اس کی بلندی کو بڑھایا پھر اس کو ہموار کیا اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور اس کی روشنی نکالی اور اس کے بعد زمین کو صاف بچھا دیا اسی میں اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو اس میں قائم کیا۔ یہ تمام چیزیں تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ہیں۔ پس جس وقت وہ بڑی آفت آئے گی جس دن یاد کرے گا آدمی جو کچھ اس نے کیا ہو گا اور ہر اس شخص کے لئے جو دیکھتا ہو گا دوزخ ظاہر کر دی جائے گی سو جس نے سرکشی کی ہو گی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ہو گی تو دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہے اور جو شخص اپنے رب کے سامنے (جوابدہی کے لئے) کھڑا ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکتا رہا تو جنت اس کا ٹھکانا ہو گا۔ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہ اس کا وقت کون سا ٹھہرا ہے۔ آپ کو اس کے ذکر سے کیا کام۔ آپ کے رب ہی کی طرف ہے اس کی انتہا۔ آپ تو اس شخص کو ڈرانے والے ہیں جو اس (دن) سے ڈرے اور بس۔ جس دن وہ اس کو دیکھیں گے تو ایسا معلوم ہو گا کہ وہ دنیا میں نہیں رہے مگر ایک شام یا ایک صبح۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بعض اشیاء کا ذکر کیا ہے اور مقصود یہ بتایا ہے کہ ہم نے یہ چیزیں اس لئے بنائی ہیں کہ انسان اور حیوان ان سے فائدہ اٹھائیں اور پھر یہ

Marfat.com

دریافت کیا کہ جو اللہ ان چیزوں کا بنانے والا اور تمہیں پیدا کرنے والا ہے کیا وہ تمہیں دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا اور کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں یونہی بیکار چھوڑ دے۔

اس چیز کو ظاہر کرنے کے بعد کہ خدا مردوں کو زندہ کرنے پر اسی طرح قادر ہے جس طرح دیگر اشیائے عالم کے اول مرتبہ پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے اللہ جل شانہ اس وحی کی تصدیق فرماتا ہے۔ جو اس نے اپنے نبی کی طرف بھیجی ہے اور ارشاد کیا ہے کہ اس دن سے جب تمام مخلوق خدا کے روبرو حاضر ہوگی بچاؤ ممکن نہیں۔ سو جب وہ بڑا عظیم الشان ہنگامہ برپا ہوگا کہ اس سے بڑا کوئی ہنگامہ ہے ہی نہیں۔ جب لوگوں کے سامنے ان کے اعمال نامے پیش کئے جائیں گے تو اس وقت انسان کو اپنی کوششوں اور اپنے عملوں کے نتائج خود بخود نظر آ جائیں گے۔ پس سرکش اور ظالم لوگ دوزخ کی نذر ہوں گے اور نیک اور متقی لوگ جنت میں جائیں گے۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اس بات سے روکا گیا ہے کہ وہ لوگوں کے یہ سوال کرنے پر کہ قیامت کب آئے گی۔ متفکر نہ ہوا کریں جب لوگ پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی تو آپ تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ قیامت کا ایک وقت مقرر ہے مگر اس کا علم مصلحتاً لوگوں کو بتایا نہیں جا سکتا۔ پس آپ کا کام تو صرف اس قدر ہے کہ اس کی شدت اور خوف سے مطلع کر دیں اور بس۔

(۸۲) سورۃ الانفطار (۸۲)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں انیس آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرت کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ:- جب آسمان پھٹ جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب دریا چیرے جائیں اور جب قبریں اکھاڑی جائیں (اس وقت) ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہے اور جو کچھ پیچھے چھوڑا ہے۔ اے انسان! تجھے اپنے رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا وہ رب کہ جس نے تجھے پیدا کیا پھر تیرے جوڑ درست کئے پھر تجھے

Marfat.com

برابر بنایا اور جس صورت میں چاہا تیرے اعضا کو ترکیب دی۔ ہرگز نہیں بلکہ تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو حالانکہ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ (یعنی) معزز لکھنے والے جو کام تم کرتے ہو ان کو معلوم (ہو جاتا) ہے بیشک نیک کام کرنے والے ضرور نعمتوں والی جنت میں ہوں گے اور برے کام کرنے والے ضرور دوزخ میں ہوں گے۔ جس میں جزا کے دن وہ داخل ہوں گے اور اس سے غائب نہیں ہونے پائیں گے اور آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا چیز ہے۔ پھر آپ کو کیا خبر کہ روز جزا کیا چیز ہے۔ یہ وہ دن ہوگا جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے لئے کوئی اختیار نہ رکھے گا اور اس دن حکومت صرف اللہ ہی کی ہوگی۔

شرح:- اس سورت میں پھر روز آخرت کا تذکرہ فرمایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ نظام ارضی و سماوی کس طرح درہم برہم ہو جائے گا اور کس طرح آخرت میں ہر شخص کو نفسا نفسی پڑ جائے گی۔ فرمایا اے انسان تیرے رب نے تجھے کس عمدہ طریقے اور احسن تقویم پر بنایا ہے اور کیسی خوب صورت شکل دی ہے مگر تو ہے کہ اپنے رب کریم کو بھلائے بیٹھا ہے روز جزا و سزا کو جھٹلا رہا ہے جس کی وجہ سے تو اکثر افعال بد کا مرتکب ہوتا ہے اور تیرے ان افعال کو ہمارے فرشتے جو محض اس کام کے لئے مقرر کئے گئے ہیں لکھتے رہتے ہیں ان کے علم سے کوئی بات جو تم کرتے ہو باہر نہیں ہوتی۔ اس کا نتیجہ جو پیش آنے والا ہے یہ ہوگا کہ نیک آدمی جنت میں جائیں گے اور بدکار دوزخ میں جو بھڑکتی ہوئی آگ ہے داخل کئے جائیں گے۔ یہ سب کچھ قیامت کے دن وقوع پذیر ہوگا اور ہم سے پوچھو تو وہ دن ان سے بہت قریب ہے کچھ دور نہیں۔ مگر یہ لوگ اس روز جزا و سزا کی سختی اور کیفیت سے محض نا آشنا ہیں۔ اور اے پیغمبر! آپ کو بھی کیا معلوم کہ وہ دن کیسا سخت ہوگا۔ سنو اس دن کوئی متنفس کسی متنفس کے کام نہ آسکے گا۔ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہوگی اور اس دن صرف اللہ ہی کی حکومت ہوگی۔ کسی کے ہاتھ میں کوئی اختیار حقیقی ہو یا مجازی باقی نہ رہے گا۔ پس جو کوئی جس بدلہ کا مستحق ہوگا وہی اس کو دیا جائے گا۔

(۸۳) سورة الانشقاق (۸۴)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں پچیس آیات مبارکہ اور ایک

Marfat.com

رکوع ہے جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ:- جب آسمان پھٹ جائے اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے اور اس کا فرض ہے بھی یہی اور جب زمین تان دی جائے اور جو کچھ اس میں ہے اسے نکال ڈالے اور خالی ہو جائے۔ اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے اور اس کا فرض ہے بھی یہی۔ اے انسان! تجھے تکلیفیں سہہ سہہ کر اپنے رب کے پاس پہنچنا اور پھر اس سے ملنا ہے سو جس کسی کا اعمالنامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا اور وہ خوشی خوشی اپنے اہل و عیال کے پاس لوٹ کر جائے گا مگر وہ شخص جس کو کتاب اس کے پس پشت سے دی جائے گی وہ فوراً" موت کو پکارنے لگے گا اور جہنم واصل ہو گا۔ بلاشبہ وہ (دنیا میں) اپنے گھر والوں کے ساتھ مزے سے رہا۔ اس نے سمجھ رکھا تھا کہ وہ پھر کر (اپنے رب کے پاس) نہ جائے گا۔ کیوں نہیں اس کا رب اس کو دیکھتا تھا سو قسم ہے شام کی سرخی کی اور رات کی اور جن چیزوں کو وہ ڈھانک لیتی ہے ان کی اور چاند کی جب پورا ہو جائے کہ تم (منازل ہستی کو) درجہ بدرجہ طے کرو گے پھر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے بلکہ یہ کافر جھٹلاتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا بھرا ہے۔ سو ان کو دردناک عذاب کی بشارت دیدیجئے مگر (ہاں) جو ایمان لائے اور نیک عمل کر گئے ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔

شرح:- اس سورت میں بھی قیامت کا ایک پہلو دکھایا گیا ہے۔ مضمون وہی ہے جو سورہ انفطار میں گزر چکا ہے مگر یہاں نیا رنگ اور نیا پیرایہ ہے۔ انشقاق آسمان سے مراد اس کے نظام کا بگڑ جانا اور اس کی ترکیب کا اس وقت درہم برہم ہو جانا ہے جب اللہ تعالیٰ اس عالم کون و فساد کو جس میں ہم رہتے ہیں تباہ کرنا چاہے گا اور وہ اس طرح ہو گا کہ ایک ستارہ چلتا چلتا دوسرے کے پاس پہنچ جائے گا اور دونوں ایک دوسرے کو اپنی طرف کھینچیں گے جس سے دونوں میں باہمی تصادم ہو گا اور نظام شمسی بگڑ کر رہ جائے گا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جب نظام شمسی و سماوی درہم برہم ہو جائے گا اور زمین کے نشیب و فراز سب برابر ہو جائیں گے تو انسان اپنے رب کے روبرو پیش ہو گا اور جو کچھ کرتا

Marfat.com

رہا ہے اس کا پورا پورا حساب کیا جائے گا۔

کُدح کہتے ہیں انسان کے عمل کو خواہ نیک ہو خواہ بد لہٰذا اس آیت کا مفہوم یہ ہوا کہ اے انسان جو دن رات برے کام کے کرنے میں مشغول ہے لوگوں پر ظلم و ستم اور جور و جفا روا رکھتا ہے اپنے خدا سے غافل رہتا ہے۔ موت کو بھولا ہوا ہے مت خیال کر کہ تجھے یہاں ہمیشہ ہی رہنا ہے اور یہ کہ خواہ تو خلقت کو تنگ کرے خواہ لوگوں کی حق تلفی کرے خواہ اپنے زور و قوت پر نازاں رہے۔ تجھے کوئی پوچھنے والا نہیں ایسا نہیں تیرا ہر قدم خواہ نیکی کی طرف اٹھے یا برائی کی طرف بڑھے تجھے معلوم ہو یا نہ ہو وہ تجھے تیری اجل سے قریب تر کرتا جاتا ہے۔ تیری تمام جدوجہد اور سعی و کوشش تیرے قویٰ میں ضعف کا ایک اثر چھوڑ دیتی ہے اور پے در پے یہ ضعف بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ ضعف موت پر جا کر منتہی ہو گا۔ جس سے کسی کو مفر نہیں۔ موت روح سے غفلت کا پردہ اٹھا دیتی ہے اور وہ انسان کی ان باتوں کو سمجھنے لگتا ہے جن سے پہلے انکار کیا کرتا تھا۔ اس دن ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا کرتا رہا ہے۔ نیک عمل یا بد فرمایا نیک عمل کرنے والوں کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور برے کام کرنے والوں کا بائیں ہاتھ میں۔ جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا وہ خوش خوش اپنے لوگوں میں جائیں گے اور بائیں ہاتھ والے موت کو پکاریں گے اور تمنا کریں گے کہ وہ ہلاک ہی ہو جائیں تو بہتر یہ عذاب تو ہم سے نہ سہا جائے گا۔

آخر میں ارشاد ہوتا ہے چاہئے کہ انسان تکذیب حق سے باز رہے۔ عذاب دردناک سے بچنے کی کوشش کرے اور وہ صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ ایمان لائے اور نیک عمل کرے۔

(۳۰) سورۃ الروم (۸۴)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیت ۱۷ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ساٹھ آیات مبارکہ اور چھ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت اقدس میں پیش کیا جاتا ہے:۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۲-۱۰:- رومی مغلوب ہو گئے۔ قریب کی سرزمین میں (یعنی شام میں) اور وہ اپنے مغلوب ہونے کے بعد پھر جلدی ہی غالب آ جائیں گے۔ چند ہی سال میں۔ پہلے بھی اختیار اللہ ہی کو تھا اور اب بھی اسی کو ہے اور اس دن (جبکہ رومی غالب آئیں گے) مسلمان اللہ کی امداد پر خوش ہو جائیں گے۔ وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے اور وہ زبردست اور رحم والا ہے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ یہ دنیاوی زندگی کے ظاہر ہی کو جانتے ہیں اور آخرت کی طرف سے یکسر غافل ہیں کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا کہ اللہ نے آسمان کو اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے مصلحت ہی سے پیدا کیا ہے۔ اور ایک وقت مقرر تک کے لئے اور بہت سے لوگ اپنے پروردگار سے ملنے کے قائل ہی نہیں کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں (چلتے پھرتے) تو دیکھتے کہ جو لوگ پہلے ہو چکے ہیں ان کا کیسا انجام ہوا وہ لوگ جو ان سے زور و قوت میں کہیں بڑھ کر تھے اور انہوں نے زمینیں بھی جوتیں اور جس قدر انہوں نے زمین کو آباد کیا ہے اس سے کہیں زیادہ انہوں نے آباد کیا تھا اور ان کے پاس بھی ان کے رسول معجزے لے کر آئے تھے (مگر انہوں نے نہ مانا) خدا ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم ہوتا۔ لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم در ظلم کرتے رہے۔ پھر جن لوگوں نے برا کام کیا ان کا انجام بھی برا ہوا۔ کیونکہ انہوں نے خدا کی آیتوں کو جھٹلایا اور ان کی ہنسی اڑاتے تھے۔

شرح:- سورۃ عنکبوت میں اہل کتاب کو مشرکین پر ترجیح دی تھی اور ارشاد ہوا تھا کہ اہل کتاب سے جھگڑا نہ کرو۔ مگر نرمی سے انہیں کہو کہ جو کچھ تمہارے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوا تھا۔ ہم اس کو مانتے ہیں اور ہمارا اور تمہارا ایک ہی خدا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ مشرکوں کی نسبت مسلمان اہل کتاب کو قریب تر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ سورہ عنکبوت کے نزول کے بعد مشرکوں کو اہل کتاب سے بھی ایک گونہ نفرت ہو گئی ہے۔ اب ان کے پاس آنا جانا بھی چھوڑ دیا۔ اس عرصہ میں شاہ ایران اور شاہ روم کی لڑائی ہو گئی۔ شاہ ایران آتش پرست ہونے کی وجہ سے مشرک خیال کیا جاتا تھا اور شاہ روم عیسائی یعنی اہل کتاب۔ اتفاقاً" رومیوں کو شکست ہوئی۔ حالانکہ وہ ہمیشہ ایرانیوں کو پچھاڑتے چلے آئے تھے۔ اس پر مشرکین عرب بغلیں بجانے لگے اور کہنے لگے کہ مسلمانو! جو حال تمہارے اہل

Marfat.com

کتاب کا ہوا ہے وہی تمہارا ہوگا۔ اس پر یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جس میں شاہ روم کے پھر غالب ہونے کی اور نیز مسلمانوں کو فتح ہونے کی بشارت ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ گو رومی اب دب گئے ہیں مگر مغلوب ہونے کے بعد پھر غالب آئیں گے اور اس کے بعد پھر مغلوب ہوں گے۔ چنانچہ دونوں باتیں وقوع میں آئیں۔ رومی ایرانیوں پر فتح بدر کے روز غالب آئے۔ پھر چند برس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانے میں مغلوب ہو گئے۔ ان آیات کریمہ میں ایک طرف تو مسلمانوں کو فتح مند ہونے کی خوشخبری ہے اور دوسری طرف اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ جہاں حق اور باطل اسلام اور کفر کا مقابلہ ہو۔ وہاں ظاہری سامان کو دیکھنا غلطی ہے۔ کیونکہ حق باطل پر اور اسلام کفر پر ضرور غالب آکر رہے گا۔ خواہ مخالفین تمام دنیا کی طاقتوں کو جمع کر کے لے آئیں چنانچہ جن دنوں ان آیات شریفہ کا نزول ہوا۔ اسلام اور مسلمانوں کے فتح مند ہونے کا کسی کو امکان نظر نہ آتا تھا مگر اس کے سولہ ہی سال بعد مسلمانوں نے رومیوں کو شکست فاش دی اور ہمیشہ کے لئے ان کی طاقت کو توڑ کر رکھ دیا۔ پھر ایرانیوں کو بھی جو سرزمین خدا پر حکومت کرنے کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے تھے پچھاڑا اور ایسا پچھاڑا کہ وہ پھر میدان میں نہ آسکے۔ یہ باتیں قرآن پاک کے منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیلیں ہیں۔ اور ممکن نہیں کہ کوئی شخص اس سے انکار کر سکے۔ مگر افسوس کہ وہ مسلمان جسے حکم دیا گیا تھا کہ وہ قوت ایمانی سے مسلح ہو کر اور اسباب ظاہری سے بے نیاز ہو کر تبلیغ حق کے لئے سردھڑ کی بازی لگائے۔ آج اسباب مادی پر انحصار کرنے لگ گیا ہے کہ جب تک دشمن کے مقابلے کے لئے اس کے پاس ویسی ہی طاقت و قوت نہ ہو وہ اس کا مقابلہ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کا مترادف سمجھتا ہے۔ فرمایا تم اپنے آپ میں غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ ہم نے تمہیں کس طرح بنایا اور تمہارے اندر کیا کیا طاقتیں مضمر کر رکھی ہیں اور پھر جو خدا بغیر کسی مدد کے تمہیں زمین کو آسمان اور تمام کائنات کو پیدا کر سکتا اور ایک مدت معین تک پھر بے نام و نشان کر سکتا ہے کیا وہ اتنا نہیں کر سکتا کہ تم بے سرو سامان مگر صاحب ایمان و عمل لوگوں کو تمہارے مقاصد عالیہ میں کامیاب کرے۔

ترجمہ آیات ۱۱-۱۹:- اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اس کو دوبارہ

Marfat.com

پیدا کرے گا پھر اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔ جس دن قیامت برپا ہو گی گنہگار نا امید ہو کر رہ جائیں گے۔ اور ان کے (خود ساختہ) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی نہ ہو گا اور وہ اپنے (خود ساختہ) شریکوں کو تسلیم بھی نہیں کریں گے۔ اور جس دن قیامت برپا ہو گی اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ سو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے وہ تو (بہشت کے) باغوں میں خوش خوش رہیں گے۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور آخرت کے پیش آنے کی تکذیب کی وہ عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ تو تم اللہ کی تسبیح کرو جب شام ہو اور جس وقت صبح ہو اور آسمانوں میں اور زمین میں اس کی ستائش ہے اور اس کی تسبیح کرو تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو۔ وہ جاندار کو بے جان سے (پیدا کر کے) نکالتا ہے اور بے جان کو جاندار سے (پیدا کر کے) باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ اور خشک ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے اور تم بھی اسی طرح (مرنے کے بعد زمین سے) نکالے جاؤ گے۔

شرح:- یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جس طرح تمام کائنات عالم کو اول مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اسی طرح اس کو فنا کر کے دوبارہ پیدا کرے گا اور ہر شخص سے اس کے اعمال کا حساب لے گا۔ اس دن وہ لوگ جو مجرم قرار پائیں گے وہ خدا کی تمام رحمتوں سے نا امید ہو جائیں گے۔ اور انہیں پتہ چل جائے گا کہ یہاں تو صرف اسی کو انعام ملے گا جس نے دنیا میں دین خدا کی مخالفت نہیں کی اور اس کی اشاعت و تبلیغ میں سرگرمی دکھائی ہے۔ مگر منکروں، مشرکوں اور کافروں کو نہ کوئی مدد دے گا نہ وہ عذاب خداوندی سے بچ سکیں گے۔ گو دنیا میں بھی انسان اتفاق و اتحاد اور اطمینان و سکون کی زندگی بسر نہیں کرتا۔ مگر پھر بھی وہ اپنی موجودہ حالت کا موازنہ اس حالت سے کرے جو قیامت کے دن ہو گی تو اسے معلوم ہو گا کہ وہ اتنا خطرناک دن ہے کہ اس دن بچہ ماں سے بیٹا باپ سے بھائی بھائی سے، دوست دوست سے الگ ہو جائے گا۔ ہر شخص اپنی پریشانی میں مبتلا ہو گا اسے دوسرے کی خبر تک نہ ہو گی۔ مگر حساب ہو جانے کے بعد جن کا نتیجہ امتحان اچھا نکلے گا وہ تو دل کا سکون پائیں گے اور جن کا نتیجہ برا نکلے گا ان کو نافرمانی کی پاداش میں عذاب الٰہی بھگتنا ہو گا۔ مگر سنو! اس کو تمہاری بندگی اور طاعت کی کچھ ضرورت نہیں۔ وہ جو کچھ فرماتا ہے تمہارے بھلے کو اور اس کی تسبیح و تقدیس تو صبح و شام مخلوقات کا ذرہ ذرہ کرتا رہتا ہے اسے

Marfat.com

نہ کسی کی عبادت کی ضرورت ہے نہ کسی کی نافرمانی کا خدشہ۔ وہ بے نیاز ہے مگر سب کا داتا ہے۔ اس کی قوت کے یہ کرشمہ ہیں کہ وہ بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور جانداروں سے بے جانوں کو اور مردہ زمین کو جس میں گھاس پھوس تک نہ ہو سکے باران رحمت سے زندہ کرکے سرسبز و شاداب کر دیتا ہے۔ فرمایا تمہارا خدا جس کے یہ اوصاف ہیں تم کو بھی اسی طرح ایک دن زمین تلے سے نکال کھڑا کرے گا۔

ترجمہ آیات ۲۰ - ۲۷:- اور اس کے نشانات میں سے ہے کہ تم سب کو مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم انسان ہو کہ روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہو۔ بہت نشانات میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہیں میں سے تمہاری عورتیں پیدا کیں تاکہ تم ان کے ہاں آرام محسوس کرو۔ اور تمہارے درمیان دوستی اور ہمدردی استوار کی اس میں بھی ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور و فکر کرتے ہیں اور اس کے نشانات میں سے آسمانوں کا اور زمین کا بنانا ہے۔ اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا ہے بیشک ان باتوں میں علم رکھنے والے لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور اس کے نشانات میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا اور اس کے فضل سے روزی تلاش کرنا ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو (حق بات کو) سنتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں میں سے (ایک یہ بھی) ہے کہ تم کو ڈرانے اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے۔ پھر زمین کو اس سے مردہ ہو جانے کے بعد زندہ اور شاداب کر دیتا ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں و راس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں پھر جب تم کو پکار کر زمین سے نکلنے کو کہے گا تو تم فوراً نکل کھڑے ہو گے اور جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اسی کے غلام ہیں۔ سب (جاندار) اس کے فرمانبردار ہیں اور وہی تو ہے جو اول بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور اس کیلئے بہت آسان ہے اور آسمانوں میں اور زمین میں اس کی شان سب سے بالاتر ہے اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے چند دلائل دیئے ہیں اور ایسے نشانات بتلائے ہیں جن کی مدد سے انسان فوراً اپنے خدا کو پہچان لیتا ہے۔ فرمایا دیکھو تم مٹی سی حقیر چیز سے پیدا کئے جاتے ہو اور پھر ایک عظیم الشان بشر بن کر دنیا میں چلنے پھرنے

لگتے ہو۔ یہ کس کا کرشمہ ہے۔ پھر دیکھو کہ تمہاری پیدائش کا یہ سلسلہ قائم کیا ہے کہ تم ایک دوسرے سے پیدا ہوتے ہو۔ اس طرح تمہیں جوڑے جوڑے بنا دیا ہے اور ایک دوسرے کے دل میں محبت ڈال دی ہے۔ یہ ہماری حکمت کا کوئی چھوٹا سا کرشمہ نہیں مگر لوگ اس پر تدبر نہیں کرتے۔ ایسے ہی تیسری دلیل یہ ہے کہ خدا ہی نے اس نیلگوں آسمان کو اور رنگا رنگ زمین کو پیدا کیا ہے۔ اس نے تمہیں ایک ہی چیز سے پیدا کر کے مختلف الجبال' مختلف الاشکال' مختلف اللسان اور مختلف الالوان بنا دیا ہے۔ دیکھو یہ اس کی قدرت کی کتنی بڑی نشانی ہے۔ مگر جب تک انسان غور و فکر سے کام نہ لے وہ ان چیزوں کے رازہائے پنہاں سے واقف نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح غور کرو کہ اس کی کتنی بڑی نعمت ہے کہ تم دن یا رات کو جب سونا چاہو سو سکتے ہو اور جب سامان معیشت کی تلاش میں کام کرنا چاہو کر سکتے ہو۔ اگر وہ تمہاری آنکھوں میں نیند کو نہ رکھ دیتا تو تمہارے لئے زندگی محال ہو جاتی اور تم کوئی بھی کام نہ کر سکتے۔ یہ بھی ایک بڑی عظیم الشان دلیل ہے جو اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ مگر اس کا فائدہ صرف ان لوگوں کو پہنچ سکتا ہے جو حق کی آواز پر کان دھریں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ خدا کی قدرت کے کیا کیا نشان پوچھتے ہو۔ دیکھو اسی کے حکم سے بادل گرجتے ہیں۔ جن سے کبھی تو تم ڈرتے ہو کہ کہیں بجلی ہم پر نہ پڑ جائے اور کبھی خوش ہوتے ہو کہ شاید مینہ برس جائے۔ پھر وہی خدا بادلوں سے مینہ برساتا ہے اور اس خشک اور بے جان زمین میں سے طرح طرح کی جڑی بوٹیاں اور رنگ رنگ کی روئیدگیاں اگاتا ہے۔ یہ بات بھی عقل سے سمجھنے کی ہے اگر سمجھنے کی کوشش کرو تو کئی رازہائے پنہاں تم پر آشکارا ہوں۔ سنو جس طرح اس خدائے برحق نے زمین اور آسمانوں کو اپنے حکم سے قائم کر رکھا ہے اسی طرح جب وہ چاہے گا اور تمہیں پکارے گا تو تم قبروں سے نکل نکل کر اس کے حضور میں جمع ہو جاؤ گے۔ دیکھو تمام کائنات اسی کی پیدا کردہ اور اسی کے زیر حکم ہے اس نے اس کائنات کو اول مرتبہ پیدا کیا۔ وہی اس کی موت پر قادر ہے اور اس کے بعد پھر وہی پیدا کر کے دنیاوی زندگی کا حساب طلب کرے گا۔ گویہ کاروائی تمہاری نظروں میں محال دکھائی دے۔ مگر خدا کے لئے سب کچھ آسان ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہر شے کی حکمت جانتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۸-۴۰:- اس نے تمہارے لئے (توحید کی) ایک مثال تمہیں میں سے بیان کی ہے کہ کیا جن (غلاموں کے) تم مالک ہو ان میں سے کوئی بھی ہے جو اس روزی میں جو ہم نے تم کو دے رکھی ہے تمہارا برابر کا شریک ہو؟ (کہ) تم ان کی ایسی ہی پرواہ کرتے ہو جیسی اپنوں کی پرواہ کرتے ہو اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے اپنے کلام کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔ بلکہ جو لوگ ظالم ہیں بے سوچے سمجھے اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں سو جس کو اللہ گمراہ کر دے اسے کون ہدایت سے بہرہ مند کر سکتا ہے اور ایسے لوگوں کا کوئی مددگار نہیں۔ تو آپ یکسو ہو کر اپنا رخ اس دین کی طرف رکھئے۔ وہی انداز ساخت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی اس بنائی ہوئی چیز میں تبدیلی نہ کرو یہ درست درست دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (لوگو!) اس کی طرف رجوع کرو اور اس سے ڈرو اور نماز پڑھو اور مشرکوں میں شامل نہ ہونا۔ جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے ہو گئے (اور) ہر فرقہ اپنے مزعومات پر نازاں ہے اور جب لوگوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع ہو کر اسکو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ اپنی رحمت کا مزہ ان کو چکھاتا ہے تو ان میں بعض لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے وہ اس کی ناشکری کریں سو تم فائدے حاصل کئے جاؤ عنقریب تمہیں (انجام) معلوم ہو جائے گا کیا ہم نے ان لوگوں پر کوئی دلیل اتاری ہے کہ وہ ان کو شرک کرنے کو کہہ رہے ہیں اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اسے پا کر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر ان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور وہ بھی اپنی شامت اعمال سے تو وہ فوراً" مایوس ہو جاتے ہیں کیا انہوں نے تمہیں کہا کہ اللہ جس کے لئے چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور (جس کسی کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔ سو تم اپنے رشتہ داروں کا مسکینوں کا اور مسافروں کا حق ادا کرتے رہو یہ بات ان لوگوں کے لئے بہت بہتر ہے جو خدا کی خوشنودی کے طالب ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور تم لوگ جو (رقم) سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں مل کر افزائش ہو تو خدا کے نزدیک اس میں کوئی افزائش نہیں ہوتی۔ جو تم زکوۃ دیتے ہو اللہ کی رضاجوئی کے لئے (تو وہ برکت و افزائش ہے) جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہی اپنے اجر کو (خدا کے ہاں)

Marfat.com

بڑھانے والے ہیں۔ (لوگو!) اللہ وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا تمہیں، روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر (دوبارہ) زندہ کرے گا کیا جن کو تم خدا کا شریک ٹھہراتے ہو ان میں سے بھی کوئی ہے جو ان (کاموں) میں سے کوئی کام کر سکے (سنو) وہ پاک ہے اور ان کے شرک سے پاک ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں خدا تعالیٰ کے خالق و رازق ہونے پر دلائل دیئے ہیں۔ اس رکوع میں ایک مثال کے ذریعے شرک کی برائی کی ہے۔ فرمایا کہ بھلا تم اپنے غلاموں میں سے کسی کو اپنے برابر ہونا پسند کرتے ہو؟ کیا تم اس بات کو گوارا کرتے ہو کہ تم ان سے ایسا ڈرنے لگو جیسا اپنے شرکائے کار سے ڈرا کرتے ہو کہ ایک دوسرے کو پوچھے بغیر کوئی کام نہیں کرتا۔ پھر غور کرو کہ جب غلام کو کہ جو تمہارا بنایا ہوا نہیں وہ بھی اللہ کا بندہ ہے تم اپنے مال میں کہ جو تم کو اللہ ہی نے دیا ہے شریک اور مساوی درجہ دیکھنا پسند نہیں کرتے تو پھر خدا تعالیٰ کو کب پسند ہوگا کہ تم اس کی مخلوق کو اس کا شریک بناؤ۔ فرمایا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے اپنے کلام کو مثالوں کے ذریعے ایسا آسان اور عام فہم کر دیا ہے کہ ہر شخص اسے سمجھ سکتا ہے۔ مگر لوگ پھر بھی سوچ سمجھ سے کام نہیں لیتے فرماتا ہے کہ یہ تمام باتیں جو تم کو بتائی جا چکی ہیں صرف ان لوگوں کو راہ ہدایت پر لا سکتی ہیں جو عقل و ہوش اور علم یقین کی دولتوں سے مالا مال ہوں۔ مگر جن لوگوں کی طبیعت میں ظلم و ناانصافی اور افراط و تفریط کا روگ ہے اور جو گمراہی کے گڑھوں میں گر چکے ہیں ان کو اس سے فائدہ نہیں ہوگا۔ فرمایا اے پیغمبر اسلام! اور اے مسلمانو! خدا کی صحیح عبادت یہ ہے کہ تم اپنی تمام خواہشات اور آرزوؤں کو خدا کی مرضی اور اس کے حکم کے تابع بنا لو اور کسی امر میں اس کی مخالفت نہ کرو۔ فرمایا فطرت الٰہی پر قائم ہو جاؤ وہ فطرت جس پر اس نے بنی آدم کو بنایا ہے اور وہ دراصل انسان کی وہ حالت ہے کہ جس پر قائم رہنا انسان کا کمال ہے لیکن کبھی توہمات باطلہ اور رسم و عادات' فطرت سے باز رکھ کر اس کو ناموزون حالت پر ڈال دیتی ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو بھیجتا ہے اور وہ آ کر جتاتے ہیں کہ فلاں فلاں آدمی فطرت کے مطابق نہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت ہی پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ کہیں اس کو یہودی بنا لیتے ہیں کہیں نصرانی کہیں مجوسی جیسا کہ

Marfat.com

حیوانات میں جو بچہ پیدا ہوتا ہے تو بے عیب ہوتا ہے کسی کا کان کٹا ہوا نہیں ہوتا۔ بعد میں لوگ اس کے کان کاٹ ڈالتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح حیوانات کے بچے اپنے اصلی حالت اور صورت پر پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح انسان کا ہر ایک بچہ اخلاق' عادات اور خیالات میں بھی اپنی اصلی حالت اور صورت پر پیدا ہوتا ہے اگر اس پر کوئی بیرون اثر نہ پڑے تو وہ جوان ہو کر بھی اسی حالت پر رہے۔ اللہ کو وحدہ لاشریک جانے اپنے خالق و محسن کی تابعداری کرے۔ اس کے بعد انسانی جذبات میں فطرت الٰہیہ کے ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ فرمایا کہ جب انسان پر کوئی سخت مصیبت آپڑتی ہے تو کمال اخلاص سے اپنے رب کو پکارنے لگتا ہے۔ پھر جب وہ ان کی مصیبت کو ٹال دیتا ہے اور اپنی رحمت کا تھوڑا بہت مزہ چکھاتا ہے۔ تو کچھ لوگ ان سے بتوں اور دیگر غیر از خدا ہستیوں کو بھی پکارتے اور استمداد طلب کرنے لگتے ہیں۔ ان کا یہ کام خدا تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ سو ارشاد ہوتا ہے کہ اے ناشکرگذار لوگو! تم سمجھتے ہو کہ تم اب بالکل امن و امان میں ہو اور تمہیں کوئی ضعف نہیں پہنچ سکتا۔ سو چند روز تک دنیا کا مزہ اٹھالو پھر مرنے کے بعد تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تم کس قدر غلط کار اور بے خبر تھے اس کے بعد ان لوگوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ تمہارے پاس اس عقیدہ کے جواز میں کیا ثبوت ہے کیا تمہارے خالق نے تمہیں کبھی حکم دیا تھا کہ خدا کے علاوہ اوروں کی پوجا بھی کرلیا کرو۔ اس کو چھوڑ کر دوسروں کے ساتھ بھی اپنی توقعات اور آرزوئیں وابستہ کرلیا کرو اگر اس قسم کی کوئی بات نہیں تو تمہیں کون کہتا ہے کہ خدا کے سامنے اس قدر غیر ذمہ دارانہ روش اختیار کرو۔ خدا تمہاری ایسی نافرمانیوں کو دیکھتا ہے پھر بھی تمہیں کوئی سزا نہیں دیتا بلکہ گاہ بگاہ اپنی رحمت سے تمہیں نوازتا ہے۔ مگر جب کبھی تمہارے گناہوں کی پاداش میں تمہیں سزا دیتا ہے تو تم مایوس ہو کر رہ جاتے ہو۔ غور کرو تو تمہیں معلوم ہو کہ اللہ ہی رزق فراخ کرتا ہے اور وہی تنگی دیتا ہے۔ کیا اس آسمان کے تلے اور اس زمین کے اوپر کوئی ہے جس کے ہاتھ میں رزق کی فراخی اور تنگی ہو۔ اگر نہیں تو پھر تم کیوں اوروں کو شریک خدا ٹھہراتے ہو۔ پس تمہیں چاہئے کہ فرمانبرداری اور نیکو کاری کی زندگی گزارو۔ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ اور ان کے حقوق کو ادا کرو۔ مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ ہمدردی کا ثبوت دو۔ کیونکہ وہ لوگ جو خدا کے رحم کی توقع رکھتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ وہ خود بھی دوسروں پر

Marfat.com

رحم کریں تاکہ وہ کامیابی و کامرانی حاصل کریں۔ سنو! تمہارا خدا وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا جو تمہیں روزی دیتا ہے پھر مار دیتا ہے اور اس کے بعد پھر زندہ کرتا ہے اب بتاؤ کہ تمہارے معبودوں میں سے کون ایسا ہے جس میں یہ اوصاف پائے جاتے ہیں۔ اگر کسی میں نہیں تو تم ان کو معبود کیوں بناتے ہو؟

ترجمہ آیات ۴۱ – ۵۳:- خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال (بد) کی وجہ سے فساد پھیل گیا ہے تاکہ خدا ان کو ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے۔ ممکن ہے وہ باز آ جائیں۔ کہہ دیجئے کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ ان لوگوں کا کیسا انجام ہوا جو پہلے ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر مشرک تھے۔ سو آپ دین قیم کی طرف رخ کئے رہئے اس سے پیشتر کہ وہ دن آ جائے جس کے واسطے پھر خدا کی طرف سے ہٹنا نہ ہوگا۔ سب لوگ اس دن جدا جدا ہو جائیں گے۔ جس نے انکار کیا تو اس کے انکار کا ضرر اسی کو ہے اور جس نے اچھے اعمال کئے تو ایسے لوگ اپنے ہی لئے سامان تیار کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل بھی اچھے کئے وہ ان کو اپنے فضل سے صلہ دے گا۔ بیشک وہ منکروں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ وہ تم کو خوشخبری دینے اور تمہیں اپنی رحمت کا (مزہ) چکھانے کے لئے ہوائیں بھیجتا ہے اور اس لئے بھی کہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اسکے فضل سے (روزی) تلاش کرو اور اس لئے کہ تم اس کا شکریہ ادا کرو اور ہم نے آپ سے پہلے رسول ان کی قوموں کی طرف بھیجے اور وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے سو ہم نے ان لوگوں کو سزا دی جنہوں نے جرم (و انکار) کا ارتکاب کیا اور ایمان لانے والوں کی مدد کرنا ہمارے لئے ضروری تھا۔ اللہ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے جو بادلوں کو ابھارتی ہیں۔ پھر ان کو آسمان میں پھیلا دیتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے یہاں تک کہ (اے مخاطب) تو دیکھتا ہے کہ بادلوں میں سے مینہ نکلا چلا آ رہا ہے۔ سو جب وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اسے پہنچا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگرچہ وہ بارش کے نازل ہونے سے پہلے بڑے مایوس تھے۔ سو اللہ کی رحمت کے آثار دیکھو کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک وہ (خدا) مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور اگر ہم اور ہوا بھیج دیں پھر یہ دیکھیں کہ کھیتی زرد ہو گئی ہے

Marfat.com

تو اس کے بعد یہ ناشکر گزاری کرنے لگیں۔ سو آپ نہ مردوں کو (اپنی بات) سنا سکتے ہیں اور نہ بہروں تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں اور نہ آپ اندھوں کو ضلالت سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں۔ آپ تو انہیں لوگوں کو سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے سو یہی فرمانبردار ہیں۔

شرح: گزشتہ رکوع میں توحید پرستی کے دلائل بیان کئے گئے تھے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ انسان خدا کی نافرمانی کر کے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مارتا ہے اور مصیبتوں میں گرفتار ہوتا ہے۔ فرمایا دنیا میں جس قدر فسادات برپا ہیں سب حضرت انسان کے اپنے گناہوں کا نتیجہ ہیں۔ اگر دو قوموں اور ملکوں میں خونریز جنگ لڑی جا رہی ہے۔ تو بغاوت و سرکشی اور خدا فراموشی کا نتیجہ ہے۔ اگر قحط' طاعون اور دیگر مہلک بیماریاں انسانوں کو ہلاک اور ملک کو ویران کر رہی ہیں تو یہ بھی انسان کی اخلاقی پستی اور بے حیائی و بے شرمی کی پاداش کے طور پر ہے علی ہذا القیاس اقوام و افراد کو جو تکلیفیں اس واسطے پہنچتی ہیں۔ کہ وہ غور و فکر کریں اور ناپسندیدہ افعال اور مذموم حرکات سے باز رہیں۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ دنیا میں چل پھر کر ان لوگوں کے حالات پر غور کرے جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور سبق سیکھے۔ تاکہ اس سے بداعتدالیاں واقع نہ ہوں۔ فرمایا اس وقت تک ظلم و ستم اور جور و تشدد کا خاتمہ دنیا میں نہیں ہوگا۔ جب تک انسان خدا کے دین پر عمل پیرا نہیں ہوتا فرمایا جو کوئی دین اور دین کی تعلیمات سے انکار کرے گا وہ خود اس کا نقصان اٹھائے گا۔ مگر جو شخص مان لے گا اور نیک بن کر زندگی گزارے گا وہ انعامات الٰہیہ سے سرفراز کیا جائے گا۔ تم دیکھو کہ دنیا میں تمہیں خوش رکھنے اور تمہاری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہم کس قدر سامان بہم پہنچاتے ہیں۔ ہوائیں چلائی جاتی ہیں جو تمہاری روح اور جسم و جان کو ترو تازگی بخشتی ہیں اور بارش برسا کر خشک اور مردہ زمین میں پھل پھول اور روئیدگیاں اگانے کا باعث اور تمہاری خوشی کا موجب بنتی ہیں۔ فرمایا اگر تم ان احسانات کو بھول جاؤ گے اور ہماری یاد سے غافل ہو کر ہمارے نیک بندوں اور رسولوں کو تنگ کرنے لگو گے۔ تو ہم تمہیں بتائے دیتے ہیں کہ ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ لہٰذا تمہیں ہمارے مقابلہ پر شکست کھا کر ذلیل و خوار ہونا پڑے گا۔ فرماتا ہے میری قدرت دیکھو کہ ہواؤں کو چلاتا ہوں وہ بادلوں کو اٹھاتی ہیں۔ بادل آسمان پر پھیل

جاتے ہیں اور گھنگھور گھٹائیں بن کر تمہارا دل خوش کرتے ہیں۔ پھر تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے ان سے مینہ برسنے لگتا ہے اور تم خوشی کے مارے پھولے نہیں سماتے اگرچہ تمہاری حالت مینہ برسنے سے پہلے ایسی ہوتی ہے کہ مارے مایوسی کے تمہاری جان نکلنے لگتی ہے پھر جب بارش ہو جاتی ہے تو کیا تم اللہ کی رحمت کے اثرات و نشانات کو نہیں دیکھتے؟ کیا ہر مردہ چیز زندہ فرحاں دکھائی نہیں دیتی؟ سنو یہ سب قدرتیں اسی خدائے یگانہ ہی کو ہیں۔ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ پس تم جھکو تو اسی کی چوکھٹ پر جھکو اور مانگو تو اسی سے مانگو۔ وہی سب کا قاضی الحاجات ہے اور وہی سب اسباب کا مالک ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے دل مردہ ہو چکے ہیں آپ ان کو اپنی بات نہیں سنا سکتے اور اسی طرح وہ بہرے لوگ جو صدائے حق سے پیٹھ پھیر کر بھاگیں ان کو بھی کوئی بات سنائی نہیں جا سکتی۔ نہ دل کے اندھوں کو سیدھی راہ پر چلایا جا سکتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کی بات وہی سنتے ہیں جن کے دل میں ایمان ہوتا ہے۔ یا وہ جن میں اس کلام کے سننے کی صلاحیت موجود ہو۔

ترجمہ آیات ۵۴-۶۰:- اللہ وہ ہے جس نے تم کو کمزور حالت میں پیدا کیا۔ پھر کمزوری کے بعد توانائی عطا کی۔ پھر توانائی کے بعد ضعف اور بڑھاپا دیا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور وہ بڑے علم اور قدرت والا ہے۔ اور جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ (دنیا میں) نہیں رہے۔ اسی طرح یہ لوگ (دنیا میں بھی) بہکے رہے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا ہے (وہ کہیں گے کہ) تم اللہ کی کتاب کی رو سے روز قیامت تک ٹھہرے ہو۔ سو یہ روز قیامت (ہی) ہے۔ مگر تم نہیں جانتے تھے۔ تو اس دن ظالموں کو اس کی معذرت خواہی کچھ فائدہ نہ دیگی اور نہ خدا کو خوش کرنے کا ان کو موقع ہی دیا جائے گا اور ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر طرح کا انداز بیان اختیار کیا ہے اور اگر آپ ان کے سامنے کوئی معجزہ پیش کریں منکر جو ہیں پھر بھی کہیں گے کہ آپ محض فریب کار ہیں۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر مہر کر دیتا ہے جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ سو آپ صبر کریں بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ جو یقین نہیں رکھتے۔ آپ کو بےکسار نہ بنا دیں۔

شرح:- اس رکوع میں انسان کی ناتوانی اور اس عالم بے ثباتی سے گذر کر خدا کے

حضور حاضر ہونے کا تذکرہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان ایک بے جان اور ضعیف سی چیز سے ابتداء" پیدا کیا جاتا ہے پھر اسے قوی و توانا بنایا جاتا ہے۔ پھر اس بلا کی طاقت و توانائی کے بعد جو پہاڑوں کو چیر کر رکھ دیتی ہے اور شیروں اور چیتوں کو غلامی کی زنجیر پہنا دیتی ہے۔ سفید بالوں والا بوڑھا اور ناتوان آدمی بنا کر رکھ دیا جاتا ہے جو کوئی بھی کام کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ فرمایا اے انسان! غور کر کہ جس خدائے قدیر میں اُن سب باتوں کی قدرت ہے تجھے کسی دم اس سے غافل نہیں رہنا چاہئے اور اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ لوگ جو مجرمانہ اور غافلانہ زندگی دنیا میں بسر کریں گے وہ حیات ثانی کے وقت خدا کے روبرو پشیمان ہوں گے اور کہیں گے کہ ہمیں تو دنیا میں مہلت ہی نہیں ملی ورنہ ضرور سوچ سمجھ کر نیک عمل کرتے اور آج نافرمانوں کی صف میں نہ ہوتے۔ اس اظہار پشیمانی سے ان کو قطعاً" کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس قرآن میں ہم نے ہر قسم کی مثال بیان کر دی ہے۔ مگر نہ ماننے والوں کا کیا علاج۔ ان کو خواہ کسی قسم کے دلائل و معجزات دکھاؤ۔ نشانات لاؤ۔ مگر وہ یہی کہے جاتے ہیں کہ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ ہم نہیں مانتے۔ فرمایا! یہ ان دلوں کی حالت ہوتی ہے جن پر مہر لگ چکی ہو اور وہ تمام طرف سے اندھے ہو چکے ہوں۔ سو آپ صبر کریں غم نہ کھائیں اور یقین رکھیں کہ اللہ کا وعدہ سچ ہے۔ اور وہ لوگ جو نہ حشر و نشر کو مانتے ہیں اور نہ دین الٰہی کے قائل ہیں وہ آپ کو رسوا نہ کر سکیں گے اور نہ آپ سے کسی معاملہ میں سبقت لے جا سکیں گے۔

(۸۵) سورۃ العنکبوت (۲۹)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی جبکہ آیات ۱ تا ۱۱ مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں اس میں انہتر آیات مبارکہ اور ۷ رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۲ - ۱۳:- کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔ صرف یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور ان کو آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا اور بیشک ان سے پہلے جو لوگ تھے ہم نے ان کو بھی آزمائشوں میں ڈالا سو اللہ ان لوگوں کو

Marfat.com

ضرور معلوم کرکے رہے گا جو صداقت پر ہیں اور ان کو بھی ضرور معلوم کرکے رہے گا جو جھوٹے ہیں کیا ان لوگوں نے جو برائیاں کرتے ہیں یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ ہمارے قابو سے نکل جائیں گے بت ہی برا فیصلہ ہے جو انہوں نے کیا ہے۔ جو اللہ سے ملنے کی امید رکھے تو بیشک اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آنے والا ہے اور وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ اور جو شخص محنت کرتا ہے تو وہ اپنے ہی لئے محنت کرتا ہے بیشک اللہ تمام کائنات سے بے پروا ہے۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل نیک کئے ہم ان کے گناہوں کو ان سے دور کردیں گے اور جو کام وہ کرتے رہے ہیں ان کا بہترین بدلہ دیں گے۔ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر وہ دونوں کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کا تجھے علم ہی نہیں۔ تو ان کا کہنا نہ ماننا۔ میری ہی طرف تم کو لوٹ کر آنا ہے۔ پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو تم کرتے رہے ہو۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے۔ ہم ان کو یقیناً" نیکو کاروں کے زمرے میں داخل کریں گے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم خدا پر ایمان لے آئے ہیں پھر جب ان کو اللہ کی راہ میں تکلیف پیش آتی ہے تو لوگوں کی آزمائش کو اللہ کے عذاب کے برابر سمجھنے لگتے ہیں اور اگر آپ کے رب کی طرف سے مدد پہنچ جائے تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ تھے (یہ لوگ یوں دھوکے بازی سے کام لیتے ہیں) کیا جو اہل جہاں کے سینوں میں ہے وہ اللہ کو معلوم نہیں ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اللہ ضرور ان کو معلوم کرکے رہے گا اور جو منافق ہیں ان کو بھی ضرور معلوم کرے گا اور جو لوگ کافر ہیں وہ ان سے جو لے آئے ہیں کہتے ہیں کہ ہمارا مسلک اختیار کرو۔ تمہارے گناہ ہم اٹھالیں گے۔ حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی اٹھا نہیں سکتے (بلکہ) وہ سراسر جھوٹے ہیں۔ ہاں وہ اپنے بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ بھی۔ اور قیامت کے روز جو جو افترا پردازیاں کرتے رہے ہیں ان سے پوچھی جائیں گی۔

شرح:— یہاں سے سورت عنکبوت شروع ہوتی ہے۔ عنکبوت کہتے ہیں مکڑی کے جالے کو۔ چونکہ مشرکین کے اعتقادات کو اس سورت میں مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی گئی ہے اور اس سورت کا یہ حصہ اس کا دل ہے۔ لہٰذا سورت کا نام ہی عنکبوت رکھا گیا

Marfat.com

ہے۔ جو اس مضمون کے لحاظ سے عین مناسب ہے۔ ابتدا میں مسلمانوں کو ایک سخت تنبیہہ کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ نہ سمجھ لینا کہ **لا الہ الا اللہ** کہہ دینے سے تم سیدھے جنت میں چلے جاؤ گے اور تمہیں وہ محنت و مشقت نہ اٹھانی پڑے گی۔ جو ایک مومن صادق کے لئے ازبس ضروری ہے فرمایا کہ تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ان کو بھی اپنی زبانی دعاوی کا ثبوت دینا پڑا ہے اور انہوں نے زبانی دعوے کے ساتھ ساتھ اپنے عمل اور فعل سے اپنی صداقت کو ثابت کیا ہے۔ تمہیں بھی ایسا ہی کرنا پڑے گا۔

بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کعبہ کی دیوار سے تکیہ لگائے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ بعض صحابہؓ نے مشرکین کے ظلم و ستم کی شکایت کی کہ ہم یوں ستائے جا رہے ہیں آپ بد دعا کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے خفا ہو کر فرمایا کہ تم سے پہلے دیندار لوگ آرے سے چیرے گئے۔ مگر وہ دین سے نہ ہٹے۔ لوہے کے کنگھے ان کے سر میں کئے گئے۔ کہ گوشت چیر کر ہڈی تک پہنچ گئے۔ مگر وہ پھر بھی دین سے نہ ہٹے لیکن تم ابھی سے گھبرا رہے ہو قسم ہے خدا کی یہ دین پھیلے گا اور صنعاء سے لے کر حضر موت تک سوار امن سے جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہر ایک مسلمان کو صرف زبانی جمع خرچ کرنے والا مسلمان ہی نہیں دیکھنا چاہتے تھے بلکہ سچا اور عملی مسلمان دیکھنے کے متمنی تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا اور جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ محض لا الہ الا اللہ کہنا نجات کے لئے کافی ہے۔ تو نہ قرآن اتنے زور سے اعمال کی تاکید کرتا اور نہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام۔ اس کے بعد ان لوگوں کو تنبیہہ کی گئی جو ایمان والوں کو ستاتے اور ان پر عرصہ حیات کو تنگ کرتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ نافرمانی کی زندگی بسر کرتے ہیں اور نیک آدمیوں کو تنگ کرتے رہتے ہیں وہ کبھی خیال نہ کریں کہ خدا تعالیٰ کے قابو سے بھی نکل جائیں گے۔ اور اپنے اعمال بد کی سزا نہ پائیں گے۔ فرمایا جو لوگ نیک کام کریں گے اور خدا کے سامنے سرخرو ہو کر جانے کی کوشش کریں گے ہم ان کی محنتوں کو اکارت نہیں جانے دیں گے حتی کہ ان کی بعض لغزشوں اور خطاؤں کو بھی معاف کر دیا جائے گا۔ فرماتا ہے کہ نیک کاموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انسان اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے۔ اور اگر والدین مسلمان نہ ہوں تو بھی سوائے مذہبی معاملات کے ہر طرح ان کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ البتہ جہاں

Marfat.com

ان کی فرمانبرداری سے خدا کی نافرمانی لازم آئے وہاں ان کا ساتھ قطعا" چھوڑ دینا چاہئے۔ اس کے بعد ان کم ہمت لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو اللہ کی راہ میں تکلیف پاکر گھبرا جاتے ہیں اور ہمت چھوڑ دیتے ہیں فرمایا یہ اس تکلیف کو جو انہیں لوگوں کی طرف سے پہنچتی ہے خدا کے عذاب کے برابر سمجھنے لگتے ہیں۔ حالانکہ ان کو معلوم ہی نہیں کہ خدا کا عذاب کتنا خوفناک اور دردانگیز ہوگا۔ اور دنیا میں جو بڑی سے بڑی مصیبت بھی انسان برداشت کرے اسے خدا کے عذاب سے کوئی نسبت نہیں ہو سکتی۔

فرماتا ہے کہ اگر زبانی دعویٰ پر ہی اعتبار کیا جائے اور عمل کو نہ دیکھا جائے تو مومنوں اور منافقوں میں کس طرح تمیز ہو سکے بعض لوگ از راہ تمسخر ایمان والوں سے کہا کرتے ہیں کہ خدا اتنا ظالم نہیں کہ اپنی غریب مخلوق کو عذاب دے۔ ہم تو اُس کی طرف سے بالکل مطمئن ہیں۔ اگر تمہیں ڈر ہے تو تم بھی ہم پر اعتبار کرو۔ ہم تمہارے گناہوں کے ذمہ دار بن جائیں گے اور خدا سے تمہیں چھڑا لیں گے۔ فرماتا ہے کہ یہ ان کی خام خیالی ہے۔ کوئی شخص کسی کے گناہوں کو اٹھا نہیں سکتا اور نہ کسی کا ذمہ دار بن سکتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۴۔۲۲:- اور ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان کے اندر پچاس کم ہزار سال تک رہے۔ بالآخر ان کو طوفان نے آپکڑا۔ در آنحالیکہ وہ نافرمان تھے پھر ہم نے اس کو اور کشتی میں سوار ہونے والوں کو بچالیا اور اس واقعہ کو اہل جہاں کے لئے نشان عبرت بنایا (اور ہم نے) ابراہیم (کو بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو۔ یہ بات تمہارے لئے بہتر ہوگی اگر تم کو (کچھ بھی) علم ہے اللہ کو چھوڑ کر تم بتوں کی پوجا کرتے ہو اور بہتان تراشتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جن لوگوں کی تم پرستش کرتے ہو وہ تمہیں یقیناً" روزی دینے کی توفیق نہیں رکھتے۔ سو رزق تو تم اللہ ہی کے ہاں تلاش کرو اور اس کی عبادت کرو۔ اور اسی کا شکر بجالاؤ (یاد رکھو کہ) اس کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہوگا۔ اور اگر تم تکذیب پر اتر آؤ تو (یہ کوئی نئی بات نہیں) تم سے پہلے بھی بہت سی قومیں تکذیب سے کام لے چکی ہیں اور رسول کا تو فرض کھول کر پہنچا دینا ہے۔ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور کس طرح وہ اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے یہ سب کام اللہ کے لئے آسان ہے۔ کہہ دیجئے کہ زمین میں چلو پھرو اور دیکھو کہ اس نے کس طرح مخلوق کو پہلی بار پیدا کیا اسی طرح پھر خدا ہی مخلوق کو پچھلی بار

Marfat.com

پیدا کرے گا۔ بلاشبہ اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے عذاب میں گرفتار کرتا ہے اور وہی جس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔ اور تم نہ زمین میں (رہ کر) خدا کو ہرا سکتے ہو اور نہ آسمان پر (جاکر) اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں گزشتہ مطالب کو حضرت نوح علیہ السلام اور اس کی قوم کا قصہ بیان کرکے واضح کر دیا ہے۔ فرمایا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال لوگوں کو وعظ و نصیحت کی۔ مگر بہت ہی تھوڑے لوگ آپ پر ایمان لائے۔ آپ نے شرک اور بت پرستی کے قلع و قمع میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے لوگوں سے کہا کہ تم جن کی عبادت کرتے ہو وہ محض بت ہیں۔ نہ تم کو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ تمہیں روزی دینے والا صرف خدائے واحد ہے۔ سو اسی سے مانگو اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر بجالاؤ اور یاد رکھو کہ تمہیں ایک دن اس کے پاس حاضر ہو کر ہر بات کا جواب دینا ہے۔ فرمایا کہ اگر کسی کو خدا کی ہستی کا یقین نہ آئے تو اسے چاہئے کہ وہ آنکھیں کھول کر آکناف و اطراف میں پھرے اور مخلوقات کی پیدائش و اموات کا مطالعہ کرے۔ اس پر از خود یہ بات کھل جائے گی کہ کوئی ایسا صانع درپردہ ضرور کام کر رہا ہے جو ان اشیاء کو بناتا اور پھر ڈھا دیتا ہے۔ پس جب یہ راز اس پر کھل جائے گا تو اس کو قیامت کے برپا ہونے اور پھر انسان کو دوبارہ زندہ ہو کر حساب دینے پر بھی خود بخود ایمان آجائے گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو یہ بات ضرور ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ خدا جس کو چاہے گناہوں کی سزا دے گا اور جس کو چاہے بخش دے گا۔ اس کے اختیارات پر کوئی پابندی عائد نہیں ہو سکتی۔ اور نہ کسی طرح انسان خدا کے قابو سے باہر جا سکتا ہے اور نہ اسے دھوکہ دے کر بچ سکتا ہے۔

ترجمہ آیات ۲۳۔۳۰:۔ اور وہ لوگ جو اللہ کے احکام کے اور اس کے روبرو حاضر ہونے کے منکر ہیں وہ لوگ میری رحمت سے ناامید ہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے تو ان کی قوم نے جواب میں کہا تو یہ کہا کہ اس کو قتل کر ڈالو یا اس کو آگ میں ڈال دو۔ مگر اللہ نے اس کو آگ سے بچا لیا۔ بیشک جو لوگ ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں نشانیاں ہیں اور اس نے کہا کہ اللہ کو چھوڑ کر تم نے جو بتوں سے لو لگائی ہے۔ تو صرف دنیا کی زندگی میں باہمی محبت کے لئے پھر قیامت کے دن ایک دوسرے کو جھٹلاؤ گے اور ایک

Marfat.com

دوسرے پر لعنت بھیجو گے۔ اور تمہارا ٹھکانا دوزخ ہو گا اور تمہارا کوئی مددگار نہ ہو گا۔ سو لوط ان پر ایمان لے آئے اور ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے پروردگار کی طرف ہجرت کرنے کو ہوں بیشک وہ زبردست اور حکمت والا ہے اور ہم نے اس کو اسحٰق اور یعقوب عطا کئے اور ان کی نسل میں پیغمبری اور کتاب کے سلسلہ کو (جاری) رکھا اور ان کو دنیا میں بھی ان کا صلہ بخشا اور آخرت میں (بھی) وہ بلاشبہ نیکو کاروں کے زمرے میں شامل ہوں گے اور لوط کو بھی بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ تم بے حیائی کے کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا جہاں کے لوگوں میں سے کسی نے نہیں کئے۔ کیا تم مردوں کے پاس جاتے ہو اور راہزنی کرتے ہو۔ اور اپنی مجلسوں میں ناشائستہ حرکتوں کا ارتکاب کرتے ہو۔ سو ان کی قوم کا جواب تھا تو یہ کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ۔ انہوں نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے ان فساد برپا کرنے والے لوگوں کے معاملہ میں نصرت عطا فرما۔

شرح:۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے کے دوران میں چند اصولی باتوں کا ذکر آگیا تھا۔ ان کو بیان کرنے کے بعد اس رکوع سے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ شروع کر دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وعظ و نصیحت سے قوم تنگ ہوئی اور آپ کے دلائل کے سامنے بالکل عاجز آگئی۔ تو انہوں نے مشورہ کیا کہ اس سے نجات حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔ مگر خدا نے ابراہیم علیہ السلام کا بال تک بیکا نہ ہونے دیا اور ان کی تمام شرارتوں سے بچا کر رکھ لیا۔ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے وعظوں میں اکثر یہی کہا کرتے تھے۔ کہ لوگو! تم جن کی عبادت کرتے ہو وہ پتھر ہیں تم کہتے ہو کہ ہم پتھروں کی عبادت نہیں کرتے ہم تو ان کو خوش کرنا چاہتے ہیں جن کی صورتیں ہم نے پتھروں سے تراشی ہیں اور ہمارا مقصد ان کو خوش رکھنے سے محض اس قدر ہے کہ وہ خدا کے ہاں ہماری سفارش کریں اور ہمیں بخشوالیں۔ مگر تمہارا ایسا کرنا محض لغو ہے۔ کیونکہ خدا سے کوئی بخشوا نہیں سکتا۔ بخشش اسی کے لئے ہوگی جو نیکو کار ہو گا۔ جن پر تم اعتماد کئے بیٹھے ہو۔ یہ تو قیامت کے روز کانوں پر ہاتھ دھریں گے اور تم پر سو سو لعنتیں بھیجیں گے پھر تم اور تمہارے بتوں سب کو جہنم کے سپرد کیا جائے گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وعظ اور نصیحت کا اثر حضرت لوط علیہ السلام پر ہوا۔ اور وہ ایمان لے آئے۔ اور سب خرافات چھوڑ کر خدا کے ہو گئے۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد

Marfat.com

ان کی اولاد حضرت اسحٰق اور یعقوب علیہم السلام اور ان کی نسل میں سے ایک زمانہ تک نبوت رہی اور ان کو بھی دنیا کے ساتھ ساتھ دین کی بادشاہت عطا کی گئی۔ اس کے بعد حضرت لوط علیہ السلام اور ان کی قوم کا سبق آموز قصہ بیان فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ قوم کچھ ایسی گندہ ذہنیت رکھتی تھی کہ بجائے عورتوں کے پاس جانے کے وہ لڑکوں کے پاس جاتے۔ جس سے ان لوگوں کی نسلیں قطع ہو گئیں اور جو اولاد پیدا ہوتی تھی وہ نہایت کمزور اور نکمی۔ علاوہ ازیں ان کے اخلاق ناپاک اور ان کی عادات قابل نفرت ہو گئیں۔ کوئی شریف آدمی ان کے اندر مل جل کر رہنا گوارا نہ کر سکتا۔ حضرت لوط علیہ السلام ان کو سمجھاتے بجھاتے رہے مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور کہا تو یہ کہا کہ ہم تو ان باتوں کو چھوڑنے والے نہیں۔ جو عذاب لانا ہو بے شک لے آؤ۔ حضرت لوط علیہ السلام نے قوم کے حق میں بددعا کی نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آندھی میں اس طرح اڑا دیئے گئے کہ ان کی بستیاں نیچے اوپر ہو گئیں۔ اور تمام وہ سرزمین جس میں وہ بستے تھے تباہ کر دی گئی۔

ترجمہ آیات ۳۱ - ۴۴:- اور جب ابراہیم کے پاس ہمارے فرشتے خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس گاؤں والوں کو ہلاک کرنے آئے ہیں کہ یہاں کے رہنے والے ظالم ہیں۔ (ابراہیم نے) کہا کہ ان میں لوط بھی ہیں انہوں نے کہا کہ ہمیں خوب معلوم ہے اس میں کون کون ہے ان کو اور ان کے گھر کے لوگوں کو ضرور بچالیں گے سوائے ان کی بیوی کے وہ پیچھے رہنے والوں میں ہوگی اور جب لوط کے پاس ہمارے فرشتے آئے تو انہیں وہ ناگوار گزرے اور انہیں دیکھ کر ان کا دل تنگ ہوا اور فرشتوں نے کہا ڈریے نہیں اور نہ غم کھایئے ہم آپ کے گھر کے لوگوں کو ضرور بچالیں گے۔ بجز آپ کی بیوی کے وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگی ہم اس بستی کے لوگوں پر آسمان سے ان کی بدکاریوں کی وجہ سے عذاب نازل کرنے والے ہیں اور بیشک ہم نے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں اس بستی کو (عبرت کا) کھلا نشان بنا دیا اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا انہوں نے کہا کہ اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اور آخرت کے دن کی توقع رکھو اور ملک میں فساد نہ کرتے پھرو مگر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ان کو بھونچال نے آگرفتار کیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے اور عاد اور ثمود کو بھی ہم نے ہلاک کیا اور تمہیں ان کے گھر بھی دکھائی دیتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظروں میں خوشنما کر دکھایا

Marfat.com

سو ان کو (سیدھی) راہ سے روک دیا۔ حالانکہ (یوں) وہ ہوشیار تھے۔ اور قارون ' فرعون اور ہامان کو بھی (ہم نے ہلاک کیا) اور (باوجودیکہ) موسیٰ ان کے پاس کھلے نشانات لے کر آئے۔ انہوں نے خدا کی سرزمین میں تکبر کا مظاہرہ کیا وہ قابو سے نکل جانے والے نہ تھے۔ تو ہم نے سب کو ان کے گناہوں کی بنا پر پکڑ لیا۔ سو **بعضوں** پر تو ہم نے پتھر برسائے اور بعض کو زور کی چیخ نے آدبایا اور کچھ ایسے تھے کہ ہم نے انہیں زمین میں دھنسا دیا اور کچھ لوگوں کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ ایسا نہ تھا کہ ان پر ظلم کرتا۔ بلکہ وہ خود اپنے اوپر ظلم کرتے رہے۔ جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور معبود بنا رکھے ہیں ان کی مثال (ناتوان) مکڑی کی سی ہے جس نے گھر بنایا اور البتہ سب گھروں سے بودا گھر مکڑی ہی کا ہے کاش وہ اس بات کو جانتے۔ بلاشبہ اللہ جانتا ہے ہر اس چیز کو جسے وہ خدا کے سوا پکارتے ہیں اور وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ اور یہ **مثالیں** ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں اور ان کو اہل علم ہی سمجھتے ہیں اللہ نے آسمان کو اور زمین کو غرض و مصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے بیشک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے **نشان** ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں ذرا تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ کس طرح ان لوگوں کی تباہی معرض عمل میں آئی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے ایک بچے کی خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ ہم آج فلاں گاؤں کو تباہ بھی کریں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے گھبرا کر کہا کہ ہیں۔ وہاں تو لوط علیہ السلام بھی ہے اور کیا وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی عذاب کی لپیٹ میں آجائے گا۔ فرشتوں نے جواب دیا کہ ہم جانتے ہیں کہ وہاں کون کون ہے اور کس کس کو بچانا اور کس کو ہلاک کرنا مقصود ہے۔ اس کے بعد فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے اس وقت فرشتوں نے چند خوبصورت نوجوان لڑکوں کی ہیئت اختیار کر رکھی تھی اس واسطے حضرت لوط علیہ السلام کو خطرہ گذرا کہ یہ لڑکے میرے ہاں مہمان آئے ہیں۔ مگر بدمعاش لوگ ابھی چیلوں کی طرح ان پر جھپٹ پڑیں گے اور مجھے اور ان کو رسوا کریں گے۔ مگر فرشتوں نے جلدی ہی حضرت لوط علیہ السلام کو تسلی کر دی اور کہہ دیا کہ آپ نہ گھبرائیں ہم فرشتے ہیں۔ ہمیں کوئی چھیڑ نہیں سکتا۔ آج یہ بستی ہلاک ہو جائے گی۔ آپ اپنے لوگوں سمیت یہاں سے نکل جائیں۔ مگر آپ کی اہلیہ کا میلان طبع اسی قوم کی طرف ہے۔ وہ ان کے ساتھ ہی ہلاک

Marfat.com

ہو جائے گی۔ آپ اس کا کوئی فکر نہ کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آسمانی عذاب نے ان کو فنا کر دیا۔ اسی طرح حضرت شعیب علیہ السلام نے تمام عمر لوگوں کو سمجھانے بجھانے میں گزاری کہ بھلے لوگو! لوگوں کو کم تول کر نہ دیا کرو۔ اور مال تجارت میں دھوکہ فریب نہ کیا کرو۔ مگر کسی نے نہ مانا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو زلزلے کی لپیٹ میں دے کر خدائے تعالیٰ نے صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ یہی حالات قوم عاد اور ثمود کے گذر چکے ہیں اور باوجود اس شان و شوکت کے جو ان کو نصیب تھا وہ خدا کے عذاب کا مقابلہ نہ کر سکے۔ پھر قارون، فرعون اور ہامان کے قصے کی طرف اشارہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ جن لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلایا تھا اور اتنے غرور و تکبر کا اظہار کیا تھا اور وہ جو خدائی دعوے کرتے تھے جب ہلاک ہونے پر آئے تو مجبور ترین چیز تھے اور ان کو عذاب آسمانی سے کوئی چیز بچانے والی نہ تھی۔ نہ تدبیر نہ دولت نہ عقل اور نہ جاہ و حشمت۔ ارشاد ہوتا ہے کہ نافرمانوں کی اقوام کو گننے اور شمار کرنے لگو تو تم سے شمار نہ ہوں۔ مگر اتنا یاد رکھو کہ ان میں سے بعض کو ہم نے آسمانوں سے پتھراؤ کر کے ہلاک کیا بعض پر زلزلے آئے۔ بعض کو زمین کے اندر دھنسایا اور بعض پر دیگر ناگہانی بلائیں آئیں۔

اس کے بعد اس سورت کا ماحصل بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ خدا کو چھوڑ کر دوسری چیزوں پر امید رکھتے اور ان کے ساتھ لو لگاتے ہیں۔ وہ دراصل مکڑی کے جالے کی طرح نہایت ناپائدار اور کچی عمارت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ جو ایک پھونک سے اڑ جائے فرمایا۔ خدا سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔ پھر اس کا دروازہ چھوڑ کر اوروں کے پاس جا کر ذلیل ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ آخر میں ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن پاک میں جس قدر قصص اور مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ وہ اس لئے کہ مذکورہ مطالب کی ان کے ذریعے تشریح کی جائے اور جو بات بیان کرنا مقصود ہے وہ جلدی ہی انسانی ذہن میں گھر کر جائے۔ جس طرح کہ زمین و آسمان پر غور کرنے سے اسے بیشمار نشانات حق نظر آجاتے ہیں۔ اسی طرح ان حکایات و امثال سے بھی بے شمار حقائق و معارف منکشف ہوتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۴۵-۵۱:- (اے پیغمبر!) کتاب جو آپ کی طرف وحی کی گئی اس کو پڑھا کیجئے اور نماز کے پابند رہئے (بلاشبہ) نماز برے اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر بڑی چیز ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے واقف ہے۔ اور اہل کتاب

سے بحث نہ کرو مگر ایسے طریقہ سے جو نہایت عمدہ ہو۔ سوا ان لوگوں کے جو ان میں سے زیادتی کریں اور کہہ دو کہ جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو کچھ تم پر اترا ہے ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا تمہارا معبود ایک ہی ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے سو جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی تھی وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور ان (مشرکین) میں سے بھی بعض ایسے ہیں جو اس کتاب پر ایمان لے آئے ہیں اور ہمارے حکموں سے تو (ازلی) کافر ہی انکار کرتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی تو آپ نہ کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ آپ کو ہاتھ سے لکھنا ہی آتا تھا (کیونکہ اگر) ایسا ہوتا تو یہ لوگ ضرور شک و شبہ میں پڑ جاتے بلکہ یہ کھلی اور روشن آیتیں ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ہے اور ہماری آیتوں سے تو وہی لوگ انکار کرتے ہیں جو ظالم ہیں اور انہوں نے کہا کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر نشانیاں کیوں ظاہر نہیں ہوتیں (ان سے) کہہ دیجئے نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں۔ میں تو محض آگاہ کرنے والا ہوں۔ کیا (یہ) ان کے لئے کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر قرآن نازل کر دیا ہے جو ان کو پڑھ پڑھ کر سنایا جاتا ہے بیشک اس میں ان لوگوں کے لئے رحمت اور نصیحت ہے جو ایمان رکھتے ہیں۔

شرح:۔ مشرکوں کے عقائد کا تار و پود بکھیرنے کے بعد توحید کی خصوصیات اور اسلام کی تعلیمات کی خوبیاں بیان کی جاتی ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! لوگوں کو قرآن پڑھ کر سناؤ تاکہ ان کی جہالت دور ہو اور ظلمت کی بجائے ان کے سینے نور ایمان کی روشنی سے منور ہوں اور ان کو معلوم ہو کہ خدا اور بندہ کے درمیان کیا تعلق ہے بندوں کے ایک دوسرے پر کیا حقوق ہیں دنیاوی زندگی کا راز کیا ہے اور موت کیا شے ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں ہیں جن کے معلوم ہونے سے ایک انسان انسان کامل بن جاتا ہے فرمایا اے انسان! نماز پڑھا کر کیونکہ نماز تمام برے افعال اور ناپسندیدہ خصال سے انسان کو روکتی ہے۔ ایک نمازی ظاہر اور باطن سے پاک و صاف ہوتا ہے اس کے لباس اور اس کے جسم پر کسی قسم کی نجاست نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ نماز کے لئے شرط ہے کہ انسان کا لباس اور جسم صاف ستھرا ہو اس کا باطن یعنی اس کا دل اور اس کا ضمیر بھی خبث باطنی سے پاک ہو۔ کیونکہ جب تک انسان اپنے دل کو ماسوائے خدا سے ہٹا کر صرف اس کی طرف نہ لگا لے اور اس کی رضا کے سامنے اپنی تمام خواہشات کو ترک نہ کر دے تب تک اس کی نماز نہیں ہو سکتی۔ پھر اللہ کا

Marfat.com

ذکر ایک ایسی بڑی چیز ہے کہ اس کے وظیفہ سے انسان بھی بولاہن جاتا ہے اور دنیا و مافیہا کی تمام اشیاء اس کے سامنے پانی بھرنے لگتی ہیں۔ فرمایا اے لوگو! اگر تم ہماری اس ہدایت پر کان نہ دھرو گے اور ظاہر و باطن کی پاکیزگی کے ساتھ ان تعلیمات پر عمل نہ کرو گے تو جو کچھ کرو گے اس کا بدلہ پالو گے۔ اس کے بعد مسلمانوں کو ایک اور زریں اصول بتایا جاتا ہے کہ کسی سے بحث و مباحثہ نہ کرو خصوصاً" اہل کتاب سے مباحثہ کی ضرورت نہیں کیونکہ مباحثہ سے کسی شخص پر حقیقت واضح نہیں ہو سکتی کوئی شخص مباحثے کے دوران میں حق تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوا کرتا۔ کیونکہ ہر شخص اپنی بات پر ضد کرتا ہے۔ ہاں اگر اہل کتاب سے مجادلہ کرنا ہی ہے تو کسی بہترین طریق کو اختیار کرو۔ مثلاً" اپنے حسن عمل اور اپنی نیکی اور پاکیزگی سے ان کے دلوں پر اثر ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ آملیں تم اپنے اور ان کے درمیان کوئی بڑا فرق مت بتاؤ۔ بلکہ کہو کہ ہماری تمہاری کتابیں ایک ہی خدا کی نازل کردہ ہیں۔ اور وہی ایک تمہارا معبود ہے اور ہمارا بھی اور ہم سب اسی کے بندے ہیں۔ پھر اختلاف کیا معنی! الغرض اسلام کی تبلیغ کے لئے ایسے عملی طریقے اختیار کرو کہ کوئی شخص مخالفت کر ہی نہ سکے اور جو چند بدبختان ازلی تمہارا کہنا مانیں ان کو چھوڑ دو۔ کیونکہ وہ ہدایت کو قبول نہیں کریں گے۔

ترجمہ آیات ۵۲ - ۶۳ :- کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان خدا کی شہادت کفایت کرتی ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اسے سب معلوم ہے اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ سے منکر ہو گئے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو نقصان اٹھانے والے ہیں اور عذاب طلب کرنے میں یہ لوگ جلدی کرتے ہیں اور اگر (پہلے سے) ہر چیز کا وقت مقرر نہ ہوتا تو ان پر عذاب آچکا ہوتا اور عذاب ان پر اچانک آکر رہے گا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔ یہ لوگ عذاب طلب کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور بلاشبہ دوزخ کافروں کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ (اس دن کو یاد کرو) جب اوپر سے ان کو عذاب ڈھانک لے گا اور پھر ان کو گھیر لے گا اور (خدا) کہے گا کہ جو کچھ تم کیا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔ اے میرے بندو! جو ایمان لا چکے ہو میری زمین وسیع ہے۔ سو تم (جہاں بھی رہو) میری عبادت کرو۔ ہر متنفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ پھر ہماری طرف ہی تمہیں لوٹ کر آنا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل نیک کر گئے ان کو جنت کے بالا خانوں میں جگہ دیں گے۔ جن

Marfat.com

کے نیچے نہریں رواں ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ (نیک) عمل کرنے والوں کا (یہ) خوب صلہ ہے۔ (یعنی) جو صبر سے کام لیتے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں اور بہت سے جاندار ہیں جو اپنی غذا اٹھائے نہیں پھرتے (سنو) اللہ ہی ان کو اور تم سب کو روزی دیتا ہے اور وہ سننے والا ہے اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو تابع فرمان کیا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر وہ کہاں بہکے بھٹکے پھر رہے ہیں۔ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمان سے بارش نازل کی اور کس نے زمین کو کہ خشک پڑی تھی اس کے بعد شگفتہ اور زندہ کر دیا تو وہ کہیں گے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے زیبا ہے لیکن اکثر ان میں نہیں سمجھتے۔

شرح:۔ گذشتہ رکوع میں ذکر ہوا تھا کہ کافر لوگ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو نبی ماننے سے انکار کرتے تھے اور معجزات طلب کیا کرتے تھے۔ فرمایا یہ معجزہ کیا کم ہے کہ قرآن ایسی بے مثل کتاب ایک ایسے شخص پر نازل کی گی ہے۔ جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتا یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں تو ہم اللہ کو اپنے درمیان گواہ ٹھہرا لیتے ہیں۔ جس سے زمین و آسمان کی کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ فرمایا! اس کے باوجود بھی جو لوگ باطل پر اڑے رہیں گے اور اللہ کے احکام کو ماننے سے انکار کریں گے تو وہ اس اعتبار سے خسارے میں رہیں گے کہ دنیا مزرعۃ الاخرۃ ہے اور آگے چل کر وہی شخص فائدے میں رہے گا جس نے حیات دنیاوی کے دوران میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر کے اسے خوش کر لیا ہو گا۔ اس کے بعد نافرمانوں کو تنبیہہ کی ہے کہ آسمانی عذاب نہ مانگو۔ تمہارے مانگنے سے نہ وہ پہلے آ سکتا ہے نہ تمہارے ہٹانے سے پیچھے ہٹ سکتا ہے۔ وہ جب آئے گا تو اچانک آئے گا اور منکروں کو ان کے اعمال بد کی سزا دے کر آناً "فاناً" چلا جائے گا۔ فرمایا کہ تمام منکران حق ایک نہ ایک دن خدا کے عذاب میں ضرور گرفتار ہوں گے اور کوئی شخص کہیں بھاگ نہ سکے گا اوپر نیچے جس طرف دھیان کریں گے خدا کا عذاب سامنے سے نمودار ہو گا۔ اس کے بعد ان صحابہ کرام کو جو ابتداء میں اسلام لے آئے تھے خطاب کیا ہے اور اس خطاب میں غور سے دیکھا جائے تو رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لئے کئی ایک درس

عبرت ہے۔ بات یہ ہے کہ ابتدائے اسلام میں عرب کے مسلمانوں کا حال یہ تھا ابھی اسلام اچھی طرح پھیلا نہ تھا اور یہ لوگ جا بجا کفار کے زرغے میں تھے اور وہ ان کو خدائے واحد کی عبادت کرنے سے منع کرتے تھے چنانچہ پیغمبر علیہ السلام اور بعض مسلمان تو ہجرت کر کے مدینے میں جا رہے اور بعض مسلمان تعلقات معاش کی وجہ سے بدستور کفار کے زرغہ میں رہے ان کو خدا نے یہ حکم دیا کہ معاش کی کیا طمع کرتے ہو خدا رازق ہے کفار کے زرغے سے نکل جاؤ۔

ملک خدا تنگ نیست پائے گدا لنگ نیست

ارشاد ہوتا ہے کہ اے انسان! تیری روزی کی کوئی جگہ مخصوص نہیں ہے۔ تیرا رازق خدا ہے جہاں تو ہوگا وہ تجھے روزی پہنچائے گا روزی کی کمی بیشی اور فراخی و تنگی اس کے اپنے قبضہ میں ہے۔ وہ جسے چاہے دے اور جس سے چاہے لے لے۔ سو ڈرو تو اسی سے ڈرو۔ سنو جس خدا نے تمہیں پیدا کیا اس نے زمین اور آسمان کو بھی پیدا کیا۔ سورج اور چاند کو تمہارا مطیع فرمان بنایا اور بادلوں سے مینہ برسا کر تمہارے کھیتوں کو سرسبز و شاداب کیا۔ وہ زیادہ تر اس بات کا حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔ مگر افسوس کہ اکثر لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے اور خدائے خالق و رازق و غالب کو چھوڑ کر اپنے ایسے انسانوں کو کارساز اور مالک و رازق سمجھنے لگتے ہیں۔ ان سے ایسے ڈرتے ہیں جیسے خدا سے ڈرنا چاہئے۔ ان کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ مگر خدا کے احکام کو پس پشت ڈال رکھتے ہیں۔ خدا کے رسول اور اس کے مبلغ اس کے احکام سنائیں تو وہ سنتے نہیں مگر ان خود ساختہ معبودوں کا کوئی ادنیٰ ساچپڑاسی یا اردلی یا قاصد بھی آجائے تو اس کے آگے پیچھے طواف کرتے ہیں اور پیغام یا حکم کے ایک ایک لفظ پر دل و جان سے عمل کرتے ہیں۔ یہ شرک فی العبادت ہے اور ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص خدا کا حق چھین کر انسان کو دیدے۔

ترجمہ آیات ٦٤-٦٩:- دنیا کی یہ زندگی تو لہو و لعب ہے اور دار آخرت ہی تو صحیح معنوں میں زندگی ہے کاش یہ لوگ سمجھتے۔ پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو نہایت اخلاص کے ساتھ اللہ کو پکارتے ہیں۔ پھر جب وہ ان کو خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو فوراً شرک

کرنے لگتے ہیں۔ تاکہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کریں۔ اور تاکہ وہ کچھ اور (دنیاوی) فائدہ حاصل کرلیں سو بہت جلد ان کو معلوم ہو جائے گا کیا انہوں نے کبھی غور نہیں کیا کہ ہم نے حرم کو امن کی جگہ قرار دیا ہے اور لوگ اس کے گرد و پیش سے نکلے جا رہے ہیں تو کیا یہ لوگ جھوٹے (معبودوں) پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں سے ناشکری کرتے ہیں۔ اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو خدا پر جھوٹ بہتان باندھے یا جب حق بات اس کو پہنچے تو وہ اس کو جھٹلانے لگے۔ کیا (ایسے) منکروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں کوشش کی (صعوبتیں برداشت کیں) ہم بھی ضرور ان کو اپنا رستہ دکھائیں گے اور بیشک اللہ نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

شرح:۔ اس کے بعد دنیا کی زندگی سے بے رغبتی دلائی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ زندگی تو محض ایک کھیل ہے اور آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے مگر انسان اس راز کو نہیں سمجھتا اس کے بعد انسان کی بے صبری اور ناشکری کا ایک نمونہ دکھایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تم لوگ جب کسی مشکل میں پھنس جاتے ہو تو خلوص دل سے اللہ کے ساتھ وعدہ کرتے ہو کہ ہم تیری ہی عبادت کریں گے اور بس۔ مگر جب تم اس مشکل سے نجات پاتے ہو تو پھر مشرکانہ طرز عمل اختیار کر لیتے ہو چنانچہ اگر تم کبھی دریا میں ڈوبنے لگو تو پھر مخلص ہو کر خدا سے دعائیں کرنے لگتے ہو مگر جونہی کنارے لگتے ہو تو اس کو بھول جاتے ہو۔ یہ درحقیقت سخت نافرمانی ہے اور دنیاوی حرص میں گم ہو جانے کا ثبوت ہے۔ یاد رکھو کہ یہ ایک ایسا فعل ہے جس کی سزا تمہیں جلدی ہی مل جائے گی۔ سنو جس شخص کے پہلو میں قلب صادق موجود ہو اس کے لئے قضا و قدر پردۂ غیب سے ایسے وسائل مہیا کر دیتے ہیں جیسے مکہ کی وادی غیر ذی زرع میں رہنے والوں کو خدا نے مہیا کر دیئے ہیں۔ پھر کیا اگر اور لوگ بھی اسی طرح خدا پر توکل کریں تو وہ ان کی مدد نہ کرے؟ یہ لوگوں کی انتہا درجہ کی بے انصافی ہے کہ وہ خدا کے معاملہ میں کذب گوئی سے کام لیتے ہیں اور عذاب آخرت سے مطلق نہیں ڈرتے۔ حالانکہ ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ مگر وہ لوگ جو ہماری راہ میں ہمارے دین کی خاطر جدوجہد کرتے ہیں ان کی رہنمائی کو ہم ہروقت تیار ہیں اور ہر طرح ان کی مدد کرتے ہیں۔

Marfat.com

(۸۳) سورۃ التطفیف (۸۶)

یہ سورت مبارکہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اس میں چھتیس آیات مبارکہ اور ایک
رکوع ہے۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا
ہے:-

ترجمہ:- کم دینے والوں کے لئے بڑی خرابی ہے۔ (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو لوگوں
سے ناپ کر لیں تو پورا پورا اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔ کیا یہ لوگ
اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ ان کو (قبروں سے) اٹھایا جائے گا ایک بڑے (سخت) دن
میں۔ جس دن تمام لوگ پروردگار عالم کے سامنے (جوابدہی کے لئے) کھڑے کئے جائیں
گے۔ خبردار بدکار لوگوں کا اعمال نامہ سجین میں ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ سجین کیا چیز
ہے۔ سنو وہ ایک کتاب ہے جس کی خانہ پری ہوتی رہتی ہے۔ اس دن جھٹلانے والوں کے
لئے تباہی ہے۔ (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو قیامت کے دن کو جھٹلاتے ہیں۔ اور اس کو
صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے گزرنے والا گنہگار ہو۔ جب اس کے سامنے ہماری آیات
پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں (یہ قصے
کہانیاں نہیں ہیں) بلکہ (بات یہ ہے کہ) ان کے (برے) اعمال کی وجہ سے ان کے دلوں
پر زنگ بیٹھ گیا ہے۔ خبردار! یہ لوگ اس دن اپنے رب (کے سامنے آنے) سے روک
دیئے جائیں گے۔ پھر وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا کہ یہ ہی وہ چیز کہ
جس کو تم جھوٹ جانا کرتے تھے۔ بیشک نیک لوگوں کا اعمال نامہ علیین میں ہے۔ آپ کو
کیا خبر کہ علیین کیا چیز ہے۔ وہ ایک کتاب ہے جس کی خانہ پری ہوتی رہتی ہے۔ جسے
مقرب دیکھتے ہیں۔ بے شک نیک لوگ نعمت (کے باغوں میں) ہوں گے تختوں پر بیٹھے دیکھ
رہے ہوں گے۔ ان کے چہروں پر آپ خوشحالی کی تر و تازگی دیکھیں گے۔ ان کو سربمہر
خالص شراب پینے کو دی جائے گی۔ جس کی مہر مشک کی ہوگی پس چاہیے کہ خواہش کرنے
والے اسی چیز کی خواہش کریں۔ اب شراب میں تسنیم کے پانی کی آمیزش ہوگی۔ (تسنیم
بہشت میں) ایک چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پانی پئیں گے۔ بلاشبہ وہ لوگ جو گنہگار

ہیں ان لوگوں پر ہنسا کرتے تھے جو ایمان لائے ہیں۔ اور جب ان کے پاس سے ہو کر گزرا کرتے تھے تو چشمک زنی کیا کرتے تھے۔ اور جب اپنے گھروں کو واپس آیا کرتے تھے تو خوش طبعی کرتے اور جب ان کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ لوگ یقیناً" گمراہ ہیں۔ حالانکہ ان کو مسلمانوں پر نگران بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ سو آج وہ جو ایمان والے ہیں کفار پر ہنستے ہیں۔ تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں (اور کہیں گے کہ) کافر جو کچھ کیا کرتے تھے کیا اب تو انہوں نے اس کا بدلہ پالیا۔

شرح:۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سورۃ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور بعض کا خیال ہے کہ اہل مدینہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب آپ پہلے پہل مدینہ میں تشریف لاتے ہیں۔ کیونکہ وہ ماپ تول کے معاملے میں بڑے خائن واقع ہوئے تھے۔ جیسا کہ بیہقی وغیرہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

بات یہ ہے کہ ان لوگوں کی عادت تھی (جیسا کہ آج بھی اکثر ہمارے دکانداروں کی عادت ہے) کہ انہیں جب کسی سے کوئی چیز ناپ تول کر لینی ہوتی ہے تو وہ پوری پوری لیتے اور کہتے کہ جو کچھ لینا ہے ہمارا حق ہے کیوں نہ پورا پورا لیں۔ مگر جب لوگوں نے ان سے لینا ہوتا تو وہ ضرور ماپ اور تول میں کمی کرتے اور اس وقت نہایت بے شرمی سے دوسروں کے حقوق کو بھول جاتے۔

گزشتہ سورت میں لوگوں کی جن برائیوں کی طرف ایک اجمالی اشارہ کیا تھا یہاں ان کی تفصیل دی ہے۔ مثلاً" سب سے پہلی برائی ماپ تول میں لوگوں کو نقصان اور خسارے میں رکھنا کچھ کم برائی نہیں۔ اس لئے قوم کی قوم کو نقصان پہنچتا ہے۔ اخلاق گندے ہو جاتے ہیں اور باہمی اعتماد اٹھ جاتا ہے دوسری برائی روز جزا سزا کی تکذیب ہے اور یہ اتنی بڑی برائی ہے کہ باقی تمام برائیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔

جب کسی کو نیکی پر انعام اور بدی پر خوفناک سزا ملنے کا یقین ہی نہیں تو کون ہوگا جو مشقت اٹھا کر نیکی کرے اور برائی کے نقد او۔ فوری فائدہ کو ہاتھ سے چھوڑدے اسی طرح روز جزا کی تکذیب کے بعد لوگوں کو کلام الٰہی کی تکذیب کی جرات ہوتی ہے اور یہ تمام برائیاں ایسی ہیں جو انسان کو دوزخ میں لے جا کر رہتی ہیں۔

گزشتہ سورت میں نیکو کاروں کے انعامات کو مجمل طور پر بیان کیا تھا یہاں ان کو

Marfat.com

کی قدر تفصیل سے بیان کیا ہے۔

یہ ارشاد فرمانے کے بعد کہ کم ماپنے اور تولنے والوں کو سخت تباہی کا سامنا ہوگا فرمایا کہ اس طرح تول میں کمی کرنا اور لوگوں کا مال ناجائز طریقے پر کھانا صرف اسی شخص سے ہو سکتا ہے جس کو اس بات پر ایمان نہیں کہ مجھے قیامت کے دن دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور نیک و بد اعمال کی جزا و سزا دی جائے گی۔ اگر اس کو دوبارہ زندہ ہونے اور اپنے اعمال کا حساب دینے کا ڈر ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ وہ ماپ تول میں کمی کرتا۔ اسی واسطے کم ماپنے تولنے والوں کو بھی بمنزلہ انہی جاہلوں کے سمجھا گیا ہے۔ جو دوبارہ زندہ ہونے پر یقین نہیں رکھتے خواہ ان کا اپنا عقیدہ ہی ہو کہ مرنے کے بعد زندہ ہونا اور اپنے اعمال کی جواب دہی کے لئے ہمیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے کیونکہ عقیدہ کا رکھنا محض اس وقت مفید اور قابل ستائش ہے جب اس کے لوازمات پر عمل بھی کیا جائے۔

افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے ملک میں اس وقت ایسے لوگ موجود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ محض مسلمانوں کے گھر پیدا ہو جانے' اسلامی نام رکھ لینے اور مردم شماری میں اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے سے انسان مسلمان ہو جاتا ہے۔ حالانکہ حقیقت اس سے کوسوں دور ہے۔ ایمان و اعتقاد کا ہونا تو عمل کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک ایک نظریہ پر انسان کا اعتقاد نہ جم جائے۔ وہ اس پر عمل کر ہی نہیں سکتا۔ مگر جب ایمان و اعتقاد کی رسمی شرطیں پوری کرنے کے بعد ان کے لوازمات کو کبھی خواب میں بھی پورا کرنے کا خیال پیدا نہ ہو تو کوئی عقلمند انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس ایمان و اعتقاد سے کچھ فائدہ حاصل ہوگا۔ بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ اس ایمان کو ایمان اور اس اعتقاد کو اعتقاد ہی نہیں کہا جا سکتا۔ وہ محض ایک دھوکے کی ٹٹی ہے۔ یہ ممکن ہو نہیں سکتا کہ ایک شخص دل سے ایک اعتقاد رکھتا ہے اور اس کے اعضاء و جوارح سے دوسروں کو اس کا ثبوت نہ ملے اس وقت ہمارے خیال میں مسلمانوں کی تین جماعتیں ہیں۔ ایک وہ بدقسمت لوگ ہیں جو اسلامی تعلیمات اور اسلامی عقائد سے اسلامی تعلیم اور اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے محض ناآشنا ہیں۔ وہ اپنے روز مرہ کے کاروبار دینی اور دنیاوی دونوں اردگرد کی سوسائٹی سے متاثر ہو کر کرتے ہیں۔ اس لئے ان میں زیادہ ہندوانہ رسوم پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ لین دین کے معاملے' تمدن و معاشرت کے طریقے اور عبادت و اخلاق میں پورا

پورا ہندوؤں کا اتباع کرتے ہیں۔ اس زمرہ میں بالکل ان پڑھ لوگ بھی ہیں اور وہ تعلیم یافتہ بھی جنھوں نے دینی تعلیم کو چھوڑ کر مروجہ تعلیم ہی کو اپنا ملجا و ماؤیٰ بنا رکھا ہے۔ دوسرا طبقہ ان خبردار جاہ پسند ابن الوقت اور بندگانِ زر کا ہے جو عقائد اسلامی سے واقف ہیں۔ مگر ان کو معرضِ عمل میں لانے سے وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری دولت، ہمارے منصب، ہماری تجارت اور ہماری آمدنی کو نقصان پہنچتا ہے۔ یہ وہ بدبخت طبقہ ہے جو صحیح عقائد اسلامی کو جو بالکل مختصر اور سادہ ہیں چھوڑ کر ان میں نئے عقائد اختراع کر کے اسے الجھنوں کا ایک جال بنانے میں مصروف ہیں تاکہ نہ عوام کی نگاہ صحیح عقائد کی طرف جائے اور نہ ہم پر کوئی اعتراض کرے اپنے آپ کو اعتراض و الزام سے بچانے کے لئے ان لوگوں نے دین کے بنیادی عقائد ہی کو بدل کر رکھ دیا ہے اور پھر دعویٰ یہ کہ ہم خادمانِ دین ہیں۔ ہم حاملانِ قرآن ہیں اور شرع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے فداکار ہیں۔

تیسرا طبقہ وہ ہے اور ہائے بدنصیبی کہ وہ بہت ہی تھوڑے سے افراد پر مشتمل ہے۔ جو اعتقاداً اور عملاً" دونوں طرح مسلمان ہے اور انہی کے دم قدم سے آج اسلام کی رہی سہی روایات زندہ ہیں۔ پس اس سورت میں واضح طور پر بتا دیا گیا ہے کہ وہ لوگ جن کے اعتقادات اور اعمال دونوں درست ہیں اللہ کی صد ہزاراں نعمتیں اس کے لاکھوں انعامات اور بیشمار عنایات ان کے شاملِ حال ہوں گی اور وہ جو بد اعتقاد اور بد اعمال ہیں وہ معیوب اور مغضوب ہوں گے اور سخت سے سخت سزاؤں کا تختہ مشق بنیں گے۔ خدایا! ہمیں اپنی عنایات سے نیک عمل اور صحیح الاعتقاد بننے کی توفیق عطا فرما اور بد اعتقاد اور بد اعمال لوگوں میں شامل ہونے اور ان کے نرغے میں آنے سے بچا۔ آمین!

(۸۷) سورۃ البقرہ (۲)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دو سو چھیاسی آیات مبارکہ اور چالیس رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۲-۷:۔ یہ (وہ) کتاب ہے جس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں، پرہیزگاروں کے لئے راہنما ہے۔ (پرہیزگار وہ ہیں) جو پوشیدہ حقائق پر ایمان لاتے ہیں،

Marfat.com

(باقاعدہ) نماز پڑھتے اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے' اس میں سے (نیکی کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ جو اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں جو (اے نبی) آپ پر نازل کی گئی ہے اور ان (تمام کتابوں) پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئیں۔ اور آخرت پر بھی یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے پروردگار کی طرف سے سیدھی راہ پر ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی۔ ان کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر لگادی اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

شرح:۔ الف لام میم۔ حروف مقطعات کہلاتے ہیں اور یہ حروف بقول حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان مطالب کے لئے بطور اجمال بیان ہوئے ہیں جن کی تفصیل آئندہ سورت میں کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے آغاز ہی میں اس کے نزول کا مقصد واضح فرمادیا ہے۔ اور یہ بات قرین صواب بھی ہے کہ کسی ضابطہ عمل کو پیش کرنے سے پیشتر اس کے اغراض ومقاصد سے واقفیت بہم پہنچ جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نہایت حکیمانہ پیرائے میں انسان کے اس فطری تقاضے کو پورا کردیا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ وہ دستور العمل ہے جس کی صداقت اور سچائی میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں یہ کسی انسان کا بنا ہوا نہیں بلکہ ہمارا نازل کردہ ہے اور بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے نازل کیا ہے۔ مگر اس سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو متقی یعنی پرہیزگار ہیں اور جن کی نگاہیں اس کی روشنی سے خیرہ نہیں ہوتیں اور جو بیماری سے نجات حاصل کرنے کی تڑپ' احساس اور چاہت رکھتے ہوں۔

سوال ہو سکتا تھا کہ متقی کون ہیں؟ اس لئے اس کی تفصیل فرمادی گئی کہ متقی وہ ہے جو غیب یعنی پوشیدہ صداقتوں کو مانے' جو خدا' فرشتے اور حشر ونشر کی مخفی کیفیتوں پر ایمان رکھے' جو نماز قائم کرے' اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اس کی راہ میں حسب توفیق خرچ کرے۔ جو قرآن مجید اور جملہ کتب سماوی کو یکساں طور پر اللہ کا کلام سمجھے اور قرآن مجید پر عمل کرے' تمام پیغمبروں کو برحق جانے' آخرت یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اپنے اعمال کی جوابدہی پر یقین رکھے۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اور دنیا و

Marfat.com

آخرت میں کامیاب اور فائز رہیں گے۔

قرآن مجید نے آخرت کی کامیابی کو لفظ فلاح سے تعبیر کیا ہے۔ مومن کا نصب العین محض حصول جنت یا حور و قصور نہیں بلکہ فلاح ہے جس کے مفہوم میں بہت وسعت ہے۔ فلاح کے معنی پوری پوری کامیابی حاصل کرنے کے ہیں۔ یعنی اگر تم اسلامی تعلیمات پر پورا پورا عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں ہر طرح کامیاب و کامران رکھے گا۔ تمہاری تمام ضرورتوں کا کفیل ہو گا اور تمام روحانی و مادی طاقتوں کو بڑھائے گا۔

خداوند تعالیٰ چونکہ فطرت انسانی کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس لئے اس نے ان تمام شکوک و شبہات کے جواب جو ایک طالب حق کے دل میں فطری طور پر پیدا ہو سکتے ہیں نہایت عام فہم اور منطقی ترتیب کے ساتھ دے دیئے ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کو شروع کرتے ہی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کس قسم کی کتاب ہے۔ کس مقصد کے لئے نازل ہوئی۔ کس نے نازل کی۔ کن خصوصیات کی حامل ہے۔ وہ لوگ جو اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ان کی شناخت کیا ہے۔ اس کتاب پر عمل پیرا ہونے سے انہیں کیا حاصل ہو سکتا ہے اور انکار کرنے والوں کا کیا حشر ہو گا؟ وید' موجودہ تورات' انجیل اور دوسری کتابیں ان تفصیلات سے بالکل خالی ہیں۔

متقین یعنی مومنوں کا ذکر کرنے اور ان کی شناخت بتا دینے کے بعد دو اور گروہوں کا ذکر فرمایا ہے ایک وہ جو ضابطہ خداوندی کو تسلیم نہیں کرتے انہیں قرآنی اصطلاح میں کافر کہا گیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا کے رسول کی کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی اور نہ دلائل و براہین ان کی نظر میں کوئی وقعت رکھتے ہیں۔ اس گروہ کی کفر و انکار اور گناہ و نافرمانی کو اپنا وطیرہ بنا لینے' باپ دادا کے غلط راستوں پر چلنے اور حق و صداقت سے منہ موڑ لینے پر کچھ ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ حقائق اور معارف الٰہیہ کا جلوہ ان کے دل میں نہیں سما سکتا' صدائے حق کی گونج ان کے کانوں تک نہیں پہنچتی اور واقعات کی روشنی ان کی آنکھوں کو روشن نہیں کرتی۔ حقیقت کا سمجھنا دل کا کام ہے اور جب دل ہی مسخ ہو جائے تو کوئی معقول بات کیونکر سمجھے؟

انسان جب احکام الٰہی کی نافرمانی' حقائق الٰہیہ سے انکار اور فرمان خداوندی سے

Marfat.com

سرکشی کرتا ہے تو دل پر ایک سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ پھر دوبارہ ایسا ہی کرتا ہے تو ایک اور داغ کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ چونکہ باری تعالیٰ نے انسان کو نیکی اور بدی کی تمیز دے کر اسے اپنے افعال کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور وقتاً" فوقتاً" اسی سبق کی یاد دہانی اور اعادہ کے لئے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ اب اگر انسان بدی کی طرف مائل ہو تو خدائی طاقتیں اس کے راستہ میں حائل نہیں ہوتیں۔ اگر وہ نافرمانی اور سرکشی کی رو میں بہ کر دل کو مسخ کر لے تو خداوند تعالیٰ جبرا" اسے ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ دل کو مسخ کر لینے والوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا اور برائی کرنے والوں سے تعرض نہ کرنا دلوں پر مہر لگا دینے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ترجمہ آیات ۸-۲۰:- اور لوگوں میں سے بعض (ایسے بھی) ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں مگر (دراصل) وہ مومن نہیں۔ وہ (اپنے خیال میں) اللہ کو اور مومنوں کو دھوکا دیتے ہیں حالانکہ (حقیقت میں) اپنے آپ کو ہی دھوکہ دیتے ہیں مگر وہ سمجھتے نہیں۔ ان کے دلوں میں (ایک طرح کا) مرض ہے۔ پس اللہ ایسے لوگوں کے مرض کو اور بڑھا دیتا ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اس لئے کہ وہ جھوٹ بولا کرتے تھے اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ملک میں فساد نہ پھیلاؤ تو کہتے ہیں کہ ہم تو محض اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار! یہ مفسد لوگ ہیں لیکن (اپنی مفسد پردازی کو) نہیں سمجھتے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اور لوگوں کی طرح تم بھی ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم (بھی اس طرح) ایمان لے آئیں جس طرح کہ (یہ) بیوقوف ایمان لائے ہیں یاد رکھو وہ خود ہی بیوقوف ہیں لیکن انہیں معلوم نہیں۔ اور جب یہ لوگ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لے آئے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے ساتھ تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ان سے تو محض دل لگی کیا کرتے ہیں۔ اللہ ان کو اس دل لگی کی سزا دیتا ہے اور انہیں ان کی سرکشی میں (اس طرح) چھوڑ دیتا ہے کہ حیران اور سرگرداں پھرتے رہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی۔ لیکن اب ان کی تجارت نے انہیں نفع نہ دیا اور وہ کسی طرح ہدایت پانے والے تھے ہی نہیں۔ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے (اندھیرے میں) آگ سلگائی۔ پس جب آگ نے ارد گرد کی چیزوں کو روشن کر دیا تو اللہ

Marfat.com

نے ان کی روشنی کو بجھا دیا اور ان کو اندھیروں میں (اس طرح) چھوڑ دیا کہ کچھ نہ دیکھ سکیں۔ وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔ پس (راہ حق کی طرف) لوٹتے ہی نہیں۔ یا ان کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جن پر بادلوں سے ایک ایسی سخت بارش ہو رہی ہو جس میں تاریکیاں، گرج اور بجلی ہو۔ کڑک پر موت کے خوف سے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں اور (یاد رکھو کہ) اللہ کافروں کو (تمام طرف سے) گھیرے ہوئے ہے۔ قریب ہے کہ بجلی ان کی آنکھیں اچک لے (چنانچہ) جب ان کے لئے (تھوڑی سی) روشنی ہو جاتی ہے تو اس میں چلنے لگتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو رک جاتے ہیں اور اگر اللہ چاہتا تو ان کی قوت شنوائی اور بینائی کو سلب کر لیتا بیشک اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

شرح:۔ مومن اور کفار کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک تیسرے گروہ کا ذکر فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو بظاہر مسلمانوں سے ملتے جلتے رہتے ہیں لیکن دراصل کفار سے ساز باز رکھتے ہیں اور جب موقع ملے مسلمانوں کی تکذیب سے نہیں چوکتے۔ یہ لوگ جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اپنے طرز عمل سے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور جب کفار سے ملتے ہیں تو مسلمانوں کی ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں سے محض دکھاوے کے طور پر ملتے ہیں۔ دراصل تمہارے ساتھ ہیں۔ یہ لوگ نہیں جانتے کہ اس فریب کارانہ طریق سے وہ اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں اور مسلمانوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ ایسے لوگوں کو قرآنی اصطلاح میں منافق کہا گیا ہے۔

واضح رہے کہ منافقت اللہ کی نظر میں کفر سے بھی بدتر ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **کان المنافقین فی الدرک الا سفل من النار** یعنی منافقین جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں رہیں گے۔ مگر یہ لوگ اپنی بدبختی اور شقاوت قلبی کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہم اپنی زندگی کو کامیاب بنا سکیں گے ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی تباہ حالی اور ناکامی سے صاف لفظوں میں آگاہ کر دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہدایت کی جگہ گمراہی اختیار کرتے ہیں اور یقیناً دنیا و آخرت میں ناکام رہیں گے۔

چونکہ نفاق اسلام کی نظر میں بدترین مرض ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کی خرابیوں سے آگاہ کرنے کے لئے چند مثالیں بھی بیان فرما دی ہیں۔ اور یہ قرآن مجید کا وہ انداز بیان ہے جو اسے عالم اور عامی دونوں کے لئے یکساں طور پر مفید اور دلچسپ بنا دیتا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقین کی حالت بالکل ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص اندھیرے میں حیران و سرگرداں پھر رہا ہو اور منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے راستہ نہ ملتا ہو۔ وہ بہ ہزار دقت آگ مہیا کرے اور اسے سلگائے تاکہ اس کی روشنی میں راستہ دریافت کر سکے۔ لیکن جب کچھ روشنی نمودار ہو تو آگ فوراً بجھ جائے اور تاریکی راہ میں حائل ہو جائے۔ اب آپ خود غور فرما سکتے ہیں کہ اس صورت حال میں اس شخص کے دلی اضطراب کا کیا عالم ہو گا۔

اس کے بعد ایک اور مثال بیان فرمائی ہے کہ منافقین کی حالت ان لوگوں کی سی ہے جو سخت بارش، طوفان اور اندھیرے میں راہ طے کر رہے ہوں اور ایک عالم سراسیمگی ان پر طاری ہو۔ جب بجلی کوندتی ہے تو چند قدم چل لیتے ہیں اور جب دوبارہ اندھیرا ہو جاتا ہے تو وہیں ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں۔

غرض یہ ہے کہ کفر تو بالکل تاریکی اور ظلمت ہے جس میں روشنی کی کوئی کرن نہیں۔ البتہ منافقت کی حالت میں کبھی کبھی امید و ایمان کی جھلک نظر آ جاتی ہے۔ اگر اللہ چاہتا تو ان کی شنوائی اور قوت بینائی بالکل سلب کر لیتا۔ لیکن وہ نہیں چاہتا کہ کوئی شخص اس کی نعمتوں سے محروم ہو اس لئے اس نے اصلاح حال کا موقع ہر شخص کو دیا ہے اگر کوئی اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو بلاشک مستوجب سزا ہو گا۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۹:- اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور ان سب کو جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں پیدا کیا ہے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ (اس رب کی عبادت) جس نے تمہاری خاطر زمین کو فرش اور آسمان کو ایک قسم کی چھت بنایا اور بادلوں سے مینہ برسایا جس کے ذریعے تمہارے کھانے کو طرح طرح کے پھل پیدا کئے پس (ان باتوں کو) جانتے بوجھتے کے بعد کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ اور اگر تمہیں اس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے کچھ شک ہو تو تم بھی ویسی ہی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے تمام مددگاروں کو بھی بلا لو۔ اگر تم (اپنے دعوے میں) سچے ہو۔ پھر اگر تم (ایسا) نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن (نافرمان) انسان اور پتھر ہوں گے (یہ وہ آگ ہے) جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے

Marfat.com

(اے نبی) ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں بشارت دو کہ ان کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی اور جب ان کو ان باغوں میں سے کوئی میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے یہ تو پہلے بھی ہم پا چکے ہیں اور ان کو (دنیا کے پھلوں سے) ملتے جلتے (پھل دیئے) جائیں گے۔ نیز ان (باغوں) میں ان کے لئے پاک عورتیں ہوں گی اور وہ ان میں سدا رہیں گے بیشک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ وہ مچھر ایسی یا اس سے بھی بڑھ کر (حقیر) چیزوں کی مثال بیان کرے پس جن لوگوں نے راہ ایمان اختیار کی وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے لیکن وہ جنہوں نے انکار کیا' کہتے ہیں کہ اللہ کا اس مثال (کے بیان کرنے) سے کیا مقصد تھا (وہ) بہتیروں کو اس کے ذریعہ گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت دیتا ہے لیکن گمراہ تو صرف بدکاروں کو ہی کرتا ہے۔ (یعنی) وہ جو اللہ کے ساتھ پیمان وفا پختہ کرنے کے بعد اسے توڑ دیتے ہیں اور جن (رشتوں) کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر دیتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے ہیں یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔ تم لوگ خدا سے کیونکر منکر ہوتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر تم پر موت طاری کرے گا پھر زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ وہ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے دنیا کی تمام چیزیں پیدا کیں پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا اور سات آسمان نہایت عمدگی سے ترتیب دیئے اور وہ ہر بات کو جانتا ہے۔

شرح:- پہلے اور دوسرے رکوع میں متقی اور مومن' کافر اور منافق کے اوصاف و اعمال کی توضیح و تشریح ہو چکی ہے اب خداوند کریم دنیا بھر کے لوگوں کو مخاطب کرکے فرماتا ہے کہ دیکھو میں تمہارا' تمہارے آباؤ اجداد کا اور سب مخلوقات کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہوں۔ یہ نرم و ملائم زمین جو تمہارے پاؤں تلے بچھی ہے اور یہ نیلگون آسمان جو سائبان کی طرح تمہارے سروں پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ ہم نے ہی پیدا کیا۔ اور ہم ہی بادلوں کو بناتے اور پھر بادلوں سے مینہ برسا کر زمین میں طرح طرح کے پھل' اناج اور دانے اگاتے ہیں تاکہ تم کھاؤ پیو اور خوش رہو تمہاری عقل و بصیرت بھی اس بات پر گواہی دیتی ہے کہ بجز ہمارے کوئی دوسری ہستی نہ تمہیں پیدا کر سکتی ہے اور نہ کوئی دوسرا تمہاری روحانی و جسمانی نشوونما کر سکتا ہے۔ کسی کو یہ طاقت حاصل نہیں کہ وہ زمین کا فرش بچھا

Marfat.com

سکے یا آسمان کو جس طرح بلا ستون کھڑا دیکھ رہے ہو تمہارے سروں پر کھڑا کر سکے کون ہے جو بادل بنائے اور کون ہے جو پانی اور مٹی کے امتزاج سے رنگا رنگ کے پھول' طرح طرح کے میوے اور قسم قسم کے دانے اگا سکے؟ ہمارے سوا کوئی نہیں اور یقیناً" کوئی نہیں۔ پس تم پر لازم ہے کہ تم بھی ہماری ہی عبادت کرو اور یقین کرو کہ تمہارا اور کوئی معبود نہیں تمہاری یہ توجہ تمہیں متقی بنادے گی مگر یاد رہے کہ جب تمہارا ضمیر گواہی دے چکا اور آنکھ مشاہدہ کر چکی کہ ان اشیاء کے بنانے میں ہمارا کوئی شریک کار نہیں تو پھر ہماری عبادت میں بھی کسی دوسرے کو شریک نہ کرنا۔ جب مانگو ہم سے ہی مانگو اور جب سجدہ کرو ہماری ہی بارگاہ میں کرو۔ اے لوگو! تمہیں رہنے سہنے اور متمدن زندگی بسر کرنے کے لئے ایک ایسے ضابطے اور دستور کی ضرورت ہے جو تمہاری صحیح صحیح رہنمائی کر سکے' اس غرض سے ہم نے قبل ازیں متعدد کتابیں نازل فرمائیں اور اب تمہارے اور ان لوگوں کے لئے جو قیامت تک آنے والے ہیں ہم نے اپنے ایک بندے پر یہ قرآن نازل کیا ہے۔ اگر دنیا جہان کے لوگ مل کر بھی اس جیسی ایک آیت بنانا چاہیں تو نہیں بنا سکتے۔ یہ تمہارے لئے مشعل ہدایت ہے۔ اپنی روز مرہ کی زندگی میں اس سے سبق سیکھو اگر تم نے محض ہٹ دھرمی اور ضد سے ہماری کتاب پر عمل نہ کیا اور ہمارے احکام نہ مانے۔ مجھے اپنا رب نہ جانا اور میری مہربانیوں کے شکر گذار نہ ہوئے تو جب اس چند روزہ زندگی کے بعد ہمارے حضور میں حاضر ہو گے تو نافرمانی کی پاداش میں دوزخ کی آگ کا ایندھن بنو گے۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے مجھے مانا' میری عبادت کی اور قرآن کو اپنا دستور العمل بنایا وہ ابدی زندگی سے اور ہماری عنایتوں سے شاد کام ہوں گے۔ ان کو وہاں بھی ایسی پُر لطف نعمتیں ملیں گی جیسی یہاں دنیا میں اکثر کو میسر ہیں۔ اگرچہ آنے والی زندگی کی نعمتوں کا صحیح صحیح اندازہ تمہیں معلوم نہیں ہو سکتا تاہم مثال کے طور پر یوں سمجھ لو کہ جیسے پھل' میوے اور اناج وغیرہ یہاں کھاتے ہو وہاں بھی کھاؤ گے۔ ان کی ظاہری شکل و شباہت تو دنیاوی چیزوں کے مشابہ ہو گی مگر کیفیت بالکل مختلف ہو گی۔ نیز وہاں تنہائی اور تجرد ہی کی زندگی نہ ہو گی بلکہ تمہارے ساتھی بھی ہوں گے اور پاکباز عورتیں بھی گویا جو چیزیں تم دنیا میں عیش و عشرت کا سامان سمجھتے ہو وہ تمہیں وہاں بھی میسر ہوں گی مگر اختلاف کیفیت کے ساتھ۔ نہ تو وہاں کوئی کثیف چیز ہو گی اور نہ ایسی جو طبیعت پر گراں گذرے۔ ہر طرف راحت و امن برستا ہو گا۔ نیز یاد

Marfat.com

رہے کہ آنے والی زندگی کا نقشہ کھینچنے کے واسطے ہم نے پھلوں اور عورتوں کا ذکر کیا ہے۔ ایسا بیان ہمارے لئے کچھ بعید از شان نہیں کیونکہ تمہارے ذہن میں صرف وہی چیز آسکتی ہے جو تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہو۔ جنت اور وہاں کی زندگی کی پوری کیفیت تمہیں اس دنیا میں معلوم ہو ہی نہیں سکتی وہ ایک نہایت پاکیزہ، پرلطف اور خوشنما جگہ ہے جتنی بات تم سمجھ سکتے ہو، مثال دے کر سمجھادی گئی ہے۔ ممکن ہے اس تمثیل کو سن کر بعض لوگ کج بحثی کرنے لگیں۔ مگر یاد رہے کہ ایسا وہی کریں گے جو فطرت سلیم کو ضائع اور ضمیر کو مردہ کر چکے ہیں۔ ایسے لوگوں کو زندگی کا صحیح راستہ نہیں ملا کرتا۔ یہ لوگ اس کے برعکس کرتے ہیں۔ یعنی اپنوں سے قطع تعلق کرتے اور دنیا میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے میں مشغول رہتے ہیں۔ یہی لوگ آگے چل کر ان نعمتوں سے محروم رہیں گے۔ اور موت کے بعد کی زندگی میں خسارہ اٹھائیں گے۔ مگر کسی شخص کے لئے یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ باغیانہ اور منکرانہ زندگی بسر کرنے پر جرات کر سکے۔ ایک زمانہ وہ تھا جب تمہارا نام و نشان تک نہ تھا۔ ہم نے تمہیں پیدا کیا۔ اور ہم پھر اس طرح تمہارا نام و نشان مٹادیں گے۔ پھر دوسرے جہان میں بھی زندہ کر کے لے جائیں گے۔ اور حساب کتاب لیں گے۔ ہم نے تم کو اور زمین و آسمان کی کل چیزوں کو پیدا کیا اور تلے اوپر نہایت خوشنما سات آسمان بھی بنائے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم ہم پر ایمان نہ لاؤ اور ہماری ہی عبادت نہ کرو۔

ترجمہ آیات ۳۰-۳۹:- اور (اے نبی یاد کرو) جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین میں ایک نائب مقرر کرنے کو ہوں انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ! کیا تو اسے نائب مقرر کرے گا جو زمین میں فساد پھیلائے اور خون بہائے۔ حالانکہ ہم (ہر وقت) تیری حمد و ثنا میں مشغول رہتے ہیں۔ ارشاد ہوا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے اور (اللہ نے) آدم کو سب چیزوں کے نام سکھادیئے۔ پھر فرشتوں کے روبرو وہ چیزیں پیش کیں اور کہا ان کے نام بتاؤ اگر تم (اپنے دعویٰ میں) سچے ہو (اس پر فرشتوں نے) کہا اے اللہ! تو پاک ہے ہم تو اس قدر جانتے ہیں جس قدر تو نے ہمیں بتایا۔ بیشک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔ (اللہ نے) کہا اے آدم! تم ان کو ان (اشیاء) کے نام بتاؤ۔ پس جب اس نے ان چیزوں کے نام بتادیئے تو ارشاد ہوا کہ کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ میں زمین و آسمان کے غیب سے پوری طرح واقف ہوں اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو (وہ) اور جو چھپاتے ہو وہ میں جانتا

Marfat.com

ہوں اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے نہ مانا' گھمنڈ کیا اور کافروں میں شمار ہوا اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم میاں بیوی جنت میں سکونت اختیار کرو اور جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ اور (دیکھنا) اس درخت کے نزدیک نہ جانا ورنہ ظالم قرار پاؤ گے۔ پھر شیطان نے انہیں ڈگمگا دیا اور اس جگہ سے جہاں وہ تھے ان کو نکلوا دیا۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لئے زمین میں ٹھکانا ہے اور تمہیں وہاں ایک (مقررہ) وقت تک فائدہ حاصل کرنا ہے۔ پھر آدم نے اپنے رب (کے القاء) سے چند کلمات معلوم کر لئے پس اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ تم سب یہاں سے نکل جاؤ۔ اور اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی (پیغام) ہدایت پہنچے تو وہ جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جن لوگوں نے ایمان لانے سے انکار کیا اور ہماری نشانیوں کو جھٹلایا وہ دوزخی ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں اللہ جل شانہ نے اپنی شان ربوبیت اور خالقیت کو پیش کر کے لوگوں کو حکم دیا۔ کہ بس اسی کے ہو کر رہیں اور اسی کی عبادت کریں اور فرمانبرداروں کو جنت کا مژدہ سنایا۔ اس رکوع میں خداوند کریم نے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کو جملہ مخلوقات حتیٰ کہ ملائکہ سے بھی افضل و اعلیٰ بنایا۔ اسے ہر ایک چیز کے خواص' نام' قوانین' صنعت اور آلات صنعت کا پورا پورا علم عطا کیا۔ معقولات' محسوسات' تخیلات اور تصورات سے مکمل طور پر بہرہ ور فرمایا۔ علم غیب کے سوا وہ کون سی شے ہے۔ جس کا علم انسان کو نہیں؟ روح کے علاوہ کون سی چیز ہے جسے انسان بنانا نہیں جانتا؟ جڑی بوٹیوں کے خواص' ماہیات' تاثیرات اور نفع نقصان کا علم جس طرح انسان کو عطا ہوا ہے۔ مٹی' لوہے' تانبے' پیتل اور پتھر وغیرہ کے خواص اور ان سے فائدہ حاصل کرنے کے طریقے جس طرح انسان کو بتائے گئے ہیں۔ تمام مخلوقات میں کسی دوسرے کو معلوم نہیں۔ اسی طرح روحانیات میں بھی انسان دیگر مخلوقات پر ایک نمایاں فوقیت رکھتا ہے۔ اللہ عز و جل انسان کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتے ہیں کہ دیکھو! ہم نے تمہیں فرشتوں سے بھی افضل و اعلیٰ بنایا اور انہیں حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کر کے اپنے عجز و انکسار

Marfat.com

اور اس کی برتری کا اعتراف کریں۔ ہمارے اس حکم کی تعمیل میں صرف عزازیل نے انکار کیا اور اس نافرمانی کی پاداش میں اپنے منصب سے معزول ہو کر چاہِ ضلالت میں گر پڑا۔ اور ہمیشہ کے لئے لعین ٹھہرا۔ اے اولاد آدمؑ ہم نے تمہیں زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے لیکن یہ بھی سن رکھو کہ اگر تم نے ہمارے احکام کو ماننے سے انکار کیا اور سرکشی کی تو تمہارا بھی وہی حشر ہوگا جو ابلیس لعین کا ہوا۔ ہاں اگر کبھی بھول جاؤ تو جس طرح آدمؑ نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا تھا اور فوراً" ہی **ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخسرین** کہہ کر توبہ کر لی تھی اسی طرح جب تم سے کوئی گناہ یا غلطی ہو جائے تو نادم ہو کر فوراً" توبہ کر لیا کرو شیطان تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ قدم قدم پر تم کو دھوکا دینے کی کوشش کرے گا۔ مگر جو لوگ ہدایت کے خواہاں ہوں گے اور قرآن پر ثابت قدم رہیں گے وہ شیطانی زد سے بچے رہیں گے اور جو ہماری' ہمارے احکام کی اور قرآن کی پرواہ نہ کریں گے وہ کافروں میں شمار ہو کر عذاب دوزخ کی سزا بھگتیں گے۔

ترجمہ آیات ۴۰۔۴۶:۔ اے اولاد یعقوب! میرے ان احسانات کو یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور اس عہد کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا۔ میں بھی تمہارا عہد پورا کروں گا اور صرف مجھ سے ڈرتے رہو۔ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو میں نے تمہاری کتابوں کی تصدیق میں نازل کی ہے اور سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بنو اور میری آیات (میں تحریف کر کے ان) کے عوض حقیر معاوضہ نہ لو اور صرف مجھ سے ڈرتے رہو۔ اور سچ کو جھوٹ کا جامہ نہ پہناؤ اور نہ سچ کو چھپاؤ۔ در آنحالیکہ تمہیں اس کا علم ہو اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دو۔ اور خدا کے حضور جھکنے والوں کے ساتھ تم بھی جھکا کرو۔ (یہ کیا بات ہے؟ کہ) تم لوگوں کو تو نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھلا رکھا ہے حالانکہ تم کتاب الٰہی پڑھتے ہو۔ کیا تم نہیں سمجھتے اور (سب باتوں میں) صبر و صلوٰۃ سے مدد لیا کرو۔ یقیناً" یہ مشکل ہے مگر ان خاکساروں کے لئے (کچھ مشکل) نہیں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے پروردگار سے ملنے والے ہیں اور اسی کے حضور لوٹ کر جانے والے ہیں۔

شرح:۔ پچھلے چار رکوعوں میں اللہ عز و جل نے دنیا جہان کی تمام قوموں کو مختلف طریقوں سے سمجھا دیا کہ انسان ہماری عبادت کئے بغیر نجات اخروی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس رکوع میں خدائے ذوالجلال نے یہودیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو ہم نے تم پر

Marfat.com

بیشمار مہربانیاں کیں۔ اب تم پر بھی لازم ہے کہ تورات میں ہم نے جس قدر احکام نازل فرمائے ہیں۔ بلا تاویل اور بلا حیل و حجت ان پر عمل کرو۔ تم ہر روز تورات میں پڑھتے اور خوب جانتے ہو کہ اگر نیک نیتی اور خلوص سے ہماری عبادت کی اور تورات پر پورا پورا عمل کیا تو تمہیں دونوں جہانوں میں کامیابی حاصل ہوگی اور اگر نافرمانی کی تو ذلت و رسوائی حصہ میں آئے گی۔ آؤ ہمارا حق ادا کرو۔ ہم سے جو عہد باندھا تھا اسے پورا کرو۔ پھر دیکھو ہم کس طرح اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔ تمہاری کتاب میں ہم نے جس جلیل القدر پیغمبر کے بھیجنے کی بشارت دی تھی اور جس کے انتظار میں تم چشم براہ تھے وہ آچکا ہے اس کو ہم نے ایک ایسی کتاب عطا کی ہے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ سب سے پہلے تم پر فرض ہے کہ اس کتاب پر ایمان لاؤ اور اس کی تعلیم پر عمل کرو ایسا نہ ہو کہ چھوٹتے ہی انکار کرنے لگو اور دوسروں کو بھی گمراہ کرو اگر تم ایمان لے آؤ گے تو تمہاری دیکھا دیکھی اوروں کو بھی نور ہدایت سے فیض حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔ اور وہ بھی قرآن کو بسرو چشم مان لیں گے مگر جو تم ہی نے انکار کیا تو بتاؤ دوسرے جہلاء کا کیا ہوگا؟ وہ تو کفر و انکار میں تم سے بھی دو قدم آگے بڑھ کر نکلیں گے۔ پھر سب کا گناہ تمہارے اوپر ہوگا۔ تم میں سے بعض لوگوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا ہے کہ جب ان سے تورات کا کوئی حکم یا شریعت کا کوئی مسئلہ پوچھا جاتا ہے تو وہ لوگوں سے دنیاوی معاوضہ لے کر حسب منشاء مسئلہ بیان کر دیتے ہیں۔ اور دور از کار تاویلیں کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہماری آیات اور ہمارے احکام کو اس طرح سستے داموں بیچ کر وہ کوئی مستقل فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ انہیں ایک دن مر کر ہمارے پاس آنا ہے۔ لہٰذا اگر وہ ڈریں تو ہم ہی سے ڈریں۔ اور اگر فائدے کے متوقع ہوں تو صرف ہم ہی سے۔ حق و باطل کو' سچ اور جھوٹ کو' نقل اور اصل کو آپس میں خلط ملط نہ کرو۔ جب تم ایسا کرتے ہو تو کیا تمہارا ضمیر تمہیں ملامت نہیں کرتا؟ ضمیر سے ہرگز غداری نہ کرو۔ نماز تم پہلے بھی پڑھا کرتے تھے مگر آؤ اب قرآن کو ماننے والوں کے ساتھ مل کر پڑھو اور ان کی جماعت میں شامل ہو کر ہمارے حضور میں جھکو۔ تم لوگوں کو ہدایت کیا کرتے تھے کہ نماز ادا کرنی چاہئے۔ اور جماعت کے ساتھ مل کر رہنا چاہئے۔ اب بھی تم میں سے حق گو علماء یہی کہتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ تم لوگ اس حکم ربانی پر خود عمل پیرا نہیں ہو۔ حالانکہ تورات تمہارے سامنے ہے۔ تم اسے پڑھتے اور سمجھتے ہو اگر قرآن کو اپنا

Marfat.com

امام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول تسلیم کرنے میں مخالفوں کی طرف سے تم پر کچھ سختی ہو اور تمہارے راستے میں روڑے اٹکائے جائیں تو صبر سے کام لو اور نماز پڑھ کر خدا سے مدد مانگو۔ اگرچہ مخالفتوں کے باوجود اندیشہء سود و زیان سے برتر ہو کر قبول حق کرنا ذرا مشکل ہے مگر ان کے لئے مشکل نہیں جو خدا کے حضور کھڑا ہونے سے لرزتے، کانپتے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ انہیں تو یہ یقین ہوتا ہے کہ ہمیں بھی مرنا اور ایک روز خدا کے پاس جانا ہے۔ اگر یہاں اس کے احکام پر عمل نہ کیا تو وہاں کیا منہ دکھائیں گے۔

ترجمہ آیات ۴۷-۵۹:- اے اولاد یعقوب! میرے احسانات کو یاد کرو جو میں نے تم پر کئے اور یہ کہ تمہیں تمام اہل جہان پر فضیلت دی تھی اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول ہو گی اور نہ کسی سے معاوضہ لیا جائے گا اور نہ انہیں امداد ہی ملے گی۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے نجات دی جو تمہیں سخت عذاب پہنچاتے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا۔ پس تم کو تو بچا لیا اور آل فرعون کو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے غرق کر دیا اور (یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ کیا پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کی پرستش شروع کر دی اور (اس طرح تم نے) اپنے آپ پر ظلم کیا پھر اس کے بعد (بھی) ہم نے تم کو معاف کر دیا تاکہ تم شکر کرو۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے موسیٰ کو کتاب اور قانون فیصل دیا تاکہ تم ہدایت پاؤ اور (وہ بھی یاد کرو) جبکہ موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بیشک تم نے بچھڑے کو معبود بنا کر اپنے آپ پر بڑا ظلم کیا۔ پس اپنے خالق کی طرف رجوع کرو اور اپنی جانوں کو مارو کہ تمہارے لئے تمہارے پروردگار کے نزدیک یہی بات بہتر ہے۔ چنانچہ اللہ نے تمہاری توبہ قبول کر لی۔ بیشک وہ درگزر کرنے والا مہربان ہے۔ اور (یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ! ہم ہرگز تم پر ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک اللہ کو آنکھوں سے نہ دیکھ لیں پس تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تم پر بجلی گری۔ پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تمہیں زندہ کیا تاکہ تم شکر بجا لاؤ اور تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور من و سلویٰ اتارا اور (اجازت دی

Marfat.com

کہ) جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا کی ہیں انہیں (شوق سے) کھاؤ اور انہوں نے ہمارا تو کچھ نہیں بگاڑا بلکہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے رہے اور (یاد کرو) جب ہم نے کہا کہ اس گاؤں میں داخل ہو جاؤ پس اس میں سے جہاں سے چاہو بافراغت کھاؤ اور (شہر کے) دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور بخشش طلب کرنا تاکہ ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں اور نیکی کرنے والوں کو ہم زیادہ اجر دیں گے۔ پھر جو کچھ کہا گیا تھا ظالموں نے اسے بدل دیا۔ پس ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔ کیونکہ انہوں نے حکم عدولی کی تھی۔

شرح :۔ پچھلے رکوع میں یہود کو قرآن پاک پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی تھی۔ انہیں جتایا گیا تھا کہ سب سے پہلے تمہیں ہی اس نور ہدایت کو خوش آمدید کہنا چاہیے۔ یہاں یہود کی لاتعداد نافرمانیوں کی طویل فہرست میں سے چند ایک کا ذکر فرمایا اور اپنے بے شمار احسانات کو یاد دلایا۔ پھر روز حشر اور یوم الحساب کا نقشہ کھینچ کر آخرت سے ڈرایا کہ اگر عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو قرآن پر ایمان لے آؤ۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے یہودیو! میرے ان احسانات کو یاد کرو جب تم اپنی بد اعمالیوں اور سیاہ کاریوں سے اتنے ذلیل و خوار ہو چکے تھے کہ مصری قبطیوں کے ہاں غلامانہ زندگی بسر کر رہے تھے اور تمہاری قومیت اور شخصیت بالکل مٹ چکی تھی۔ اس وقت ہم نے تمہیں تمہارے دشمنوں کے ہاتھوں سے نجات دلائی۔ آزاد کرایا اور ایک سرسبز شاداب ملک کی حکومت عطا فرمائی۔ اگر تم نے ہمارے احکام کو مان لیا تو فبہا ورنہ اس دن کیا کرو گے جب نفسا نفسی کا معاملہ ہو گا اور کوئی انسان کسی دوسرے کے تو کیا کام آئے گا خود اپنا ہوش نہ ہو گا۔ اگر تم قرآن پر ایمان نہ لائے تو اس دن تمہارے باپ دادوں اور ولیوں، بزرگوں کی سفارشیں ہرگز تمہارے حق میں مفید نہ ہوں گی۔ تم یہاں تو ایک دوسرے کو رشوت اور عوضانہ دے کر کام نکال لیتے ہو مگر وہاں اس قسم کے فریب ہرگز نہ چلیں گے۔ کیا ہمارے احسانات تم بھول چکے ہو۔ وہ وقت تو یاد کرو جب تمہارے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو قبطی لوگ اسے مار ڈالتے اور اگر لڑکی ہوتی تو اسے زندہ رہنے دیتے۔ ذرا دل میں سوچو تو سہی، تمہارے لئے یہ کتنی خوفناک مصیبت تھی۔ اور تمہاری یہ حالت تھی کہ خوف کے مارے دم نہ مار سکتے تھے۔ پھر ہم نے تم پر فضل کیا اور اس مصیبت سے تم کو نجات دلائی اور دیکھو جب تم موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھاگ کر

مصر سے کنعان آ رہے تھے اور فرعون نے تعاقب کر کے تمہیں دریا کے کنارے آ پکڑا تھا اگر اس وقت ہم تمہارے لئے دریا کو پھاڑ کر رستہ نہ بنا دیتے اور تمہیں وہاں سے صحیح و سالم گذار کر تمہارا تعاقب کرنے والوں کو منجدھار میں غرق نہ کر دیتے تو اسی دن تمہارا نام و نشان مٹ جاتا۔ ذرا ہمارا کرم بھی دیکھو اور پھر اپنی ناشکری بھی۔ افسوس! کیا تم سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ ان احسانات ہی کو یاد کر کے ہم پر اور ہماری کتاب پر ایمان لے آؤ۔ اور ہمارے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ اور پھر اس سے بڑھ کر ہم نے اس وقت تم پر احسان کیا جب موسیٰ علیہ السلام کو چالیس دن کے لئے کوہ طور پر طلب کیا تھا اور تم نے ایک بندۂ حرص و ہوا سامری کی پیروی کر کے گوسالہ کا بت بنا کھڑا کیا اور بجائے مجھ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کے جس نے تم پر ان گنت احسان کئے تھے۔ اس بچھڑے کی عبادت شروع کر دی جو نہ تمہیں کوئی نفع دے سکتا تھا اور نہ نقصان پہنچا سکتا تھا۔ بلکہ اسے تو اپنی بھی خبر نہ تھی۔ ذرا سوچو تو سہی یہ کتنا بڑا ظلم ہے پھر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شکر بجا لاؤ۔ اور تمہاری رہنمائی کو ایک کتاب عطا کر دی۔ مگر تم نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے تم سے کہا کہ چونکہ تم نے گوسالہ کی پرستش کر کے ایک گناہ عظیم کا ارتکاب کیا ہے تم پر لازم آتا ہے کہ اپنے صانع حقیقی کے سامنے گڑگڑا کر توبہ کرو اور اپنی جانوں کو مارو کہ معافی مانگنے کے لئے اس سے زیادہ بہتر کوئی طریقہ نہیں۔ اگر تم نے توبہ کر لی تو وہ تمہیں معاف کر دے گا۔ مگر اس کے بعد تم نے موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ خدا کو ہمیں ہماری آنکھوں سے دکھاؤ۔ حالانکہ تمہیں اسے دیکھنے کی تاب ہی نہ تھی اور پھر جب ہم نے کہا کہ آؤ۔ ہمیں دیکھو تو دہشت کے مارے زمین پر ایسے گرے کہ کئی روز تک تمہیں اپنی خبر ہی نہ رہی۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے تم پر رحم کیا تاکہ تم ہمارے شکر گذار ہو کر زندگی بسر کرو۔ کیا ہمارا یہ احسان کچھ کم تھا پھر کیا وجہ ہے کہ تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے۔ کہ قرآن کو ہماری کتاب مان کر اس پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ پھر جب تم جنگلوں میں مارے مارے پھر رہے تھے تو سائے کے لئے بادل اور کھانے کے لئے تمہیں من و سلویٰ عطا کیا اور ہر صاف ستھری چیز تمہارے لئے مباح کی۔ مگر تم نے مطلق پرواہ نہ کی۔ اور ہمیشہ نافرمانی کرتے رہے۔ پھر ہماری مہربانی دیکھو اور اپنی کور چشمی کہ ہم نے تمہیں بیت المقدس میں فاتحانہ طور پر داخل ہونے کو کہا اور حکم دیا کہ جب شہر کو فتح کر لو تو انکساری کے ساتھ۔

Marfat.com

ہمارا شکر بجالاؤ اور ہم سے اپنے گذشتہ گناہوں کی معافی چاہو مگر تم نے اس کے برعکس کیا اور اپنی اکڑفوں دکھائی اور بجائے معافی چاہنے کے گستاخانہ روش اختیار کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تم پر آسمانی بلائیں اور وبائیں آئیں اور تم لوگ ذلیل و رسوا ہوئے۔ یاد رکھو اگر قرآن کو اپنا دستور العمل نہ بناؤ گے تو پھر اس طرح رسوا اور خوار ہو گے۔

ترجمہ آیات ۶۰ - ۶۱:- اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے واسطے پانی طلب کیا تو ہم نے حکم دیا کہ اپنے عصا کو پتھر پر مارو۔ پس (ان کا پتھر کو مارنا تھا کہ) اس میں سے بارہ چشمے جاری ہو گئے۔ اس پر ہر گروہ نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر لیا (ہم نے حکم دیا کہ) اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کھاؤ پیو اور ملک میں فساد نہ مچاتے پھرو۔ اور (یاد کرو) جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ہرگز ایک کھانے پر اکتفا نہیں کر سکتے۔ پس اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کرو کہ ہمارے لئے زمین میں سے اگنے والی چیزیں مثلاً "ساگ پات' کھیرے ککڑی' غلہ گندم' مسور اور پیاز پیدا کرے (موسیٰ نے کہا) کیا تم ایک بہتر چیز کے بدلے ادنیٰ چیز لینا چاہتے ہو؟ پس (ہم نے حکم دیا) جاؤ کسی شہر میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم نے مانگا ہے۔ تمہیں ملے گا۔ اور ان پر ذلت و محتاجی مسلط کر دی گئی اور وہ غضب الٰہی کے مستحق ہوئے۔ اس لئے کہ وہ اللہ کے احکام سے انکار کرتے اور نبیوں کو ناحق قتل کیا کرتے تھے۔ ان کے ایسا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ گناہ کرتے اور حد سے بڑھ جایا کرتے تھے۔

شرح:- چھٹے رکوع میں یہود کے ان مصائب کا ذکر ہوا جن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں چھٹکارا دیا تھا اور بتایا گیا ہے کہ ہر چند اللہ عزوجل نے انہیں ذلت و رسوائی کی زندگی سے نکال کر عزت و وقار اور تسلیم و رضا کی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دی۔ مگر انہوں نے ایک نہ مانی نتیجہ جو ہونا تھا وہ ہوا۔ نافرمانی اور حیا سوز عادات ان کی زندگی کا جزو لاینفک ہو گئیں اور یہی چیز ان کی تباہی کا باعث ہوئی۔ اس رکوع میں اللہ عزوجل نے بتایا ہے کہ باوجودیکہ انہوں نے کفر و عصیان کا وطیرہ اختیار کیا ہم نے انہیں ہر طرح کی آسائش اور آسودگی عطا کی مگر پھر بھی وہ شکر نہ بجالا سکے۔ بندہ فرمانبردار ہو کر نہ رہے۔ انسانی صفات کو کھو کر وحوش و بہائم سے جا ملے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے اولاد یعقوب! کیا تمہیں یاد ہے جب ملک شام کے گھنے جنگلوں اور عرب کے تپتے صحراؤں میں تم مارے مارے پھر رہے تھے اور تمہیں پانی تک پینے کو میسر نہ آتا تھا جب کوئی تدبیر نہ چل سکی اور لگے تم پیاسے مرنے تو

Marfat.com

ہمارے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام سے تم نے درخواست کی کہ اے موسیٰ! آپ خدا سے دعا کریں کہ وہ ہمارے پینے کو اس صحرا میں سے پانی کے چشمے بہادے پھر ہم کبھی کوئی نافرمانی نہ کریں گے اور ہمیشہ اس کے حکم کے مطابق عمل کریں گے۔ چنانچہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ لو۔ انہیں ایک اور معجزہ دکھاؤ۔ تمہارے ہاتھ میں جو عصا ہے اسے پتھر پر مارو۔ دیکھو۔ اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلیں گے۔ اور تمہاری قوم کے بھی بارہ ہی قبیلے ہیں۔ ہر ایک قبیلے کو ایک ایک چشمہ دے دو۔ تاکہ ان میں لڑائی جھگڑا نہ ہو۔ یہ سب کچھ ہوا مگر تم پھر گمراہ ہو گئے۔ اور لگے نافرمانیاں کرنے۔ تمہاری ناشکری کی یہ حالت تھی کہ من وسلویٰ کو چھوڑ کر جو تمہیں بلامشقت ہر روز میسر آجاتا تھا تم نے ساگ پات ہم سے طلب کیا۔ حالانکہ یہ چیزیں من وسلویٰ کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھیں۔ بہرحال جو تم نے مانگا ہم نے دیا۔ مگر پھر بھی تم شکر گذار نہ ہوئے اور ہمارے جملہ احکام کی نافرمانی کی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو ایک ایک کر کے جھٹلا دیا کیونکہ تمہاری عادت ہی کچھ ایسی ہو گئی تھی کہ تم کوئی اچھا کام نہ کر سکتے تھے۔ پس تمہیں ذلیل ورسوا کر دیا گیا۔

ترجمہ آیات ٦٢ - ٧١:- بیشک جو لوگ ایمان لائے اور وہ جو یہودی' نصرانی اور صابی ہوئے۔ ان میں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور ان کو (آئندہ) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ حزن و ملال اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تم پر طور کو اٹھا کھڑا کیا (اور حکم دیا تھا کہ) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھو تاکہ (عذاب الٰہی سے) بچ جاؤ۔ پھر تم نے اس کے بعد منہ موڑ لیا۔ پس اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی' تو تم ضرور نقصان اٹھاتے اور یقیناً" تم کو ان لوگوں کا حال بھی معلوم ہو چکا جنہوں نے تم میں سے ہفتہ کے حدود سے تجاوز کیا۔ پس ہم نے ان سے کہہ دیا کہ (جاؤ) ذلیل وخوار بندر ہو جاؤ۔ پس ہم نے اس واقعہ کو اس زمانے کے لئے اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے عبرت' اور عذاب الٰہی سے ڈرنے والوں کے لئے نصیحت بنا دیا اور (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو۔ وہ کہنے لگے کہ کیا آپ ہم سے ٹھٹھا کر رہے ہیں؟ (موسیٰ نے) کہا

Marfat.com

کہ خدا مجھے (اس بات سے) پناہ میں رکھے کہ نادانوں میں میرا شمار ہو۔ انہوں نے کہا (اگر ایسا ہی ہے تو) اپنے رب سے کہو کہ ہمیں واضح کرکے بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ (موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے کہ گائے ایسی ہو جو نہ بوڑھی ہو اور نہ بچھیا۔ درمیانی عمر کی ہو۔ پس جو کچھ تمہیں حکم دیا گیا ہے اس کی تعمیل کرو۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے کہو کہ ہمیں (یہ بھی) بتائے کہ اس کا رنگ کیا ہو (موسیٰ نے کہا) وہ فرماتا ہے کہ نمایاں زرد رنگ کی ہو جو دیکھنے والوں کو بھلی معلوم ہو۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے کہو۔ وہ ہمیں صاف صاف بتائے کہ کیسی گائے ہو۔ بیشک اس گائے کی پہچان ہمارے لئے مشکل ہو گئی ہے اور اگر خدا نے چاہا (اب) ہم کو ضرور صحیح پتہ مل جائے گا۔ (موسیٰ نے) کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو ایسی محنت کش ہو کہ ہل میں جوتی جائے اور نہ کھیتی کو پانی دیتی ہو۔ صحیح و سالم اور داغ دھبے سے پاک ہو انہوں نے کہا کہ اب آپ نے ٹھیک بات کہی چنانچہ انہوں نے اسے ذبح کیا اگرچہ وہ (ایسا) کرنے کے لئے آمادہ نہ تھے۔

تشریح:- اس رکوع میں اللہ عزوجل نے یہود کی اس غلط فہمی کو دور کر دیا ہے کہ صرف وہی خدا کے چہیتے اور مقبول بندے ہیں اور جنت کی خوشگوار زندگی کے لطف صرف وہی اٹھائیں گے۔ باقی سب خائب و خاسر رہیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ کی خوشنودی اور اس کے انعامات کسی گروہ کے لئے خاص نہیں۔ جو اپنے قلب سلیم کے اندر ایمان رکھتا ہو۔ یعنی خدا کو' خدا کے رسولوں کو' فرشتوں اور اس کی کتابوں اور صحیفوں کو مانے ان پر عمل کرے' خوش اخلاق ہو' عبادت گذار ہو' اللہ کے بندوں کی خدمت کرے۔ احکام الٰہی پر عمل پیرا ہو' انسانیت کا صحیح نمونہ ہو' وہ خواہ کوئی ہو' کسی نام سے پکارا جائے' کسی ملک کا رہنے والا ہو۔ سیاہ ہو یا سفید اللہ کے ہاں مقبول ہو گا اور اللہ کی عنایات ہر جگہ اس کے شامل حال ہوں گی' صابی' نصرانی' یہودی اور مومن کہلانے والوں کے لئے اس کی رحمت کی تخصیص نہیں۔ اس کو صرف عمل پیارا ہے۔ ایک خود کو مومن کہلانے والا شخص صوم و صلوۃ کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ زکوۃ ادا کرنے میں اسے تامل ہے۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ کا اسے کوئی پاس نہیں۔ قرآن کے احکام کی علانیہ خلاف ورزی کرتا ہے وہ نہ کامل مومن ہے۔ نہ اللہ کا پیارا بلکہ اس کے واسطے **فسوف یلقون غیا** کی وعید ہے۔ اسی طرح ایک یہودی احکام تورات پر عمل پیرا نہیں۔ وہ آیات کی تاویل کرتا ہے ادائے فریضہ میں ست

Marfat.com

ہے۔ نبی آخر الزمان کو جس کی بشارت تورات اور انجیل میں موجود ہے۔ خدا کا آخری پیغامبر ماننے سے انکار کرتا ہے اور ان کے اسوۂ حسنہ کے مطابق جو انسانیت کا بہترین نمونہ ہے اپنا طرز زندگی نہیں بناتا۔ بلکہ دغا' فریب' کذب و افترا اور فتنہ و فساد کا بازار گرم رکھتا ہے۔ خدا کا محبوب اور آنے والی زندگی میں عذاب سے بے خوف نہیں ہو سکتا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تمہیں وہ واقعہ بھی یاد ہوگا جب تمہارے آباؤ اجداد نے سرکشی و نافرمانی کی انتہا کر دی تھی اور کوئی نصیحت ان پر کارگر نہ ہوتی تھی حتی کہ خود ہماری ذات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ تو کوہ طور کے نیچے ہم نے ان پر وہ خوف و ہراس طاری کیا۔ کہ انہیں ہلاکت سے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ پھر جب انہوں نے توبہ کی اور آئندہ کے لئے نیک رہنے کا ہم سے عہد و پیمان کر لیا تو ہم نے انہیں عذاب سے بچا لیا۔ ورنہ وہ سخت نقصان اٹھاتے۔ اس طرح جب تمہارے بزرگوں نے ہماری حکم عدولی کی اور ہفتہ کے روز بھی شکار کیا تو آخر ان پر ہمارا عذاب نازل ہوا اور ان کی شکلیں مسخ کر کے انہیں بندر بنا دیا گیا۔ یہ واقعات صرف اس واسطے رونما ہوئے تھے کہ آئندہ آنے والی نسلیں سبق سیکھیں۔ برے اور ناپسندیدہ کاموں سے بچیں اور نیکو کار ہو جائیں۔ اور نیز جب تمہیں حکم دیا گیا تھا کہ ایک گائے یا بیل ذبح کرو۔ تو اس وقت تم نے جو کج بحثی کی تھی وہ بھی تمہاری مسخ شدہ فطرت کا ایک بین ثبوت تھی۔ اس معجزہ کو دکھانے اور تمہارے دل و فریب کو عالم آشکارا کرنے سے بھی یہی مقصود تھا کہ تم میں خدا کا ڈر پیدا ہو۔ اور تم نیکو کار بن کر دنیا میں رہو سہو۔

ترجمہ آیات ۷۲ - ۸۲:- اور (یاد کرو) جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور (اپنے بچاؤ کے لئے) ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے اور اللہ ان باتوں کو ظاہر کرنے والا تھا جو تم چھپا رہے تھے۔ تو ہم نے حکم دیا کہ اس (مقتول) پر اس (ذبح شدہ گائے) کا ایک ٹکڑا مارو۔ اللہ اس طرح مردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے۔ گویا کہ وہ پتھر ہیں یا اس سے بھی بڑھ کر سخت ہیں اور بیشک پتھروں میں بعض (ایسے پتھر بھی) ہیں جن میں سے پانی کی نہریں نکلتی ہیں اور ان میں یقیناً" ایسے بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی رستا ہے اور بعض ایسے بھی ہیں جو خدا کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ اور (یاد رکھو) کہ اللہ تمہارے اعمال سے غافل

Marfat.com

نہیں (اے مسلمانو!) کیا اب بھی تمہیں توقع ہے کہ یہ لوگ تمہاری بات تسلیم کرلیں گے حالانکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو کلام الٰہی کو سنا کرتا تھا پھر اس میں تحریف کر دیتا حالانکہ وہ اسے سمجھتا اور جانتا تھا۔ اور جب وہ لوگ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں اور جب ایک دوسرے کے پاس تنہائی میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ (اے بھائیو!) کیا تم ان کو وہ راہیں بتا دینا چاہتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ تمہارے پروردگار کے سامنے انہی باتوں کی بنا پر تمہارے ساتھ مناظرہ کریں کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے؟ کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ کو ہر اس چیز کا علم ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں اور ان میں بعض ان پڑھ بھی ہیں جن کو خوش اعتقادی کی آرزوؤں کے سوا کتاب کا علم تک نہیں اور محض اٹکل پچو باتیں بنایا کرتے ہیں۔ پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے تحریر لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ (ہمارے) رب کی طرف سے ہے تاکہ اس کے عوض تھوڑی سی قیمت حاصل کرلیں۔ پس ان کے ہاتھوں نے جو کچھ لکھا وہ ان کے لئے خرابی کا باعث ہے اور جو کچھ کہ وہ کماتے ہیں وہ بھی ان کے لئے افسوس کا سامان ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ہم کو ہرگز آگ نہ چھوئے گی سوا گنتی کے چند روز کے۔ کہہ دو کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ اللہ اس کے خلاف نہ کرے گا یا تم (یونہی) اللہ سے وہ باتیں منسوب کرتے ہو جو تمہیں معلوم نہیں؟ ہاں جس کسی نے برائی کمائی اور اس کو گناہوں نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ ایسے ہی لوگ دوزخی ہیں اور وہی اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہ لوگ جنتی ہیں اور وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

شرح: ۔ اس رکوع میں اللہ جل شانہ نے یہود کو بالخصوص اور اہل دنیا کو بالعموم جتایا ہے کہ انسان کو کون کون سی صفات حاصل کرنی چاہئیں۔ کن افعال کے کرنے سے وہ اللہ کا محبوب ہو سکتا ہے اور کون سے کام اسے ہلاکت و تباہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے اے یہود! تمہیں یاد ہو گا کہ تمہارے آباؤ اجداد میں سے ایک نے اپنے ایک عزیز اور قریبی رشتہ دار کو وراثت و دولت کے لالچ میں خود قتل کر دیا تھا اور دوسروں کے سر الزام تھوپ کر ان کو ظلم و ستم کا شکار بنانا چاہا تھا۔ اسے اس دجل و فریب کے وقت بالکل خیال نہ آیا کہ زمین و آسمان اور جملہ مخلوقات کو پیدا کرنے والا خدائے علیم و بصیر ہر بات کو جانتا

ہے۔ میں لاکھ چھپاؤں اگر وہ ظاہر کرنا چاہے گا تو کچھ پیش نہ جائے گی۔ سارا پول کھل جائے گا اور ذلیل و رسوا ہو جاؤں گا۔ چنانچہ جب یہ مقدمہ ہمارے نبی کے سامنے لایا گیا تو ہم نے ایک عجیب طریقہ سے اس کا فیصلہ چکایا۔ حکم دیا کہ ایک بیل یا گائے ذبح کرو۔ اور اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا مقتول کے جسم سے مارو تم دیکھو گے کہ مقتول خود بولے گا اور صحیح صحیح واقعات بیان کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دغا باز اور فریب کار ظالم کیفر کردار کو پہنچا۔ اس معجزہ کے دکھانے سے ایک تو یہ مقصد تھا کہ تمہیں آئندہ کے لئے سبق حاصل ہو جائے اور تم اپنا ظاہر و باطن ایک جیسا رکھو۔ کبھی کسی سے جھوٹ نہ بولو۔ کسی پر تہمت نہ لگاؤ۔ دغا فریب سے کام نہ لو اور نہایت سچے اور نیک کردار بن کر آپس میں رہو سہو۔ دوسرے تمہیں یہ دکھانا اور سمجھانا تھا کہ جس طرح اس مقتول کو ایک عجیب طریقہ سے جو بظاہر تمہاری سمجھ میں نہیں آ سکتا ہم نے تم سے ہمکلام کرا دیا۔ اور وہ زندوں کی طرح باتیں کرنے لگا۔ اسی طرح جب تم ایک روز مر چکنے کے بعد ہمارے پاس واپس لوٹ کر آؤ گے تو تمہیں زندہ کیا جائے گا اور تمہارے نیک و بد اعمال کی جزا و سزا تمہیں ملے گی۔ اس روز تم کسی بات پر پردہ نہ ڈال سکو گے اور اعمال بد کا پول جب کھل جاؤ گے تو مارے شرم و ندامت کے نگونسار ہونا پڑے گا۔ پھر فرمایا ہے کہ یہ معجزے اور ایسی ہی مافوق العقل نشانیاں تمہیں اس لئے دکھائی جاتی ہیں کہ تم ابھی سے اپنے چلن کو درست کر لو تا کہ بعد میں شرمساری نہ اٹھانی پڑے۔ چاہئے کہ تمہارے دل نرم ہوں اور ہمارے احکام کو سن لینے کے بعد خشیت الٰہی سے لرز جائیں اور برا کام کرنے کی طرف مطلق مائل ہی نہ ہوں۔ مگر تم نے کسی بات سے فائدہ نہ اٹھایا مثلاً ابھی دیکھو کہ ادھر مسلمانوں میں آ بیٹھتے ہو۔ اور ان سے ہمدردانہ باتیں کرتے ہو مگر جب اٹھ کر تخلیہ میں جاتے ہو تو خود انہیں کی برائی اور انہیں کے زک پہنچانے کے منصوبے سوچنے لگتے ہو گویا تمہارا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ۔ کیا تمہارے خیال میں ہم تمہاری ان حرکتوں سے بے خبر ہیں؟ نہیں۔ ہمیں سب کچھ معلوم ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر تم یہ ظلم کر رہے ہو کہ ہماری کتاب کی اصل عبارت میں اپنی خواہشات کے مطابق تبدیل و ترمیم کرتے رہتے ہو۔ یعنی مطالب و معانی میں ردوبدل اور تاویلات سے کام لیتے ہو اور پھر کہتے ہو کہ ہم نے اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔ یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔ غور کرو کس قدر ظلم کر رہے ہو۔ کتنا جھوٹ بولتے ہو۔ ہم پر افترا باندھتے

ہو اور پھر دعویٰ یہ کہ خواہ ہم کتنے ہی گناہ کریں ہمیں دوزخ کی آگ ہمیشہ کے لئے ہرگز نہ چھوئے گی۔ شاید تم دل میں یہ سمجھے بیٹھے ہو کہ چونکہ تم اسرائیل کی اولاد میں سے ہو اور تمہارے بزرگوں پر اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے فضل و احسان کئے ہیں۔ اس واسطے تمہاری نافرمانیوں کی تم سے پرسش نہ ہو گی اور تم عذاب دوزخ سے بچے رہو گے۔ نہیں یہ بات نہیں ہو سکے گی۔ بلکہ جو بھی اللہ کو' اس کی کتابوں' رسولوں اور فرشتوں کو اور روز آخرت کو مانے اور پورے یقین سے مانے اور نیک عمل کرے وہی اہل جنت میں سے ہو گا۔ اور صرف وہی عذاب دوزخ سے بچ سکے گا۔

ترجمہ آیات ۸۳-۸۶:- اور (یاد رکھو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے ایک پختہ عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا۔ والدین کے ساتھ احسان کرنا۔ اور رشتہ داروں' یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی (سلوک سے پیش آنا) اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا' نماز قائم کرنا' اور زکوۃ دیتے رہنا۔ پھر چند آدمیوں کے سوا تم سب پھر گئے اور تم (سب) اعراض کرنے والے ہو۔ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا تھا کہ آپس میں خونریزی نہ کرنا اور نہ اپنے بھائی بندوں کو شہروں سے نکالنا۔ پھر تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور تم اس کی شہادت بھی دیتے ہو۔ اور پھر تم وہ لوگ ہو جو اپنوں کو قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو ان کے گھروں سے نکالتے اور گناہ و سرکشی کے طریقوں سے ان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو اور اگر وہ قید ہو کر تمہارے پاس آئیں تو فدیہ دے کر ان کو چھڑا لیتے ہو۔ حالانکہ ان کا نکال دینا ہی تم پر حرام کیا گیا تھا۔ کیا تم کتاب الٰہی کے بعض حصوں کو مانتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو۔ پس تم میں سے جو شخص ایسا کرے اس کی سزا دنیا کی زندگی میں سوائے ذلت اور رسوائی کے اور کیا ہو سکتی ہے اور قیامت کے دن ایسے لوگوں کو شدید ترین عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے عوض دنیا کی (چند روزہ) زندگی کو خرید لیا۔ پس ان کے عذاب میں کمی نہ کی جائے گی اور نہ انہیں کوئی مدد مل سکے گی۔

شرح:- پچھلے رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ یہود نے اپنی کتاب کی کس قدر بے قدری کی اور کس طرح اس کے معانی و مطالب میں تاویلیں کیں اور عبارت میں ردو بدل اور تحریف سے کام لیا۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ یہود کو اصل تعلیم کیا دی گئی تھی۔ تورات

Marfat.com

میں کیا کچھ لکھا تھا۔ اور ان لوگوں نے کس طرح بعض احکام بالکل پس پشت ڈال دیئے اور بعض پر طوعاً" و کرہاً" عمل کرتے رہے اور پھر اس قسم کے تمام منافق' ریاکار' بے خوف مکار اور دغاباز لوگوں کی سزا کا ذکر کیا ہے جو انہیں آنے والی زندگی میں ملے گی۔ ارشاد ہوتا ہے اے یہود! تمہیں یاد رہے کہ ہم نے تم سے بوساطت تورات یہ عہد لیا تھا کہ تم صرف ایک ہی حقیقی معبود کی عبادت کرو گے۔ نیز والدین' اہل قرابت' یتامیٰ اور مساکین کے ساتھ حسن سلوک اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ گے۔ اور لوگوں کو ہمیشہ نیکی اور ہدایت کے کام کرنے کی تلقین کرو گے اور نماز ادا کرو گے۔ جس سے تمہاری روحوں کو غذا پہنچے گی اور زکوۃ دو گے جس سے ہماری نادار مفلس مخلوق فائدہ اٹھائے گی۔ اور تمہیں اجر ملے گا۔ مگر تم لوگوں نے اس تعلیم کو سراسر فراموش کر دیا اور کھلی مخالفت پر تل گئے۔ پھر ہم نے تم سے یہ بھی عہد لیا تھا کہ دیکھو باہمی جنگ و جدال و خونریزی سے باز رہنا اور اپنے عزیز و اقارب کو ہمسایوں اور شہریوں کو تنگ کر کے ملک چھوڑ جانے پر مجبور نہ کرنا۔ مگر تم تو اس کے بالکل برعکس کر رہے ہو اور آئے دن جھوٹی سچی سازشیں کر کے اپنوں کو قتل کرتے ہو۔ تمہیں ان کی بیواؤں' یتیم بچوں اور ضعیف متعلقین پر مطلق ترس نہیں آتا۔ بعض کو تو تم ستا ستا کر ملک چھوڑ جانے پر مجبور کر دیتے ہو اور جب وہ بیچارے ملک چھوڑ جاتے ہیں اور اجنبی لوگوں کے پاس لونڈی غلام بن کر فروخت ہو جاتے یا مخالف طاقتوں کے پاس قید ہو جاتے ہیں تو تم قبیلے میں اپنی ناک رکھنے اور یہ بتانے کے لئے کہ ہم بڑی دولت والے ہیں اور اپنوں پر مال و جان تک قربان کر دینے کو تیار ہیں انہیں معاوضہ دے کر چھڑا لیتے ہو اور پھر ڈینگیں مارنے لگتے ہو۔ لوگو! تم پر تو ان کا نکال دینا ہی حرام تھا۔ اگر تم نے خدا کے حکم کی نافرمانی کر کے انہیں شہربدر کر دیا تھا اور اب انہیں چھڑا بھی لیا تو کون سا بڑا کام کیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اپنے کئے پر پچھتاتے اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے۔ الٹا احسان جتانے لگتے ہو۔ تورات کی تعلیم ہے کہ خونریزی نہ کرو اور اپنوں کو نہ ستاؤ۔ نہ انہیں شہربدر کرو۔ تم اس تعلیم کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور صریح خلاف ورزی کرتے ہو اور یہ بھی حکم ہے کہ تمہارے عزیز مصیبت کی حالت میں یا قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو ان کی امداد کرو اور انہیں چھڑاؤ اور صرف اس حصہ کتاب پر تمہارا عمل ہے۔ وہ لوگ جو اس طرح خدا کی تعلیم کا کچھ حصہ پس پشت ڈال دیتے ہیں اور کچھ حصہ پر اپنی خواہشات کے مطابق عمل کرتے ہیں ان کو آنے والی زندگی میں سخت ترین

Marfat.com

عذاب دیا جائے گا۔ اور دنیا میں انہیں ذلیل و رسوا کیا جائے گا۔ ہمیں تمہارے افعال سے پوری آگاہی ہے۔ ہم غافل نہیں اور جب ہمارے عذاب کا وقت آئے گا تو پھر تمہیں کسی سے بھی مدد نہ مل سکے گی اور نہ عذاب میں رعایت سے کام لیا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۸۷ - ۹۶:- اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ان کے بعد کئی رسول پے در پے بھیجے۔ اور عیسیٰ ابن مریم کو کھلی نشانیاں دیں اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ کیا (یہ تمہاری عادت ہو چکی ہے کہ) جب کبھی تمہارے پاس کوئی رسول ایسی چیز لے کر آئے جس کو تمہارا جی نہ چاہتا تھا تو تم نے سرکشی کی۔ سو بعضوں کو تم نے جھٹلایا اور بعض کو تم قتل کرنے لگے اور کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہے (نہیں) بلکہ اللہ نے انکار حق کے سبب ان پر لعنت کر دی ہے پس بہت کم ایمان لائیں گے۔ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے وہ کتاب آئی جو ان (کتابوں) کی تصدیق کرتی تھی جو ان کے پاس موجود تھیں اور (جس کی امید پر) یہ لوگ اس سے پہلے کافروں کے مقابلہ میں فتح و نصرت طلب کیا کرتے تھے۔ پس جب ان کے پاس وہ چیز پہنچی جس کو وہ جانتے پہچانتے تھے تو اس کا انکار کر دیا۔ پس کافروں پر خدا کی لعنت ہو۔ کیسی بری ہے وہ چیز جو انہوں نے اپنی جانوں کے بدلے خرید کی۔ یہ کہ سرکشانہ طور پر اس چیز سے انکار کیا جو اللہ نے نازل کی تھی۔ (صرف) اس لئے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل نازل کرتا ہے۔ پس وہ غضب در غضب لے کر لوٹے اور کافروں کے واسطے رسوا کن عذاب ہو گا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس پر ایمان لے آؤ تو کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اس پر تو ایمان لائیں گے اور اس کے سوا جو کچھ ہے اس سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہی ایک کلام سچ ہے اور جو کچھ ان کے پاس ہے اس کی تصدیق کرتا ہے (ان سے) پوچھو بھلا پہلے تم نبیوں کو کیوں قتل کیا کرتے تھے اگر تم (در حقیقت) مومن ہو اور بیشک موسیٰ تمہارے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کی پرستش شروع کر دی اور تم ظلم کرنے والے ہو۔ اور (یاد رہے) جب ہم نے تم سے ایک پختہ عہد لیا تھا اور تم پر کوہ طور کو اٹھا کھڑا کیا تھا (اور حکم دیا تھا) کہ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس پر سختی سے کاربند ہو جاؤ اور سنو انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے سنا اور نہیں مانتے اور ان کے کفر کی وجہ سے گوسالہ پرستی ان کے دلوں میں پانی کی طرح سرایت کر گئی۔ کہدیں کہ اگر تم اہل ایمان ہو تو پھر تمہارا یہ ایمان تمہیں بہت ہی برا

Marfat.com

حکم دے رہا ہے۔ کہدیں اگر آخرت کا گھر خدا کے ہاں دوسروں کی بجائے خاص طور پر تمہارے ہی لئے ہے۔ تو ذرا موت کی آرزو تو کرو اگر تم سچے ہو اور (یاد رکھو) وہ اپنے ان اعمال کے سبب جو ان کے ہاتھوں سرزد ہوئے ہیں اس کی ہرگز آرزو نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے اور یقیناً" تم ان کو تمام لوگوں سے بڑھ کر زندگی کا حریص پاؤ گے اور مشرکوں سے بھی زیادہ۔ ان میں سے ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ کاش! اس کی عمر ہزار برس کی ہو حالانکہ (بات یہ ہے کہ) اگر وہ لمبی عمر پائیں، تو بھی عذاب سے نہیں چھوٹ سکتے اور اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے۔

شرح: — گذشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ تورات کے ذریعہ یہود کو کیا تعلیم دی گئی تھی اور انہوں نے کس طرح اسے پس پشت ڈالا۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جس طرح موسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی ہو کر آئے اور تورات ایسی مفید کتاب ان کی ہدایت کے لئے ساتھ لائے۔ اسی طرح مختلف اوقات میں مختلف رسول آئے اور لوگوں کو وعظ و تلقین کرتے رہے۔ سب رسولوں، نبیوں اور تمام کتابوں اور صحیفوں کی تعلیم کا لب لباب وہی ہے جو تورات میں ہے۔ سب ایک ہی نصب العین کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور سب کا منتہائے مقصود یہی ہے کہ انسان مکرم عتاب و عذاب الٰہی سے دنیا و آخرت میں بالکل بچا رہے اور کبھی ذلیل و رسوا نہ ہو۔ اس واسطے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا اور انہیں تورات عطا فرمائی پھر اس تعلیم کو عام کرنے اور لوگوں کی اصلاح و تربیت کے لئے کئی ایک رسول بھیجے جب دنیا کا کفر و عصیان حد سے گذر گیا تو عیسیٰ ابن مریم کو نبی بنا کر بھیجا اور انہیں حیرت انگیز معجزے دکھانے کی قوت عطا کی اور روح القدس یعنی جبریل امین کے ساتھ تائید فرمائی۔ مگر اے اولاد اسرائیل! تم نے اپنے بڑوں سے لے کر اب تک ہمیشہ سرکشی کی ہے۔ جب کبھی ہمارے برگزیدہ بندے، نبی اور رسول تمہارے پاس پیغام ربانی اور مواعظ حسنہ لے کر آئے ہیں۔ تم نے بعض کی پھبتیاں اڑائیں بعض پر کذب و دروغ کی تہمتیں لگائیں اور بعض کو تو تم نے سرے سے قتل ہی کر ڈالا۔ جب کبھی تمہیں خدا کا کوئی حکم سنایا گیا تم نے یہی کہا کہ ہمارے دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ پس اس کفر و انکار کی وجہ سے تم پر لعنتیں پڑیں اور نور ایمان کی روشنی سے تم محروم رہے اور تم ہمارے اس آخری پیغام کو سننے کے لئے بڑی بے تابی کے ساتھ منتظر تھے اور ہمارے رسول کے انتظار میں چشم براہ تھے۔ لیکن جب وہ تمہارے پاس بھیجے گئے اور تم نے انہیں پہچان بھی لیا۔ کہ

Marfat.com

ہاں کی وہ نبی آخر الزمان ہیں جن کا ذکر تمہاری الہامی کتابوں میں مذکور ہے۔ تو تمہاری عقل پر ایسا پردہ پڑا کہ تم جانتے بوجھتے کے بعد ان کی اطاعت سے منحرف ہو گئے اور جو الہامی کتاب ہم نے انہیں عطا فرمائی تھی اسے ماننے سے انکار کر دیا اور اس نافرمانی کی سزا میں تم ہمارے عذاب کی لپیٹ میں آ گئے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ غرور اور تکبر میں آ کر اس حقیقت کو ماننے سے انکار کر دیا جائے جو ہم نے تم میں سے اپنے ایک نیک بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کھول دی ہے یہ ہماری مشیت ہے جسے ہم نے اس نعمت کا اہل سمجھا اسے عطا کر دی اور جو لوگ اس صداقت کو تسلیم نہ کریں گے ان پر ہمارا غضب نازل ہو گا اور انہیں بڑی سخت سزائیں دی جائیں گی۔ غور کرو کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پر ایمان لے آؤ تو کہتے ہو کہ ہمارا ایمان صرف تورات پر ہے۔ ہم کسی اور کتاب کو نہیں مانیں گے کہ ہمیں وہی بس ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تورات اور قرآن کی تعلیم میں کوئی فرق نہیں۔ ذرا تم سے کوئی پوچھے کہ بھلا اگر تم تورات پر اتنے ہی عمل کرنے والے ہو اور تمہارا جذبہ ایمان اتنا ہی صادق ہے تو تم نے اس سے پہلے اپنے نبیوں کو کیوں قتل کیا تھا تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام آئے اور انہوں نے اتنے معجزے دکھائے پھر بھی تم نہ ان کے قبع ہوئے، نہ ہماری عبادت خلوص دل سے کی بلکہ الٹا گو سالے کی عبادت شروع کر دی اور ہمارا ذرا پاس نہ کیا۔ پھر تمہاری نافرمانیوں کی وجہ سے کوہ طور کے دامن میں بالکل ہلاک و برباد کرنا چاہا۔ مگر اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کی سفارش سے تمہیں معاف کر دیا اور تم سے اقرار لے لیا کہ دیکھو تورات پر پورا پورا عمل کرنا اور رسولوں کا کہنا سننا اور ہمارے احکام کے مطابق عمل کرنا۔ مگر تم نے ہمیشہ احکام سن کر ان کی نافرمانی کی ہے تمہارے دلوں میں ایمان کہاں ہے؟ گو سالے کی عبادت میں گم ہو کر رہ گئے ہو اگر اسی کا نام ایمان ہے تو یہ بہت بری شے ہے اور تمہارا یہ خیال بھی سراپا غلط ہے کہ آخرت کا آرام و آسائش صرف تمہارے لئے ہے۔ اگر یہ صحیح ہوتا تو تم بھی ہماری راہ میں کٹ مرنے کو تیار ہوتے۔ برعکس اس کے تم انتہائی درجہ کے بزدل ہو اور موت کے نام سے کانپتے ہو۔ تمہیں طلب شہادت کا ذوق کہاں؟ تمہیں تو یہی حیات چند روزہ نعمت عظمیٰ ہے۔ تمہیں تو بس اتنی خواہش ہے کہ ہم سے عیش و عشرت نہ چھنے۔ اسی طرح تمہارے مشرک بھائی کہتے ہیں مگر تمہارا یہ خیال نہایت بودا ہے۔ یاد رکھو کوئی شخص محض درازی عمر کی وجہ سے عذاب دوزخ سے نہیں چھوٹ سکتا۔ فرض کرو اگر ایک

Marfat.com

شخص ہزار برس تک زندہ رہے اور اس دوران میں دل کھول کر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو کیا مرنے کے بعد اسے عذاب نہ ہوگا؟ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات سے ناواقف نہیں۔

ترجمہ آیات ۹۷-۱۰۳:- (اے نبی آپ) کہہ دیں کہ جو جبرئیل کا دشمن ہے (وہ ہوا کرے) بیشک اس نے اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر اس کتاب کو نازل کیا جو ان کتابوں کی جو اس سے پہلے تھیں تصدیق کرتی ہے اور وہ ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت و بشارت ہے۔ جو اللہ کا' اس کے فرشتوں اور رسولوں کا' جبرئیل و میکائیل کا دشمن ہے یقیناً" خدا بھی ایسے کافروں کا دشمن ہے۔ اور (اے پیغمبر!) یقین جانیں کہ ہم نے آپ پر کھلے احکام نازل کئے ہیں اور بدکرداروں کے سوا کوئی ان کا انکار نہیں کر سکتا اور کیا جب کبھی انہوں نے کوئی عہد باندھا تو اس کو ان میں سے کسی نہ کسی گروہ نے پس پشت (نہیں) ڈال دیا؟ بلکہ اکثر تو سرے سے تسلیم نہیں کرتے اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول آیا جو ان کتابوں کی جو پہلے سے ان کے پاس تھیں تصدیق کرتا ہے تو ان میں سے جنہیں کتاب دی گئی تھی ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو اس طرح پس پشت ڈال دیا گویا وہ جانتے ہی نہیں اور اس چیز کے پیچھے پڑ گئے جس کو سلیمان کے عہد میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے راہ کفر اختیار نہیں کی تھی بلکہ خود شیاطین ہی کفر کے مرتکب ہوئے تھے جو لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے نیز (وہ اس چیز کے بھی پیچھے پڑ گئے) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت کو عطا کی گئی تھی اور وہ کسی کو نہیں سکھاتے تھے جب تک ان سے نہ کہہ دیتے کہ ہم تو ایک ذریعہ آزمائش ہیں۔ پس تم کافر نہ بنو (باوجود اس کے) لوگ ان سے وہ باتیں سیکھتے جن سے زن و شوہر میں جدائی ہو اور وہ اللہ کے حکم کے سوا کسی کو بھی ضرر نہیں پہنچا سکتے اور لوگوں نے وہ باتیں سیکھیں جو خود ان کے لئے ضرر کا موجب ہوں اور انہیں کوئی نفع نہ پہنچا سکیں۔ اور یقیناً" انہیں معلوم تھا کہ جن لوگوں نے اس چیز کو خرید ان کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور یقیناً" بری ہے وہ چیز جس کے عوض انہوں نے اپنے آپ کو فروخت کیا۔ کاش! انہیں علم ہوتا اور اگر وہ ایمان لے آتے اور تقویٰ کی راہ اختیار کرتے تو البتہ اللہ کے ہاں ان کے لئے بہتر اجر ہوتا۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا۔

شرح:- گیارہویں رکوع سے لے کر یہاں تک بنی اسرائیل مخاطب تھے اور انہیں ہر

Marfat.com

طرح سمجھایا گیا ہے کہ دنیا میں عزت و احترام اور آخرت میں نجات و فلاح صرف اس طرح مل سکتی ہے کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور ہمارے کلام یعنی قرآن پر عمل کرو اور اگر پہلے کی طرح ضد پر اڑے رہے تو پھر دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تمہارے لئے ذلت اور تباہی ہے۔ اس رکوع میں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا گیا ہے کہ اے پیغمبر! ہم نے دور حاضر کے یہود کو ان کے باپ دادا اور خود ان کے اپنے افعال سے آگاہ کر دیا۔ ان کے افعال کا بھانڈا نہایت اچھی طرح سے پھوٹ چکا ہے چاہئے تو یہ تھا کہ وہ آپ پر اور ہماری اس کتاب قرآن پرنور پر ایمان لے آتے مگر انہوں نے یہ عذر لنگ پیش کر دیا کہ حضرت جبرئیل ہمارے دشمن ہیں۔ کیونکہ آئے دن نبیوں پر وحی لے کر آجاتے ہیں اور ہماری باتوں سے انہیں واقف کرکے ہمیں ذلیل و رسوا کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ آپ بھی فرماتے ہیں کہ یہ کلام جبرئیل علیہ السلام ہی کے ذریعہ آپ پر نازل ہو رہا ہے لہٰذا ہم مجبور ہیں کہ جو کلام ہمارے ایک دشمن کے ذریعہ آپ پر نازل ہو اس کی مخالفت کریں۔ آپ ان یہود کو بالخصوص اور دنیا کو بالعموم پکار کر سنا دیں کہ جو جبرئیل علیہ السلام کا دشمن ہے خدا اس کا دشمن ہے کیونکہ جبرئیل امین صرف وہی کام کرتے ہیں جو خدا کی جانب سے انہیں کرنے کا حکم ملتا ہے۔ انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کو' اللہ کے فرشتوں کو اور رسولوں کو اور جبرئیل اور میکائیل کو مانے اور ان کی تعظیم کرے اور اگر اس نے دشمنی کی تو کافر ٹھہرے گا۔ یہ قرآن تو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر ہم نے نازل کیا ہے اور اس میں بالکل صاف' غیر مبہم اور آسان فہم احکام ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو دیدہ و دانستہ اس سے منحرف ہونا چاہیں اور تو کوئی انکار نہیں کر سکتا اور ان یہود کی تو یہ حالت ہے کہ روز اول سے ہی خدائی عہد کو توڑنے اور اس کی نافرمانی کرنے کے عادی ہیں۔ بلکہ اکثر تو سرے سے ایمان ہی نہیں لاتے مثلاً" ابھی کل کی بات ہے کہ ہمارے رسول عیسیٰ ابن مریم ان کے پاس آئے ہم نے ان کو وہ کتاب دی جو تورات کی تصدیق کرتی تھی۔ خود ان کی کتاب میں وہ تمام نشانیاں اور حوالے موجود تھے جن کا ذکر انجیل میں تھا۔ مگر ان لوگوں نے نہ اپنی کتاب کی پرواہ کی نہ انجیل کو قابل اعتبار سمجھا اور ایسی ناواقفیت ظاہر کی کہ گویا انہیں کوئی علم ہی نہیں۔ ان لوگوں کی یہ عادت ہے کہ رشد و ہدایت سے تو انہوں نے ہمیشہ اعراض کیا ہے اور لغویات میں تن من دھن سے مشغول رہتے ہیں۔ مثلاً" عہد

سلیمانی میں کاہنوں کا بڑا چرچا تھا کاہن لوگ جنات کو اپنا تابع یا دوست بنا لیتے اور ان کی مدد سے لوگوں پر سحر جادو کرتے۔ یہود کا خیال ہے کہ خود سلیمان علیہ السلام بھی ساحر و جادوگر تھے۔ حالانکہ یہ بات نہیں۔ باقی رہے ہاروت ماروت تو جب کبھی کوئی شخص ان کے پاس یہ علوم سیکھنے آیا کرتا تھا تو وہ برملا کہہ دیا کرتے تھے کہ بھلے لوگو! جادو اچھی چیز نہیں۔ فتنہ و فساد کا گھر ہے۔ انسان کو کافر بنا تا ہے پس تمہیں کفر سیکھنے کی کیا ضرورت؟ مگر وہ لوگ باز نہ آتے اور جادو ضرور سیکھتے۔ جو عورت مرد کے درمیان لڑائی جھگڑا ڈال دیتا اور خوشگوار زندگی کو دنیا ہی میں دوزخ کا نمونہ بنا دیتا۔ کیا اچھا ہوتا کہ بجائے ان برے کاموں میں پڑنے کے یہ لوگ خدا پر ایمان لاتے اور اس سے ڈرتے تو البتہ دونوں جہاں میں ان کے لئے بہتر ہوتا۔

ترجمہ آیات ۱۰۴ – ۱۱۲:- اے ایمان لانے والو! لفظ "راعنا" نہ کہا کرو اور "انظرنا" کہا کرو اور (جو کچھ کہا جائے اسے بغور) سنو اور نہ ماننے والوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ نہ اہل کتاب میں سے وہ لوگ جنہوں نے کفر اختیار کیا اس بات کو پسند کرتے ہیں اور نہ مشرک کہ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر کوئی بھلائی نازل ہو اور اللہ تو جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے مخصوص کرلیتا ہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ اگر ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا اسے ذہن سے اتر جانے دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا ویسا ہی (اور حکم) صادر فرما دیتے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قدرت (کاملہ) رکھتا ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آسمان و زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے سوا تمہارا نہ کوئی دوست ہو سکتا ہے اور نہ مددگار۔ (اے مسلمانو!) کیا تمہارا ارادہ ہے کہ تم بھی اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جس طرح کہ اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے تھے اور جو ایمان کو کفر سے تبدیل کرلے۔ تو وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔ اکثر اہل کتاب اپنے ذاتی حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تمہیں ایمان لانے کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں۔ اس کے بعد کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے پس تم (انہیں) معاف کردو۔ اور درگذر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا (دوسرا) حکم نازل فرمائے۔ یقین جانو کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوۃ دیتے رہو اور اپنے لئے جو نیکی بھی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں (موجود) پاؤ گے۔ اللہ یقیناً" تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اور (اہل کتاب) کہتے ہیں کہ یہود یا نصاریٰ کے سوا اور کوئی جنت میں داخل

Marfat.com

نہ ہوگا۔ یہ ان کی آرزوئیں ہیں کہہ دیں اگر تم سچے ہو تو (اس بات کی) سند پیش کرو۔ ہاں! جو اپنی جبین نیاز کو اللہ کے سامنے جھکادے اور وہ نیکو کار بھی ہو تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے اجر ہوگا اور ایسے لوگوں کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ عزوجل نے مسلمانوں کی توجہ یہود کی نافرمانیوں' ان کے حاسدانہ طرز عمل' اور بودے اعتراضات کی طرف مبذول کرائی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ دیکھو تم یہود کا طرز عمل ہرگز ہرگز اختیار نہ کرنا' ورنہ پھر یاد رکھو کہ تم بھی اسی سزا اور اسی عذاب کے مستوجب قرار دیئے جاؤ گے جو یہود کے حصے میں آیا ہے۔ فرماتا ہے۔ ہمارے ہاں مقبول صرف وہی ہیں جو ہم پر' ہمارے رسولوں اور کتابوں پر ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ محض خوش اعتقادی کی ہمارے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں۔ حکم ہوتا ہے کہ مسلمانو! دیکھو یہود کس قدر شریر ہیں۔ ہمارے رسول سے یہ کہنا ہوتا ہے کہ آپ ہماری بات سنیں۔ تو لفظ "راعنا" سے خطاب کرتے ہیں۔ جس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ آپ ہماری طرف توجہ فرماویں۔ دوسرا اے متکبر! (معاذ اللہ) وہ ہمیشہ دوسرے معنی مراد لیتے ہیں اور اس طرح ہمارے رسول کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ دیکھنا کہیں ان کی دیکھا دیکھی تم بھی رسول اللہ کو "راعنا" کہہ کر متوجہ نہ کرنا۔ بلکہ ہمیشہ "انظرنا" کہہ کر درخواست کیا کرو۔ کیونکہ اس لفظ کے اندر زیادہ ادب ہے اور اس کے صرف ایک معنی ہیں۔ یعنی آپ ہماری طرف توجہ فرماویں۔ دیکھو! مسلمانو! تم ہمیشہ ظاہر و باطن میں ایک رہو۔ کسی کی ہنسی نہ اڑاؤ۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب سے ان حرکات شنیعہ کا اس واسطے ارتکاب ہو رہا ہے کہ انہیں حسد ہے کہ آپ کو کیوں پیغمبر بنایا جاتا۔ پیغمبری تو اللہ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اور ایک بے مثل عزت' جو وہ اپنے بندوں میں سے صرف اس شخص کو عطا کرتا ہے جو اس کی بارگاہ میں محبوب ہوتا ہے۔ سو اس پر حسد کرنا ایک طفلانہ حرکت ہے۔ باقی رہا یہ سوال کہ یہود و نصاریٰ کو اس بات کا رنج ہے کہ ہم نے ان کی کتابوں کو منسوخ کیوں کر دیا۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ہم کسی ایک کتاب یا حکم کو منسوخ کرتے ہیں تو اس سے زیادہ بہتر احکام کا صادر فرمانا مقصود ہوتا ہے اور اس سے زیادہ اچھی کتابیں نازل کرنے کا ارادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر بات' ہر حکم اور ہر کتاب مقتضائے وقت کے مطابق مخلوق کی بہتری کے لئے نازل کی جاتی ہے۔ ہاں ایک اور بات ہے کہ تم ہمارے رسول سے زیادہ باتیں نہ پوچھا کرو اور نہ بال کی کھال نکالنے کی کوشش کیا کرو۔ کیونکہ یہ

یہود کا طرز عمل تھا اور اسی وجہ سے ان پر اکثر مصیبتیں نازل ہوئی تھیں۔ تمہیں چاہئے کہ نہایت پابندی کے ساتھ صوم و صلوٰۃ ادا کرو کیونکہ یہی نیک کام تمہارے کچھ کام آسکیں گے۔ تم بھی یہود و نصاریٰ کی طرح خالی باتیں نہ بنانے لگنا۔ تم نے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ جنت میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو یہودی یا نصرانی ہیں۔ مگر یہ ان کی محض آرزوئیں ہیں۔ جن کے پورا ہونے کی کوئی توقع نہیں۔ کیونکہ جنت کی راحت اور آئندہ زندگی کی سہولت صرف انہیں لوگوں کو حاصل ہوگی جو نیکوکار ہیں اللہ پر، اسکے رسولوں، اس کی کتابوں اور فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں اس کی فرمانبرداری میں مطلق تساہل نہیں کرتے۔ صرف یہی لوگ آخرت کے عذاب سے بچ سکتے اور جنت کی خوشگوار زندگی کے لطف اٹھا سکتے ہیں۔ دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی یہود و نصاریٰ کی سی باتیں بنانے لگو اور کہنے لگو کہ جنت میں تو صرف مسلمان ہی داخل ہو سکیں گے۔ حالانکہ یہ بات نہیں جنت میں وہ لوگ جائیں گے جنہوں نے دنیا میں ایمان کے علاوہ نیک عمل بھی کئے ہوں گے۔ اگر تمہیں جنت کی آرزو ہے تو پھر تم بھی ایمان لے آؤ اور نیک کام کرو۔ خالی باتوں سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

ترجمہ آیات ۱۱۳-۱۲۱:- اور یہود کہتے ہیں کہ عیسائی کسی بات پر (قائم) نہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی کسی بات پر (قائم) نہیں۔ حالانکہ وہ دونوں اپنی اپنی کتابیں پڑھتے ہیں۔ اس طرح وہ لوگ بھی کہتے ہیں جو بے علم ہیں (یعنی مشرکین عرب) تو قیامت کے دن اللہ ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف رکھتے ہیں اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو مسجدوں میں اللہ کا نام لینے سے منع کرے اور (الٹا) ان کی بربادی میں کوشاں ہو ان لوگوں کو تو زیبا تھا کہ ان مقامات میں ہیبت و خوف کے ساتھ داخل ہوتے (یاد رکھو) ان کے لئے دنیا میں ذلت و خواری ہے اور آخرت میں بہت بڑا عذاب ہوگا۔ اور مشرق و مغرب اللہ ہی کے ہیں۔ پس جس طرف تم رخ کرو اسی طرف اللہ (کا سامنا) ہے اللہ یقیناً" بڑی وسعت رکھنے والا اور بڑے علم والا ہے۔ انہوں نے یہ (بھی) کہا کہ اللہ کے ہاں اولاد ہے (حالانکہ) وہ (ایسی باتوں سے) پاک ہے۔ بلکہ جو کچھ آسمان و زمین میں ہے اسی کا ہے سب اس کے تابع ہیں (وہی تو ہے) جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور جب کسی امر کا فیصلہ کرلیتا ہے تو بس اتنا کہہ دیتا ہے کہ ہو تو وہ فوراً ہو جاتا ہے اور ان لوگوں نے جنہیں کوئی علم نہیں (یہاں تک) کہہ دیا کہ اللہ ہم سے

Marfat.com

کیوں ہم کلام نہیں ہوتا! یا کوئی نشانی کیوں ہمارے پاس نہیں آتی! ان سے پہلے لوگ بھی ایسے ہی باتیں کہہ چکے ہیں ان کے دل ایک دوسرے کے مشابہ ہو گئے ہیں اور ہم تو یقین رکھنے والوں کے لئے اپنی نشانیاں اچھی طرح ظاہر کر چکے ہیں۔ (اے نبی!) بیشک ہم نے آپ کو صداقت کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور آپ سے دوزخیوں کے متعلق کوئی باز پرس نہ ہو گی اور آپ سے یہود اور نصاریٰ ہرگز خوش نہ ہوں گے۔ جب تک کہ آپ ان کے مذہب کی پیروی نہ کریں۔ کہہ دیں کہ اللہ کی ہدایت ہی (بچی) راہنمائی ہے اور اگر آپ نے جاننے کے بعد بھی ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو اللہ کے ہاں آپ کا نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ مددگار۔ وہ لوگ جنہیں ہم نے (یہ جلیل القدر) کتاب دی ہے وہ اس کو پڑھتے ہیں۔ جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے اور وہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہیں وہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں مسلمانوں کو بتایا جا چکا ہے کہ تم نے یہود و نصاریٰ کی زبوں حالی دیکھ لی۔ ان کی عادت بد سے تم واقف ہو گئے۔ دیکھو۔ کہیں ان کے نقش قدم پر چل کر تباہ و برباد نہ ہونا۔ سنو۔ تمام دنیا کے لئے وہی راستہ درست ہے جو پیغمبر اسلام کے ذریعہ دکھایا جا رہا ہے۔ اس رکوع میں بھی مسلمانوں کو مخاطب کیا گیا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی تباہی کا باعث ان کے باہمی اختلافات' ذاتی عداوتیں' رنج و حسد اور فتنہ و فساد کی ریشہ دوانیاں ہوئیں مگر تم ان باتوں سے الگ تھلگ رہنا۔ انسان جو دنیا میں خدا کا خلیفہ کہلاتا ہے اس قسم کی لغو اور بیہودہ باتیں اس کی شان اور مرتبے کے خلاف ہیں۔ مثلاً" ان کے اختلافات کو لو۔ یہودی تو کہتے ہیں کہ نصاریٰ کا کوئی مذہب نہیں۔ وہ کسی صداقت پر نہیں ہیں۔ اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہود بے دین اور غدار ہیں۔ ان کا کوئی ایمان نہیں۔ اس طرح مشرکین عرب خود کو راہ راست پر سمجھتے ہیں۔ اور دوسری تمام امتوں کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ کسی بات پر ان کا اتحاد نہیں حالانکہ تورات اور انجیل ان لوگوں کے پاس ہے۔ اس کی روزانہ تلاوت بھی کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ دونوں کتابوں کا مفہوم ایک ہے۔ دونوں کی تعلیم کا لب لباب ایک ہے۔ دونوں صرف ایک ہی خدائے واحد کی پرستش کا حکم دیتے ہیں۔ دونوں دنیا میں امن و چین اور اطاعت و فرمانبرداری کا پیغام دیتی ہیں۔ دیکھو لو یہ سب کچھ ہے مگر وہ ہیں کہ بس اسی طرح جہالت پر قائم ہیں۔ اور کوئی تعلیم ان پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ انہیں اس طرح کٹ مرنے دو۔ قیامت کے دن ان کے ساتھ

Marfat.com

نپٹ لیا جائے گا اور دیکھو جو خدا کا نام لینے کے لئے معابد یا مساجد میں جاتا ہے یہ لوگ اسے سو حیلے بہانے سے مانع ہوتے ہیں۔ دیکھا یہ کتنے ظالم ہیں۔ بیت المقدس کو جب رومیوں نے فتح کیا تو مسجد اقصیٰ کو کس طرح خراب و برباد کیا اور جب تم لوگ حج کعبہ کے لئے گئے تھے۔ تو جہلاء مکہ نے کیا کیا ریشہ دوانیاں کیں۔ یہ ہیں ان کے مذہبی عقائد اور یہ ہے ان کی خدا ترسی اگر یہ لوگ اسی مسلک پر اڑے رہے تو تمہاری آنکھوں کے سامنے انہیں ذلیل و خوار کیا جائے گا۔ اور پھر آخرت میں بھی انہیں شدید عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ تم ان کی شرارتوں سے گھبراؤ نہیں۔ تمام دنیا' تمام سطح ارض اللہ کی ملکیت ہے۔ وہ ہر جگہ کار فرما ہے۔ جہاں چاہو اس کی عبادت کرو۔ کوئی حرج نہیں۔ اگر ایک جگہ کوئی مانع ہو تو دوسری جگہ جا کر رہو سہو اور اس کی عبادت کرو۔ وہ انسان کے اندرونی خیالات تک سے واقف ہے۔ اور خدا پرستوں کو بڑی وسعت دیتا ہے۔ ان لوگوں نے تو خدا کی حقیقت ہی کو سرے سے نہیں پایا بس یونہی قیاس آرائیاں کرتے ہیں۔ ادھر یہود ہیں وہ کہتے ہیں کہ عزیر خدا کے بیٹے ہیں۔ ادھر نصاریٰ ہیں تو وہ کہتے ہیں۔ نہیں۔ عیسیٰ خدا کے بیٹے ہیں۔ اور جہلاء جو تورات و انجیل کے پیرو ہی نہیں کہہ رہے ہیں کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ حالانکہ وہ ذات پاک اولاد وغیرہ کی احتیاج سے منزہ و پاک ہے۔ جس نے خود آسمان بنایا۔ سطح ارض کو بچھایا اور ایک حکم "کن" کے حیرت زا اثر سے دنیا و مافیہا کو پیدا کر دیا ہو۔ اسے اولاد کی احتیاج کیا معنی؟ جہلاء جن کو خدا کے نوشتوں کا مطلق کوئی علم ہی نہیں وہ اس واسطے پیغمبر اسلام پر ایمان نہیں لاتے کہ اگر خدا ہم سے براہ راست ہم کلام ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سچے رسول ہیں تو ہم مانیں۔ یا ہمیں پھر اس قسم کی کوئی نشانی دکھائی جائے جس سے ہمارے شکوک رفع ہو جائیں تو ہم ایمان لائیں۔ اس سے پہلے بھی لوگ ایسی بہکی بہکی باتیں کرتے رہے ہیں اور ہزار بار ان کو اپنی نشانیاں دکھا چکے ہیں۔ مگر وہ کبھی نہیں مانے ان کے بڑوں کے اور یہود و نصاریٰ کے دل ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ لاکھ نشانیاں دکھلائی جائیں۔ یہ ایمان لانے والے نہیں۔ باقی رہے یقین کرنے والے۔ سو ان کے لئے بھی مفصل احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ مسلمانو! تم سن چکے ہو! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی سن لیں کہ آپ ہمارے سچے نبی ہیں۔ آپ کا کام صرف یہ ہے کہ ہمارے احکام پر چلنے والوں کو خوشگوار زندگی کی خوشخبری دیجئے اور غفلت و اعراض کرنے والوں کو آنے والے ہولناک عذاب سے

Marfat.com

ڈرایئے۔ آپ بے فکر رہیں۔ دوزخیوں کے متعلق آپ کو جوابدہ نہیں ہونا پڑے گا۔ یہود اور نصاریٰ تو آپ سے خوش ہونے کے نہیں! حتیٰ کہ آپ دین اسلام کو چھوڑ کر اس طرح ان کے ساتھ گمراہ ہو جائیں۔ سو ان کی پرواہ تو آپ کو مطلق نہیں کرنی چاہئے۔ سیدھا راستہ وہی ہے جو آپ کو دکھایا جا چکا ہے۔ اور اگر آپ بھی بفرض محال ان کے ساتھ ہو جائیں تو پھر یاد رکھیں۔ آپ کو بھی کوئی حامی و مددگار نہیں مل سکے گا اور کوئی چیز عذاب سے نہ چھڑا سکے گی۔

ترجمہ آیات ۱۲۲-۱۲۹:- اے اولاد یعقوب! میرے ان احسانات کو یاد کرو جو میں نے تم پر کئے۔ اور یہ کہ تمہیں تمام اہل جہان پر فضیلت دی اور اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔ نہ اس سے معاوضہ قبول کیا جائے گا نہ اس کو سفارش فائدہ دے گی اور نہ ان کو مدد ہی مل سکے گی اور (یاد کرو) جبکہ ابراہیم کو ان کے رب نے چند باتوں میں آزمایا۔ انہوں نے ان کو پورا کیا تو اللہ نے فرمایا ہم تمہیں لوگوں کا امام بنانے والے ہیں۔ (ابراہیم نے) کہا اور میری اولاد کو (بھی) (اللہ نے) کہا کہ خلاف ورزی کرنے والے میرے عہد میں داخل نہیں اور (یاد کرو) جبکہ ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے لئے مرکز اور جائے امن قرار دیا اور (حکم دیا کہ) مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے عہد لیا کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں' اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک و صاف رکھو اور (یاد کرو) جبکہ ابراہیم نے کہا۔ اے رب اس کو ایک پر امن شہر بنا دے اور اس میں رہنے والوں میں سے ان کو جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لائیں کھانے کو میوے دے (اللہ نے) فرمایا اور جو کافر ہو گا اسے بھی تھوڑے دنوں فائدہ اٹھانے دیں گے پھر کشاں کشاں دوزخ کے عذاب میں پہنچا دیں گے اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔ اور (یاد کرو) جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (اور کہہ رہے تھے) اے ہمارے رب! ہماری محنت قبول فرما بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے۔ اے ہمارے رب! اور ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت (پیدا کر) جو تیری فرمانبردار ہو۔ اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بیشک تو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! انہیں میں سے ایک عظیم الشان رسول مبعوث فرما جو ان کو تیرے احکام سنائے کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور پاکیزہ

Marfat.com

(نفس) بنائے۔ بیشک تو غالب اور حکمت والا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں پھر یہود کو خطاب ہوتا ہے اور وہی باتیں یاد دلائی جاتی ہیں جو ابتداء میں ان کو یاد دلائی گئی تھیں۔ ارشاد ہوتا ہے اے اولاد یعقوب! میرے ان احسانات کو یاد کرو جو وقتاً "فوقتاً" تم پر کئے گئے ہیں اور اس بات کو بھی پیش نظر رکھو کہ ایک وقت ہم نے تمہیں تمام دنیا کے لوگوں پر فضیلت دی تھی اور ذرا اس دن کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ جب تمہیں خدا کے حضور میں اس طرح کھڑا ہونا ہوگا کہ تم بالکل بے یار و مددگار ہو گے اور کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔ اس دن کسی شخص کو اس کے گناہوں اور غلطیوں کا معاوضہ لے کر نہ چھوڑا جائے گا نہ سفارشیں چل سکیں گی اور نہ کسی کو غلبہ نصیب ہوگا اور ذرا وہ وقت بھی یاد کرو جب تمہارے جد اعلیٰ ابراہیم علیہ السلام کو ہم نے بعض باتوں میں آزمایا تھا اور وہ پورے اترے تھے۔ تو ہم نے ان کو کامیابی کے صلہ میں تمام دنیا جہان کے لوگوں کا امام بنایا تھا۔ صرف اس قدر بات تمہارے لئے قابل غور ہے جب ابراہیم علیہ السلام نے امام کا خطاب حاصل کر لیا تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا میری اولاد کو بھی۔ اس پر اللہ نے کہا کہ خلاف ورزی کرنے والے میرے عہد میں داخل نہیں مگر جو تمہارے نقش قدم پر چلیں گے بیشک ان کو یہ خطاب ملے گا مگر وہ جو ظالم ہیں اس چیز کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے واسطے امن و اطمینان اور اجر و ثواب کا مرکز بنایا اور حکم دیا کہ دنیا جہان کے لوگوں کو مقام ابراہیم میں کم از کم ایک دفعہ ضرور نماز ادا کرنی چاہئے۔ اور تمہارے اسی جد اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے فرزند ارجمند سے اقرار لیا کہ تم میرے اس گھر کو ان لوگوں کے لئے جو اس کے گرد دیوانہ وار طواف کریں۔ اس میں بیٹھ کر سب علائق سے الگ تھلگ ہو کر میری عبادت کریں۔ اور نماز پڑھیں۔ پاک و صاف رکھو گے۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کی دعا بھی تم کو یاد ہوگی۔ جب انہوں نے ہمارے ہاں عرض کی تھی کہ اے خدا! اس شہر کو امن و امان دے اور اس میں رہنے والوں میں سے ان لوگوں کو جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں۔ کھانے کو پھل وغیرہ عطا فرما اور تمہیں یاد ہے کہ ہم نے کیا جواب دیا تھا؟ کہ اے ابراہیم! یونہی ہوگا۔ بلکہ ان کو بھی جو کفر کی راہ اختیار کریں دنیا میں تمام آسائشیں دی جاویں گی۔ پھر بعد میں انہیں دوزخ کے عذاب میں ڈالا جائے گا۔ تم ذرا اس جلیل القدر امام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف تو دیکھو! ادھر وہ اور حضرت اسمٰعیل علیہ

Marfat.com

السلام خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھا رہے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ پکارتے جاتے ہیں کہ خدایا! ہماری محنتوں کو قبول فرما تو سب کچھ سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا بندۂ فرمانبردار بنا اور ہماری نسل کو بھی اپنی فرمانبرداری کا شرف عطا فرما' اے ہمارے رب! ہماری نسل سے بالآخر ایک ایسا رسول بھی پیدا ہو جو تیرے احکام انہیں پڑھ کر سنائے ان میں تیرے احکام کے سمجھنے کی قابلیت پیدا کرے۔ انہیں حکمت و دانائی کی باتیں سکھائے اور ان کے دل و دماغ کو تمام قسم کی آلائشوں سے پاک و صاف کرے۔ اے خدا! تجھے ہر بات کی قدرت حاصل ہے اور تو جو کچھ کرتا ہے وہ حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ پس ہماری گذارش کو بھی شرف قبولیت عطا فرما۔

ترجمہ آیات ١٣٠-١٤١:- اور ملت ابراہیمی سے کون منہ موڑ سکتا ہے بجز اس شخص کے جو احمق ہو اور انہیں تو ہم نے دنیا میں (بھی) برگزیدہ قرار دیا تھا اور آخرت میں (بھی) وہ بلاشبہ جماعت صالحین میں سے ہوں گے۔ یاد کرو جب (ابراہیم کو) اس کے رب نے کہا کہ فرمانبردار ہو جا اس نے کہا میں رب العالمین کا فرمانبردار ہوا۔ اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی مسلک کی وصیت کی کہ بیٹو! بیشک اللہ نے تمہارے لئے (اس) دین کو چن لیا ہے پس تم جو مرو تو اسلام ہی کی حالت میں مرو۔ پھر کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کا آخری وقت آیا۔ جب اس نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اسی خدائے واحد کی عبادت کریں گے جس کی عبادت آپ اور آپ کے بزرگ ابراہیم' اسمٰعیل اور اسحٰق کرتے رہے اور ہم اسی (خدا) کے فرمانبردار ہیں۔ یہ ایک امت تھی جو گذر گئی ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام۔ اور تم سے ان کے اعمال کے متعلق باز پرس نہ ہوگی اور وہ کہتے ہیں کہ یہودی یا عیسائی ہو جاؤ تو ہدایت پاؤ گے آپ کہہ دیجئے کہ ملت ابراہیمی کی اطاعت شعاری سے (ہدایت حاصل ہوگی) جو حق پسند تھے اور وہ گروہ مشرکین میں سے نہ تھے۔ کہہ دیں کہ ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کتاب پر جو ہماری طرف نازل ہوئی اور ان (تعلیمات) پر جو ابراہیمؑ اسمٰعیل' اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئی تھی۔ اور ان کتابوں پر جو موسیٰ' عیسیٰ اور تمام انبیاء کو اپنے پروردگار کی طرف سے دی گئی تھیں۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم تو اسی کے فرمانبردار ہیں۔ پس اگر یہ لوگ اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح آپ اس کتاب پر

Marfat.com

ایمان لائے ہیں تو یقیناً" انہوں نے ہدایت پائی اور اگر انہوں نے منہ موڑ لیا تو یہ ان کی ضد ہے آپ کے لئے ان کے مقابلہ میں اللہ ہی کافی ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ ہم نے اللہ کا رنگ قبول کیا ہے اور اللہ کے رنگ سے اور کس کا رنگ بہتر ہو سکتا ہے اور ہم تو اسی اللہ کے پرستار ہیں۔ کہہ دیجئے کیا تم اللہ کے معاملہ میں ہم سے جھگڑا کرنا چاہتے ہو حالانکہ وہی ہمارا رب ہے اور وہی تمہارا۔ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ اور ہم اسی کے مخلص (بندے) ہیں۔ کیا تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم' اسمٰعیل' اسحٰق' یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا عیسائی تھے۔ بتاؤ۔ کہ تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا۔ جو اللہ کی اس شہادت کو جو اس کے پاس ہے چھپائے اور اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں۔ یہ ایک امت تھی جو گذر گئی ان کے اعمال ان کے کام آئیں گے اور تمہارے اعمال تمہارے کام اور تم سے ان کے اعمال کے متعلق کوئی بازپرس نہ ہو گی

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں یہود کو مخاطب کر کے اسوۂ ابراہیمی کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی گئی تھی اور اصلی یہودی تعلیم کا لب لباب بتایا تھا۔ اس میں اشارۂ لطیفہ صرف اس قدر ہے کہ دیکھو جن کے متبع اور مقلد ہونے کا تمہیں دعویٰ ہے۔ وہ کس قدر خدا ترس' خدا پرست' نیک اور بلند خیال انسان تھے۔ اور تم ایسے کوتاہ بین' کینہ پرور اور فتنہ پرداز لوگ ہو تمہیں ان سے کیا نسبت؟ اگر ان جیسا بننا ہے تو ویسے عمل بھی کرو۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام میرے منتخب بندہ تھے اور نہایت نیکوکار انسان تھے۔ ان کی سعادت مندی دیکھو کہ جب ہم نے انہیں بندۂ فرمانبردار بن کر رہنے کا حکم دیا تو فوراً" بول اٹھے ہاں۔ اے زمین و آسمان اور اس کے مافیہا کو پیدا کرنے والے! میں تیرا فرمانبردار ہوں پھر اسی قسم کی تعلیم ابراہیم اور یعقوب علیہم السلام نے اپنے بیٹوں کو دی۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا۔ اے بیٹو! اللہ نے تمہارے لئے بہترین دین اور بہترین تعلیم کا انتخاب کیا ہے۔ پس تمہارا فرض ہے کہ تمہارا ایک لمحہ بھی اس کی نافرمانی میں نہ گذرے اور جب موت آئے تو وہ تمہیں ایمان کی حالت میں ہی لے جائے۔ یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے پوچھا تھا کہ اے میرے بچو! میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ کس کے سامنے سر جھکاؤ گے؟ کس کو قبلۂ حاجات بناؤ گے؟ تو ان سب نے یہی جواب دیا تھا کہ ہمارا معبود' ہمارا قبلہ حاجات اور ہمارا کارساز وہی

خدائے واحد ہے۔ جو آپ کا، آپ کے باپ ابراہیم علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام اور اسحٰق علیہ السلام کا خدا ہے اور ہم اسی کے بندۂ فرمانبردار بن کر رہیں گے۔ اے یہود! دیکھو یہ بڑے نیک لوگ تھے جو گزر گئے ہیں جو نیکیاں انہوں نے کیں اس کا فائدہ وہ اٹھائیں گے اور جو نیکیاں تم کرو گے اس کا فائدہ تمہیں ہوگا۔ نہ تمہیں ان کے نیک عملوں سے کوئی فائدہ ہے اور نہ تمہاری بد عملیوں سے انہیں کچھ نقصان پہنچے گا۔ دیکھو ہدایت نہ تو یہودی کہلانے سے ملتی ہے نہ نصرانی کہلانے سے بلکہ ہدایت تو ابراہیم علیہ السلام کے موحدانہ طرز عمل سے نصیب ہوتی ہے۔ چاہئے کہ انسان مشرک نہ ہو۔ دیکھو تمہیں زبان قلب سے یہ پکارنا چاہئے اور صدق دل سے اسی پر ایمان لانا چاہئے کہ ہم اللہ کو مانتے ہیں اور اس تعلیم کو مانتے ہیں جو ہم پر اور ہم سے پہلے حضرت ابراہیم حضرت اسمٰعیل حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد پر نازل کی گئی تھی اور ان کتابوں کو بھی بسرو چشم تسلیم کرتے ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسٰی علیہ السلام اور دوسرے نبیوں کو عطا ہوئیں۔ ہم ان تمام نبیوں میں کوئی فرق نہیں کرتے اور اسی ایک خدا کے پرستار اور اسی کے تابع فرمان ہیں۔ دیکھو اے یہود اگر تم بھی ان نیک بندوں کی طرح جن کا ذکر ہو چکا ہے ایمان لاؤ اور اچھے عمل کرو۔ تو یقین جانو تمہاری دنیا بھی سنور جائے اور دین بھی اور اگر نہ مانو گے تو یہ پھر تمہاری ضد ہوگی اور اس ضد سے تمارے سوا کسی دوسرے کو کچھ نقصان نہ ہوگا اور ہمارے نبی کو تم کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ کیونکہ وہ ہماری پناہ میں ہیں۔ آگاہ رہنا چاہئے کہ ہم تمہاری ریشہ دوانیوں سے واقف اور پوری طرح باخبر ہیں۔ دیکھو اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ اس کے رنگ سے کسی کا رنگ اچھا نہیں اور اسی کے پرستار ہو کر رہو۔ دیکھو خدا کے معاملہ میں بحث و مباحثہ چھوڑ دو اور مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہو۔ وہی رب تمہارا ہے وہی ان کا۔ اگر تم نیک عمل کرو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے وہ نیک عمل کریں گے تو انہیں فائدہ ہوگا۔ ہر ایک کو اس کا مخلص بندہ بن کر رہنا چاہئے۔ یہ نہ کہو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام، اسمٰعیل علیہ السلام، اسحٰق علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام اور ان کی اولاد خود کو یہودی یا نصرانی کہلاتے چلے آئے ہیں۔ لہٰذا ہم بھی اپنے واسطے یہی نام رکھیں گے اور اسے چھوڑ کر اسلام میں داخل نہ ہوں گے۔ ایسا مت کہو۔ وہ لوگ اپنے آپ کو یہودی یا عیسائی نہیں

بلکہ مسلمان کہتے تھے۔ یہ اصطلاحیں تمہارے بعد کی اختراع ہیں۔ اس بات کا تمہیں علم ہو یا نہ ہو مگر ہم تو جانتے ہیں۔ یہ نیک لوگ اپنا زمانہ گزار گئے اپنے عملوں کے پھل پائیں گے۔ اچھا برا جو کچھ انہوں نے کیا تمہیں اس پر نہ فخر کرنا چاہئے اور نہ پشیمانی۔ کیونکہ ان کے اعمال کے متعلق تم سے کوئی باز پرس نہ ہوگی۔

ترجمہ آیات ۱۴۲ ـ ۱۴۷:- اب تو یہ بے وقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اپنے اس قبلہ (بیت المقدس) سے پھیر دیا' جس کی طرف وہ رخ کیا کرتے تھے کہہ دیجئے (کہ) مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں وہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر ڈال دیتا ہے اور اسی طرح (اے مسلمانو!) ہم نے تم کو بہترین گروہ بنایا' تاکہ تم لوگوں پر شہادت دینے والے بنو اور (اللہ کا) رسول تمہارا شاہد ہو اور اس قبلہ کو جس کی طرف تم (پہلے) متوجہ تھے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ (تحویل قبلہ کے وقت) ہمیں معلوم ہو جائے کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ اور یقیناً" یہ بات (بہت ہی) مشکل تھی۔ مگر ان لوگوں کے لئے (کچھ مشکل) نہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور (یاد رکھو) اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہارے (سابقہ) ایمان کو ضائع کر دے بیشک اللہ لوگوں پر بہت زیادہ شفقت و رحم کرنے والا ہے۔ (اے پیغمبرؐ) ہم آپ کے منہ کا آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ پس یقیناً" آپ کو ہم اسی قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ اور اب جبکہ وہ وقت آچکا ہے چاہئے کہ آپ اپنا رخ مسجد حرام کی طرف پھیر لیا کریں اور (اے مسلمانو!) جہاں کہیں تم ہو اپنا رخ اسی کی طرف کر لیا کرو اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس بات کا ہونا ان کے رب کی طرف سے بالکل حق ہے اور اللہ (بھی) ان باتوں سے بے خبر نہیں جو وہ کر رہے ہیں۔ اور اگر آپ ان لوگوں کے پاس جن کو کتاب دی گئی ہے سب دلیلیں بھی لے آئیں تو بھی وہ آپ کے قبلہ کو نہیں مانیں گے نہ آپ ان کے قبلہ کو مان سکتے ہیں۔ اور نہ وہ خود ایک دوسرے کے قبلہ کو ماننے والے ہیں اور اب جبکہ آپ کو علم حاصل ہو چکا ہے اگر آپ نے ان کی خواہشوں کی پیروی کی تو البتہ آپ بھی ظالموں میں شمار ہوں گے۔ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (نبی) کو اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور پھر بھی ان میں سے ایک گروہ جان بوجھ کر صداقت کو چھپاتا ہے۔ (بہر

Marfat.com

حال یہ معاملہ) آپ کے رب کی طرف سے حق ہے پس آپ کو شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہونا چاہئے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کا مسلک اور ان کا اسوہ تمام دنیا کے لئے قابل تقلید ہے۔ صرف ناسمجھ لوگ ان کی پیروی کرنے سے لیت ولعل کرتے ہیں۔ یہود کو بتایا جا چکا ہے کہ تمہارے دعاوی بالکل باطل ہیں۔ تم اسوۂ ابراہیمی سے بہت دور ہو وہ ایک خدا ترس اور نیک کردار انسان تھے۔ ان کی اولاد بھی اسی طرح صالح تھی۔ مگر تم ناخلف ہو۔ تمہیں بار بار تنبیہہ کی گئی۔ راہ راست دکھائی گئی مگر تم بدکرداریوں سے باز نہ آئے۔ اسی واسطے ہم نے ایک ایسی قوم پیدا کر دی ہے جو صحیح معنوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرے گی اور فرمانبردارانہ طور ان کے نقش قدم پر چلے گی اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ اے یہود! ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ان سچے جانشینوں کا مرکز' ان کا مقام اجتماع اور قبلہ عبادت بجائے تمہارے قبلہ بیت المقدس کے خانہ کعبہ کو قرار دے دیا ہے کیونکہ خانہ کعبہ ہمارا گھر ہے اور اس جلیل القدر پیغمبر کی یادگار ہے۔ جس کی پیروی کرنا تم اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہو۔ جو کچھ تم زبان سے کہتے ہو اگر وہی تمہارے دلوں میں بھی ہے۔ تو آؤ ہمارے ان فرمانبرداروں کی نئی جماعت کے ساتھ مل کر پرانا قبلہ چھوڑ دو۔ اور ہمارے اس گھر کی طرف منہ کر کے جو مکہ معظمہ میں ہے عبادت کیا کرو۔ فرمایا اس طرح معلوم ہو جائے گا کہ واقعی تمہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کوئی نسبت ہے یا جھوٹی باتیں ہی بنانا جانتے ہو۔ اگر تم نے خانہ کعبہ کو اپنا قبلہ بنا لیا تو واقعی تم سچے ابراہیمی ہو۔ دیکھو تم اس حقیقت سے خوب واقف ہو کہ خانہ کعبہ کی بنیاد تمہارے پیشوا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے نیک اختر صاحبزادے اسمٰعیل علیہ السلام نے ڈالی تھی۔ پس اسے قبلہ بنانے میں تمہیں مطلق کوئی پس و پیش نہیں ہونا چاہئے۔

ترجمہ آیات ۱۴۸-۱۵۲:۔ اور ہر ایک کے لئے ایک سمت ہے' جس کی طرف وہ متوجہ ہوتا ہے پس تم نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت کرو۔ تم خواہ کسی جگہ رہو اللہ تم سب کو لا اکٹھا کرے گا بیشک اللہ کو ہر بات پر قدرت حاصل ہے۔ اور (اے پیغمبر) آپ جہاں کہیں بھی نکل کر جائیں (نماز کے وقت) مسجد حرام کی طرف رخ کر لیا

Marfat.com

کریں اور (یقین رکھیں کہ) یہ حکم آپ کے رب کی طرف سے بالکل حق پر مبنی ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں اور آپ جہاں کہیں بھی جائیں مسجد حرام کی طرف رخ کر لیا کریں اور (اے مسلمانو!) تم جہاں کہیں بھی ہوا کرو اسی کی طرف اپنا رخ کر لیا کرو (تحویل قبلہ کا حکم اس لئے دیا جاتا ہے) کہ تم پر سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے بے انصاف ہیں کسی کا کوئی اعتراض نہ رہے۔ پس تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور صرف مجھ سے ڈرو (یہ حکم اس لئے بھی دیا گیا ہے) کہ تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دوں نیز اس لئے کہ تم ہدایت پاؤ۔ (یہ تحویل قبلہ بھی ایک ایسی نعمت ہے) جیسا کہ وہ رسول جو ہم نے تمہیں میں سے تمہاری جانب بھیجا ہے۔ جو تمہیں ہمارے احکام سناتا، تمہیں پاکیزہ بناتا، قرآن اور حکمت سکھاتا اور ایسی باتوں کی تعلیم دیتا ہے جو تمہیں معلوم ہی نہ تھیں۔ پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرے شکر گذار ہو اور کفران نعمت نہ کرو۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے لئے خانہ کعبہ کو قبلہ مقرر کیا گیا ہے اور یہ کہ اس تبدیلی سے بہت فائدے حاصل ہوں گے۔ مثلاً" ایک یہ کہ یہود و نصاریٰ میں سے جو لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں ان کے اخلاص کا امتحان ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ یہود و نصاریٰ نے اپنی نافرمانیوں سے جہاں اور شعائر الٰہی کی بے عزتی کی تھی وہاں اپنے قبلے کی سچی محبت بھی ان کے دلوں میں باقی نہیں رہی تھی۔ لہٰذا مناسب یہی تھا کہ مسلمانوں کی پرجوش اور مخلص جماعت جس طرح اعتقادات اور اقوال و افعال میں دیگر تمام جماعتوں سے ممتاز اور الگ حیثیت رکھتی تھی، ان کا قبلہ عبادت اور مرکز اجتماع بھی الگ ہو۔ پھر یہ مقام جس کو مسلمانوں کا قبلہ تجویز کیا گیا یوں بھی شاندار مذہبی اور تاریخی روایات کا حامل تھا اور نبی آخر الزمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقدس مقام سے جو تاریخی اور خاندانی لگاؤ تھا اس کا اقتضاء بھی یہی تھا کہ اسی کو مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا جائے تاکہ انہیں یکجہتی اور اتفاق کامل سے اپنے فرائض منصبی ادا کرنے میں پوری سہولت ہو۔ اور انسانی طبائع جو تمام اچھے برے کاموں میں پوری آزادی کی خواہاں ہوتی ہیں۔ انہیں ایک مرکز سے وابستہ کر کے ان امور میں جو ان کے لئے مفید ہیں آزادی دی جائے اور جو امور ان کے لئے مضر ہیں ان میں جماعتی اور مذہبی پابندیاں عائد کی جا سکیں اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ لوگو! ہم جس قدر احکام نازل فرماتے ہیں اور جو تعلیمات

تمہارے لئے ضروری قرار دیتے ہیں ان میں تمہارا ہی فائدہ ملحوظ خاطر ہوتا ہے اس لئے تمہیں چاہئے کہ تم ان احکام و تعلیمات سے فائدہ اٹھاؤ اور اگر تم نے بے پروائی سے کام لیا تو یہ بات ہماری ناراضی کا موجب ہوگی' ہم نے تمہیں میں سے ایک نہایت جلیل القدر ہستی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور اس کے ذریعہ سے تمہیں علمی و روحانی غذا بہم پہنچائی جا رہی ہے اور تمدن و معاشرت اور اخلاق و تہذیب کے ایسے ایسے عجیب و غریب اصول و قوانین بتائے جا رہے ہیں کہ اس سے پہلے تمہیں ان کی خبر تک نہ تھی لہٰذا تمہارا فرض اولین ہے کہ تم ان تعلیمات سے سرمو انحراف نہ کرو۔ ہمیشہ ان کے مطابق عمل کرو۔

ترجمہ آیات ۱۵۳-۱۶۳:- اے ایمان والو! تم (سب باتوں میں) صبر و صلوٰۃ سے مدد لیا کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھ دیتا ہے اور ان لوگوں کو جو راہ خدا میں مارے جائیں مردہ نہ کہو (حقیقتاً) وہ زندہ ہیں لیکن تم (ان کی زندگی کو) نہیں سمجھتے اور یہ ضروری ہے کہ ہم خوف و ہراس' بھوک کی تکلیف' مال و جان کے نقصان اور پھلوں کی کمی سے تمہارا کچھ تھوڑا بہت امتحان لیں اور (اے پیغمبر) صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے۔ جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو (بے ساختہ) کہہ اٹھتے ہیں کہ ہم تو اسی اللہ کے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ کی بخشش اور اس کی رحمتیں ہوتی ہیں اور صرف یہی لوگ سیدھی راہ پر ہیں بیشک صفا اور مروہ اللہ کے مقرر کردہ نشانات ہیں پس جو خانہ کعبہ کا حج ادا کرے یا عمرہ بجالائے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں میں طواف کرے اور جو خوشی سے نیکی کا کام کرے تو اللہ اسے یقیناً" قبول کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ کے کھلے احکام اور اس کی ہدایت کو اس کے بعد بھی چھپا رہے ہیں جبکہ ہم نے لوگوں کے واسطے کتاب میں ہر ایک حکم وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے ان پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی اور (احکام الٰہی) کو بیان کیا پس ایسے لوگوں کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں۔ یقیناً" جن لوگوں نے (اپنی اصلاح کرنے سے) انکار کیا اور اسی حالت انکار ہی میں چل بسے ان پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ اسی (لعنت) میں ہمیشہ وہ رہنے ہیں نہ تو ان پر سے عذاب کم کیا جائے گا۔ اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔ اور

Marfat.com

اے لوگو تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے کوئی معبود نہیں مگر وہی جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ حق و صداقت کو قبول کرنے والے مومنین کو شرارت پسند طبقہ سے ہمیشہ اذیت پہنچا کرتی ہے۔ فتنہ و فساد کرنے والے جادۂ مستقیم سے برگشتہ ہو جانے والے، تعلیمات خداوندی کو پس پشت ڈالنے والے لوگ، سیدھے سادھے خدا ترس اور نیکو کار لوگوں کو اکثر تنگ کیا کرتے ہیں۔ ان کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص ان کی بد عنوانیوں میں مزاحم نہ ہو۔ ایسے حالات میں خدا کے فرمانبرداروں کو چاہئے کہ وہ نہایت مستقل مزاج اور ثابت قدم ہو کر رہیں اور ادائے نماز میں کوتاہی نہ کریں۔ نماز کو باقاعدہ ادا کرنے والے لوگ ہمیشہ روحانی قوت سے مسلح رہتے ہیں اور خدا بھی ایسے لوگوں کی ضرور امداد کرتا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ خدا کے فرمانبرداروں کو اگر شریر لوگوں سے جنگ کرنا پڑے اور وہ اس جنگ میں کام بھی آجائیں تو یوں نہ سمجھو کہ ان کی جانیں ضائع ہوئیں بلکہ خدا کی راہ میں سر کٹانے والے زندگی کا اصل مقصد فوراً پا لیتے ہیں اور ابدی زندگی حاصل کر لیتے ہیں اس دنیا میں انسان کی تمام جدوجہد محض اس لئے ہوتی ہے کہ وہ آنے والی زندگی میں امن و راحت حاصل کر سکے۔ خواہ اسے اس دنیا کی مختصر زندگی میں اس مدعا کے حصول میں کوئی تکلیف ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے۔ عاقبت کی خوشگوار زندگی اگر سر کٹانے سے حاصل ہو جائے تو زہے قسمت۔ اسی اصول کے پیش نظر اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ اگر حق و صداقت کے اتباع میں تمہیں بھوکا پیاسا رہنا پڑے۔ مال و جان کا نقصان بھی ہو جائے اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ تمہاری زندگیاں راہ مولا میں صرف ہو جائیں تو یہ نہ کہو۔ کہ تمہاری محنتیں اکارت گئیں۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ صرف ایثار و قربانی کرنے اور تسلیم و رضا کا شیوہ اختیار کرنے والوں کو ہی دینی و دنیاوی مقاصد میں کامیاب سمجھا جاتا ہے اور وہی انعامات الٰہی کے مستحق ہوا کرتے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے ذریعے سے شریعت کے جو احکام انسان کی ہدایت کے لئے نازل کئے گئے تھے۔ ان میں اس قدر کمی بیشی اور ردو بدل ہو چکا ہے کہ اب وہ اپنے اندر کوئی روحانی کشش نہیں رکھتے۔ صرف فضول رسمیں باقی رہ گئی ہیں۔ آؤ ایک ایک کر کے تمام احکام شریعت کو سن لو یہی احکام اس سے پہلے نازل کئے گئے تھے۔ مگر لوگوں نے انہیں اپنی خواہشات کے مطابق تبدیل کر ڈالا اور ملعون ٹھہرے۔

Marfat.com

بھی اگر کسی نے احکام الٰہی میں کسی طرح کی دست اندازی کی تو اس پر بھی لعنت اور پھٹکار ہوگی۔ سنو! اگر حج کو جاؤ یا عمرہ بجا لاؤ۔ تو صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان بے تابانہ دوڑ لگاؤ۔ یہ ایک تاریخی یادگار ہے۔ اس کے تازہ رکھنے سے تمہیں بے شمار عبرتیں اور نصیحتیں حاصل ہوں گی ان پہاڑیوں پر جو بت نصب کر دیئے گئے ہیں۔ انہیں ایک تودۂ خاک سے زیادہ کچھ نہ سمجھو۔ وہ محض نام ہیں۔ ان میں نہ جان ہے نہ روح نہ سکت نہ طاقت نہ وہ فائدہ دے سکتے ہیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ سنتے ہیں نہ جواب دیتے ہیں انہیں مت مخاطب کرو۔ ان سے ہرگز نہ ڈرو۔ ان کی طرف مطلق التفات نہ کرو میرے سوا تمہارا نہ کوئی کچھ بگاڑ سکتا ہے اور نہ سنوار سکتا ہے۔ بخشش اور رحم کی درخواست صرف مجھ سے کرو۔ صرف میری ناراضگی سے تمہیں خوفزدہ ہونا چاہئے۔ جو مانگو مجھ سے مانگو جب ڈرو مجھ سے ڈرو۔ اسی کو عبادت کہتے ہیں۔ اور میرے سوا دوسرا کوئی اس لائق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے۔

ترجمہ آیات ۱۶۴ – ۱۶۷:- بلاشبہ آسمان و زمین کے پیدا کرنے میں، رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آتے رہنے میں کشتیوں میں جو ان چیزوں کو سمندر میں لے کر چلتی ہیں۔ جو لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں، اس بارش میں جسے اللہ نے بادلوں سے پانی کی شکل میں نازل کیا اور اس کے ذریعے سے زمین کو مردہ (یعنی خشک) ہونے کے بعد زندہ کیا اور اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلایا اور ہواؤں کے رخ پھراتے رہنے میں اور بادلوں کو آسمان و زمین کے درمیان مسخر رکھنے میں ان لوگوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں جو عقلمند ہیں۔ اور لوگوں میں سے بعض ایسی بھی ہیں جو اللہ کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کو اس کا ہم پلہ بنا لیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت کرنی چاہئے اور جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ان کو اللہ ہی کی محبت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور کاش ظالموں کو عذاب دیکھ کر جو کچھ سوجھے گا وہ ابھی سوجھ جائے (اس دن وہ دیکھیں گے کہ) تمام قوت و طاقت صرف اللہ کو ہی حاصل ہے اور یہ کہ اللہ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے۔ اس وقت (کو ذرا یاد کرو) جبکہ وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی تھی اپنے پیروی کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کریں گے اور جبکہ وہ عذاب خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور ان کے تمام رشتے اور وسیلے بھی ٹوٹ جائیں گے۔ اور پیروی کرنے والے پکار

Marfat.com

اٹھیں گے کہ اگر ہم ایکبار لوٹ کر جا سکیں تو ان سے اسی طرح بیزاری کا اظہار کریں گے جس طرح کہ انہوں نے ہم سے کیا ہے اس طرح اللہ ان کے تمام اعمال کو ان کے لئے سراپا حسرتیں بنا کر دکھائے گا اور وہ کبھی آگ سے چھٹکارا پانے والے نہیں۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ انسان کو چاہئے کہ وہ تمام عبادات الٰہی میں بالکل مخلص، صاف دل اور اللہ کی توحید کا سچے دل سے معترف ہو کر عمل پیرا ہو۔ اس کے تمام اعمال اور اس کے تمام حرکات و سکنات کا محرک اصلی صرف داعیہ توحید اور خوف الٰہی ہو۔ اسے ہر ایک کام کرتے وقت اپنے آپ سے یہ سوال کر لینا چاہئے کہ آیا میرا یہ عمل کسی حکم خداوندی کے خلاف تو نہیں اور اس میں شرک کا کوئی شائبہ تو نہیں۔ نیز تنبیہہ کر دی گئی ہے کہ وہ علماء جو الہامی کتابوں کی تعلیمات کو اصلی رنگ میں پیش نہیں کرتے بلکہ اپنی ذاتی کمزوریوں سے اپنی یا اپنے مخاطبین کی خواہشات کے مطابق معنی و مفہوم کو تبدیل کر ڈالتے ہیں۔ وہ انسانوں میں بدترین گروہ ہیں اور اپنی عاقبت کو تباہ کر رہے ہیں۔ اس رکوع میں ذات باری تعالیٰ نے انسان کو سمجھایا ہے کہ تمہیں کیوں میری توحید کا قائل ہونا چاہئے۔ کیوں کہ میری اور صرف میری عبادت کرنی چاہئے اور یہ کہ جس عظمت و احترام اور تقدیس و توحید کا حق مجھے پہنچتا ہے اس سے دوسروں کو مخاطب کرنے والے کس عذاب کے مستوجب ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے ذرا زمین و آسمان پر غور کرو اور دیکھو کہ کیا کوئی اور ہستی بھی یہ چیزیں پیدا کر سکتی ہے۔ دن رات کا تواتر ان کا اپنے اپنے اوقات پر آنا' ان کے اندر انسان کے لئے زیست و معیشت اور آرام و راحت کے صد ہزاراں سامان مہیا کر دینا کسی انسان کے بس کی بات نہیں اگر تم غور کرو گے تو معلوم ہو گا کہ ایک ہی ذات ہے اور صرف ایک ہے جس نے تمہارے لئے زمین کا مخملیں فرش بچھایا اور سروں پر نیلگوں آسمان کو چھت بنا کر اسے ستاروں اور سیاروں کے عدیم المثال برقی چراغوں سے سجایا وہ ذات جس نے ان چیزوں کو ان خوبیوں سے بنایا وہی خدا ہے اور صرف اسی کو حق پہنچتا ہے کہ اپنی عبادت کرائے اسی نے گہرے سمندروں میں انسان کو کشتیاں چلانے کا ڈھب بتایا تاکہ وہ بحری خزائن و جواہر سے فلہذہ اٹھا سکے اور سمندر پار دوسرے ممالک میں بھی آ جا سکے۔ پھر دیکھو یہ بادل کس طرح بنتے ہیں اور کس طرح ان سے بارش ہوتی ہے اور جب زمین بالکل خشک ہو جاتی ہے اور اس

میں تمہارے کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں اگ سکتی۔ تو کس طرح ہم اسے آب باران سے
تر و تازہ کر کے سبزیاں اور روئیدگیاں پیدا کرتے اور تمہیں رنگا رنگ کے پھل پھول اور
اناج اور غلہ بہم پہنچاتے ہیں۔ کیا ہمارے سوا کسی اور میں اس قدر طاقت ہے کہ وہ بھی
اسی طرح بادل بنا سکے اور بارش برسا سکے خشک و مردہ زمین کو سرسبز و شاداب بنا سکے اور
دیکھو ہوا کے بغیر ایک منٹ تم زندہ نہیں رہ سکتے۔ اگر ہم اسے ذرا کم کر دیں تو تمہاری
روحیں بے چین ہونے لگتی ہیں۔ اس کو کون چلاتا ہے پس تمہیں چاہئے کہ تم میری شکر
گزاری کرو اور اپنی تمام حاجات کے وقت مجھی سے التجا کرو میں اس بات کا خواہاں ہوں
اور وہ بھی تمہاری بھلائی کی خاطر کہ تم میرے ان احسانات کو دل سے تسلیم کرو اور جب
مانگو تو مجھی سے مانگو۔ افسوس کا مقام ہے اگر تم ان حالات کے ہوتے ہوئے بھی میرے سوا
کسی دوسری ہستی کو جو خود میری اسی طرح محتاج ہے جیسے تم محتاج ہو۔ اپنا مشکل کشا اور
دستگیر سمجھو۔ سنو! سب علائے چھوڑ کر سب تعلق توڑ کر اور تمام پابندیوں سے آزاد ہو کر
صرف میرے ہی ہو کر رہو اور موحدانہ میری عبادت کرو۔ ورنہ جب اس زندگی سے گذر
کر آگے جاؤ گے اور اصل حال کو آنکھوں سے دیکھو گے تو پچھتاؤ گے حسرتیں پیدا ہوں
گی۔ مگر کچھ نہ کر سکو گے۔ پھر تو عذاب میں رہنا اور دوزخ میں جلنا ہو گا۔

ترجمہ آیات ۱۶۸-۱۷۶:- اے لوگو! زمین میں جس قدر حلال اور صاف ستھری
چیزیں ہیں انہیں (شوق سے) کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا
دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی کی ہی ترغیب دے گا اور یہ کہ تم سے اللہ کے
متعلق وہ باتیں کہلوائے جن کا تمہیں علم تک نہیں اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اللہ نے
جو کچھ نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس طریقے پر چلیں گے جس پر ہم
نے اپنے بڑوں کو چلتے ہوئے پایا تو کیا اگر ان کے بڑے کسی بات کو نہ سمجھے ہوں اور راہ
راست پر بھی نہ رہے ہوں (تو بھی یہ انہی کے طریق پر چلیں گے؟) اور کافروں کی مثال
اس شخص کی سی ہے جو ایسی چیز کے پیچھے چلائے جو سوائے پکار اور ندا کے کچھ نہیں سنتی۔
یہ لوگ بہرے گونگے اور اندھے ہیں سو کچھ نہیں سمجھتے۔ اے ایمان والو! ان پاکیزہ اور
حلال چیزوں میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کی ہیں (جو چاہو) کھاؤ اور اللہ کا شکر بجالاؤ۔ اگر
تم صرف اسی کی بندگی کرنے والے ہو اس نے تم پر صرف مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور

ایسے جانور حرام کئے ہیں جو اللہ کے سوا کسی اور کے نامزد کردیئے گئے ہوں پس جو نافرمانی کرنے اور حد سے بڑھ جانے والا نہ ہو بحالت مجبوری اگر ان کا استعمال بھی کرلے تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ جو لوگ ان احکام کو جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کئے ہیں چھپاتے ہیں اور اس کے عوض دنیا کے حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جو اپنی پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ ان لوگوں سے اللہ قیامت کے دن کلام تک نہ کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی کو ہدایت اور عذاب کو مغفرت کے بدلے مول لیا ہے سو یہ لوگ آتش دوزخ کو برداشت کرنے میں کس قدر صابر ہیں۔ یہ اس لئے کہ اللہ نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل کردی تھی اور وہ لوگ جنہوں نے کتاب میں اختلاف کیا بیشک وہ پرلے درجے کی ضد پر اڑے ہوئے ہیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو صرف پاک صاف اور حلال اشیاء ہی کا استعمال کرنا چاہئے۔ نہ وہ چیزیں کھائے جو اس کی صحت اور اخلاق کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتی ہیں۔ نہ جادۂ مستقیم سے منحرف ہو کر اور احکام خداوندی کو پس پشت ڈال کر شیطان کے قدم بقدم چلے۔ کیونکہ شیطان کا صرف یہ کام ہے کہ وہ انسان سے بے حیائی بیشرمی اور برائی کے کام کرائے اور اس کے منہ سے ایسے کلمات کہلوائے جن سے وہ مستوجب سزا قرار پائے۔ وہ انسان کو یہی کہتا ہے کہ جس طریق پر تمہارے باپ دادا تمہارے پہلے بزرگ اور آج کل کے عوام الناس چل رہے ہیں تم بھی اسی پر چلو یہی سیدھی راہ ہے اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ کھانے پینے کے بارے میں توہم پرستی کی بنا پر خواہ مخواہ اپنے اوپر فضول پابندیاں عائد کرلینا کوئی دینداری نہیں اور اس سے ترقی و وسعت کبھی حاصل نہیں ہوسکتی ارشاد ہوتا ہے کہ جس قدر اچھی اور پاک صاف اور حلال چیزیں تمہارے لئے پیدا کردی ہیں انہیں شوق سے کھاؤ اور وسوسوں میں نہ پڑو۔ شیطان کی بات نہ سنو۔ بلکہ ایمان کی راہ جو دراصل عقل و بصیرت کی راہ ہے تمہیں اختیار کرنی چاہئے کورانہ تقلید کرنا۔ سنی سنائی باتوں پر بے سوچے سمجھے جے رہنا اور گمراہ لوگوں کے اقوال و افعال کو سند پکڑنا ہدایت کی راہ سے بہت بعید ہے۔ اندھی پیروی کرنے والے تو ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے چارپائے۔ فرمایا کہ انسان کے حق میں چار چیزیں مضر

Marfat.com

ہیں۔ چاہئے کہ ان سے اجتناب کیا جائے۔ یعنی مردار جانور۔ حیوانات کا خون۔ سور کا گوشت اور تمام وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کے نامزد کئے جائیں۔ یہ چیزیں انسان کے لئے مضر ہیں لہٰذا حرام ہیں۔ باقی رہا یہ کہ یہود اور نصاریٰ نے باوجود الہامی کتابوں کی موجودگی کے حلت و حرمت کے بارے میں جو طرح طرح کی پابندیاں عائد کر لی ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے علماء الہامی کتابوں کا نہ تو مطالعہ کرتے ہیں اور نہ ان پر عمل پیرا ہیں اور جو علماء فی الحقیقت باخبر ہیں۔ وہ بھی کسی نہ کسی وجہ سے احکام الٰہی کو چھپاتے ہیں اور اپنا وقت قوم کی اصلاح میں نہیں بلکہ تفرقہ و مخالفت میں ضائع کرتے ہیں۔ عوام الناس ان علماء کی جو دراصل جاہل ہیں کورانہ تقلید کرتے ہیں اور اصل حقیقت سے دور رہتے ہیں۔ پس جو لوگ ایسے تفرقوں میں پڑ جائیں ان کا نکلنا مشکل ہوتا ہے وہ لوگ یقیناً" دوزخ کا ایندھن بنیں گے اور شدید ترین عذاب الٰہی کے مستوجب ہوں گے' کیونکہ وہ دنیوی نام و نمود کے لئے ہدایت کو بیچ کر جہل و ظلمت کو خریدتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۷۷-۱۸۲:- تم نے مشرق کی طرف منہ کر لیا یا مغرب کی طرف' تو یہ کوئی (بڑی) نیکی نہیں۔ ہاں نیکی تو یہ ہے کہ کوئی اللہ پر' روز آخرت پر' فرشتوں پر' کتابوں اور نبیوں پر ایمان لایا اور جس شخص نے اللہ کی محبت میں قریبی رشتہ داروں اور یتیموں' مسکینوں اور مسافروں' سائلوں اور غلاموں کے آزاد کرانے کو مال دیا اور جو نماز کی پابندی کرتا رہا اور زکوٰۃ دیتا رہا اور جو عہد کر کے اسے پورا کرنے والے ہیں' اور تنگدستی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ یہی لوگ حق و صداقت پر ہیں اور یہی متقی انسان ہیں۔ اے مسلمانو! مقتول کا بدلہ لینا تم پر فرض کیا گیا ہے۔ اگر آزاد آدمی نے آزاد کو قتل کیا ہے۔ تو اس کے بدلے وہی قتل کیا جائے گا اور اگر غلام نے قتل کیا ہے تو غلام اور اگر عورت نے کیا ہے تو وہی عورت قتل ہو گی۔ پھر اگر قاتل کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو چاہئے کہ دستور کے موافق خون بہا طلب کیا جائے اور وہ خوش خلقی کے ساتھ ادا کر دے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک قسم کی تخفیف اور رحمت ہے پس جو اس کے بعد بھی زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ اور اے عقلمندو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے (یہ سب احکام اس لئے ہیں) کہ تم (لڑائیوں سے) باز رہو۔ مسلمانو! تم پر فرض کیا ہے کہ جب تم

Marfat.com

میں سے کسی کا آخری وقت آجائے اور بطور ترکہ مال و دولت چھوڑ رہا ہو تو والدین اور قریبی رشتہ داروں کے حق میں منصفانہ وصیت کر جائے۔ متقی لوگوں کو ایسی وصیت کرنا ضروری ہے۔ پس جو شخص وصیت سن لینے کے بعد اس میں کوئی تبدیلی کر دے تو اس کا گناہ ان لوگوں پر ہوگا جنہوں نے اس میں تبدیلی کی۔ بیشک اللہ ہر بات کو سنتا ہے اور اس کو ہر چیز کا علم ہے۔ ہاں، جو شخص اس بات کے خوف سے کہ وصیت کرنے والے نے کسی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ وارثوں میں صلح کرا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ محض رسوم پرستی باپ دادا کی کورانہ تقلید کرنا، خورد و نوش کے معاملے میں فضول پابندیاں اپنے اوپر عائد کر لینا (دین کی) کوئی خدمت نہیں۔ خدا ان باتوں سے نہیں ملتا بلکہ وہ سچی خدا پرستی، نیکو کاری اور روح و قلب کی صفائی سے ملتا ہے شریعت کے احکام بھی اسی غرض کے لئے ہیں۔

فرمایا ایمان کا عملی ثبوت یہ ہے کہ انسان خدا کو مانے اور اس کے مخفی حقائق کو تسلیم کرے۔ اس کے احکام کی تعمیل کرے۔ اس کے نبیوں کی تعظیم کرے، روز آخرت کا قائل ہو، خلق خدا سے ہمدردی کرے، رشتہ داروں سے بہترین سلوک کرے یتیموں پر رحم و شفقت کا ہاتھ رکھے مسکینوں اور مسافروں کی امداد کرے اور غلامی کے دور کرنے میں اجتماعی و انفرادی طور پر ممد و معاون ہو۔ پس تمہاری تمام تر ہمت اور جدوجہد طلب مقصد میں خرچ ہونی چاہیے۔

دوسری بات یہ بتلائی گئی ہے کہ انسان آزاد ہو یا غلام، عورت ہو یا مرد۔ بچہ ہو یا بوڑھا۔ گورا ہو یا کالا انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ نیکی کرنے والا خواہ کوئی ہو۔ انعام پائے گا اور بدی خواہ کوئی کرے وہ سزا بھگتے گا۔ لہٰذا قاتل خواہ کوئی ہو بلا امتیاز شخص اس سے قصاص ضرور لیا جائے گا اور ہرگز کوئی رعایت روا نہ رکھی جائے گی۔ یہاں کنایتہً "یہود کے اس مذموم طریقہ کی مذمت کی گئی ہے کہ جب قاتل کوئی دولت مند یا آزاد شخص ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب یا غلام ہوتا تو اسے قتل کر دیتے مسلمانوں کو ایسی بے انصافی سے پہلے ہی دن متنبہ کر دیا گیا۔ مبادا وہ بھی کسی ایسی غلطی کا ارتکاب کرنے لگیں۔

Marfat.com

نیکی کی تیسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ انسان کو مرنے سے پہلے پس ماندوں کے لئے اپنی جائیداد یا ترکہ کی تقسیم کے متعلق ضروری تلقین کر دینی چاہئے اگرچہ مرنے کے بعد اس کی جائیداد دوسروں کے قبضہ میں آنے والی ہے مگر مناسب طور پر اس کو بانٹ دینا اور شریعت کی حدود کے اندر رہتے ہوئے حقداروں کو فائدہ پہنچانا ہر انسان پر فرض کر دیا گیا ہے اور اس فریضہ سے کوئی شخص بری الذمہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ شریعت کے مطابق وصیت نہ کر جائے' باقی رہی وصیت کی تعمیل تو یہ ان لوگوں کے لئے چھوڑ دی گئی ہے۔ جو اس کے اہل ہوں' انہیں چاہئے کہ اپنے فرض سے عہدہ برآ ہوں۔ اس میں نہ وصیت کرنے والے کا کوئی قصور اور نہ ان کا جن کے حق میں وصیت کی گئی ہے۔ یہاں بھی یہود کے نامنصفانہ رویہ اور ان کی مجرمانہ خیانت کوشی کی مذمت مقصود ہے اور مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ اگر تم ان احکام کے مطابق نہ چلو گے تو پھر تم بھی یہود ہی کے بھائی بند ہو۔ جن کی بد دیانتیوں کا پول آج تمہارے سامنے کھولا جا رہا ہے اور معتوب و مقہور گردانا جا رہا ہے۔ دیکھو گوش ہوش سے سنو۔ شریعت کے یہی بنیادی اصول ہیں۔ ان میں کمی بیشی نہ ہو۔

ترجمہ آیات ۱۸۳-۱۸۸:- اے مسلمانو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم برائیوں سے بچو۔ (روزے) گنتی کے چند روز ہیں پھر تم میں سے جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اس گنتی کو بعد میں پورا کر دے اور جو اس امر کی طاقت رکھیں کہ فدیہ دے سکیں ان کے ذمے ایک مسکین کا کھانا ہے۔ پھر اگر کوئی شخص خوشی سے نیکی کا کام کرے تو اس کے لئے بہت بہتر ہے اور اگر تم روزے رکھو تو یہ امر خود تمہارے لئے بہتر ہو گا بشرطیکہ تم اس بات کو سمجھو۔ رمضان وہ (مبارک) مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے راہنمائی ہے اور ہدایت و امتیاز (حق و باطل) کی روشن دلیلیں۔ پس جو یہ مبارک مہینہ پائے وہ اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ اتنے ہی دن بعد میں روزے رکھے اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے۔ دشواری نہیں چاہتا اور یہ (رعایت اس لئے بھی ہے) کہ تم یہ گنتی پوری کر سکو اور تاکہ تم اللہ کی عظمت بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے تاکہ تم اس کا احسان مانو اور (اے نبی) جب آپ سے میرے بندے

Marfat.com

میرے متعلق سوال کریں تو (آپ ان سے فرما دیجئے کہ) میں تمہارے پاس ہی ہوں پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں جبکہ وہ مجھے پکارتا ہے پس چاہئے کہ وہ میری دعوت کو تسلیم کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ انہیں راہ ہدایت ملے۔ روزے کی رات میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمہارا پردہ ہیں اور تم ان کا پردہ ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم خود اپنی ذات کے ساتھ خیانت کیا کرتے تھے پس اس نے تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہیں معاف کر دیا۔ لہٰذا اب سے تم (رات کے وقت) اپنی بیویوں سے بخوشی خلوت کرو اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لئے مقرر کر دیا ہے' اس کے خواہشمند ہو اور کھاؤ پیو حتیٰ کہ صاف صاف معلوم ہو جائے کہ صبح کی سفید دھاری اندھیرے کی کالی دھاری سے الگ ہو گئی ہے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو اور مساجد میں اعتکاف کرنے کے ایام میں (رات کو) بھی اپنی بیویوں سے خلوت نہ کرو۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں ان کے نزدیک نہ جاؤ اللہ اسی طرح وضاحت کے ساتھ اپنی آیتیں لوگوں کے واسطے بیان کرتا رہتا ہے تاکہ وہ برائیوں سے بچ جائیں اور آپس میں ناحق ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ اور نہ مال جو حکام تک اس نیت سے پہنچاؤ کہ لوگوں کے مال میں سے کچھ ناجائز طریقوں سے کھا جاؤ۔ حالانکہ تم جانتے ہو (کہ اس طرح) ناجائز باتیں جائز نہیں ہو جاتیں۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جب سے دنیا قائم ہے تمام امتوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا جاتا رہا ہے اسی کلیہ کے ماتحت یہود کو بھی حکم دیا گیا۔ مگر وہ روزہ کی روح کو بھول گئے۔ محض رسمی طور پر دیکھا دیکھی اور شریعت کے احکام میں کمی بیشی کرتے ہوئے اس فریضہ کو ادا کرنے لگے۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے کہ روزے کی فرضیت سے اصل مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو کھانا پینا ترک کر کے ہمہ تن متقی بننے اور یاد الٰہی میں مشغول رہنے کی مشق کرائی جائے کیونکہ جہاں جسم کو توانا و تندرست رکھنا ضروری ہے وہاں روح کو بھی مردہ اور پژمردہ ہونے سے بچانا لازمی ہے۔

یہاں مسلمانوں کو مخاطب کرنے سے یہ مقصد ہے کہ یہود اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے قابل التفات نہیں رہے اس واسطے تمہیں ان کے موجودہ دین اور موجودہ مذہب کو قطعاً" نظر انداز کر دینا چاہئے۔ روزہ کی اصل یہ ہے کہ انسان چند روز تک خدا کی یاد میں

Marfat.com

دن کے وقت عورتوں سے ہم بستری نہ کرو ہاں رات کے وقت اجازت ہے۔ روزے کے اوقات کے متعلق فرمایا کہ پو پھٹنے سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ کا وقت ہے۔ اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے مساجد میں اعتکاف کا حکم دیا۔ نیز بتایا کہ دھوکے فریب سے لوگوں کا مال نہ کھانا چاہئے اکل حلال بھی روحانی ترقی کا موجب ہے اور تقرب الی اللہ کا بہترین وسیلہ ہے۔ اگر روزے رکھنے کے باوجود مال حرام سے اپنے آپ کو نہ روکو' تو روزے کا کوئی فائدہ نہیں۔

ترجمہ آیات ۱۸۹ - ۱۹۶:- اے نبیؐ لوگ آپ سے چاند (اور اس کی مختلف تبدیلیوں) کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ یہ انسان کے لئے وقت کا حساب اور حج کا تعین ہے اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں پچھواڑے سے آؤ ہاں نیکی اس نے کی جو پرہیز گار بنا۔ گھروں میں دروازوں ہی سے داخل ہوا کرو اور خدا کا ڈر پیدا کرو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔ اور خدا کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کریں اور زیادتی نہ کرو بیشک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور انہیں جہاں کہیں پاؤ قتل کرو اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے تم ان کو نکال دو فتنہ کا قائم رہنا جنگ و جدل سے بھی بڑھ کر (برا) ہے اور مسجد حرام کے قرب و جوار میں ان سے لڑائی نہ کرو جب تک وہ خود تم سے وہاں نہ لڑیں۔ پھر اگر انہوں نے تم سے لڑائی شروع کر دی تو تم بھی ان کو مارو۔ منکروں کی یہی سزا ہے پھر اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ شرک کا نام و نشان نہ رہے اور دین محض اللہ کا دین ہو جائے پس اگر وہ رک جائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر تشدد نہ کیا جائے۔ اگر حرمت کے مہینوں کا پاس رکھا جائے تو تمہیں بھی یہ پاس رکھنا چاہئے اور حرمت کی ہر چیز میں ادلہ کا بدلہ ہے جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس کی زیادتی کا جواب دو جس طرح کہ اس نے زیادتی کی ہے اور (ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے اور (مال و جان) اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو یقیناً" اللہ ان کو پسند کرتا ہے جو نیکو کار ہیں اور حج اور عمرہ کو اللہ کی راہ میں پورا کرو۔ پس اگر تم راہ میں گھر گئے تو جیسا کچھ میسر آئے (ایک جانور کی) قربانی کرنی چاہئے اور تم اپنے سر کے بال اس وقت تک نہ منڈاؤ جب تک کہ قربانی اپنے

ٹھکانے نہ پہنچ جائے پس اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (تو سر کے بال منڈوا دے مگر) چاہئے کہ بطور فدیہ روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے پھر جب تمہیں امن حاصل ہو تو جو شخص عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ حاصل کرنا چاہے وہ بھی جیسا کچھ میسر آئے۔ قربانی (کا ایک جانور) دے اور جسے نہ ملے۔ وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات روزے واپس پر رکھے۔ یہ پورے دس ہو گئے یہ حکم ایسے شخص کے لئے ہے جس کے اہل و عیال مسجد حرام کے قرب و جوار میں نہ رہتے ہوں اور خدا سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ وہ (نافرمانوں کو) سخت سزا دینے والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتلایا گیا ہے کہ چاند کی مختلف تبدیلیوں کی وجہ معلوم کر لینا کوئی بہت بڑی دینی خدمت نہیں بلکہ دین کا مفاد اس سے وابستہ ہے کہ تم ان کے فوائد سے بحث کرو۔ ان تبدیلیوں کا مذہبی فائدہ یہ ہے کہ مذہب کے بہت سے احکام ان سے متعلق ہیں حج کی تاریخ کا تعین رمضان و عید کا تقرر اور وہ تمام مسائل جن کا تعلق تاریخ اور مدت معینہ سے ہے چاند کی تبدیلیوں پر اور ان کے جاننے پر موقوف ہیں نیز یہ بتلایا یہ کوئی نیکی کی بات نہیں کہ حالت احرام میں اگر گھر جانے کی ضرورت پیش آئے تو دروازے کو چھوڑ کر مکان کے پچھواڑے سے داخل ہو۔ اس طرح کی مشقتیں خدا کو ہرگز قبول نہیں۔ وہ تو صرف اس قدر چاہتا ہے کہ انسان کے اندر تقویٰ پیدا ہو اور تمام امور میں اسے آسانی حاصل ہو ارشاد ہوتا ہے کہ نیکی یہ ہے کہ دنیا میں امن و امان قائم کیا جائے اور ہر شخص بلا خوف و خطر اپنا کام کر سکے اور اگر بعض شرارت پسند لوگ کسی گروہ یا جماعت یا فرد کو دین قیم پر چلنے، خدا کی عبادت کرنے اور آزادانہ زندگی بسر کرنے سے مانع آئیں تو ان کا قلع قمع کر دینا اور ان کی جمعیت کو منتشر اور ان کی طاقت کو توڑنا بھی نیکی ہے۔ کیونکہ اگرچہ جنگ و جدل بری شے ہے مگر فتنہ و فساد اس سے کہیں بڑھ کر قبیح چیز ہے۔ اس لئے فتنہ و فساد کی روک تھام کی خاطر جنگ و جدل کی برائی گوارا کی جا سکتی ہے۔ پس اے مسلمانو! جو لوگ تمہارے راستہ میں روڑے اٹکائیں اور تمہیں آزادی سے زندگی نہ بسر کرنے دیں۔ ان سے ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ ایسے لڑو کہ فتنہ و فساد کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔ مگر دیکھو تمہارے ہر کام میں اعتدال و میانہ روی کارفرما ہو۔ حق و انصاف پر تمہارا پورا پورا عمل ہو۔ اور جب تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ تو کسی پر

Marfat.com

دست ظلم و تعدی دراز نہ کرو۔ ایسے کام کسی ایک شخص کے بس کے نہیں ہوتے اور حکومت ان حالات میں رعایا کی مالی و جسمانی امداد کی محتاج ہوا کرتی ہے لہٰذا مسلمانوں کو من حیث القوم اس میں پورا پورا حصہ لینا چاہئے اور دل کھول کر مالی امداد کرنی چاہئے۔ اس موقع پر بخل سے کام لینا اور جان و مال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کرنا اپنے لئے ہلاکت مول لینا ہے مخالفین کی جمعیت کو توڑنے کے واسطے اتحاد عمل کرنا اور اس میں تمام مسلمانوں کا عملی حصہ لینا قومیت کی جان ہے اور یہ کام خدا کے نزدیک نہایت مقبول ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جب مطلوبہ امن و امان حاصل ہو جائے تو تمہیں خدا کی راہ میں حج کعبہ سے بھی مشرف ہونا چاہئے اور تمام ارکان کو پوری طرح ادا کرنا چاہئے اور بفرض محال اگر کہیں راستے میں دشمن تمہیں روک دیں تو ایک جانور کی قربانی دے کر احرام اتار دو اور اگر تم ایام حج میں بیمار ہو جاؤ یا سر میں کوئی تکلیف ہو' تو چاہئے کہ روزہ رکھو یا صدقہ دو۔ یا ایک جانور کی قربانی کرو اور جب کامل اطمینان ہو جائے اور حج اور عمرہ کو ملا کر ادا کرنا چاہو۔ تو جو جانور میسر آئے اس کی قربانی دو اور اگر قربانی دینے کی توفیق نہ ہو تو حج کے دنوں میں تین روزے رکھو اور جب گھر کو لوٹو تو سات روزے اور رکھ کر دس کی گنتی پوری کر لو یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جن کا گھر بار مکہ میں نہ ہو۔ فرمایا حج کے مہینے تمہیں معلوم ہی ہیں۔ اگر تم حج کرنا چاہو تو عورتوں سے مخصوص تعلقات' لوگوں کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آنا اور لڑائی جھگڑا کرنا قطعاً" بند کر دو مجسم نیکی بن جاؤ۔ دل میں خشیت الٰہی اور تقویٰ پیدا کرو۔ کیونکہ تقویٰ سے نجات حاصل ہوتی ہے اور عقل بڑھتی ہے۔

ترجمہ آیات ۱۹۷-۲۱۰:- حج کے مہینے معلوم ہیں پس جس شخص نے ان مہینوں میں اپنے اوپر حج فرض کر لیا تو وہ ایام حج میں نہ کوئی فحش بات کرے نہ کوئی گناہ کا کام اور نہ اسے لڑائی جھگڑے کی اجازت ہے اور جو نیکی بھی تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے اور زاد سفر ساتھ لے کر چلا کرو اور بہترین زاد راہ اللہ کا ڈر ہے اور اے عقلمندو! مجھ ہی سے ڈرو۔ اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں اگر (ایام حج میں) اللہ کا فضل (یعنی مال و دولت بذریعہ تجارت) طلب کرو۔ پس جب عرفات سے لوٹو تو (مزدلفہ میں) مشعر الحرام کے پاس ٹھہر کر اللہ کا ذکر کرو اور اسی طرح اسے یاد کرو جیسا کہ اس نے تمہیں بتا دیا ہے اور اس سے پہلے تم لوگ یقیناً" بے خبر تھے پھر جہاں سے ہو کر لوگ لوٹتے ہیں تم بھی (اے قریش) وہیں سے

Marfat.com

ہو کر لوٹو اور خدا سے مغفرت چاہو اللہ یقیناً بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ پس جب حج کے ارکان پورے کر چکو تو جس طرح اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے ہو۔ اسی طرح خدا کو بھی (منیٰ میں) یاد کرو بلکہ یہ ذکر اس سے بھی زیادہ (جوش کے ساتھ) ہو پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا ہی میں دے (جو کچھ دینا ہے) ایسے شخص کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی خوشحال رکھ اور آخرت میں بھی خوشحال رکھ اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔ ان ہی لوگوں کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ جلد (اعمال کا) حساب کرنے والا ہے۔ اور اللہ کو ان چند دنوں میں یاد کرتے رہو پھر جو دو ہی دن میں جلدی چلا آئے اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو (ایک آدھ دن) زیادہ لگا دے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں یہ اس شخص کے لئے ہے جو اللہ کی نافرمانی سے ڈرے اور اللہ ہی سے ڈرو اور یقین جانو کہ تم کو اسی کے پاس جمع ہونا ہے۔ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جن کی باتیں آپ کو دنیوی زندگی کے بارے میں نہایت بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اللہ کو اپنے خلوص دل پر گواہ بھی کر لیتے ہیں حالانکہ (فی الحقیقت) وہ جھگڑے میں بڑے ہی سخت ہوتے ہیں۔ اور جب وہ آپ سے الگ ہو جاتے ہیں تو ملک میں اس خیال سے سرگرمی دکھاتے ہیں کہ وہاں فساد پھیلائیں اور کھیتوں کو تباہ کریں اور انسانی نسل کو ہلاک کریں اور اللہ فساد (پھیلانے والوں) کو دوست نہیں رکھتا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو وہ گھمنڈ میں آکر اور گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور انہیں جہنم ہی کفایت کرے گا اور وہ نہایت برا ٹھکانا ہے اور بعض وہ لوگ بھی ہیں جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جان تک صرف کر دیتے ہیں اور اللہ بھی اپنے ایسے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو۔ پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے اگر اس کے بعد بھی تمہارے پاؤں پھسل گئے جب کہ تمہارے پاس کھلے کھلے احکام آ چکے ہیں تو یقین جانو کہ اللہ سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔ کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ بادلوں کے سائبانوں میں اللہ اور اس کے فرشتے نمودار ہو جائیں اور تمام باتوں کا فیصلہ ہو جائے؟ (یاد رہے) کہ اللہ ہی کی طرف (انجام کار) تمام امور کو لوٹایا جائے گا۔

Marfat.com

شرح:۔ حج کیا ہے۔ مسلمانوں کا سالانہ قومی اجتماع ہے۔ باہمی میل ملاپ اور تعارف کا بہترین ذریعہ ہے۔ چاہئے کہ ایک جگہ جو عرفات کے نام سے مشہور ہے۔ تم سب اکٹھے ہو جاؤ۔ وہاں کے مناسک ادا کرو۔ پھر مزدلفہ میں بھی ایک ایسا ہی اجتماع کرو۔ دنیاوی فوائد بھی حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیتے رہو تجارت کرنا چاہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہوگا۔ اس طرح فریضہ حج سے فارغ ہو کر اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہو کر گھروں کو لوٹو۔ ہر موقع پر تمہیں خدا سے یہی دعا مانگنی چاہئے کہ اے اللہ! ہمیں دنیا و آخرت میں صرف وہی چیزیں عطا کر جو ہمارے لئے مفید ہوں۔

حج کو حشر کا چھوٹا نمونہ سمجھو اور اس روز کی تکالیف کو اس روز کی تکالیف کا ادنیٰ پیمانہ خیال کرو۔ اور دیکھو دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو غرور اور نفس پرستی میں سرشار ہیں بظاہر تو بڑے مزے کی باتیں کرتے ہیں مگر حقیقت میں وہ دین حق سے بعید اور بد باطن ہیں۔ ایسے لوگوں کو جب طاقت حاصل ہو جائے تو یہ اپنے ابنائے جنس کے ساتھ بدترین سلوک کرتے ہیں۔ ایک شخص اپنی زبان سے نیک دلی کا کتنا ہی چرچا کرے اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ دیکھنا تو یہ ہوتا ہے کہ اس کا سلوک ابنائے جنس سے کیا ہے۔ ایسے مغرور اور ظالم لوگوں سے جب کہا جائے کہ خدا سے ڈرو تو وہ اور زیادہ نافرمانی اور ظلم و معصیت پر اتر آتے ہیں اور بجائے اصلاح کے اور زیادہ بگڑتے اور کجروی اختیار کرتے ہیں۔ دیکھو یہ ایمان کی راہ نہیں، تمہیں زبانی طور پر ہی مسلمان ہونا کفایت نہیں کرتا بلکہ تمہارے ایمان کا یہ تقاضا ہونا چاہئے کہ تم ایمان و عمل کے ہر شعبہ میں پیکر ایمان و عمل بن جاؤ اور کسی حالت میں شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ تمہارا ہر عمل اسلام کے مطابق اور تمہاری ہر بات اسلام کے ماتحت ہو۔ تمہارا جذبہ اسلامی جذبہ ہونا چاہئے کسی بات میں تم قرآن کے احکام سے انحراف نہ کرو۔ یہی اسلام ہے اور ایسا ہی اسلام ہمارے ہاں مقبول ہے۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا بعض باتوں میں اسلام پر عمل پیرا ہوئے اور بعض میں ذاتی خواہشات پر چلے تو پھر تم مسلمان نہیں اگر ایسی تشریح و توضیح کے بعد بھی ایمان و یقین کے لئے کلام الٰہی کی ہدایت کافی نہیں تو پھر اس کے بعد اسی قدر باقی رہ گیا کہ خدائے برتر بذات خود تمہارے سامنے آکر اپنی زبان سے کہہ دے۔ کہ میں تمہارا خدا ہوں۔ مجھ

Marfat.com

پر ایمان لاؤ۔ مگر یاد رکھو یہ دنیا میں نہیں ہونے کا۔ خدا اسی وقت مخلوق کے سامنے آئے گا جب دنیا تہ و بالا ہو چکی ہوگی اور تمام دنیاوی امور کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔ اس رکوع میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ سچی خدا پرستی' اصل دینداری اور نیکوکاری یہی ہے۔ جو ان سطور میں بیان کر دی گئی ہے۔ یہود میں یہ چیز باقی نہیں رہی یہود کے پاس الٰہی تعلیم کا جسم ہے اور روح مفقود ہے۔ لہٰذا اس کی ضرورت تھی کہ پھر وہی پرانی تعلیم جس کو دنیا آج فراموش کر چکی ہے اور یہود کھو چکے ہیں عام کر دی جائے لہٰذا ہر شخص جو دین کا شیدائی ہو اور دونوں جہاں کی سعادت حاصل کرنا چاہے' وہ ان احکام قرآنی کی پیروی کرے اس سے اسے گوہر مقصود ہاتھ آ جائے گا۔ تصویر کے دونوں رخ دکھائے جا چکے ہیں۔ نیکی اور بدی کے نتائج واضح طور پر تمہارے سامنے آ چکے ہیں۔ پس ان الفاظ کو صحیح مانو اور پورے پورے "تابع فرمان" بندے بن جاؤ۔

ان آیات میں انسان کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص یہ تعلیم دی گئی ہے کہ انہیں اختلافات کو مٹا کر خدا کی عبادت کرنے اور امن قائم کرنے کے لئے موافق و متحد ہونا چاہیے۔ دور حاضر کے مسلمانوں کو ان آیات پر متعدد بار غور کرنا چاہیے۔ اور دو باتوں کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ ایک تو یہ کہ ایمان لانے کے بعد ارکان اسلام پر عمل پیرا ہونے کے بغیر چارہ نہیں۔ اور دوسرے یہ کہ مسلمانوں کو باہمی اختلاف سے بچنا چاہیے۔ اور اگر اختلافات پیدا ہو بھی جائیں تو نفسانیت' ہٹ دھرمی اور خود غرضی سے بالکل الگ تھلگ ہو کر خوف خدا کو مدنظر رکھ کر احکام قرآنی کے مطابق فیصلہ کر لینا چاہیے۔ ذاتی رائے ذاتی پسند اور ذاتی رجحانات کو یک قلم چھوڑ دینا ضروری ہے۔ مقابلہ میں شخصی مفاد کو ہرگز ترجیح نہ دی جائے۔ خفیہ ریشہ دوانیاں اور غلط پروپیگنڈہ کر کے باطل کو فروغ دینا اور حق کو زک پہنچانا مسلم کی شان سے بہت بعید ہے۔

ترجمہ آیات ۲۱۱-۲۱۶:- اولاد یعقوبؑ سے پوچھو کہ ہم نے انہیں کس قدر واضح دلائل دیئے اور جو اللہ کی نعمت کو بدل ڈالے۔ بعد اس کے کہ وہ اس کے پاس آ چکی ہو تو (یاد رہے) اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انہیں دنیوی زندگی خوبصورت کر کے دکھائی گئی ہے اور وہ ایمان والوں کا تمسخر اڑاتے ہیں حالانکہ خدا سے ڈرنے والے ہی قیامت کے دن ان سے بلند مرتبہ ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے

Marfat.com

حساب روزی عطا کرتا ہے۔ (ابتداء میں) لوگ ایک ہی گروہ تھے (جب اختلاف ہونے لگا) تو اللہ نے نبیوں کو بھیجا جو (ایمان والوں کو) بشارت دیتے تھے اور (شریروں کو) ڈراتے تھے اور ان کو حق و راستی کے ساتھ کتاب دی تاکہ لوگوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے جن میں وہ اختلاف رکھتے تھے یہ اختلاف پیدا کرنے والے صرف وہی لوگ تھے جنہیں کتاب ملی تھی بعد اس کے کہ انہیں واضح احکام پہنچ چکے تھے محض باہمی ضد اور مخالفت کی بنا پر (اختلاف کیا) پس اللہ نے اپنے فضل سے ایمان والوں کی اس سچی بات میں راہنمائی کی۔ جس میں وہ لوگ اختلاف کرتے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست پر چلنے کی توفیق دیتا ہے۔ کیا تم سمجھے بیٹھے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ حالانکہ تم ان واقعات سے ابھی تک دوچار نہیں ہوئے۔ جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آچکے ہیں انہیں ہر طرح کی سختیاں اور تکلیفیں پیش آئیں اور ان کے پاؤں لڑکھڑا گئے حتی کہ رسول اور اس کے مومن ساتھی کہہ اٹھے کہ نصرت الٰہی کب پہنچے گی؟ (جواب ملا کہ) یاد رکھو بیشک نصرت الٰہی قریب ہے (اے نبیؐ) آپ سے لوگ پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ جو کچھ بھی اپنے مال میں سے خرچ کرو۔ وہ ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو دو اور نیکی کا جو کام بھی کرو گے بیشک وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار ہے۔ اور ممکن ہے تم ایک چیز کو ناگوار سمجھو اور وہی تمہارے لئے بہتر ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو۔ اور وہ تمہارے لئے بری ہو۔ اور ہر بات کا (حقیقی علم) اللہ کو ہے اور تمہیں کوئی علم نہیں۔

شرح:۔ گزشتہ چند رکوعوں میں بتایا گیا تھا کہ شریعت کے احکام کی اصل کیا ہے اور یہود نے انہیں موڑ توڑ کر کس طرح بنا دیا تھا اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کو دنیا میں سیادت و قیادت کا شرف عطا ہوا تھا انہیں مذہبی پیشوا بنایا گیا۔ انہیں تورات ایسی جلیل القدر کتاب عطا کی۔ مگر انہوں نے اپنی بداعمالیوں، سیاہ کاریوں اور مکارانہ چالوں سے خود ہی اپنے سر پر ہلاکت لی اور آج ان سے منصب سعادت چھینا جا رہا ہے وہ دین و دنیا میں معتوب گردانے جا رہے ہیں اور تم کو اے مسلمانو! ان کی جگہ اب مذہبی پیشوا مقرر کیا جاتا ہے اور تم ان تمام انعامات سے سرفراز کئے جاؤ گے۔ جو یہود کو حاصل تھے مگر اس

Marfat.com

بات کا یقین کرلو کہ اگر تم نے یہود ہی کا رویہ اختیار کرلیا۔ تو بس پھر تمہارا بھی وہی حال ہوگا۔ یہاں تو کسی کی شخصیت اور رعایت کا معاملہ نہیں' جو شخص احکام خداوندی مانے' وہ سرفراز ہوتا ہے جو بے پروا ہو جائے۔ اس کی ہمیں بھی کوئی پرواہ نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تمہیں یہاں دنیاوی آسائش و آرام حاصل ہو جائیں تو یوں نہ سمجھو کہ بس آخرت کوئی شئے ہی نہیں۔ حساب کتاب سے تمہیں کوئی سروکار نہیں۔ نہیں! جس طرح مرنا سب کو ہے۔ اسی طرح حساب بھی سب کو دینا ہے۔ پھر مرنے کے بعد بلند مرتبت وہی ہوں گے جنہوں نے دنیا میں نیک عمل کیے ہوں گے اور ایمان کی راہ پر چلے ہوں گے۔

دیکھو! ابتدا میں تو تمام انسان ایک ہی دین پر تھے پھر جوں جوں تعداد بڑھتی گئی اختلافات رونما ہوتے گئے۔ پس ان میں فیصلہ کرنے اور سیدھی راہ بتانے اور اختلافات مٹانے کی خاطر نبیوں کو بھیجا گیا۔ وہ لوگ جو دعوت حق کو قبول کر لیتے۔ نبی انہیں آنے والی زندگی میں خوشیوں کی بشارت دیتے اور جو انکار و تساہل سے کام لیتے انہیں آنے والی زندگی کے عذاب سے ڈراتے اور تعلیم دیتے کہ دیکھو اپنے ہر معاملہ میں کتاب اللہ کو منصف بناؤ۔ مگر اس کے باوجود لوگ اختلاف کرنے لگے اور اس اختلاف کی وجہ محض ہٹ دھرمی ضد' قدامت پسندی اور باہمی عناد تھا۔ اصل راہ ہمیشہ وہی ہے جو کتاب اللہ بتائے اور جس کی طرف رسول بلائے اور وہ یہ ہے کہ خدا پرستی و نیک عملی کی تلقین کی جائے اور تفرقہ و اختلاف کی جگہ وحدت و اجتماع کا قیام ہو۔ مگر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ محض زبانی جمع خرچ ہی کافی ہے۔ یاد رکھو' مومن کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ ایمان کا اقرار کرلے اور سمجھ لے "کہ بس جنتی ہو گئے" اس کے لئے ضروری ہے کہ ان تمام آزمائشوں میں ثابت قدم رہے جو حق پرستوں کو ہمیشہ سے پیش آتی رہی ہیں اور اسے بھی ضرور آئیں گی۔ اس سے کسی کو مفر نہیں اسی طرح یہود نے خیرات کے جو اصول وضع کر رکھے ہیں۔ وہ بھی ہماری کتاب کی تعلیم سے بہت کچھ بعید ہیں۔ سنو! خیرات کے حقدار سب سے پہلے اپنے رشتہ دار ہیں۔ جنہیں تمہاری امداد کی ضرورت ہے سب سے پہلے اپنی کمائی اور اپنے مال و دولت کو والدین پر خرچ کرو۔ جو کچھ بچے وہ حاجتمند رشتہ داروں کو ان کے حسب ضرورت دو۔ اور اگر اس سے زیادہ کی طاقت ہو۔ تو یتیموں کی امداد' مسکینوں کی دستگیری اور مسافروں کی اعانت پر خرچ کرو۔ یہ سب نیکی کے کام ہیں اور اللہ

Marfat.com

ایسے ہی کاموں پر اجر دیتا ہے۔ اسی طرح کی نیکی وہ ہے جو اس سے پہلے تمہیں بتائی گئی ہے۔ یعنی خدا کی راہ میں جہاد کرنا۔ دیکھو! جہاد اگرچہ تمہیں بظاہر ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ مگر یہی چیز تمہاری حیات قومی کی اساس اولین ہے۔ اگر غور و فکر کرو اور اپنی ذہنیت کو مجاہدانہ بنالو۔ تو یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

ترجمہ آیات ۲۱۷-۲۲۱:- (اے نبی) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ حرمت کے مہینے میں جنگ کرنا کیسا ہے؟ ان سے کہہ دیجئے کہ اس مہینے میں جنگ کرنا بڑی بری بات ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام میں نہ جانے دینا اور اس کے لئے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑھ کر برا ہے اور فتنہ و فساد خونریزی سے بھی زیادہ برا ہے اور یہ لوگ تم سے جنگ کرتے ہی رہیں گے حتی کہ اگر ان کے امکان میں ہو تو تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کردیں اور جو تم میں سے اپنے دین سے برگشتہ ہو گیا اور کفر ہی کی حالت میں دنیا سے گزر گیا تو ایسے لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت جائیں گے اور یہی لوگ دوزخ کی آگ میں پڑنے والے ہیں (اور) تمہیں وہاں ہمیشہ رہنا ہوگا۔ یقیناً" وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں گھربار چھوڑا اور جہاد کیا وہی رحمت خداوندی کے امیدوار ہیں۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (اے نبی) لوگ آپ سے شراب اور قمار بازی کے متعلق سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ ان دونوں میں لوگوں کے لئے بڑی برائیاں ہیں اور فائدے بھی ہیں لیکن ان کی برائیاں ان کے فائدوں سے بڑھ کر ہیں اور لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں کہہ دیجئے (کہ جس قدر تمہاری ضروریات سے زاید (ہو) اسی طرح اللہ اپنے احکام کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم (دنیا اور آخرت کے امور پر) غور و فکر کرو اور لوگ آپ سے یتیموں کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ ان کے ساتھ بھلائی کرنا ہی بہتر ہے اور اگر ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو (کوئی ہرج نہیں) وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ کو معلوم ہے کہ کون خرابی پیدا کرتا ہے اور کون اصلاح کرنے والا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ کو ہر بات پر غلبہ حاصل ہے اور ہر کام کی حکمت معلوم ہے۔ اور تم مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں اور یاد رکھو کہ ایک

Marfat.com

مومن لونڈی مشرکہ عورت سے کہیں بہتر ہے اگرچہ یہ تمہیں بھلی ہی کیوں نہ معلوم ہو اور مومن عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں یاد رکھو کہ ایک مومن غلام مشرک آزاد سے کہیں بہتر ہے خواہ یہ مشرک تمہیں بھلا ہی کیوں نہ معلوم ہو۔ یہ (مشرکین) تو دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لئے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت اور موعظت حاصل کریں۔

شرح: - اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ حرمت کے مہینوں میں جو حج اور عبادت کے مہینے ہیں۔ جنگ و جدل سے مسلمانوں کو قطعاً "باز رہنا چاہئے۔ کیونکہ لڑائی فی نفسہ ایک بری شئے ہے۔ مگر جب دیکھو کہ غیر قومیں جو احاطہ اسلام کے اندر نہیں ہیں تمہاری عبادت میں مانع ہیں اور فتنہ و فساد پھیلاتی ہیں تو اس فتنہ کا روکنا اشد ضروری ہے۔ خواہ اس کی خاطر جنگ و جدل ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ اگرچہ لڑائی ایک برائی ہے مگر فتنہ شرک اس سے بھی بڑی برائی ہے۔ لہٰذا ایک بڑی برائی کو روکنے کی خاطر چھوٹی برائی گوارا کی جا سکتی ہے۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو تمہارے دشمن تمہاری جمعیت اور تمہارے مذہب کو صفحہ ہستی سے معدوم کر دیں گے اور اگر تم نے یہ ذلیل حالت گوارا کرلی تو پھر خواہ تم مسلمان ہی کیوں نہ کہلاتے ہو دوزخ کی آگ کا ایندھن بنائے جاؤ گے۔ اگر تم نے کوئی نیک کام بھی کئے ہوں گے تو سب ضبط کرلئے جائیں گے۔ یعنی تمہیں ان کا مطلق کوئی فائدہ نہ پہنچ سکے گا اور اگر پوچھو کہ کیا جہاد کے واسطے شراب کا استعمال اور اس کی ضروریات پر جوئے اور لاٹری سے فراہم شدہ روپیہ خرچ کریں یا نہیں تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ شراب سے دراصل حقیقی جوش اور قوت پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ محض عارضی جوش و خروش ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے نقصانات اس کے فوائد سے زیادہ ہیں۔ پس جس چیز میں زیادہ نقصانات ہوں اور منافع کم 'اسے تم اپنے اوپر حرام سمجھو۔ یہی حال جوئے اور لاٹری کا ہے اور یہ بھی تمہارے لئے حرام ہیں۔ باقی رہا یہ کہ جہاد میں تم بطور چندہ کیا چیز دو۔ تو اس کے لئے خدا تمہیں کسی مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ کھانے پینے اور دیگر ضروریات زندگی کے مصارف کو چھوڑ کر جو کچھ بچ رہے اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرو۔ دیکھو 'کس قدر صاف صاف احکام اور کس قدر فائدے

کی باتیں تمہیں بتائی جاتی ہیں۔ پھر اگر تم دنیا و آخرت کے واسطے ان پر غور نہ کرو تو افسوس کی بات ہے اگر تمہیں یہ خدشہ ہو کہ اگر جنگ و جدل میں حصہ لیا اور لقمہ اجل ہو گئے تو یتیم بچوں کی نگہداشت کون کرے گا تو تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے یتیموں کی پرورش اور ان کی کفالت ایک قومی فریضہ ہے۔ یتیم بچے بھی قوم کے معزز افراد میں سے ہوتے ہیں۔ ان کی اصلاح بھی ایسی ہی ضروری چیز ہے جیسا کوئی اور دینی کام۔ اگرچہ اس بارہ میں بھی تم پر کوئی خاص مشکل احکام نافذ نہیں کئے جاتے مگر مسلمانوں کو من حیث القوم یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ یتیموں کی بہر صورت بھلائی ہو اور اگر اس طرف سے مسلمانوں نے بے اعتنائی کی تو انہیں مجرم گردان کر سخت سزاؤں کا مستوجب قرار دیا جائے گا پھر قومی عزت و حرمت کا تقاضا ہے کہ ازدواجی تعلقات میں مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو مشرک مرد اور مشرک عورت پر بہر حال ترجیح دی جائے اور اس مسئلہ میں افلاس یتیمی اور بے کسی کا مطلق خیال نہ رکھا جائے اسی طرح قوم کی تنظیم ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح جماعتوں کی دھاک بندھا کرتی ہے۔ اور اسی طرح آخرت کے مدارج عالیہ حاصل ہوتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۲۲-۲۲۸:- اور (اے نبی) لوگ آپ سے حیض کے متعلق سوال کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ یہ ناپاک چیز ہے۔ ان ایام میں عورتوں سے الگ رہو اور ان کے پاس نہ جاؤ حتی کہ وہ پاک ہو جائیں پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو جدھر سے اللہ نے تمہارے لئے (فطری طور پر) ٹھہرا دیا ہے ان کے پاس آؤ بیشک اللہ انہی کو دوست رکھتا ہے جو توبہ کرنے والے ہیں اور پاکی و صفائی والوں کو پسند کرتا ہے۔ تمہاری بیویاں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں۔ پس جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں آؤ اور اپنے لئے آئندہ کا سامان کرو اور (ہر وقت) اللہ سے ڈرو اور اس بات کا یقین رکھو کہ تم بالضرور (ایک دن) اس سے ملنے والے ہو اور (اے پیغمبر) ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے اور اللہ کے نام کو اپنی قسموں کی آڑ نہ بناؤ کہ کسی کے ساتھ بھلائی نہ کر سکو یا پرہیزگاری کی راہ اختیار نہ کر سکو یا لوگوں میں صلح صفائی کرانے سے رکے رہو (یاد رکھو) اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ (یاد رہے) اللہ تمہاری لغو قسموں پر مواخذہ نہیں کرتا۔ لیکن ان قسموں پر ضرور مواخذہ ہوگا جو تمہارے دلی ارادہ سے ہوں (بہر حال) اللہ بخشنے والا اور بردبار ہے جو لوگ

Marfat.com

اپنی بیویوں کے پاس جانے کی قسم کھالیں انہیں چار ماہ کی مہلت ہے پھر اگر وہ اس دوران میں رجوع کرلیں تو اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اگر طلاق دینے کا پختہ ارادہ کرلیں تو بھی اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے اور وہ عورتیں جنہیں طلاق دی گئی ہے وہ تین حیض (یا تین طہر تک) انتظار کریں اور ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس چیز کو جو اللہ نے ان کے شکم میں پیدا کی ہے چھپائے رکھیں اگر وہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں۔ اگر اسی دوران میں صلح صفائی کرنا چاہیں تو ان کے شوہروں کو انہیں زوجیت میں واپس لینے کا زیادہ حق ہے اور عورتوں کے حقوق اسی طرح مردوں کے ذمہ ہیں جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں کے ذمہ ہیں دستور کے مطابق۔ البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک گونہ فضیلت دی گئی ہے اور خدا غالب' اور حکمت والا ہے۔

شرح:- پچھلے رکوع میں قومی زندگی کی مہمات کا ذکر ہوا اور مسلمانوں کو ایسے ٹھوس اور کار آمد اصول بتائے گئے۔ جن پر عمل کرنے سے رہتی دنیا تک ان کی ہوا نہ بگڑ سکے۔ اس رکوع میں ویسی ہی ایک مہم یعنی اکھڑ زندگی کی مشکلات کا بیان ہے اور اس مشکل کے تمام پہلوؤں پر اس طرح روشنی ڈالی ہے کہ کوئی شق نہیں چھوٹی مثلاً" ارشاد ہوتا ہے کہ ماہواری ایام کے دنوں میں عورتوں سے خلوت نہ کرنی چاہئے۔ کیونکہ اس حالت میں یہ تعلق عورت مرد دونوں کے لئے مضر ہے اور صفائی اور پاکیزگی کے خلاف ہے مگر یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ عورت ناپاک ہوگئی ہے۔ اور یہ نہ روا ہے کہ اسے اچھوت سمجھا جائے۔

دوسرے یہ کہ عورت مرد کے باہم ملنے اور وظیفہ زوجیت ادا کرنے کے لئے جو فطری طریقہ ہے وہی اختیار کرنا چاہئے اور کسی ناپاک اور مکروہ طریقہ سے ہرگز نہ چلنا چاہئے۔ نیز تیسرے یہ کہ ازدواجی زندگی کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے زبان اپنے قابو میں رکھنی چاہئے اور بے معنی قسمیں کھالینے کے بعد یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ رشتہ نکاح ٹوٹ گیا۔ تیسرے یہ کہ کسی نیکی کے کام کے خلاف قسم کھالینا اور خدا کے نام کو برے کام کی خاطر استعمال کرنا بہت ہی برا ہے۔ عورتوں سے قطع تعلق کرنا کوئی نیکی کا کام نہیں اور اس بارے میں خدا کی قسمیں کھانا اور مصالحانہ اور متقیانہ زندگی گزارنے اور لوگوں کو اس کی ترغیب دینے سے باز رکھنا نہایت برا ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ اگر بیوی سے جنسی تعلق نہ رکھنے کی قسم کھالی جائے تو فوراً" ہی قطع تعلق نہیں کرنا چاہئے۔ چار ماہ تک

Marfat.com

خوب غور و خوض کرو۔ اس فیصلے کے تمام پہلوؤں کو جانچ لو اور اگر تمہیں ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد معلوم ہو کہ پہلا فیصلہ غلط تھا تو فوراً رجوع کر لو خدا تمہاری غلطیوں کو معاف کرنے والا ہے اور اگر اس کے برعکس طلاق دینے کا فیصلہ ہی کر لو۔ تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے تین مرتبہ، تین مجلسوں میں، اور تین فرستوں میں اپنے الفاظ کو دہرایا اور اپنے عزم کو ظاہر کیا جائے۔ اس سے پہلے پہلے ملاپ کر لینے کے مواقع باقی ہیں۔ کیونکہ شرعاً ملاپ مطلوب ہے۔ تفرقہ اور جدائی مقصود نہیں۔ نیز یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ حقوق کے لحاظ سے عورت و مرد مساوی ہیں۔ جیسے مرد کے حقوق عورت کے ذمہ ہیں ویسے ہی عورت کے حقوق مرد کے ذمہ ہیں۔ ہاں اس خیال سے کہ گھر کی اس چھوٹی سی مملکت میں مطلق العنانی اور شتر بے مہاری کا مظاہرہ نہ ہونے لگے۔ خاوند کو سردار اور حاکم مقرر کیا گیا ہے تاکہ خانہ داری کا نظام حکومت نہ بگڑے۔ مگر جہاں بیوی کے ذمہ وہ تمام فرائض ہیں جو رعایا کے ہوا کرتے ہیں وہاں خاوند کے ذمہ بھی وہ تمام فرائض ہیں جو حاکم یا سردار کے ہوا کرتے ہیں۔ یاد رکھو! انسان ہونے میں تم سب برابر ہو کسی کو دوسرے پر ظلم و تعدی نہ کرنا چاہئے۔

ترجمہ آیات ۲۲۹-۲۳۱:- طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے۔ اس کے بعد یا تو (مطلقہ کو) حسن سلوک سے روک لیا جائے یا اچھے طریقے سے الگ کر دیا جائے اور تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لے لو۔ مگر اس صورت میں جبکہ دونوں کو خوف ہو کہ وہ اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے۔ پس اگر تمہیں ڈر ہو کہ مرد اور عورت اللہ کی مقرر کردہ حدود کو قائم نہ رکھیں گے تو اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں کہ عورت کچھ دے دلا کر اپنا پیچھا چھڑا لے۔ یہ اللہ کی حدبندیاں ہیں ان سے باہر نہ جاؤ اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے وہی ظالموں میں شمار ہو گا۔ پھر اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو (تیسری) طلاق دے چکا ہو تو وہ اس کے لئے پھر حلال نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کرے پھر اگر وہ (اپنی مرضی سے) اس کو طلاق دیدے تو اب ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ پھر تعلقات کو وابستہ کر لیں بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ کی مقرر کردہ حدود قائم رکھ سکیں گے اور یہ اللہ کی حدود ہیں جنہیں سمجھ دار لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے اور جب تم عورتوں کو دوسری طلاق دے چکو اور ان

کی عدت پوری ہو جائے تو انہیں حسن سلوک سے روک لو یا خوش معاملگی سے علیحدہ کر دو مگر انہیں تنگ کرنے کے لئے روکے نہ رکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر جاؤ اور جو شخص ایسا کرے گا وہ اپنی ہی جان پر ظلم کرے گا اور اللہ کے احکام کو ہنسی مذاق نہ سمجھو اور اللہ کی عنایتوں کو یاد رکھو۔ جو تم پر ہیں اور کتاب و حکمت کو جو اس نے تم پر اتاری کہ تمہیں اس کے ذریعہ سے نصیحت فرمائے اور خدا کا خوف ہر وقت پیش نظر رکھو اور یقین جانو کہ اللہ تمام باتوں کو جانتا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں طلاق کے تمام مدارج کا ذکر اور میاں بیوی کو صلح و صفائی کی زندگی گزارنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تمہیں دو طلاقیں دے چکنے کے بعد بھی معلوم ہو جائے کہ جدائی اچھی نہیں ہے اور صلح و صفائی سے دن گزارنے ممکن ہیں تو تمہیں جب بھی اجازت ہے کہ رجوع کر لو اور باہمی مصالحت سے مل جل کر رہو اور اگر دوسری طلاق دینے کے بعد بھی علیحدگی ہی کا خیال ہو۔ تو نہایت خوش اسلوبی سے علیحدہ ہونا چاہئے۔ اس صورت میں تم نے جو کچھ بیوی کو پہلے سے دیدیا ہو یا دینے کا وعدہ کیا ہو وہ سب دیدینا چاہئے اور کچھ واپس نہ لینا چاہئے ہاں اگر یہ دیکھو کہ اللہ کی ٹھہرائی ہوئی حدود اس طریق کار سے ٹوٹ جائیں گی۔ مثلاً "شوہر طلاق نہ دینا چاہے اور نہ اس کا کوئی قصور ہو۔ مگر میاں بیوی آپس میں صلح و صفائی سے نہ رہ سکیں اور عورت کہے کہ میں اپنا مہر یا مہر کا کوئی حصہ چھوڑتی ہوں اور خاوند اس کے بدلے طلاق دیدے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ تمہارے پیش نظر صرف یہ اصول ہونا چاہئے کہ بھلائی اور نیکی کی حدود کسی طرح نہ ٹوٹیں۔ دیکھو نکاح کا مقصد صرف یہ ہے کہ عورت و مرد کے ملاپ سے ایک خوشگوار اور پر لطف زندگی پیدا ہو۔ یہ مقصد نہیں کہ ایک مرد اور ایک عورت خواہ مخواہ ایک دوسرے کے گلے کا ہار ہو جائیں۔ اور نہ یہ مقصد ہے کہ عورت کو مرد کے رحم پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ لگے اس سے وحوش و بہائم کا سا سلوک کرنے۔ خوشگوار زندگی اسی وقت بسر ہو سکتی ہے جب میاں بیوی میں باہمی صلح و صفائی ہو۔ پیار اور محبت ہو اور ایک دوسرے کی چاہت کا جذبہ دونوں کے دلوں میں موجزن ہو اور دیکھو جب ایسی صورت حالات پیدا نہ ہو سکے اور تم بالکل مایوس ہو جاؤ اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہونا ہی بہتر ہو تو پھر تم اسے طلاق دے کر علیحدہ کر دو۔ اگر اسے گھر میں رکھنا ہے تو بیوی کی

Marfat.com

طرح رکھو اور بہترین سلوک سے پیش آؤ۔ ورنہ اسے طلاق دے کر آزاد کر دو اور اس کے راستے میں کسی طرح کی مشکلات نہ پیدا کرو۔ یہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے کہ نہ بچاری کو آزاد کرو اور نہ اس سے وہ حسن سلوک کرو جس کی وہ حقدار ہے۔ دیکھو' یہود کی طرح تم سے بھی مرد کی خود غرضیوں اور نفس پرستوں سے عورت ذات کی حق تلفی نہ ہو۔ ہمیشہ خدا کا ڈر پیش نظر رکھو اور اس بات کو قطعی طور پر جانے رہو کہ اللہ کو تمہارے دلوں تک کے بھید معلوم ہیں۔ ممکن ہے کہ تم کسی انسان کو دھوکا دیدو۔ خدا کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ پس ان احکام کی پوری پوری تعظیم کرو اور تعظیم یہی ہے کہ ان پر تمہارا عمل ہو۔ اگر تم نے ان احکام میں موڑ توڑ کر کچھ کمی بیشی کی یا تاویلات سے کام لیا تو سمجھا جائے گا' کہ تم نے آیات قرآنی کا تمسخر اڑایا ہے اور اس تمسخر کی کس قدر بڑی سزا ہوگی اس کا اندازہ تم خود ہی لگا سکتے ہو۔

ترجمہ آیات ۲۳۲-۲۳۵:- اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدت بھی ختم کرلیں تو پھر انہیں اس سے نہ روکو کہ وہ باہمی رضامندی سے مناسب طور پر کسی دوسرے مرد سے نکاح کرلیں ان احکام کے ساتھ اللہ تم میں سے ان کو نصیحت کرتا ہے جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ تمہارے لئے بہت پاکیزہ اور صفائی کی بات ہے اور اللہ (بہتری کی راہ کو) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔ یہ مدت اس کے لئے ہے جو پوری مدت دودھ پلانا چاہے اور باپ پر فرض ہے کہ وہ بچے کی ماں کے کھانے پہننے کا (مطلقہ ہونے کی حالت میں بھی) مناسب انتظام کرے۔ کسی شخص کو اس کی بساط سے بڑھ کر تکلیف نہیں دی جاتی۔ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے اور باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے' نقصان نہ پہنچایا جائے اور یہی احکام بچوں کے وارثوں پر عائد ہوتے ہیں۔ پھر اگر باہمی رضامندی اور مشورہ سے دونوں (قبل از وقت) دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں' اور اگر تم چاہو کہ اپنی اولاد کو کسی دوسری عورت سے دودھ پلاؤ۔ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں۔ شرط یہ ہے کہ تم نے جو کچھ دینا کیا تھا وہ خوش معاملگی سے ان کو دیدو اور ہر حال میں اللہ سے ڈرو اور یقین جانو کہ اللہ تمہارے ان اعمال کو جو کر رہے ہو خوب دیکھ رہا ہے اور تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں (ان کی بیویوں کو چاہئے کہ) وہ چار ماہ اور دس دن تک

Marfat.com

اپنے آپ کو (نکاح سے) روکے رکھیں۔ پھر جب یہ عدت پوری کر چکیں تو تم پر اس کارروائی میں کوئی گناہ نہیں جو وہ جائز طریقہ سے (نکاح کے لئے) کریں اور اللہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔ اور اس میں بھی تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم (عدت کے اندر) ایسی عورتوں سے اشارۃً نکاح کا خیال ظاہر کرو یا اپنے دل میں قصد نکاح کو پوشیدہ رکھو اللہ کو معلوم ہے کہ تمہیں ان کا خیال ضرور آئے گا لیکن مخفی طور پر ان سے کوئی وعدہ نہ لو ہاں جائز طور پر ان سے کوئی بات کہہ سکتے ہو اور اس وقت تک عقد نکاح کا قصد نہ کرو جب تک عدت پوری نہ ہو جائے اور اس بات کو اچھی طرح سمجھتے رہو کہ اللہ کو ان سب باتوں کا علم ہے جو تمہارے دلوں میں ہیں۔ پس اس سے ڈرتے رہو اور یقین جانو کہ اللہ بخشنے والا نہایت تحمل کرنے والا ہے۔

شرح:۔ اب اگر تم نے طلاق دے دی ہے تو عورتوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ اور ان کے معاملات میں ہرگز کسی طرح کی مزاحمت نہ کرو۔ وہ اپنی خوشی سے جہاں چاہیں نکاح کرلیں۔ کیونکہ وہ آزاد ہیں۔ دیکھو تمہیں یہی تاکید کی جاتی ہے کہ ہر کام میں طہارت' قلبی اور پاکیزگی کا خیال مدنظر رہے۔ مطلقہ عورتوں کی گود میں اگر دودھ پیتے بچے ہوں تو بچے ماؤں کو دیئے جائیں تاکہ وہ انہیں دودھ پلائیں دودھ مکمل دو سال تک پلانا چاہئے اور اس دوران میں باپ پر فرض ہے کہ وہ ماں بچہ دونوں کے لباس اور خوراک کا بقدر وسعت انتظام کرے بچے کے سلسلہ میں نہ تو باپ کو نقصان پہنچایا جائے نہ ماں کو اگر مدت رضاعت کے ختم ہونے سے پہلے فریقین دودھ چھڑانے کا فیصلہ کرلیں تو کوئی مانع نہیں اور اگر یہ مناسب ہو کہ کسی غیر عورت سے دودھ پلوایا جائے تو اس میں بھی حرج کی کوئی بات نہیں مگر ایسا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انا کو جو کچھ دینا کیا ہے بلا کم و کاست دیدو اور ہر حالت میں دلوں کے اندر خدا کا خوف رکھنا ہی اتقاء و پرہیزگاری ہے اللہ تمہارے تمام اعمال کو دیکھتا اور جانتا ہے پس تم سے مطلق کوئی کوتاہی نہ ہونی چاہئے اور دیکھو جو عورتیں بیوہ ہو جائیں انہیں چار ماہ اور دس دن تک کی عدت گزارنے کے بعد اپنے نکاح ثانی کا کوئی انتظام کرنا چاہئے کیونکہ فوراً ہی نکاح کرلینے سے مرحوم شوہر کی بے وقعتی اور اس کی بچی محبت میں فرق آتا ہے۔ نیز نسب کے مشتبہ ہونے کا خیال ہوتا ہے اور اس سے زیادہ مدت تک بیوہ بیچاری کو سوگ منانے پر مجبور کرنا بھی خلاف انصاف ہے۔ کیونکہ

Marfat.com

اس بیچاری کو خورد و نوش اور دیگر ضروریات زندگی کے واسطے حیران اور پریشان پھرنے کے لئے اس کے حال پر بے بسی کے عالم میں نہ چھوڑ دینا چاہئے۔ بلکہ اسے مکمل اختیار دیا جائے کہ جو صورت اس کے لئے بہتر ہو وہی اختیار کر لے۔ اگر اس کا ارادہ نکاح ثانی کا ہو تو مدت گزر جانے کے بعد اس سے نامہ و پیام کا سلسلہ جنبانی کی جائے۔ مگر کوئی بات چوری چھپے نہ ہو جو کچھ کہو سنو علانیہ اور دستور کے موافق کہو تاکہ نہ غلط فہمیاں پیدا ہوں اور نہ کوئی فتنہ و فساد اٹھے۔ عدت کی مدت ختم ہونے سے پہلے کوئی قول و قرار لینا ناجائز اور مضر ہے۔

ترجمہ آیات ۲۳۶ - ۲۴۲:- تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو ہاتھ لگانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دیدو اور انہیں فائدہ پہنچاؤ مقدور والا اپنی حیثیت کے مطابق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق۔ یہ حسن سلوک دستور کے مطابق ہو۔ نیک اور خوش معاملہ لوگوں کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ اور اگر تم انہیں چھونے سے پہلے طلاق دو اور ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو چاہئے کہ اس کا نصف ادا کرو جو تم نے مقرر کیا تھا مگر یہ کہ عورت خود معاف کر دے یا وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کا سر رشتہ ہے معاف کر دے اور اگر تم معاف کر دو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنے سے غفلت نہ کرو بیشک اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ نمازوں کی محافظت اور پابندی کرو۔ خصوصاً درمیانی نماز کی اور اللہ کے حضور میں عاجزی و ادب سے کھڑے ہوا کرو پھر اگر تمہیں (دشمن کا) خوف ہو تو (نماز پڑھ لو) خواہ پیدل ہو یا سوار۔ پھر جب تمہیں امن حاصل ہو جائے تو اللہ کو یاد کرو جس طرح کہ اس نے تمہیں تعلیم دی ہے جو تم پہلے نہیں جانتے تھے اور جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک انہیں فائدہ اٹھانے دیا جائے اور گھروں سے نہ نکالا جائے پھر اگر وہ خود بخود نکل جائیں تو انہوں نے جائز طور پر اپنے لئے جو کچھ کیا تم پر اس سے کوئی گناہ لازم نہیں آتا اور اللہ غالب ہے اسے ہر بات کی حکمت معلوم ہے۔ اور مطلقہ عورتوں کو بہرہ مند کرنا چاہئے پاکباز اور خوش معاملہ لوگوں کے لئے یہ ضروری ہے۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔

Marfat.com

شرح:- اس رکوع میں عورتوں کی بقیہ مشکلات کو حل کرنے کے اصول بتائے گئے ہیں اور ان پر کاربند رہنے کا ایک زریں قاعدہ بتا دیا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ فرض کرو کہ کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا مگر نکاح کے بعد میاں بیوی میں نہ زناشوئی کا کوئی تعلق ہوا اور نہ مہر کی رقم مقرر ہوئی اور شوہر طلاق دینے پر آمادہ ہو گیا تو ایسی صورت میں چاہئے کہ مرد اپنے مقدور کے مطابق جس قدر فائدہ عورت کو پہنچا سکتا ہے پہنچا دے اور اگر مہر کی رقم مقرر ہو چکی ہے تو نصف رقم عورت کو ادا کی جائے اور اگر مرد اس سے زیادہ بطور احسان دے سکے تو یہ اور اچھا ہے ہاں عورت یا اس کا ولی خود بخود اپنی مرضی سے مہر کی رقم لینے سے انکار کر دیں تو یہ ان کی اپنی مرضی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ چونکہ نکاح کے معاملہ میں مرد کا ہاتھ زیادہ قوی ہوتا ہے اس لئے انہیں چاہئے کہ ہر معاملہ میں فراخ دلی اور عالی حوصلگی کا ثبوت بھی وہی دیں۔ فرمایا لوگو! اخلاق اور نیکو کاری کے جو اصول تمہیں بتائے گئے ہیں۔ ان پر آسانی سے اسی وقت چل سکتے ہو جب تم ہر روز خدا کی عبادت کرو' اور اس عبادت کا تمہیں اس قدر شغف ہو کہ اگر دشمن تمہاری جان لینے کے ہی درپے ہوں اور تمہیں ایک جگہ ٹھہر کر نماز تک بھی ادا کرنے کا وقت نہ مل سکے تو بھی چلتے چلتے یا سواری کے عالم ہی میں نماز ادا کرو۔ ان چیزوں سے تمہاری اخلاقی طاقت بڑھ جائے گی اور ان تعلیمات پر جو تمام تر تقویٰ و طہارت پر مبنی ہیں تمہارا چلنا آسان ہو جائے گا۔ لہٰذا نماز کو کبھی اور کسی حالت میں بھی قضا نہ ہونے دینا چاہئے۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ دیکھو اگر عورت بیوہ رہ جائے تو متوفی کے وارثین کو یہ نہ چاہئے کہ اس بیچاری کو فوراً" گھر سے نکال باہر کھڑا کریں۔ کم از کم ایک سال تو اسے گھر سے مطلق کوئی نہ نکالے اس کے بعد جائیداد کو تقسیم کرنے والے اس معاملہ پر ہمدردانہ غور کریں۔ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے مرنے سے پہلے اپنی اہلیہ کے حق میں اس قسم کی کوئی وصیت چھوڑ جائے۔ کہ کم از کم ایک سال تک اسے گھر سے نہ نکالا جائے۔ ہاں عورت اپنی مرضی سے اگر مکان چھوڑ کر کہیں جانا چاہے تو کوئی اس کے راستہ میں حائل نہ ہو۔ اخیر میں فرما دیا کہ عورتوں کے ساتھ خواہ وہ مطلقہ ہوں۔ یا بیوہ حسن سلوک سے پیش آنا نیکو کاروں پر فرض قرار دیا گیا ہے لہٰذا کوئی کوتاہی نہ ہونی چاہئے۔

ترجمہ آیات ۲۴۳-۲۴۸:- (اے پیغمبر!) کیا آپ نے ان لوگوں کے حال پر

Marfat.com

غور نہیں کیا جو موت کے ڈر سے گھروں سے نکل بھاگے تھے حالانکہ ہزاروں تھے پھر اللہ نے ان کو حکم دیا کہ مرجاؤ (چنانچہ وہ مرگئے) پھر (اپنے فضل و کرم سے) انہیں زندہ کر دیا۔ بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے۔ لیکن اکثر لوگ اس کے شکر گذار نہیں ہوتے اور اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور یقین جانو کہ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ کون ہے جو اللہ کو خوشدلی سے قرض دیتا ہے اللہ اس کے قرض کو کئی گنا بڑھادے گا اور اللہ ہی تنگی دیتا ہے اور وہی فراخی عطا فرماتا ہے اور (یاد رکھو) تمہیں آخر اسی کی طرف جانا ہے۔ کیا آپ نے اس واقعہ پر غور نہیں کیا جو بنی اسرائیل کی جماعت کو موسیٰ کے بعد پیش آیا۔ جب انہوں نے اپنے نبی سے کہا کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دیجئے تاکہ ہم اللہ کے راستے میں لڑیں۔ اس نبی نے کہا کہ اگر تم پر جہاد فرض کر دیا گیا تو کچھ بعید نہیں کہ تم نہ لڑو۔ کہنے لگے کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں۔ حالانکہ ہمیں اپنے شہروں سے نکالا گیا اور اولاد سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ جب ان پر جہاد فرض کیا گیا۔ تو چند لوگوں کے سوا سب پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور اللہ بھی نافرمانوں کو خوب جانتا ہے اور ان سے ان کے نبی نے کہا کہ واقعی اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا ہے کہنے لگے بھلا اسے ہم پر کیونکر حکومت کا حق حاصل ہو سکتا ہے۔ حالانکہ ہم اس سے زیادہ حکمرانی کے حقدار ہیں اور اسے تو مال و دولت کی وسعت بھی حاصل نہیں (نبی نے کہا) کہ تم میں سے اللہ نے اسی کو منتخب کیا ہے اور اسے علم کی فراوانی اور جسمانی طاقت عطا کی ہے اور اللہ تو اسی کو حکمرانی عطا کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑا وسعت بخشنے والا اور ذی علم ہے۔ اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ دیکھو طالوت کی حکمرانی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آ جائے گا۔ جس میں تمہارے رب کی جانب سے دلجمعی کا سامان ہو گا اور وہ بقیہ اشیاء بھی جو آل موسیٰ اور آل ہارون چھوڑ گئے تھے (تمہیں مل جائیں گی) اس کو فرشتے اٹھائے ہوں گے۔ یقیناً تمہارے لئے اسی ایک بات میں نشانی ہے اگر تمہیں اللہ پر ایمان ہو۔

شرح:۔ اس رکوع میں سلسلہ بیان کو پھر رکوع چھبیس کے مضمون کی طرف پھیر اگیا ہے جہاں سے یہ سلسلہ مضمون شروع ہوا تھا۔ اور جہاد کا حکم دیا گیا تھا۔ ضمناً کئی ایک سوالات اٹھے جن کے جوابات دے دیئے گئے اور پھر اس رکوع میں بنی اسرائیل کی ایک عبرت انگیز مثال بیان فرما کر واضح کیا گیا کہ جب کسی قوم میں اخلاقی کمزوری، بزدلی اور

جہالت پیدا ہو جائے تو وہ صفحۂ ہستی سے مٹ جایا کرتی ہے اور اگر وہ پھر اپنی حالت کو درست کر لے اور کمزوریوں کو دور کر دے تو پھر کامیابی آکر اس کے قدم چومنے لگتی ہے۔

فرمایا بنی اسرائیل کی ایک دفعہ اس قدر کمزور حالت ہو گئی تھی کہ ان کے مخالفین نے شہروں سے بھی نکال باہر کھڑا کیا تھا حالانکہ تعداد کی رو سے یہ لوگ اپنے مخالفین سے کہیں بڑھے ہوئے تھے مگر موت کا ڈر ان کے دلوں پر اس قدر طاری تھا کہ تمام ذلتیں گوارا کرتے اور جہاد سے کوسوں بھاگتے تھے۔ بالآخر جب پانی سر سے گزر گیا تو ان کے چند نمائندے اپنے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اب ہم جہاد کرنے پر بالکل تلے ہوئے ہیں۔ آپ جسے چاہیں ہمارا سردار مقرر کر دیں تاکہ اس کی قیادت میں ہم اپنی قسمت کا فیصلہ کریں۔ ان کے نبی نے کہا کہ بزدلی اور نافرمانی تمہاری گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر تمہیں جہاد کرنے کا حکم دیا جائے تو شاید تمہاری قوم اس کے لئے تیار نہ ہو اور پھر تمہیں خواہ مخواہ اور بھی ذلیل ہونا پڑے وہ عرض کرنے لگے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا ذلت ہو سکتی ہے کہ ہمیں اپنے مسکونہ گھروں سے بھی نکال دیا گیا ہے اور ہم سے ذلیل ترین سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ہم ضرور لڑیں گے اور ڈٹ کر لڑیں گے۔ اس پر ان کے نبی نے کہا کہ اچھا میں طالوت کو تمہارا سردار مقرر کرتا ہوں۔ جاؤ اس کی معیت میں جا کر لڑو طالوت ایک جید عالم اور باعمل بزرگ تھے اور تن و توش کے لحاظ سے بھی بھاری بھر کم جسم کے مالک تھے مگر دولت کے لحاظ سے بڑے غریب۔

یہی نمائندے جو اس قدر مخلصانہ درخواست کر رہے تھے کہ ہمیں لڑنے کی اجازت دیجئے ہم ہر طرح تیار ہیں۔ کہنے لگے۔ واہ! آپ نے تو خوب فیصلہ کیا ہے ایک ایسے شخص کو ہم پر سردار مقرر کر دیا ہے۔ جس بیچارے کے پاس ایک کوڑی تک نہیں۔ نبی نے جواب دیا۔ بھلے مانسو! وہ علم میں تم سب سے زیادہ بڑھا ہوا ہے اور جسمانی طاقت میں بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ تم سب میں سرداری کے زیادہ قابل وہی ہے۔ دیکھو اگر تم نے اسے سردار تسلیم کر لیا تو وہ صندوق جس میں حضرت موسیٰ کی یادگار چند اشیاء تھیں۔ اور وراثتہ" تمہارے پاس چلا آ رہا تھا اور اب تمہارے مخالفین نے تم سے چھین لیا ہے ابھی تمہیں واپس مل جائے گا اور یہ سب ایک ایسے معجز نما طریقے سے ظہور میں آئے گا کہ تم دیکھ کر دنگ رہ جاؤ گے۔ تب کہیں جا کر وہ لوگ اس بات پر آمادہ ہوئے کہ طالوت کو اپنا

Marfat.com

سزا مقرر کریں۔

ترجمہ آیات ۲۴۹ – ۲۵۳:۔ پس جب طالوت لشکروں سمیت چل کھڑا ہوا تو اس نے کہا کہ اللہ ایک نہر کے ذریعہ سے تمہارا امتحان لینے والا ہے۔ پس جس کسی نے اس میں سے پانی پیا وہ میری جماعت سے نہ ہوگا۔ اور جو نہ پیئے گا وہ میری جماعت میں سے ہے۔ ہاں! اپنے ہاتھ سے چلو بھر (پی) لینے میں کوئی ہرج نہیں۔ پھر ان میں سے چند لوگوں کے سوا سب نے پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت اور اس کے ایماندار ساتھی نہر کے اس کے پار ہو گئے تو (نافرمانی کرنے والوں نے) کہا کہ ہم میں تو جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی آج طاقت نہیں۔ وہ لوگ جو (قیامت کو) اللہ سے ملاقات کرنے کا یقین رکھتے تھے۔ کہنے لگے کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو حکم الٰہی سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آ گئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلہ پر آئے تو کہنے لگے اے ہمارے رب! ہمیں صبر عطا کر اور ثابت قدم رکھ اور کافروں پر نصرت عطا فرما۔ پس انہوں نے اللہ کے حکم سے انہیں شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کیا اور اللہ نے داؤد کو حکومت اور حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ اسے چاہا سکھایا اور اگر اللہ انسانوں کے ایک گروہ کے ذریعے دوسرے گروہ کو ہٹاتا نہ رہے تو البتہ زمین میں فساد پھیل جائے۔ لیکن اللہ کائنات پر فضل کرتا ہے یہ اللہ کی آیتیں ہیں۔ جو ہم صحیح صحیح آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں اور بلاشبہ آپ رسولوں میں سے ہیں یہ رسول ہیں جن میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی۔ ان میں سے بعض ایسے تھے جو اللہ سے ہمکلام ہوئے اور **بعضوں** کو اس نے کئی (اور بلند) درجے دیئے۔ اور عیسیٰ ابن مریم کو ہم نے کھلے کھلے معجزات دیئے اور جبرائیل سے ان کی تائید کی اور اللہ چاہتا تو لوگ ان پیغمبروں کے بعد جبکہ ان کے پاس واضح احکام آ چکے تھے ایک دوسرے سے نہ لڑتے لیکن (باوجود اس کے) لوگوں میں باہمی اختلاف پیدا ہوا تو ان میں بعض تو ایمان پر قائم رہے اور **بعضوں** نے کفر کا وطیرہ اختیار کیا اور اگر اللہ چاہتا تو (یہ لوگ) ایک دوسرے سے نہ لڑتے مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ نصرت الٰہی کسی قوم کے شامل حال کس صورت میں ہوا کرتی ہے اور اسے تنظیم و متابعت کے کن اصولوں کی پیروی کرنے اور صبر و

استقامت کے کٹھن امتحانات میں کامیاب ہونے کے بعد عزت ملا کرتی ہے۔ اور اگر امیر جماعت یا سردار قوم کی پوری پوری اتباع نہ کی جائے تو قوم کی دھاک بندھنی ناممکن ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب یہود کے اس گروہ کو حضرت طالوت اپنی قیادت میں لے کر میدان جنگ کو چلے تو راستے میں انہوں نے یہ آزمانا چاہا کہ آیا یہ لوگ میرے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ یا نہیں لہٰذا انہیں حکم دیا گیا کہ خواہ تمہیں کیسی ہی پیاس لگے راستے میں پانی نہ پینا۔ دیکھو ایک نہر آئے گی جو کوئی اس سے پانی پی لے گا اس کو اس جماعت سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ مگر جب وہ نہر آئی تو اکثر نے اس میں سے پانی پیا اور حکم کی خلاف ورزی کی وہ پانی ان کے لئے اس قدر خراب ثابت ہوا کہ سب بیمار ہو گئے اور ان میں جنگ کی تاب و تواں نہ رہی۔ دیکھو اے مسلمانو! تم بھی اپنے امیر جماعت کی حکم عدولی کرو گے تو اسی طرح ذلیل و خوار ہو گے۔ یہ قصے تمہارے لئے درس عبرت ہونے چاہئیں۔ اگر تم نے بھی ان سے کوئی سبق نہ سیکھا۔ تو یہود کی طرح ذلیل و خوار ہو گے۔ پھر دیکھو وہی چند نفر جنہوں نے حضرت طالوت کی متابعت میں پانی نہ پیا تھا جنگ کرنے کے قابل رہے۔ چنانچہ انہوں نے کمر ہمت باندھی اور کہا کہ ہم تو لڑنے مرنے کو تیار ہیں اور اگرچہ مخالفین کے مقابلہ میں ہماری تعداد بہت کم ہے۔ مگر جن کے ساتھ نصرت الٰہی ہو وہ تعداد میں کم بھی ہوں جب بھی کامیاب ہو جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے خدا سے یہ دعا مانگی کہ اے اللہ! ہمیں مشکلات سہنے کی توفیق عطا کر! جنگ میں ثابت قدم رکھ اور اپنی خاص عنایت سے اپنے دین کے دشمنوں پر ہمیں غلبہ عطا فرما۔ پس جب ہم نے ان کو علم و دانش کے صحیح عقائد پر پایا اور ان کے خلوص و صداقت کو بھی پرکھ لیا تو انہیں کامیابی عطا کی۔

دیکھو مسلمانو! تمہارا طرز عمل بھی ہمیشہ یہی رہے اور جہاد کی ذہنیت کبھی دور نہ ہو۔ کیونکہ اگر خدا اپنے نیک بندوں اور نیک جماعتوں کو فتنہ و فساد برپا کرنے والوں پر مسلط نہ کرے۔ تو تھوڑے دنوں میں دنیا پر اندھیر چھا جائے دیکھو! جہاد کے احکام تمہیں مفصل بتا دیئے گئے ہیں ان میں کوتاہی نہ ہو۔

اے مسلمانو! تم نے بھی گذشتہ نبیوں اور امتوں کے قصے سن لئے ان نبیوں کو ہم نے اپنی بارگاہ سے نہایت بلند درجے عطا کر کے دنیا میں اس واسطے بھیجا تھا کہ لوگوں میں جو اعتقادی و علمی اختلافات تھے ان کا فیصلہ کر کے سب کو ایک طریق کار پر گامزن کریں اور

باہمی محبت و یگانگت پیدا کر دیں۔ چنانچہ نبیوں نے اپنے فرائض منصبی کو باحسن وجوہ ادا کیا۔ مگر لوگ اپنے اپنے اختلافات پر اڑے رہے۔ بہت تھوڑے لوگ نبیوں پر ایمان لائے اور اگرچہ یہ درست ہے کہ اگر ہم چاہتے تو انسان کے ہاتھ پاؤں اس طرح باندھ کر اسے بندۂ مجبور بنا دیتے کہ وہ برائی کا کوئی کام نہ کر سکتا۔ پھر نہ نبی بھیجنے کی ضرورت پڑتی اور نہ ان میں اختلافات ہی رونما ہوتے مگر ہم نے انسان کو بندۂ مجبور نہیں بنایا بلکہ اسے پوری آزادی دی کہ جو چاہے کرے۔ ہاں نیک و بد میں تمیز کرنے کو ضمیر دیا اور وعظ و نصیحت کرنے اور رشد و ہدایت کے راستے بتانے کو رسول و پیغمبر بھیجے۔

ترجمہ آیات ۲۵۴-۲۵۷:- اے ایمان والو! جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ حصہ (اللہ کی راہ میں) اس سے پہلے پہلے خرچ کر لو وہ دن آ جائے جس دن نہ تو خرید و فروخت ہو گی' نہ دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش اور انکار کرنے والے ہی ظالم ہیں۔ (لوگو!) اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی و قیوم ہے۔ اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے پاس کسی کی سفارش کر سکے (کیونکہ) جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اللہ کو سب معلوم ہے اور لوگ اس کے علم میں سے کسی چیز پر حاوی نہیں۔ الا یہ کہ وہ جس قدر علم ان کو دینا چاہے دیدے اور اس کا تخت حکومت آسمان اور زمین (کی وسعت) پر چھایا ہوا ہے اور ان کی حفاظت و نگرانی اسے گراں نہیں گزرتی اور وہ بڑا ہی بلند مرتبہ اور عظیم الشان ذات ہے۔ دین کے بارے میں زبردستی نہیں۔ بلاشبہ ہدایت کی راہ گمراہی سے نمایاں طور پر الگ ہو گئی ہے۔ پس جو شخص شیطان کا انکار کر دے اور اللہ پر ایمان لے آئے اس نے درحقیقت ایک ایسی مضبوط رسی کو پکڑ لیا جو ہرگز ٹوٹنے والی نہیں (لہٰذا اس کے سہارے قائم رہے گا) اور اللہ (تمام باتوں کو) سنتا اور (ارادوں کو) جانتا ہے۔ اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو اس پر ایمان لے آئیں وہ ان کو (کفر کی) تاریکیوں سے نکال کر (ہدایت کی) روشنی میں لاتا ہے اور وہ لوگ جو کفر کی راہ اختیار کریں۔ شیاطین ان کے دوست ہیں وہ ان کو (ہدایت کی) روشنی سے نکال کر (کفر کی) تاریکیوں میں لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں (اور) ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

Marfat.com

شرح:۔ پچھلے رکوع میں جہاد کی ضرورت کو ایک قصے کے ذریعے واضح کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ جب تک راہ حق پر چلنے والے لوگ شریروں اور مفسدوں کے خلاف اللہ کی راہ میں جہاد نہ کریں۔ تب تک دنیا کا امن قائم ہی نہیں رہ سکتا اور مسلمانوں کی توجہ بھی اس عظیم الشان اصول کی طرف منعطف کرائی گئی تھی۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ جہاد میں اس وقت تک کامیابی ناممکن ہے جب تک "فرداً" "فرداً" ہر شخص اخراجات جہاد میں دل کھول کر حصہ نہ لے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم دنیا میں فساد و شر نہیں دیکھنا چاہتے پس جو لوگ اس دفع فساد میں اپنا مال و جان خرچ کردیں وہ یقیناً "نجات حاصل کریں گے۔ اور جن لوگوں نے جہاد کے واسطے مال و جان خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا وہ آخرت میں پچھتائیں گے۔ لوگو! آخرت کے معاملات کو اس دنیا کے معاملات پر محمول نہ کرو وہاں داؤ' فریب اور دوستی یا سفارش سے کام نہ چل سکے گا۔ کیونکہ خدا کی ذات عالم الغیب ہے۔ وہ سب کے دلی حالات سے واقف ہے۔ اور ہربات اس کے علم میں ہے۔ نیز خدا کی ذات ان تمام عیوب و نقائص سے مبرا ہے جو انسان میں پائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ دوسروں کی سفارش سننے اور ان سے رائے لینے پر مجبور ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اگر ہم نبیوں کو بلند مرتبت کرنے کے خیال سے انہیں کسی گروہ یا امت کے حق میں سفارش کرنے کی اجازت دیں تو یہ اور بات ہے۔ درحقیقت ہمیں اس کی ضرورت نہیں۔ لہذا تمہیں صرف وہی نیک اعمال فائدہ دیں گے جو تم نے اس دنیا میں کئے ہیں اور دیکھو دین کے معاملے میں ہم کسی پر کوئی سختی نہیں کرتے۔ ہدایت اور گمراہی کی راہیں واضح کردی گئی ہیں۔ ہر شخص کے اختیار میں یہ بات دی گئی ہے کہ اگر وہ چاہے تو ہدایت قبول کرے اور اگر چاہے تو کفر اختیار کرلے۔ ان معنوں میں انسان بالکل آزاد اور خود مختار واقع ہوا ہے اور وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لے آتے اور کفر و سرکشی کی راہوں سے انکار کردیتے ہیں وہ مقصد حیات میں کامیاب ہوں گے اور کسی طرح کی پشیمانی نہ اٹھائیں گے۔ یاد رکھو! ہم تمہاری باتوں کو سنتے اور تمہارے دل کے ارادوں سے خوب واقف ہیں۔ اگر خلوص دل سے نیک عمل کرو گے تو بڑے بڑے انعام پاؤ گے۔ دیکھو! جو لوگ ہمارے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں ہم ہر طرح ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔ یوں سمجھو کہ اگر وہ خطرناک اندھیروں میں بھی ہوں تو بھی ہم ان کے واسطے روشنی کردیتے ہیں اور

Marfat.com

ہلاکت سے بچالیتے ہیں۔ برعکس اس کے وہ لوگ جو ہمارے احکام اور ہدایت کی پرواہ نہیں کرتے وہ ہروقت شیطان کی معیت میں رہتے ہیں۔ جو کسی وقت بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ ایسے لوگ اگر کبھی حسن اتفاق سے سیدھی راہ پر آبھی جائیں تو شیطان جھٹ انہیں پکڑ کر ٹیڑھے راستے پر ڈال دیتا ہے۔ یوں سمجھو کہ اگر وہ روشنی میں بھی ہوں تو شیطان انہیں اس سے محروم کر دیتا ہے۔ اور تاریکی کی ہلاکتوں میں لے جا کر پھینک دیتا ہے۔ لیکن وہ سمجھتے نہیں اور دوزخ کا ایندھن بنتے ہیں۔ جہاں ہمیشہ انہیں جلنا ہوگا۔

ترجمہ آیات ۲۵۸-۲۶۰:- کیا آپ نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے ابراہیم سے اس کے پروردگار کے بارے میں مناظرہ کیا (اور اس واسطے کیا) کہ اللہ نے اس کو بادشاہت دے رکھی تھی۔ جب ابراہیم نے کہا کہ میرا پروردگار وہ ہے جو (انسان کو) زندہ کرتا اور مارتا ہے' تو اس نے کہا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیم نے کہا کہ اچھا۔ اللہ تو سورج کو مشرق کی طرف سے نکالتا ہے تو مغرب کی جانب سے نکال کر دکھا۔ پس (یہ بات سن کر) وہ کافر ہکا بکا رہ گیا اور اللہ (اس قسم کے) ظالموں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔ یا (آپ نے اس شخص کے واقعہ پر غور نہیں کیا) جو ایک (تباہ شدہ) گاؤں کے پاس سے گزرا جس کی دیواریں چھتوں پر گری پڑی تھیں (اور اسے دیکھ کر) کہنے لگا۔ اللہ اس برباد شدہ گاؤں کو کس طرح (دوبارہ) آباد کرے گا پس اللہ نے اسے سو سال تک مردہ رکھا پھر اسے زندہ کیا (اور) پوچھا کہ کتنا عرصہ تم اس حالت میں رہے۔ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہا۔ فرمایا نہیں تو سو برس تک رہا ہے۔ اب اپنے کھانے پینے کی چیزیں دیکھ۔ گلی سڑی نہیں ہیں اور اپنی گدھے کی طرف بھی نظر کر (یہ سب کچھ اس واسطے کیا گیا ہے) تاکہ ہم تجھے لوگوں کے واسطے ایک نشان بنائیں اور (گدھے کی) ہڈیوں کو بھی دیکھو کہ کس طرح ہم انہیں جوڑتے ہیں۔ پھر (کس طرح) ان کو گوشت پہناتے ہیں۔ پھر جب ہر ایک بات اس پر آشکارا ہو گئی تو کہنے لگا میں نے اب جانا کہ اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور پھر اس واقعہ کو بھی یاد کرو جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے دکھا تو کس طرح مردوں کو زندہ کرے گا۔ فرمایا کیا تجھے اس بات پر ایمان نہیں ہے۔ عرض کیا کیوں نہیں (ایمان تو ہے) لیکن اطمینان قلب چاہتا ہوں۔ پھر فرمایا کوئی سے چار پرندے لے لو اور انہیں اپنے آپ سے مانوس کر لو۔ پھر ان میں کا ایک ایک ٹکڑا مختلف پہاڑوں پر

رکھ دو۔ پھر انہیں بلاؤ۔ تو وہ تمہاری طرف بھاگے چلے آئیں گے اور جان رکھو کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

شرح:۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اور اے مسلمانو اپنی موجودہ کمزور حالت اور بے بسی سے خائف ہو کر کہیں تبلیغ حق اور جہاد فی سبیل اللہ کو نہ چھوڑ بیٹھنا۔ دشمن کی افواج قاہرہ اور ان کے ان گنت خزانے کہیں مرعوب نہ کریں تمہیں چاہئے کہ ابراہیم علیہ السلام اور اس کے زمانے کے ظالم بادشاہ کا واقعہ اپنے پیش نظر رکھو۔ جب دنیا میں خدا پرستی کا نام نہ رہا تھا اور ہر سو بت پرستی، نفس پرستی، انسان پرستی اور آتش پرستی کا دور دورہ تھا۔ جب احکام خداوندی کو لوگ بھول چکے تھے اور دنیا میں طاقت و قوت کی حکومت تھی تو دعوت و تبلیغ حق کے لئے ابراہیم علیہ السلام نے کمر ہمت باندھی اور نتائج و عواقب سے بے پرواہ ہو کر حاکم وقت کو جو ایک نہایت مغرور، ظالم اور نڈر بادشاہ تھا خدا کا فرمانبردار بننے اور صرف اسی کی عبادت کرنے کے لئے دعوت دی۔ اس نے جو کٹ حجتیاں کیں اور جن مظالم کو ابراہیم علیہ السلام کے لئے روا رکھا۔ وہ تاریخ عالم کے اوراق میں محفوظ ہیں۔ مگر کیا ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنی حفاظت میں نہ لیا؟ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ دشمن ان کا بال بھی بیکا نہ کر سکے؟ اور کیا ان کی آواز پر تمام دنیا کی قوموں نے لبیک نہ کہا؟

تم بھی نتائج و عواقب سے اس طرح بے پرواہ ہو کر دعوت و تبلیغ حق کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ۔ خدا کا دین پھیلاؤ۔ مظالم سے نہ ڈرو۔ اپنی جان، اپنا مال و دولت اپنا متاع حیات ہماری راہ میں قربان کر دو۔ دیکھو تم بھی ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گے۔ عزت کی زندگی بسر کرو گے اور زندہ کہلاؤ گے۔ اسی طرح بنو اسرائیل کا وہ واقعہ بھی تمہیں نہ بھولنا چاہئے جب بخت نصر نے بیت المقدس کو اجاڑ کر ویران و برباد اور ان کی قومی زندگی کو ملیامیٹ کر دیا تھا۔ چونکہ وہ جادۂ مستقیم سے بالکل منحرف ہو چکے تھے دوسری قومیں ان پر مسلط ہوئیں اور انہوں نے بنو اسرائیل کی حالت قابل رحم بنا دی۔ اس وقت ہمارے ایک نیک بندے نے قوم کی ناگفتہ بہ حالت اور بیت المقدس کی ویرانی کو دیکھ کر کہا کہ خدایا! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ یہ شہر از سر نو اسی طرح آباد ہو جائے اور میری قوم جو بالکل مردہ اور فنا ہو چکی ہے دوبارہ زندہ ہو اور ذلت سے نکل کر عزت و احترام

Marfat.com

کی زندگی حاصل کرے؟ ہم نے اسی حالت میں جہاں وہ تھا اس پر موت طاری کر دی اور پورے ایک سو سال بعد اسے دوبارہ زندہ کیا اور پوچھا کہ بھلا تم کتنے عرصہ سے یہاں ہو کہنے لگا کہ کم و بیش ایک دن گذرا ہوگا۔ ہم نے کہا ایک دن نہیں تم سو سال سے یہاں مرے پڑے تھے۔ ذرا اپنے کھانے پینے کی اشیاء تو دیکھو کہ اسی طرح جوں کی توں پڑی ہیں اور دیکھ لو کہ تمہارے گدھے کی ہڈیاں کس طرح بکھری پڑی ہیں۔ اب ہم انہیں تمہارے سامنے جوڑتے اور ان پر گوشت پوست چڑھا کر تمہارا گدھا صحیح و سالم بنائے دیتے ہیں۔ چنانچہ اس نے سب کچھ دیکھا اور بے ساختہ پکار اٹھا کہ ہاں اللہ کو ہر بات پر قدرت تامہ حاصل ہے۔ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر ہم ایک شخص کو سو سال تک مردہ رکھنے کے بعد دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں اور اس کے سو سال کے مرے ہوئے گدھے کے پنجر کو دوبارہ اس کی آنکھوں کے سامنے جوڑ جاڑ کر صحیح و سالم کر سکتے ہیں تو کیا تمہیں تمہارے مقاصد میں کامیاب اور تمہاری مردہ یا بے نشان قوم کو زندہ نہیں کر سکتے؟ پھر اسی طرح کا وہ واقعہ ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو پیش آیا۔ ایک دن ابراہیم علیہ السلام نے ہم سے التجا کی کہ بار خدایا! مجھے اپنی قدرت سے یہ تو دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔ ذرا میں اپنا اطمینان قلب چاہتا ہوں۔ ہم نے کہا کہ چار پرندے لے لو اور انہیں ہلا لو جب وہ ہل جائیں تو ذبح کر کے چار مختلف پہاڑوں پر رکھ دو اور آواز دے کر پکارو اور دیکھو کہ وہ سب اڑتے اڑتے تمہاری آواز پر چلے آئیں گے اور خوب یقین رکھو کہ ہمیں ہر چیز پر پورا پورا غلبہ حاصل ہے اور یہ بھی ہم سے پوشیدہ نہیں کہ کس کام کو کس طرح کرنا چاہئے۔ اے مسلمانو! تمہیں ایک لمحہ کے لئے بھی اس امر میں شک نہ کرنا چاہئے کہ کس طرح مخالفین پر تمہیں غلبہ حاصل ہوگا اور کس طرح تم دنیا کی قوموں پر حکمران ہو گے۔ ہاں! جہاد کرو اور اپنے قلب سلیم کے اندر یقین محکم پیدا کر لو۔ پھر ہم تمہیں یقیناً غلبہ دیں گے اور کامیاب کریں گے۔

ترجمہ آیات ۲۶۱-۲۶۶:- ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں۔ ایسی ہے جیسا کہ (بیج کا) ایک دانہ ہو جس سے سات خوشے پیدا ہوں ہر ایک خوشے میں سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنا مال و دولت خرچ کرتے ہیں

Marfat.com

پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ دکھ پہنچاتے ہیں ایسے لوگوں کو ان کے رب کے ہاں سے اجر ملے گا اور ان پر نہ کسی طرح کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے خوش کلامی (سے جواب دے دینا) اور درگذر کرنا اس صدقہ سے کہیں بہتر ہے جس کے بعد دکھ پہنچایا جائے (دیکھو!) اللہ بڑا بے نیاز اور بڑا بردبار ہے۔ اے ایمان والو اپنے صدقات کو اس شخص کی طرح احسان جتانے اور دکھ پہنچانے سے ضائع نہ کرو جو اپنا مال و دولت لوگوں کے دکھاوے کے واسطے خرچ کرتا ہے اور اللہ پر ایمان نہیں رکھتا اور نہ یوم آخرت پر اعتقاد رکھتا ہے سو اس شخص کی مثال ایسی ہی ہے کہ ایک چٹان ہو جس پر مٹی پڑی ہوئی ہو پھر جب اس پر زور کی بارش ہو تو ایک چٹان کی چٹان رہ جائے (اسی طرح) انہیں ان کی کمائی میں سے کچھ ہاتھ نہیں لگے گا اور اللہ ناشکری کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا اور ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اور دلوں کو تقویت پہنچانے کے لئے خرچ کرتے ہیں اس باغ کی مانند ہے جو بلند جگہ پر واقع ہو (اگر) اس پر زور کی بارش ہو تو دگنا پھل لاتا ہے اور اگر بارش نہ ہو تو اوس ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ کھجوروں اور انگوروں کے ایک ایسے باغ کا مالک ہو جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں۔ اس میں اس کے لئے ہر قسم کے میوے مہیا ہوں اور وہ ایسی حالت میں بوڑھا ہو جائے کہ اس کے بچے کمزور و ناتواں ہوں۔ پس (اچانک) تیز و تند ہوا چلے۔ جس میں آگ ہو اور (اس کا) باغ جل جائے کہ اس طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و خوض کرو۔

شرح:- گذشتہ رکوع میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب پورے زور سے دی گئی تھی اور تین مثالیں دے کر واضح کیا گیا تھا کہ جب اللہ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ بظاہر ناممکن چیزوں کو ممکن کر دے تو پھر اس کے لئے یہ بھی کوئی مشکل بات نہیں کہ اگر تم خدا کی راہ میں کٹ مرنے کے لئے کمربستہ ہو کر نکل آؤ تو وہ تم مٹھی بھر فدائیوں کی جماعت کو منکروں کے لاتعداد لشکروں پر غالب کر دے جیسا کہ اس نے ہمیشہ کیا ہے۔ چونکہ جہاد میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے مال و دولت خرچ کرنے کا حکم دیا گیا تھا مگر پورے طور پر سخاوت کے فضائل بیان نہیں کئے تھے اب جبکہ جہاد کے مفصل و مشرح احکام صادر ہو چکے تو

Marfat.com

سخاوت کے فضائل کو بھی وضاحت سے بیان کر دیا۔ اس مقام پر یہ لطیف اشارہ ہے کہ یہود نے ہمیشہ جہاد فی سبیل اللہ سے منہ موڑا تھا دیکھ لو وہ کس قدر ذلت کی زندگی بسر کرتے ہیں تم ان کے نقش قدم پر نہ چلنا دوسرے یہ کہ یہود خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے معاملہ میں بڑے بخیل واقع ہوئے ہیں جس سے ان کی روحانیت فنا ہو چکی ہے اور وہ انسانیت کا جوہر کھو چکے ہیں تم ان کی طرح مال و متاع کی محبت میں نہ پھنسنا۔ بلکہ تمہیں خوب کمانا اور دل کھول کر نیک کاموں میں خرچ کرنا چاہئے مال و دولت کماؤ اور اسے قوم کی فلاح و بقا پر خرچ کر دو۔ زندگی کا یہی راز ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ خلوص دل سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص زمین میں ایک دانہ بوئے اور سات سو دانے حاصل کرے بلکہ بعض دفعہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ پالیتا ہے مگر اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا اسی صورت میں کوئی فائدہ ہوتا ہے جب ریا کا کوئی شائبہ نہ پایا جائے اور نہ بعد میں احسان جتایا جائے اس قسم کی سخاوت سے تو یہی بہتر ہے کہ لوگوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ گفتگو کرے اور ہر شخص کے ساتھ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا کرنا شروع نہ کر دے فرمایا وہ لوگ جو خدا کی راہ میں ریا کاری سے خرچ کرتے ہیں ان کا کیا کرایا اکارت جاتا ہے خدا کو روپے پیسے کی احتیاج نہیں بلکہ تمہارے خلوص نیت کی ضرورت ہے۔ دیکھو! اگر تم صرف ہمیں خوش کرنے اور اپنی روحوں کو دکھ درد سے بچانے کے خیال سے اپنی دولتیں ہماری راہ میں لٹاؤ گے تو تمہارے اعمال اس سدا بہار باغ کی طرح ہوں گے جو کبھی خشک نہ ہو اس کے برعکس اگر ریا کاری' ایذا دہی اور نفس پرستی کے خیال سے خرچ کرو گے تو خائب و خاسر رہو گے۔ فرمایا ریا کاری سے خرچ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے۔ جس نے بڑی محنت و جانفشانی سے میوہ جات کا ایک باغ لگایا اور جب اس سے پھل کھانے کے دن آئے تو سر پر ایک تو بڑھاپے کی مصیبت اور دوسرے چھوٹے بچوں کو پرورش کی فکر آسوار ہوئی اور ساتھ ہی ایک ایسی تند ہوا چلی جس سے تمام باغ اور اس کے پھل پھول جل کر خاک سیاہ ہو گئے غور کرو کہ اس شخص کی حالت کس قدر قابل رحم ہو گی اور تم میں سے کون چاہتا ہے کہ ویسا ہی ہو جائے۔ پس اگر تمہیں ویسا بننا مقصود نہیں تو ابھی سے سنبھل جاؤ اور جو کچھ خرچ کرو اللہ اور صرف اللہ کے واسطے خرچ کرو۔

ترجمہ آیات ۲۶۷-۲۷۳:- اے ایمان والو! اپنی حلال کمائی میں سے اور ان

(حلال) اشیاء میں سے جو ہم نے تمہارے واسطے زمین سے پیدا کی ہیں (ہماری راہ میں) خرچ کرو اور ناقص و ناپاک (چیزیں دینے) کا ارادہ نہ کرو کہ ایسے چیزیں دینے لگو۔ حالانکہ تم ایسی چیزیں (دوسروں سے) خوشدلی کے ساتھ قبول نہیں کرتے ہاں چشم پوشی کر جاؤ تو دوسری بات ہے۔ جان لو کہ اللہ بے نیاز اور لائق حمد و ثنا ہے شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور برے کام کی ترغیب دیتا ہے اور اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ دلاتا ہے اور (یاد رکھو) اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے علم و حکمت سے بہرہ ور کرتا ہے اور جسے (علم و حکمت کی) سمجھ دی گئی اس نے بلاشبہ خیر و برکت کی بہت سی نعمتوں کو پالیا اور اس نصیحت کو صرف دانا آدمی ہی مانتے ہیں اور تم جو کچھ (تھوڑا بہت جہاں کہیں بھی) خرچ کرو یا نذر نیاز کے طور پر دو سو وہ سب کچھ اللہ کے علم میں ہے اور ظالموں کا (جو ناجائز طریقوں سے خرچ کریں) کوئی مددگار نہ ہوگا اگر تم علانیہ خیرات کرو تو بھی اچھا ہے اور اگر مخفی طور پر حاجتمندوں کو دو تو وہ تمہارے لئے بہت اچھا ہے اور اللہ تم سے تمہارے گناہوں کو دور کردے گا اور (یاد رکھو) اللہ ان تمام باتوں سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ (اے پیغمبر!) آپ ان (لوگوں) کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ خدا جسے چاہے ہدایت کی توفیق دے اور (اے لوگو!) جو کچھ تم (ہماری راہ میں) خرچ کرو گے وہ خود تمہیں فائدہ دے گا اور تم صرف خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہو اور (یاد رکھو) تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس کا پورا پورا اجر تمہیں دیا جائے گا اور تم نقصان میں نہیں رہو گے۔ (صدقے خیرات کا مال) ان حاجتمندوں کو دو جو اللہ کی راہ میں گھرے بیٹھے ہیں اور (معاش کے لئے) زمین میں دوڑ دھوپ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ناواقف آدمی انہیں سوال نہ کرنے کی وجہ سے دولت مند سمجھتے ہیں۔ تم ان کے چہرے سے پہچان سکتے ہو وہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر سوال نہیں کرتے اور (یاد رکھو) تم (نیکی کی راہ میں) جو کچھ خرچ کرو گے بیشک اللہ کے علم میں ہے۔

شرح:۔ پچھلے رکوع میں صدقہ و خیرات کی فضیلت بتا کر اس کی ترغیب دی گئی تھی اور ریاکاری کی سکاوت یا صدقہ دینے کے بعد احسان جتانے کے خوفناک نتائج سے باخبر کرکے محض خالص و مخلص ہو کر غرباء کی امداد کرنے کی تلقین کی گئی تھی۔

اس رکوع میں ذیل کی چار باتیں بتائی گئی ہیں۔ اول یہ کہ خدا کی راہ میں صرف وہی

Marfat.com

اشیاء دینی چاہئیں جو انسان کو خود پسندیدہ ہوں۔ "ہرچہ بر خود پسندی بر دیگراں پسند کو ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے۔ دوسرے یہ کہ قوم کی امداد میں چندہ دینے اور غریبوں کی مدد کرنے سے انسان غریب نہیں ہو جاتا تیسرے یہ کہ صدقہ و خیرات کرنے والوں کے اس فعل سے ان کی ذات اور قوم کو فائدہ پہنچتا ہے نہ خدا کا اس میں ذاتی فائدہ ہے اور نہ اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ذاتی فائدہ مقصود ہے۔ چوتھا یہ بتایا گیا ہے کہ کس قسم کے لوگوں کو خیرات کا مال دینا چاہئے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

کہ اے مسلمانو! تمہیں خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا جا چکا ہے اب اگر تم یہ پوچھو کہ اللہ کے نام پر کیا دینا چاہئے تو اس میں تم پر کوئی خاص پابندی عائد نہیں کی جاتی۔ تم اپنی حلال کمائی میں سے جو کچھ بھی میسر آئے دے سکتے ہو۔ مگر اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ خدا کے نام پر ردی اور بے کار یا ناپسندیدہ اشیاء نہ دو۔ بھلا ہم تمہاری اس قسم کی سخاوت کو کیوں قبول کرنے لگیں جبکہ خود تمہیں کوئی ناپسندیدہ اور ردی چیز دی جائے تو تم ہرگز قبول نہیں کرتے بلکہ ناراض ہو جاتے ہو۔ تو ہم بھی اسی طرح ردی چیزوں کی سخاوت پر کوئی اجر نہیں دیتے۔ نیز اس بات کو بھی یاد رکھو کہ اگر تم اپنی کمائی کا کوئی حصہ ہماری راہ میں غرباء کی امداد یا عساکر اسلام کی مدد یا قومی تحریکات کی اعانت کے واسطے خرچ کرو گے تو یہ ہرگز نہ سمجھو کہ غریب ہو جاؤ گے۔ نہیں بلکہ اس طریق کار سے تمہاری کمائی میں برکت ہوگی۔ قوم کی دھاک بندھے گی حکومت کے پاؤں متزلزل نہ ہوں گے۔ دشمن مقابلے کی جرات نہ کرے گا اور تمہارے افراد خوشحال و مطمئن ہو کر بہترین کام کرنے کے قابل ہوں گے دیکھو! جسے ہم "حکمت" کہتے ہیں وہ "علم و عمل" کے مجموعے کا نام ہے "علم کیا ہے؟" اللہ پر' اس کے رسولوں پر اس کی نازل کردہ کتابوں پر اور روز حشر پر حساب کتاب پر اور بعث بعد الموت اور ان سب کی تفصیلات پر ایمان لانا اور صدق دل سے اس کا اعلان کرنا۔ مگر "عمل" کیا ہے اپنی جیب سے اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی سے اور اپنے فراہم کردہ مال و متاع کی مدد سے متذکرہ امور کے پھیلانے پر خرچ کرنا اگر منکرین سے جنگ کرنے کی نوبت آئے تو ضروریات جنگ کی فراہمی کے واسطے حسب توفیق حصہ لینا۔ جو لوگ جنگ میں کام آئیں ان کے بیوی بچوں کے وظائف مقرر کرنا۔ جو لوگ زخمی ہو جائیں ان کو خورد و نوش کے سامان بہم پہنچانا جو لوگ اعلان حق کرنے والے

Marfat.com

ہوں ان کی معاش کی کفالت اپنے سر لینا "عمل" ہے جو لوگ علم بھی رکھیں اور اس پر عمل پیرا بھی ہوں یوں سمجھو کہ انہیں "حکمت" دی گئی ہے اور جسے "حکمت" دی جائے۔ یقیناً اسے دین و دنیا کی تمام نعمتیں مل گئیں۔ جو انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

دیکھو! نہ تو یہ ضروری ہے کہ صدقہ چوری چھپے ہی دیا جائے اور نہ یہ ضروری ہے کہ ضرور لوگوں کو دکھا کر ہی دو بلکہ مناسب حال جو صورت بہتر ہو اس پر عمل کرو۔ ہاں اتنی بات ہمیشہ پیش نظر رکھو کہ ریاکاری یا نفسانیت یا ایذا دہی کا کوئی شائبہ تمہارے دل میں نہ آنے پائے۔ دیکھو! اگر مخلص ہو کر نیک کام کرو گے اور خیرات دو گے تو ضرور اپنی ذات کو فائدہ پہنچاؤ گے۔ ورنہ تمہارا اپنا نقصان ہو گا کسی دوسرے کا کیا حرج ہے۔ ہاں! صدقات صرف انہی مسلمان، نیک عمل اور پابند صوم و صلوۃ لوگوں کو دو جو تمہیں مستحق نظر آئیں اور جو خود نہ کما سکتے ہوں یاد رکھو تم کو ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم تم سے کسی وقت غافل نہیں۔

ترجمہ آیات ۲۷۴-۲۸۱:- وہ لوگ جو اپنا مال دن رات (اللہ کی راہ میں) پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ وہ غم کھائیں گے وہ لوگ جو سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرح (اپنے پاؤں پر) کھڑے نہ ہو سکیں گے۔ جسے شیطان نے چھو کر دیوانہ کر دیا ہو یہ انہیں اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے کہہ دیا۔ خرید و فروخت بھی تو سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا ہے تو جس شخص کو اللہ کی یہ نصیحت پہنچ چکی اور وہ (آئندہ کے لئے) باز آ گیا۔ تو جو کچھ وہ لے چکا ہے وہ اس کا ہو چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو اس کے بعد بھی سود لے تو یہی لوگ دوزخی ہیں اور یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ نہ ماننے والے گنہگار لوگوں کو پسند نہیں کرتا وہ لوگ جو ایمان لائے اور (انہوں نے) نیک عمل کئے، نماز کے پابند رہے اور زکوۃ دی۔ ان کے واسطے ان کے رب کے پاس اجر ہے اور انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غم کھائیں گے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اگر تمہیں خدا پر ایمان ہے تو جس قدر سود باقی ہے

Marfat.com

اسے چھوڑ دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور اگر توبہ کرتے ہو تو اپنی اصل رقم کے حقدار ہو۔ نہ تم ظلم کرو نہ تمہارے ساتھ ظلم کیا جائے اور اگر (مقروض) تنگدست ہو تو اس کے لئے آسودگی تک مہلت ہے اور بخش دو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ بشرطیکہ تم اس بات کو سمجھو اور (اے لوگو!) اس دن سے ڈرو جب تم خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پھر تم میں سے ہر ایک شخص کو جو کچھ کہ اس نے کیا ہے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر بالکل ظلم نہ ہوگا۔

شرح:۔ پچھلے رکوع میں یہ بتایا گیا تھا کہ خیرات و صدقہ بھی حکمت یعنی "علم و عمل" کی ایک شاخ ہے اور نیز یہ کہ خیرات کس طرح کن لوگوں کو اور کیوں کر دینی چاہئے۔ اس رکوع میں خیرات کی ضد سود (ربا) کی مذمت اور حرمت کا بیان ہے اور سود لینا خدا سے جنگ کرنے کے مترادف قرار دیا گیا ہے گذشتہ رکوع اور اس رکوع کے مضمون کو ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام انسان میں باہمی محبت' ہمدردی اور موانست پیدا کرنا چاہتا ہے وہ تمام ایسے اور صرف ایسے احکام صادر کرتا ہے جن کے تحت میں جذبہ ہمدردی و ایثار کارفرما ہو۔ یعنی ایک انسان دوسرے انسان کے دکھ درد اور تکلیف کو اپنا دکھ درد اور اپنی تکلیف سمجھے اور اس کی ضرورت کو اپنی ضرورت خیال کرے۔ اور نہ صرف زبانی ہمدردی کرے بلکہ عملی طور پر اپنے روپے پیسے اور اپنے سامان خورد و نوش سے دوسروں کا پیٹ پالے وہ اپنے آپ کو تکلیف دینا تو گوارا کرلے مگر دوسرے اپنے جیسے انسانوں کو دکھ درد اور تکلیف میں نہ دیکھ سکے۔ اسلام ان تمام طریقوں' رواجوں اور قوانین کی مذمت کرتا ہے جو اس جذبے کے خلاف ہوں اور عملی طور پر اس کی تعلیم کے منافی ہوں مثلاً" وہ سود و ربا کی ذہنیت کو فنا اور ملیامیٹ کر دینا چاہتا ہے وہ دنیا کی سب سے بڑی سود خور قوم یہود کے طرز عمل کو دکھا کر پوچھتا ہے کہ کیا انسانیت اسی چیز کا نام ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کو احتیاج و ضرورت میں جکڑا دیکھ کر اس سے ذاتی فائدہ اٹھائے اور اس کی مفلسی کو اپنی دولت مندی کا ذریعہ بنائے۔ فی الحقیقت سود کی ذہنیت انسان کو بے رحم' درندہ اور وحشی صفت حیوان بنا دیتی ہے اور اس کے انسانی اوصاف میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ خدا ایسے یہود صفت لوگوں کو فرماتا ہے کہ سود لینے سے باز آؤ اور انسان بن

Marfat.com

گر رہو اگر ایسا نہیں تو ہم یوں سمجھیں گے کہ تم ہم سے اعلان جنگ کر رہے ہو۔ مگر تم ناتوان اور ضعیف الخلقت ہستیوں کی کیا مجال ہے کہ ہمارے مقابلے میں کھڑے ہو سکو۔ اگر ہم تمہیں فنا کرنا چاہیں تو ایک لمحہ میں کر سکتے ہیں۔ ہماری نافرمانی کے خوفناک نتائج سے آگاہ ہو جاؤ اور سود لینا چھوڑ دو دیکھو! ہم یہ چاہتے ہیں کہ انسان سود کی رسم کو دنیا سے ملیا میٹ کر دے اور خیرات و صدقات کو عام کر دے۔ منہ سے اقرار کرنے کے بعد عمل بھی کر کے دکھائے اگر نماز پڑھتا ہے تو زکوۃ بھی دے۔ عذاب سے بچنے کا یہی طریق کار ہے فرماتا ہے جس وقت کسی کو سود کی ممانعت کا حکم پہنچ جائے اسی وقت سے وہ سودی لین دین کو بند کر دے۔ اور حیل و حجت اور "اگر مگر" کو بہانہ نہ بنائے یاد رہے سود اور چیز ہے تجارت اور۔ اور ان دونوں میں کوئی یکسانیت نہیں۔ تجارت حلال ہے اور جائز سود حرام ہے اور ناجائز اور بس۔ مسلمانو! آج یہود جن کو ہم نے کبھی دین و دنیا کی نعمتیں عطا کر رکھی تھیں۔ کیوں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں۔ کیوں معتوب و مقہور قرار دیئے گئے ہیں؟ سنو! منجملہ اور خرابیوں کے ان میں سب سے بڑی خرابی یہ تھی کہ سود کی عادت نے ان کے دل پتھر اور ان کی فطرتیں مسخ کر دیں۔

تم اس بری چیز سے بچو اور آخرت کا خوف پیدا کر کے انسانیت کے ساتھ یہ چند روزہ زندگی گزار جاؤ۔

ترجمہ آیات ۲۸۲ - ۲۸۳:- اے مسلمانو! جب کبھی تم ایک دوسرے کے ساتھ مقررہ میعاد کے لئے لین دین کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان ایک کاتب ہونا چاہئے جو عدل و انصاف سے لکھے اور کاتب جیسا کچھ اللہ نے اسے سکھایا ہے لکھنے سے انکار نہ کرے۔ اسے چاہئے کہ وہ لکھ دے۔ اور وہ جو لے رہا ہے لکھا تا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور (اپنی طرف سے) اس عبارت میں کوئی کمی نہ کرے۔ ہاں اگر وہ شخص کہ جس کے ذمے حق ہے نادان یا کمزور (بچہ یا بوڑھا) ہو یا خود لکھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو چاہئے کہ اس کا ولی (یا وکیل) انصاف سے (دستاویز) لکھا تا جائے اور اپنے میں سے دو مردوں کو گواہ کر لیا کرو اور اگر دو مرد نہ ہوں تو پھر ایک مرد اور (ایسی) دو عورتیں کافی ہوں گی جنہیں تم شہادت کے لئے پسند کرو کہ (اگر) ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلائے اور گواہوں کو چاہئے کہ جب وہ (عدالت

میں) بلائے جائیں تو انکار نہ کریں اور معاملہ جب ایک مدت کے لئے ہو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا لکھنے میں تساہل نہ کرو۔ یہ کارروائی اللہ کے نزدیک بہت انصاف پر مبنی ہے اور شہادت کے لئے بھی بہت موزوں ہے اور اغلب یہ ہے کہ اس طرح تم شک و شبہ میں نہ پڑو۔ ہاں اگر تجارت نقد ہو جس میں تم (ہاتھوں ہاتھ) لین دین کرتے ہو۔ تو اس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی الزام نہیں اور اس قسم کی خرید و فروخت کے وقت بھی گواہ کر لیا کرو اور کاتب کو کوئی تکلیف نہ پہنچائی جائے اور نہ گواہ کو۔ اور اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمہاری نافرمانی ہوگی۔ اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں (باہمی معاملات کی) تعلیم دیتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے اور اگر تم سفر میں ہو اور کاتب نہ ملے تو باقبضہ گرو کا معاملہ کر لو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی پر اعتماد کرے (اور قرض دیدے) تو جس پر اعتماد کیا گیا اسے چاہئے کہ وہ اس کی امانت کو ادا کر دے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو گواہی کو چھپاتا ہے وہ دل کا مجرم ہوتا ہے۔ اور (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے واقف ہے۔

شرح:- پچھلے رکوع میں سود کی حرمت بیان ہوئی اور اس سلسلے میں قرض لینے دینے کا بیان شروع ہو گیا تھا۔

اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ قرض لینا دینا ممنوع نہیں بشرطیکہ سودی قرض نہ ہو۔ نیز بدمعاملگی اور تلخ تجربوں سے بچنے کے چند اصول بیان کر دیئے اور فرمایا کہ اس طریق کار سے تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے:

(۱) قرض لین دین کا معاملہ تحریری معاہدہ کے بغیر ہرگز نہ ہونا چاہئے۔

(۲) دستاویز لکھنے والا کاتب عدل پسند، حق گو اور دلیر آدمی ہو اور دیانتداری سے اپنا فرض سرانجام دے۔

(۳) اگر کوئی فریق بے سمجھ یا کمزور و ناتوان ہو تو اس کا سرپرست نہایت دیانتداری اور انصاف پسندی سے اس کی وکالت کرے۔

(۴) دو گواہ اس دستاویز یا معاملہ پر شاہد ہوں اور جب انہیں گواہی دینے کے لئے طلب کیا جائے تو وہ لیت و لیل اور پس و پیش نہ کریں۔

(۵) کوئی شخص کاتب اور گواہ پر ناجائز رعب نہ ڈالے۔

Marfat.com

(٦) اگر دو مرد گواہ نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں شاہد ہوں۔

فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو کبھی بدمعاملگی کا خدشہ لاحق نہ ہوگا اور اگر عدالت تک جانے کی نوبت بھی آئے تو آسانی سے شہادت بہم پہنچا کر اپنا حق محفوظ کرا سکو گے۔ ہاں وہ چیز جو تم نقد بنقد فروخت کرلو۔ ایک ہاتھ سے دو اور دوسرے ہاتھ سے اس کی قیمت وصول کرلو اس کے لئے ایک دوسرے کو کوئی دستاویز لکھ کر دینے کی ضرورت نہیں۔ مگر جہاں اتنا ڈر ہو کہ اس کی فروخت پر بعد میں کوئی فتنہ برپا ہو سکتا ہے تو فوراً گواہ بنالو اور اس طریق سے لکھا پڑھی کرو کہ نہ فریقین میں سے کسی کے ساتھ حیلہ و فریب ہو اور نہ کاتب و شاہد کو کوئی نقصان پہنچ سکے یعنی بالکل سچے واقعات کو معرض ضبط میں لاؤ۔ پھر فرمایا کہ اگر تم ایسے حالات میں گھر جاؤ کہ لکھا پڑھی نہ کر سکو اور قرض لینے کی ضرورت پیش آئے تو کوئی چیز گروی رکھ کر کام چلا لو اور وعدہ کے مطابق قرضخواہ کی رقم ادا کر کے اپنی چیز واپس لے لو۔ یہاں قرضخواہ کو تنبیہہ کر دی کہ دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم گروی رکھی ہوئی چیز کو واپس کرنے سے انکار کر دو۔ یاد رکھو! وہ ایک امانت ہے جو تمہارے قبضے میں دی گئی ہے۔ تمہارا فرض ہونا چاہئے کہ تم اس امانت کو اسی طرح واپس کر دو جیسے تمہیں دی گئی تھی اور ہمیشہ خدا کا خوف دل میں رکھو۔ دیکھو! ہم تم میں سے ہر ایک کے حالات سے واقف ہیں اور تمہارے دلوں تک کی کیفیتیں ہم کو معلوم ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۸۴-۲۸۶:- آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کی ملکیت ہے اور خواہ تم دل کی باتوں کو ظاہر کر دیا پوشیدہ رکھو (ہر حال میں) اللہ ضرور تم سے اس کا محاسبہ کرے گا۔ پھر جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ جو کچھ اللہ کی جانب سے رسول کی طرف نازل کیا گیا اس پر اس نے اور ایمان لانے والے لوگوں نے یقین کر لیا ان میں سے ہر ایک اللہ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لایا (اور انہوں نے کہہ دیا کہ) ہم تو اللہ کے رسولوں میں سے کسی ایک کو (دوسرے سے) جدا نہیں سمجھتے اور (یہ بھی) کہا بارے خدایا! ہم نے (تیرے حکموں کو) سنا اور بجا لائے۔ تیری ہی مغفرت کے خواہاں ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ ہر شخص وہی کچھ پائے گا جو اس نے کمایا اور جوابدہ بھی اسی کے لئے ہے جو اس نے

Marfat.com

کیا۔ (ایمان والے تو یہی کہتے ہیں) خدایا! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو اس پر ہمیں سزا نہ دے۔ خدایا! ہم پر ویسا بار نہ ڈال جیسا کہ تو نے ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے تھے۔ خدایا! ہم سے ایسا بوجھ نہ اٹھوا! جس کی ہمیں طاقت نہیں۔ ہم سے درگذر فرما' ہمارے گناہ بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ خدایا! تو ہی ہمارا آقا ہے تو ہی ہمیں نافرمانوں کے مقابلہ میں فتح عطا فرما۔

شرح:- یہاں سورۂ بقرہ کا تمام مضمون ختم ہوا۔ اس سورہ کا پہلا رکوع بطور مقدمہ کے تھا اور یہ آخری رکوع بطور تتمہ و تکملہ کے ہے اور ان دونوں کا مضمون ایک ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! زمین و آسمان اور جملہ کائنات کو ہم نے پیدا کیا ہم ہی ان اشیاء کے مالک حقیقی ہیں۔ جب چاہتے ہیں ان اشیاء کو بنا دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں فنا کر دیتے ہیں کوئی چیز ہماری نگاہ سے پوشیدہ نہیں۔ حتی کہ جو باتیں تمہارے دلوں کی پہنائیوں میں پوشیدہ ہوتی ہیں وہ بھی روز روشن کی طرح ہم پر عیاں ہیں۔ دیکھو تمہیں راہ ہدایت اور راہ ضلالت دکھادی گئی ہے اور ان پر چلنے کی توفیق دے دی ہے اور صاف بتا دیا ہے کہ اگر اپنے لئے راہ ہدایت کو منتخب کرو گے تو تمہاری ادنیٰ لغزشیں معاف کر دی جائیں گی اور اپنے قرب میں مقام عزت عطا کروں گا اور اگر تم نے غلط راستہ اختیار کیا تو پھر تمہیں عذاب پر عذاب اور سزا پر سزا دی جائے گی۔ یاد رکھو سلامتی اسی میں ہے کہ تم اس رسول (یعنی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نقش قدم پر چل کر قرآن اور صرف قرآن پر ایمان لاؤ اور اسی کے مطابق عمل کرو۔ دیکھو! تم اللہ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور رسولوں میں سے کسی کو ایک دوسرے سے جدا نہ کرو تم سب کی عزت کرو۔ اور قرآن کے احکام سن کر ان پر عمل کرو۔ ہر وقت اپنی فروگذاشتوں کی معافی چاہو اور کہو کہ خدایا ہمارا کوئی دوسرا ٹھکانا نہیں ہم تو بالآخر تیری ہی طرف رجوع کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم تمہیں کوئی ایسا کام کرنے کی تکلیف نہیں دیتے جو تم نہ کر سکو جن فرائض کی تعمیل کے لئے ہم احکام صادر کرتے ہیں ان کی توفیق بھی عطا کرتے ہیں پس جو اب بھی کوتاہی کرے اس کا نتیجہ برا ہو گا۔ دیکھو تم ہمیشہ یہ دعا مانگا کرو بارے خدایا! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہمیں سزا نہ دے ہم پر کوئی ایسی مہم نہ ڈال جیسی کہ ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالی گئی تھی۔ خدایا!

Marfat.com

ہم سے کوئی ایسا بوجھ نہ اٹھوا جو ناقابل برداشت ہو۔ خدایا! ہماری لغزشیں معاف فرما! خدایا ہم پر رحم کر! خدایا تو ہی ہمارا آقا ہے۔ ہمیں ان لوگوں پر غلبہ عطا کر جو تیرے دین مبین کو نہیں مانتے۔ قرآن پر عمل نہیں کرتے اور اسلام کے دشمن ہیں۔

(۸۸) سورۃ الانفال (۸)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں پچھتر آیات مبارکہ اور دس رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- (اے پیغمبر) لوگ آپ سے مال غنیمت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ مال غنیمت تو اللہ کا ہے اور اس کے رسول کا پس تم اللہ سے ڈرو اور ایک دوسرے کے ساتھ صلح صفائی سے رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم مومن ہو۔ درحقیقت مومن وہی ہیں کہ (جب ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو یہ احکام ان کے ایمان کو اور بڑھا دیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے (نیکی کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں یہی لوگ سچے مومن ہیں انہی کے واسطے ان کے رب کے پاس بلند مرتبے ہیں۔ عفو و بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔ اے پیغمبر! (غور کرو کہ) کس طور پر آپ کے رب نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ گھر سے نکلنے پر آمادہ کیا حالانکہ مومنوں کا ایک گروہ اسے ناپسند کر رہا تھا یہ لوگ آپ کے ساتھ حق بات میں اس کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی جھگڑ رہے تھے۔ گویا کہ موت کی طرف دھکیلے جا رہے ہیں اور وہ اسے دیکھ بھی رہے ہیں اور (یاد کرو) جب اللہ نے دو گروہوں میں سے ایک گروہ کا تم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ تمہارے قابو میں آئے گا اور تم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے مقابلہ پر آئے اور اللہ کو یہ منظور تھا کہ اپنے احکام سے حق کو ثابت کر دکھائے اور منکروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا

Marfat.com

ثابت ہو جائے خواہ اس امر کو گنہ گار ناپسند ہی کریں۔ جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری اس بات کو قبول کر لیا کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کروں گا۔ اور یہ مدد جو اللہ نے کی تو محض تم کو خوش کرنے کے لئے اور اس لئے بھی کہ تمہارے دل اس کے ساتھ مطمئن ہو جائیں اور حقیقت میں تو نصرت و کامرانی صرف اللہ ہی کی جانب سے ہے بیشک اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

شرح:۔ سورۂ اعراف میں تمام مشہور انبیائے کرام کے حالات و واقعات اور ان کی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے اور بتایا جا چکا ہے کہ جس طرح ان انبیاء کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائی گئی ہیں اسی طرح اے پیغمبر! تجھے اور تیرے ماننے والوں کو بھی پہنچائی جائیں گی اور معاندین و مخالفین ہرگز نہ چاہیں گے کہ ہر طرف اللہ کا دین پھیل جائے۔ سورۂ انفال میں ان تمام مشکلات کا حل بتایا گیا ہے جو مخالفوں کی طرف سے مسلمانوں کے سامنے پیش ہونے والی تھیں اور مسلمانوں کو ایک ایسا لائحہ عمل بتایا گیا ہے کہ جب تک وہ اس پر قائم رہیں گے دنیا کی کوئی طاقت ان کے مقابلے کا حوصلہ نہ کر سکے گی۔ اس ضمن میں سورۂ آل عمران میں مسلمانوں سے خطاب ہو چکا ہے **کنتم خیر امتہ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکرو تومنون باللہ۔** تم ایک بہترین جماعت ہو جو اس واسطے پیدا کئے گئے ہو کہ لوگوں کو نیکی کے کام کرنے کی ترغیب دو اور برائیوں سے منع کرو اور سب مل کر اللہ پر ایمان لاؤ مگر کون ہے جو نیکی کی آواز پر لبیک کہے اور برائی سے باز آئے۔ انسان کا نفس اور طاغوتی طاقتیں اسے ہمیشہ برائی پر اکساتی رہتی ہیں۔ انسان عجلت پسند ہے اور عیش کی زندگی چاہتا ہے جو اس دنیا میں نفس امارہ کی متابعت اور شیطان کی اتباع میں اسے نظر آتی ہے۔ اب اگر کوئی باخدا ہستی چاہے کہ اسے برائی سے منع کر کے نیکی پر لگا دے تو بہت حد تک دونوں میں سخت مخالفت ہوگی اور اگر مخالف نے نیکی قبول نہ کی تو وہ اس بندۂ خدا کو اپنی قوت و طاقت سے فنا کر دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔ سابقہ انبیائے کرام کے حالات و واقعات سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے اب یہ سوال پیدا ہوا کہ مسلمان اب کس طرح ان مخالفوں سے اپنے جان و مال کو محفوظ رکھیں اور کس طرح اللہ کے دین کی اشاعت کریں۔ اس حکم کے علاوہ سورۂ بقر میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ **قاتلوا المشرکین حتیٰ لا تکون فتنتہ ویکون الدین للہ۔** مسلمانو!

Marfat.com

مشرکوں کو ہلاک کرنے کی ایسی کوشش کرو کہ فتنہ و فساد کی آگ سرد پڑ جائے اور ہر جانب اللہ کے دین کی اشاعت ہو پس اب جبکہ دین الٰہی کی اشاعت کرتے کرتے سرور دو عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو چودہ سال گزر گئے اور مخالفوں کی ریشہ دوانیاں روز بروز زور پکڑتی چلی گئیں تو مسلمانوں کو حکم ہوا کہ دیکھو اگر بحیثیت قوم زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنی مدافعت کرو اور جب دشمن مقابلے پر آئے تو ایسا ڈٹ کر لڑو کہ تمام طاقتیں فنا ہو کر رہ جائیں۔ تاکہ فتنہ و شرارت کی چنگاریاں پھر کبھی فروغ نہ پا سکیں۔ چنانچہ مسلمانوں کو سب سے پہلے بدر کی لڑائی پیش آئی۔ پس اس سورہ مبارکہ میں جنگ بدر کے پورے حالات ہیں اور قوانین جنگ پر پوری بحث ہے۔

مسلمانوں نے جب تک قرآن پاک کے اس حصہ پر عمل کیا۔ دنیا کی تمام طاغوتی طاقتیں ان کے سامنے جھکی رہیں۔ محمد بن قاسم جو سترہ سال کا ایک نوجوان لڑکا تھا مگر اپنے سینے کے اندر تعلیمات اسلام کا ایک صحیح فہم اور درد رکھتا تھا اس نے اس وقت جبکہ سوائے عرب کے تمام دنیا اسلام کی اور مسلمانوں کی جانی دشمن تھی صرف چھ ہزار سوار اور تین ہزار پیادہ مسلمان رضاکاروں کی مدد سے ہندوستان پر حملہ کیا۔ اور کراچی سے لے کر ملتان تک تمام علاقہ کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ کیا اس وقت ہندوستان میں ہندوؤں کی سلطنت نہ تھی کیا اس وقت سندھ میں شیر دل جاٹوں کی آبادی نہ تھی۔ کیا اس وقت سورما راجپوت نہ بستے تھے کیا اس وقت کشتریوں کی خون آشام تلواریں زنگ آلود ہو چکی تھیں۔ نہیں نہیں تمام طاغوتی طاقتیں اس وقت موجود تھیں اور پورے جاہ و جلال کے ساتھ موجود تھیں۔ مگر وہ معرکہ حق و باطل کا معرکہ تھا اور وہ جنگ اسلام اور الحاد کی جنگ تھی پس حق غالب آیا اور باطل مٹ گیا۔ اسلام پھیلا اور الحاد دب گیا۔ مگر آہ آج اسی بدنصیب ہندوستان میں محمد بن قاسم کے نام لیوا ہزاروں نہیں لاکھوں نہیں کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ اور اغیار کے بدترین سلوک کو بہ طیب خاطر برداشت کر رہے ہیں۔ وہ نو ہزار نفوس تمام مشرق کو فتح کرنے پر قادر تھے۔ اور یہ حالانکہ ان کی تعداد کروڑوں تک پہنچی ہے غلام ہیں۔ آؤ دیکھیں اس تعجب خیز زوال کے اسباب کیا ہیں؟ آؤ سورۃ انفال کا مطالعہ کریں کیں اسی میں بزرگوں کی کامیابی کے بھید اور ہماری ذلت و نکبت کے اسرار تو پوشیدہ نہیں۔

Marfat.com

شروع میں ارشاد ہوا ہے کہ مسلمانو! تمہیں منکرین حق سے جو جنگ آزمائیاں کرنی ہوں گی۔ ان میں جو کچھ مال غنیمت تمہارے ہاتھ آئے وہ سب کا سب خدا اور رسول کے حوالے کر دو۔ اور خود آپس میں تقسیم کرنے نہ بیٹھ جاؤ۔ پھر ہمارا رسول یا نائب رسول جو کچھ تمہیں اس میں سے تقسیم شرعی کے لحاظ سے دیدے۔ اسی پر اکتفا کرو اور ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو کہ تمہیں مال و دولت حاصل کرنے کی خاطر جنگ و جدل نہیں کرنا چاہئے اور نہ بدامنی پیدا کرنے کی خاطر بلکہ تمہارا جہاد اور تمہاری جنگ اس وقت تم پر فرض ہوگی جب تم دیکھو کہ لوگوں کی اخلاقی' معاشرتی اور مذہبی حالت بگڑ رہی ہے۔ پس ان کی حالت سنوارو۔ اور اس راہ میں جو کانٹا تمہارے سامنے آئے اسے دور اٹھا پھینکو۔ دیکھو! مومن کی نشانی یہی ہے کہ جب اس کو ہمارے احکام سنائے جائیں تو اس کا دل تڑپ اٹھے اور وہ دیوانہ وار جان فدا کرنے کو تیار ہو۔ نیز مومنوں کی نشانی یہ بھی ہے کہ وہ نماز کی پابندی کرتے اور جہاد کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ اور حقیقتاً" یہی لوگ ہر دو جہان میں عزت و احترام کے حقدار ہیں۔ مسلمانو! تم خدا کی راہ میں جہاد کرنے سے ہرگز نہ ڈرو' تم جنگ بدر کا واقعہ دیکھ چکے ہو۔ تم اس وقت بہت کم تعداد میں تھے اور دشمن کئی گنا۔ تاہم ہم نے تم کو فتح دی اور وہ شاندار فتح کہ دشمن کے دانت ہمیشہ کے لئے کھٹے کر دیئے گئے اس وقت تمہاری یہ کیفیت تھی کہ مارے ڈر کے تم دعائیں مانگ رہے تھے کہ خدایا! ہمیں کامیاب کر! چنانچہ ہم نے تمہارے اطمینان قلب کی خاطر یہ بشارت بھی تم کو دی کہ ملائکہ کرام تمہاری امداد کی خاطر بھیجے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مقصد یہ ہے کہ ہم منکرین حق کی جڑ کاٹ کر رکھ دینا چاہتے ہیں۔ مگر چاہئے کہ کوئی مومن پیدا ہو جس کے ہاتھوں یہ کام سرانجام پائے۔

ترجمہ آیات ۱۱-۱۹:- جب اللہ نے تم پر تمہاری تسکین کے لئے اپنی طرف سے اونگھ طاری کر دی اور آسمان سے تم پر بارش نازل کی تاکہ اس کے ساتھ تمہیں پاک کر دے اور تم سے شیطانی نجاست دور کر دے اور اس لئے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس کے ساتھ تمہارے پاؤں جما دے۔ جب آپ کے رب نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پس تم ان لوگوں کو جن کے دلوں میں ایمان ہے ثابت قدم رکھو۔ ان لوگوں کے دلوں میں جو منکریں ہیں عنقریب میں رعب ڈال دوں گا سو تم ان کی گردنیں مارو اور ان کے ہاتھوں کا پور پور کاٹ کر رکھ دو۔ یہ انہیں اس امر کی سزا ہے کہ

Marfat.com

انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے (سو ایسے لوگوں کے لئے) اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ یہ تمہاری سزا ہے اسے چکھو اور (یاد رکھو) کہ منکروں کے لئے آتش دوزخ کا عذاب ہے۔ اے ایمان والو! جب ان لوگوں سے تمہارا مقابلہ ہو جائے جنھوں نے راہ کفر اختیار کی۔ تو ان کو پیٹھ نہ دکھاؤ اور جو اس دن ان سے پیٹھ پھیرے گا ماسوا اس بات کے کہ وہ لڑائی کی خاطر پہلو بدل رہا ہو یا اپنے ہی کسی دوسرے گروہ سے جاملنا چاہے تو بیشک اللہ کا غضب اس نے اپنے سر پر لے لیا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور وہ بہت بری جگہ ہے تم لوگوں نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا ہے اور جب آپ نے کنکریاں پھینکی تھیں تو وہ آپ نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں تاکہ اللہ مومنوں کو انعامات دے کر اچھی طرح آزمالے (یاد رکھو) کہ بیشک اللہ سننے اور ہر بات کو جاننے والا ہے یہ تمہاری فتح اس لئے ہوئی کہ اللہ کو منکران حق کے داؤ فریب کو کمزور کرنا منظور تھا۔ (اے اہل مکہ) اگر تم فتح طلب کرتے تھے تو فتح آچکی اور اگر تم باز آجاؤ تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم نے پھر نافرمانی کی تو ہم پھر عذاب کو لوٹا دیں گے اور تمہاری جماعت کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو تمہارے کچھ کام نہ آئے گی اور اللہ مومنوں کے ساتھ ہے۔

شرح:۔ گذشتہ رکوع میں جہاد کی ضرورت پر بحث تھی۔ یہاں غزوۂ بدر کے تفصیلی حالات ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! باوجودیکہ تم اس موقعہ پر قلیل التعداد تھے تاہم ہم نے تمہیں پوری طمانیت قلب بخش رکھی تھی حتی کہ میدان جنگ میں بھی جو خوف و ہراس اور بے چینی کی جگہ ہوتی ہے تم بے خوف ہو کر اونگھ رہے تھے پھر تمہیں وہاں پانی میسر نہ تھا لہذا مینہ برسا دیا جس سے دوگونہ فائدہ ہوا۔ ایک تو ریت بھیگ کر سخت ہوگئی تاکہ میدان جنگ میں تمہارے پاؤں دشمن کے مقابلے پر خوب جما دیے۔ دوسرے یہ کہ تمہارے دل سے یہ وسواس بھی نکل گئے کہ اگر پانی کا کوئی انتظام نہ ہوا تو ہم نجاست میں رہیں گے۔ پھر یہی نہیں بلکہ ہم نے اپنے نبی کو وحی کے ذریعے بتلا دیا کہ ہم نے تمہارے دشمنوں کے دلوں پر تمہارا رعب طاری کر دیا ہے پس اب تو انہیں کاٹ کاٹ کر رکھ دو۔ فرماتا ہے مسلمانو! تمہارے دشمنوں کو اس قدر زبوں حالی سے ہم نے کیوں برباد کیا محض اس لئے کہ وہ کلام الٰہی کو جھوٹا خیال کرتے اور ہمارے رسول کی مخالفت کرتے تھے

اور تمہیں کیوں اس قدر شاندار فتح عطا کی، سنو! محض اس واسطے کہ تم قرآن کو کتاب اللہ مانتے اور رسول کی فرمانبرداری کرتے اور فتح کے خواہاں تھے یاد رکھو کہ کافروں کا جو برا حال تم نے یہاں دنیا میں دیکھا ہے اس سے بھی زیادہ برا آگے چل کر ہونے والا ہے۔ مسلمانو! یاد رکھو جب تم میدان جہاد میں قدم رکھو تو دشمن کو پیٹھ نہ دکھاؤ اگر تم پیٹھ دکھاؤ گے تو سیدھے جہنم کی آگ میں جھونکے جاؤ گے۔ ہاں جنگ کی خاطر تمہیں پہلو بدلنا ہو، یا جان بچا کر اپنی جماعت سے ملنے کا مقصد ہو تو اس کو جنگ سے بھاگنا نہیں کہا کرتے۔ دیکھو مسلمانو! جنگ بدر کے موقعہ پر جو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے خاک کی مٹھی کفار کی طرف پھینکی تھی وہ ہم نے ہی پھینکی تھی۔ تم مٹھی بھر انسانوں نے اپنے سے کئی گناہ زیادہ جماعت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا۔ اب دنیا کو سنا دو کہ ہر شخص جو اسلام کا دشمن ہے خبردار ہو جائے کیونکہ اب منکرین حق کی تمام سازشوں کا تاروپود مسلمانوں کے سامنے ہم بکھیر دینے والے ہیں۔ پس اگر یہ لوگ مخالفت سے باز آجائیں تو خود ان کے لئے بہتر ہے اور اگر نہ مانیں تو خواہ لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں ہوں اور اربوں اور کھربوں روپے کے ڈھیر رکھتے ہوں مسلمانوں کی زد سے ان کو کوئی چیز نہ بچا سکے گی۔ کیونکہ مسلمانوں کے ساتھ خدائی طاقتیں شامل ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۸:- اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جب کہ تم قرآن سن رہے ہو اس کی نافرمانی نہ کرو اور ان کی مانند نہ ہو جانا جو کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا مگر دراصل وہ کچھ نہیں سنتے درحقیقت اللہ کے نزدیک بدترین حیوان وہ بہرے اور گونگے لوگ ہیں جو سوچتے سمجھتے نہیں اور اگر اللہ جانتا کہ ان میں نیکی کرنے کی (کچھ بھی) صلاحیت ہے تو انہیں سننے کی طاقت دے دیتا اور اگر ان کو سننے کی طاقت دے دیتا تو وہ بھی منہ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوتے اے وہ لوگو! جو ایمان لے آئے ہو جب تمہیں اللہ اور رسول اس کام کی طرف بلائیں جو تمہیں (قوی اور ابدی) زندگی بخشے تو تم ان کا حکم مانو اور یقین کر لو کہ اللہ انسان کے دل پر مطلع رہتا ہے اور یہ بھی جان لو کہ تم سب کو اسی کے روبرو جمع کیا جائے گا اور اس کی آزمائش سے ڈرتے رہو جو تم میں سے زیادتی کرنے والوں پر ہی خصوصیت سے واقع نہ ہوگی (بلکہ سب کے لئے یکساں ہے) اور جان رکھو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے اور یاد کرو جب تم قلیل التعداد تھے (اور) ملک بھر میں کمزور خیال

Marfat.com

کئے جاتے تھے تمہیں ڈر رہتا تھا کہ کہیں تم کو لوگ اچک کر نہ لے جائیں تو خدا نے تمہیں اپنی پناہ میں لیا اور اپنی نصرت کے ساتھ تمہاری تائید کی اور تم کو کھانے کے لئے پاک چیزیں دیں تاکہ تم شکر کرو۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو در آنحالیکہ تم جانتے ہو اور اس بات کو بھی جان رکھو کہ تمہارا مال و دولت اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہے کہ اور یہ کہ اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں مسلمانوں کو اس بات پر زور دے کر سمجھایا گیا ہے کہ تمہیں فتوحات اسی وقت حاصل ہوں گی جب تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہمہ تن گوش ہو کر سنو گے اور اس پر وفادارانہ عمل پیرا ہو گے ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو اللہ کے احکام پر عمل کرو اور رسول کی اطاعت کرو فرماتا ہے بعض لوگوں کا شیوہ ہوتا ہے کہ وہ ہاں میں ہاں تو ساتھ ساتھ ملاتے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے ہر ایک بات سن لی ہے اور بہت خوب ہے۔ مگر موقع کے وقت کہیں غائب ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ جو نہ بات کو کان دھر کر سنیں اور نہ منہ سے اعلان حق کریں چوپائیوں سے بھی زیادہ گئے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! تم نہ اللہ سے خیانت کرو اور نہ رسول سے یعنی یوں نہ کرو کہ منہ سے تو ایمان و اسلام کا اظہار کرو مگر تمہارا عمل ایمان و اسلام کی کوئی بات ظاہر نہ کرتا ہو۔ تمہیں دیانتدار اسی وقت کہا جائے گا کہ جب تم قرآن پر عمل کر کے دکھا دو گے اور بتا دو گے کہ واقعی تم اپنے سینوں میں ایمان رکھتے ہو تمہارے اعضاء و جوارح اسلام کی خدمت کرتے ہیں اگر ایسا نہ کرو اور منہ سے **امنت باللہ و ملئکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الاخر** " پڑھتے رہو مگر نہ قرآن کے احکام کی پیروی کرو اور نہ رسول کی بات مانو تو تم نے اللہ سے خیانت کی۔ اسی طرح اگر زبانی تم رسول کی محبت کا دم بھرو اور اس کے ساتھ وفادار رہنے کا حلف بھی اٹھا لو مگر عملاً " اس کے اسوۂ حسنہ کو اختیار نہ کرو اور نہ اس کے احکام کی تعمیل کرو تو سمجھا جائے گا کہ تم نے جو کچھ منہ سے کہا تھا غلط کہا تھا اور صریح دھوکا دیا تھا یہ رسول سے خیانت ہوگی۔ اسی طرح تم آپس میں بھی ایک دوسرے کے اعتماد سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔ یعنی جس شخص کا اعتماد تم نے حاصل کر لیا ہے اس سے کبھی غداری نہ کرو۔ اسے کبھی دھوکا نہ دو اس کا کبھی نقصان نہ ہونے دو۔ الحاصل تمہارے پاس جو بھی امانت رکھی جائے وہ جوں کی توں اس کے مالک کو واپس کر دو۔ دیکھو تمہاری زندگیاں بھی ایک

طرح کی امانتیں ہیں جو ہم نے تمہارے پاس بطور آزمائش کے رکھی ہیں۔ پس دیانتداری یہی ہے کہ جب تم سے جان طلب کی جائے تو اسے ہمارے سپرد کرنے میں کوئی پس و پیش نہ کرو۔

مسلمانو! دولت کا لالچ اور اس کا حصول بھی تمہیں راہ حق سے نہ روک دے اور نہ اولاد کی محبت تمہیں میدان جنگ میں جانے سے منع کرے کیونکہ یہ چیزیں تمہاری راحت کے لئے دی گئی ہیں کہ تم ان کی مدد سے آخرت کی زندگی کو خوشگوار بنا سکو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دھوکے میں پڑ کر انہی چیزوں کو اصل خیال کرنے لگو اور ان کی محبت میں اس قدر مستغرق ہو جاؤ کہ نصب العین ہی بھول جائے۔

مسلمانو! تم کو اچھی طرح یاد ہے کہ ابتدا میں تمہارے مخالفین تمہیں اس طرح اچک کر لے جانا چاہتے تھے جیسے چیل مرغی کے بچوں کو اٹھا کر لے جاتی ہے۔ مگر تم نے اس وقت جو قربانیاں کیں: جس طرح اپنی جانیں' اپنا مال اور اپنی اولادیں بے دھڑک ہماری راہ میں خرچ کر دیں یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ تم کو جو اقوام عالم میں کمزور ترین قوم سمجھے جانے لگے تھے۔ جہانبانی عطا کی پس جب تک تمہارے اندر یہ روح کارفرما رہے گی تم اقوام عالم پر ہمیشہ غالب آؤ گے۔ مگر اس بات سے ڈرو کہ کہیں کسی دھوکے میں نہ پڑ جاؤ یا کہیں عیش و تنعم کی نذر نہ ہو جاؤ۔

ترجمہ آیات ۲۹-۳۷:- اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہیں اوروں سے ممتاز کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے اور (اے پیغمبر! یاد کیجئے) جب کافر آپ کے بارے میں تدبیریں کر رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں' یا جان سے مار ڈالیں یا وطن سے نکال دیں۔ یہ لوگ تدبیریں کر رہے تھے تو اللہ بھی تدبیریں کر رہا تھا اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے اور جب آپ کو ہماری آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ "ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا ہی کہہ سکتے ہیں یہ کلام تو محض پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں" اور جب انہوں نے کہا تھا کہ خدایا! اگر تیری جانب سے یہی (دین) برحق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر کی بارش کر۔ یا ہم پر کوئی اور دردناک عذاب بھیج اور اللہ نہیں چاہتا کہ انہیں عذاب دے جب تک کہ آپ ان میں موجود ہیں اور نہ اللہ ان کو عذاب دیتا ہے جبکہ وہ بخشش کے

Marfat.com

طلبگار ہوں اور کیا بات ہے کہ اللہ ان کو سزا نہ دے اور آنحالیکہ وہ خانہ کعبہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں۔ حالانکہ وہ اس کے متولی بھی نہیں ہیں اس کے متولی تو وہی لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے اور ان لوگوں کی نماز بیت اللہ کے پاس صرف سیٹیاں اور تالیاں بجانا تھی پس (ان کو کہا جائے گا کہ) تم جو کچھ کفر کی باتیں کیا کرتے تھے ان کی سزا کا مزہ چکھو۔ بلاشبہ جو لوگ منکر ہیں وہ اپنا مال اس واسطے خرچ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکیں۔ اب تو وہ خرچ کریں گے (مگر) پھر انہیں اس پر حسرت ہوگی اور اس کے بعد وہ مغلوب ہو جائیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے وہ جہنم کی طرف اکٹھے کرکے ہانکے جائیں گے۔ تاکہ اللہ ناپاک کو پاک سے الگ کردے۔ پھر ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان کا ایک ڈھیر بنادے۔ پھر اس ڈھیر کو جہنم کے سپرد کردے یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے واسطے وہ کون سا وقت ہے کہ جب ان پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ میدان جہاد میں نکلیں اور جان و مال تک قربان کرنے میں دریغ نہ کریں ارشاد ہوتا ہے کہ جب انہوں نے تمہیں دین حق کے پھیلانے سے منع کیا اور خفیہ سازشیں کرکے تمہاری زندگیاں تلف کردینے کا ارادہ کیا تمہیں قید خانہ کی سختیاں جھیلنے کے لئے چنا اور تم میں سے بعض کو جلاوطن بھی کردیا اور بالخصوص پیغمبر اسلام کے متعلق قید و بند اور قتل و جلاوطنی کی تدبیریں سوچیں تو مناسب تھا کہ تمہیں بھی جان بچانے اور ان کے مکر و فریب سے بچ رہنے کا حکم دیا جائے۔ پھر ان لوگوں کی یہ کیفیت ہے کہ جب ان کو قرآن پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو پرانے قصے کہانیاں ہیں خدا کا کلام نہیں۔ الحاصل اسی طرح کی سینکڑوں کج بحثیاں پیش کرتے ہیں۔ کبھی کہنے لگتے ہیں کہ جس عذاب سے تم۔ تمہارا قرآن اور تمہارا خدا ہمیں روز ڈراتا ہے جاؤ وہ آج لے ہی آؤ۔ ادھر عبادتگاہیں ہیں تو ان پر مخالفانہ قبضہ جما کر بیٹھے ہیں۔ معبود حقیقی کی نہ خود عبادت صحیح معنوں میں کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو ان مقامات کے متولی ہیں اور ان کی عبادت کیا ہوتی ہے۔ محض شور مچانا' چیخنا چلانا اور بس اور اسی قدر نہیں بلکہ یہ لوگ باقاعدہ منظم ہو کر مسلمانوں کا مقابلہ کرتے ہیں اور مقصد صرف اس قدر ہوتا ہے کہ اگر سب لوگ مسلمان ہو گئے تو دنیا میں امن قائم ہو جائے گا اور زبردست لوگ کسی

Marfat.com

زبردست پر زیادتی نہیں کر سکیں گے امیر و غریب کے لئے ایک قانون ہو گا زور و طاقت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ ہر شخص کو اپنا پیٹ پالنے کے لئے کام کرنا پڑے گا۔ حالانکہ اب لوگ کماتے ہیں اور ہم مزے سے اڑاتے ہیں پھر یہ بات نہ ہو گی پس ان لوگوں کا علاج یہی ہے کہ ان کو دنیا میں ملیامیٹ کر کے رکھ دیا جائے اور پھر جب اس دنیا سے ان کا تعلق منقطع ہو جائے تو دوزخ میں لا کر ڈال دیا جائے۔ اس طرح دنیا ہی میں ناپاک و پاک کی تمیز ہو جائے گی۔ اور ہر دو جہان میں وہ نقصان ہی نقصان میں رہیں گے۔

ترجمہ آیات ۳۸-۴۴:- (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے کہہ دیجئے کہ اگر وہ (آئندہ کے لئے) باز آ جائیں تو پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اگر پھر وہی حرکات کرنے لگیں گے تو پہلے لوگوں کے حالات گزر چکے ہیں اور مسلمانو! تم ان سے لڑتے رہو تا آنکہ فتنے کا نام و نشان باقی نہ رہے اور دین تمام تر اللہ ہی کا ہو جائے پس اگر وہ لوگ باز آ گئے تو اللہ ان کے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور اگر وہ روگردانی کریں تو تم یقین رکھو کہ اللہ تمہارا کارساز ہے۔ وہ اچھا کارساز اور اچھا مددگار ہے۔ اور جان لو کہ جو چیز بطور غنیمت کے تمہارے ہاتھ لگے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسول کا (رسول کے) قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ اگر تم اللہ پر اور اس چیز پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن نازل فرمائی۔ جس دن دونوں جماعتیں باہم گر مقابل ہوئی تھیں اور اللہ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے یہ وہ وقت تھا جب تم (میدان جنگ کے) ادھر والے کنارے پر تھے اور وہ ادھر والے کنارے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف جا رہا تھا اور اگر تم آپس میں جنگ کے متعلق کوئی وعدہ کر لیتے تو تم ضرور اس وعدہ کے خلاف کرتے لیکن (جو کچھ وقوع پذیر ہوا وہ اس واسطے ہوا) کہ اللہ ایک ایسے کام کو جسے وہ کرنا چاہتا تھا کر دے تا کہ جس کو مرنا ہے وہ اتمام حجت کے بعد مرے اور جس کو جینا ہے وہ اتمام حجت کے بعد جئے اور اللہ یقیناً سنتا ہے اور اسے (ہر چیز کا) علم ہے وہ وقت بھی یاد کیجئے جب عالم خواب میں اللہ نے آپ کو ان کی تعداد بہت کم دکھائی اور اگر آپ کو ان کی کثرت دکھاتا تو تمہارے پاؤں پھسل جاتے اور تم اس بارے میں باہمی تنازع کرتے لیکن خدا نے تمہیں بچا لیا۔ بیشک وہ دل کے خیالات کو بھی جانتا ہے اور جب تم ایک دوسرے کے مقابلے پر آئے تو تمہاری آنکھوں میں اللہ نے ان کو قلیل التعداد

Marfat.com

دکھایا اور ان کی آنکھوں میں تمہیں تھوڑا دکھایا تاکہ وہ کام جو ہونے والا ہے اللہ اسے مکمل کردے اور سب امور اللہ کی طرف ہی پھیرے جائیں گے۔

شرح:- اس رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم دیکھ لو کہ اب دین کی مخالفت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تم تبلیغ حق کے لئے پورے آزاد نہیں ہو تو پھر چاہئے کہ تم منکرین حق کو اعلان کردو کہ دیکھو یا تو بالکل خاموش رہو اور ہمارے راستے میں کوئی مزاحمت نہ پیدا کرو اور اگر تم باز نہیں آتے تو جو حال پہلے منکرین حق کا ہو چکا ہے وہی تمہارا ہوگا اس اعلان کے بعد تم ان سے ایسی جنگ کرو کہ پھر کبھی فتنہ ابھرنے کا ڈر ہی نہ رہے۔ اگر وہ تعداد میں زیادہ ہوں۔ مال و دولت زیادہ رکھتے ہوں۔ آلات حرب و سلاح جنگ بھی انہیں پورا حاصل ہو۔ اور تم کمزور و ناتوان۔ تو بھی نہ ڈرو اور یقین رکھو کہ **ان اللہ مولکم نعم المولیٰ ونعم النصیر** یعنی یہ کہ خدا ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ بہترین کارساز اور بہترین مددگار ہے۔

پارہ نمبر ۹ کے آخری رکوع میں اسلامی جہاد کی غرض بیان ہو چکی ہے اس امر کا واضح کر دینا یوں بھی ضروری تھا کہ کہیں مسلمان بھی کسی وقت غلط راستہ پر نہ پڑ جائیں۔ چنانچہ صاف صاف الفاظ میں بتا دیا کہ جہاد کا مقصد محض امن قائم رکھنا اور انسانوں کو خدا کا بندۂ فرمانبردار بنانا ہے لوٹ مار اور جلب زر مقصود نہیں اسی واسطے پارہ نمبر ۹ کے آخر میں فرمایا تھا کہ جب تک تم دیکھو کہ فتنے کا کلی انسداد نہیں ہوا اس وقت تک لڑائی جاری رکھو۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ اگرچہ مال غنیمت کا اکٹھا کرنا تمہارے نصب العین میں شامل نہیں مگر یہ چیز لڑائی کا لازمی نتیجہ ہے۔ اگر تم فتح مند ہو گئے تو غنائم بھی تمہارے قبضے میں آئیں گی ان کی تقسیم کس طرح کرو گے۔ سنو! فتح مند ہونے پر جو کچھ بطور غنیمت تمہارے قبضے میں آئے اس میں سے پانچواں حصہ رسول کا ہے وہ اس میں سے کچھ اپنے لئے رکھ لیں کچھ اپنے قرابت داروں کے لئے مخصوص کر دیں اور کچھ یتیموں کو اور مسکینوں کو اور محتاجوں اور مسافروں کو دیدیں اس کے بعد دوسرے چار حصوں کو غازیوں میں حسب مراتب تقسیم کیا جائے گا اس طرح کہ کوئی بھی اپنے جائز حق سے محروم نہ رہے تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو اور یہ لوگ خدا کی راہ میں دلجمعی کے ساتھ جہاد کر سکیں اور مالی مشکلات ان کے مجاہدانہ ارادوں میں حائل نہ ہوں۔

ابتدا میں تمام مسلمان اور خصوصاً بنو ہاشم اور عبدالمطلب کے وہ افراد جو مسلمان ہو

Marfat.com

گئے تھے سخت غریب تھے۔ اگرچہ ان میں سے اکثر حضرات قبل از اسلام دولت مند تھے مگر مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے اپنا سب زر و مال اسلام کی راہ میں قربان کر دیا تھا اور ہجرت کے بعد وہ مفلس ترین افراد قوم سمجھے جاتے تھے۔ مگر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور مسلمانوں کو اسقدر فتوحات حاصل ہوئیں کہ بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب نے یہ کہہ کر مال غنیمت قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ اب ان کو اس کی ضرورت نہیں آپ ضرورت مند حضرات کو تلاش کریں اور یہ مال ان میں تقسیم کریں۔

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! مال غنیمت اگرچہ تمہارے اپنے قوت بازو کا نتیجہ ہے مگر تمہیں قوت بازو کس نے دی۔ تمہارے حوصلے کس نے بڑھائے اور تمہاری دھاک کس نے بٹھائی؟ یاد رکھو اگر ہم تمہاری مدد نہ کرتے تو تمہاری قلیل سی جماعت کو دشمن کی افواج قاہرہ پر کبھی کامیابی نہ ہوتی پس ہمارے اس احسان کے شکریہ کے طور پر تمہیں مال غنیمت کا پانچواں حصہ بے روک ٹوک ہماری راہ میں رسول کے سپرد کر دینا ہوگا دیکھو بدر کا واقعہ تمہاری تاریخ میں ایک ایسی عظیم الشان اہمیت رکھتا ہے کہ اگر اس دن تمہارے بے سرو سامان ۳۱۳ آدمیوں کو دشمن کے مسلح اور آزمودہ کار ایک ہزار سپاہیوں پر نمایاں اور فیصلہ کن غلبہ نہ دیا جاتا تو تمہارا خاتمہ تھا۔ مگر ہم نے تمہارے حوصلے اس قدر بڑھائے کہ دشمن تمہاری نظروں میں بالکل حقیر اور قلیل التعداد دکھائی دینے لگے اس کے علاوہ ہم نے اپنے نبی کو خواب میں بھی اس جنگ کا نقشہ دکھا دیا تاکہ اسے اور اس کے ذریعہ سے تمہیں بھی اطمینان حاصل ہو کہ دشمنوں کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے۔ مسلمانو! ان باتوں کو کبھی نہ بھولو اور اپنی پیش نظر جہاد کا مقصد محض امن و امان کا قائم کرنا اور انسان کو خدا کی فرمانبرداری سکھانا رکھو۔ نیز دولت کی حرص کبھی پیدا نہ کرو دولت خود آئے گی اور تمہارے قدم چومے گی۔ روز ملاقات' ملاقات کو کبھی نہ بھولو کہ تمہیں اس دن اپنے کئے دھرے سب کا حساب دینا ہے دیکھنا کہیں اس دن ذلت نہ اٹھانی پڑے۔

ترجمہ آیات ۴۵-۴۸:- اے ایمان والو! جب تم (کفار کے) کسی گروہ کے مقابلہ پر آؤ تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت بہت یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں تنازع نہ کرو۔ ورنہ تمہارے پاؤں پھسل جائیں گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر اختیار کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں

کے ساتھ ہے اور ان لوگوں کی مانند بنو جو اپنے گھروں سے سرکشی اور لوگوں کو دکھانے کے خیال سے نکلتے ہیں اور اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور ان کے سب اعمال اللہ کے احاطہ علم میں ہیں اور جس وقت شیطان نے ان کے اعمال کو ان کے سامنے آراستہ کرکے پیش کیا اور کہا کہ آج لوگوں میں سے کوئی (ایسا) نہیں جو تم پر غالب آئے اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں پھر جب دونوں گروہ آمنے سامنے آئے تو (وہ) الٹے پاؤں بھاگ گیا اور کہنے لگا کہ میں تم سے بری الذمہ ہوں۔ میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھتے بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو باہمی جھگڑوں خود بینیوں اور نفس پرستیوں سے ہروقت باز رہنا چاہئے اور ارشاد فرمایا کہ اگر تمہیں چار و ناچار دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو ڈٹ کر کرو۔ ہمیشہ ثابت قدمی اور استقلال سے کام لو اور ہردم خدا کو یاد رکھو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو دشمن پر فتح پاؤ گے اور مقاصد حیات میں بھی کامیاب رہو گے۔ سنو! اتحاد اور یک جہتی قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ تم آپس میں کبھی تنازع نہ کرو اگر تم میں پھوٹ پڑ گئی تو تم دون ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ یاد رکھو کیا دشمن کے مقابلہ میں اور کیا امن و امان کے وقت تمہیں چاہئے کہ صبر سے کام لو۔ کیونکہ درگاہ خداوندی میں صرف وہی لوگ مستحق تائید سمجھے جاتے ہیں کہ جو صاحب دل اور صبر سے کام لینے والے ہوں خبردار مسلمانو تمہارے اندر نفس پرستی' خود بینی اور خود غرضی کا کوئی شائبہ پیدا نہ ہو ورنہ تم بھی تباہ شدہ قوموں کی مانند ہو جاؤ گے پھر تمہارے جس قدر بھی کام ہوں گے ان میں ریاء' ظاہرداری اور نخوت و تکبر کی ملاوٹ ہوگی۔ خلوص اور للہیت اٹھ جائے گی۔ اور وہ شاندار نتائج مرتب نہ ہو سکیں گے جو خلوص و للہیت سے مختص ہیں اگر تم اس بات کو نہ بھولو کہ خدا تمہارے دلوں کے بھیدوں سے اور تمہارے خلوص و ریا سے پوری طرح باخبر ہے تو تم کبھی راہ راست سے نہ بھٹکو گے۔ یاد رکھو لوگوں کے وسوسوں اور شیطانی انگیختوں کا شکار نہ بننا۔ جو دیکھو خدائی احکام کی روشنی میں دیکھو ورنہ اگر اپنی قیاس آرائیوں میں پڑ جاؤ گے تو نتیجہ وہی ہوگا' جو ان شکست خوردہ اور تباہ شدہ اقوام عالم کا ہوا۔ جنہیں تم نے شکست دی ہے۔ خوب یاد رکھو کہ نافرمانوں کے لئے بہت سخت سزائیں مقرر ہیں جن میں کوئی رو رعایت نہ ہوگی۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۴۹-۵۸:- (یاد کرو) جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض تھا کہتے تھے کہ ان لوگوں کو تو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے تو اللہ (بھی اس کے لئے) یقیناً "عزیز و حکیم ہے۔ کاش آپ اس وقت دیکھیں جب فرشتے کافروں کی روحیں قبض کرتے ہیں وہ ان کے چہروں پر اور ان کی پشت پر مارتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) آتش سوزان کے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ سزا ان افعال کی بنا پر ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں سے آگے بھیجے اور یقیناً" اللہ اپنے بندوں پر ظلم ہرگز نہیں کرتا۔ ان کی حالت آل فرعون کی مانند ہے اور ان لوگوں کی مانند جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا تو اللہ نے ان سے ان کے گناہوں پر مواخذہ کیا۔ بیشک اللہ بڑا زور آور اور سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ اس واسطے ہے کہ اللہ کسی ایسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم کو دے رکھی ہو۔ نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ اپنی حالت خود نہ بدل دیں۔ اور بلاشبہ اللہ سنتا اور جانتا ہے ان کی حالت آل فرعون کی مانند ہے اور ان لوگوں کی مانند جو ان سے پہلے تھے۔ انہوں نے اپنے رب کے احکام کو جھٹلایا پس ہم نے ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعون کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور وہ سب کے سب ظالم تھے۔ بیشک اللہ کے نزدیک وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی بدترین حیوان ہیں۔ پس وہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔ (یعنی) وہ لوگ جن سے آپ نے (بارہا) معاہدہ کیا پھر ہر مرتبہ وہ اپنے عہد کو توڑ ڈالتے ہیں اور وہ مطلق نہیں ڈرتے۔ پس اگر آپ جنگ میں ان پر قابو پا جائیں تو (ان کو سزا دے کر) ان لوگوں کو جو ان کے پیچھے ہیں بھگا دیجئے تاکہ وہ (اس سے) نصیحت حاصل کریں اور اگر آپ کو کسی قوم کی عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو آپ بھی (ان کا معاہدہ) ان کی طرف پھینک دیں بیشک عہد توڑنے والے غداروں کو اللہ محبوب نہیں رکھتا۔

شرح:- اس رکوع میں ایک اور بات بتائی گئی ہے جس سے مسلمانوں کو کلی اجتناب کرنا چاہئے ورنہ جس طرح کفر و ریا فخر و غرور اور خود بینی اور خود رائی شکست و ہزیمت کا باعث بن سکتے ہیں اسی طرح یہ امر بھی تباہی کا موجب بن سکتا ہے فرمایا کہ مسلمانو تمہاری زبانوں پر وہی کچھ آنا چاہئے جو دل کی گہرائیوں میں پنہاں ہو کبھی نفاق و منافقت کے قریب تک نہ پھٹکنا اور زبان حال و قال سے ہمیشہ یہی کہتے رہنا کہ خدایا تو ہی ہمارا کارساز ہے اور

Marfat.com

در حقیقت تو ہی غلبہ و عزت عطا کرنے اور حکمت و دانائی سکھانے والا ہے۔ تو ہی ہماری مدد کر مسلمانو! یاد رکھو کہ منافقوں کے لئے بھی وہی سزائیں مقرر ہیں جو کٹر سے کٹر کافروں کے لئے ہیں منافقوں کو بھی آتش سوزاں کی لپیٹ کا اسی طرح شکار بننا ہو گا جس طرح کافروں کو۔ سنو! فرعون اور اس کی ذریت نے ہمیشہ کفر و فسق سے کام لیا مگر انجام اچھا نہ ہوا۔ آخرت کی سزاؤں کے علاوہ دنیا میں بھی ذلیل ترین سزا ان کے حصے میں آئی کہ آج ڈھونڈنے سے بھی ان کے آثار باقیہ کا کوئی پتہ نہیں چلتا کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی سزا ہو سکتی ہے۔ مسلمانو! ہمارے اس اصول کو ہمیشہ مد نظر رکھو کہ ہم کبھی کسی قوم کو جسے ہم نے خود بنایا ہو اپنے ہاتھوں سے تباہ نہیں کرتے لا یہ کہ وہ قوم از خود تباہی کے اصولوں کو اختیار کر کے تباہ ہو جائے۔ مثلاً ”ہم نے فراعنہ مصر کو اپنی تمام نعمتیں عطا کیں۔ مگر کچھ عرصہ ان سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے نافرمانی و گنہگاری کے طریقے اختیار کر لئے۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان سے اپنی نعمتیں چھین لیں اور نسل کی نسل غرق آب کر کے رکھ دی۔ دیکھو! انہوں نے خود وطیرۂ ظلم و شرک اختیار کیا تھا اس لئے وہ تباہ ہوئے ورنہ ہم نہیں چاہتے کہ بلاوجہ اپنے بندوں کو تباہ کریں۔

مسلمانو! وہ لوگ جنہیں تم کافر کہہ کر پکارتے ہو یعنی وہ جو ہم پر ایمان نہیں لاتے۔ ہماری فرمانبردار مخلوق بن کر نہیں رہتے وہ حقیقتاً ”چوپایوں سے زیادہ جاہل و شریر واقع ہوئے ہیں ان کو ہمارا ڈر نہیں۔ لہٰذا وہ عہد و پیمان کا کوئی پاس نہیں رکھتے اور ہر ممکن طریقے سے اوچھے ہتھیار استعمال کر کے ملکی امن کی جڑ پر کلہاڑا رکھتے ہیں۔

اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جب تم دیکھو کہ مخالفین و منکرین حق تمہارے ساتھ برسرپیکار ہیں تو اگر ان میں سے تم کسی جماعت یا گروہ پر قابو حاصل کر لو تو انہیں عبرتناک سزا دو۔ تاکہ ان کے ذریعے دوسرے نصیحت حاصل کریں اور مخالفوں کے حوصلے پست ہو جائیں اور وہ تمہارے مقابلہ پر آسانی سے نہ آ کھڑے ہوں۔ اور اگر کوئی معاہد قوم اپنا معاہدہ جو اس نے تم سے کر رکھا ہے توڑ دے تو تم بھی اسی طرح معاہدہ کو توڑ دو۔ اور ڈٹ کر مقابلہ کرو اور ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو کہ اللہ ہر قسم کی خیانت کو خواہ وہ ملی ہو یا اخلاقی سخت برا جانتا ہے۔

ترجمہ آیات ۵۹ - ۶۴:- کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ (ہماری گرفت سے) بھاگ نکلے

Marfat.com

یقیناً "وہ لوگ (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے اور ان کے مقابلہ کے لئے جس قدر قوت تم سے بن پڑے اور جس قدر گھوڑے باندھ سکو مہیا کئے رہو تاکہ اس کے ذریعے انکے دلوں میں جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں دھاک بٹھائے رکھو اور ان کے علاوہ دوسروں کے دلوں میں بھی جن سے تم واقف نہیں اللہ ان سے واقف ہے اور اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرو گے وہ پورا پورا تمہیں دے دیا جائے گا اور تم گھاٹے میں نہیں رہو گے اگر وہ صلح کی جانب جھکیں تو آپ بھی انہیں پناہ میں لے لیجئے اور اللہ پر بھروسہ رکھئے بیشک وہ سننے اور علم رکھنے والا ہے اور اگر وہ آپ کو دھوکا دینا چاہیں تو یقین رکھئے کہ آپ (کی حفاظت) کے لئے اللہ کافی ہے اسی نے آپ کو اپنی مدد سے اور مومنوں سے قوت عطا کی۔ دلوں میں باہمی محبت ڈال دی اور اگر آپ زمین کے تمام خزانے بھی خرچ کر دیتے تو بھی ان کے دلوں میں محبت پیدا نہ کر سکتے۔ لیکن خدا نے ان میں محبت پیدا کر دی۔ بیشک وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اے پیغمبر! آپ کے لئے اللہ اور وہ مومن جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کرلی کافی ہیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں دو چیزیں بیان فرمائی ہیں ایک یہ کہ مسلمانو! تم مخالفین کی طاقت و قوت کو دیکھ کر کبھی نہ گھبرانا وہ کسی طرح تم پر فتح حاصل نہ کر سکیں گے بشرطیکہ تم بیان کردہ اصولوں کے ماتحت ان کا مقابلہ کرو۔ دیکھو تم سے جہاں تک ہو سکے قوت بہم پہنچاؤ اور ایسا سامان حرب جو دشمن کے پاس ہے تمہیں بھی مہیا کرنا چاہئے۔ اس سلسلہ میں تم جو خرچ کرو گے وہ رائیگاں نہیں جائے گا اور اس کا بدلہ تمہیں دنیا میں بھی مل جائے گا اور آخرت میں بھی تم کسی جگہ خسارے میں نہیں رہو گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر تم سامان حرب سے مسلح بھی ہو جاؤ اور اقوام عالم کو شکست بھی دے دو تو بھی تم اس بات کو نہ بھولو کہ تم نے لڑائی کو محض امن قائم کرنے اور اسلام کی اشاعت کرنے کے واسطے اختیار کیا تھا خونریزی تمہارا مقصد نہ تھا۔ لہٰذا جب کوئی قوم یا جماعت صلح و امن کی درخواست کرے تو تم ان کی درخواست مان کر انہیں امان دے دو۔ اور اگر صلح کے رنگ میں وہ تمہارے ساتھ کوئی چال چلنا چاہیں اور تمہیں اس کا علم ہو جائے تو پھر تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور ان کی پرواہ مت کرو۔ تمہاری سازگاری کے لئے اللہ ہی کافی ہے اسی نے تمہاری جماعت کو توفیق بخشی ہے اور اسی نے تمہیں فتح و نصرت عطا کی ہے۔ اس

Marfat.com

نے تمہاری جماعت کے دلوں میں باہمی محبت کا بیج بو دیا ہے۔ اگر دنیا کی کوئی ہستی ساری زمین کے خزانے اس باہمی محبت کے حاصل کرنے میں خرچ کر دیتی تو بھی اس کا حصول ممکن نہ تھا وہ عرب قوم جس کا پیشہ ہی لڑائی تھا اور جس کا ہر قبیلہ ہر وقت ایک دوسرے سے برسرپیکار رہتا تھا اس کے تمام افراد کو ایک دوسرے کا والہ و شیدا بنا دینا اور انہیں ایثار اور قربانی کا سبق پڑھا کر بھائی بھائی بنا دینا ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ پس اے پیغمبر اگر ہم نے آپ کے لئے اس قدر محال اور ناممکن بات کو ممکن کر دیا تو اسی سے سمجھ لیجئے کہ ہم دوسرے معاملات میں بھی آپ کی اسی طرح مدد کریں گے۔ اے مسلمانو! اگر تمہارے دلوں میں ایمان و ایقان باقی رہا اور تم ہمارے فرمانبردار بندے بنے رہے تو پھر تمہیں کسی کا محتاج نہ ہونا پڑے گا پس ہم سے تعلق قائم رکھنا ضروری ہے۔

ترجمہ آیات ٦٥-٦٩:- اے نبی! ایمان والوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے اگر تم میں سے بیس ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تم میں سے ایک سو ہوں گے تو کافروں کے ایک ہزار پر غالب آئیں گے۔ اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں گے اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ یہ بات نبی کے شایان نہیں کہ اپنے قبضہ میں قیدی لے جب تک ملک بھر میں (کافروں کا) صفایا نہ کر لے۔ تم لوگ دنیاوی مال و اسباب چاہتے ہو اور اللہ تمہارے لئے آخرت (کا سامان) چاہتا ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اگر اللہ کا حکم پہلے سے طے شدہ نہ ہوتا تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس پر تمہیں سخت ترین سزا ملتی۔ سو جو کچھ تمہیں مال غنیمت میں سے ملا ہے اسے حلال و پاک سمجھ کر کھاؤ اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح:- اس رکوع میں مسلمانوں کو جہاد و قتال کی ترغیب و تحریص دلائی ہے۔ فرمایا ہے کہ اے پیغمبر! مسلمانوں کو سنا دیجئے کہ اب جبکہ تم قلیل التعداد ہو اور ہر طرف دشمن ہی دشمن نظر آ رہے ہیں جو تمہاری ہستی کو فنا کر دینے کی فکر میں ہیں اور تم بھی چاہتے ہو کہ اپنے قومی وقار کو قائم رکھتے ہوئے بحیثیت قوم و مذہب کے زندہ رہو تو مقتضائے وقت یہی ہے کہ تم میں سے ہر مرد مومن دس منکران حق کا لازمی طور پر مقابلہ کرے اور اپنے اوپر فرض قرار دے لے کہ اگر کبھی راہ خدا میں منکران حق کے ساتھ منہ بھیڑ ہوگی تو مجھ

Marfat.com

اکیلے کو دس کا مقابلہ کرنا ہے پس اسی تناسب سے اپنے حوصلے بڑھاؤ اسی تناسب سے ایثار و قربانی کا جذبہ پیدا کرو اور اسی نسبت سے جہاد اور قتال کے لئے باخبر و ہوشیار رہو۔ تمہارے ایک فرد کو یقینی طور پر منکران حق کے دس افراد پر غلبہ حاصل ہو گا اور تم منصور و مظفر لوٹو گے۔ کیونکہ منکران حق وحدت و اجتماع ملی سے محض نا آشنا ہیں اور تم اس کے شیدا ہو وہ ذاتی اغراض کے حصول کی فکر میں منہمک اور تم مقصد حیات پر مرمٹنے والے ان کا بھروسہ اسباب مادی پر اور تم محض اللہ کے توکل پر زندگی بسر کرنے والے وہ صدہا معبودان باطل سے ڈرنے والے اور تم ایک خدائے یگانہ کے پرستار۔ وہ ہزار جا سجدہ ریزی کرنے والے اور تم اپنی جبین نیاز کو صرف ایک آستان پر رگڑنے والے اب خود ہی سمجھ لو وہ تمہارا کیا مقابلہ کریں گے تم جس قدر ایمان و ایقان سے زیادہ بہرہ ور ہو گے اسی قدر زیادہ مضبوط و بہادر بنو گے۔ وہ جس قدر زیادہ کفر پر اصرار کریں گے اسی قدر زیادہ بزدل و بے ثبات ٹھہریں گے۔ ہاں ہاں جونہی تمہاری تعداد بڑھتی ہے تمہیں حکم دیدیا جائے گا کہ جاؤ اب چونکہ تم بھی کثیر التعداد مگر انسانی حیثیت سے کمزور ہو لہٰذا اگر تمہارا ایک فرد صرف دو منکران حق ہی کا مقابلہ کرے گا تو بھی اس پر کوئی عتاب نہیں۔ جتنا بن پڑے کرو مگر صبر و استقلال کو کبھی ہاتھ سے نہ دو۔ کیونکہ اس سے حوصلہ قائم رہتا ہے۔ اے مسلمانو! جہاد و قتال کی غرض کیا ہے یاد رکھو اس کی غرض دشمن کی طاقتوں کو محض پاش پاش کرنا اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹا دینا ہے جہاد کی غرض یہ نہیں کہ تم قیدیوں کے عوض میں روپیہ پیسہ لے کر انہیں چھوڑ دو اور ان کو دوبارہ مقابلہ میں آنے کا موقع دو۔ یہ دنیا اور اس کے اسباب یہیں تک محدود ہیں۔ ساتھ جانے والی چیز خالق یگانہ کی فرمانبرداری ہے۔ سو جس طرح بن پڑے اسے حاصل کرو۔ ہاں اگر عزت کے خواہاں ہو تو خدا کے ہاں سے ہی طلب کرو۔ وہی دانش و بینش عطا کر سکتا ہے اور وہی عزت و غلبہ دے سکتا ہے دیکھو بدر کے ستر قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں تمہارا طریقہ کار محمود نہ تھا۔ بہر حال جو ہو چکا سو ہو چکا تمہارے لئے یہ شایان شان نہ تھا کہ تم زر و فدیہ لے کر ان منکران حق کو جو تمہارے قابو میں آ چکے تھے چھوڑ دیتے جب تک کہ تمہارے دشمن فنا کے گھاٹ نہ اتر جائیں۔ تمہاری اس غلطی پر تمہیں سخت سزا دی جا سکتی تھی مگر اب معاف کر دیا گیا ہے۔ نیز یاد رکھو کہ آئندہ اگر کبھی مال غنیمت حاصل ہو جائے تو اسے بالکل

Marfat.com

حلال و جائز سمجھ کر فائدہ اٹھاؤ اور ذاتی اغراض و نفس پرستی کے جذبات سے جذبہ جہاد کو ملوث نہ کرو یاد رکھو حلال و طیب چیز سے فائدہ اٹھانے اور ناپاک و ناجائز سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ تم ہر وقت خدا سے ڈرتے رہو اور کوئی کام جس سے اس کی ناراضگی کا اندیشہ ہو نہ کرو۔ ہاں اگر ہمارے احکام پہنچنے سے پہلے تم سے کوئی غلطی سرزد ہو چکی ہو اور آئندہ کے لئے تم بندۂ فرمانبردار بن جاؤ تو پھر خدا کو بھی بخشنے اور رحم کرنے والا پاؤ گے۔

ترجمہ آیات ۷۰-۷۵:- اے نبی! آپ کے قبضہ میں جو بھی قیدی ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ کو معلوم ہو گا کہ تمہارے دلوں میں نیکی ہے تو جو کچھ تم سے لیا گیا ہے اس سے بہتر تمہیں دیا جائے گا۔ اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر یہ لوگ آپ سے دغا کرنا چاہیں تو وہ اس سے پیشتر بھی اللہ سے دغا کر چکے ہیں۔ (جس پر) اس نے ان کو تمہارے قبضے میں دیدیا اور اللہ کو (ہر بات کا) علم ہے اور وہ حکمت والا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور انہوں نے اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے ان کو جگہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور ہجرت کے لئے تیار نہ ہوئے تمہیں ان سے دوستی رکھنے کا کوئی حق نہیں حتی کہ وہ ہجرت کے لئے آمادہ ہو جائیں اور اگر وہ تم سے دین کے معاملہ میں مدد طلب کریں تو ان کی مدد تم پر فرض ہے مگر ان لوگوں کے مقابلہ پر نہیں کہ تم میں اور ان میں عہد و پیمان ہو اور (یاد رکھو کہ) اللہ تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں اگر تم (آپس میں ایک دوسرے کی مدد) نہ کرو گے تو ملک میں ایک فتنہ اور بڑا بھاری فساد برپا ہو جائے گا اور وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور راہ خدا میں گھر بار چھوڑ دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے اور جن لوگوں نے ان کو جگہ دی اور مدد کی۔ یہی حقیقتاً" مومن ہیں۔ ان کے لئے بخشش ہے اور (جنت میں) عزت کی روزی اور جو لوگ بعد کو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور تمہارے ساتھ شامل ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کیا سو یہ لوگ بھی تم ہی میں سے ہیں اور کتاب اللہ کے مطابق رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں۔ بیشک اللہ ہر بات سے واقف ہے۔

شرح:- اس رکوع میں پہلے تو ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے اور پھر چند ایک

Marfat.com

ایسے احکام کی تلقین فرمائی جن سے اسلامی برادری اور اسلامی قومیت دنیا بھر میں عالمگیر ہو جائے اور اگر انسان ان پر گامزن ہو جائے تو پھر اسلام کی متحدہ قومیت کو باد مخالف کا کوئی جھونکا نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدر کی لڑائی میں اعدائے اسلام پر وہ فتح مندی حاصل ہوئی جس کی نظیر دنیا کے پاس نہیں آپ نے اس لڑائی میں ستر مخالفوں کو زیر حراست کر لیا۔ مگر بعد میں طے پایا کہ ان سے زر فدیہ لے کر رہا کر دیا جائے۔ رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی طبع محمود سے کون واقف نہ تھا ہر ایک نے حیلہ بہانہ تراش کر زر فدیہ ادا کرنے سے بچنا چاہا یہاں تک کہ جب حضرت عباس سے جو حضور کے عم بزرگوار تھے اور قیدیوں کے زمرہ میں شامل تھے زر فدیہ طلب کیا گیا اور کہا گیا کہ چونکہ تم دولت مند ہو اپنے بھتیجوں حضرت عقیل اور نوفل کا بھی زر فدیہ ادا کرو تو کہنے لگے کہ "یا رسول اللہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں مدت العمر قریش کا دست نگر رہوں" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خواہ کچھ ہو آپ کو فدیہ دینا پڑے گا۔ الغرض حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور بدر کے اسیروں کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس پر اس رکوع کی پہلی آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اے نبی ان قیدیوں سے کہہ دو کہ سنو! اگر تمہارے دلوں میں نیک نیتی ہے تو زر فدیہ کا ادا کرنا تمہارے لئے کچھ گراں نہیں کیونکہ عنقریب تم اس سے کئی گنا زائد زر و دولت اسلام کے دائرے کے اندر شامل ہو کر حاصل کر لو گے اور ابدی راحت اور اخروی نجات کے مزے بھی اڑاؤ گے اور یاد رکھو کہ اگر تم نے دغا کیا تو جس طرح اس سے پہلے دغا کر کے منہ کی کھا چکے ہو اسی طرح اب ہو گا۔ دیکھو خدا علیم و حکیم ہے اس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اس سے دھوکا کرنے کی کبھی نہ ٹھانو۔ دوسری بات یہ بتائی ہے کہ متحدہ قومیت قائم کرنے اور اقوام عالم میں ایک نمایاں حیثیت حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے اعتقادات میں حق کو مضبوط ہو اور اس کے پائے ثبات میں کسی طرح بھی لغزش نہ آئے وہ خدا کو مانے تو اس طرح کہ اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ سمجھے اور محض اس کے در آستان پر جبین نیاز رگڑے۔ باقی سب سے مستغنی ہو اور اس کا طریقہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول ہاشمی خاتم الانبیاء علیہ الف الف تحیات و سلام سے سیکھے کہ ان سے بہتر دنیا کی کوئی ہستی اس چیز کو نہیں نباہ سکی اس کے

Marfat.com

بعد مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اگر وہ قابل و معزز قومیت پیدا کرنا چاہتا ہے تو باوجود جان و مال کو عزیز رکھنے کے وہ اس کے ترک پر بھی قادر ہو اور علم و صنعت کے حصول دشمن کے مقابلہ کرنے کی اشاعت اور بدی کی بیخ کنی پر دل کھول کر خرچ کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہو کیونکہ مال و منال کو خزانوں کی شکل میں جمع کر رکھنے کی اہلیت بخل اور کنجوسی اور جمود طبع ایسی چیزیں ہیں جو قومیت کی جانی دشمن ہیں۔ پھر ہر ایک مسلمان کو تھوڑا بہت مبلغ اسلام بھی ہونا چاہئے اس کا کوئی وقت کوئی لمحہ اور کوئی دقیقہ ایسا نہیں گزرنا چاہئے جبکہ وہ خود اپنے آپ کو اپنے احباب کو اپنے خاندان کو اور اپنے حلقہ زیر اثر کو نیکی کے لئے آمادہ اور بدی سے متنفر نہ کرے اس کے بعد مسلمانوں میں باہمی ہمدردی کا عالمگیر جذبہ ہونا چاہئے۔ کوئی مسلمان کہیں رہتا ہو ایرانی ہو کہ تورانی، مغربی ہو کہ مشرقی، سیاہ فام ہو کہ گل اندام سبھی کو اپنے ماں جائے بھائیوں کی مانند سمجھے اور ہر مظلوم کی دادرسی اور محتاج کی حاجت روائی اپنے اوپر لازم قرار دے۔ علامہ اقبال مرحوم فرماتے ہیں۔

یقین محکم عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

الغرض خداوند کریم نے صاف صاف بتا دیا ہے کہ ملی و مذہبی روایات اس وقت تک زندہ و شاندار رہ سکتی ہیں جب تک مسلمان مندرجہ بالا اصولوں پر بالالتزام قائم رہیں ورنہ ان کی قومیت بھی حرف غلط کی طرح مٹ جائے گی۔ مسلمانو! خدا کے واسطے غور کرو جب ہمارے بزرگوں نے قرآن کریم اور خصوصاً" اس حصہ قرآن پر عمل کیا تھا تو کیا وہ اقوام عالم کی ناک نہ سمجھے جاتے تھے اور کیا آج جبکہ ہم نے قرآن کریم کی تعلیم کو پس پشت ڈال کر محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی سے محض انکار کر رکھا ہے تو تمام اقوام عالم میں ہم ذلیل ترین قوم نہیں سمجھے جاتے۔ اے مسلمانان عالم اگر تم نے آج بھی سورۂ انفال و سورۂ توبہ پر عمل کرنے کی کوشش نہ کی تو یاد رکھو کہ جس طرح تم سے پہلے تمہاری قوم کا ایک جزو جسے تم مور ہسپانیہ کے نام سے یاد کرتے ہو حرف غلط کی طرح صفحہ عالم سے مٹ چکا ہے۔ اسی طرح تم بھی۔ خدا نہ کرے ایسا ہو۔ آج نہیں تو کل مٹنے والے ہو۔ یاد رکھو کہ سچے مسلمان وہی ہیں جو ایمان و ایقان کی نعمت سے بہرہ ور ہوں۔ عملاً" اپنے مذہب و ملت کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے کے لئے آمادہ ہوں اور اپنے مسلمان

Marfat.com

بھائیوں کو ہر ممکن مدد دینے اور ان کا دست راست بننے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ یہی لوگ در حقیقت مومن ہیں اور یہی لوگ انعامات خداوندی کے مستحق ہیں۔

(٨٩) سورۃ آل عمران (٣)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں دو سو آیات مبارکہ اور بیس رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ٢-٩:۔ (اے لوگو!) اللہ وہ (ذات) ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو حی و قیوم ہے۔ اسی نے (اے پیغمبر!) آپ پر برحق کتاب نازل کی جو ان کتابوں کی بھی تصدیق کرتی ہے جو اس سے پہلے تھیں اور اسی نے اس سے پہلے تورات اور انجیل کو نازل کیا جن میں لوگوں کے لئے ہدایت کا سامان تھا اور اسی اللہ نے تمہیں جو ہر امتیاز عطا کیا۔ بیشک جو لوگ (باوجود اس سامان ہدایت کے) اللہ کے احکام پر عمل پیرا نہیں ہوتے ان کو سخت عذاب ہوگا اور اللہ بڑا غالب اور سزا دینے والا ہے۔ یقیناً" اللہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں اور نہ آسمان میں۔ اللہ (وہی) ہے جو رحم مادر میں جس طرح چاہتا ہے تمہاری صورتیں بنا دیتا ہے (یاد رکھو) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بڑا زبردست اور بڑا صاحب حکمت ہے۔ اللہ ہی (وہ ذات ہے جس نے) (اے پیغمبر!) آپ پر یہ کتاب نازل کی اس کی بعض آیتیں صاف واضح اور محکم ہیں یہی اس کتاب کے اصول ہیں اور بعض آیتیں مختلف معنوں کی متحمل ہیں تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ اس میں سے انہیں آیتوں کی پیروی کرتے ہیں جو باہم مختلف معنوں کی متحمل ہیں (وہ لوگ) فتنہ برپا کرنے اور اپنے ڈھب کے معنی تلاش کرنے کی غرض سے ایسا کرتے ہیں حالانکہ ان آیتوں کے اصلی معنی و مقصود اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں اور جو لوگ علم میں ماہر ہوتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب کچھ ہمارے رب کی جانب سے ہے اور وعظ و نصیحت کو صرف وہی لوگ سمجھتے ہیں جو صاحب عقل و بصیرت ہیں۔ (ان کی یہی دعا ہوتی ہے) کہ خدایا! ہدایت دے چکنے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی نہ پیدا کر اور ہمیں

Marfat.com

اپنی رحمت عطا فرما بیشک تو بہت عطا کرنے والا ہے۔ خدایا (ہم قیامت کی حقیقت کو سمجھیں یا نہ سمجھیں مگر) تو بیشک لوگوں کو ایک ایسے دن (ایک جگہ) جمع کرنے والا ہے جس (کے وقوع پذیر ہونے) میں کوئی شک و شبہ نہیں یقین رکھو کہ اللہ وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

شرح:- سورۂ بقرہ ختم ہوئی اور یہاں سے سورۂ آل عمران شروع ہوگئی۔ جاننے والوں کے لئے ان دونوں سورتوں میں اس قدر گہرا تعلق ہے کہ دونوں فی الحقیقت ایک ہی موضوع کے دو عنوان معلوم ہوتے ہیں یا ایک کو دوسری کا تتمہ کہئے۔ اگر آپ نے سورۂ بقرہ کا مطالعہ بنظر امعان کیا ہے اور شرح کے تمام مطالب کو ذہن نشین کرلیا ہے تو آپ کو اس میں ذیل کی باتیں نظر آئی ہوں گی جنہیں اس سورۃ کا خلاصہ کہنا چاہئے۔

(۱) خدا کی نگاہ میں انسان اسی وقت قابل عزت ہستی ہو سکتا ہے جب اس کے اندر صحیح جذبہ ایمان و عمل پیدا ہو۔ ایمان بلا عمل اور عمل بلا ایمان مطلق فائدہ نہیں بخشتا۔

(۲) کسی شخص کا خواہ وہ کسی وقت ہوا ہو کوئی سا مذہب رکھتا ہو کسی نام سے پکارا جائے یا پکارا جاتا ہو محض خوش اعتقادی یا گروہ بندی کی بنا پر نجات کی توقع رکھنا سخت غلطی کرنا اور اپنے آپ کو دھوکے میں ڈالنا ہے۔ ایمان و عمل کے بغیر نجات ناممکن ہے۔

(۳) ایمان کی شرائط یہ ہیں:-

(i) انسان خدا کو یگانہ دیکتا جانے کسی ہستی کو اس کی ذات و صفات میں شریک نہ سمجھے۔ ذات میں شریک سمجھنا یہ ہے کہ جس طرح خدا معبود ہے ویسا ہی کسی دوسرے کو بھی معبود سمجھے۔ جس تعظیم کے قابل اس کی ذات ہے وہی تعظیم کسی دوسرے کی کرے۔ صفات میں شریک سمجھنا یہ ہے کہ جو قدرت تامہ اس ذات یگانہ کو حاصل ہے وہی قوت بعینہٖ کسی دوسری ہستی کی طرف منسوب کرے۔

(ii) انسان ان تمام کتابوں کو جو خدا کی جانب سے نازل ہوئی ہیں سچا جانے اور ان کی عظمت کو دل سے مانے اور عمل صرف قرآن پر کرے۔ کیونکہ خدا

Marfat.com

نے قرآن کریم سے پہلے جس قدر کتابیں اور صحیفے نازل کئے تھے وہ آج بعینہٖ موجود نہیں اگر وہ آج بعینہٖ موجود ہوتے تو ان میں خدا کے اس آخری پیغام پر ایمان لانے اور اس کی پیروی کرنے کی نمایاں تعلیم موجود ہوتی اور یہود و نصاریٰ میں سے کوئی شخص بھی جو اپنی کتاب پر پوری طرح عمل پیرا ہوتا اور اس کی پیروی کو ذریعہ نجات سمجھتا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لائے کے بغیر کوئی چارہ کار نہ پاتا۔

(iii) انسان فرشتوں کو تسلیم کرے جیسا کہ خدا نے فرمایا خواہ ان کی ہستی اس کے ذہن میں آئے یا نہ آئے۔

(iv) رسولوں کو ماننا ان کی تعظیم کرنا ان میں باہمی تفریق نہ کرنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آخری پیغمبر ماننا ہے کیونکہ اب رہتی دنیا تک کوئی رسول نہیں آئے گا۔ اس سے پہلے انسان خدا کی نازل کردہ کتابوں میں تحریف کر لیا کرتا تھا اور پہلے رسولوں کا اسوہ اس کے ذہن سے اتر جایا کرتا تھا مگر اب قرآن کی حفاظت کرنے اور اسوۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم رکھنے کا ذمہ اللہ عزوجل نے اپنے اوپر لیا ہے۔

(v) انسان یوم قیامت کو مانے جس دن اس دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا اور ہر شخص کو اس کے نیک و بد اعمال کی جزا و سزا ملے گی۔

(vi) انسان کو ایک ایسے آنے والی زندگی پر ایمان رکھنا چاہیے جو اس دنیا سے گزر جانے کے بعد واقع ہوگی۔ اور روز قیامت کے فیصلے کے مطابق ہر شخص کو یا ہمیشہ راحت و آرام نصیب ہوگا یا ہمیشہ کے لئے رنج و آلام۔

(vii) نیک و بد کا پیدا کرنے والا اسی خدا کو سمجھا جائے۔ مگر نیکی کرنے کے لئے خدا کی توفیق شامل حال ہوتی ہے۔ اور وہ نیکی پر خوش ہوتا ہے اور بدی کرنے کے لئے اس کی توفیق حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ برائی کرنے والوں کو وہ ان کے حال پر چھوڑ دیتا ان سے ناراض ہوتا اور مرنے کے بعد ان کو سزا دیتا ہے۔

(۴) عمل یہ ہے کہ انسان جس دین حق کو تسلیم کر چکا ہے اس کا اعلان اور اس کی

تبلیغ بالکل بیباکانہ اور نتائج و عواقب سے یکسر بے پرواہ ہو کر پوری تندہی سے کرے تاکہ اس کے وہ قابل رحم بھائی جو کسی نہ کسی وجہ سے سوسائٹی کے اثر یا ناعاقبت اندیشی سے بدی کی طرف مائل ہو کر قبول حق سے محروم رہے ہوں اور راہ راست اور صراط مستقیم پر آ جائیں اور اس کے ہمنوا ہو کر اسی ذات اقدس کے ہو کر رہیں۔ تاکہ دنیاوی کامیابیوں اور اخروی فوز و فلاح سے شاد کام ہوں۔ دوسرے یہ کہ دنیا کا امن قائم رکھے "ہرچہ خود ہمی پسندی بردیگراں ہم پسند" پر کاربند ہو۔ خویش و اقارب سے بہترین سلوک کرے۔ ہمسائے کو اپنے آپ پر ترجیح دے۔ اور اس کو ہر ممکن سہولت پہنچائے۔ کسی کی عزت کو بٹہ نہ لگائے۔ کسی کا مال نہ لوٹے۔ معاملہ کا صاف ہو خدا کا عبادت گذار ہو اور ہر وہ کلام کرے جسے قرآن کی اصطلاح میں نیک اور پسندیدہ کام کہا جاتا ہے۔

(۵) یہود کی بد اعمالیوں کا نقشہ دکھا کر مسلمانوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ ان کے نقش قدم پر نہ چلیں۔ یہود نے اصل دین کو موڑ توڑ کر جس طرح اسے اپنی خواہشات کے مطابق بنا لیا تھا سورۂ بقرہ میں اس کی پوری تفصیل ہے۔ یہود کو راندۂ درگاہ قرار دیئے جانے کے اسباب پر مدلل بحث ہے۔ بتایا گیا ہے کہ عمل کا جذبہ ان میں مفقود تھا۔ وہ جماعتی گروہ بندی اور خود اختراع کردہ رسوم کو نجات کا ذریعہ مانتے تھے۔ وہ نبیوں کا اقرار کرتے مگر ان کی تعلیم پر عمل نہ کرتے تھے۔ جو حکم آسان پاتے اسے قبول کر لیتے جو مشکل دکھائی دیتا اسے یہ کہہ کر ٹال دیتے کہ ہم "یہودی ہیں ضرور بخشے جائیں گے۔ ہمیں عمل کی ضرورت نہیں" اس سے مسلمانوں کو اشارۃً یہ سمجھانا مقصود ہے کہ یہود کی ان باتوں پر ہم نے انہیں معتوب ٹھہرایا۔ اگر تم بھی یہی طریق کار اختیار کرو گے تو تم بھی اسی طرح دنیا میں ذلیل و خوار کر دیئے جاؤ گے۔ سورۂ آل عمران میں بھی ایمان و عمل کی یہی تعلیم ہے۔ مگر یہاں یہود کی بجائے عیسائیوں کا مذموم رویہ دکھایا گیا ہے کہ انہوں نے ایمان و عمل دونوں سے بے پروائی برتی۔ انجیل کے الفاظ تک' بدلنے میں انہیں خوف نہ آیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو ایذا دی۔ توحید کے عقیدہ کو مضحکہ خیز بنا دیا۔ خدائے یگانہ کو تین میں سے ایک اقنوم قرار دیا۔ عمل سے یکسر علیحدہ ہو گئے۔ ہیشہ نفسانیت کی پیروی کی۔ خدا

سے کبھی نہ ڈرے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آمد کی خوشخبری کو صفحات انجیل ہی سے مٹا دیا اور جو کچھ باقی رکھا اس میں تحریف کی وہ بھی راندۂ درگاہ ہوئے۔ فرمایا کہ یہ بھی یہود کی طرح حق کے مقابلے پر ہمیشہ ناکام رہیں گے۔ بے عزت ہوں گے۔ ذلیل و خوار رہیں گے۔ اور آخرت میں گوناگوں عذاب سہیں گے۔ یہ ہے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تعلیم کا خلاصہ۔

اس رکوع میں انسان کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ اس عقیدہ کو نہایت پختہ کر کے دل میں جمالو کہ تمہارا معبود صرف وہی ذات برتر و اعلیٰ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہی قائم رہے گی اور جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور قائم رکھا ہے پھر پیغمبر کو مخاطب فرمایا۔ کہ دیکھئے! جو کتاب آپ کو دی گئی ہے اس میں تمام واقعات سچے ہیں اور اس کی اصولی تعلیم بھی وہی ہے جو آپ سے پہلے اور پیغمبروں کے ذریعے ہم نے دنیا تک پہنچائی تھی قرآن سے پہلے لوگوں کو راہ ہدایت دکھانے کے لئے ہم نے تورات اور انجیل نازل کی تھی اور ہر شخص کو ہم نے سمجھ بھی عطا کر رکھی ہے تاکہ وہ اچھے برے میں تمیز اور حق و باطل میں فرق کر سکے لیکن جو لوگ اس قدر سامان ہدایت پانے کے باوجود بھی انکار حق پر اڑے رہے اور رہتے ہیں وہ پچھتائے ہیں اور پچھتائیں گے۔ اور ضرور سزایاب ہوں گے۔ پھر فرماتا ہے کہ انسان کو اپنی پیدائش پر غور کرنا چاہئے اسی سے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کا معبود صرف وہی ہو سکتا ہے جو ماں کے شکم میں اس کی صورت بناتا ہے جس طرح اسے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور ہر ایک بات کو جانتا ہے آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن پاک کی بعض عبارتیں اور بیانات ایسے ہیں جو شرع کا قانون ہیں ان پر چلنا انسان کی نجات کے لئے کافی ہے یہ عبارتیں اور قوانین نہایت آسان فہم ہیں۔ ہر شخص انہیں باسانی سمجھ سکتا ہے اور تمہیں انہیں پر چلنا چاہئے مگر بعض عبارتیں اور بعض حقائق و معارف کی باتیں ایسی بھی مذکور ہیں جو معمولی قابلیت کے انسان نہیں سمجھ سکتے۔ ذہنی ترقی کے ارتقائی مدارج طے کرنے والے کچھ کچھ سمجھتے اور حقیقت کو پاتے ہیں۔ مگر پھر بھی اصل معنی و مقصود اللہ کو اور صرف اللہ کو معلوم ہوتا ہے ایسے مواقع پر ہر شخص دخل اندازی نہ کرے۔ ان باتوں کو جوں کا توں مان لے اور پہلی قسم کی عبارتوں پر یعنی قوانین و اصول پر کاربند رہے اور ہمیشہ طلب مغفرت کرتا رہے۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۱۰-۲۰:- (یاد رکھو) وہ لوگ جو راہ کفر اختیار کریں انہیں اللہ کے عذاب سے نہ ان کی دولت بچا سکے گی اور نہ اولاد' اور وہ یقیناً" آگ کا ایندھن بنائے جائیں گے۔ ان لوگوں کی حالت آل فرعون کی طرح ہے اور ان لوگوں کی طرح جو ان سے پہلے تھے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی۔ پس اللہ نے ان کے گناہوں پر ان سے مواخذہ کیا اور (یاد رکھو) اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (اے پیغمبر!) جو لوگ کفر کی راہ اختیار کریں انہیں کہہ دیجئے کہ تم بھی (آل فرعون کی مانند) بہت جلد مغلوب ہو گے اور جہنم کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ تمہارے واسطے دو گروہوں کے بھڑ کر مقابلہ پر آنے کا واقعہ ایک نمونہ تھا ایک گروہ خدا کی راہ میں جنگ کر رہا تھا اور دوسرا منکروں کا گروہ تھا اور مسلمانوں کو بظاہر اپنے آپ سے تعداد میں دگنا دیکھتا تھا اور اللہ اپنی مدد سے جس کی چاہتا ہے تائید کرتا ہے بیشک ان (واقعات) میں بصیرت رکھنے والے لوگوں کے لئے عبرت (کا بے شمار سامان ہے) لوگوں کے دلوں میں بیوی بچوں کی محبت سونے اور چاندی کے انباروں سے الفت' عمدہ عمدہ گھوڑوں سے لگاؤ اور مال مویشی اور کھیتی سے شغف کی خواہشیں آراستہ ہیں۔ یہ چیزیں اس دنیا کی زندگی کا متاع و اسباب ہیں اور (اچھی ہیں مگر) آئندہ کی بہتر زندگی تو اللہ ہی کے پاس ہے (اے پیغمبر!) ان سے فرما دیجئے کہ کیا میں تمہیں اس چند روزہ زندگی سے بہتر کوئی چیز بتاؤں؟ (سنو!) وہ لوگ جو خدا کا ڈر پیدا کر لیں (آنے والی زندگی میں) اللہ کے پاس ان کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو (آلائش و نجاست سے) پاک و صاف بیویاں میسر آئیں گی اور اللہ کی رضامندی حاصل ہوگی (یاد رکھو) اللہ اپنے نیک بندوں کے نیک و بد کو دیکھنے والا ہے۔ (یہ وہ لوگ ہوں گے) جو کہتے ہیں کہ خدایا! ہم تجھ پر (صدق دل سے) ایمان لائے ہیں۔ پس ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا (یہ لوگ) صبر کرنے اور سچ بولنے والے' فرمانبردار' سخاوت شعار اور آخر شب (اپنے پروردگار سے) گناہوں کی بخشش چاہنے والے (ہوتے ہیں) (لوگو) اللہ شہادت دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں نیز ملائکہ اور اصحاب علم بھی (یہی) شہادت دیتے ہیں (وہ وہی جو) حق و انصاف کے ساتھ (کارخانہ کائنات کو) سنبھالے ہوئے ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزیز و حکیم ہے۔ بیشک اسلام ہی اللہ کے نزدیک دین حق ہے اور

Marfat.com

ان لوگوں میں جنہیں کتاب دی گئی تھی جو اختلاف رونما ہوا وہ باہمی ضد کی بنا پر ہوا اور اس وقت (ہوا) جب ان کے پاس حقیقی علم پہنچ چکا تھا اور جو اللہ کے احکام سے سرتابی کرے تو (اسے یاد رہے کہ) اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اے پیغمبر! اگر لوگ آپ سے جھگڑا کریں تو کہہ دیجئے کہ میں اور میرے پیرو سب اللہ کے فرمانبردار ہیں اور اہل کتاب اور ان پڑھ (عرب) لوگوں سے پوچھئے کہ کیا تم بھی اللہ کے فرمانبردار ہو۔ پھر اگر وہ اطاعت کریں تو یقیناً" راہ ہدایت پر ہیں اور اگر نافرمانی کریں تو (انہیں چھوڑ دو کہ) آپ پر صرف (احکام کا) پہنچانا فرض ہے اور اللہ بندوں (کے حال) کو خوب دیکھتا ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ اصل دین یہی ہے کہ خدائے یگانہ کے احکام کو بلا چون و چرا تسلیم کیا جائے۔ اس کی عبادت سے سرتابی نہ ہو توحید کا عقیدہ رگ و پے میں سرایت کر جائے اور اس کے کلام قرآن پاک میں جو باتیں جس طرح مذکور ہیں ان پر پورا پورا عمل کیا جائے۔ اس رکوع میں یہ بیان ہے کہ جو لوگ دین حق قبول نہ کریں گے ان کو بھی وہی نامرادیاں وہی ناکامیاں اور وہی ذلت و خواری نصیب ہوگی جو فرعونیوں کو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے پر اٹھانی پڑی تھی۔ پھر جنگ بدر کی طرف اشارہ کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ جب دین حق کے دشمنوں نے مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے بدر میں پرے جمائے تھے تو ان کے مقابلے پر مٹھی بھر مسلمان تھے تاہم انہوں نے کفار کو وہ شکست دی کہ ان کا یہ کارنامہ رہتی دنیا تک یاد رہے گا اور بطور معجزہ پیش کیا جا سکے گا۔ آگے چل کر مسلمانوں پر اس راز کا انکشاف کیا ہے کہ گو دنیاوی جاہ و جلال کی چاہ اور مال و منال کی محبت فطری امور ہیں اور بظاہر نہایت خوبصورت اور دلاویز معلوم ہوتے ہیں مگر ایمان و عمل کی برکت ان سے کہیں بڑھ کر اچھی چیز ہے اور جو لوگ آخرت کی خوشگوار زندگی حاصل کر سکیں خواہ کسی طریقے سے کیوں نہ ہو وہ یقیناً" ان سے بدرجہا بہتر ہوں گے جنہوں نے آخرت کے واسطے کوئی ذخیرہ تیار نہ کیا اور انہیں جو کچھ بھی موقع دیا گیا اس سے انہوں نے بالکل فانی اور یہیں رہ جانے والا عارضی فائدہ حاصل کیا مگر کیا اچھے ہوں گے وہ جنہوں نے دنیاوی جاہ و جلال اور مادی مال و منال کے ساتھ ہر وقت اپنے پروردگار سے یہی التجا کی کہ "خدایا ہم تیرے عبادت گزار ہیں تو ہماری لغزشیں معاف فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا" اور محض زبانی جمع خرچ ہی

نہیں کیا بلکہ عملی طور پر اتباع حق میں جو مصیبتیں آئیں انہیں بخوشی جھیلا کسی حالت میں سچ کا ساتھ نہ چھوڑا عملاً" عبادت کی اور خشوع و خضوع سے کی اور اپنے مال و دولت اور جاہ و جلال کو پروردگار کے راستہ میں استعمال کیا اور ہر رات اٹھ کر نہایت گڑگڑا کر اللہ سے گناہوں کی معافی چاہی ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! بس تمہیں اس قسم کی ایک امت ہونا چاہئے اور یاد رکھو کہ تمارا دین اسلام اس روز سے انسان کا دین چلا آ رہا ہے جب سے وہ پیدا کیا گیا اور تمام انبیاء صرف اسی ایک ہی دین کی تعلیم دیتے چلے آئے ہیں۔ باقی رہے یہود و نصاریٰ اور دیگر امتوں کے باہمی اختلافات جو نہ ہماری طرف سے تھے اور نہ نبیوں کی تعلیم یا ان پر نازل کردہ کتابوں کے پیدہ کردہ تھے بلکہ وہ ان امتوں کے بعض لوگوں کی باہمی ضد و رعناد کا نتیجہ تھا جس سے تمام کی تمام امتیں متاثر ہوئیں۔ پس تمہیں یاد رہے کہ کہیں بھولے سے بھی ایسی غلطی کا ارتکاب نہ کرنا بلکہ ہمیشہ یہی اعلان کرو کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔ اور صرف ان لوگوں کے ساتھی ہیں جو ہماری طرح اللہ کے فرمانبردار ہوں۔ اگر تم یہودی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ عیسائی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر کسی اور گروہ سے تعلق ہو تو بھی کوئی ڈر نہیں آؤ سب مل کر اللہ کے فرمانبردار بن جائیں۔ فرمانبرداری کیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر انبیاء کی طرح اسے روز روشن کی طرح عیاں کر دیا ہے اور قرآن میں اس کی پوری تفصیل ہے۔ لہٰذا آؤ سب مل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمانبرداری کے طریقے سیکھیں۔ اور قرآن کی تعلیم کو اپنا نصب العین بنا لیں کیونکہ اور کوئی تعلیم دستبرد زمانہ سے محفوظ نہیں۔ مسلمانو! جو لوگ اس طریق کار پر گامزن ہو جائیں وہی راہ ہدایت پر ہیں اور جو تمہارا کہا نہ مانیں تم ان کے لئے جوابدہ نہیں۔

ترجمہ آیات ۲۱-۳۰:- یقیناً" جو لوگ اللہ کے احکام سے سرتابی کرتے ہیں اور نبیوں کو بلا قصور قتل کرتے ہیں اور جو لوگ حق و انصاف کا وطیرہ اختیار کرنے کی تلقین کرنے والوں کی جانیں تلف کرتے ہیں انہیں ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور انہیں (عذاب سے بچانے کے لئے) کوئی مددگار میسر نہ آئے گا۔ (اے پیغمبر!) کیا آپ نے (ان لوگوں کے حال پر) غور نہیں کیا جنہیں کتاب (کے فہم و ادراک) کا کچھ حصہ دیا گیا تھا جب وہ

کتاب اللہ کی طرف اس غرض سے بلائے جاتے ہیں کہ (اس کی رو سے) ان میں فیصلہ ہو جائے تو ان میں ایک گروہ منحرف ہو کر منہ پھیر لیتا ہے (اور وہ درحقیقت سب کے سب تغافل پیشہ ہیں) اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں آگ ہرگز نہ چھوئے گی۔ ہاں (اگر چھوئے گی بھی تو) گنتی کے چند روز اور دین کے معاملہ میں ان کو ان باتوں نے دھوکہ دے رکھا ہے جو وہ خود تراش لیتے ہیں تو ان کی کیا کیفیت ہوگی جب ہم انہیں اس وقت جمع کریں گے جس کے آنے میں کوئی شک ہی نہیں اور ہر متنفس کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر مطلق کوئی ظلم نہ ہوگا (اے پیغمبرؐ!) آپ کہدیں کہ اے خدا! بادشاہی کے مالک تو جسے چاہے بادشاہی دیدے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لے۔ جسے چاہے عزت دیدے اور جسے چاہے ذلیل کردے تیرے ہی ہاتھ میں خیر و برکت (کا سر رشتہ) ہے بیشک تجھے ہربات پر قدرت حاصل ہے تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور زندہ کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو زندہ سے نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے حساب روزی عطا فرماتا ہے۔ دین حق قبول کرنے والوں کو چاہئے کہ مومنوں کو چھوڑ کر انکار حق کرنے والوں سے دوستی نہ گانٹھیں اور (یاد رہے) جس کسی نے ایسا کیا اسے اللہ سے کوئی سروکار نہیں مگر اس صورت میں کہ تمہیں ان کی طرف سے خوف ہو اور (یاد رکھو) اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور (بالآخر) اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (ایسے لوگوں کو) کہہ دیجئے کہ تم اپنے دل کے بھیدوں کو چھپاؤ یا انہیں ظاہر کرو اللہ کو بہر حال ان کا علم ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کو ہربات پر قدرت حاصل ہے وہ دن (یاد رہے) جب ہر ایک متنفس اپنے نیک کاموں کا نتیجہ موجود پائے گا اور برے کاموں کا نتیجہ بھی (اور) آرزو کرے گا کہ کاش! اس دن اور اس کے درمیان ایک عرصہ دراز (حائل) ہوتا (یاد رکھو) اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔

شرح:۔ پچھلے رکوع میں دکھایا جا چکا ہے کہ جب کبھی حق و باطل میں مٹھ بھیڑ ہو جائے تو حق کو ہمیشہ غلبہ حاصل ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ حق پرستوں کو باطل پرستوں کے اسباب مادی سے ہرگز ہرگز مرعوب نہ ہونا چاہئے اور کسی حالت میں نجات اخروی کے نصب العین کو ہاتھ سے چھوڑ کر اس چند روزہ زندگی کے دام فریب میں نہ پھنس جانا چاہئے اس

Marfat.com

رکوع میں یہ بیان ہے کہ لوگ کیوں اپنے باطل عقیدوں پر جمے رہتے ہیں اور ہمیں ان کے مقابلہ میں کیا کرنا چاہئے ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! آپ کی مخالفت کوئی نئی چیز نہیں اس سے پہلے بھی اس قسم کے لوگوں نے ہمارے سچے پیغمبروں کو اذیتیں پہنچائیں حتی کہ بعض کو جان ہی سے مار ڈالا۔ اس قسم کے لوگ ان سر پھرے اور سنگدل علماء کے زیر اثر ہوتے ہیں جو تعلیم الٰہی کو صحیح طور پر سمجھنے کے باوجود من گھڑت اور بے بنیاد اعتقادات کو رائج کر دیتے ہیں۔ مثلاً "ان کا یہ کہنا کس قدر لغو ہے کہ ہم تو بخشی ہوئی امت ہیں۔ اگر ہم نے فلاں یا فلاں مذہب کو تسلیم کر لیا تو بس عمل کی ضرورت نہیں۔ زبان سے مان لینا ہی کافی ہے ہمارا پیغمبر یا دوسرے نیک کردار بزرگ ہمیں بخشوالیں گے ہم دوزخ میں نہیں جا سکتے اور اگر گئے بھی تو صرف چند روز کے لئے تاکہ گناہوں سے پاک صاف ہو کر جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو جائیں۔" یہ ان کے عقائد فاسدہ ہیں کوئی امت جنت کی اجارہ دار نہیں ہو سکتی اور جب تک وہ اپنے "ایمان و عمل" سے اس کی مستحق نہ بنے جنت میں داخل نہیں ہو سکے گی۔ کوئی شخص کسی کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔ سفارش کے بھی وہی مستحق ہیں جو نیک نیتی سے تعلیم ربانی پر کاربند ہونے کی کوشش کریں۔ ہر وقت خدا سے ڈرتے رہیں ہاں! اگر اجتہادی غلطی کے مرتکب ہو جائیں۔ یا ضعیف الایمان ہونے کی وجہ سے کسی عمل سے قاصر رہ جائیں مگر شریعت کو کبھی خواب میں بھی پائے استحقار سے نہ ٹھکرایا ہو۔ قرآن سے 'قرآن کی تعلیم سے' قرآن کے لانے والے سے مطلق بے پروائی نہ برتی ہو تو ان کے واسطے خدا جسے سفارش کرنے کی اجازت دینا چاہے دے سکتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان ہی لوگوں کی سفارش کریں گے جنہوں نے قرآن کی تعلیم سے بے پروائی نہ برتی ہو یاد رکھو نیک عمل کرنے والوں کو نیکی کا بدلہ ملے گا اور نافرمان اور بد عمل لوگوں کو نافرمانی کی سزا اور بد عملی کا ثمر ملے گا۔ آگے ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ دنیا کو پیغام خدا سنا چکے اب نافرمانوں کی گوشمالی کے لئے تیار ہو جائیں اور اپنے دلوں کو اس عقیدہ سے تقویت دیں کہ "خدایا! تو ہی بادشاہی عطا کرتا ہے اور تو ہی بادشاہی چھین لیتا ہے تو جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے رسوا کر دیتا ہے خدایا نافرمانوں کے مقابلے میں ہمیں غلبہ عطا فرما اور فتح و نصرت کی عزت بخش اور انہیں ہماری آنکھوں کے سامنے ذلیل و رسوا کرنا تیرے لئے کیا مشکل ہے" مگر مسلمانو! یاد رکھو کہ

اگر اس معرکہ حق و باطل میں کامیاب ہونا چاہتے ہو تو اپنی الگ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا کر باہم تفریق پیدا نہ کرنا سب اکٹھے رہنا۔ اور باطل پرستوں سے کوئی ساز باز نہ کرنا ورنہ تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور رعب اٹھ جائے گا کفار کے مقابلے پر خوب ڈٹ کر لڑو۔ دیکھو اوروں کی دیکھا دیکھی باہمی ریشہ دوانیاں شروع نہ کر دینا۔ کہیں تمہیں یہ خیال نہ آئے کہ اب تو مزے سے گزار لیں۔ عاقبت کی پھر دیکھی جائے گی۔ وہاں سوائے تمہارے عملوں کے کچھ نہیں دیکھا جائے گا اور اگر تم نے مخلص ہو کر خدا کی عبادت اور اس کے دشمنوں سے جنگ نہ کی ہوگی تو پچھتاؤ گے۔ واویلا کرو گے ہاتھ ملو گے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

ترجمہ آیات ۳۱-۴۱:- (اے پیغمبر!) دنیا کو سنا دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے سچی محبت ہے تو میری پیروی کرو (اس صورت میں) اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا ہے۔ (انہیں) کہہ دیجئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر یہ روگردانی کریں تو (یاد رہے کہ) اللہ انکار حق کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا بیشک اللہ نے تمام دنیا میں سے آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کو اور خاندان ابراہیم و عمران کو منتخب کیا ہے جو ایک دوسرے کی نسل سے تھے اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا (وہ لوگوں کی سنتا اور نیتوں کو جانتا) ہے (اس واقعہ کو یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے کہا تھا کہ خدایا! جو کچھ میرے شکم میں ہے اسے آزاد کر کے تیری نذر کرتی ہوں پس میری طرف سے (یہ نذر) قبول فرما۔ بیشک تو (ہماری باتوں کو) سنتا اور (نیتوں کو) جانتا ہے (چنانچہ) جب اس نے لڑکی جنی تو کہا کہ خدایا! میرے ہاں تو لڑکی پیدا ہوئی ہے حالانکہ اللہ خوب جانتا تھا جو کچھ اس نے جنا اور (عمران کی بیوی نے کہا کہ) مرد عورت کی طرح نہیں ہوتا اور میں نے اس (بچہ) کا نام مریمؑ رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی نسل کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ پس اس کے پروردگار نے اس کی نذر کو حسن قبول کا شرف بخشا اور اس کی نہایت عمدہ تربیت کی اور زکریا (علیہ السلام) کو اس کا کفیل بنا دیا جب کبھی زکریا (علیہ السلام) محراب میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانے کی چیزیں پاتے۔ کہتے 'اے مریم! یہ تجھے کہاں سے مل گئیں۔ وہ کہتی یہ اللہ کی طرف سے ہیں بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا

فرماتا ہے اس وقت زکریا نے اپنے رب سے دعا کی۔ کہا خدایا! مجھے اپنی جناب سے نیک اولاد عطا فرما بیشک تو دعاؤں کو سننے والا ہے۔ پس ملائکہ نے انہیں پکار کر کہا جب کہ وہ محراب میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے کہ اللہ آپ کو یحیٰی کی خوشخبری دیتا ہے جو کلمۃ اللہ (یعنی مسیح) کی تصدیق کرے گا اور (قوم کا) مقتدا، پاکباز اور (اللہ کے) نیکو کار بندوں میں سے ایک نبی ہوگا (زکریا) کہنے لگے۔ خدایا! میرے لڑکا کیونکر ہوگا؟ حالانکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری عورت بانجھ ہے۔ فرمایا اسی طرح اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ کہنے لگے خدایا! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما۔ فرمایا تیرے لئے (بس) یہی نشانی ہے کہ تو لوگوں سے تین دن تک کوئی بات چیت نہ کر سکے گا مگر اشارے سے۔ اور (بطور شکریہ) اپنے رب کا کثرت سے ذکر کرتا رہ اور صبح و شام اس کی تسبیح و تقدیس کرو۔

شرح:۔ گذشتہ رکوع میں بتلایا جا چکا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے یہودی اور عیسائی علماء نے اپنی اپنی کتابوں سے عملاً "منہ موڑ لیا تھا اور تعلیم ربانی کا اصل مقصد فوت ہو رہا تھا۔ لہٰذا مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ منظم جماعت کی شکل میں تبلیغ حق کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور جماعتی اصولوں پر شدت سے کاربند رہیں اس رکوع میں بیان ہے کہ اب سے لے کر رہتی دنیا تک جو لوگ محبوب خدا بننا چاہیں ان کے لئے اسوۂ محمدی اور شریعت اسلام پر چلنا لابدی و ضروری ہے۔ اتباع شریعت کرنے والوں سے کوئی غلطی سرزد ہوگی تو ان کا معاملہ اللہ سے ہے جو بڑا بخشنے والا مہربان ہے مگر جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کے اسوہ پر نہیں چلتے اور شریعت کا احترام و عزت پیش خاطر نہیں رکھتے وہ کافر ہیں۔ اور ہر لحاظ سے یہاں اور وہاں خائب و خاسر رہیں گے۔ پھر عیسائیوں کو مخاطب کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کا ظہور کوئی نئی چیز نہیں تمہاری کتابوں میں یہ بشارت موجود تھی مگر تم نے اپنی کتاب کو پس پشت ڈالا اور اس کی اصل تعلیم اور عبارت کو غلط ملط کر دیا۔ آؤ! محمد صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کی زبان سے اپنے بزرگوں اور نبیوں کے سچے حالات سنو اور ان کے متعلق جو غلط روایات تم نے مشہور کر رکھی ہیں جن کی بنا پر افراط و تفریط میں پڑے ہو۔ انہیں چھوڑ دو۔ اور جو کچھ قرآن نے تمہیں بتا دیا ہے اسی پر کفایت کرو۔ دیکھو! عیسیٰ علیہ السلام جو تمہارے پیغمبر تھے ان کا سلسلہ عمران سے شروع ہوتا ہے۔ عمران کے ہاں کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کی بیوی نے اللہ سے دعا مانگی

Marfat.com

کہ "خدایا! اگر مجھے بچہ عطا ہو تو اسے تیرے پجاریوں کی جماعت میں داخل کر دوں گی کہ ہر وقت تیری ہی عبادت کرے۔" اس کی دعا قبول ہوئی۔ اور اللہ نے اسے بیٹی عطا کی۔ کہنے لگی۔ "خدایا! اگر بیٹا ہوتا تو بات بھی تھی۔ بیٹیاں اتنی دلیر کہاں کہ مصائب اور رہبانیت کی زندگی بسر کر سکیں۔ بہر حال تو نے جو کچھ دیا ہے۔ اس کی حقیقی مصلحت تجھے ہی معلوم ہے میں اس کا نام مریم رکھتی ہوں اور اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کی زد سے تیری پناہ میں دیتی ہوں تو ہی اس کا حافظ و ناصر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس عورت کی صدق دل سے نکلی ہوئی دعا ہمارے ہاں قبول ہوئی۔ ہم نے اس ہونہار لڑکی کی بڑی اچھی تربیت کا انتظام کیا۔ اور زکریا علیہ السلام کو اس کا سرپرست مقرر کر دیا گیا۔ بگاہ جب زکریاؑ مریم علیہا السلام کے کمرے (ہیکل) میں جاتے تو کھانے پینے کی عمدہ عمدہ چیزیں دیکھ کر پوچھتے کہ مریمؑ! یہ نعمتیں تجھے کہاں سے دستیاب ہوتی ہیں۔ وہ عرض کرتی میں کیا جانوں' وہی خدا جو سب کا رازق ہے کسی نہ کسی طریقے سے یہاں پہنچا دیتا ہے ورنہ میں تو ان کے حصول کے واسطے کوئی کوشش نہیں کرتی وہ نیک نہاد انسان مریم علیہا السلام کی اس گفتگو سے بڑا ہی متاثر ہوا اور بالکل مومنانہ خلوص سے کہنے لگا۔ "خدایا تجھے ہر بات کی توفیق ہے تیرے لئے کچھ محال نہیں۔ مجھے بھی ایک ایسا ہی پاک باز نیکوکار اور پیارا پیارا بچہ عطا فرما جو میری دلبستگی کا سامان ہو" یہ دعا جو اس کے دل کی گہرائیوں سے نکلی تھی اور سچی دعا تھی اثر پذیر ہوئی اور ہمارے حکم سے ملائکہ نے زکریا علیہ السلام کو اس وقت جبکہ وہ عبادت گاہ میں فریضہ نماز ادا کر رہے تھے یہ بشارت دی کہ لیجئے درگاہ ربانی سے آپ کے لئے ایک پاکباز معزز اور نیک بچہ عطا ہونے کا حکم صادر ہو چکا ہے۔ اس بچہ کا نام یحیٰؑ ہوگا اور اسے نبوت سے بھی سرفراز کیا جائے گا۔ حضرت زکریا علیہ السلام ذرا متعجب سے ہوئے اور کہنے لگے خدایا! اگر مجھے بچہ عطا ہوا تو فی الحقیقت یہ ایک بڑی ہی عجیب بات ہوگی کیونکہ میں ایک ضعیف العمر آدمی ہوں اور میری اہلیہ بانجھ ہے۔ ارشاد ہوا۔ یہ سچ ہے۔ مگر تم یقین جانو کہ ہمارے سب کام اسی طرح حیرت زدہ ہوتے ہیں۔ ہم جو کچھ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ عرض کرنے لگا۔ "خدایا! میں نے سب کچھ مانا مگر مجھے اس بچہ کے ہونے کی کوئی نشانی بھی بتایئے تاکہ تسلی ہو۔ حکم ہوا یہی نشانی ہے کہ تم سوا ہمارے ذکر کے زبان کو نہ ہلا سکو گے اور خاموش رہو گے۔ اور تسبیح بیان کرتے رہو گے۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۴۲-۵۴:- اور (یہ بھی یاد کرو) جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم! اللہ نے تجھے منتخب فرمایا ہے اور (گناہ کی آلائشوں سے) تجھے پاک وصاف کردیا ہے اور تجھے دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت دی ہے۔ اے مریم! تو اپنے رب کی عبادت نہایت خشوع وخضوع سے کر۔ اسی کے لئے سجدہ ریز ہو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر (اے پیغبر!) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کررہے ہیں اور آپ اس وقت ان کے پاس نہ تھے جبکہ وہ اپنے قلم (بطور قرعہ) پھینک رہے تھے کہ (دیکھیں) کون مریم کا کفیل ہوتا ہے اور آپ اس وقت بھی ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ (اس کفالت کی خاطر) آپس میں جھگڑ رہے تھے (نیز) جب ملائکہ نے کہا تھا کہ اے مریم! اللہ تجھے ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جو اس کی جانب سے ہے۔ جس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا (وہ) دنیا اور آخرت میں معزز اور مقربین میں سے ہوگا اور وہ بچپن اور بڑھاپے میں (یکساں طور پر) لوگوں سے باتیں کرے گا اور نیکو کاروں میں سے ہوگا۔ (مریمؑ نے) کہا خدایا! میرے ہاں کیونکر بچہ پیدا ہوگا۔ حالانکہ مجھے تو کسی بشر نے چھوا تک نہیں۔ فرمایا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کسی امر کا فیصلہ کرلیتا ہے تو صرف اتنا کہہ دیتا ہے کہ "ہو" پس وہ ہو جاتا ہے اور (اللہ) اسے کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دے گا اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر (بھیجے گا) کہ (لوگو!) میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لئے نشانی لے کر آیا ہوں (وہ یہ کہ) میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی شکل کی چیز بنادیتا ہوں پھر اس میں پھونک ماردیتا ہوں تو اللہ کے حکم سے وہ اڑنے لگتا ہے اور (خدا کے حکم سے) مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا دیتا ہوں اور اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کردیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ گھروں میں جمع کرتے ہو اس کی خبر دیتا ہوں۔ بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم یقین رکھتے ہو اور (اس لئے آیا ہوں کہ) تورات کی جو مجھ سے پہلے (نازل کی گئی) تھی تصدیق کروں نیز اس لئے کہ بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام کردی گئی تھیں حلال کردوں اور (دیکھو!) میں تمہارے پروردگار کی جانب سے نشانی لے کر آیا ہوں پس تم اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔ بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی صراط مستقیم ہے۔ پھر جب عیسیٰ نے ان کے کفر وانکار کو محسوس کیا تو کہا کہ خدا کے راستہ

Marfat.com

میں کون میرا مددگار ہے؟ (اس پر) حواریوں نے کہا کہ ہم اللہ (کے دین) کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ خدایا! جو کچھ تو نے نازل کیا ہے ہمارا اس پر ایمان ہے اور ہم نے رسول کی پیروی اختیار کرلی ہے۔ پس ہمیں بھی (حق کی) شہادت دینے والوں میں لکھ لے اور (یہودیوں نے عیسیٰ کے متعلق) مخالفانہ تدبیریں اختیار کیں اور اللہ نے (ان کے مخالف) تدبیر اختیار کی اور اللہ بہترین تدبیریں جاننے والا ہے۔

شرح:۔ گذشتہ رکوع میں حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر تھا اس سلسلے میں عیسائیوں کے بعض غلط خیالات کی تردید کردی اور موحدانہ اعتقادات اور دین پرستی کا اصلی رنگ دکھایا۔ اس رکوع میں حضرت مریم علیہا السلام کے علو مرتبت اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر، اور اس جلیل القدر نبی کے چند حیران کن معجزات کا تفصیلی بیان ہے۔ دین مسیحی کا لب لباب اور ان زہرہ گداز مظالم کا اجمالی ذکر ہے جو بد طینت منکروں نے آپ پر روا رکھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مریمؑ کی پاکبازی اس کی عبادت گذاری اور دیگر اوصاف کے پیش نظر ملائکہ نے اس سے کہا کہ "اے مریم علیہا السلام تجھے خدائے عزوجل نے نہایت بلند مرتبہ عطا کیا ہے اور ان تمام آلائشوں سے پاک وصاف کردیا ہے جو دیگر عورتوں کو لاحق ہوتی ہیں اور اپنے زمانے کی تمام عورتوں میں تجھے سب سے افضل قرار دیا ہے پس تجھے بطور شکریہ پروردگار عالم کی عبادت پہلے سے بھی زیادہ کرنی چاہئے۔" آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے کہ (اے پیغمبر!) حاضرین کو سنا دیں کہ اگرچہ میں لکھا پڑھا نہیں ہوں۔ نہ میں نے تورات پڑھی ہے اور نہ انجیل اس کے باوجود تمہارے ہی بزرگوں کے صحیح صحیح واقعات بیان کر رہا ہوں" یہ محض اس لئے ہے کہ وہ پروردگار جس نے تورات و انجیل کو نازل کیا اور دنیا کی ہدایت کے لئے انبیاء کو بھیجا وہی مجھے یہ واقعات بتا رہا ہے اور قرآن اسی کا کلام ہے۔ جاؤ تم کسی غیر محرف نسخہ انجیل میں دیکھ لو یا کسی خدا ترس عالم سے پوچھ لو کہ آیا یہ واقعات جو قرآن بیان کر رہا ہے درست ہیں یا نہیں۔ فرماتا ہے عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ یہ ہے کہ ملائکہ نے خلاف توقع مریم علیہا السلام کو یہ بشارت دی کہ بارگاہ حق تعالیٰ سے یہ احکام صادر ہو چکے ہیں کہ تجھے ایک فرزند عطا ہو جس کا نام عیسیٰ ہو گا۔ لقب "المسیح" اور کنیت "ابن

مریم" ہوگی وہ ہماری نگاہ میں بڑا معزز اور آخرت میں خاص مقرب لوگوں کی صف میں شمار کیا جائے گا اور بچپن سے بڑھاپے تک تبلیغ حق میں مصروف رہے گا۔ "مریم خوفزدہ ہو گئی اور عرض کرنے لگی کہ خدایا! کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کسی انسان سے میرا اختلاط بھی نہ ہوا ہو اور بچہ پیدا ہو جائے۔ ارشاد ہوا۔ ہاں! ایسا ہو سکتا ہے بچہ پیدا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم اپنی بارگاہ سے حکم دیدیں کہ "پیدا ہو جا" تو "وہ پیدا ہو جائے گا" دیکھو! تمہارے بچے کو تورات اور انجیل اور دیگر کتابوں کا پورا پورا علم دیں گے۔ اور ایمان و عمل کی نعمتوں سے مالا مال کریں گے وہ بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا جائے گا اور کہے گا کہ لوگو! میں تمہاری ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہوں مجھے سچا جانو۔ اگر تم کو مجھے سچا ماننے میں کوئی تامل ہو تو آؤ تمہیں چند ایسی باتیں دکھاؤں جو تم بالکل ناممکن سمجھتے اور " سنت اللہ " کے خلاف جانتے ہو۔ دیکھو! یہ طاقت خدائے رحمان نے مجھے اس واسطے عطا کی ہے کہ تم مجھ پر یقین کامل کر لو۔ اور خدا کی عبادت اور نیکو کاری کا جو راستہ بتاؤں اس پر بلا تامل گامزن ہو سکو۔ آؤ دیکھو! میں تمہارے سامنے مٹی سے پرندے کی شکل کا ایک کھلونا بناتا ہوں اور پھر اس میں پھونک مارتا ہوں دیکھنا وہ بحکم خدا پرندوں کی طرح اڑنے لگے گا پھر مادر زاد اندھوں کو لاؤ۔ تمہارے سامنے انہیں اللہ کے حکم سے بینا کر دوں اور کوڑھیوں کو چنگا بھلا بنا دوں۔ اسی طرح کسی مردہ کو میرے سامنے لاؤ۔ اسے کہوں کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا تو وہ زندہ ہو جائے۔ گھر میں جو چیز کھا کر آؤ میں بتا دوں کہ تم نے کیا کھایا تھا اور کیا کچھ جمع کر رکھا ہے۔ لوگو! یہ تمہارے لئے میرے سچا پیغمبر ہونے کی علامتیں ہیں ایمان لانے کی خواہش ہے تو آؤ میری پیروی کرو۔ دیکھو! میں کوئی نئی بات سکھانے نہیں آیا۔ آؤ سب مل کر تورات کے احکام پر چلیں۔ چند چیزیں جو تمہیں شریعت موسوی میں گراں گزرتی تھیں اللہ نے بکمال نوازش میرے ذریعے انہیں آسان شکل میں صادر فرمایا ہے۔ آؤ اپنے بھلے کی باتیں سنو۔ خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو میں تمہیں بالکل سیدھے اور بے خطا راستے پر لے جا رہا ہوں۔ "ارشاد ہوتا ہے کہ جب جوان ہو کر یہ باتیں عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں تک پہنچا دیں تو دیکھا کہ ہر سو ان کی مخالفت کا بازار گرم ہے۔ مخفی شرارتیں سوچی جا رہی ہیں۔ اور قتل کے منصوبے ہو رہے ہیں۔ آپ نے پکار کر کہہ دیا کہ جسے دین خدا کی حمایت کرنا ہے وہ آئے اور میرے ساتھ

Marfat.com

مل کر بے باکانہ کام کرے۔ چنانچہ چند روشن دل لوگوں نے اس صدا پر لبیک کہی اور اپنے ایمان کا اعلان کر دیا۔ اس کے بعد انکار حق کرنے والے دشمنوں نے اپنے مخفی طریقوں سے عیسیٰ علیہ السلام کو تنگ کیا۔ اور ان کے حق میں بڑی خطرناک تدبیریں سوچیں۔ مگر ہم نے انہیں بچانا تھا سو بچایا اور ان کے تمام منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ ان کی مخالفت دراصل ہماری مخالفت تھی اور کون صحیح الدماغ انسان کہہ سکتا ہے کہ ہمارے مقابلے پر کسی کا کوئی داؤ فریب چل سکتا ہے۔

ترجمہ آیات ۵۵-۶۳:- (وہ واقعہ یاد کرو) جب اللہ نے کہا تھا کہ اے عیسیٰ! میں تجھے بزرگی بخشنے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے منکروں کی صحبت سے پاک کرنے والا ہوں اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی انکار حق کرنے والوں پر قیامت تک فوقیت دینے والا ہوں پھر تم (سب) کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے تو میں تمہارے درمیان اس بات کا فیصلہ کروں گا جس میں تمہیں ایک دوسرے سے اختلاف ہے۔ پس ان لوگوں کو جنہوں نے (تیری پیروی کرنے سے) انکار کر دیا دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور انہیں (اس عذاب سے بچانے والا) کوئی مددگار نہیں ملے گا۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے انہیں اللہ (ان کی محنتوں کا) پورا پورا بدلہ دے گا اور اللہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (اے پیغمبر!) یہ جو ہم آپ کو پڑھ کر سنا رہے ہیں دلائل و آیات اور حکیمانہ مضامین ہیں۔ دراصل عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال بھی خدا کے نزدیک آدم (علیہ السلام) کی مثال کی طرح ہے اسے خدا نے مٹی سے بنایا پھر کہا کہ "ہو" پس وہ ہو گیا (یہ) سچی باتیں تیرے رب کی جانب سے ہیں سو آپ کو شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا چاہیے۔ پس آپ کو (مسیح کے متعلق) علم ہو چکنے کے بعد بھی جو لوگ اس بارے میں آپ سے کج بحثی کریں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلالیں تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی مستورات کو بلالیں تم اپنی مستورات کو اور ہم خود بھی شریک رہیں اور تم بھی شریک رہو پھر عاجزی سے دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں۔ یقین جانو کہ یہی خبر سچی ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ بیشک غالب اور حکمت والا ہے۔ پس (اے پیغمبر) اگر یہ روگردانی اختیار کریں تو بیشک اللہ فتنہ پردازوں سے خوب واقف ہے۔

Marfat.com

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں حضرت مریم علیہا السلام کے بعض اجمالی حالات، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش، مخالفین کی مخفی شرارتوں اور آپ کے تبلیغ حق کا کچھ بیان تھا اور یہ تمام اس قسم کے واقعات تھے کہ بغیر وحی کے کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ انجیل کی تحریف ہو چکی تھی اور اصل واقعات کی جگہ قصے کہانیاں اور پادر ہوا افسانے رائج تھے۔ چنانچہ پیغمبر علیہ السلام کی وساطت سے ان واقعات کو منکشف کر کے اس چیز کو آپ کی صداقت کا نشان ٹھہرایا گیا جو اصحاب بصیرت کے لئے بس تھی۔ اس رکوع میں خدائے ذوالجلال کے اس وعدہ کا ذکر ہے جو ذات باری تعالیٰ نے اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیا تھا۔ جب آپ چاروں طرف سے دشمنوں کے نرغے میں پھنس گئے تھے اور جان کے بچاؤ کی کوئی صورت بظاہر نظر نہ آتی تھی اور سب بے ساختہ پکار اٹھے تھے **متی نصر اللہ** کہ اللہ کی مدد کب پہنچے گی؟ اور ہماری زبوں حالی کب دور ہو گی اور حواریوں سے پوچھا تھا کہ **من انصاری الی اللہ** خدا کی راہ میں میرا کون مددگار ہے؟ بارگاہ الٰہی سے ارشاد ہوا کہ اے عیسیٰ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ میں تمہیں بزرگی بخشنے والا ہوں اور کوئی دشمن تمہارا بال تک بیکا نہ کر سکے گا۔ میں تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا اور جو الزامات بدباطن لوگوں نے تم پر لگا رکھے ہیں ان سب سے تمہیں پاک کر دیا جائے گا نیز جو لوگ تمہاری تعلیم پر عمل پیرا ہوں گے وہ تمہارے ان دشمنوں یعنی یہود پر قیامت تک فائق رہیں گے اور تمہارے اذیت دینے والوں کو دونوں جہان میں سخت عذاب دیا جائے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے متعلق خود عیسائیوں اور دیگر فرقوں میں جو غلط سلط روایات چلی آرہی تھی جن کی وجہ سے ان کے اعتقادات کفر کے حامل ہو گئے تھے ان کی بوضاحت تردید کر دی اور فرما دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش تمہارے مورث اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کی مانند ہے۔ ان کا کوئی باپ نہ تھا صرف ایک "کن" کہہ کر ہم نے انہیں پیدا کر دیا تم کوئی اور بدگمانی نہ کرو اور خواہ مخواہ مریم علیہا السلام پر کوئی تہمت نہ لگاؤ۔ نہ دور از کار تاویلیں تلاش کرو بس اس قدر سمجھ لو کہ ہم جو کچھ پیدا کرنا چاہیں وہ کر سکتے ہیں۔ اور اگرچہ تمہارے خیال کے مطابق عیسیٰ کا اس طرح پیدا ہونا محال ہے مگر یقین جانو ہم نے اسی طرح اسے پیدا کیا۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! اگر اب بھی سننے والوں کو اس بات کا یقین نہ آئے تو انہیں مباہلہ کی دعوت دو اور جھوٹوں پر خدا کی

لعنت بھیجو اور یقین جانو کہ یہی واقعات سچے ہیں جو بیان کر دیئے گئے ہیں اور خدا کو ہر امر کی حکمت معلوم ہے اور ہر کام پر قدرت ہے۔

ترجمہ آیات ۶۴-۷۱:- (اے پیغمبر! ان سے) کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! آؤ ایک بات پر (متفق ہو جائیں) جو تمہارے ہمارے درمیان یکساں ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کا کسی کو شریک ٹھہرائیں اور نہ اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو اپنا رب قرار دیں۔ پھر اگر وہ منہ موڑ لیں تو کہہ دیں کہ شاہد رہنا ہم تو فرمانبردار ہیں اے اہل کتاب! تم ابراہیم (علیہ السلام) کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو۔ حالانکہ تورات اور انجیل تو ان کے بعد نازل کی گئی تھیں۔ کیا تم (اتنا بھی) نہیں سمجھتے۔ (دیکھو!) تم وہ لوگ ہو کہ جس بات کا تمہیں قدرے علم تھا۔ اس میں تم نے کج بحثی کی مگر جن باتوں کا تمہیں بالکل علم نہیں ان میں کیوں جھگڑتے ہو؟ اور اللہ (ہر بات) جانتا ہے اور تم (کچھ بھی) نہیں جانتے۔ ابراہیم (علیہ السلام) نہ تو یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ حق پسند اور بندۂ فرمانبردار تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ ابراہیم (علیہ السلام) کے نزدیک تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی۔ اور یہ نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ مومنوں کا دوست ہے اہل کتاب کا ایک فریق چاہتا ہے کہ (کسی طرح) تمہیں گمراہ کر دے حالانکہ وہ (اس طرح) صرف اپنے آپ کو گمراہ کرتے ہیں اور سمجھتے نہیں۔ اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیتوں سے کیوں انکار کرتے ہو حالانکہ تم (اس صداقت پر) گواہ ہو۔ اے اہل کتاب! تم حق و باطل کو کیوں خلط ملط کرتے ہو اور صداقت کو کیوں چھپاتے ہو؟ حالانکہ تم (حقیقت کو) جانتے ہو۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں عیسائیوں کو بالخصوص اور عوام الناس کو بالعموم یہ بتایا گیا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے جو واقعات تم میں مشہور ہیں وہ قطعاً" غلط ہیں اور گمراہ کن۔ تم اصلیت کو نہیں سمجھے پھر یہ بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کس طرح ہوئی انہوں نے کیا تبلیغ کی۔ یہود نے کس طرح انہیں ستایا اور ہم نے کس طرح اپنی حفاظت میں لیا۔ اس رکوع میں عیسائیوں سے خطاب کر کے پیغمبر علیہ التحیۃ والسلام کی زبانی کہلوایا گیا ہے کہ دیکھو! اگر تمہیں اسلام لانے میں کچھ تامل ہے تو پوری طرح انجیل ہی کی تعلیم پر چلو۔ کیونکہ تمام مذاہب کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں۔ مثلاً" خدا ایک ہے اس

Marfat.com

کے سوا کوئی دوسرا معبود نہ مانو۔ صرف اسی ایک کی عبادت کرو اس کے ساتھ ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔ نہ کسی کو اپنا کارساز سمجھو۔ کارساز حقیقی وہی خدائے یگانہ ہے پس اسی کی فرمانبرداری کرو۔ دوسرے یہ کہ آپس کی پھوٹ اور گروہ بندی سے بچو۔ ہم، تم اور یہودی سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا پیغمبر سمجھتے ہیں۔ آؤ انہیں کی تعلیم پر کاربند ہو جائیں اور بالفعل مخصوص مسائل سے بحث نہ کریں۔ دیکھو تورات اور انجیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی تھیں وہ نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ ایک پکے فرمانبردار بندۂ خدا تھے اور شرک سے بے حد بیزار تم بھی اسی جلیل القدر ہستی کی اتباع کرو۔ دیکھو! خالی باتوں سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ جس طرح زبانی طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم و تکریم کرتے اور ان سے بڑی بڑی خوش اعتقادیاں رکھتے ہو۔ اسی طرح عملاً" بھی ان کی تعلیم پر چلو۔ عمل ہی منتہائے مقصود ہے۔ عمل ہی نجات کا سامان ہے۔ عمل ہی منتہائے تورات و انجیل ہے۔ دیکھو! اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیح جانشین بننا چاہتے ہو تو ان کی پیروی کرو۔ پیغمبر علیہ السلام اور جماعت المسلمین بھی تمہاری طرح ان کو تسلیم کرتی ہے اور عملاً" بھی انہیں کے اسوۂ پر کاربند ہے۔ لہٰذا یہ لوگ بجا طور پر ان کے صحیح جانشین کہلا سکتے ہیں اور ایسے ہی لوگوں کو ہماری رفاقت حاصل ہوتی ہے۔ تیسرے یہ کہ حق بیانی کو ہاتھ سے نہ دو اور تورات و انجیل کو نہ چھپاؤ چوتھے یہ کہ ضد و عناد کے جذبہ کو دل سے نکال کر پوری انصاف پسندی سے دینی معاملات کو سوچو اور صحیح تعلیم کی رہنمائی میں اپنی عاقبت سنوارنے کی فکر کرو۔

ترجمہ آیات ۷۲ - ۸۰:- اور اہل کتاب کے ایک گروہ نے کہا کہ مسلمانوں پر جو (کلام) نازل ہوا ہے اول روز اس پر ایمان لاؤ اور آخر روز انکار کر دو۔ ممکن ہے کہ وہ پلٹ جائیں اور صرف اسی کی بات مانو جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والا ہو (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ (اصل) ہدایت وہی ہے جو اللہ کی ہدایت ہے (اور کہتے ہیں) یہ تسلیم نہ کرو جیسا (دین) تمہیں دیا گیا ہے ویسا ہی کسی اور کو بھی دیا گیا ہے یا یہ لوگ تم سے تمہارے خدا کے ہاں جھگڑا کریں گے (یہ بھی) کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے وہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت سے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اور اہل کتاب میں سے بعض ایسے بھی ہیں

Marfat.com

جنہیں اگر خزانے کا امین بنا دو تو وہ (بعینہ) تمہیں واپس دیدیں اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ اگر تم ان کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں واپس نہ دیں مگر یہ کہ ان کے سر پر کھڑے رہو یہ اس واسطے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ناخواندوں کے بارے میں (بد معاملگی کا) ہم پر کوئی مواخذہ نہیں اور (ایسا کہہ کر) اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ (اصل بات کو) جانتے ہیں۔ ہاں جو اپنا قول و قرار پورا کرے اور اللہ سے ڈرے یقین جانو اللہ ایسے متقیوں کو محبوب رکھتا ہے۔ بیشک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں پر قلیل (دنیاوی) معاوضہ لیتے ہیں ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں نہ ان سے اللہ قیامت کے دن کلام کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور بیشک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو (پڑھتے وقت) کتاب کو الجھا دیتا ہے (اور کچھ کا کچھ پڑھ دیتا ہے) تاکہ تم سمجھو کہ یہ کتاب الٰہی میں ہے حالانکہ وہ کتاب الٰہی میں نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ اضافہ اللہ کی جانب سے ہے حالانکہ وہ اللہ کی جانب سے نہیں اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کسی انسان کے لئے یہ زیبا نہیں کہ اللہ اس کو کتاب، حکمت اور نبوت عطا کرے (اور) پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ۔ بلکہ (وہ تو یہی کہے گا) "تم خدا پرست بن جاؤ" اس لئے کہ تم کتاب الٰہی کی تعلیم دیتے ہو اور اس لئے کہ تم اس کو پڑھتے ہو اور نہ یہ کہے گا کہ تم ملائکہ اور انبیاء کو اپنا رب سمجھو۔ کیا وہ تمہیں کفر کی تلقین کرے گا اس کے بعد کہ تم اسلام قبول کر چکے ہو۔

شرح:۔ گذشتہ رکوع میں اہل کتاب سے کہا گیا تھا کہ اگر تم مذہب کے بنیادی اصولوں کو قائم کر لو تو تمام نزاع اٹھ جائے چونکہ تم سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ماننے والے ہو لہٰذا اگر اور نہیں تو انہیں کی تعلیم پر عمل پیرا ہو جاؤ تاکہ تم میں اتفاق کامل پیدا ہو۔ اس رکوع میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانو! اب جبکہ تم اعلان حق کے لئے کمربستہ ہو گئے ہو چاہیے کہ انکار حق کرنے والوں کے ہتھکنڈوں اور ان کے طریقوں اور چالبازیوں سے پوری طرح واقف رہو تاکہ کسی وقت غلط قدم نہ اٹھے دیکھو! تمہارے مخالفین کا ان دنوں یہ طریقہ ہے کہ ان میں سے بعض اپنی جماعت کے صلاح مشورے سے چند ساعتوں کے لئے بظاہر اسلام قبول کر لیتے ہیں اور پھر اچانک کسی وقت جبکہ وہ موزوں خیال کرتے ہیں اس سے

Marfat.com

اپنی علیحدگی کا اعلان کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنے ان سادہ لوح بھائیوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں جو اسلام کی طرف مائل ہوں۔ وہ اپنے اس فعل سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ "ہم نے اسلام کے اندر رہ کر تمام حالات معلوم کر لئے ہیں اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ دین حق نہیں ہے لہٰذا تم بچے رہنا" ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! یہ باتیں تمہاری دل شکنی کا باعث نہ ہوں۔ تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک وہ تمہارے ساتھ نہ مل جائیں یا تم ان کے ساتھ نہ ملو تب تک یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا۔ یہ لوگ اس واسطے بھی تمہاری مخالفت کرتے ہیں کہ وہ اپنے زعم باطل میں ہدایت پر ہیں اور ان کے علاوہ سب لوگ راہ ہدایت سے بھٹکے ہوئے ہیں حالانکہ اصل یہ ہے کہ خدا کی ہدایت سب کے لئے عام ہے کسی کے لئے خاص نہیں جو طلب کرتا ہے پاتا ہے جو مستحق ہوتا ہے حاصل کرتا ہے اور چونکہ انہوں نے ہمارے احکام کو ایک ایک کر کے توڑ ڈالا ہے اس لئے ضرورت تھی کہ نبوت و حکومت کی نعمتیں دوسروں کے سپرد کر دی جائیں جو مستحق ہیں اور ان کے غرور بے جا کو صدمہ پہنچایا جائے اور انہیں بتا دیا جائے کہ اللہ کی یہ نعمتیں کسی خاص قوم کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اس سے آگے ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! جو شخص اپنے رب کا خائن ہے وہ تمہارا بدرجہ اولیٰ خائن ہو گا وہ جو خدا کا باغی ہے وہ اس سے کہیں بڑھ کر تمہارا باغی ہو گا۔ وہ جو خدا کا شکر گذار نہیں وہ تمہارا شکر گذار کب ہو سکتا ہے۔ مثلاً" یہود اور نصاریٰ ہی کو دیکھ لو۔ وہ خدا کے خائن ہیں۔ اس کے احکام کو پس پشت ڈالتے ہیں۔ اس کا ڈر دلوں سے بھلا رکھا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں سے بدرجہ اولیٰ خیانت کرتے اور بد معاملگی سے پیش آتے ہیں مگر سب یکساں نہیں بعض اچھے بھی ہوتے ہیں۔ ان اچھے لوگوں کے پاس مال و دولت کے خزانوں کے خزانے بھی بطور امانت رکھے جائیں۔ تو بوقت ضرورت بلا چون و چرا واپس کر دیتے ہیں۔ مگر بہتوں کا یہ حال ہے کہ انہیں روپیہ دو روپے کی رقم بھی امانت رکھنے کے لئے دی جائے تو نگل جانے کی فکر میں رہتے ہیں اور واپس دینے کا نام نہیں لیتے۔ حتیٰ کہ انہیں تنگ کر کے کسی نہ کسی طرح اپنی رقم وصول کی جائے۔ یہ لوگ اس واسطے خائن ہو جاتے ہیں کہ اپنے گروہ یا فرقے کے علاوہ دوسروں کی فلاح و بہبود سے بالکل بے پرواہ ہوتے ہیں۔ بلکہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ غیر مذاہب والوں خصوصاً" مسلمانوں کا نقصان کر دینے اور ان کا مال جائز و ناجائز طریقوں سے کھا جانے میں کوئی گناہ نہیں۔ یہاں یہ

Marfat.com

لطیفہ۔ اشارہ ہے کہ مسلمانو! خیانت اور بد خواہی نہایت بری شے اور گناہگاری کا سامان ہے تم کسی حالت میں اپنوں پرائیوں سے خیانت نہ کرنا۔ کسی کو نقصان نہ پہنچانا کسی کی بد خواہی میں حصہ نہ لینا ورنہ تم میں اور یہود و نصاریٰ میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ جس عذاب کے وہ مستوجب قرار دیئے جائیں گے۔ وہی عذاب تمہیں جھیلنا ہوگا جو عتاب ان پر نازل ہوگا وہی بدرجہ اولیٰ تم پر نازل کیا جائے گا۔ اگر اتقاء چاہتے ہو اور محبوب خدا بننے کا شوق ہے تو اپنے قول و قرار کو پورا کرو اور وعدوں کو وفا کرو اور اگر تم نے چند روزہ دنیاوی فائدوں کے لئے دیانتداری اور خیر خواہی کے جذبہ سے بے پروائی برتی' خدا کے احکام کی تضحیک کی اور سچی جھوٹی قسموں سے دوسروں کو دھوکہ دے کر فائدہ اٹھایا تو قیامت کے دن جب ہمارے روبرو مجرمانہ حالت میں پیش کئے جاؤ گے تو جس طرح تم نے ہم سے بے پروائی برتی تھی اسی طرح ہم تم سے بے پروائی برتیں گے اور دردناک اور ہوشربا سزاؤں کا تمہیں سامنا ہوگا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بھلا جو لوگ اتنے جری ہوں اس قدر بے خوف اور بے پرواہ واقع ہوئے ہوں کہ ناواقف لوگوں کے سامنے خود تراشیدہ فقروں اور اپنے کلام کو خدا کا کلام کہہ کر پیش کریں اور کتاب اللہ کے بالکل منافی اعتقادات اور باطل تعلیمات کو رائج کریں۔ تمہیں ان سے کیا توقع ہو سکتی ہے وہ تو خدا پر افترا پردازی سے نہیں ڈرتے تو تم سے کیا ڈریں گے۔ وہ جس نے انہیں پیدا کیا' اتنا بڑا کیا اور عقل و شعور دیا۔ اس کے احسان مند نہ ہوئے تم کیونکر ان سے بھلائی کی توقع رکھ سکتے ہو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کسی نبی نے آج تک بجز اس کے کوئی تعلیم نہیں دی کہ لوگو! خدا کے بندے اور اس کے فرمانبردار بن کر رہو۔ کتاب اللہ کو پڑھو اور پڑھاؤ۔ اور امن و چین اور صلح و آشتی کی زندگی بسر کرو۔ نہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے معبود ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے کی تعلیم دی نہ دوسرے کسی نبی نے اور نہ ہی یہ کسی نبی کے شایان شان ہے۔ لوگ جو چاہتے ہیں خود ہی عقیدے بنا لیتے ہیں اور نبیوں کو خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۸۱ - ۹۱:- اور (اے لوگو! اس واقعہ کو یاد کرو) جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ میں جو تمہیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو ان چیزوں کی جو تمہارے پاس ہیں تصدیق کرے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور (تبلیغ حق میں) اس کی مدد کرنا (پھر) فرمایا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور میرا یہ عہد قبول کرتے ہو؟

Marfat.com

انھوں نے (برملا) کہا کہ ہم اقرار کرتے ہیں اللہ نے فرمایا تم (سب ایک دوسرے کے) گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں ۔ پھر جو اس کے بعد روگردان ہو تو ایسے ہی لوگ بدکار ہیں۔ تو کیا اللہ کے دین کے سوا یہ کچھ اور تلاش کرتے ہیں حالانکہ جو زمین اور آسمان میں ہے خوشی سے یا مجبوری سے اسی کا فرمانبردار ہے اور (بالآخر سب) اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا اس پر اور جو کچھ ابراہیم' اسمٰعیل' اسحٰق اور یعقوب (علیہ السلام) پر اور اس کی اولاد پر نازل ہوا اور جو کچھ موسیٰ' عیسیٰ (علیہم السلام) اور دیگر نبیوں کو ان کے رب کی جانب سے دیا گیا ہے (ہم سب پر ایمان رکھتے ہیں) ہم ان میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے اور ہم اسی کے تابع فرمان ہیں اور جو اسلام کے سوا کسی دوسرے دین کا خواہاں ہو تو وہ اس سے کبھی قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ گھاٹے میں رہے گا۔ کس طرح اللہ ان لوگوں کو ہدایت دے جنھوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور (جو) اقرار کر چکے تھے کہ رسول برحق ہے اور ان کے پاس اس کی نشانیاں بھی آگئیں تھیں اور اللہ ایسے ظالموں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیا کرتا۔ ایسے لوگوں کی سزا یہ ہے کہ اللہ' ملائکہ اور تمام لوگوں کی ان پر لعنت ہو۔ اسی میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے عذاب میں کمی نہ کی جائے گی اور نہ انھیں مہلت دی جائے گی۔ مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی تو اللہ (انھیں) بخشنے والا مہربان ہے۔ یقین جانو جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کر لیا پھر کفر میں بڑھتے گئے ان کی توبہ قبول نہ ہوگی اور یہی لوگ گمراہ ہیں۔ یقین کر لو کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور حالت کفر ہی میں مر گئے تو زمین کے برابر بھی سونا بطور فدیہ دینا چاہیں تو ان سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا ان لوگوں کے لئے (دردناک عذاب ہے) اور انھیں (عذاب سے بچانے کے لئے) کوئی مددگار نہ ملے گا۔

شرح:- پچھلے رکوع میں بتایا گیا تھا کہ ہدایت کی راہ وہی ہے جو خدا کی کتاب اللہ کی اور نبی کی بتائی ہوئی راہ ہو۔ وہ نہیں جو بدباطن علماء اور تہی مغز جہلاء کی راہ ہے۔ انسان کو روز ازل کا وہ واقعہ یاد دلایا گیا ہے جس میں تمام انبیاء سے ایک دوسرے کی تصدیق و تائید کا وعدہ لیا گیا تھا اور ان سے کہا گیا تھا کہ تم صداقت اور سچائی کے علمبردار ہو۔ تم میں باہم

Marfat.com

کوئی اختلاف نہ ہونا چاہئے اس میں لطیف اشارہ اس طرف ہے کہ یہود و نصاریٰ کو جنگ و جدل ترک کر کے حقائق اسلامی کو مان لینا چاہئے کیونکہ تمام انبیاء ایک دوسرے کی تصدیق پر مجبور ہیں۔ ان میں اور ان کی تعلیمات میں کوئی اختلاف نہیں اور اسلام تو دین فطرت ہے۔ لہٰذا کوئی اس دین سے انحراف نہ کرے اور درحقیقت دیکھو تو زمین و آسمان کی تمام کائنات عقلاً" اس بات پر مجبور ہے کہ وہ اسی دین فطرت کی پیروی کرے۔ لہٰذا اے دعوت ایمان کو قبول کرنے والو! کہو کہ ہم خدا پر، خدا کی کتاب قرآن پر اور اس سے پہلے جس قدر انبیائے برحق ہو چکے ہوں ان سب کی تعلیمات پر ایمان لائے ہیں اور ان میں سے کسی کو دوسرے سے الگ نہیں سمجھتے۔ لوگو! انہی تعلیمات صحیحہ کے مجموعے کا نام "دین اسلام" ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص ان بنیادی اصولوں کی اعتقاد" یا عملاً" نافرمانی کرے تو یقیناً" وہ سخت نقصان میں رہے گا اور پھر خواہ وہ کسی دین کا متبع کیوں نہ ہو۔ اس کا کوئی عمل مقبول نہ ہوگا۔ دیکھو! تم روز ازل ہی سے اسلام کی فرمانبرداری کا عہد کر چکے ہو۔ پھر کس طرح اس سے روگردان ہوتے ہو۔ پھر عیسائیوں اور یہودیوں سے خطاب کر کے ارشاد کیا ہے کہ تم میں سے بعض نیک نہاد علماء نے تسلیم کر لیا ہے کہ تمام نشانات صداقت جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد پر ظاہر ہونے تھے ہو چکے ہیں اور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہیں پھر تمہیں کیا تامل ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت نہیں کرتے۔ سنو! جو کوئی پیغمبر اسلام کو نہ مانے اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنتیں ہوں گی اور متعدد طریقوں سے اسے عذاب دیا جائے گا اور یہ عذاب چند روزہ نہیں ہوگا۔ بلکہ ہمیشہ اسی میں رہنا ہوگا اور پھر یہ بھی یاد رکھو کہ ہماری عدالت تمہاری دنیاوی عدالتوں کی طرح نہیں کہ جہاں مجرم اپنے گناہوں کے بدلے عوض معاوضہ لے کر چھوٹ سکتا ہے۔ ہمیں تو زمین و آسمان کے اندر جو خلا ہے اسے سونے سے پر کر کے بھی بطور فدیہ دو گے تو قبول نہ ہوگا اور تمہیں اپنی سیاہ کاریوں کی پاداش میں ضرور ہی عذاب برداشت کرنا ہوگا۔

ترجمہ آیات ۹۲-۱۰۱:- تم ہرگز نیکی (کا درجہ) حاصل نہیں کر سکتے تاوقتیکہ اس چیز میں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہو اور جو کچھ بھی (اس کی راہ میں) خرچ کرتے ہو اللہ اس کو خوب جانتا ہے کھانے کی تمام چیزیں بنی اسرائیل کے لئے حلال

Marfat.com

تھیں بجز ان اشیاء کے جو یعقوب نے خود اپنے اوپر حرام ٹھہرالیں، پیشتر اس کے کہ تورات نازل ہو (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھو پھر اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ باندھے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو حد اعتدال سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ (اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے پس تم ابراہیم کے طریقہ کی پیروی کرو جو حق پسند تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔ بیشک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہ وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا ہے اور دنیا جہان کے لئے (مرکز) ہدایت ہے۔ اس میں (دین حق کی) روشن نشانیاں ہیں جن میں ایک مقام ابراہیم ہے جو بھی اس (کی حدود) میں داخل ہو جائے وہ امن و حفاظت میں ہے اور اللہ کی طرف سے لوگوں پر فرض ہے کہ جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھے وہ خانہ کعبہ کا حج کرے اور جو انکار کردے تو (یاد رہے کہ) اللہ تمام دنیا سے بے نیاز ہے۔ کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم کیوں اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس پر شاہد ہے۔ کہہ دیجئے اے اہل کتاب! تم اس شخص کو اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو جو ایمان لا چکا ہے۔ تم اس راہ میں عیب کے متلاشی رہتے ہو۔ حالانکہ (حقیقت سے) باخبر ہو اور (یاد رکھو) اللہ تمہارے اعمال سے غافل نہیں۔ اے ایمان والو! اگر تم اہل کتاب کے کسی گروہ کی اطاعت قبول کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد بھی کافر بنادیں گے اور تم کس طرح کفر اختیار کرو گے حالانکہ تمہیں اللہ کے احکام پڑھ کر سنائے جاتے ہیں اور اس کا رسول بھی تم میں موجود ہے اور (یاد رکھو) جس نے اللہ (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑا۔ یقیناً اسے سیدھی راہ دکھادی گئی۔

شرح:۔ گذشتہ رکوعوں میں انسان کو وہ خوفناک وقت یاد دلایا گیا تھا جب اسے خدا کے روبرو پیش ہونا اور اپنے اعمال کی جزا پانا ہے۔ نیز دروغ گو علماء کو تنبیہہ کی گئی تھی کہ ان کا جھوٹ ہی ان کے لئے وبال جان ثابت ہوگا۔ لہٰذا چاہئے کہ ابھی سے سنبھل جائیں۔ یہاں یہود اور نصاریٰ سے خطاب ہے اور فرمایا ہے کہ اصل دین وہی ہے جو ابتمہارے سامنے پیش کیا جارہا ہے اور تمہارے تمام اعتراضات یا تو بودے ہیں یا لاعلمی پر مبنی ہیں۔ مثلاً " جو چیزیں تم آج حرام سمجھتے ہو ان میں سے کھانے پینے کے لائق جس قدر اشیاء ہیں وہ سب ابتداء میں حلال تھیں۔ پھر خود تم لوگوں نے ناسمجھی سے ان میں سے

Marfat.com

بعض اشیاء کو حرام کر دیا۔ اور وہ حرام ہو گئیں۔ اگر تم تورات کا غور و فکر سے مطالعہ کرو تو یہ بات وہیں سے تمہیں مل جائے۔ دوسرا تمہارا یہ کہنا کہ قدیمی عبادت گاہ بیت المقدس ہے سراسر غلط ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے انسان کی عبادت گاہ مکہ معظمہ میں قائم کی تھی اور خود بھی وہیں ایک عرصہ تک عبادت گذار رہے۔ پھر اگر تم ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کا دم بھرتے ہو تو خانہ کعبہ کو اپنا مرکز ہدایت اور جائے عبادت تصور کرو۔ دیکھ لو۔ صداقت کے جو نشانات مکہ معظمہ کی عبادت گاہ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ اور کہیں نہیں۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام جہاں خدا کی عبادت کیا کرتے تھے وہ جگہ آج تک اسی طرح قائم ہے اور دنیا میں مشہور چلی آتی ہے دوسرے یہ کہ حدود حرم کے اندر جو شخص آ جائے وہ دشمن کے خوف سے ہر طرح مامون و محفوظ رہتا ہے۔ تیسرے یہ کہ صرف اسی زیارت گاہ کی نسبت خدا کی طرف سے یہ احکام صادر ہوئے ہیں کہ اگر تمہیں سفر کی استطاعت ہو تو تم اس کے حج کے لئے تمام اطراف و اکناف عالم سے آؤ۔ اس کے علاوہ کوئی جگہ ایسی نہیں جس کے متعلق اس نے حکم دیا ہو کہ اس کی زیارت بھی ضروری ہے۔ کیا یہ نشانات تمہارے لئے کافی نہیں ہیں۔

سالہا سال تک پے در پے غلط کاریوں میں مبتلا رہنے اور حق و صداقت پر چلنے والوں کی مخالفت کرنے سے یہود جس طرح اپنی طبائع کو مسخ کر چکے تھے اس کا لازمی نتیجہ یہی تھا کہ نہ ان پر اعتماد کیا جائے اور نہ انہیں دوست بنایا جائے بلکہ ان سے بالکل الگ تھلگ رہ کر عملاً "اسلام کی تعلیم اور اس کے محاسن سے انہیں متاثر کیا جائے۔ تاکہ وہ مشاہدہ کر سکیں۔ فی الحقیقت اسلام ہی وہ دین ہے جو مذہب کی حقیقی روح کو پیش کرتا ہے اور تمام قسم کی افراط و تفریط سے پاک ہے۔ یہاں مسلمانوں کو ایک قسم کی تنبیہہ کر دی گئی ہے کہ اگر تم ان لوگوں کو جو احاطہ اسلام کے اندر نہیں' دوست بناؤ گے اور ان کی صحبت اختیار کرو گے تو وہ تمہیں بھی اپنی طرح کا فرو منکر بنا دیں گے لہٰذا ان سے اجتناب کرنا ہی مناسب ہے۔ اور تمہیں اغیار کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ تمہاری ہر قسم کی رہنمائی اور تمام ضروریات پیغمبر اسلام اور ہمارا کلام پوری کر سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ اگر اس کے بعد بھی ان سے ساز باز رکھو گے تو تمہیں بھی انہیں میں سے شمار کیا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۱۰۲-۱۰۹: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا

Marfat.com

حق ہے اور مرو تو صرف اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔ اور سب کے سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہو اور باہمی اختلاف سے بچو اور اللہ کے تم پر جو انعامات ہیں انہیں یاد کرو۔ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے پھر اس نے تمہارے دلوں میں محبت ڈال دی سو تم اس کی عنایت سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے پس اللہ نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ اپنی آیتوں کو تمہارے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہونا چاہئے جو نیکی کی طرف بلائے' اچھے کاموں کا حکم دے اور برائی سے باز رکھے اور ایسے ہی لوگ کامیاب رہیں گے۔ اور تم ان لوگوں کی مانند نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور واضح احکام پا لینے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ جس روز بعض چہرے روشن ہوں گے اور بعض سیاہ پڑ جائیں گے تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا تھا پس کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو اور وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے وہ اللہ کی آغوش رحمت میں ہوں گے (اور) اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم آپ کو صحیح صحیح طور پر پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ لوگوں پر ظلم نہیں کرنا چاہتا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور (انجام کار) سب امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

شرح:۔ گذشتہ رکوع میں یہود و نصاریٰ کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے تھے اور اہل علم کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ اگر مسلمان ہر قسم کی افراط و تفریط اور بیرونی وسوسہ اندازی سے بچنا چاہیں تو ان کے لئے سیدھا اور بے خطا راستہ یہی ہے کہ مسلمانوں کے سوا دوسروں کو نہ اپنا دوست سمجھیں نہ ان سے کوئی توقعات رکھیں یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ اور دیگر گمراہ امتوں کے حالات جن کا اجمالاً" ذکر ہو چکا ہے وہ تمہارے لئے درس عبرت ہیں ان تمام خرابیوں کا یہ علاج ہے کہ تم ہر حال میں خدا سے ڈرو۔ ظاہر و باطن میں اپنے پرایوں میں' خوشی اور غمی میں' تنگی اور کشائش میں' غرضیکہ زندگی کے تمام مراحل میں خالص و مخلص ہو کر رہو سب کے سب ایک دستور العمل یعنی قرآن کریم کی تعلیم پر سختی سے کاربند ہو جاؤ۔ گروہ بندی سے باز رہو۔ بھائی

Marfat.com

برائی ہو کر رہو۔ پرانی رنجشیں بھول جاؤ۔ نئی غلط فہمیوں سے بچو۔ اسلام سے پہلے ان اصولوں کو چھوڑ دینے کی وجہ سے تمہاری یہ حالت ہو گئی تھی جیسے کوئی شخص ایک ایسے گڑھے کے کنارے پر کھڑا کر دیا گیا ہو جو آگ کے انگاروں سے بھرپور ہو اور ہر لحظہ یہی گمان ہو کہ اب گرا۔ دیکھو! قرآن کی برکت اور پیغمبر اسلام کے طفیل تمہیں اس خوفناک حالت سے بچایا گیا ہے۔ پس تمہیں چاہئے کہ ہر زمانے میں تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو مندرجہ بالا نیکی اور بھلائی کے امور کی دعوت دیتا رہے اور جن برائیوں سے یہود و نصاریٰ اور دیگر امتیں گمراہ ہوئیں ان سے آگاہ کرتا رہے تاکہ تم بھولے سے بھی ان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ کیونکہ برائی، نافرمانی اور معصیت کے کام جو دوسروں نے کئے اور جس سے وہ ہماری نظر میں معتوب گردانے گئے اگر تم بھی انہیں کا ارتکاب کرو گے تو یقیناً" تم بھی اسی طرح معتوب گردانے جاؤ گے۔ اور جس طرح ان کی گوشمالی کے لئے تمہیں مسلط کیا گیا ہے اسی طرح تمہیں سزا دینے کے لئے کسی اور قوم کو تم پر مسلط کیا جائے گا علاوہ ازیں ایک اور نہایت ضروری بات یہ ہے کہ تمہارے علماء اختلافات میں نہ پڑیں۔ اصول کی باتیں واضح کر دی گئی ہیں اور جزئیات قابل التفات نہیں ہونی چاہئیں۔ باہمی اختلافات میں پڑ کر ایک دوسرے کی مخالفت میں اپنا زور ختم کر دینا روح اسلام کی مخالفت کرنا ہے۔ ذرا اس نقشہ کو ذہن میں لاؤ کہ جو لوگ اس دنیا میں ہمارے نافرمان ہو کر رہے اور نافرمانی میں مرے قیامت کے روز ان کے چہرے سیاہ ہوں گے اور جو لوگ ہمارے احکام اور مذہب کے منشاء کے مطابق زندگی بسر کر گئے ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ کامرانی اور فرحت و مسرت کی زندگی کے لطف اٹھائیں گے۔ یاد رکھو تمہیں یہاں سدا نہیں رہنا ہے بالاخر سب امور اللہ کی طرف رجوع ہوں گے اور وہیں تمہیں ہمیشہ رہنا ہو گا۔ پس ہمیشہ کے عذاب سے بچو۔ اور ہمیشہ کی فرحت و مسرت کے حصول کے لئے جانیں لڑاؤ چند روزہ تکلیف سے نہ ڈرو اور نہ چند روزہ عیش کے پیچھے پڑو۔

ترجمہ آیات ۱۱۰-۱۲۰:- تم (اے مسلمانو!) بہترین جماعت ہو جو پیدا کئے گئے ہو لوگوں کو نیکی کرنے کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں بعض تو مومن ہیں اور زیادہ تر نافرمان ہیں۔ وہ سوائے معمولی اذیت کے تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے

Marfat.com

اور اگر تم سے جنگ کریں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر کر بھاگ اٹھیں گے پھر انہیں کوئی مدد بھی نہ ملے گی ان لوگوں پر جہاں کہیں بھی پائے جائیں ذلت مسلط ہے۔ہاں' اگر اللہ کی پناہ میں اور لوگوں کی پناہ میں رہیں (تو اور بات ہے) اور یہ غضب الٰہی لے کر لوٹے اور ان پر (محتاجی و) مسکینی کو مسلط کر دیا گیا یہ اس واسطے ہے کہ یہ اللہ کی آیتوں کی نافرمانی کرتے تھے اور نبیوں کو بلا قصور مار ڈالتے تھے وجہ یہ تھی کہ انہوں نے نافرمانی کی تھی اور حد سے گذر چکے تھے یہ سب یکساں نہیں۔اہل کتاب میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو (راہ ہدایت پر) قائم ہیں۔ رات کے اوقات میں کلام الٰہی کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں وہ اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور نیکی کرنے کا حکم دیتے برائیوں سے باز رکھتے اور نیک کاموں میں مسابقت کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ نیکو کاروں میں سے ہیں او (یہ لوگ) جو کچھ بھی نیکی کے کاموں میں سے کریں گے اس کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ پرہیزگاروں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ بیشک جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی انہیں ان کی دولت اور ان کی اولاد اللہ (کے عذاب) سے کچھ بھی نہ بچا سکے گی اور یہ دوزخی ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اس دنیا میں جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا کی سی ہے جس میں بلا کی سردی ہو اور کسی ایسی قوم کی کھیتی تک جا پہنچے جس نے (شرک و کفر کی راہ اختیار کر کے) اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اسے تباہ و برباد کر گئی اور (اس میں) اللہ نے ان پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے ہیں اے ایمان والو! اپنوں کو چھوڑ کر غیروں کو راز دار نہ بناؤ وہ تمہاری نسبت فساد بپا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے وہ وہی بات پسند کرتے ہیں جس سے تمہیں رنج پہنچے دشمنی کا تو ان کے منہ سے اظہار ہو چکا اور جو کچھ (بغض و عناد) ان کے سینوں میں چھپا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے ہم نے تمہارے لئے نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو۔ (دیکھو) تم ایسے ہو کہ ان سے محبت رکھتے ہو اور وہ تم سے محبت نہیں رکھتے اور تم تمام کتابوں کو مانتے ہو اور وہ نہیں مانتے اور جب تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لا چکے ہیں اور جب اکیلے ہوتے ہیں تو مارے غصے کے تم پر انگلیاں کاٹتے ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ اپنے (جوش) غضب میں ہلاک ہو جاؤ۔ اللہ بیشک سینوں کے بھیدوں کو جاننے والا ہے۔ اگر تمہیں کوئی فائدہ پہنچے تو انہیں ناگوار گزرتا ہے' اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو

Marfat.com

اس سے وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو تو ان کا مکرو فریب تمہیں کچھ نقصان نہ پہنچائے گا۔ بیشک ان کے اعمال اللہ کے احاطہ علم میں ہیں۔

شرح:۔ پچھلے رکوع میں بتایا گیا تھا کہ گذشتہ قوموں کی ہلاکت اور ان کے مغضوب خدا ہونے کے کیا کیا اسباب تھے اور تمہیں کیونکر ان کمزوریوں سے باخبر ہو کر جادۂ مستقیم پر رہنا ضروری ہے تاکہ اخروی کامیابیوں کا سہرا تمہارے سر بندھے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ تمہیں تمام قوموں سے بہتر بننے کا حکم دیا جاتا ہے اسی لئے تمہیں جو دستور العمل دیا گیا وہ سب سابقہ قوانین سے بہتر ہے۔ لہٰذا تمہیں سب قوموں سے زیادہ نیک و پارسا اور سب سے زیادہ بہتر بننا ہے۔ پس چاہئے کہ تم تمام دنیا کو بہتر بننے کی ترغیب دو۔ اور بہتر بناؤ۔ خود برائیوں سے بچو اور انہیں بچاؤ اور یاد رکھو کہ اگر پہلی امتیں ان اصولوں کے مطابق چلتیں تو آج ذلیل و خوار نہ ہوتیں۔ مگر ان میں سے اکثر نے راہ کفر و انکار اور شیوۂ سرکشی و نافرمانی اختیار کیا اب دیکھ لو! وہ دنیا کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو گئے ہیں اور اگرچہ اس وقت وہ اس قدر کثیر تعداد میں موجود ہیں مگر تم مٹھی بھر فدائیوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتے اگر ان کے دل میں تم سے جنگ کرنے کا ارمان ہو تو یقیناً" وہ شکست کھائیں گے اور خائب و خاسر ہو کر لوٹیں گے ایک زمانہ تھا جب دنیا کی قیادت ان کے ہاتھ میں تھی مگر آج وہ دن ہے کہ وہ خود دوسروں کے رحم پر ہیں جہاں جاتے ہیں مسکین بن کر رہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ یہ سب اس بات کا نتیجہ ہے کہ انھوں نے انبیاء کی توہین کی اور ہماری نافرمانی کی اور اسی طرح اور امور میں بھی زیادتیاں کرتے رہے مگر ہاں! وہ سب برابر نہیں ان میں نیک بندے بھی ہیں اور عبادت گذار انسان بھی اگرچہ ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے وہ لوگ تمہاری طرح اللہ پر ایمان بھی رکھتے ہیں روز قیامت کو بھی مانتے ہیں اچھے اور پسندیدہ کام کرتے اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور نیکی کے کاموں میں ہمیشہ پیش قدمی کرتے ہیں۔ ایسے لوگ تو اپنا اجر پالیں گے اور سرمدی انعام حاصل کریں گے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! بہتر بننے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ دولت کے انبار ہی جمع کئے جائیں اور مادی قوت حاصل کی جائے نہیں نہیں! یہ چیزیں بہتر بننے میں کوئی مدد نہیں دیتیں۔ تم تمام تر روحانی قوت حاصل کرو۔ اخلاقی طاقت بڑھاؤ۔ جو ملکوں اور زمینوں کو نہیں بلکہ انسانوں کے دلوں کو مسخر کرے اور بے خوف ہو کر ان پر حکومت کرے۔ ہاں*

ہاں! مادی وسائل اور مادی قوتوں کے پیچھے کیوں مر رہے ہو۔ ذرا خیال تو کرو کہ وہ غریب بوڑھا جو تمام عمر محنت و مشقت اور گاڑھے پسینے کی کمائی سے بال بچوں کے لئے ایک باغ لگانے کی فکر میں رہا اور بالآخر لگا بھی لیا مگر اسی حالت میں کہ جب وہ خود ضعیف العمر ہو چکا تھا اور کام کاج کی سکت اعضا میں باقی نہ تھی اور بچے چھوٹے چھوٹے محتاج و بے بس تھے تو باد سموم کے ایک ہی جھونکے نے درختوں کو جھلس کر رکھ دیا اور اس کی تمام عمر کی کمائی خاک سیاہ ہو کر رہ گئی۔ کیا تم اس کی قابل رحم حالت کا اندازہ لگا سکتے ہو؟ اگر اتنا شعور ہے تو سمجھ لو کہ مادی طاقتوں کو حاصل کرنے والوں کا یہی انجام ہوا کرتا ہے۔ پس تم بچو اور نیکی کی طاقتوں کو جمع کرو جو محض معنوی محاسن سے متعلق ہیں۔ چونکہ اس وقت تمہاری اصولوں کی قدر کرنے والے بہت کم لوگ ہیں تم صرف انہیں لوگوں کے ساتھ میل جول اور نشست و برخاست رکھو جو تمہاری طرح ہماری اطاعت اور ہمارے پیغمبر کی پیروی کرتے ہیں کیونکہ ان کے علاوہ باقی سب تمہارے دشمن ہیں۔ کوئی تو زبانی تمہاری خوشامدانہ تعریف کرتا ہے اور پھر جب تم اس کے پنجے میں گرفتار ہو جاتے ہو تو تمہیں برگشتہ کرنے اور غلط راستے پر چلانے کے لئے ہر ممکن حکمت عملی اختیار کرتا ہے کسی کا کوئی طریقہ ہے کسی کی کوئی روش مگر مدعا سب کا معاندانہ ہے۔ تم اپنی طرح ان کو نہ سمجھو کہ جیسے ہم ان کے بڑوں کی تعظیم کرتے ہیں وہ بھی ہمارے بڑوں کو مان لیں گے یا جس طرح ہم ان کی کتاب کو تسلیم کرتے ہیں وہ بھی ہماری کتاب کو تسلیم کر لیں گے۔ نہیں غیر قومیں اکثر تم سے حسد کرتی ہیں۔ وہ تمہیں دنیا میں پھلتا پھولتا نہیں دیکھ سکتیں۔ وہ منافقانہ چالوں اور معاندانہ ایذا رسانیوں سے تم پر اپنا غصہ نکالنا چاہتے ہیں مگر تم بے خوف رہو اگر ہماری بیان کردہ راہ پر چلو گے تو کوئی تمہارا بال تک بیکا نہیں کر سکتا اور اس بات سے متاثر نہ ہو کہ وہ تمہارا نقصان دیکھ کر ہنستے اور خوشی دیکھ کر جلتے ہیں۔ یہ ان کے مکر و فریب ہیں جو ہمارے احاطہ علم کے اندر ہیں اور اس کی سزا وہ بھگت کر رہیں گے۔ صبر اور تقویٰ جیسی صفات جمیلہ اگر تمہارے اندر پیدا ہو جائیں تو پھر تمہیں کسی کا کھٹکا نہیں اور ان کا کوئی داؤ فریب تم پر نہیں چل سکتا۔ صبر، حرص و ہوا اور طمع و آز کی ضد ہے۔ پس جو آز و طمع سے چھٹکارا پا گیا اسے کسی کی احتیاج نہ رہی اور "تقویٰ" کا جذبہ ہر اس فعل سے انسان کو باز رکھتا ہے جو خدا کی ناراضی کا موجب ہو۔ تقویٰ انسان کو یہ سکھاتا ہے کہ ہر

Marfat.com

قدم پر اسے معلوم ہو جائے کہ آیا وہ خدا کے احکام کے عین مطابق ہے کہیں مخالفت کا شائبہ تو نہیں پایا جاتا؟ دنیاداری' ریاکاری' نفس پرستی' رعونت وغیرہ اور کبر و نخوت کو جڑ سے اکھاڑنا اور انسان کو انسانیت کا بہترین نمونہ بنا دیتا ہے۔ وہ نمونہ جس کی تمنا خود ملائکہ کے دل میں پیدا ہو۔ پس "ایمان و عمل" کے ساتھ "صبر و تقویٰ" پیدا کرو۔ تاکہ دشمنوں کے مکر و فریب سے محفوظ اور آنے والے عذاب سے بچے رہو۔

ترجمہ آیات ۱۲۱-۱۲۹:- اور (یاد کرو) جب (اے پیغمبر اسلامؐ) آپ اپنے گھر سے صبح کے وقت نکل کر مومنوں کو جنگ کے موقعوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ (تمہارے دل کی) باتوں کو سنتا اور (ارادوں کو) جانتا ہے۔ جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا تھا کہ ہمت ہار دیں حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا اور چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں۔ اور بیشک بدر میں اللہ تمہاری مدد کر چکا تھا حالانکہ تم کمزور تھے پس اللہ ہی سے ڈرو تاکہ (اس کی نعمتیں پاکر) شکرگزاری کر سکو (بدر کا یہ واقعہ بھی یاد کرو) جب آپ مؤمنوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لئے اتنا کافی نہیں کہ اللہ تین ہزار نازل شدہ فرشتوں سے تمہاری مدد کرے۔ کیوں نہیں (کافی ہے) اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری پر قائم رہو اور پھر اگر وہ اس جوش میں تم پر چڑھ آئیں تو اللہ پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا جو اپنے گھوڑوں کو شاندار کئے ہوں گے اور یہ (امداد) تو خدا نے محض تمہیں خوش کرنے کو کی ہے اور اس لئے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسکین حاصل ہو اور نصرت تو اللہ ہی کی جانب سے ہے جو غالب اور حکمت والا ہے (اور یہ) اس لئے کہ ان لوگوں کے ایک حصہ کو ہلاک کر دے جنہوں نے راہ کفر اختیار کی یا ذلیل و رسوا کر دے کہ نامراد ہو کر لوٹ جائیں۔ آپ کو اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں۔ چاہے (اللہ) انہیں معاف کر دے چاہے انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح:- گذشتہ رکوع میں مسلمانوں کو تاکید کی گئی تھی کہ وہ یہود و نصاریٰ اور دیگر گمراہ لوگوں کو اپنا دوست اور رفیق نہ بنائیں اور ان کی ریشہ دوانیوں سے بچے رہیں اور ہر معاملے میں اللہ سے مدد طلب کریں۔ یہاں مسلمانوں کو جنگ بدر کا واقعہ یاد دلایا گیا ہے

اور کہا گیا ہے کہ دیکھو اس جنگ کے وقت تم میں صبر و تقویٰ کے اوصاف جمیلہ موجود تھے۔ صبر نے تمہیں مصائب و مشکلات سے ہراساں نہ ہونے دیا اور تقویٰ نے خدا کا خوف تمہارے دل میں قائم رکھا جس نے تم کو نافرمانیوں سے بچایا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا کی جانب سے تمہیں ہر قسم کی مدد اور فتح و نصرت کا وعدہ دیا گیا اور تم مٹھی بھر انسانوں نے ٹڈی دل مخالفین کے مقابلے پر وہ عظیم الشان کارنامے دکھائے جو رہتی دنیا تک بے نظیر رہیں گے صبر و تقویٰ کے علاوہ تم سے یہ بھی وعدہ تھا۔ کہ اگر تمہیں آسمانی فوجوں کی بھی کوئی ضرورت درپیش آئے تو اسی وقت ہزارہا فرشتے تمہاری مدد کو آموجود ہوں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہماری طرف سے فتح و نصرت کی بشارت صرف انہیں لوگوں کے لئے ہے جو اپنے اندر ایمان رکھتے ہوں ہم ایمان والوں کی جماعت کو منکروں پر غلبہ دیتے ہیں اور جادۂ مستقیم سے بھٹکنے والوں کو اس دنیا اور آنے والی زندگی میں انواع و اقسام کے عذاب دیں گے کیونکہ انہوں نے رب السموات والارض کے احکام سے سرتابی کی۔ یہاں یہ لطیف نکتہ بیان ہوا ہے کہ جو اپنے سینے کے اندر "ایمان و عمل" کی برکات رکھتا ہو اس کو اصولاً" ان لوگوں پر غلبہ اور فتح و نصرت دی جاتی ہے جو احکام خداوندی اور قوانین فطرت کی کماحقہ قدر نہیں کرتے۔

ترجمہ آیات ۱۳۰-۱۳۶:- اے ایمان والو! تم سود نہ کھاؤ (کہ اصل میں مل کر) دگنا چوگنا (ہو جائے) اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب رہو اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے واسطے تیار ہے اور اللہ کی اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف لپکو اور جنت کی طرف' جو زمین و آسمان کی وسعت رکھتی ہے۔ (اور) ان پرہیزگاروں کے لئے تیار ہے جو خوش حالی اور تنگدستی میں (اللہ کی راہ میں مال) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو قابو میں رکھتے اور لوگوں (کے قصوروں) سے درگزر کرتے ہیں اور اللہ نیکوکاروں کو ہی دوست رکھتا ہے اور وہ لوگ کہ جب کوئی برا کام کر گزرتے ہیں یا اپنی ہی جان پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہیں پھر اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہ بخش سکتا ہے اور جو گناہ کر بیٹھتے ہیں اس پر دانستہ اصرار نہیں کرتے۔ یہی لوگ ہیں جن کی جزا ان کے اللہ کی طرف سے مغفرت اور وہ باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور (یہ)

Marfat.com

نیکو کاروں کے لئے (بہت) عمدہ اجر ہے۔ بیشک تم سے پہلے بھی واقعات ہو گزرے ہیں۔ پس زمین میں چلو پھرو اور دیکھو لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا یہ لوگوں کے لئے ایک بیان اور پرہیز گاروں کے لئے ہدایت و نصیحت ہے۔ اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کھاؤ اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم اپنے اندر ایمان رکھتے ہو اگر تمہیں (اس جنگ کی بدولت) زخم لگا ہے تو اس قوم کو بھی ایسا ہی زخم لگ چکا ہے اور یہ تو حوادث ہیں جنہیں ہم (نوبت بہ نوبت) لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس لئے بھی ہے کہ اللہ تم میں سے ان لوگوں کو آزمائے جو ایمان والے ہیں اور تم میں سے بعض کو درجہ شہادت نصیب کرے اور اللہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا اور اس لئے بھی کہ اللہ ایمان والوں کو پاک و صاف کر دے اور کافروں کو مٹا دے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ جنت میں داخل ہو گے حالانکہ اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو آزمایا ہی نہیں اور نہ صبر کرنے والوں کو آزمایا ہے اور تم موت کے آنے سے پہلے مرنے کی خواہش کیا کرتے تھے۔ سو اب تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں "صبر و تقویٰ" کی لازوال نعمتوں کی برکات کا ذکر تھا اور ان کے شاندار نتائج سے دنیا کو آگاہ کر دیا گیا تھا۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جو "صبر و تقویٰ" کی اس نعمت سے مالا مال ہونا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سودی لین دین کو قطعاً" چھوڑ دے کیونکہ یہ وہ ہیبت ناک بلا ہے کہ اس کے چکر میں پھنسا ہوا انسان اسی وقت خلاصی پاتا ہے جب اس کی اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگیوں کا خاتمہ ہو چکتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم اپنے محبوب بندوں کو اس مصیبت سے قطعاً" بچانا چاہتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ سود لینا دینا حرام ہے۔ مسلمانو! یسود کی دیکھا دیکھی کہیں اس طرف تمہارا رجحان نہ ہو جائے ورنہ یاد رہے کہ سود خواروں کے لئے دوزخ کی آگ بھڑک رہی ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر تم آسانی اور فراخ دستی چاہتے ہو تو خدا سے طلب کرو جو زمین و آسمان کے خزانوں کا مالک ہے۔ سودی لین دین کی عارضی آسانیاں کس کام کی جو چند در چند مصائب میں گرفتار کر دیں۔ سنو! ابدی خوشیاں انہیں نصیب ہوتی ہیں جو مال و دولت کی حرص و ہوا کی بجائے اس سے مستغنی ہوں۔ دکھ درد اور راحت و خوشی میں یکساں طور پر خدا کے نام پر مستحقین کی امداد کرتے رہیں۔ غصے کو پی جانے والے اور خطا کاروں کی

لغزشیں معاف کر دینے والے ہوں۔ یہی لوگ نیکوکار ہوتے ہیں یہی لوگ ہر دو جہان میں کامیاب خیال کئے جاتے ہیں۔ اس کے برعکس سود کی ذہنیت اور مال کی حرص وہوا قوی سے قوی انسان کو کمزور و ناتواں اور ذلیل و خوار بنا دیتی ہے۔ مثلاً" جنگ احد میں تمہیں جس شکست کا منہ دیکھنا پڑا وہ تمہاری حرص وہوا اور طمع مال کا نتیجہ تھا۔ تمہارا بے صبر ہو جانا اور تقویٰ کو چھوڑ دینا کوئی معمولی لغزش نہ تھی۔ خدا چاہے تو معاف کر دے اور تم عذاب آخرت سے بچ جاؤ ورنہ کوئی تمہیں بچا نہیں سکتا۔ اگر تمہیں یہ خواہش ہو کہ احکام الٰہی سے بے پروائی کرنے والوں کی زبوں حالی کا عینی مشاہدہ کیا جائے تو دنیا کی سیاحت اور تاریخ کی ورق گردانی کرو۔ پچھلی قوموں کے آثار دیکھو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ جذبہ ایمان رکھنے والوں کو کبھی غم نصیب نہیں ہوا۔ واقعہ احد سے یہ سبق لو کہ اللہ کی رحمت اور اس کی توفیق صرف انہیں لوگوں کے لئے خاص ہے جو اس کی اور اس کے رسول کی اتباع کریں۔ کوئی خاص گروہ یا جماعت اس کی عنایات کی اجارہ دار نہیں۔ جنگ بدر کے موقع پر تم سب صبرو تقویٰ اور ایمان و عمل کی برکات سے مالا مال تھے اور اگرچہ کامیابی اور فتح و نصرت کے کوئی سامان نہ تھے تمہاری جمعیت بھی نہ تھی اور سارے ملک میں تمہارے دشمن موجود تھے۔ مگر تمہارے خلوص ایمان اور شوق عمل کے پیش نظر ہم نے تمہیں کامیابی دی۔ مگر جنگ احد کے موقع پر تم میں سے بعض اس قدر مضبوط ایمان والے نہ تھے۔ اتباع رسول میں ان کا قدم رک رک کر اٹھتا تھا اور بعض نے تو عملاً" نافرمانی کی اور میدان جنگ چھوڑ کر مال و دولت کے پیچھے دوڑ پڑے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تمہاری تمام جماعت کو شکست دی گئی اور تمہیں وہ ٹھوکر لگی کہ تمہارا شیرازہ بکھر گیا اور سینکڑوں آدمی مجروح ہوئے۔ پس جو اللہ کا فرمانبردار ہو اللہ اس کی تو مدد کرتا ہے اور جو نافرمان ہو اس کو دوسرے نافرمانوں کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہے پس ان میں سے جو زیادہ دلیر زیادہ طاقتور اور زیادہ صاحب ثروت ہو وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح گردش ہی میں دن پورے ہو جاتے ہیں۔ پس تم یقین کر لو کہ جب تک صبرو تقویٰ اور ایمان و عمل کی قوتیں تمہارے اندر پیدا نہ ہوں گی اس وقت تک تم محبوب خدا نہیں بن سکتے اور نہ دنیاوی زندگی کی کامرانی و کامیابی تمہیں حاصل ہو سکتی ہے یاد رکھو لفظی دعوے ہمارے ہاں کوئی وقعت نہیں رکھتے جو کچھ کہو عملاً" کر کے دکھاؤ۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۱۴۴-۱۴۸:- اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔ تو کیا اگر آپ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر لوٹ جاؤ گے اور جو الٹے پاؤں لوٹ جائے گا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اور اللہ بہت جلد شکر گزاروں کو جزا دے گا اور کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا (ہر ایک کے لئے) ایک لکھا ہوا وقت مقرر ہے اور جو دنیا میں (اپنے اعمال کا) اجر چاہتا ہے۔ اس کو ہم یہیں دیدیتے ہیں اور جو آخرت میں اجر چاہتا ہے اس کو ہم وہیں دیں گے اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو جزا دیں گے اور کتنے نبی ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے باخدا لوگوں نے جنگ کی تو اللہ کی راہ میں جو مصیبتیں انہیں پیش آئیں اس کی وجہ سے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ کمزوری دکھائی اور نہ عاجزی کا اظہار کیا اور اللہ صبر کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور اس کے سوا ان کی کوئی بات ہی نہ ہوتی تھی کہ وہ کہتے اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور معاملات میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہمیں فتح و نصرت دے۔ پس اللہ نے انہیں دنیا میں اجر دیا اور آخرت میں بھی اچھا اجر دیا اور اللہ نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں بتایا جا چکا ہے کہ انعامات الٰہیہ کی تخصیص صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو "ایمان و عمل" اور "صبر و تقویٰ" سے بہرہ ور ہوں اور جو ایسے نہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ وہ مادی طاقتوں اور انسانی کاوشوں میں جس قدر دوسرے سے زیادہ چالاک و شاطر ہوں گے اسی قدر زیادہ ان پر غلبہ حاصل کر سکیں گے۔ مگر ایمان والوں کو علاوہ ان مادی طاقتوں کے تائید ایزدی بھی حاصل ہوا کرتی ہے۔ یہاں اس چیز کو بیان کیا گیا ہے کہ سچائی کو سچائی ہی کی خاطر تسلیم کرنا چاہئے۔ کسی شخصیت کی خاطر نہیں خدا اور اس کی تعلیم پر اس واسطے ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے کہ اس کے بغیر انسان کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دنیاوی زندگی جو انسان کے لئے ایک امتحان گاہ ہے جلد ختم ہونے والی اور اس کے بعد عذاب یا ثواب کی ایک طولانی زندگی شروع ہونے والی ہے۔ اس دنیا کی تمام جدوجہد اسی غرض سے ہونی چاہئے کہ کسی طرح اس امتحان گاہ سے کامیاب ہو کر نکلیں۔ تاکہ ہمیشگی کے عذاب سے چھٹکارا حاصل ہو

Marfat.com

جائے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام شخصیت پرستی نہیں سکھاتا۔ دنیا کی سب سے بڑی شخصیت ایک مسلمان کے نزدیک محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ انہیں کے متعلق ارشاد کر دیا ہے کہ دیکھو مسلمانو! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا پیغام تمہیں سنا رہے ہیں۔ تمہیں اس پیغام کو سننا اسے ماننا اور اس پر چلنا ہے۔ یہ نہ ہو کہ غفلت کرو پیغام کو سنو اور نہ مانو اور لگو "نبی کی پرستش" کرنے۔ دیکھو! تمہیں اسلام کے جو اصول پیغمبر اسلامؐ کے ذریعے مل چکے ہیں ان پر عمل کرو ایک دن ہمارے رسول کو بھی دنیا کی نگاہوں سے اوجھل ہونا ہے۔ یہ نہ ہو کہ جب تک وہ تمہارے اندر رہیں تم بھی مسلمان رہو اور جب وہ دنیا سے رخصت ہو جائیں تو تم ایک ایک کر کے اسلام کے اصولوں کو چھوڑنے لگو۔ ایک دن سب کو مرنا ہے اور ہمارے حضور پیش ہونا ہے۔ پس جس کسی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلام سے رتی بھر انحراف کیا وہ اپنے کئے کی سزا بھگتے گا تم ہر وقت یہ وظیفہ اپنی زبانوں پر جاری رکھو کہ خدایا! ہم سے یہ لغزشیں ہو جاتی ہیں کیونکہ ہم ضعیف واقع ہوئے ہیں۔ ہمیں بخش دے۔ مخالفین کے مقابلے پر ہمارے قدم مضبوط رکھ اور ان پر ہمیں فتح و نصرت عطا کر۔

ترجمہ آیات ۱۴۹-۱۵۵:- اے ایمان والو! اگر تم ان کے پیچھے لگے جو راہ کفر اختیار کر چکے ہیں تو وہ تمہیں الٹے پاؤں (کفر کی طرف) لوٹا دیں گے۔ پھر تم خائب و خاسر ہو جاؤ گے۔ (نہیں) بلکہ اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ بہترین مددگار ہے۔ (دیکھو) ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں (تمہارا) رعب ڈال دیں گے یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے خدا کے ساتھ ان ہستیوں کو شریک ٹھہرا لیا جن کے لئے اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا ٹھکانا (نہایت ہی) برا ہے اور یقیناً اللہ نے تم کو اپنا وعدہ سچا کر دکھایا۔ جب تم اس کے حکم سے ان کافروں کو قتل کر رہے تھے حتی کہ تم نے خود ہی ہمت ہار دی اور مورچے کے بارے میں جھگڑنے لگے اور نافرمانی کی اس کے بعد کہ اللہ نے تمہیں دکھا دیا جو کچھ کہ تم چاہتے تھے (اور) تم میں سے بعض دنیا کے خواہشمند ہو گئے اور بعض نے آخرت کی خواہش کی۔ پھر تمہارا رخ ان کی طرف سے پھیر دیا تاکہ تمہارا امتحان لے اور (اب بھی) تمہیں معاف کر دیا ہے اور اللہ ایمان والوں پر بڑا فضل

کرنے والا ہے۔ (یاد کرو) جب تم دور نکل گئے تھے اور مڑ کر کسی کو دیکھتے تک نہ تھے اور رسول تمہیں پچھلی جماعت میں کھڑے پکار رہے تھے پس تمہیں رنج پر رنج پہنچایا تاکہ تم اس چیز کا غم نہ کھاؤ جو تمہارے ہاتھ سے نکل چکی اور نہ اس مصیبت سے خوف کھاؤ جو سر پر آپڑی اور اللہ ان باتوں سے خوب واقف ہے جو تم کرتے ہو۔ پھر اس غم کے بعد تم پر امن نازل کیا یہ نیند تھی جو تم میں سے ایک گروہ پر طاری ہو گئی اور ایک گروہ کو اس وقت بھی اپنی جانوں کی فکر پڑی تھی یہ جو اللہ کی بابت جاہلیت کے زمانہ کی سی باتیں کر رہے تھے۔ کہتے تھے کہ (اس میں) ہمارے بس کی کیا بات ہے۔ کہہ دیجئے کہ یقیناً" تمام باتیں اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ (اے پیغمبر اسلام) یہ لوگ دلوں میں وہ باتیں پوشیدہ رکھتے ہیں جو آپ کے سامنے ظاہر نہیں کرتے یہ (دلوں میں) کہتے ہیں کہ اگر ہمارے اختیار میں کوئی بات ہوتی تو ہم اس جگہ قتل نہ ہوتے۔ کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو وہ لوگ جن کے نصیب میں مارا جانا لکھا تھا اپنی موت کی جگہوں کی طرف نکل کھڑے ہوتے اور (تمہیں جو کچھ پیش آیا) اس واسطے تھا کہ اللہ تمہارے مافی الضمیر کو آزمائے اور تمہارے خیالات کو (وسوسوں کی آلائش سے) پاک وصاف کر دے اور اللہ سینے کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ بیشک تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے اس دن لڑائی سے منہ موڑ لیا تھا جب دونوں جماعتوں کی مٹھ بھیڑ ہوئی تھی تو شیطان نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے ان کے قدم ڈگمگا دیئے تھے اور بیشک اللہ نے ان لوگوں کا گناہ معاف کر دیا ہے اور اللہ یقیناً" بخشنے والا بردبار ہے۔

شرح: ۔ گزشتہ رکوع میں فرمایا تھا کہ اسلام کو اسلام ہی کی خاطر اختیار کرو اور صداقت کو صداقت ہی کی خاطر قبول کرو۔ کسی شخصیت کی خاطر اگر ان چیزوں کو اختیار کرو گے تو جب وہ شخصیت ہی نہ رہے گی یہ چیزیں بھی نہ رہیں گی۔ مگر اسلام ایک لازوال حقیقت ہے۔ اگر اسے اسی کی خاطر اختیار کیا گیا تو پھر یہ چیز فنا ہونے والی نہیں۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تم نے کفار کی دیکھا دیکھی بیہودہ رسموں کو اختیار کر لیا قرآن اور پیغمبر اسلام کی تعلیم سے منہ موڑ لیا اور کافرانہ روش اختیار کر لی تو تمہیں اسلام کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔ محض مسلمان کہلانے کی وجہ سے تمہیں دوسروں پر غلبہ نہ دیا جائے گا ہاں اگر تم نے خدا ہی کو کارساز سمجھا تو پھر تمہیں ہر قسم کی مدد دی جائے گی اور دوسروں کے دلوں میں

تمہارا رعب بٹھادیا جائے گا۔ اس حقیقت کو بھی نہ بھولو جب کوئی شخص یا کوئی قوم خدا کی نافرمان ہو جاتی ہے اور اس کے حکموں کو چھوڑ کر انسانی قوانین کی تابع ہو جاتی ہے۔ تو اسے بزدل بنادیا جاتا ہے احد کے میدان میں جب تک تم نے پیغمبر اسلام کی کوئی نافرمانی نہ کی اور آپس میں پارٹیاں نہ بنائیں تو تم ایک سرے سے دوسرے سرے تک دشمن کو قتل کرتے جاتے تھے۔ مگر جب نافرمانی کرکے اس مورچہ کو چھوڑ دیا جہاں جمے رہنے کا تمہیں حکم دیا گیا تھا اور تم نے ایک دوسرے سے اختلاف کرکے پارٹیاں بنالیں تو تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دیا گیا کہ لو اپنی ذاتی طاقت کا امتحان بھی کرلو جس کا غرور تمہارے دل میں پیدا ہو گیا ہے۔ بس پھر کیا تھا لڑائی کا رخ بدل گیا اور تمہیں منہ کی کھانی پڑی۔ رسولؐ اکیلے چند ایک فدائیوں کے ہمراہ جنہوں نے آخری وقت تک اتباع رسول میں جانیں لڑائی رکھیں کھڑے تمہیں پکار رہے تھے کہ آؤ' آؤ اللہ کی طرف آؤ اور کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کرو۔ آؤ اگر مافات کی تلافی چاہتے ہو تو مخلص ہو کر لڑو۔ کہ خدا تمہارے گناہ معاف کردے اس کا نتیجہ بھی تم نے دیکھ لیا کہ واقعی تم نے اپنی غلطی کو محسوس کرلیا۔ تو تمہیں کفار کی طرف سے بالکل بے خوف کردیا گیا۔ سنو! موت سے مت ڈرو۔ ہر شخص کو مرنا ہے۔ اگر خدا کے نام پر شہادت کا درجہ حاصل کرنے سے احتراز کرو گے تو بھی وقت پورا ہونے پر موت کا شکار بننا پڑے گا لہٰذا چاہئے کہ ہر آزمائش میں پورے اترو خواہ تمہیں جان ہی کی بازی لگانی پڑے۔ کیونکہ اگر اس طرح جان دے دو گے تو بھی مقصد حیات میں کامیاب ہو جاؤ گے اور اگر کبھی بھولے سے غلطی بھی ہو جائے۔ تو پھر رجوع کرلیا کرو اور خدائے غفورورحیم سے توبہ کی درخواست کیا کرو۔

<u>ترجمہ آیات ۱۵۶-۱۷۱</u>:- اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو کافر ہیں اور اپنے بھائیوں کی نسبت کہتے ہیں۔ جبکہ وہ سفر میں ہوں یا جہاد میں کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ مارے جاتے (یہ اس لئے ہے) کہ اللہ ان کے دلوں میں حسرت پیدا کردے اور اللہ ہی زندہ رکھتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے اور اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا اپنی موت سے مرجاؤ تو (یاد رکھو کہ) اللہ کی بخشش اور اس کی رحمت ان چیزوں سے بہتر ہے جو لوگ جمع کرتے ہیں اور (یاد رکھو کہ) تم خواہ اپنی موت سے مرو یا مارے جاؤ تمہیں اللہ کے حضور میں ضرور جمع کیا

جائے گا سو یہ اللہ کی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے (بہت) نرم مزاج ہیں اگر آپ درشت مزاج اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے بھاگ جاتے۔ پس (اب بھی) ان سے درگزر کیجئے اور ان کے لئے بخشش طلب فرمایئے اور اہم بات میں ان سے مشورہ کر لیا کیجئے۔ پس جب آپ کسی بات کا پختہ ارادہ کر چکیں تو اللہ پر بھروسہ کریں یقیناً" اللہ توکل کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ اگر خدا تمہیں نصرت دے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے اور مومنوں کے لئے لازم ہے کہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں اور کسی نبی کے شایان شان نہیں کہ وہ (کسی طرح کی) خیانت کرے اور جو خیانت کرے گا قیامت کے دن اپنی خیانت لا حاضر کرے گا۔ پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ اور ان پر بالکل ظلم نہ ہو گا۔ تو کیا جو شخص اللہ کی خوشنودی پر چلے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جس نے اللہ کا غضب حاصل کیا اور دوزخ اس کا ٹھکانا ہوا اور وہ (بہت ہی) برا ٹھکانا ہے۔ اللہ کے نزدیک لوگوں کے الگ الگ درجے ہیں اور اللہ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔ اللہ نے واقعی ایمان والوں پر احسان کیا۔ جب انہی میں کا ایک رسول بھیجا جو ان کو اس کے احکام سناتا ہے اور ان کے نفوس کو پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور یقیناً" اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے اور جب تم پر مصیبت آپڑی ایسی مصیبت کہ اس سے دگنی تم ان پر ڈال چکے ہو تو تم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آپڑی ہے کہہ دیجئے یہ خود تمہارے ہاں سے آئی۔ بیشک اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ اور جو مصیبت تم پر اس دن آئی جب دونوں جماعتیں گتھ گئی تھیں تو وہ بھی اللہ ہی کے حکم سے تھی اور اس لئے تھی کہ مومن الگ معلوم ہو جائیں۔ اور منافق الگ معلوم ہوں۔ (اور جب) ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جنگ کرو یا (دشمن کی) مدافعت کرو۔ تو کہنے لگے کہ اگر ہم اس کو جنگ سمجھتے تو ضرور تمہارے ساتھ ہو لیتے۔ اس دن وہ بمقابلہ ایمان کے کفر سے نزدیک تر تھے۔ وہ اپنے منہ سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں اور اللہ کو خوب علم ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خود تو (گھروں میں) بیٹھے رہے اور اپنے بھائیوں کی نسبت کہنے لگے کہ اگر ہمارا کہا مانتے تو مارے نہ جاتے کہہ دیجئے اگر تم اس بات میں سچے ہو تو موت کو اپنے اوپر سے ٹال دو۔ اور (اے مخاطب!) ان لوگوں کو جو اللہ

Marfat.com

کی راہ میں مارے جائیں مردہ نہ خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں انہیں اپنے رب کی طرف سے روزی مل رہی ہے (اور) اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے اس پر خوش ہیں اور ان لوگوں کی نسبت خوش ہو رہے ہیں جو ابھی ان سے ملے نہیں ان کے پیچھے ہیں کہ نہ تو ان پر کوئی خوف ہوگا اور وہ نہ کسی طرح کا غم کھائیں گے وہ اللہ کی نعمتوں اور اس کے فضل کی وجہ سے خوشیاں مناتے ہیں اور اس بات سے کہ اللہ ایمان رکھنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں مسلمانوں کو بتایا جا چکا ہے کہ دنیاوی زندگی کی کامرانیاں اور اخروی زندگی کی فلاح اتباع احکام خداوندی ہی میں ہے۔ لہٰذا تمہیں منکروں کے طور طریقے اختیار نہ کرنے چاہئیں۔ بلکہ تمہارے رہنماؤں کو پیغمبر اسلام کے اسوہ پر چل کر اخلاق حمیدہ و عادات پسندیدہ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! دنیا کا جو بشر بھی آج تمہارے سامنے آتا ہے۔ مطیع و فرمانبردار بن کر جاتا ہے کیوں! اس لئے کہ تمہارے اخلاق پاکیزہ' الفاظ شیریں اور دل محبت سے بھرا ہوا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی شخص تمہارے پاس نہ پھٹکتا۔ نہ اس قدر جماعت بنتی نہ لوگ تمہارے گرویدہ ہوتے نہ شوکت اسلام سے اس قدر جلد متاثر ہوتے۔ لہٰذا تمہارا یہ طریقہ تمہاری امت کے لئے مشعل ہدایت بننا چاہئے۔ تمہاری شان یہی ہے کہ ان سے مشورہ بھی طلب کرو۔ پھر جو کچھ فیصلہ کر لو اس پر سختی سے کاربند ہو جاؤ۔ اور ہم پر توکل کر کے کام شروع کرو۔ تمہارے تمام کاموں میں یہی جذبہ کارفرما نظر آئے اور جو لوگ تمہارے اس فیصلے سے نہیں! نہیں! قوم کے فیصلے سے جس کے تم سردار ہو۔ روگردانی کریں۔ خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں۔ کفر سے زیادہ قریب ہیں۔ جو لوگ منہ سے مسلمانوں والی باتیں کریں اور عملاً" اسلام کے مفاد کے خلاف ہوں اور حرمت و عظمت شریعت کو قائم نہ رکھ سکیں وہ مسلمان ہی نہیں دیکھو! اسلام کی خاطر جب تک تم جہاد نہ کرو تب تک تمہارے سب دعوے جھوٹے ہیں۔ جان ہتھیلی پر رکھ کر اگر اللہ کی راہ میں مارے جاؤ تو ابدی راحتیں تمہیں حاصل ہوں گی اور تم پر ہمارے انعامات کی بارش ہوگی۔

مسلمانو! ہمارا یہ احسان تم پر کچھ کم نہیں کہ اس قدر صفات حسنہ کا مالک اور ہمارا جلیل القدر پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے اندر موجود ہے جو تمہیں فلسفہ' روحانیات

اور علم و حکمت کے رموز سمجھاتا ہے اور زندگی کی کامیاب راہ دکھاتا ہے اب اگر تمہیں کوئی صدمہ پہنچے کوئی تکلیف آئے تو سمجھ لو کہ اس میں نہ مذہب کا کوئی قصور ہے نہ تعلیم کی خامی اس کا باعث ہے۔ بلکہ بعض دفعہ شیطانی تحریک تمہارے پاؤں جادۂ مستقیم سے منحرف کر دیتی ہے اور تم نقصان اٹھا لیتے ہو۔ پس جو لوگ ایمان اور یقین کامل کے جذبہ کے ماتحت نیک عمل کریں گے۔ وہ یقیناً" اپنی محنت کا شیریں ثمر پائیں گے۔

اس تمام رکوع میں جنگ احد کے واقعہ کو پیش نظر رکھ کر منافقوں اور کمزور طبیعت انسانوں کی فتنہ پردازیوں اور خام نگاہیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ منافقوں کا دستور ہے کہ ہر معاملہ میں روڑہ اٹکائیں۔ ہر بات کی مخالفت کریں اور جب انہیں مسلمانوں کی کامیابی نظر آئے تو جمعیت میں تفرقہ ڈالیں۔ اور خام نگاہ، ضعیف ایمان اور بھولے بھالے لوگوں کو اپنا آلہ کار بنا کر دشمن کو شرارت کا موقع دیں۔ مثلاً" جنگ احد کے موقع پر جب کثرت رائے سے یہ طے پایا کہ شہر کی فصیل سے باہر نکل کر مخالف کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ تو منافقوں نے کہنا شروع کر دیا کہ دشمن اس قدر بھاری تعداد میں ہے کہ شہر سے باہر نکل کر اس کا مقابلہ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے اس پر ان سے کہا گیا کہ لو! تم شہر کے اندر ہی رہ کر مدافعت کرو۔ تو کہنے لگے کہ ہاں ہم اس کے لئے بالکل تیار تھے مگر یہاں تک تو نوبت ہی نہیں آئے گی لہذا تیاری میں وقت اور زر خرچ کرنا محض بے سود ہے۔ ہم تمام معاملات کو اچھی طرح جانتے ہیں پس کوئی کام سوچے سمجھے بغیر کرنا قرین مصلحت نہیں ہے پھر جب انہیں کی ریشہ دوانیوں اور بعض کمزوریوں سے مسلمانوں کو شکست ہو گئی تو لگے باتیں بنانے کہ "ہم تو پہلے ہی سب کچھ جانتے تھے اور کہہ رہے تھے مگر ہماری سنتا کون ہے ان لوگوں نے ہماری بات کو نہ سنا اور منہ کی کھائی" پھر بعض اوقات جب مخالفوں کی ریشہ دوانیوں کو روکنے کے لئے مجالس شوریٰ قائم کی جاتی ہیں تو یہ لوگ امن عامہ کے نام پر یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ "جنگ و جدال کی ضرورت ہی کیا ہے۔ مصالحانہ روش سے کام لینا چاہئے۔ جنگ کا نتیجہ کون جانتا ہے اگر ہم لوگوں کو شکست ہو گئی تو ہمارا رہا سہا رعب بھی اٹھ جائے گا اور ممکن ہے کہ مخالفین مسلمانوں کی قلیل سی جماعت کا شیرازہ ہی سرے سے بکھیر دیں۔ پس ایسی باتوں سے منافق لوگ اکثر وسوسہ ڈال دیتے ہیں اور کمزور طبیعت انسانوں کو ہراساں کر دیتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ

Marfat.com

موت سے کسی کو مفر نہیں۔ پس اس سے ڈرنا بے سود اور محض احمقانہ فعل ہے۔ جب مرنا ہی ہے تو پھر کیوں نیک کام کرتے ہوئے نہ مریں جس سے ابدی زندگی کی کامرانیاں حاصل ہوں۔ جب ایک دن دنیا اور اہل دنیا کو چھوڑنا ہی ہے تو پھر کیوں ذلیل و رسوا ہو کر چھوڑیں۔ کیوں نہ ایک باعزت سودا کریں جس میں خسارہ کا کوئی امکان ہی نہ ہو۔ فائدہ ہی فائدہ ہو۔ جب اس دنیا کو چھوڑ کر کسی اور زندگی کا چولا پہننا ہی ہے تو کیوں نہ انعام و اکرام کا خلعت حاصل کیا جائے جو اللہ کی راہ میں سر کٹانے اور حق و صداقت پر جان دینے سے حاصل ہوتا ہے اور جس کے عطا ہو جانے کے بعد انسان پر کوئی خوف و ہراس باقی نہیں رہتا۔ بلکہ وہ شاد کام اور فائز المرام ہو کر ایک لازوال مسرت کو حاصل کر لیتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۷۲-۱۸۰:- وہ لوگ جنہوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو مانا ان میں سے وہ جو نیک کردار اور متقی ہیں ان کے لئے بڑا اجر ہوگا وہ لوگ جن کو لوگوں نے کہا کہ دیکھو کافروں نے تمہارے لئے فوج جمع کر رکھی ہے ان سے ڈرتے رہنا تو اس بات نے ان کا ایمان اور بڑھا دیا اور وہ کہہ اٹھے کہ ہمیں تو اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔ پس وہ اللہ کی نعمت اور اس کے فضل سے شاد کام لوٹے۔ انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور وہ اللہ کی خوشنودی کے تابع رہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ یقین کر لو کہ یہ شیطان ہی ہے جو تمہیں اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تو تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور اگر اپنے اندر ایمان رکھتے ہو تو مجھ ہی سے ڈرو اور (اے پیغمبر اسلام) ان لوگوں کو دیکھ کر جو کفر اختیار کرنے میں جلدی کر رہے ہیں آپ ملول نہ ہوں۔ وہ خدا کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑ سکتے اللہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے واسطے بڑا عذاب ہوگا۔ وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر کو خریدا وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہوگا وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی۔ یہ نہ خیال کریں کہ ہم جو انہیں ڈھیل دے رہے ہیں ان کے حق میں بہتر ہے یہ ڈھیل تو ہم انہیں اس واسطے دیتے ہیں کہ وہ گنہگاری میں اور بڑھ جائیں اور ان کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ ایمان والوں کو ایسی حالت میں جو (آجکل) تمہاری ہے چھوڑ دے۔ تا آنکہ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے اور یہ بھی نہیں ہونے کا کہ اللہ تمہیں غیب کی اطلاع دیدے۔ ہاں (اس بات کے لئے) وہ اپنے رسولوں میں سے

Marfat.com

جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ اور اگر ایمان لاؤ اور متقی بن جاؤ تو تمہیں بڑا اجر ملے گا۔ اور وہ لوگ جو اس چیز (کے خرچ کرنے) میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے اپنی عنایت سے انہیں دے رکھی ہے۔ یہ خیال نہ کریں وہ ان کے لئے بہتر ہے (نہیں) بلکہ وہ ان کے لئے بہت بری چیز ہے جس مال میں وہ (آج) کنجوسی کر رہے ہیں۔ یقیناً" قیامت کے دن اسی کے طوق ان کے گلوں میں ڈالے جائیں گے اور زمین و آسمان کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے آگاہ ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ منافق لوگ امتحان کے وقت حیلے بہانے تراش کر کے جنگ سے گریز کرتے اور سادہ لوح لوگوں کو راہ حق سے پھسلاتے ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہئے پھر موت سے ڈرنے والوں کو بتایا گیا ہے کہ اس سے کسی کو چھٹکارا نہیں۔ جب مرنا ہی ہے تو کیوں عزت کی موت نہ مرو۔ اس رکوع میں فرمایا ہے کہ جو لوگ منافقوں اور شرارت پسند لوگوں کے جھانسے میں نہ آئیں اور دکھ' درد' تکلیف اور فتح و شکست کے وقت اللہ اور اللہ کے رسول ہی کی پکار کا جواب دیں۔ نیکو کاری پر قائم رہیں اور خدا سے ڈرتے رہیں۔ انہیں کے لئے بڑے بڑے اجر ہوں گے۔ دیکھو! ایسے لوگوں کی پہچان یہی ہے کہ جب انہیں دشمن سے ڈرایا جاتا اور کہا جاتا ہے کہ مخالفوں کا جم غفیر تمہارے مقابلے پر آکھڑا ہوا ہے ذرا بچ کر رہنا تو وہ لوگ جواب دیا کرتے ہیں کہ ہمیں مخالفوں کا کیا ڈر ہے خواہ کتنی ہی بھاری تعداد میں ہوں۔ خدا ہمارا مددگار ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔ ہمارا کام تو جان و مال کی بازی لگا دینا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ایسے لوگ جب گھروں کو لوٹ کر آتے ہیں اور اس کے فضل و کرم سے ان کا بال تک بیکا نہیں ہوتا اور وہ ہمیشہ اللہ کی خوشنودی کی راہ میں گامزن ہوتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ غیر اللہ سے ڈرنا شیطانی کام ہے اور ڈرانے والے ضعیف الایمان انسان ہوتے ہیں۔ پھر اس اصل عظیم کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانو! غیر مسلموں اور کافر صفت لوگوں کو بڑھتے اور پھلتے پھولتے دیکھ کر کہیں تمہارے دل میں تذبذب پیدا نہ ہو۔ یاد رکھو ان لوگوں کی یہ ظاہری تگ و دو تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اگر تم اپنے اصولوں پر قائم رہے تو دیکھو گے کہ وہ دونوں جہان میں ذلیل ہوں گے۔ آخرت کی کامرانیوں میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور یہاں ان کے لئے عرصہ حیات تنگ کر دیا جائے گا ارشاد ہوتا ہے کہ وہ ہر کسی کو

Marfat.com

مہلت دیتا ہے۔ نیکی کرنے والوں کو نیکی کی مہلت دی جاتی ہے اور بدی کرنے والوں کو بدی کی۔ حق کو بھی مہلت ملتی ہے اور باطل کو بھی' عدل کو بھی اور ظلم کو بھی' پھر جب امتحان کا وقت گزر جاتا ہے اور ظہور نتیجہ کا دن آتا ہے تو برے' باطل پرست اور ظالم لوگ رسوا کن سزائیں پاتے ہیں۔ پھر مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ اگر کسی وقت تمہاری حالت کمزور ہو جائے تو بھی دل کو مضبوط رکھو۔ تمہیں ایسی بے بسی کے عالم میں نہیں چھوڑا جائے گا۔ بلکہ بہت جلد وہ دن آئیں گے کہ تم اوروں کے مقابلے میں بہت بلند اور ممتاز ہو گے اور نہ اس بات سے گھبراؤ کہ تمہیں کل کی کوئی خبر نہیں۔ یاد رکھو خدا کسی کو غیب کا علم نہیں دیتا بلکہ جس قدر وہ چاہتا ہے اپنے رسولوں کو عطا کر دیتا ہے۔ کیونکہ تمہاری رہنمائی کا فرض انہیں کے ذمہ ہے پھر فرمایا کہ جہاد میں جان و مال کو خرچ کرنے میں بعض لوگ بخل سے کام لیتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ان کی جان جسے وہ بچا بچا کر رکھتے تھے ان کے لئے وبال جان ہو جائے گی اور دولت جس کے خزانے جمع کرنے میں انہوں نے عزیز وقت کو برباد کیا اس کے طوق بنا کر گلے میں ڈالے جائیں گے۔ دیکھو تو یہ کس قدر مصیبت ناک حالت ہے۔ اگر بچنا چاہتے ہو تو آؤ جہاد کی راہ میں مال و دولت کو لٹا دو۔ مال و دولت کی اس کے ہاں کوئی کمی نہیں۔ وہ جس نے زمین و آسمان پیدا کیا۔ کیا تمہاری ضروریات کا سامان پیدا نہیں کر سکتا؟ وہ تمہارے تمام افعال سے باخبر ہے۔ اگر تم مستحق نظر آئے تو یقیناً" زمین و آسمان کی تمام نعمتیں تمہیں عطا کی جائیں گی۔

ترجمہ آیات ۱۸۱-۱۸۹:- بے شک اللہ نے ان لوگوں کی بات سن لی ہے جنہوں نے کہا کہ خدا تو محتاج ہے اور ہم دولت مند ہیں۔ جو کچھ انہوں نے کہا یقیناً" ہم اسے اور نبیوں کے ناحق قتل (کے واقعات) کو لکھ رکھیں گے اور کہیں گے کہ دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھو۔ یہ اس چیز کا نتیجہ ہے جو تم نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجی اور آگاہ رہو کہ اللہ اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم نہیں کرتا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں حتی کہ ہمارے پاس ایسی قربانی لے آئے جسے آگ کھا جائے ان سے کہہ دیجئے مجھ سے پہلے کئی رسول کھلی نشانیاں لے کر تمہارے پاس آئے اور اس چیز کے ساتھ آئے جو تم نے کہی پھر اگر تم سچے ہو تو تم نے کیوں ان کو قتل کیا۔ (اے پیغمبر اسلام) اگر ان لوگوں نے آپ کو جھٹلایا ہے تو آپ سے پہلے بھی رسولوں

Marfat.com

کی تکذیب کی گئی جو کھلی نشانیاں، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔ (یاد رکھو) ہر کسی کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور البتہ قیامت کے دن تمہیں اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ تو جو دوزخ کی آگ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا ہے وہ یقیناً کامیاب رہا۔ اور دنیاوی زندگی محض ایک سامان فریب ہے۔ تمہیں جان و مال کی آزمائش میں ضرور ڈالا جائے گا ان لوگوں سے جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور نیز مشرکوں سے تم ضرور بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر صبر کرو گے اور پرہیزگاری پر قائم رہو گے تو یہ عزم و ہمت کی باتیں ہیں۔ اور (یاد کرو) جب اللہ نے ان لوگوں سے جو اہل کتاب ہیں یہ عہد لیا تھا کہ تم اس (کتاب کی تعلیمات) کو لوگوں پر واضح کرنا اور چھپانا نہیں تو انہوں نے اس عہد کو پس پشت ڈال دیا اور کتاب خدا کو تھوڑی سی قیمت پر بیچ ڈالا۔ سو انہوں نے (کیا ہی) برا سودا کیا جو لوگ اپنے (برے) افعال پر خوش ہیں اور اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان کے کچھ نہ کرنے پر بھی ان کی تعریف کی جائے۔ سو ان کو آپ یہ خیال نہ کریں کہ عذاب سے چھوٹ گئے (نہیں) ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے زمین و آسمان کی بادشاہت اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ نیک عملی کی راہ اختیار کرنے اور اللہ کے نام پر جان و مال تک فدا کر دینے والے خدا کی حفاظت میں ہوتے ہیں اور ہر دو جہان کی عزتیں ان کو عطا کی جاتی ہیں اور نافرمان اور بخیل لوگوں کو دونوں جہان میں ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔ یہاں ان لوگوں کے بودے اعتراضات اور کٹ حجتیوں کا ذکر ہے جو وہ پیغمبر اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت میں روا رکھتے ہیں۔ مثلاً" یہود میں سے جو لوگ از راہ منافقت مسلمانوں سے مل گئے تھے۔ جب کبھی ان سے کہا جاتا ہے کہ جہاد کا ساز و سامان خریدنے کے لئے تم بھی مالی امداد کرو تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم دولت مند ہیں۔ اور خدا غریب و مفلس ہو گیا ہے کہ آئے دن ہم سے چندہ لیا جاتا ہے اگر یہ خدا کا کام ہے تو پھر کیوں خدا خود اس کام کو سرانجام نہیں دیتا ارشاد ہوتا ہے کہ اس قسم کی تمسخرانہ گفتگو کرنے اور ہنسی اڑانے والوں کو دوزخ کے عذاب کا مزہ چکھنا ہو گا پھر بعض یہود کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اس نبی پر ایمان لائیں گے جو سوختنی قربانی کا حکم لائے۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ اس سے پہلے جو بے شمار نبی سوختنی قربانی کا حکم ساتھ لائے تھے تم نے ان سے کیوں سرکشی کی اور

Marfat.com

کیوں ان کو قتل کیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تمہاری بد بختی کا بھانڈا اس وقت پھوٹے گا جب موت کا مزہ چکھ کر خدا کے روبرو پیش ہو گے اور اپنے نیک و بد اعمال کی جزا سزا پاؤ گے۔ پس جو دوزخ کے عذاب سے بچ رہا اور جنت میں داخل ہو گیا فی الحقیقت وہی کامیاب ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ موت سے پہلے جان و مال کی آزمائش ایک نہایت ضروری شے ہے اور مسلمانوں کو بھی راہ حق و صداقت میں اغیار و اعداء کی وہ باتیں ضرور سنی پڑیں گی جو تمام حق پرست جماعتوں کو سنی پڑی ہیں۔ ہاں! تمہاری کامیابی یہی ہے کہ تم سب کچھ سنو مگر اپنی دھن کے پکے رہو اور راہ ہدایت پر پوری مستعدی سے گامزن رہو ان لوگوں کو کامیاب نہ سمجھو جو ریاکاری اور زبانی جمع خرچ کے واسطے اپنی تعریف کرانا چاہتے ہیں اور دنیاوی شہرت کے خواہاں ہیں۔ ان کے لئے کامیابی کہاں؟ وہ تو دردناک عذاب اٹھانے والے ہیں جو کچھ مانگو اسی خدائے قدوس سے مانگو۔ جو زمین اور آسمان کا بادشاہ ہے۔

ترجمہ آیات ۱۹۰۔۲۰۰:- بے شک زمین و آسمان کی پیدائش اور رات اور دن کے مختلف ہونے میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش پر غور کرتے ہیں (اور یہ کہتے ہیں کہ) خدایا تو نے اس (کارخانہ) کو بے فائدہ نہیں بنایا۔ تو پاک ہے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ خدایا! جس کو تو دوزخ میں داخل کر دے تو اسے تو نے ذلیل کر دیا اور (ایسے) ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ خدایا! ہم نے ایک دعوت دینے والے کو سنا کہ وہ ایمان کی دعوت دے رہا ہے کہ اپنے رب کو مانو۔ پس ہم نے مان لیا۔ خدایا ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیوں کو ہم سے دور کر اور نیکوکاروں کے ساتھ ہمارا خاتمہ کر۔ خدایا! اور ہمیں وہ چیز عطا کر جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبانی وعدہ کیا تھا اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کر۔ بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ تو ان کے رب نے ان لوگوں کی دعا قبول کر لی (اور فرمایا) یقیناً" میں تم میں سے کسی مرد یا عورت کے (نیک) اعمال کو ضائع نہیں کرتا سب ایک دوسرے کی جنس سے ہو تو وہ لوگ جنھوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور جنہیں میری راہ میں تکلیف دی گئی اور جنھوں نے جنگ کی اور مارے گئے میں یقیناً" ان کی برائیوں کو ان سے دور کروں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ یہ اللہ کی

Marfat.com

جانب سے اجر ہے اور اللہ کے ہاں بہترین اجر ہے۔ ان لوگوں کا جو راہ کفر اختیار کر چکے ہیں اور ملکوں میں (عیش و عشرت سے) چلنا پھرنا تجھے دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہ چند روزہ پونجی ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ (بہت ہی) برا ٹھکانا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اپنے پروردگار سے ڈریں ان کے لئے ایسے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کی طرف سے مہمانی ہوگی اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ نیکو کاروں کے لئے بہت ہی اچھا ہے اور اہل کتاب میں سے یقیناً" ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ پر اور اس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی۔ نیز ان پر جو (تم سے پہلے) نازل کی گئیں ایمان رکھتے ہیں اس طرح کہ اللہ سے عاجزی کرتے ہیں وہ اللہ کے احکام کے عوض حقیر (دنیاوی) معاوضے نہیں لیتے ان لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس اجر ہے۔ یقین رکھو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان والو! صبر کرو' ایک دوسرے کو صبر پر آمادہ کرو اور اپنے آپ کو جہاد کے لئے تیار رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

شرح:- اس تمام سورۃ میں عیسائیوں کی نامرادیوں اور یہود کی تیرہ بختیوں کا ذکر ہے۔ اور انسان کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کی گئی ہے کہ فلاح و نجات کی راہ وہ نہیں ہے جو ان لوگوں نے اختیار کر رکھی ہے بلکہ وہ ہے جو پیغمبر اسلامؑ نے پیش کی ہے ضمناً" چند در چند مباحث کا ذکر بھی آگیا ہے۔ مثلاً" ولادت و حیات مسیح۔

مسیح کی ولادت و حیات کے متعلق جو تصریح فرما دی ہے اس کے بعد کوئی چیز دریافت طلب باقی نہیں رہتی اور اگر کوئی چیز تشریح کی محتاج ہو بھی تو وہ آیات متشابہات کے ضمن میں سمجھنی چاہئے۔ جس کی طرف اس سورۃ کے ابتداء ہی میں توجہ منعطف کرائی گئی تھی۔ جنگ احد و بدر کے واقعات کا تذکرہ حق و باطل کی مڈھ بھیڑ کے سلسلے میں آیا اور نہایت آسان فہم اور واضح طریق سے بتا دیا کہ تائید الٰہی صرف ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو ایمان کے پکے' رسول کے محب' خدا کے فرمانبردار' اور مخلص کارکن ہوں۔ ایسے لوگ جب اعلائے کلمتہ الحق کے لئے علم بلند کریں تو دنیا کی کوئی طاقت ان کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتی۔ لیکن ہاں جب ان میں خود غرضی' نفسانی حرص و ہوا اور رعونت و تکبر کا جزو بھی شامل ہو جائے تو پھر تائید الٰہی اپنا ہاتھ کھینچ لیتی ہے اور لوگوں کو

Marfat.com

ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے کہ قوت آزمائی کرتے پھریں۔ پس جو کوئی مادی طاقت اور مادی تدابیر سے زیادہ مسلح ہو گا وہی کامیاب ہو گا۔ مگر جن لوگوں کے ساتھ تائید الٰہی بھی شامل ہو وہ خواہ کوئی مادی طاقت نہ رکھیں اور جنگ و جدال کے ظاہری اسباب سے بالکل محروم ہوں۔ میدان انہیں کے ہاتھ رہے گا۔ اس سلسلے میں جنگ بدر کو مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ جب مسلمان بالکل ابتدائی حالت میں تھے اور ابھی جماعتی تنظیم بھی نہ کر سکے تھے نیز ملک میں ہر سو دشمن کا غلبہ تھا اور وہ اس بات پر تلے بیٹھے تھے کہ جونہی موقعہ ملے مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا جائے۔ تائید الٰہی مسلمانوں کے ساتھ تھی کیونکہ وہ اللہ اور اس کے دین کی اشاعت کے واسطے جانفروشی کر رہے تھے۔ انہوں نے نہایت مخلص ہو کر گھر بار کو چھوڑا دولت و ثروت کو لات ماری۔ حق کے مقابلے میں اپنوں کی ناجائز پاسداری کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا کیا اس سے بھی بڑھ کر ایمان و اخلاص اور صبر و تقویٰ کا کوئی امتحان ہو سکتا تھا؟ پس اللہ نے ان کے افراد کو دشمن کے ہزار قوی ہیکل اور جانباز سورماؤں پر وہ فتح عطا کی کہ تاریخ عالم میں اس کی نظیر کہیں نہیں ملتی اس رکوع میں تمام سورۃ کے مضمون کا مختصر خلاصہ ہے یہاں انہی تعلیمات کا اعادہ کیا ہے جن سے اس سورۃ کی ابتداء ہوتی ہے یعنی ذکر و فکر کو روحانی سعادت اور فلاح و نجات کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور وعدہ کیا ہے کہ جو لوگ مخلص اور پکے مومن بن کر حق و صداقت کی راہ میں جہاد کریں گے اگر وہ زندہ رہے تو دنیاوی کامرانیاں اور جاہ و جلال ان کے حصے میں آئے گا۔ اگر میدان جنگ میں کام آئے تو اخروی زندگی کے امن اور راحت سے شادکام ہوں گے اور اس سلسلے میں انہوں نے جو قدم بھی اٹھایا ہو گا اس کا اجر ملے گا اس رکوع کی پہلی دو آیتیں قابل غور ہیں۔ انہیں دو فقروں میں ذکر و فکر کے راز پوشیدہ ہیں۔ فکر یہ ہے کہ انسان کائنات کی پیدائش پر غور و تامل کرے۔ اس سے حقیقت و معرفت کے رازہائے سربستہ اس کے دل پر کھلیں گے۔ ذکر یہ ہے کہ کسی لحظہ، کسی حال اور کسی مقام میں خدا کو نہ بھولے۔ اس سے غفلت دور ہو گی اور تقویٰ و طہارت کے جذبات پیدا ہوں گے۔

ان آیات شریفہ کے متعلق رسول اکرم (فداہ ابی و امی) کا ارشاد ہے کہ **ویل لمن قراھا ولم یتفکر فیھا** جو لوگ انہیں پڑھیں اور پھر فکر و تدبر نہ کریں ان کے لئے بڑی خرابی ہو گی۔ ان آیات سے استدلال کرتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ جو لوگ قرآن

Marfat.com

پاک پڑھیں لیکن اس کے مطالب و معانی پر غور و خوض نہ کریں زبانوں سے رٹ لگائیں۔ مگر عمل سے کوسوں دور بھاگیں۔ قرآن ان کے لئے رحمت نہیں بلکہ خرابی کا موجب ہوگا اور کسی قوم پر اس سے بڑھ کر اور کیا مصیبت عظمیٰ آسکتی ہے جو آج مسلمانوں کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے۔ محض اس لئے کہ ہمارے اندر نہ فکر ہے نہ ذکر ہے کچھ ہے تو دکھاوا اور ظاہرداری۔ نفس پرستی اور ریاکاری جو ایمان، اتقان اور صبر و تقویٰ کے صریح منافی ہیں۔ ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخسرین۔

(۹۰) سورۃ الاحزاب (۳۳)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں تہتر آیات مبارکہ اور نو رکوع ہیں۔ جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ا-۸:۔ اے نبی! خدا سے ڈرتے رہو اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانئے بیشک اللہ ہر بات سے واقف اور حکمت والا ہے اور جو آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے وحی کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کیجئے اللہ بیشک تمہارے اعمال سے باخبر ہے اور اللہ پر بھروسہ رکھئے اور اللہ ہی کارساز کافی ہے۔ اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے اور نہ تمہاری عورتوں کو جن سے تم ظہار کرلیتے ہو تمہاری مائیں بنایا ہے اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ حق بات کہتا ہے اور تمہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ لے پالکوں کو ان کے اپنے باپوں کے نام سے بلایا کرو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک زیادہ قرین انصاف ہے۔ اگر تم کو ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو وہ تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں اور تم سے اس معاملہ میں جو بھول چوک ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں لیکن ہاں گناہ اس میں ہے جو کچھ تم اپنے دلی ارادہ سے کرو اور اللہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔ مسلمانوں پر نبی ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہے اور اسکی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ اور رشتے دار کتاب اللہ کی رو سے تمام مسلمانوں اور مہاجروں سے ایک دوسرے کے حقدار ہیں۔ مگر تم اپنے دوستوں میں

Marfat.com

سے کسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہو (تو وہ اور بات ہے) یہ بات کتاب میں لکھ دی گئی ہے اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے تمام نبیوں سے اور آپ سے اور نوحؑ اور ابراہیم موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے عہد لیا تھا اور ان سے عہد بھی لیا تو پکا۔ تاکہ صادقوں سے ان کی سچائی کا امتحان کرے۔ اور اس نے نہ ماننے والوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

شرح:۔ ہجرت کے پانچویں سال غزوہ احد کے ایک سال بعد تمام قبائل جو اسلام اور شارع علیہ السلام کی مخالفت پر تلے ہوئے تھے۔ سیاسی اتحاد قائم کر کے مدینہ پر چڑھ آئے مخالفین اسلام کی یہ وہ آخری اور حتمی کوشش ہے جو اگر کامیاب ہو جاتی تو اسلام بڑے خطرہ میں پڑ جاتا۔ کیا جانے اسے کیا کیا قربانیاں اور پیش کرنی پڑتیں اس خوفناک سیاسی اتحاد کا باعث قبیلہ بنی النضیر تھا یہ لوگ مذہبا" یہودی تھے اور مدینہ کے قرب و جوار میں رہا کرتے تھے یہ آئے دن مسلمانوں کو تنگ کرتے اور اپنی شرارتوں سے ہر وقت انہیں بے چین رکھتے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان لوگوں سے ایک معاہدہ کر رکھا تھا کہ تم ہماری مخالفت نہ کرو ہم تمہاری مخالفت نہ کریں گے تم ہمارے دشمنوں کو مدد نہ دو ہم تمہارے دشمنوں کو مدد نہ دیں گے وغیرہ۔ یہ لوگ بڑے عہد شکن اور بے وفا واقع ہوئے تھے آخر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کو حکم دیا کہ مدینہ چھوڑ کر وادی خیبر میں جا کر مقیم ہو جاؤ۔ یہ وادی مدینہ منورہ سے کئی منزل شمال مشرق کے رخ ایک پہاڑی سلسلہ کے درمیان واقع ہے۔ جہاں ایک چھوٹا سا قصبہ تھا جہاں باغات تھے اور پانی کے چشمے۔ ان لوگوں نے یہاں پہنچ کر سوچا کہ اس وقت تمام عرب میں شارع علیہ السلام کے مخالفین موجود ہیں اور موافقین کی تعداد سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ آج تک صرف قریش نے مسلمانوں کی مخالفت کی ہے اور ان سے لڑائیاں لڑی ہیں۔ مگر وہ اکیلے کچھ نہیں کر سکے۔ اگر تمام مخالف طاقتیں سیاسی اتحاد قائم کر کے ایک ہی وقت میں مدینہ پر پل پڑیں تو پھر مسلمان مقابلے کی تاب نہیں لا سکیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اولا" تو جا کر قریش کو اکسایا اور جنگ کے لئے آمادہ کیا اور اس کے بعد دیگر قبائل عرب میں سے جس کو مناسب سمجھا دعوت دی سب نے اتفاق اور آمادگی کا اظہار کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں دس ہزار کا ایک بے پناہ لشکر تیار ہو کر جو ہر طرح مسلح تھا۔ مدینہ کی جانب بڑھا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو جو اس کی اطلاع

Marfat.com

ملی تو آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے مدینہ منورہ کے مشرقی جانب خندق کھودنے کا حکم دیا تاکہ مخالف فوجیں باسانی شہر میں داخل ہو کر قتل و غارت کا سلسلہ شروع نہ کردیں ایک ماہ تک محاصرہ قائم رہا اگرچہ جم کر لڑائی کا موقعہ نہ آیا۔ مگر طرفین تیراندازی اور سنگ باری کرتے رہے۔ آخر جبکہ اہل مدینہ بہت گھبرا گئے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی دعاؤں کو سنا اور اپنی قدرت کاملہ سے ایک ایسی ہوا بھیج دی جو سخت سرد اور تیز تھی۔ اہل عرب زیادہ سردی اور تیز ہوا کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اس ہوا اور سردی نے ان کے دل توڑ دیئے اور محاصرہ اٹھانے پر ان کو مجبور کر دیا۔ اہل عرب کو اسلام کے مقابلہ پر یہ وہ شکست تھی کہ اس کے بعد ان کو کبھی جرات نہ ہوئی کہ وہ کوئی سیاسی اتحاد قائم کر کے اسلام کا مقابلہ کر سکیں۔ مسلمانوں کو معلوم ہو چکا تھا کہ اس سلسلے میں سب سے زیادہ شرارت بنی النضیر کے یہود کی ہے لہٰذا ان کو باقاعدہ نوٹس دیدیا گیا کہ سرزمین عرب سے نکل جاؤ۔ ادھر مسلمانوں کو بھی حکم دیدیا گیا کہ جزیرہ نما عرب سے یہود اور نصاریٰ کو قطعاً نکال دو۔ چنانچہ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ہمیں عرب میں نہ کوئی یہودی قبیلہ نظر آتا ہے نہ عیسائی ان قبائل عرب کا مسلمانوں نے جو مقابلہ کیا وہ تاریخ عرب میں غزوہ خندق کے نام سے مشہور ہے۔

اس سورۃ میں زیادہ تر تمدنی و معاشرتی تعلیم ہے اور ترک رسوم و توہمات پر زور دیا گیا ہے اس لئے تمدن و معاشرت کے اصولوں سے واقف ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی! مخالفوں اور منافقوں کی ریشہ دوانیوں سے قطعاً نہ ڈرو۔ ڈرنے کے لائق اس خدائے یگانہ کی ذات ہے جو سب کا معبود برحق اور حاکم اعلیٰ ہے۔ اسی طرح بات بھی مانو تو پروردگار عالم کی مانو۔ جو تم سب کا پرورش کرنے والا ہے فرمایا انسان کے سینہ میں ایک ہی دل ہے اس کے شایان شان صرف یہ بات ہے کہ وہ اخلاق و محبت سے کام لے اور کفر و نفاق کو قریب تک نہ آنے دے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تم غصے میں آکر بسا اوقات اپنی بیویوں سے کہہ دیتے ہو کہ تم ہم پر اسی طرح حرام ہو جس طرح ہماری مائیں ہم پر حرام ہیں تم نے اس رسم کا نام ظہار رکھا ہوا ہے اور سختی سے اس کی پابندی کرتے ہو۔ دیکھو محض تمہارے کہنے سے تمہاری بیویاں مائیں نہیں بن جاتیں۔ ماں وہی ہوتی ہے جس کے بطن سے تم پیدا ہوتے ہو۔ ایسی قسمیں مت کھایا کرو طلاق کا یہ طریقہ مستحسن نہیں۔ اسی طرح

خوشی کے عالم میں تم منہ بولے بیٹوں کو بیٹا بنا لیتے اور اپنی جائیداد کا وارث ٹھہرا لیتے ہو۔ یہ بھی درست نہیں اس قدیم رسم کو بھی چھوڑ دو۔ تمہارے بیٹے وہی ہیں جو تمہاری صلب سے ہیں۔ اپنے لے پالکوں اور منہ بولے بیٹوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارا کرو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے پہلے جو لوگ ان غلطیوں کے مرتکب ہو چکے ہیں اگر وہ آج سے باز آ جائیں تو ان سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد تمام مسلمانوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ دیکھو نبی کو اپنی جانوں سے بھی عزیز تر جانو۔ اور نبی کی بیویوں کو اپنی مائیں سمجھو۔ پھر فرمایا کہ خون کے رشتہ داروں کا اوروں کی نسبت درجہ بدرجہ زیادہ حق ہوتا ہے۔ رشتہ داروں کے علاوہ دیگر مومن دوستوں کے ساتھ اگر دوستی کا ثبوت دینا ہو تو بوقت وفات اپنی جائیداد میں سے کچھ تھوڑے بہت حصے ان کے لئے ان کے حق میں وصیت کر جاؤ۔ فرمایا! اے پیغمبر اسلام! آپ سمیت تمام رسولوں سے ہم نے اول ہی روز یہ عہد لے لیا تھا کہ میرے احکام پر خود عمل پیرا ہو گے اور اپنی امتوں کو عمل کی ترغیب دو گے۔ سو اس بات کو ہر وقت پیش نظر رکھو۔

ترجمہ آیات ۹-۲۰:- اے ایمان والو! اللہ کے احسان کو یاد کرو جب تمہارے اوپر لشکروں کے لشکر چڑھ آئے تھے تو ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم دیکھتے نہ تھے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھتا ہے۔ جب وہ تمہارے اوپر کی طرف سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے اور (مارے خوف کے) تمہاری آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے تھے اور خدا کی نسبت تم طرح طرح کے گمان کرنے لگے تھے۔ اس موقع پر مسلمانوں کی آزمائش کی گئی اور انہیں شدید زلزلہ میں ڈال دیا گیا اور یاد کرو جب منافقوں اور ان لوگوں نے جن کے دلوں میں مرض تھا کہنے لگے تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے جو وعدہ کیا ہے وہ تو محض فریب ہے اور (یاد کرو) جب ان میں سے ایک فریق نے کہا تھا کہ اے مدینہ والو! تم (ان کے مقابلہ پر) نہیں ٹھہر سکو گے سو واپس چلے جاؤ ان میں سے ایک گروہ نے پیغمبر سے اجازت چاہی کہنے لگے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں تھے وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے اور اگر (دشمن) شہر کے اطراف و جوانب سے ان پر گھس آئیں پھر ان سے فساد برپا کرنے کو کہا جائے تو وہ فساد برپا کر دیں اور اپنے گھروں میں تھوڑا ہی ٹھہریں۔ حالانکہ انہوں نے پہلے

اللہ سے عہد کر رکھا تھا کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے (اور یاد رکھو کہ) اللہ کے عہد کی بابت باز پرس کی جائے گی کہہ دیجئے کہ اگر تم موت یا قتل سے بھاگے تو بھاگنا تمہیں نفع نہیں دے گا اور اس صورت میں تمہیں کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہوگا۔ کہئے کون ہے جو اللہ سے تمہیں بچا لے گا اگر وہ تمہیں تکلیف دینا چاہے یا تم پر مہربانی کرنا چاہے (تو کون اس کو ہٹا سکتا ہے) اور اللہ کے سوا کسی کو نہ اپنا دوست پائیں گے نہ مددگار۔ اللہ تم میں سے ان کو خوب جانتا ہے جو (لڑائی میں شریک ہونے سے) روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہماری طرف چلے آؤ اور وہ لڑائی میں شریک نہیں ہوتے مگر تھوڑے۔ تمہارے حق میں بخیل ہیں پھر جب خوف کا موقع آتا ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کو اس طرح دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھیں اس شخص کی طرح گھومنے لگتی ہیں جس پر سکرات کی بیہوشی طاری ہو۔ مگر جب خوف دور ہو جاتا ہے تو وہ مال غنیمت کی حرص میں تیز زبانوں سے تمہیں طعنے دینے لگتے ہیں یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں سو اللہ نے ان کے تمام اعمال کو اکارت کر دیا اور اللہ کے لئے آسان (سی بات) ہے۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ فوجیں ابھی تک نہیں گئیں اور اگر لشکر (پھر) آموجود ہو تو یہ چاہیں گے کہ دیہات میں کسی طرف کو نکل جائیں اور (وہاں بیٹھے) تمہارے حالات پوچھتے رہیں اور اگر تمہارے ساتھ رہتے ہوں تو جنگ میں حصہ نہ لیں مگر کم۔

شرح:۔ اس رکوع سے غزوہ خندق کے حالات شروع ہوتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! اس وقت کو یاد کرو جب چاروں طرف سے مخالفین نے تمہیں مدینہ منورہ میں محصور کر لیا تھا۔ وہ پہاڑوں کی بلندیوں اور وادیوں کی نشیبوں کی طرف سے تم پر آکودے تھے اور تمہارا ناک میں دم کر دیا تھا یہاں تک کہ تمہارے ایمان بھی ڈگمگانے لگے تھے اور تمہاری آنکھیں پتھرا گئی تھیں یہ ایک سخت ابتلا تھی جس نے تمہیں سر سے پاؤں تک ہلا دیا تھا اور منافق کہتے سنے جاتے تھے کہ ہم سے جو وعدے اللہ اور رسول نے کئے تھے وہ محض فریب اور دھوکا پر مبنی تھے بعض یہ کہتے سنے گئے کہ مدینہ والو! تم ان قبائل عرب کے مقابلہ پر کھڑے نہیں ہو سکتے جاؤ اپنے اپنے گھروں میں جا کر بیٹھو۔ اور لڑائی کا خیال خام چھوڑ دو بعض لوگ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آتے اور کہتے کہ حضور ہمارے گھر بے حفاظت پڑے ہیں۔ کوئی رکھوالی کرنے والا نہیں ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم جا کر گھروں کی

Marfat.com

حفاظت کریں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ سب ان کے حیلے بہانے اور لڑائی سے فرار کی راہیں تلاش کرنے کے طریقے تھے۔ ورنہ ان کی کیفیت یہ ہے کہ کہیں اگر فتنہ و فساد کی آگ بھڑک رہی ہو تو یہ خواہ مخواہ اس میں کودنے کے لئے دوڑ آتے ہیں فرمایا یہ وہ منافق لوگ ہیں جنہوں نے بدر کی فتح کے بعد قسم کھائی تھی کہ کبھی اسلام کا ساتھ نہ چھوڑیں گے۔ مگر آج پھر غداری کر رہے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! موت سے کسی کو مفر نہیں ایک روز مرنا سب کو ہے۔ جب دنیا کی زندگی چند روزہ زندگی ہے اور اس کا ساز و سامان ناپائیدار ہے۔ تو پھر تم کیوں اس پر مرے مٹتے ہو۔ فرمایا ان لوگوں کا مطمع نظر زر طلبی اور دولت مندی ہے چنانچہ تم میں سے وہ لوگ جو زر طلب' جاہ پسند اور دولت کے بندے ہیں وہ اپنے بھائیوں اور تعلق والوں سے کہتے ہیں کہ ہماری جانب آؤ۔ لڑائیوں میں اپنی جان عزیز نہ گنواؤ۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان کا یہ کہنا محض حسد و بخل کی بنا پر ہے۔ چنانچہ جب لڑائی کا وقت آتا ہے تو ان لوگوں کی روح اس خیال سے پرواز کرنے لگتی ہے کہ کہیں ہم لڑائی میں کام نہ آ جائیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری دولت اور ہمارا مال و منال دھرے کا دھرا ہی رہ جائے۔ مگر جونہی لڑائی کا وقت ٹل جاتا ہے تو پھر باتیں بنانے لگتے ہیں اور اپنی بہادری' سیاست دانی اور اپنی خدمات کا راگ الاپنے لگتے ہیں۔ فرمایا ان لوگوں کے دلوں میں ایمان شمہ بھر نہیں ہوتا۔ لہٰذا ان کے سب اعمال رائیگاں جائیں گے خواہ بظاہر وہ عین شریعت کے مطابق ہوں۔ مگر چونکہ ان کا مقصد حصول رضائے الٰہی اور اظہار حق نہ تھا وہ تو اس کے ذریعے شکم پروری اور جاہ پسندی کے خواہاں تھے۔ اس کے بعد ان بزدل اور منافق لوگوں کی ذہنیت کا خاکہ کھینچا ہے جو مارے خوف و ہراس کے اس وقت بھی جبکہ قبائل کی فوجیں جا چکی تھیں۔ یہ خیال کر رہے ہیں کہ وہ ابھی نہیں گئے۔ فرماتا ہے کہ اگر فوجیں پھر لوٹ کر آ جائیں تو یہ لوگ شہر چھوڑ کر جنگلوں میں جا بسیرا کریں اور وہاں بیٹھ کر اہل شہر کی خبریں پوچھتے ہیں مگر کبھی میدان عمل میں آنے کی ہمت نہیں کر سکتے۔

ترجمہ آیات ۲۱-۲۷:- مسلمانو! تمہارے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور روز آخرت سے ڈرتے اور کثرت سے یاد الٰہی کیا کرتے تھے رسول اللہ کا عمدہ نمونہ موجود تھا اور جب ایمان والوں نے لشکروں کو دیکھا تو بول اٹھے کہ یہ تو وہی (موقع) ہے جس کا خدا اور اس کے رسول نے ہم سے پہلے وعدہ کر رکھا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا

اور اس بات نے ان کے ایمان اور اطاعت کو بڑھادیا۔ مومنوں میں سے بعض تو ایسے ہیں انہوں نے جو اللہ سے اقرار کیا تھا اسے سچا کر دکھایا سو ان میں سے بعض نے اپنی نذر پوری کر لی اور بعض ابھی منتظر ہیں اور انہوں نے (اپنے رویے میں) ذرہ برابر بھی تبدیلی نہیں کی۔ (یہ موقعہ اس لئے پیش آیا) تاکہ خدا سچے مسلمانوں کو ان کے سچ کا معاوضہ دے اور منافقوں کو اگر چاہے تو سزا دے یا ان کی توبہ قبول کرلے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اللہ نے کافروں کو ہٹا دیا وہ اپنے غصے میں بھرے ہوئے تھے کچھ بھلائی حاصل نہ کر سکے اور خدا نے مسلمانوں کو لڑائی کا موقع نہ دیا اور اللہ زبردست اور غالب ہے اور اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے مدد کی تھی ان کو ان کی گڑھیوں سے نیچے اتارا اور ان کے دلوں میں تمہاری دھاک بٹھادی بعض کو تم قتل کرنے لگے اور بعض کو قید کرلیا اور ان کی زمین اور ان کے گھر اور ان کے اموال اور (نیز) اس زمین کا جس میں ابھی تم نے قدم نہیں رکھا تھا تمہیں مالک بنادیا اور اللہ ہر بات پر قادر ہے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جو شخص اللہ کے سامنے پیش ہونے کی امید اور آخرت پر یقین رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے رسول کی اتباع کرے اور خدا کو ہر وقت یاد رکھے۔ دیکھو! قبائل عرب کی فوجوں کو دیکھ کر ہمارے رسول نے قطعاً کوئی گھبراہٹ اور پریشانی نہیں دکھائی اور خدا پر پورا بھروسہ اور کامل اعتماد رکھ کر اس نے مقابلہ کی تیاریاں شروع کر دی تھیں۔ عام مسلمانوں کو چاہئے تھا کہ وہ بھی اسی طرح جب ان افواج قاہرہ کو دیکھتے تو بول اٹھتے کہ خدا نے ہم سے جو وعدہ کر رکھا ہے وہ درست اور سچا ہے اسلام اور شارع علیہ السلام کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اس سے ان کے ایمان بڑھتے ہیں۔ فرمایا اے مسلمانو! تم میں سے بعض لوگ تو ایسے ہیں جو اللہ کے وعدوں کو سچ مانتے اور ان پر اعتقاد کامل رکھتے ہیں اور جان تک اس کی راہ میں دینے کو تیار ہیں۔

اللہ ایسے راست باز لوگوں کو ان کی راست بازی کا اجر دے گا اور منافق اگر توبہ کرلیں تو اگر چاہئے گا تو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو ان کی توبہ قبول کرکے معاف کر دے گا۔ باقی رہے توبہ نہ کرنے والے منافق کافر و منکر لوگ۔ جو محض حسد و بخل کی بنا پر کوئی نیکی کا کام نہیں کرتے اور ہمیشہ مسلمانوں سے برسرپیکار رہتے ہیں ان کے مقابلہ پر جنگ میں مسلمانوں کے لئے خدا کافی ہے۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ بنی قریظہ وغیرہ یہود جنہوں

نے اس غزوۂ خندق میں مسلمانوں کے خلاف افواج عرب کو مدد دی تھی اللہ نے ان کو تمہارے ہاتھوں قلعوں میں محصور کرایا۔ ان کے دلوں میں تمہارا رعب ڈالا۔ سو بعض کو تم نے ان میں سے قتل کیا اور بعض قیدی ہو کر تمہارے غلام بنے حاصل کلام اس غزوہ کے بعد مسلمانوں کو اللہ نے اپنی عنایت سے دیار عرب کا وارث اور اس کی زمین کا حاکم بنا دیا۔

ترجمہ آیات ۲۸۔۳۴:۔ اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کے ساز و سامان کی طلبگار ہو تو آؤ میں تمہیں ساز و سامان دوں اور خوش اسلوبی سے تمہیں رخصت کر دوں اور اگر تم خدا اور اس کے رسول اور عاقبت کے گھر کی خواہاں ہو تو تم میں سے جو نیکو کار ہیں اللہ نے ان کے لئے بڑے بڑے اجر تیار کر رکھے ہیں۔ اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی کھلی ہوئی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوگی اس کو دگنی سزا دی جائے گی۔ اور اللہ کے نزدیک یہ آسان ہے۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی ہم اس کو اس کا دہرا اجر دیں گے اور اس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔ اے نبی کی بیویو! تم دوسروں عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تمہیں پرہیزگاری منظور ہے تو نرمی اور لوچ سے بات نہ کیا کرو ورنہ وہ شخص کہ جس کے دل میں کھوٹ ہے وہ (غلط) توقعات پیدا کرے گا اور بات چیت کرو تو بچی تلی اور اپنے گھروں میں (جمی) بیٹھی رہو اور اگلے زمانہ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو' اور نماز ادا کیا کرو اور زکوۃ دیا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت شعار ہو اے پیغمبر کے گھرانے کے لوگو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور رکھے اور تمہیں ہر قسم کی آلائش روحانی و جسمانی سے پاک کرے اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں اور دانائی کی باتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو بلاشبہ اللہ ہر باریک سے باریک راز کو جاننے والا ہے اور پوری طرح باخبر ہے۔

شرح:۔ اس کے بعد میاں بیوی کے تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے عورت عورت ہی ہے خواہ وہ نبی کی بیوی ہو خواہ ولی کی۔ اس کے جنسی اوصاف میں بہت کم فرق واقع ہوگا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ازواج مطہرات گو حضور پرنور کی اطاعت کرتیں اور دل سے آپ کی عزت و تکریم کرتی تھیں مگر عام عورتوں کی طرح ان کے دل میں بھی خواہش ہوتی

کہ وہ اچھا کھائیں اچھا پہنیں اور آسانی کی زندگی بسر کریں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے سب نے اس چیز کا تقاضا شروع کیا۔ آہستہ آہستہ آپ اس مطالبہ کو برا محسوس کرنے لگے۔ تو یہ آیات مبارکہ نازل ہوئیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے سب سے اول حضرت عائشہ کو جا کر کہا کہ میں تمہیں ایک بات کہنا چاہتا ہوں تم جواب دینے سے پہلے اپنے ماں باپ سے بھی مشورہ کر لینا انہوں نے پوچھا کہ بات کیا ہے حضور نے یہ آیات پڑھ کر سنا دیں۔ انہوں نے جواب دیا اس میں ماں باپ سے پوچھنا کیا ہے میں نے اللہ کو اور اللہ کے رسول کو اختیار کیا اور دنیا و دنیا کے لوازمات کو چھوڑا۔ آپ نے اسی طرح تمام ازواج مطہرات کو کہا اور تمام نے یہی جواب دیا۔ اس کے بعد تمام زندگی بھر کوئی واقعہ ایسا ظہور پذیر نہ ہوا جس کی بنا پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ازواج مطہرات سے کوئی تکلیف پہنچتی۔ یہ آیات مبارکہ تمام مسلمان عورتوں کے لئے ایک زریں سبق ہے۔ مگر افسوس مسلمان کیا مرد اور کیا عورت سب قرآن سے اپنی نظر کو ہٹا چکے ہیں۔ ان کو کیا معلوم کہ میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار کرنے کے لئے بھی سورہ احزاب میں بے بہا اور نادر اصول بتائے گئے ہیں۔ اگر آج مسلمان عورتوں کے ذہن میں ان آیات کے مفہوم کو بٹھا دیا جائے تو موجودہ زمانہ کی اسی فیصدی معاشرتی و تمدنی مصیبتوں کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے یہاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ازواج مطہرات کو ان کی علو مرتبت کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ گو تم بھی عورتوں ایسی عورتیں ہو مگر ہمارے نبی کی زوجیت میں ہونے کی وجہ سے رتبہ و شان میں اور عورتوں سے کہیں زیادہ ہو پس اس شان خصوصی کی وجہ سے اگر تم نیک عمل کرو گی تو اوروں سے دگنا ثواب پاؤ گی اور اگر تم سے کوئی خطا سرزد ہو گی تو اوروں کی نسبت سزا بھی دگنی پاؤ گی۔ کیونکہ تم اقوام عالم کی عورتوں کے لئے نیکی اور پاکیزگی قلب کا نمونہ بننے والی ہو۔ آنے والی نسلیں تمہاری پاک زندگیوں کا مطالعہ کریں گی اور تمہارے نقش قدم پر چلنا اپنے لئے باعث فخر سمجھیں گی۔ اگر تم سے کوئی چھوٹی سی لغزش بھی ہو گئی تو آنے والی نسلیں اسے بطور سند پیش کر سکیں گی۔ جس کا باعث زیادہ تر تم ہو گی۔ سو اپنی ذمہ داری کو محسوس کرو اور ادنیٰ سے ادنیٰ بات کو سوچ سمجھ کر کرو اجمالی طور پر تنبیہہ کر دینے کے بعد اب چند قاعدے بتائے جاتے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے سے ان خطاؤں اور غلط کاریوں کے واقع ہونے کا کوئی اندیشہ ہی باقی نہیں رہتا جو

Marfat.com

ان مصائب کا باعث بن سکتی ہیں۔ یہ آیات اگرچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ازواج مطہرات کو مخاطب کرکے ارشاد کی گئی ہیں مگر ان کا حکم عام ہے اور تمام مسلمان عورتوں پر یکساں نافذ ہوتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ خدا سے ڈرو۔ غیر مرد سے بات کرتے وقت گفتگو ایسی جاذب و شیریں نہ کیا کرو کہ اس کا دل تمہاری طرف مائل ہو جائے۔ ہاں اگر تم اس سے کوئی بات کرنے پر مجبور ہو جاؤ تو تم مختصر اور مطلب کی بات ایسے انداز میں کرو کہ اس کو تمہارے متعلق برا خیال کرنے کی جرات ہی نہ ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ زمانہ قبل از اسلام میں جس طرح عورتیں مردوں کے سامنے ننگے منہ پھرا کرتی تھیں اور تمام اچھی بری مجالس میں ان کے ساتھ رہتی تھیں اب ایسا ہرگز ہرگز نہ کریں کیونکہ یہ چیز مجلسی و معاشرتی خرابیوں کا پیش خیمہ ہے۔ عورت کو گھر کی چار دیواری کے اندر اپنے فرائض کو ادا کرنا ہوتا ہے اسے گھر میں رہنا سیاست الٰہی میں وقت کاٹنا' نماز پڑھنا۔ اپنے مال کی زکوۃ دینا اور اللہ اور رسول کے دیگر احکام کی اطاعت کرنا چاہئے اور بس۔ فرمایا اگر تم اس بات پر عمل کرو گی تو روحانی بلا کی تمہارے پاس بھی نہ پھٹکے گی اور تمہارے اخلاق قطعاً" خراب نہ ہونگے۔ یاد رکھو کہ خدا سے تمہاری کوئی حرکت پوشیدہ نہیں وہ تمہارے دلوں کے بھیدوں سے بھی واقف ہے۔ ان آیات کریمہ کے اندر مسلمان عورت کے لئے ہزارہا سبق ہیں۔ مگر افسوس اس نے قرآن سے اپنی نظر ہٹالی اور یورپ کی اندھی تقلید پر مٹی چلی جارہی ہے۔

ترجمہ آیات ۳۵-۴۰:- بیشک اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں اور ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں اور فرمانبردار مردوں اور فرمانبردار عورتوں اور سچے مردوں اور سچی عورتوں اور صبر کرنے والے مردوں اور صبر کرنے والی عورتوں اور ڈرنے والے مردوں اور ڈرنے والی عورتوں اور خیرات کرنے والے مردوں اور خیرات کرنے والی عورتوں اور روزہ رکھنے والے مردوں اور روزہ رکھنے والی عورتوں اور پاک دامن مردوں اور پاک دامن عورتوں اور اللہ کو بہت بہت یاد کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لئے بخشش و مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو وہ اپنی رائے کو اس میں دخل دیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ کھلی گمراہی

Marfat.com

میں ہے۔ اور (یاد کیجئے) جبکہ آپ اس کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور آپ نے بھی احسان کیا کہہ رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ اپنے دل میں اس چیز کو چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں کے طعن سے ڈرتے تھے۔ حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس سے ڈریں پھر جب زید کی حاجت روائی ہو چکی اور وہ طلاق دے چکا آپ سے اس کا نکاح کر دیا تاکہ مسلمانوں کے لئے جب ان کے لے پالک اپنی بیویوں سے بے تعلق ہو جائیں تو (نکاح کرنے میں) کوئی دشواری نہ رہے اور خدا کی بات ہو کر رہتی ہے۔ پیغمبر کے لئے اس بات کے اختیار کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جو اللہ نے اس کے لئے ٹھہرادی جو لوگ پہلے ہو چکے ہیں ان میں یہی سنت الٰہی جاری تھی اور خدا کے ہر کلم کا اندازہ مقرر ہو چکا ہے۔ یہ سب وہ پیغمبر ہیں جو اللہ کے پیغاموں کو (لوگوں تک) پہنچاتے رہے اور اس سے ڈرتے رہے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور سب نبیوں میں آخری ہیں (خاتم النبیین ہیں)۔ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔

شرح:۔ مسلمان مردوں اور عورتوں کا جو تعلق خدا سے اور خدا کے رسول سے ہونا چاہئے اس کا ذکر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مسلمان مرد اور عورتیں جو اپنے سینوں کے اندر ایمان رکھتے ہیں خدا کی فرمانبرداری کرتے۔ ہمیشہ سچ بولتے' حق و صداقت کی خاطر مصائب برداشت کرتے' انکساری و خاکساری سے کام لیتے' اپنے ہم جنسوں پر احسان کرتے پاک دل' پاک زبان اور پاک جسم ہو کر رہتے ہیں۔ خدا کے ہاں ان کے مراتب بہت بلند ہیں۔ فرمایا یہ کسی مومن کی شان نہیں کہ جب اس کو اللہ اور اس کا رسول کوئی حکم دیدے تو وہ پھر اپنے اختیار کو کام میں لائے اور جو چاہے کرے بلکہ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی تمام خواہشات اور تمام نفع و نقصان خدا کے سپرد کر کے صرف اسی کا ہو رہے۔ خدا کے حکم کی خلاف ورزی میں وہ جو قدم اٹھائے گا وہ غلط ہوگا۔ اس کے بعد ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ زید بن حارث حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ایک غلام تھے جن کو حضورؐ نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ جاہلیت میں یہ رسم تھی کہ جو لوگ کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتے تھے اس کو اپنے صلبی بیٹوں کی طرح جائیداد کا وارث قرار دیتے۔ اللہ تعالیٰ اسلام میں اس رسم کو کوئی وقت

نہیں دینا چاہتا تھا اس واسطے حضور کو حکم دیا گیا کہ لے پالکوں کو صلبی بیٹوں کی طرح قرار نہیں دیا جا سکتا چنانچہ اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ایک اور دقت پیش آئی زید کی شادی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی پھوپھی زاد بہن زینب بنت حجش سے ہوئی تھی وہ کئی وجوہ کی بنا پر زید سے نباہ نہ کر سکیں۔ میاں بیوی کے درمیان ہر روز تکرار ہوتا اور دونوں آئے دن حضور کے پاس شکایتیں لاتے۔ ادھر زید کی یہ حالت تھی کہ وہ خدائے عزوجل کے ہاں بھی عزت و اکرام رکھتا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا بھی محبوب تھا اور زینب خاندانی تعلقات کی بنا پر حضورؐ کی بڑی قریبی اور آپ کی عنایات کی خاص طور سے مستحق تھیں۔ حضورؐ کسی کی دل شکنی بھی نہیں چاہتے تھے نہ اسلام جور و ظلم کا کوئی قانون نافذ کرنا چاہتا تھا لہٰذا بڑی لمبی سوچ بچار کے بعد حضور نے ایک دن زید کو سمجھایا کہ جب تم میاں بیوی خوشی اور اتفاق کی زندگی بسر نہیں کر سکتے اور ایک دوسرے کے غم خوار و مونس نہیں بن سکتے تو میرے خیال میں ایسی شادی تمہارے لئے بجائے رحمت کے زحمت ہوگی۔ سو تم کو میرا مشورہ یہ ہے کہ اولاً تو تم اپنی انتہائی کوشش ایک بار اور کر دیکھو کہ زینب تمہاری زوجیت ہی میں رہے اگر تمہاری کوششیں بے سود ثابت ہوں تو تم اسے طلاق دیدو کہ وہ بھی اس عذاب سے چھٹے اور تم بھی اس دماغی پریشانی سے نجات پاؤ۔ خدا کی مرضی زید کی مساعی ثمر آور ثابت نہ ہوئیں اور اس نے حضورؐ کے مشورے سے زینب کو طلاق دیدی اب زینب کی حالت بھی عجیب تھی زید کے ساتھ اس کی شادی کا باعث حضورؐ تھے اور حضورؐ کی اجازت سے اسے طلاق ملی تھی۔ زید لوگوں میں حضورؐ کا لے پالک مشہور تھے۔ سو اگر زینب کا نکاح کسی اور شخص سے کیا جاتا تو یہ امر خود حضورؐ علیہ الصلوۃ والسلام اسلام اور زینب تینوں کے لئے بے عزتی کا باعث ہوتا اور اگر حضورؐ خود اسے اپنی زوجیت میں لیتے تو لوگوں کے اعتراضات سے ڈرتے تھے۔ کیونکہ جاہلیت کی رسم و رواج کی رو سے لے پاک کی بیوی سے نکاح نہیں کیا جا سکتا۔ الغرض عجیب کش مکش کا عالم تھا۔ مگر اس تمام الجھن کا سلجھاؤ یہی تھا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام زینب کو اپنے نکاح میں لے لیتے! اس مشکل کا حل انسانی طاقت سے باہر تھا۔ چنانچہ وحی نازل ہوئی۔ خدا کا حکم آ گیا اور مسئلہ بالکل صاف ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہیں بتایا جا چکا ہے کہ منہ بولے بیٹوں پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہو سکتا جو صلبی بیٹوں پر عائد ہوتا ہے سو تم ان کی بیویوں سے نکاح کر سکتے ہو اور اب

Marfat.com

جو تم یہ خیال کرتے ہو کہ اگر زینب تمہارے ہی نکاح میں آئے تو موجودہ مشکلات حل ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی درست ہے اور ہماری جانب سے تمہیں اجازت ہے کہ اس سے نکاح کر لو تاکہ نہ زینب کی دل شکنی ہو نہ زید کی اور معاملہ سلجھ جائے فرمایا جب ایک طرف دینی مسائل پیش نظر ہوں اور دوسری طرف رسم و رواج کی پابندیاں تو لوگوں کے ڈر سے رسم و رواج پر چلنا مصلحت دین کے خلاف اور خدا کی ناراضگی کا موجب ہے۔ انسان اگر ہمیں چھوڑ کر کسی دوسرے سے ڈرے تو وہ ظالم و ناانصاف ہے۔ حق یہی ہے کہ ہم سے ڈرو فرمایا! اس طرح یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ اللہ نے جو چیزیں نبی کے لئے فرض قرار دی ہوئی ہیں نبی کو ان کے بجالانے میں قطعاً" کوئی باک نہیں ہوتا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اگرچہ نرینہ اولاد سے محروم رکھا گیا تھا لیکن اس کے نعم البدل میں تمام دنیا کا روحانی باپ بنا دیا گیا ہے۔ نیز ہم نے آپ کو دنیا کی طرف آخری پیغام دے کر بھیجا ہے۔ جس میں کسی ترمیم و تنسیخ کی ضرورت نہ ہوگی آپ خاتم النبیین ہیں اور تاقیامت اب دنیا میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔ فرمایا مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں' موجودہ اور آئندہ ہونے والی ہر شے کو بخوبی جانتا ہوں۔ میرا فیصلہ آخری فیصلہ ہے۔ یہی سب سے بہتر و موزوں ہے۔

ترجمہ آیات ۴۱-۵۲:- اے وہ لوگو جو ایمان لے آئے ہو خدا کو بہت بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح و تقدیس بیان کرو وہی ہے جو تم پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لائے اور ایمان والوں کے حق میں بہت مہربان ہے۔ جس دن وہ اس سے ملیں گے ان کو "سلام علیکم" کہہ کر پکارا جائے گا اور خدا نے ان کے لئے عمدہ اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی! ہم نے آپ کو شاہد' خوشخبری دینے اور آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کے حکم کے مطابق آپ لوگوں کو اللہ کی طرف پکارنے والے اور ایک روشن چراغ ہیں اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان پر اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہونے والا ہے اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانئے گا اور نہ ان کی ایذا دہی کا خیال کیجئے گا اور اللہ پر توکل کیجئے اور خدا کی کارسازی بس ہے۔ اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں کو نکاح میں لاؤ اور پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدو تو تمہاری طرف سے ان پر عدت میں بیٹھنا ضروری نہیں کہ تم اس کو شمار کرنے لگو۔ سو انہیں کچھ دے دلا کر حسن سلوک سے رخصت کر دو۔ اے نبی! ہم نے آپ کے لئے وہ

Marfat.com

بیویاں حلال کر دی ہیں جن کے مہر آپ نے ادا کر دیئے ہیں۔ وہ عورتیں بھی لونڈیاں ہیں جو اللہ نے آپ کو غنیمت میں دلوادی ہیں اور آپ کے چچا کی بیٹیاں اور آپ کی پھوپھیوں کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی بیٹیاں اور آپ کی خالاؤں کی بیٹیاں جو آپ کے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں اور وہ مومن عورت بھی (آپ کے لئے حلال ہے) جو اپنے کو پیغمبر کے لئے مفت پیش کر دے اگر پیغمبر اس کو اپنے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ حکم آپ سے خاص ہے۔ مسلمانوں کے لئے نہیں ہم نے ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے بارے میں باتیں فرض قرار دی ہیں وہ تمہیں معلوم ہیں (یہ اجازت خاص اس لئے ہے) تاکہ آپ کے لئے کوئی دشواری نہ ہو۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ ان میں سے جس کو آپ چاہیں اپنے سے دور رکھیں اور جس کو چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جن کو آپ نے الگ کر رکھا تھا ان میں سے پھر کسی کو طلب فرمالیں تو بھی آپ پر کچھ گناہ نہیں اس سے زیادہ توقع ہے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور آزردہ خاطر نہ ہوں گی اور آپ جو کچھ ان کو عطا فرمائیں گے وہ سب کی سب اس پر راضی رہیں گی اور اللہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے جانتا ہے وہ علیم اور بردبار ہے۔ اس کے علاوہ اور عورتیں ان کے لئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان کو بدل کر دوسری عورتیں کر لو اگرچہ ان کا حسن تجھے بڑا اچھا معلوم ہو۔ مگر جو آپ کی لونڈی ہو اور اللہ ہر چیز کا نگران ہے۔

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے لوگو! میرے احکام تمہارے لئے عین باعث رحمت ہیں۔ خدا خود اپنے بندوں پر مہربان ہے اور ان کی خیر خواہی چاہتا ہے تمہیں بھی چاہیے کہ اللہ کو یاد کرتے رہو اسے کسی دم فراموش نہ کرو دیکھو وہ ہر وقت تم پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے ملائکہ ہر لحظہ تمہارے لئے اس کی بارگاہ میں رحمت کے طلبگار رہتے ہیں۔ خدا تمہاری خیر خواہی میں اتنا کوشاں ہے کہ تمہاری جہالت کی تاریکیوں کو دور کرنے کے لئے علم و عرفان کا نور دنیا میں پھیلاتا ہے۔ مگر تم ہو کہ دوڑ دوڑ کر اندھیروں میں جا کر چھپتے ہو۔ علاوہ ازیں اگر تم دنیا میں مومنانہ و مطیعانہ زندگی بسر کرو تو آخرت میں جب تم اس کے روبرو پیش ہو گے تو وہ تمہیں خوش آمدید کہے گا اور تمہاری فرمانبرداری کا نہایت اچھا اجر دے گا۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے خطاب ہوتا ہے کہ اے نبی! ہم نے آپ کو ان لوگوں کو راہ راست پر ڈالنے کے لئے بھیجا ہے۔ سو ان کو ایک طرف تو

Marfat.com

فرمانبرداری کے خوشگوار نتائج سے آگاہ کرو اور دوسری طرف نافرمانی کی سزا سے ڈراؤ اور ان کے اعمال کا جائزہ لیتے رہو۔ فرمایا! اے پیغمبر! منکر و منافق لاکھ کوشش کریں آپ کو ان کی طرف مائل نہیں ہونا چاہئے ان کی ایذادہی سے ڈرنا چاہئے۔ ان مواعظ حسنہ کے بیان کرنے کے بعد پھر میاں بیوی سے متعلق مسائل کی طرف توجہ کی ہے اور فرمایا ہے کہ حسن سلوک کو کبھی ہاتھ سے نہ دینا چاہئے یہاں تک کہ اگر دو مسلمان میاں بیوی آپس میں نکاح کرلیں مگر شب باشی سے پہلے ہی طلاق کی نوبت آجائے تو نہایت اچھے سلوک سے کچھ دے دلا کر رخصت کردو اور زیادتی نہ کرو اس کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو عورتوں سے نکاح کے سلسلہ میں اجازت دی ہے کہ آپ فلاں فلاں قسم کی عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو۔ یہ چیز ترجمہ میں بالکل عیاں ہے اور کسی شرح کی محتاج نہیں اس مقام پر لوگوں نے حضورؐ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ آپ کو نعوذ باللہ عورتوں کی بڑی چاہت تھی چنانچہ جہاں عام مسلمانوں کو چار عورتیں زیادہ سے زیادہ بیک وقت نکاح میں رکھنے کی اجازت تھی آپ نے نو تک نکاح میں رکھی ہیں۔ جن میں سے بعض غیر رشتہ دار مسلمان بعض رشتہ دار و بعض آزاد شدہ مسلمان لونڈیاں تھیں قرآن نے ان تینوں قسم کی عورتوں کو حضور کے نکاح کے لئے جائز قرار دیا ہے۔ اس قدر عورتوں کے نکاح میں لے آنے کا مقصد یہ تھا کہ جہاں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں مرد آ آ کر دینی مسائل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھتے تھے وہاں عورتوں کو بھی عورتوں سے متعلق مسائل کے سیکھنے کی ضرورت تھی اور اس کا بہترین طریق یہی تھا کہ چند عورتوں کو نکاح میں لے کر ان کو پوشیدہ مسائل سے آگاہ کیا جائے اور وہ اور مسلمان عورتوں کو یہ باتیں سکھائیں پھر ہر قسم کی عورت جوان' بوڑھی' آزاد' غلام' سفید' سیاہ سے سلوک کر کے دکھانا تھا اور رہتی دنیا تک سبق دینا تھا کہ میاں بیوی کا نباہ یوں ہوتا ہے ازواج مطہرات کے معاملہ میں ہدایات صادر کرنے کے بعد اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ عورتیں جن سے آپ گزشتہ چند روز سے ناراض ہیں ان سے جس کسی کو چاہیں اپنے پاس رکھیں اور جس کسی کو چاہیں علیحدہ کردیں۔ چاہئے کہ آپ انہیں نہایت دانش مندی سے خدا کی بتائی ہوئی راہ پر چلائیں اور آپ کو یہ اصول اور قوانین اس واسطے بتائے گئے ہیں کہ ان پر چل کر عورتوں کی آنکھیں ان کی طرف سے ٹھنڈی رہیں اور آپ رنج و غم میں نہ پڑیں مطلب یہ ہوا کہ جو لوگ قرآن کے ان بتائے

Marfat.com

ہوئے قوانین کو اپنی ازدواجی زندگی پر منطبق نہ کریں گے وہ امن وچین کی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ اس دعویٰ کی صداقت آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو جو اب بھی دنیا قرآن حکیم ہی کی بتائی ہوئی راہ کو اختیار کرے۔ فرمایا کہ جو مستورات اس معیار پر پوری نہ اتریں ان کو زوجیت میں قطعاً" نہ لو۔ خواہ حسن و شکل اور مال و منال کی وجہ سے ان میں تمہارے لئے کتنی ہی کشش کیوں نہ ہو۔

ترجمہ آیات ۵۳-۵۸:- اے ایمان لانے والو! تم پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر یہ کہ تمہیں اجازت دیدی جائے اس طرح نہیں کہ کھانا پکنے کے منتظر رہو۔ بلکہ جب تمہیں بلایا جائے اس وقت جاؤ پھر جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور بات چیت کی دلچسپی میں نہ بیٹھے رہو۔ تمہاری یہ باتیں نبی کو ناگوار معلوم ہوتی ہیں۔ مگر وہ لحاظ سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا اور اگر تمہیں ان سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ یہ بات تمہارے اور ان کے دلوں کے پاک رہنے کا عمدہ ذریعہ ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو ایذا دو اور نہ یہ جائز ہے کہ اس کے بعد کبھی اس کی بیویوں سے نکاح کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ بڑے گناہ کی بات ہے خواہ تم کسی بات کو ظاہر کرو خواہ اسے پوشیدہ رکھو اللہ تو ہر بات کو نہایت اچھی طرح جانتا ہے۔ اپنے باپوں' اپنے بیٹوں' اور اپنے بھائیوں نیز اپنے بھتیجوں' اپنے بھانجوں اور اپنی (ہم جنس) عورتوں اور لونڈیوں کے سامنے بلا پردہ آنے میں ان پر کوئی گناہ نہیں اور تم اللہ سے ڈرتے رہو بلاشبہ اللہ ہر بات کو دیکھتا اور جانتا ہے اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان لانے والو! تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔ بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں۔ اللہ نے دنیا اور آخرت میں ان کو ملعون قرار دیا ہے اور ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر اس کے کہ وہ کوئی گناہ کریں ایذا دیتے ہیں وہ بہتان عظیم اور اثم مبین کے ارتکاب کا بار اٹھاتے ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں ان آداب کا ذکر کیا ہے جو عوام الناس کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر ملحوظ خاطر رکھنے چاہئیں۔ فرمایا اکثر ہوتا ہے کہ ہمارا نبی تمہیں اپنے دسترخوان پر کھانے کی دعوت دیتا ہے۔ سو جب تم آپ کے گھر جاؤ تو اجازت

Marfat.com

حاصل کئے بغیر اندر مت داخل ہو۔ خواہ تمہیں خاص طور پر ہی کیوں نہ بلایا گیا ہو۔ پھر جب تمہیں بلایا جائے تو بلا چون و چرا حاضر خدمت ہو جایا کرو جب کھانے سے فارغ ہو چکو تو اجازت حاصل کر کے چلے جاؤ یہ نہ ہو کہ گھر میں بیٹھے اپنی باتوں میں لگ جاؤ اور اہل خانہ کے لئے تکلیف کا باعث بنو کیونکہ ایسی باتوں سے اہل خانہ خصوصاً ہمارے نبی کو جو تم سب میں زیادہ حساس طبیعت رکھتے ہیں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ مگر وہ شرم کی وجہ سے تمہیں کچھ نہیں کہتے اور اگر تمہیں ازواج نبی سے بات کرنے کی ضرورت پڑے تو روبرو ہو کر بات نہ کرو ہمیشہ پس پردہ ہو کر بولو کیونکہ عورت و مرد کے درمیان جس قدر زیادہ پردہ ہو جس قدر زیادہ بعد و عزلت ہو اسی قدر زیادہ بے حیائی منکر و فواحش کا کم خدشہ ہو گا۔ اسی طرح تم دونوں کے دل پاک و صاف رہیں گے اور گناہ سے آلودہ نہ ہوں گے۔ دیکھو مسلمانو! تم کوئی ایسی حرکت نہ کرو اور کسی ایسے فعل کا ارتکاب نہ کرو جو ہمارے رسول کی اذیت کا باعث ہو۔ آپ کی ازواج مطہرات کو بھی ان کے بعد کبھی اپنے نکاح میں نہ لو کیونکہ یہ امر بھی آپ کی شان کے منافی اور تمہاری طرف سے ایک گستاخی کا موجب ہو گا۔ دیکھو ہمارے رسول کی ازواج مطہرات اپنے باپوں' اپنے بیٹوں' بھائیوں' بھتیجوں' بھانجوں ہم جنس عورتوں اور لونڈیوں کے علاوہ کسی کے سامنے کھلے منہ نہ آئیں ان کو چاہئے کہ وہ اور لوگوں سے بھی زیادہ اللہ سے ڈریں اور اس کے حدود کو قائم رکھنے میں سب سے زیادہ پیش پیش ہوں۔ فرمایا ہمارا رسول ہمیں اس قدر محبوب ہے کہ ہم ہروقت اس پر رحمت نازل کرتے رہتے ہیں اور ہمارے فرشتے بھی آپ کے حق میں ہر لحظہ رحمت کے طلبگار رہتے ہیں سو تمہارا بھی فرض ہے کہ تم فرشتوں کی طرح آپ کے حق میں ہم سے طالب رحمت رہو اور ہر دو جہان میں آپ کی سلامتی کے خواہاں رہو مگر اس کے برخلاف اگر تم سے کوئی خفیف سے خفیف بھی ایسی حرکت ہو گی جس سے ہمارے رسول کو اذیت پہنچے یا پہنچ سکتی ہو تو ہم تمہیں سخت ترین اور رسوا کن عذاب دیں گے۔ کیونکہ ہمارے رسول کو ایذا دینا ہمیں ایذا دینے کے مترادف ہے سو ایسی بڑی غلطی کے ارتکاب سے بچو۔

ترجمہ آیات ۵۹ - ۶۸:- اے نبی! اپنی بیویوں' اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی چادروں کے گھونگھٹ نکال لیا کریں اس طرح ان کی

Marfat.com

پہچان میں آسانی ہوگی اور انہیں ایذا نہ پہنچے گی۔ اللہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔ اگر منافق لوگ اور وہ جن کے دلوں میں روگ ہے نیز وہ جو جھوٹی افواہیں مدینہ میں اڑاتے ہیں باز نہ آئے تو ہم آپ کو ان پر مسلط کردیں گے پھر وہ اس شہر میں آپ کے پاس نہ رہنے پائیں گے مگر چند روز کفر کی حالت میں جہاں کہیں جا کر ٹھہریں گے پکڑ دھکڑ ہوگی اور مارے جائیں گے۔ جو لوگ قبل ازیں گذر چکے ہیں ان میں بھی عادت الٰہی یہی رہی ہے اور تو عادت الٰہی میں کبھی تبدیلی نہیں پائے گا۔ (اے پیغمبر!) لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے اور آپ کیا جانیں کہ شاید قیامت جلد ہی واقع ہونے والی ہے۔ بیشک اللہ نے کافروں کو ملعون قرار دیا ہے اور ان کے لئے دہکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے کوئی دوست اور کوئی مددگار وہ نہ پائیں گے۔ جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے وہ کہیں گے کہ اے کاش! ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی سو انہوں نے ہم کو گمراہ کیا۔ خدایا! ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت کر۔

شرح:۔ اس رکوع میں ازواج مطہرات اور اہل بیت اور عام مسلمان مستورات کو پردے کا حکم دیا جاتا ہے۔ پردے کے حکم کے نفاذ سے پہلے عرب عورت اسی طرح ننگے منہ مردوں کے دوش بدوش کام کرتی بازار میں سودا سلف خریدنے جاتی۔ کھیتی باڑی کے معاملات میں خاوند کی مدد کرتی۔ قبائل کی لڑائی میں مردوں کو ہر ممکن مدد دیتی۔ جس طرح برصغیر میں آج کل بعض غریب طبقات کی عورتیں مردوں کو محنت و مزدوری میں مدد دیتیں اور ننگے منہ ادھر ادھر آتی جاتی ہیں۔ اسلام آیا تو ابتداء میں بعض حلقوں میں اس کی بڑی مخالفت ہوئی۔ جب تک مسلمانوں کو اکثریت نصیب نہ ہوئی اور سیاسی تفوق نہ حاصل ہو سکا اعدائے دین طرح طرح سے ستایا کرتے۔ چنانچہ مدینہ منورہ کی بات ہے جہاں مسلمانوں کو دو قسم کے دشمنوں یعنی منافقوں اور منکروں سے مقابلہ کرنا پڑتا تھا کہ جب مسلمان عورتیں قضائے حاجت کو باہر جاتیں تو یہ لوگ طرح طرح سے چھیڑ خوانی کرتے۔ چونکہ مدینہ ابھی ایک چھوٹی سی بستی تھی اور لوگوں کو قضائے حاجت کے لئے باہر جانے کی عادت تھی جیسا کہ اب بھی چھوٹی چھوٹی آبادیوں میں یہی رواج ہے۔ اس وقت اس کا کوئی

حل نظر نہ آتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ازواج مطہرات کو ایک دو دفعہ تنبیہہ کی کہ تم باہر مت نکلو۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے بھی التجا کی کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کو روک دیں کہ وہ باہر نہ نکلا کریں منافقوں اور منکروں کو اس بات سے روکا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم لونڈیاں سمجھ کر ان کو چھیڑتے ہیں۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ آیت نازل ہو گئی۔ کہ اے نبی! تمام ازواج مطہرات اور اہل بیت اور مسلمانوں کی مستورات کو حکم دیدیں کہ وہ باہر جائیں تو اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا کریں۔ اس حکم کے تحت میں لونڈیاں نہیں آئیں۔ فرمایا کہ تمہارا ایسا کرنے سے تم لونڈیوں سے الگ پہچان پڑو گی اور تمہیں ستانے کی کوئی جرات نہ کرے گا۔ اگر ستائے گا تو یہ بہانہ نہ کر سکے گا۔ حاصل کلام ان آیات کے ذریعہ ایک ایسا حکم دیا گیا ہے۔ جس سے مسلمان عورت اپنے آپ کو مردوں سے چھپائے اور ان کے دوش بدوش چلنا پھرنا تو درکنار' ان سے اس وقت تک بات نہیں کر سکتی جب تک ان کی زینت پوشیدہ اور پہچان مشکل نہ ہو۔ فرمایا کہ اگر عورتیں اپنے آپ کو پردہ میں نہ رکھیں تو وہ شرارت پسند طبقہ کی شر سے محفوظ نہیں رہ سکتیں۔

اس آیہء کریمہ میں انسانی دل و دماغ کی نفسانی کیفیات کو بہترین اور نہایت جامع الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے دل پاک اور مصفّٰی نہیں ہوتے جن کے دلوں میں کدورت اور اخلاقی امراض کا روگ ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی حیلے بہانے سے عورتوں کو ستانے کے درپے رہتے ہیں۔ لہٰذا ایسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں جن سے وہ اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکیں اور اس کا بہترین طریق پردے کو اختیار کرنا ہے۔

فرمایا جب تک انسان کو خدا کے روبرو حاضر ہونے کا یقین کامل نہ ہو جائے تب تک وہ احکام خداوندی کو مستعدی کے ساتھ تسلیم نہیں کرتا حساب کتاب' قیامت اور حشر و نشر کو مان لو تاکہ تم کو احکام خداوندی کے ماننے میں کوئی پس و پیش نہ ہو اور اس روز پچھتانا نہ پڑے۔

ترجمہ آیات ۶۹ - ۷۳ :- اے ایمان والو! ان لوگوں کی مانند نہ بنو جنہوں نے موسیٰ کو اذیت دی۔ پھر جو کچھ انہوں نے کہا تھا خدا نے اس سے موسیٰ کو بری ثابت کیا اور

وہ اللہ کے نزدیک بڑے معزز تھے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور بات کہو تو سیدھی اور پختہ وہ تمہارے اعمال کو سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے سو وہ عظیم الشان کامیابی حاصل کرتا ہے ہم نے آسمانوں پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر (خلافت ارضی کی) امانت پیش کی تو سب نے اس ذمہ داری سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اپنے ذمہ لے لیا۔ وہ بیشک بڑا ظالم اور نادان ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ جس طرح یہود نے موسیٰ علیہ السلام کو ستایا اور اس کی نافرمانی کی تھی تم اس طرح مطلق نہ کرنا تم نے دیکھ لیا ہے کہ موسیٰ ہمارے نزدیک بڑے وجیہ اور مکرم تھے۔ ہم نے ان تمام الزامات سے ان کو بری الذمہ ظاہر کیا جو لوگوں نے ان پر لگائے تھے۔ یہ نبی جو آخر الزمان اور افضل الرسل ہیں۔ یہ تو ہمارے نزدیک اور بھی زیادہ معزز ہیں سو تم آپ کی اطاعت کرو۔ سنو مسلمانو! تم اللہ سے ڈرو اور لغو باتوں میں مطلق نہ پڑو۔ جو بات کہو پختہ کہو تاکہ تم سے جو فعل صادر ہو وہ نیک ہو اور تم سے جو لغزش ظہور میں آئے خدا اسے معاف کر دے گا۔ دیکھو انسانی کامیابی کا منتہا یہی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا مطیع اور فرمانبردار ہو۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے انسان کو زمین پر اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے اور اس خلافت ارضی کو ہم نے آسمانوں پر زمین پر اور پہاڑوں پر بھی پیش کیا تھا مگر وہ اس کے متحمل نہ ہو سکے۔ ان میں افعال اختیاریہ کے بجالانے کا مادہ نہیں ہے۔ اس مادہ کا نہ ہونا زبان حال سے گویا اس ذمہ داری کو اپنے سر لینے سے انکار کر دینا ہے اور انسان میں اس کا مادہ ہونا گویا اقرار کرنا ہے چونکہ اس مادہ میں قوت غضبیہ و شہوانیہ بھی ہیں جو ظلم و جہل کی جڑ ہیں۔ اس واسطے انسان کو نادان ظالم کہا گیا ہے۔ فرمایا اب اس عظیم الشان بلند مرتبگی کے باوجود بھی انسان خدا سے منافقت برتے یا اس سے شرک کرے تو خدا ایسے لوگوں کو ضرور سزا دے گا اور ایمان لانے والے فرمانبردار مردوں عورتوں کو اپنے فضل و کرم سے ضرور نوازے گا کیونکہ وہ اپنی مخلوق کو بخشنے اور رحم کرنے والا ہے۔

Marfat.com

(٦٠) سورۃ الممتحنۃ (٩١)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں تیرہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ١-٦:- اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم ان کی طرف باہمی دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور حقیقت میں وہ اس (دین) حق سے جو تمہارے پاس اللہ کی جانب سے آیا ہے منکر ہیں۔ وہ رسول کو اور تم کو (محض) اس لئے باہر نکال رہے ہیں کہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو جو تمہارا رب ہے اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے نکلے ہو تو تم ان سے چپکے چپکے دوستی کی باتیں کیوں کرتے ہو اور تم جو کچھ پوشیدہ رکھتے اور ظاہر کرتے ہو مجھے اس کا پورا پورا علم ہے اور تم میں سے جو شخص ایسا کرے گا وہ اور بہک جائے گا۔ اگر وہ تم پر قابو پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں اور ایذا کے لئے اپنے ہاتھ چلائیں اور اپنی زبانیں بھی۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن تمہیں نہ تمہارے کنبے والے کام آئیں گے اور نہ تمہاری اولاد۔ وہ تمہارے درمیان جو فیصلہ کرے گا اور اللہ تمہارے اعمال دیکھتا رہتا ہے۔ (مسلمانو!) ابراہیم اور اسکے ساتھیوں کا نمونہ تمہارے لئے بہترین (نمونہ) ہے (یہ اس وقت کی بات ہے) جب انہوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور جن کو تم پوجا کرتے ہو اس سے بیزار ہیں ہم تم کو نہیں مانتے اور ہمارے اور تمہارے درمیان (آج سے) بغض اور دشمنی ہمیشہ کے لئے نمودار ہو گئی۔ جب تک کہ تم خدائے واحد پر ایمان نہ لاؤ ہاں ابراہیم نے ایک بات ضرور اپنے باپ سے کہی کہ میں تیرے لئے (خدا سے) مغفرت طلب کروں گا گو مجھے (استغفار سے زیادہ) خدا کے سامنے کسی بات کا اختیار نہیں۔ اے ہمارے رب! تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے اور ہم تیری ہی طرف رجوع ہوتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔ اے ہمارے رب! تو ہمیں کافروں کے مظالم کا تختہ مشق نہ بنا اور اے ہمارے رب! تو ہمیں بخش دے بیشک تو بڑا ہی زبردست حکمت والا ہے۔ ان لوگوں کے حالات تمہارے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے جو

Marfat.com

اللہ (کے روبرو پیش ہونے) اور روز آخرت کے وقوع پذیر ہونے کی امید رکھتے ہیں بہترین نمونہ ہیں اور جو کوئی منہ پھیر لے تو وہ بے نیاز ستودہ صفات ہے۔

شرح:- صلح حدیبیہ جس کا ذکر سورۃ الفتح میں آئے گا۔ دس سال کے لئے تھی مگر دو ہی سال کے بعد مکہ والوں نے صلح کی شرائط کو توڑنا شروع کر دیا بالآخر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مقابلہ کی تیاریاں شروع کیں اور صحابہ کرام کو فرمایا کہ اپنی کوئی خبر باہر نہ جانے دو کیونکہ اگر اہل مکہ کو ہماری تیاری کی خبر ہو گئی تو وہ لڑائی کا سامان اچھی طرح کر لیں گے اور پھر ممکن ہے کہ حرم شریف میں لڑائی ناگزیر ہو جائے۔ حاطب بن ابی بلتعہ ایک مہاجر مسلمان تھا مکہ میں اس کی بہت برادری اور بڑے اعزاء و اقارب تھے۔ اس نے از راہ شفقت چوری سے ایک خط لکھا اور ایک عورت کے ذریعے اسے مکہ کی طرف روانہ کر دیا اس خط میں حاطب نے اپنے رشتہ داروں کو بتایا تھا کہ ہم فلاں دن رات کے وقت مکہ پر ہلہ بولنے والے ہیں۔ تم اپنی جان بچانے کا سامان پہلے ہی کر لو۔ اللہ اور اللہ کے رسول کو منظور نہ تھا کہ مسلمانوں کی کوئی خبر قبل از وقت شائع ہو۔ لہٰذا حضور کو بذریعہ وحی بتا دیا گیا کہ ابن ابی بلتعہ نے کیا حرکت کی ہے چنانچہ حضور نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور آپ کے ہمراہ چند ایک بہادر سپاہیوں کو مکہ کی طرف روانہ کیا۔ اور بتایا کہ فلاں مقام پر تمہیں ایک عورت ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہو گا وہ چھین لاؤ۔ چنانچہ اس جماعت نے جو تعاقب کیا تو عین اس مقام پر عورت کو جا پکڑا اور اس سے خط چھین لیا۔
اس رکوع میں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جو لوگ تمہارے اور ہمارے دین کے دشمن ہو چکے ہیں تم ان کو قطعاً "دوست نہ بناؤ یہ کتنی بزدلی ہوگی اگر تم ان کو جو شریعت اسلامی اور تعلیم قرآن کے قبول کرنے سے انکار کر چکے ہیں اپنی دوستی کے پیغام بھیجو وہ تو اتنے ظالم ہیں کہ اگر ان کا بس چلے تو ہاتھ پاؤں اور زبان کو معاندانہ طور پر تمہارے خلاف استعمال کرنے میں کوئی دریغ نہ کریں اور تمہیں کافر کر کے چھوڑیں اور تم ان کی خیر خواہی کا دم بھر رہے ہو۔ ان کی رشتہ داری اور ان کے ساتھ رہنے والی تمہاری اولاد تم کو قطعاً "کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ قیامت کے روز یہ تمہارے کسی کام نہیں آ سکتے۔ تم سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں نے تمہارے لئے اپنا اسوہ چھوڑا ہے۔ جب وہ اپنی بت پرست قوم سے مایوس ہو گئے تو تنگ آ کر ان کو

Marfat.com

برملا سنا دیا کہ ہم تم سے بھی بیزار ہیں اور تمہارے معبودوں سے بھی اور ہم علانیہ طور پر تمہارے دشمن ہیں۔ ہمارے تمہارے درمیان صرف ایک بات صلح کرا سکتی ہے اور وہ یہ کہ تم بت پرستی کو ترک کر کے موحد بن جاؤ۔ فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے صرف ایک وعدہ کیا تھا کہ میں آپ کے لئے مغفرت کی دعا کروں گا۔ گو مجھے کوئی اختیار نہیں کہ میں آپ کے واسطے زبردستی خدا سے کچھ منوا سکوں۔ دیکھو، مسلمانو! تم منکران حق سے اتنا سا وعدہ بھی مت کرو خواہ وہ تمہارے عزیز سے عزیز قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔ جو کوئی اللہ کے روبرو حاضر ہونے اور یوم آخرت کے آنے پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ تو اس طرز عمل کو اختیار کرے گا اور جو کوئی پرواہ نہ کرے گا اس کمبخت کا خیال چھوڑ دو۔ اللہ اس کا محتاج نہیں۔

ترجمہ آیات ۷ - ۱۳:- قریب ہے کہ وہ تمہارے اور ان کے درمیان جن سے تمہاری دشمنی ہے دوستی پیدا کر دے اور اللہ بڑا قادر ہے اور اللہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تم کو ان لوگوں کے بارے میں جو تم سے نہ دین کے معاملے میں لڑے ہیں اور نہ انہوں نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ہے۔ اجازت دیتا ہے کہ تم ان سے نیکی کا برتاؤ اور منصفانہ سلوک کرو (سنو!) اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ اللہ تو تمہیں صرف ان لوگوں سے دوستانہ تعلقات رکھنے سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے معاملے میں لڑائی کی اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکال دیا اور تمہارے نکالنے کے معاملے میں (تمہارے مخالفوں کی) مدد کی جو ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں۔ اے ایمان والو! جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو (پہلے) ان کو آزما لو۔ اللہ تو ان کے ایمان کو خوب جانتا ہے۔ پھر اگر تمہارے علم میں وہ ایمان والی ہوں تو انہیں کافروں کے پاس واپس نہ لوٹاؤ۔ نہ وہ (عورتیں) ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ مردان کے لئے حلال ہیں اور (کافروں کو) دیدو۔ جو کچھ انہوں نے (ان پر) خرچ کیا ہو اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان سے نکاح کرو جب تم ان کے مہران کو ادا کر دو اور کافروں کے ناموس کو قبضے میں نہ رکھو اور جو کچھ تم (ان پر) خرچ کر چکے ہو ان سے مانگ لو اور وہ مانگ لیں جو کچھ انہوں نے خرچ کیا ہے یہ اللہ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کر رہا ہے اور وہ ہر بات کو جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اگر تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف

Marfat.com

چلی جائیں۔ پھر تمہاری نوبت آئے تو ان لوگوں کو جن کی بیویاں چلی گئی تھیں۔ اتنا دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔ اے نبی! جب آپ کے پاس ایمان والی عورتیں اس غرض سے آئیں کہ وہ ان باتوں پر بیعت کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان بنا کر لائیں گی اور نہ کسی نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی کریں گی تو ان کو بیعت کر لیں اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ ناراض ہے۔ وہ آخرت سے اسی طرح امیدیں توڑ چکے ہیں جس طرح منکروں نے قبر والوں (کے دوبارہ زندہ ہونے سے) تمام توقعات اٹھالی ہیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں بتایا ہے کہ مسلمان بے جا طور پر کسی کے ساتھ سختی کرنے کو تیار نہیں وہ غیر مسلموں کو بھی اپنی آغوش رحمت میں لے سکتا ہے بشرطیکہ وہ مسلمانوں کے دینی معاملات میں کوئی مداخلت نہ کریں اور امن و چین سے رہیں اور اگر وہ ایسا نہ کریں اور مسلمانوں کی راہ میں روڑے اٹکائیں تو پھر یقیناً" وہ بھی آرام سے نہیں رہیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف چاہتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک فریق تو ظلم کرے اور دوسرا اس کا بدلہ نہ لے۔ اب دوبارہ سہ بارہ پھر اسی حکم کو دوہرایا ہے کہ سنو! جن لوگوں نے دینی معاملات میں تم سے جنگ کی یا تم کو تمہارے شہروں سے نکالا' یا نکالنے میں دوسروں کی مدد کی تم ہرگز ہرگز ان سے دوستانہ تعلقات نہ رکھو اور جو کوئی ان سے تعلقات رکھے گا وہ مسلمان نہیں بلکہ ظالم قرار دیا جائے گا۔ صلح حدیبیہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر اہل مکہ کا کوئی آدمی مدینہ میں جاکر مسلمانوں میں شامل ہو جائے تو مسلمان اس کو واپس کر دیں گے چنانچہ اس طرح کئی اشخاص مکہ سے حضور کے پاس مدینہ منورہ آئے۔ مگر ان کو معاہدہ کے مطابق مکہ واپس بھیج دیا گیا۔ پھر کئی مسلمان عورتیں بھی آئیں ان کو واپس کرنے کا معاملہ بڑا نازک تھا۔ کیونکہ جو عورت مسلمان ہو وہ کافر کے گھر میں نہیں رہ سکتی جب یہ مشکل حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو درپیش آئی تو یہ آیات نازل ہوئیں۔

Marfat.com

ارشاد ہوا کہ اے مسلمانو! جو عورتیں مکہ سے بھاگ کر تمہاری جماعت میں شامل ہونے کو آئیں تم پہلے ان کی تحقیق کر لیا کرو کہ آیا وہ واقعی مسلمان ہیں یا جاسوس عورتیں ہیں۔ اگر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ وہ مسلمان ہیں تو انہیں اہل مکہ کے پاس مت لوٹاؤ۔ کیونکہ مسلمان عورت کافر مرد کے لئے حلال نہیں اور نہ کافر کو کوئی حق ہے کہ وہ مسلمان عورت کو اپنی زوجیت میں رکھے۔ ہاں ایسی عورتوں نے جو حق مہر لیا تھا وہ اپنے کافر مردوں کو واپس کر دیں اور جب مسلمان مرد سے نکاح پڑھائیں تو اس سے مہر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ فرمایا اے مسلمانو! تم کافر عورتوں کو اپنی زوجیت میں نہ لو اگر وہ اسلام نہ لائیں تو جو مہر تم نے ان کو دیا ہے وہ ان سے واپس لے کر ان کو علیحدہ کر دو۔ فرمایا اگر کسی مسلمان کی عورت کافروں کے ساتھ جا ملے اور وہ اس کا حق مہر جو اس نے عورت کو دیا تھا واپس نہ کریں۔ تو جب کسی کافر کی عورت مسلمانوں میں آ شامل ہو تو اسی عورت کا مہر بجائے کافر کو ادا کرنے کے اس مسلمان کو ادا کریں۔ جس کا حق مارا گیا ہے ہاں اس مسلمان کا حق دیکر جو کچھ بچے وہ واپس کر دینا چاہئے۔ فرمایا حق و انصاف کو مد نظر رکھو اور خدا سے ڈرو اس کے بعد عورتوں کو بیعت کرنے کا حکم ہوتا ہے۔ پچھلی آیت میں حکم ہوا تھا کہ جو عورتیں دار الحرب سے بھاگ کر آئیں اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کریں۔ ان کی تحقیق کر لیا کرو کہ آیا وہ فی الحقیقت مسلمان ہیں یا نہیں اس آیت میں اس تحقیق کا طریقہ بتایا ہے کہ ایسی عورتوں سے کہا جائے کہ وہ آپ کی بیعت کریں۔ بیعت یہ ہے کہ وہ آپ کے سامنے اس بات کا اقرار کریں کہ وہ نہ تو اللہ سے شرک کریں گی نہ چوری کریں گی نہ زنا کی مرتکب ہوں گی نہ اپنی اولاد کو خواہ کوئی وجہ ہی کیوں نہ ہو قتل کریں گی۔ نہ بہتان تراشیں گی نہ نیکو کاری کے کاموں میں رسول خدا کی نافرمانی کریں گی۔ اگر وہ ان تمام باتوں کو مان لیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کا اقرار کریں تو ان سے بیعت لے لو اور انہیں دائرہ اسلام میں داخل کر لو۔ حدیث اور تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس کئی عورتیں بیعت کرتی تھیں مگر یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ حضور کا ہاتھ ان کے ہاتھ کو کبھی مس کرتا ہو۔

بیعت مرد سے لی جائے یا عورت سے مقصد صرف یہ ہے کہ اس سے ایک اقرار لیا جائے کہ وہ امور شریعت میں سے کسی امر کی خلاف ورزی نہیں کرے گا اور اس بات پر

Marfat.com

علاوہ خدا کو شاہد کرنے کے امیر شریعت یا امیرالمومنین کو بھی گواہ بنالیا جائے فرمایا اے مسلمانو! شریعت کے معاملے میں بڑی احتیاط برتو اور غیرت و حمیت دینی کے پیش نظر اس قوم سے قطعاً "کوئی دوستانہ مراسم قائم نہ رکھو جس سے خدا ناراض ہے۔ فرمایا جس طرح منکر آخرت سے بالکل مایوس ہیں اسی طرح ان مسلمانوں کو کافروں سے مایوس ہونا پڑے گا جو ان سے دوستانہ مراسم قائم کریں گے۔

(۹۲) سورۃ النساء (۴)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو چھہتر ۱۷۶ آیات مبارکہ اور چوبیں رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو۔ جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں کی نسل سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیں اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتداری (کے تعلقات منقطع کرنے) سے ڈرو۔ یقین جانو کہ اللہ تم پر نگران ہے۔ اور یتیموں کو ان کا مال دے دو اور (ان کی) اچھی چیزیں (اپنی) نکمی چیزوں سے نہ بدل لو اور نہ ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر کھا جاؤ۔ ایسا کرنا یقیناً "بڑا ہی بھاری گناہ ہے۔ اور اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم یتیم عورتوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو (ان کو چھوڑ کر) اور جو تمہیں اچھی لگیں ان میں سے دو دو تین تین اور چار چار نکاح میں لے آؤ۔ پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہ کر سکو گے تو البتہ ایک ہی بیوی پر اکتفا کرو یا لونڈی ہو جو تمہارے قبضے میں ہو۔ یہ (طریق کار) تمہیں ناانصافی سے بچانے کے لئے قریب تر ہے اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کرو پھر اگر وہ اپنی رضا مندی سے تمہیں اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تو اسے خوشگواری اور مزے سے کھاؤ اور مال و دولت جسے خدا نے تمہاری معیشت کا سہارا بنا دیا ہے بے سمجھ آدمیوں کے سپرد نہ کرو۔ تم اس میں سے انہیں کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے معقولیت سے گفتگو کرو۔ اور

یتیموں کو آزماتے رہو حتی کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچیں۔ پھر اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کا مال (و اسباب) ان کے سپرد کر دو اور ان کے بڑے ہونے کے خوف سے مال کو فضول خرچی اور جلدی میں نہ کھا جاؤ اور جو دولت مند ہو اسے چاہئے کہ وہ پرہیز کرے اور جو غریب ہو اسے چاہئے کہ وہ بقدر ضرورت کھائے۔ پھر جب تم ان کا مال و اسباب واپس دو تو (چاہئے کہ) اس پر (لوگوں کو) گواہ کر لو اور خدا ہی حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ جو کچھ والدین اور قرابت والے (بطور ترکہ) چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا حصہ ہے اور (اسی طرح) عورتوں کے لئے بھی اس ترکہ میں حصہ ہے جو ان کے والدین اور اقربا چھوڑ جائیں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ (یہ) ٹھہرایا ہوا حصہ ہے۔ اور جب تقسیم (ترکہ) کے وقت (دور کے) رشتہ دار یتیم بچے اور مسکین حاضر ہوں تو انہیں بھی کچھ دے دو اور ان سے نرمی کے ساتھ بات کرو اور ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ بھی اپنے پیچھے (ایسی ہی) کمزور اور ناتوان اولاد چھوڑ جاتے تو انہیں ان کے متعلق (کیسا) فکر ہوتا۔ پس چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور معقول بات کریں۔ یقیناً" وہ لوگ جو ظلم سے یتیموں کا مال کھاتے ہیں۔ اپنے پیٹ میں انگارے بھرتے ہیں اور جلد دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے۔

شرح:۔ سورۂ بقرہ اور آل عمران میں ایمان و عمل کی دعوت تھی اور یہود و نصاریٰ کو بالخصوص اور اقوام عالم کو بالعموم اسلام کی طرف بلایا گیا تھا کہ یہی ایک مذہب حق ہے۔ ضمناً" یہود و نصاریٰ کی بد اعتدالیوں اور نافرمانیوں کا ذکر آیا۔ اور جس طرح انہوں نے اپنی شریعتوں کی بے حرمتی کی اور انبیاء کو ستایا وہ بھی بیان فرمایا۔ جس سے مقصود ایک طرف تو یہ تھا کہ خدا ترس انسان ان حقائق کو قبول کرتے ہوئے نفس کی شرارتوں سے نجات پائیں اور دین حق کو قبول کر لیں وہ دین جس کا معنی و مفہوم خوشی اور خلوص نیت سے احکام الٰہی کے سامنے سر جھکانا اور بالالتزام ان پر عمل کرنا ہے پھر تبلیغ حق کی راہ میں جو مشکلات آ سکتی تھیں ان کا ذکر فرما دیا ہے۔ اور ان لوگوں کو ہر قسم کی مدد دینے کا وعدہ کیا ہے جو دین اسلام کی حمایت میں مجاہدانہ زندگی بسر کریں۔ سورۂ نساء میں اسلام کے تمدنی و معاشرتی قوانین کی توضیح و تشریح ہے کہ مسلمان کو اپنے اعزاء و اقارب اور یتامیٰ و بیوگان سے کیا سلوک کرنا چاہئے۔ ایک دوسرے کی عصمت و عفت کو کس طرح محفوظ رکھا

Marfat.com

جائے۔ بیوں کی جائیداد کو کس تناسب سے ان کے رشتہ داروں میں تقسیم کیا جائے اور اس طرح کے اکثر قوانین جو حق و انصاف کا بہترین ذریعہ ہیں' بیان فرمائے ہیں۔ یہود و نصاریٰ کیا اور دنیا کی دیگر اقوام کیا ہمیشہ سے سبھی عورت کی حق تلفی کرتے آئے ہیں اور ہمیشہ اسے ذلیل اور ناقابل التفات قرار دیا گیا ہے کہ اس کے بیان سے مرد حق شناس کا زہرہ گداز ہو جائے۔ مرد نے عورت کا کوئی حق اپنے ذمے تسلیم نہیں کیا۔ مگر اپنے تمام جائز و ناجائز حقوق کی پابندیوں میں اسے نہایت بری طرح جکڑ رکھا ہے۔ ظاہر ہے کہ اسلام اس چیز کو کبھی گوارا نہیں کر سکتا تھا چنانچہ دنیا کو اس ظلم سے باز رکھنے کے لئے اس سورہ شریف کا اکثر و بیشتر حصہ نازل فرمایا اور عورت کے نام ہی سے اس کا عنوان رکھا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! جس طرح مرد پیدا ہوتا ہے اسی طرح سے عورت پیدا ہوئی ہے۔ جو ہستی مرد کو زندگانی بخشتی ہے وہی عورت کو۔ پس خدا سے ڈرو اور ایک ہی رحم سے پیدا شدہ ایک مرد اور ایک عورت کی باہمی مساوات کو اس طرح پامال نہ کرو کہ یہ ظلم ہے اور مجھ سے تمہارے افعال خواہ نیک ہوں یا بد پوشیدہ نہیں پس یاد رکھو کہ ظلم و ستم کی سزا بھگتنی ہوگی۔ اسی طرح اے اہل دنیا! تم یتیموں کے حقوق اور ان کے مال و دولت کی نگہداشت میں بھی بڑے لا پرواہ واقع ہوئے ہو دیکھو حیلے بہانے تراش کر اور اگر مگر کے پردے میں یتیموں کی اچھی اچھی چیزیں اپنی نکمی اشیاء سے نہ بدل لیا کرو کہ یہ سخت گناہ ہے اور نہ یتیموں کے مال و منال پر قبضہ کرنے کی نیت سے ان سے نکاح کرو۔ کہ مال ہضم کرنے کے بعد ان بچاریوں کے ساتھ ناانصافی کا سلوک کرنے لگو۔ دیکھو! اگر تمہیں ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا ہی ہے تو ایک چھوڑ چار عورتیں نکاح میں رکھ سکتے ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ چاروں کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ پوری پوری مساوات ہو۔ پورا پورا انصاف ہو۔ کسی کی طرف نظر التفات زیادہ نہ ہو۔ اور اگر اس چیز کو تم اپنے لئے مشکل اور ناممکن العمل پاؤ تو پھر ایک ہی عورت یا زر خرید لونڈی پر اکتفا کرو۔ نیز اس بات کو یاد رکھو کہ عورت کا مہر اسے بطیب خاطر ادا کر دینا چاہئے۔ اگر تم اس میں سے کچھ کھانا ہی چاہتے ہو تو صرف اسی قدر جو وہ اپنی مرضی اور خوشی سے بغیر تمہاری علانیہ یا خفیہ ریشہ دوانیوں کے تمہیں کھانے کو دیدے۔ عورت بے بس ہے اور یتیم بچے بھی بے بس ہوتے ہیں اسی طرح کم عقل اور نابالغ بھی بے بس اور تمہارے غور و پرداخت کے محتاج ہوتے

Marfat.com

ہیں۔ دیکھو ایسے لوگوں کے مال و دولت کو ضائع مت ہونے دو ان کے لئے ٹرسٹ (TRUST) قائم کرو۔ اور صرف اسی قدر ان کو کھانے پینے کو دو جتنا ان کے لئے بے حد ضروری ہے۔ ان کے ساتھ حسن سلوک اور خوش اخلاقی سے پیش آؤ۔ جب وہ جوان ہو جائیں اور اپنی حفاظت آپ کرنے کے قابل ہوں تو بچیوں کو ان کا حصہ دے کر نکاح کر دو کہ وہ اپنے گھروں میں بخیر و خوبی رہیں سہیں۔ اور لڑکوں کو چند ایک گواہوں کے سامنے ان کی جائیداد دے دو یاد رہے تمام مدت تولیت اور سرپرستی کے اندر تم ایک پائی بھی فضول نہ خرچ کرو نہ تمہیں یہ خیال گذرے کہ یہ رشتے میں ہمارا شریک ہے۔ آؤ جلدی جلدی اس کا پیسہ اڑا دیں۔ کہ کل کو ہمارا ساجھی اور مد مقابل ہو کر نہ بیٹھ جائے۔ نہیں نہیں! تمہیں کوئی حق نہیں کہ جن بچوں کا متولی اور سرپرست تمہیں مقرر کیا گیا ہے ان کے مال و دولت میں سے اپنی ذات پر ایک دمڑی بھی خرچ کرو اگر تم کھاتے پیتے ہو اور جو وقت اس کے غور و پرداخت پر خرچ کر رہے ہو اس کا معاوضہ لئے بغیر بھی تمہارا گذارہ چل سکتا ہے تو ان سے ایک دمڑی نہ لو اور اگر تم غریب اور مفلوک الحال ہو تو پھر اس قدر واجبی معاوضہ لو جو بالکل دستور کے مطابق ہو اور کوئی شخص اسے ناانصافی سے تعبیر نہ کر سکے۔ اس سلسلے میں اس بات کو بھی یاد رکھو کہ جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کے ترکے میں جیسے مرد کے حقوق ہیں ویسے ہی عورت کے بھی حقوق ہیں۔ جائیداد خواہ کم ہو یا زیادہ اور اس میں حصہ داروں کے بڑے بڑے حصے ہوں یا چھوٹے چھوٹے جو کچھ بھی کسی کا حق ہو اس کو دیا جائے۔ یہ خیال نہ ہو کہ بے بس عورتوں، یتیم بچوں، کم عقل رشتہ داروں کو نقصان میں رکھ کر اپنا ہی قبضہ جما لو اور ان بچاروں کو بالکل محروم الارث رکھو اور اگر کچھ دو بھی تو دکھاوے کے طور پر ان کے جائز حصوں سے بہت کم۔ دیکھو خدا نے تمام حقداروں کے حصے مقرر کر دیئے ہیں جن کا اجمالی ذکر بھی آ گیا ہے۔ بس اسی کے مطابق جائیداد تقسیم ہو۔ اور دیکھو جب تقسیم جائیداد کے دن اپنے پرائے اور وہ جن کا حق ہے اور وہ جن کا کوئی حق نہیں جمع ہوں۔ تو حقداروں کو خوش اخلاقی اور خوشگواری سے ان کے حقوق ادا کرو۔ اور جن کا کوئی حق نہیں انہیں نہایت سکون طبع اور حسن سلوک سے سمجھاؤ کہ تمہارا کوئی حق نہیں انہیں تنگ نہ کرو اور یتیموں اور حقداروں کے مال میں سے بغیر حق کچھ لینے کے لئے ہمیں مجبور نہ کرو کہ ہم بھی امین ہیں اور خدا کے

روبرو ہمیں بھی اس کا جواب دینا ہے اور سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ جب تم متوفی کی جائیداد کو اس کے یتیم بچوں اور بچیوں میں تقسیم کرو تو تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے یہ منظر لانا چاہئے کہ اگر میں فوت ہو جاتا تو چھوٹے چھوٹے بچے جو میرے نور نظر ہیں۔ آج اسی طرح کسی کے حق و انصاف اور دلی ہمدردی کے محتاج ہوتے جس طرح آج یہ بچے میری دیانت و امانت اور حق و انصاف کے محتاج ہیں۔ دیکھو! حیلے بہانے اور مکرو فریب سے یتیم کے مال میں سے کچھ کھالینا ایسا ہی ہے جیسے انگارے نگل لینا۔

ترجمہ آیات ۱۱-۱۴:- تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ مرد کے لئے دو عورتوں کے حصوں کے برابر حصہ ہے۔ اگر لڑکیاں (دو یا) دو سے زیادہ ہوں۔ تو ترکے میں ان کا دو تہائی (حصہ) ہے اور اگر ایک ہی ہو تو وہ نصف کی مالک ہو گی اور مرنے والے کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا۔ اگر وہ صاحب اولاد ہو اور اگر اس کے اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ اس کے (وارث) ہوں تو اس کی ماں کو تیسرا حصہ ملے گا اور باقی باپ لے گا اگر اس کے بہن بھائی ہوں تو پھر ماں چھٹا حصہ لے گی (یہ تقسیم) مرنے والے کی وصیت کی تعمیل اور اس کے قرضہ (کی ادائیگی) کے بعد (عمل میں لائی جائے) تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کون نفع رسانی کے لحاظ سے تم سے قریب تر ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر شدہ ہے۔ یقین جانو کہ اللہ مصلحتوں سے واقف اور حکمت والا ہے۔ اور جو کچھ تمہاری بیویاں (ترکے میں) چھوڑ جائیں اس میں سے نصف کے تم حقدار ہو بشرطیکہ ان سے اولاد نہ ہو' اگر ان کے اولاد ہے تو تمہیں جو کچھ وہ چھوڑیں اس کا چوتھائی ملے گا (یہ تقسیم) مرنے والی کی وصیت کی تعمیل اور اس کے قرضے (کی ادائیگی) کے بعد (عمل میں لائی جائے) اور ان کے لئے جو کچھ تم چھوڑ جاؤ اس کا چوتھائی حصہ ہے بشرطیکہ تمہارے اولاد نہ ہو اور اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کے لئے تمہارے ترکے کا آٹھواں حصہ ہو گا (یہ تقسیم) تمہاری وصیت کی تعمیل یا قرضے (کی ادائیگی کے) بعد (عمل میں لائی جائے) اور اگر کوئی مرد یا عورت ہو (جو ترکہ چھوڑ جائے) اور اس کے نہ باپ ہو نہ بیٹا اور بھائی یا بہن ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اور اگر وہ (بہن بھائی) ایک سے زائد ہوں تو پھر وہ ایک تہائی میں برابر کے شریک ہوں گے (یہ تقسیم) مرنے والے کی وصیت اور اس کے قرضے

Marfat.com

(کی ادائیگی) کے بعد (عمل میں لائی جائے) بشرطیکہ وہ (میت حقداروں کو) نقصان نہ پہنچائے۔ یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور اللہ (بہتری کو) جاننے والا اور بردبار ہے۔ یہ اللہ کی حدبندیاں ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا اللہ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ (اسی راحت وخوشی میں) ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی (ہی) کامیابی ہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی حدبندیوں سے تجاوز کر جائے اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا وہ اسی میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے رسوا کن سزا ہوگی۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں عورت، یتیم اور بے عقل لوگوں کے حقوق اور ان کے مال ومنال کی غور وپرداخت کے متعلق حکم تھا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ مرنے والے کی جائیداد اس کے جائز ورثاء میں خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں مقرر کردہ تناسب سے تقسیم کر دینی چاہئے۔ اس رکوع میں ان مقررہ حصص اور تناسب کا ذکر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! یہ اللہ کا حکم ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے اور اپنے پیچھے اولاد چھوڑ جائے تو اس کی جائیداد کو یوں تقسیم کرو کہ لڑکے کو لڑکی سے دوگنا حصہ ملے اور فرض کیا کہ لڑکا کوئی نہیں ہے صرف ایک ہی لڑکی ہے تو متوفی کے قرضہ کی ادائیگی اور اس کی وصیت کی تعمیل کے بعد جو کچھ بچے گا اس میں سے نصف لڑکی کو ملے گا اور باقی کا نصف دوسرے رشتہ داروں کو حصہ بحصہ اور اگر لڑکیاں ایک سے زائد ہوں تو انہیں قرضہ وغیرہ کی ادائیگی کے بعد کی بقیہ رقم کا دو تہائی حصہ دیا جائے گا اور باقی ایک تہائی میں دوسرے حقداروں کا حق ہے۔ یاد رکھو کہ جب بھی جائیداد کو تقسیم کرنے لگو تو سب سے پہلے قرض کی ادائیگی کرو جو کچھ بچے اس میں سے وصیت کی تعمیل کرو۔ یہ دو چیزیں بہت ضروری قرار دی گئی ہیں۔ ہاں وصیت کا حکم یہ ہے کہ ادائیگی قرضے کے بعد جو کچھ بچے وصیت کی مالیت اس کے ایک تہائی سے زائد نہ ہو جب قرضہ ادا ہو چکا اور وصیت کی تعمیل ہو چکی اور میت کی تجہیز وتدفین کے خرچ اخراجات بھی الگ کر لئے گئے پھر تقسیم شروع ہوگی۔ اس میں سب سے پہلے متوفی کی اولاد کو حصہ دیا جائے گا جس کا طریقہ اوپر بیان ہو چکا ہے اس کے بعد میت کے ماں باپ کی باری آتی ہے اگر وہ دونوں زندہ ہوں اور میت کی اولاد بھی ہو تو پھر ان میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا اور اگر اولاد نہ ہو

Marfat.com

صرف والدین ہی وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے گا اور بقیہ اس کے باپ اور دور کے حقدار حصہ داروں میں تقسیم ہو گا۔ ہاں اگر ماں باپ کے علاوہ بہن بھائی بھی ہوں تو پھر ماں کو چھٹا حصہ دیا جاوے گا اور بقیہ میت کے والد اور اس کے بہن بھائیوں میں تقسیم ہو گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو یاد رکھو تمہیں کوئی علم نہیں کہ تمہارے ماں باپ رشتہ دار اور اولاد میں نفع و نقصان کے لحاظ سے کون شخص تمہارے حق میں زیادہ مفید ہے اور کون مضر۔ لہٰذا کسی کی ناحق پاسداری مت کرو اللہ کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق جائیداد تقسیم کرو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یوں نہ سمجھو کہ ہمیں اس بات کا علم نہیں۔ نہیں ہم سے تمہارا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہے اور اس بات کو بھی یاد رکھو کہ اس تقسیم میں بہت بڑی حکمت ہے جس سے تمہیں فائدہ حاصل کرنا چاہئے اور دیکھو اگر تمہاری بیوی فوت ہو جائے اور اولاد چھوڑ جائے تو تمہیں اس کی جائیداد میں سے ایک چوتھائی حصہ دیا جائے گا اور اگر اولاد نہ چھوڑے تو پھر تمہیں نصف حصہ جائیداد کا ملے گا مگر اس میں وہی بات ملحوظ خاطر ہو گی کہ پہلے قرضے کی ادائیگی اور وصیت کی تعمیل ہو جائے اور اگر خاوند فوت ہو جائے اور اولاد چھوڑ مرے تو بیوی کو آٹھواں حصہ دیا جائے اور اگر اولاد نہ ہو تو بیوی کو چوتھا حصہ ملے۔ مگر سب سے پہلے قرضے کی ادائیگی اور وصیت کی تعمیل ضروری ہے۔ اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ نہ اولاد چھوڑ کر مرے نہ ماں باپ ہاں اس کے بہن بھائی ہوں۔ مگر وہ بھی دوسری ماں سے۔ سگے وہ بھی نہ ہوں تو اس کا یہ حکم ہے کہ بھائی کو چھٹا اور بہن کو بھی چھٹا حصہ ملے گا اور اگر وہ زیادہ تعداد میں ہوں تو پھر کل ترکہ کا تہائی حصہ اُن میں برابر تقسیم کر دو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ حد بندیاں اللہ کی مقرر کردہ ہیں۔ پس جو شخص ان اصولوں پر چلے اور رسول کا حکم مانے اسے تو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جو سرسبز شاداب ہوں گے۔ اور انسان کے لئے یہ بڑی ہی کامیابی ہے اور جو شخص اللہ کے احکام پر نہ چلے اور رسول کی نافرمانی کرے اس نے گویا اللہ کی حد بندیوں کو توڑا اور جو ایسا کرے اس کے لئے رسوا کن عذاب ہو گا۔ اے برصغیر کے نام نہاد مسلمانو! ڈرو اس خدائے جبار و قہار سے جس کے احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے تم رسم و رواج کو شریعت پر ترجیح دیتے اور بے زبان و بے بس بیٹیوں کو محروم لاوارث قرار دے کر بیٹوں کے پیٹ میں دوزخ کا ایندھن بھرتے ہو اور سیاہ رو ہوتے ہو اور غور کرو تمہیں بیٹوں سے کیا نفع ہے۔ بیٹیوں

Marfat.com

سے کیا نقصان۔ ڈرو خدائے قدوس سے۔ لڑکیوں کو اسی طرح اپنی جائیدادوں میں سے حصے دو جس طرح بیٹوں کو دیتے ہو۔

ترجمہ آیات ۱۵-۲۲:- اور تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر اپنے آدمیوں میں سے چار کی گواہی لو۔ پھر اگر وہ گواہی دے دیں تو ایسی عورتوں کو گھروں میں بند کر دو یہاں تک کہ موت ان کا کام تمام کر دے یا اللہ ان کے لئے کوئی دوسرا راستہ نکالے۔ اور جو دو مرد تمہاری جماعت میں سے بدکاری کا فعل کریں تو ان دونوں کو سزا دو اگر وہ توبہ کر لیں اور (آئندہ) اپنی اصلاح کر لیں تو پھر انہیں چھوڑ دو۔ یقین رکھو کہ اللہ توبہ کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ یقیناً" توبہ انہیں لوگوں کی قبول کرتا ہے جو برا کام نادانی سے کر بیٹھیں۔ پھر جلدی ہی توبہ کر لیں ایسے ہی لوگ ہیں جن کی توبہ اللہ قبول کر لیتا ہے اور اللہ ہر بات جاننے والا اور حکمت والا ہے اور ان لوگوں کی توبہ (کوئی توبہ) نہیں جو (عمر بھر) برائیاں کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ ان میں سے جب کسی کے موت سامنے آ حاضر ہوئی تو کہنے لگے (یا رب) میں توبہ کرتا ہوں اس طرح ان لوگوں کی (توبہ بھی کوئی توبہ) نہیں جو حالت کفر ہی میں مرجاتے ہیں یہ لوگ وہ ہیں جن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اے ایمان والو! تمہارے لئے یہ حلال نہیں کہ تم عورتوں کو (مرنے والے کی) میراث سمجھ کر ان پر زبردستی قبضہ کر لو اور نہ انہیں اس خیال سے روکے رکھو کہ جو کچھ تم لوگ انہیں (ایک دفعہ) دے چکے ہو اس کا کوئی حصہ لے لو۔ مگر اس صورت میں کہ وہ علانیہ بدچلنی کریں اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے رہو سہو اگر تم انہیں نہیں چاہتے تو یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور خدا اس میں تمہارے لئے بھلائی رکھ دے اور اگر ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی لانے کا ارادہ ہو اور تم نے اس کو ایک دولت کا ڈھیر بھی دے دیا ہو تو بھی اس سے کچھ نہ لو کیا تم بہتان لگا کر اور علانیہ گناہ کر کے (دیا ہوا مال ان سے واپس) لینا چاہتے ہو اور تم کیونکر واپس لے سکتے ہو؟ جب کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ مقاربت کر چکے ہو اور وہ تم سے پکا قول و قرار بھی لے چکیں اور نہ ان عورتوں کو نکاح میں لاؤ جنہیں تمہارے باپ نکاح میں لا چکے ہیں۔ ہاں جو ہو چکا سو ہو چکا یہ بڑی ہی بے حیائی اور نفرت کی بات تھی اور برا دستور تھا۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں عورتوں کے حقوق کے سلسلے میں تقسیم جائیداد کا بیان آگیا

Marfat.com

تھا اور اٹل قوانین کے ذریعے اسلام نے صنف نازک کے حقوق وراثت کو محفوظ کر دیا ہے اور مرد کے ساتھ اسے مساوی حقوق عطا فرمائے۔ مساوی سے مراد یہ ہے کہ جہاں مرد کا حصہ مقرر کیا وہاں عورت کا بھی۔ مگر چونکہ قدرتی طور پر مرد کے سر پر زیدہ ذمہ داریاں ہیں اسے عورت سے دگنا حصہ دلایا۔ اگر نگاہ حق بین سے دیکھا جائے تو مرد کے دو حصے عورت کے ایک حصہ کے برابر ہیں۔ اکثر دنیا کا خیال ہے کہ عورت اس واسطے قابل نفرت ہے اور اسے اس واسطے محروم الارث رکھا جاتا ہے کہ وہ بدکار ہوتی ہے اور ماں باپ اور بہن بھائی کی عزت پر بٹہ لگاتی ہے۔ اس رکوع میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ہے کہ سب عورتیں بدکار نہیں ہوتیں۔ بلکہ اکثر پاک دامن، عصمت مآب اور عفت شعار ہوتی ہیں اور جو بدکار ہوں انہیں سزا دو۔ گھروں میں بند رکھو۔ کسی سے ملنے جلنے نہ دو اور جب وہ دل سے توبہ کر لیں تو پھر ان سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ بعض کے گناہ یا قصور کی وجہ سے تمام عورتوں کو محروم الارث قرار دے دو۔ یہ سخت بے انصافی ہے اور کسی صورت میں قابل معافی نہیں۔ پھر اسی قدر نہیں مرد بھی تو بدکار ہوتے ہیں۔ انہیں کیوں محروم الارث نہیں کیا جاتا۔ دیکھو اگر مرد برائی کریں تو انہیں سزا دو اور اگر عورتیں افعال قبیحہ کی مرتکب ہوں تو انہیں بھی مارو پیٹو۔ جو کرے سو بھرے۔ دیکھو بدکاری و بے حیائی بھی گناہ ہے اور ورثہ کو قوانین بالا کی رو سے تقسیم نہ کرنا بھی گناہ ہے۔ پس تم سب لوگ اپنی اپنی جگہ توبہ کرو اور موت آنے سے پہلے پہلے نیکوکار بن جاؤ ورنہ دردناک عذاب سامنے ہے اور دیکھو عورتوں کو مال مویشی اور جمادات کی قسم سے شمار کر کے وراثت میں نہ لیا کرو وہ بھی تمہاری طرح انسان ہیں اور فاعل مختار اور نہ ان کا مال و دولت لوٹو اور نہ ستاؤ۔ ہاں! اگر وہ ظاہراطور پر بے حیائی کا بازار گرم کریں تو ان سے سب کچھ چھین لو اور ان کے سب راستے بند کر دو اور کہیں ان کا نکاح کر دو کہ عزت کی زندگی بسر کریں ایک اور بات ہے کہ جب تم کسی وجہ سے اپنی منکوحہ کو طلاق دو تو جو کچھ تم آج سے پہلے اس کو دے چکے وہ اس کا ہو چکا خواہ تم نے ڈھیروں دولت اس کو دے دی ہو۔ ہرگز ہرگز اس سے ایک دمڑی کی چیز واپس نہ لو کہ یہ بڑا سخت گناہ ہے۔

ترجمہ آیات ۲۳-۲۵:- (دیکھو!) تم پر تمہاری مائیں، تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں، تمہاری پھوپھیاں، تمہاری خالائیں، تمہاری بھتیجیاں، تمہاری بھانجیاں، تمہاری

دودھ پلانے والی مائیں، تمہاری دودھ کی بہنیں، تمہاری بیویوں کی مائیں (نکاح کے لئے تم پر) حرام ٹھہرائی گئی ہیں نیز تمہاری بیویوں کی (پچھلی) لڑکیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں اگر ان کی ماؤں سے زنا شوئی کا تعلق پیدا کر لیا ہے (تو حرام ہیں) اگر تمہارا ان کا زنا شوئی کا تعلق نہ ہوا ہو تو پھر ان کی لڑکیوں کو نکاح میں لانا کوئی گناہ نہیں اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت سے ہیں (وہ بھی تم پر حرام ہیں اور یہ بھی حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو جمع کرو ہاں جو ہو چکا سو ہو چکا۔ یقین رکھو کہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور وہ عورتیں (بھی تم پر حرام ہیں) جو دوسروں کے نکاح میں ہوں ما سوا ان عورتوں کے جو تمہاری لونڈیاں بن جائیں اور یہ (حرمتیں) اللہ کی طرف سے تم پر فرض کی گئی ہیں اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ تم پر حلال ہے یوں کہ مال خرچ کر کے انہیں نکاح میں لاؤ۔ پاکبازی مد نظر ہو زنا کا ارادہ نہ ہو پھر جو کچھ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ اس کے بدلے ان کا مقررہ مہر انہیں دو اور مقرر ہو چکنے کے بعد باہمی رضامندی سے اگر تم کسی (کمی بیشی) پر رضامند ہو جاؤ تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ یقین رکھو کہ اللہ کو (تمہارے متعلق) ہر بات کا علم ہے اور اس کا ہر کام حکمت رکھتا ہے۔ اور جو تم میں سے اس بات کا مقدور نہ رکھتا ہو کہ مومن شریف زادیوں کو نکاح میں لا سکے تو وہ ان نوجوان مومن لونڈیوں کو نکاح میں لا سکتا ہے جو تمہارے قبضہ میں آگئی ہوں اور اللہ تمہارے ایمان کو بہتر جانتا ہے (انسان ہونے کے لحاظ سے) تم ایک دوسرے کی جنس سے ہو اس لئے تم ایسی عورتوں کو ان کے مالکوں کی اجازت سے نکاح میں لے آؤ اور دستور کے مطابق انہیں ان کے مہر دو (مگر ہاں) وہ پاکباز اور عفت شعار ہوں۔ بدکار و بدچلن نہ ہوں اور نہ چوری چھپے (غیروں سے) دوستی رکھنے والی ہوں۔ پھر جب یہ عورتیں نکاح میں آجائیں تو اگر ان سے بے حیائی کا کام سرزد ہو تو انہیں آزاد عورتوں سے آدھی سزا دی جائے گی۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں تم میں سے بدکاری کا خوف ہو اور صبر کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں اس بات کا بیان تھا کہ بدکار عورتوں اور بدکار مردوں کو کیا سزائیں دینی چاہئیں کہ دوبارہ انہیں ایسے افعال قبیحہ کی جرات نہ ہو۔ نیز یہ کہ جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کے ورثاء کو بیوہ کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔ آخر میں مطلقہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان کے مہر دلائے جانے کے متعلق احکام

Marfat.com

صادر فرمائے تھے اس رکوع میں ان رشتوں کا ذکر ہے جن میں باہم نکاح جائز نہیں۔ مثلاً" خون کی طرف سے ماں' بیٹی' بہن' پھوپھی' خالہ' بھتیجی' بھانجی یہ سات رشتے ہوئے اسی طرح دودھ کی طرف سے بھی یہی سات رشتے ہیں جن سے کوئی شخص شادی نہیں کر سکتا دودھ پلانے والی ماں اسی تعظیم کی مستحق ہے جو جننے والی ماں کا حق ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اس کی بیٹی، بہن وغیرہ۔

سوتیلی ماں اور اس کی لڑکی سے شادی جائز نہیں۔ پھر فرمایا کہ بہو سے بھی نکاح درست نہیں اور نہ دو سگی بہنوں سے ایک ہی وقت شادی کی جا سکتی ہے۔

زنا دنیا میں سب سے بڑی بے حیائی اور سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس سے دنیا کا امن تباہ اور نسب خلط ملط ہو جاتا ہے۔ شرافت' خیالات کی پاکیزگی' بنی نوع انسان کی ہمدردی یا حیاو عفت اور اسی قسم کی دوسری پسندیدہ اور شریفانہ صفات عموماً" نجیب الطرفین لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ مشکوک النسب اور برے لوگوں میں تخیل کی رفعت اور عزائم کی استواری کا نشان نہیں ہوتا اسی لئے اس بے حیائی کو روکنے اور انسان کو بلند صفات کا حامل بنانے کے لئے اسلام نے زنا اور اس کے تمام ذرائع کو حرام قرار دیا ہے۔ فرمایا ہے کہ جو عورتیں شوہر والی ہیں اور کسی کے عقد نکاح میں آچکی ہیں وہ بھی تم پر حرام ہیں اگر تم پاکباز رہنا چاہتے ہو تو مذکورہ الصدر رشتوں اور عورتوں کو چھوڑ کر جس کسی سے چاہو مال خرچ کرکے نکاح کرلو۔ مگر یہ نکاح ازدواجی زندگی کی پابندیوں کے لئے ہو عیاشی اور حرام کاری کے لئے نہ ہو اور اس بات کی پھر تاکید ہے کہ جو کچھ بطور مہر عورت کو دینا کرلو وہ اسے بخوشی ادا کردو اگر تمہیں شریف اور آزاد عورت میسر نہ آئے تو تم لونڈی سے نکاح کر سکتے ہو۔ جو عین ممکن ہے کہ تمہارے حق میں بہتر ثابت ہو اور تم دونوں مل کر احکام خداوندی کے مطابق زندگی بسر کر سکو۔

ترجمہ آیات ۲٦-۳۴:- اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے (احکام شرعی) واضح کردے اور ان لوگوں کے طریقوں کی رہنمائی کرے جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں اور تم پر کرم کرے اور اللہ (بہتری) کو جاننے والا اور حکمت والا ہے اور اللہ تو چاہتا ہے کہ تم پر رحم فرمائے اور وہ لوگ جو نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑے ہیں چاہتے ہیں کہ تم کجی کی طرف بہت زیادہ جھک جاؤ۔ خدا تو چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے اور (حقیقت یہ ہے

Marfat.com

کہ) انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ اے ایمان والو! آپس میں ناجائز طریق سے ایک دوسرے کا مال نہ کھاؤ۔ ہاں باہمی رضامندی سے تجارت ہو (تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں) اور ایک دوسرے کو قتل نہ کرو یقین جانو کہ اللہ تم پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔ جو سرکشی اور ظلم سے ایسا کام کرے گا ہم عنقریب اسے آگ میں جھونکیں گے اور اللہ کے لئے ایسا کرنا بہت ہی آسان ہے اور اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے باز رہو تو ہم ضرور تمہارے (چھوٹے چھوٹے) قصور معاف کر دیں گے اور تمہیں ایک باعزت جگہ میں داخل کریں گے۔ اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر جو فضیلت دی ہے اس کے بارہ میں تمنا نہ کرو مردوں کے لئے وہی حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کے لئے وہ جو انہوں نے حاصل کیا اور اللہ سے اس کا فضل طلب کرو۔ بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے اور والدین اور قریبی رشتہ دار جو کچھ بطور ترکہ چھوڑ جائیں اس سب کے لئے ہم نے حقدار ٹھہرا دیئے ہیں اور جن لوگوں سے تم عہد و پیمان کر لو انہیں بھی ان کا حصہ دو۔ بیشک اللہ ہر بات پر شاہد ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں یہ بتایا گیا تھا کہ کن کن عورتوں کو نکاح میں لیا جا سکتا ہے اور میاں بیوی کے تعلقات کو خوشگوار رکھنے اور پاکباز و عفت شعار رہنے کے لئے مرد اور عورت کو کن کن اصولوں پر کاربند ہونا ضروری ہے۔ اس رکوع میں سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ قرآن کریم کے ذریعہ تم پر یہ احکام اس واسطے نازل کئے گئے ہیں کہ

(۱) جس طرح تم سے پہلے نیک انسان ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر سعادت دارین حاصل کر چکے ہیں تم بھی وہی سعادت حاصل کر سکو۔

(۲) بے فائدہ رسمی مشکلات کی جکڑ بندیوں سے نکل کر ایک یقینی راہ پر پڑ جاؤ اور آرام و سہولت اور عزت و صحت کی زندگی بسر کرو۔

(۳) جو گناہ تم کر چکے ہو اور جن مشکلات میں پھنس کر دل برداشتہ اور حیران و پریشان ہو چکے ہو ان سے توبہ کر کے سیدھی اور بے خطا راہ اختیار کر سکو۔

(۴) کہیں نفس پرستی میں سرشار ہو کر نظام معاشرت کو تباہ نہ کر ڈالو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ انسان ہر لحاظ سے کمزور و ناتواں ہے اس لئے ہم اس کی رہنمائی

Marfat.com

کرتے ہیں اور ترغیب و ترہیب کے طریقوں سے برائی کرنے سے ڈراتے اور نیکی پر ابھارتے رہتے ہیں تاکہ اس کا ضعف دور ہو۔ اور اس کو قوت پہنچے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں کی اصلاح کرتا ہے اس لئے وہ صرف چند رسموں کو ادا کرلینا کافی نہیں سمجھتا بلکہ یہ کہتا ہے کہ زہد و عبادت سے لے کر معاملات تک میں دین داری کی روح تم میں موجود ہونی چاہئے وہ قوم جس کے افراد دین دار اور راست باز نہ ہوں حقیقت میں مردہ اور پست قوم ہے۔

لہٰذا چاہئے کہ تمام افراد نہایت راست باز دیانت دار اور ایثار شعار ہوں۔ ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقوں سے نہ کھائیں نہ ایک دوسرے سے دھوکہ فریب کا معاملہ کریں بلکہ کامل خلوص اور سچی ہمدردی سے ایک دوسرے کی مدد کریں اگر تم ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر تجارت کر رہے ہو تو چاہئے کہ صرف اپنا اپنا حصہ کھاؤ اور وہ بھی پوری دیانتداری اور باہمی رضا مندی کے ساتھ۔ نیز ظلم و ستم اور تنگ دستی کے خوف سے اپنے ایسے انسانوں کو قتل مت کرو اور اگر اس سے قبل قتل کا ارتکاب کرچکے ہو تو آئندہ کے لئے توبہ کرو۔ اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے باز رہے جو نظام تمدن و معاشرت کو فنا کردیتے ہیں تو تمہاری چھوٹی چھوٹی لغزشیں معاف کردی جائیں گی۔ لوگو! یہ مت خیال کرو کہ مرد ہی عنایات خداوندی کے سزاوار ہیں اور عورتیں یکسر معتوب۔ نہیں ایسا نہیں ہے بلکہ اگر مرد نیک کام کرتے ہیں تو وہ نیکی کا اجر پاتے ہیں اور اگر عورتیں نیک کام کرتی ہیں تو وہ اجر پاتی ہیں۔ اس میں کوئی خصوصیت نہیں۔ جو برا کام کرے۔ خواہ مرد ہو یا عورت اپنے کئے کی سزا پاتا ہے۔ اس لحاظ سے مرد اور عورت یکساں ذمہ دار ہیں۔ باقی رہا تقسیم جائیداد کا معاملہ تو اس بارے میں پہلے ہی مفصل احکام بتائے جاچکے ہیں۔ پس حقداروں کو ان کے پورے پورے حصے ادا کرو۔

ترجمہ آیات ۳۴-۴۲:- مرد عورت کے نگران و محافظ ہیں کیونکہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لئے کہ مرد اپنا مال (عورتوں پر) خرچ کرتے ہیں۔ پس نیک عورتیں (خاوندوں کی) فرمانبردار ہیں اور غائبانہ خدا کی عنایت سے (تمام امور کی) حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اور جن عورتوں کی سرکشی کا تمہیں اندیشہ ہو تو پہلے انہیں نصیحت کرو اور ان کو بستر خواب پر تنہا چھوڑ دو اور (پھر بھی نہ مانیں تو) انہیں

Marfat.com

مارو اور اگر مان جائیں تو پھر ان کے خلاف کوئی راہ نہ ڈھونڈو۔ یقین جانو کہ اللہ سب سے بلند اور سب سے بڑا ہے۔ اور اگر تمہیں ان کے درمیان نا اتفاقی کا اندیشہ ہو تو ایک "ثالث" خاوند کے کنبے سے اور ایک بیوی کے کنبے سے مقرر کرو اور اگر وہ دونوں دل سے اصلاح چاہیں تو اللہ ضرور ان کے درمیان باہمی موافقت پیدا کر دے گا بیشک اللہ سب کچھ جاننے (والا) اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور (چاہئے کہ) تم والدین کے ساتھ قرابتداروں کے ساتھ' یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ' پڑوسیوں کے ساتھ' قرابتدار ہوں۔ یا اجنبی' پاس کے اٹھنے بیٹھنے والوں کے ساتھ مسافروں کے ساتھ اور لونڈی' غلاموں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ یاد رکھو کہ اللہ اکڑفوں دکھانے والے متکبروں کو پسند نہیں کرتا۔ (یعنی) ان کو جو خود بخیل ہیں اور لوگوں کو بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اللہ نے اپنے فضل و کرم سے جو کچھ انہیں دے رکھا ہے اسے چھپاتے ہیں اور ایسے منکروں کے لئے ہم نے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے اور اللہ ان لوگوں کو بھی پسند نہیں کرتا جو محض لوگوں کے دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتے ہیں اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور شیطان جس کا ساتھی ہو تو وہ برا ساتھی ہے اور ان کا کیا بگڑتا اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرتے اور اللہ ان سے خوب واقف ہے۔ اللہ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا۔ اگر (ذرہ برابر کسی نے) نیکی (کی) ہو تو وہ اسے دگنا کر دے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دے گا۔ پھر کیا حال ہو گا (اس دن جبکہ) ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ مہیا کریں گے اور آپ کو بھی ان سب پر گواہی کے لئے طلب کریں گے۔ جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی ہے اور رسول کی نافرمانی کی ہے وہ اس دن تمنا کریں گے کہ کاش زمین میں دھنس جائیں (اس دن) اللہ سے وہ کوئی بات پوشیدہ نہ رکھ سکیں گے۔

شرح:۔ اب تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ مرد و عورت کے بارے میں کہا گیا ہے اور زن و شوہر کے باہمی تعلقات خوشگوار رکھنے کی وصیت کی گئی ہے۔ مگر عورتوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ مرد ان کی ضروریات زندگی کے کفیل ہیں اور اپنی گاڑھے پسینے کی کمائی بے دریغ ان کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ تاکہ وہ خود کھائیں اور بچوں کی نگہداشت کریں۔ لہٰذا

Marfat.com

عورت کو چاہئے کہ وہ مرد کو اپنا سرپرست اور حاکم تصور کرے۔ یاد رکھو نیک عورتیں وہی ہوتی ہیں جو خاوندوں کی اطاعت شعار اور ان کی غیر حاضری میں بھی ان کے مفاد کی حفاظت کرتی ہیں۔ مردوں کو حق پہنچتا ہے کہ اگر عورت سرکش ہو جائے اور فرمانبردار نہ رہے تو وہ اسے مناسب سزا دے دیں اور نرمی یا سختی سے جس طرح موزوں ہو اسے راہ راست پر لائیں۔ ہاں جب وہ اطاعت قبول کرے گی تو خاوند خود اس پر مہربان ہو جائے گا اگر نوبت یہاں تک پہنچ جائے کہ میاں بیوی کی باہمی مصالحت کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو اس صورت میں یہ مقدمہ دو ثالثوں کے سپرد ہونا چاہئے اور ثالثوں کو چاہئے کہ وہ ان کے درمیان حقیقی مصالحت کے لئے سرتوڑ کوشش کریں۔

اس کے بعد مرد عورت سب کو حکم ہوتا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس عبادت میں کسی کو شریک نہ بناؤ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو قرابتداروں کے حقوق ادا کرو یہ نہ ہو کہ عورت آئے اور خاوند کو اس کے والدین کی خدمت کرنے یا قرابتداروں سے میل جول رکھنے سے منع کرے اور اس طرح اسے خدا کا نافرمان اور دوزخ کا ایندھن بنائے نہ مرد کو چاہئے کہ وہ عورت کو اس کے ماں باپ اور رشتہ داروں سے قطع تعلق پر مجبور کرے۔ نیز یتیموں مسکینوں اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ حتیٰ کہ بیٹھنے والوں کو بھی اپنا گرویدہ بنالو۔

لیکن اے مرد اور عورتو! اگر تم نے اپنے پرایوں سے حسن سلوک کرنے اور فراخدلی سے پیش آنے میں بخل و کمینگی سے کام لیا اور ہمارے ان مشرح و مفصل احکام کو پس پشت ڈالا یا نظرانداز کر دیا تو یاد رہے کہ تمہیں سخت سزائیں دی جائیں گی۔

ایک اور ضروری بات یاد رکھو کہ مرد عورت کے باہمی تعلقات کے سلسلے میں کیا اور دوسرے عام معاملات کے سلسلے میں کیا جب کسی سے حسن سلوک کا معاملہ کرو تو اس کا داعیہ صرف تعمیل حکم باری ہو۔ عزت و شہرت حاصل کرنا نہ ہو کیونکہ محض عزت یا شہرت چاہنے کے لئے نیکی کا کام کرنا شیطانی کام ہے اور اس پر اللہ کے ہاں کوئی اجر مرتب نہیں ہوتا آگے چل کر متعجبانہ لہجہ میں پوچھا ہے کہ جب تمہیں نیکی ہی کرنا ہے تو خدا پر ایمان رکھتے ہوئے اور محض اس کی خوشنودی طلب کرتے ہوئے تم کیوں نیکی نہیں کرتے جس سے خدا بھی خوش ہو جائے گا' دنیا بھی سنور جائے گی اور عزت و شہرت بھی حاصل

Marfat.com

ہوگی۔ اگر خدا کو خوش کرنے کا داعیہ تمہارے اندر موجود نہ ہو تو جو کام بھی کرو گے خواہ وہ بظاہر نیک ہو۔ ضائع جائے گا اور اس میں برکت پیدا نہ ہوگی۔ بالاخر ہر دو جہاں میں نقصان اٹھانا پڑے گا۔ فرماتا ہے کہ یوم آخرت اور یوم حساب کا منظر ہر شخص کے لئے خوش کن نہیں۔ جن لوگوں نے ہمارے احکام کی پرواہ زندگی میں نہیں کی اور اپنی خواہشوں پر چلے اس دن انہیں اپنی تمام غلطیوں اور اپنے تمام گناہوں کا اعتراف کرنا پڑے گا اور ایسا دردناک عذاب جھیلنا ہوگا کہ مٹی میں دھنس جانا پسند کریں گے مگر عذاب نہ چاہیں گے۔

ترجمہ آیات ۴۳-۵۰:- اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ حتیٰ کہ تمھیں جو (زبان) سے کہہ رہے ہو۔ معلوم ہو اور (اسی طرح) جنابت کی حالت میں (نماز نہ پڑھو) جب تک کہ غسل نہ کرلو۔ ہاں یہ کہ راہ چلتے مسافر ہو (تو تیمم کرکے نماز پڑھ سکتے ہو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی آدمی جائے ضرور سے فارغ ہو کر آئے یا تم عورت کے پاس جاؤ تو اگر پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ بلاشبہ اللہ درگذر کرنے والا اور بخشش والا ہے کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنہیں کتاب الٰہی (کے علوم) میں سے ایک حصہ دیا گیا تھا وہ (کیونکر) گمراہی خرید رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راہ راست سے بھٹک جاؤ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور اللہ کا دوست ہونا ہی (آدمی کو) بس کرتا ہے اور اللہ کا مددگار ہونا ہی کافی ہے۔ یہودیوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لفظوں کو ان کی جگہ سے پھیر دیتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہیں مانتے اور تم سنو خدا نہ سنوائے۔ زبانیں مروڑ مروڑ کر کہتے ہیں اور دین میں طعنہ زنی کرتے ہیں اگر کہتے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور آپ سنیں اور توجہ فرمائیں تو ان کے لئے یقیناً" بہتر اور درست ہوتا لیکن (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے (پیہم) کفر کی وجہ سے اللہ نے ان پر لعنت کر دی ہے پس ایک قلیل تعداد کے سوا سب کے سب ایمان سے محروم رہیں گے۔ اے وہ لوگو! جنہیں کتاب دی گئی تھی جو کتاب ہم نے (اب) نازل کی ہے (اور جو) ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس موجود ہیں اس پر اس وقت سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم لوگوں کے چہرے مسخ کرکے پیٹھ پیچھے پھیر دیں یا ان کو اسی طرح ملعون ٹھہرادیں جیسا کہ

Marfat.com

اصحاب سبت کو ملعون ٹھہرایا تھا اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہے گا۔ بیشک اللہ یہ (جرم) نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ۔ وہ جس کو چاہے بخش دے گا اور جس نے (کسی) کو اللہ کا شریک ٹھہرایا اس نے یقیناً "بہت بڑا گناہ کیا (اور) اللہ پر بہتان باندھا۔ کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جو اپنی پاکبازی کی آپ تعریف کرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہے پاک کر دے اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ دیکھئے تو یہ لوگ اللہ پر کس طرح جھوٹا بہتان باندھ رہے ہیں اور صریح گناہ کے لئے تو یہی کافی ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں اللہ فرماتا ہے کہ تم ان معاشرتی و اقتصادی اور تمدنی اصولوں پر کاربند نہیں ہو سکتے جب تک اخلاقی اور روحانی قوتوں کو مضبوط نہ کرلو تم کمزور ہو۔ عمدہ اخلاق اور روحانی ذکر و اذکار تمہاری تمام کمزوریوں کو دور کر دیں گے اس مطلب کے لئے بہترین چیز "نماز" ہے۔ مگر کون سی "نماز؟" وہ نماز نہیں جس کی ادائیگی کے وقت تم مدہوشانہ کھڑے ہو' نہ سمجھتے ہو کہ ہم کہاں کھڑے ہیں 'کیا کرتے ہیں 'کیا اقرار ہمارے منہ سے نکل رہا ہے کیا دعائیں ہم مانگ رہے ہیں کن باتوں پر کاربند رہنے کا وعدہ کر رہے ہیں۔ نہیں یہ نماز نہیں بلکہ وہ نماز جس میں تمہارے ہوش و حواس قائم ہوں جس میں تم یہ محسوس کرو کہ ہم خدا کو دیکھ رہے ہیں اور اگر یہ مقام حاصل نہ کر سکو تو پھر یہ خیال کرو کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ ہماری باتوں کو سن رہا ہے ہم اس سے مانگ رہے ہیں۔ وہ ہمیں دینے کا وعدہ کر رہا ہے ہم گناہوں پر اظہار ندامت و تاسف کر رہے ہیں۔ وہ ہمیں معاف کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ دیکھو دوبارہ یہ گناہ سرزد نہ ہو۔

ہاں ہاں نماز وہی نماز ہے جو برائی کرنے سے تمہیں روک دے نیکی کی طرف تمہیں راغب کرے۔ اگر تم نماز بھی پڑھتے ہو اور جھوٹ بھی بولتے ہو دغا فریب بھی کرتے ہو کبائر کے مرتکب بھی ہوتے ہو تو وہ نمازیں ہوش و حواس کی حالت میں نہیں پڑھی گئیں۔ بلکہ نشہ و سکر کی حالت میں ادا ہوئیں۔

نماز کی پابندی یہاں تک اختیار کرلو کہ اگر بیمار ہو اور پانی کا استعمال تمہارے لئے مضر ہے اور وضوء نہیں کر سکتے یا سفر کی حالت میں ہو اور وضو کے لئے پانی دستیاب نہیں ہوتا تو نماز نہ چھوڑو مٹی ہی سے تیمم کرکے ادا کرلو پس اس طرح تمہارے اندر اس قدر

Marfat.com

اخلاقی قوت پیدا ہو جائے گی کہ عملی زندگی کی تمام مشکلات پر قابو پا لو گے۔ دیکھو، یہی احکام بنی اسرائیل پر نازل ہوئے تھے مگر انہوں نے اخلاقی و روحانی خوبیاں بالکل حاصل نہ کیں اسی واسطے وہ تعمیل احکام نہ کر سکے اور وہ راہ راست سے بھٹک کر بہت دور جا پڑے اب بھی گمراہ قومیں یہی چاہتی ہیں کہ راہ راست پر چلنے والوں کو اپنی طرح گمراہ کر لیں اور جو ان کے پیچھے ہولے گا اسے خدا کے ہاں سے کوئی یاوری نصیب نہ ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہود کو جب یہی احکام دیئے گئے تو ان لوگوں نے ان احکام کی عبارت کو الٹ پلٹ کر بیان کیا اور معنوں میں تاویلیں پیدا کیں ادھر سے ایک بات سنی ادھر ہنسی میں اسے گنوا دیا اور اسی طرح کفران کی گھٹی میں داخل ہو گیا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر وہ ایمان لے آتے اور تعمیل احکام میں اپنی زندگی بسر کرتے۔ اللہ فرماتا ہے کہ اے اقوام عالم! اپنی زندگی ہی کے دنوں میں قرآن اس کے احکام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ ورنہ یاد رکھو کہ تم پر ہماری لعنتیں پڑیں گی۔ دیکھو خدا اور سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے احکام کے بالمقابل کسی دوسرے احکام کی تعمیل کی جائے اس چیز کو قرآن نے شرک کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور شرک کو ایک ناقابل معافی جرم ٹھہرایا ہے۔ آخر میں اللہ فرماتا ہے کہ یہود جو تورات کی تعلیمات کو پس پشت ڈال چکے ہیں وہ باوجود تمام بدعنوانیوں اور سیاہ کاریوں کے اپنے آپ کو پاک و صاف سمجھتے اور خدا کی چہیتی قوم جانتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے ایک یہود پر کچھ منحصر نہیں تمام گمراہ قوموں کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ خدا کو صرف اسی کی چاہت ہے جو نیکو کار ہو اور اس کے احکام بجالائے۔

ترجمہ آیات ۵۱-۵۹:- کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں کتاب الٰہی (میں سے علم) کا کچھ حصہ دیا گیا تھا (باوجود اس کے) وہ بتوں پر اور شیطانوں پر ایمان لاتے ہیں اور کافروں کی نسبت کہتے ہیں کہ مسلمانوں سے تو یہی لوگ زیادہ راہ راست پر ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ملعون ٹھہرایا ہے اور جس کو اللہ ملعون ٹھہرائے تم کسی کو اس کا مددگار نہ پاؤ گے۔ کیا ان کا بادشاہت میں کوئی حصہ ہے؟ جب تو وہ لوگوں کو اس میں سے ذرہ برابر چیز بھی نہ دیتے۔ یا خدا نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ عطا کیا ہے اس پر یہ جلتے ہیں۔ سو ہم نے خاندان ابراہیم علیہ السلام کو کتاب اور حکمت دی اور انہیں عظیم

Marfat.com

الشان سلطنت بھی عطا کی۔ پھر بعض تو ان میں ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے اور بعض نے روگردانی کی اور ان کے لئے دہکتی ہوئی آگ ہی کافی ہے۔ یقیناً" جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم عنقریب انہیں دوزخ کی آگ میں جھونکیں گے جب ان کی کھالیں جل جائیں گی تو ان کو دوسری (نئی) کھالوں سے بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں۔ بیشک اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل بھی کئے ہم عنقریب انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں ان کے لئے پاک صاف بیویاں ہوں گی اور بڑے گھنے سایہ میں ان کو جگہ دیں گے۔ (یاد رکھو) خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ چکانے لگو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو (دیکھو وہ) بہت اچھی بات ہے جس کی خدا تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ سننے والا اور (سب کچھ) دیکھنے والا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں صاحب حکومت ہیں۔ پھر اگر کسی بات میں اختلاف کرنے لگو تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اور اسی میں آخر کار خوبی ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ خدا کی فرمانبرداری اور نیک کام کرنے کے لئے روحانی اخلاقی طاقتوں سے کس طرح اپنے آپ کو مسلح کرنا ضروری ہے نیز بتایا گیا تھا کہ جو لوگ ان قوتوں کو حاصل نہیں کرتے وہ کس طرح ناکام رہتے ہیں۔ مثلاً" یہود کے طرز عمل کی طرف اشارہ تھا جو اپنی ہوس کاری اور غفلت کی وجہ سے روحانی و اخلاقی طاقتوں کو بالکل تباہ کر چکے تھے۔ اس رکوع میں اس طرف اشارہ ہے کہ یہود نے مسلمانوں کی ضد میں آ کر حق و صداقت کا بالکل گلا گھونٹ دیا ہے۔ آج سے پہلے وہ جن بت پرستوں اور مشرکوں کو نگاہ حقارت سے دیکھتے اور انہیں کافر سمجھتے تھے۔ آج مسلمانوں کے مقابلہ پر انہیں ترجیح دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ خواہ مشرکین کتنے ہی برے کیوں نہ ہوں مسلمانوں سے اچھے ہیں۔

بات یہ ہے کہ گروہ بندی اور فرقہ وارانہ تعصبات نے جن لوگوں کو تنگ خیال بنا

Marfat.com

دیا ہو ان سے بھلائی کی توقع ہی عبث ہے۔ کیونکہ وہ اس قدر تنگ دل اور خود غرض ہو جاتے ہیں کہ اگر انہیں تمام دنیا کی بادشاہت بھی دے دی جائے تو وہ سب کچھ خود سمیٹنا چاہتے ہیں۔ کسی دوسرے کو رتی برابر چیز دے دینے کے روادار نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ بھلا دوسروں کی قیادت و سیادت کو کب تسلیم کرنے لگے۔ اللہ فرماتا ہے ان لوگوں کا علاج یہی ہے کہ جہنم کی آگ میں پڑے رہیں اور عذاب کی سختیاں جاری رہیں نہ موت آئے اور نہ مخلصی ہو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے ایمان والو! تمہارے لئے یہ لازمی امر ہے کہ تم ہمیشہ حق صداقت کا ساتھ دو۔ لوگوں کی امانتیں خواہ وہ مالی امانتیں ہوں خواہ اخلاقی بکمال دیانتداری ان کے حقداروں تک پہنچاؤ اور جو بات بھی کہو۔ عدل و انصاف کو پیش نظر رکھ کر کہو۔ تمہیں گروہ بندی کے تعصبات اندھا نہ کر دیں اور نہ خدا کی نافرمانی کی جرات تمہارے اندر پیدا ہو۔ جب کہیں تمہیں فیصلے کی ضرورت ہو تو وہ فیصلہ خدا کی کتاب اور رسول کے ارشادات سے تلاش کرو۔ اگر تم اپنے باہمی فیصلوں اور زندگی کے پروگراموں کی بناء تعلیم خداوندی اور ارشادات نبوی پر رکھو تو سمجھ لیا جائے گا کہ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور روز آخرت سے بھی خائف ہو۔ ورنہ تمہارے سب دعوے باطل متصور ہوں گے۔

ترجمہ آیات ۶۰ – ۷۰:– کیا آپ نے ان لوگوں کی حالت پر غور نہیں کیا جو یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر نازل ہوا اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے نازل ہوا (لیکن) چاہتے یہ ہیں کہ باطل کو اپنا حکم بنائیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان سے انکار کر دیں اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں بڑی دور کی گمراہی میں ڈال دے اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کی ہے اور رسول کی طرف تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ سے روگردانی کرتے ہیں پھر کیسی حالت ہوتی ہے جب ان پر کوئی مصیبت اپنے ہی ہاتھوں آ پڑتی ہے۔ تو یہ آپ کے پاس قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (ہم نے جو کچھ کیا اس سے) ہمارا مقصود صرف بھلائی اور باہمی میل ملاپ ہی تھا یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اس لئے آپ ان سے اعراض فرمائیں اور ان کو نصیحت کرتے رہیں اور ایسی بات ان سے کہیں جو دل میں اتر جائے۔ اور ہم صرف اسی واسطے رسول بھیجتے ہیں کہ ہمارے حکم

کے مطابق ان کی اطاعت کی جائے اور اگر اس وقت جب ان لوگوں نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیا تھا آپ کے پاس آ جاتے اور اللہ سے گناہوں کی معافی چاہتے اور رسول (یعنی آپ) بھی ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے تو اللہ کو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت والا پاتے پھر قسم ہے تمہارے رب کی یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تمام جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ بنائیں پھر آپ کے فیصلہ سے اپنے دلوں میں گرانی نہ محسوس کریں اور پوری طرح مان لیں اور اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ (دیکھو) اپنے آپ کو قتل کر دیا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے بہت ہی کم لوگ اس کی تعمیل کرتے اور اگر یہ لوگ جس بات کی ان کو نصیحت کی جاتی ہے اس پر عمل کرتے تو ان کے لئے بہتر تھا اور ثابت قدمی کے لئے بہت زیادہ موزوں اور اس صورت میں ہم انہیں یقیناً اپنی طرف سے بہت بڑا اجر بھی دیتے اور ضرور سیدھی راہ پر لگا دیتے اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر خدا نے انعام کیا ہے۔ یعنی نبیوں' صدیقوں' شہیدوں اور تمام نیک لوگوں کے ساتھ اور یہ لوگ بڑے ہی اچھے رفیق ہیں۔ یہ بخشش و کرم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کافی جاننے والا ہے۔

شرح:- سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے اس رکوع میں ارشاد ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ خدائی احکام کی آج کل مطلق پروا نہیں کرتے۔ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اپنے تمام دنیاوی و دینی امور میں خدا کو اپنا حاکم بنایا کرو اور اس کے احکام کے مطابق باہمی فیصلے کیا کرو۔ مگر وہ سرکشانہ قوتوں' نفسانی جذبوں اور شیطانی وسوسوں کی پیروی کرتے ہیں اور انہیں کے مطابق تمام فیصلے کرتے ہیں اور جب کوئی بندۂ خدا انہیں احکام الٰہی کی دعوت دیتا ہے تو ایچ پیچ سے کام لینے لگتے ہیں اور لیت و لعل کرتے ہیں۔ کیونکہ احکام الٰہی کی پیروی ان پر شاق گذرتی ہے اور ان کا ضمیر پہلے ہی سے انہیں لعن طعن کر رہا ہوتا ہے۔ درحقیقت ہر شخص قدرتی طور پر اس راز سے واقف ہے کہ اسے صرف خدائی فیصلوں کے آگے سر تسلیم خم کرنا چاہئے اور بس۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ نسل آدم کو معلوم ہونا چاہئے کہ رسولوں کے بھیجنے سے ہماری غرض و غایت صرف یہی ہوتی ہے کہ وہ ان کی پیروی کر کے دینی و دنیاوی کامرانیاں اور حقیقی خوشیاں حاصل کریں۔ اور اگر ان سے کوئی لغزش یا غلطی ہو جائے تو وہ اسوۂ رسول کو دیکھ کر اپنی اصلاح کر لیا کریں۔ اسی واسطے اے

اہل جہان! اگر تم نے اس پیغمبر اسلام کے فیصلوں کو آخری اور قطعی فیصلے سمجھ کر اپنی انتہائی رضامندی اور خوشنودی کا اظہار نہ کیا تو نہ تم مسلمان ہو نہ تمہارا کوئی ایمان ہے۔ فرماتا ہے کہ تم لوگ نہایت آسان شریعت کے تابع ہو۔ پھر بھی تمہارے تغافل کا یہ عالم ہے کہ ایثار سے بھاگتے ہو اور قربانی سے نفور ہو۔ حالانکہ تم سے پہلے لوگ سخت آزمائش میں سے گذر چکے ہیں۔ بنی اسرائیل کو نافرمانی کی سزا یہ دی گئی کہ اپنی گردنیں مارو اور بچھڑا پوجنے کی وجہ سے قتل عام کرو۔ بتاؤ تم کیا اس کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو! اللہ کا شکر ادا کرو کہ تمہیں جو دستور العمل دیا گیا ہے وہ بہت مشفقانہ ہے۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ خلوص کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل جہان! اگر تم چاہتے ہو کہ نبیوں کی معیت اور خدا کے دوستوں کا ساتھ حاصل کرو نیکو کاروں اور اس کی راہ پر کٹ مرنے والوں کی صف میں جگہ پاؤ تو اس کے لئے تمہیں خدا کے حکموں پر چلنا اور رسول کی پیروی کرنی ہوگی ورنہ یہ عزت کے مقام اور کسی طرح حاصل نہ ہوں گے ارشاد ہے کہ اس سے بڑھ کر فضل و رحمت کی اور کیا نشانی ہو سکتی ہے کہ معزز ترین مراتب اور عمدہ ترین زندگی صرف ان امور کے انعامات ٹھہرائے جائیں جو خود انسان کی دنیاوی زندگی میں اس کے لئے سرمایہ راحت و آرام اور سامان عیش حقیقی ہوں۔

ترجمہ آیات ۷۱-۷۶:- اے ایمان والو! (دشمن کے مقابلہ کے لئے) حفاظت کا سامان لے لو پھر گروہ گروہ بن کر نکلو یا سب اکٹھے ہو کر (جہاد کے لئے) نکلو اور (یاد رکھو) تم میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو (ایسے مواقعہ پر) ضرور پیچھے کو قدم ہٹائیں گے پھر اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی تو وہ کہیں گے کہ خدا نے ہم پر بڑا احسان کیا کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ حاضر نہ تھے اور اگر تم پر خدا کا فضل و کرم ہوا تو ضرور اس طرح کہیں گے گویا تم میں اور ان میں دوستی کا نام و نشان تک نہیں تھا کہ اے کاش اگر ہم ان لوگوں کے ساتھ ہوتے تو ہم بھی عظیم الشان کامیابی حاصل کر لیتے تو چاہئے کہ جو لوگ اس دنیا کی زندگی کو آخرت کی (خوشگوار) زندگی کے عوض فروخت کر چکے ہیں اللہ کی راہ میں جنگ کریں اور جو اللہ کی راہ میں جنگ کرے پھر (خواہ) قتل ہو جائے خواہ غالب آئے (ہر حال میں) ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے جنگ نہیں کرتے۔ جو کہہ رہے ہیں کہ اے ہمارے

Marfat.com

رب! ہمیں اس بستی سے جہاں کے باشندے بڑے ظالم ہیں' نکال باہر کر اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا دے اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا یار و مددگار بنا۔ وہ لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور جو لوگ منکر و کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں۔ تو تم شیطان کے حامیوں کے خلاف جنگ کرو بیشک شیطان کا مکر و فریب (بہت ہی) ضعیف و بے بنیاد ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں قیام حق و عدل کی تعلیم دی گئی اور بتایا گیا تھا کہ بعض لوگ طبعاً" ایسے واقع ہوئے ہیں کہ احکام الٰہی کی طرف آتے ہی نہیں اور جب ملک میں غلبہ اور حکومت حاصل کر لیتے ہیں تو زیر دستوں اور محکوموں پر ناروا ستم ڈھانے لگتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو دعوت ایمانی قبول کر چکے ہیں۔ انہیں ہوشیار رہنا چاہئے قومی اور انفرادی حیثیت سے دیکھتے رہیں کہ آیا راستے میں منکرین و مخالفین کی طرف سے کوئی رکاوٹیں تو پیش نہیں آ رہیں یا وہ لوگ جو ایمان لا چکے ہیں انہیں ستایا تو نہیں جا رہا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تم دیکھو کہ فی الحقیقت بے بسوں کو امداد کی ضرورت ہے خواہ اس کے لئے تمہیں لشکر جرار کی صورت میں نکلنا پڑے اور خواہ چھوٹے وفدوں کی شکل میں اپنے مطالبات پیش کرو اور میدان جہاد میں نکل کھڑے ہو بہر حال اس بات سے تمہیں ہراساں نہیں ہونا چاہئے کہ ایسے نازک مواقع پر بعض کمزور اور کوتاہ نظر اشخاص یا منافق لوگ اس پاک اقدام کے بھی خلاف ہوتے ہیں۔ ان کی قوت ایمانی اس قدر کمزور ہوتی ہے کہ وہ اس بات کو تو گوارا کر سکتے ہیں کہ خدا اور خدا کے رسول کے احکام و تعلیمات کو پس پشت ڈال دیں لیکن یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ اپنی آرام گاہیں چھوڑ کر حق و باطل کے مقابلہ میں حصہ لیں۔ ایسے لوگوں کا وجود سرداران قوم کے لئے بے حد مضر ثابت ہو گا۔ ان سے بچنا چاہئے۔ ایسے لوگوں کی ذہنی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ جب تمہیں فریق مخالف سے کوئی عارضی ناکامی حاصل ہو تو وہ خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بڑے صائب الرائے نکلے ورنہ آج ہمیں بھی اس ناکامی سے دوچار ہونا پڑتا اگر تمہیں فتح نصیب ہو تو پھر حسد سے ہاتھ ملنے لگتے ہیں اور کہتے ہیں اے کاش! اگر اس مرتبہ ہم ان کے ساتھ ہوتے تو بڑی ہی اچھی بات ہوتی۔ الحاصل ان کی زندگیاں عجب کش مکش اور تذبذب کی زندگیاں ہوتی ہیں۔ خبردار! تم ان کے مکر و فریب میں مت آنا۔ فرماتا ہے۔ اگر تمہیں لڑنا

Marfat.com

پڑے تو اپنی نفسانی خواہشوں کے لئے نہیں بلکہ اللہ کے عدل و انصاف کے قیام کے لئے لڑو مظلوموں اور بیکسوں کی حمایت اور انہیں ظالموں کے پنجہ سے نجات دلانے کے لئے لڑو۔ اگر اس نیت سے لڑو گے تو ہمارا وعدہ ہے کہ شہید ہونے کی صورت میں عظیم الشان اجر و ثواب دیا جاوے گا اور غالب آنے کی صورت میں جاہ و جلال سے مالا مال کیا جائے گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بھلا جس جگہ بے بس مرد اور عورتیں بوڑھے اور بچے درد بھری آوازوں کے ساتھ آسمان کو تکتے ہوئے اور سائلانہ ہاتھ بڑھاتے ہوئے یہ کہتے سنے جائیں کہ خدایا ہمیں اس گاؤں سے نکال کہ یہاں کے تمام بسنے والے ظالم ہیں۔ خدایا کوئی ہمارا دوست بنا جو یہاں سے ہمیں نجات دلائے۔ خدایا کسی کو بھیج جو ہماری مدد کرے۔ تو کون ہے جو خدا کی راہ میں کٹ مرنے کے لئے گھر سے نہ نکلے۔ سن لو۔ مومن اور کافروں کی یہ نشانی ہے کہ مومن قیام حق اور قیام شریعت پر اپنی جان دینے کو تیار ہوتا ہے اور کافر ان باتوں سے بے پروا اور ان کا مخالف ہوتا ہے۔ پس مسلمانو! تم قیام حق و عدل کے لئے اپنی جانیں لڑا دو خدائی احکام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے حتی المقدور کوشش کرو اور طاغوتی طاقتوں اور شیطانی فوجوں کو مار مار کر بھگا دو۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ منکرین و کافرین کی افواج قاہرہ تمہارے سامنے ٹھہر نہیں سکتیں وہ نہایت کمزور بنیادوں پر قائم ہیں جونہی تم نے جان توڑ کر حملہ کیا وہ تتر بتر ہوتے نظر آنے لگیں گے۔

ترجمہ آیات ۷۷-۸۷:- کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں حکم دیا گیا تھا کہ (جنگ و جدال سے) ہاتھ روکے رہو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو پھر جب ان لوگوں پر جہاد فرض کر دیا گیا تو ناگہاں ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا جیسا کہ اللہ سے ڈرنا چاہئے بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھ کر اور کہنے لگے خدایا! تو نے ہم پر جہاد کو کیوں فرض قرار دیدیا کیوں نہ ہمیں تھوڑے دنوں کی اور مہلت دی۔ کہہ دیجئے کہ دنیا کے فائدے بہت کم ہیں اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے لئے آخرت بہتر ہے۔ اور تم پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں پا کر رہے گی۔ اگرچہ تم مضبوط قلعوں کے اندر (چھپ کر) رہو اور اگر ان کو کوئی بھلائی کی بات پیش آئے تو کہتے ہیں کہ یہ ہمارے رب کی جانب سے ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچے تو کہتے ہیں کہ یہ تیری طرف سے ہے کہئے سب اللہ کی جانب سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے

Marfat.com

کہ بات کو سمجھتے تک نہیں۔ (اے انسان!) جو کچھ تجھے بھلائی پیش آتی ہے وہ خدا کی جانب سے ہے اور جو تکلیف پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے اور اے پیغبر آپ کو تو ہم نے لوگوں کی طرف پیغام رسان بنا کر بھیجا ہے اور آپ کے لئے اللہ کی گواہی کافی ہے۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا ہی کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو اے پیغبر! ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا اور (ایسے لوگ بظاہر تو) کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں مگر جب آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو ان میں سے کچھ لوگ جو کچھ آپ کہتے ہیں اس کے خلاف سوچنے میں رات گزار دیتے ہیں اور خدا ان باتوں کو لکھتا جاتا ہے جن کے سوچنے میں وہ راتیں گزارتے ہیں پس آپ ان سے روگردانی فرمائیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں اور اللہ ہی کا کارساز ہونا کافی ہے۔ تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں لوگ بہت ہی اختلاف پاتے اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی بات پہنچتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اسے اللہ کے رسول کے سامنے اور ان لوگوں کے سامنے پیش کرتے جو ان میں سے حکم و اختیار والے ہیں تو جو حضرات ان میں سے بات کی تہ کو پہنچنے والے ہیں وہ اس کی اصلیت کو معلوم کر لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے چند کے سوا اکثر لوگ شیطان کے پیچھے لگ جاتے تو (اے پیغبر) اللہ کی راہ میں جنگ کرو۔ آپ پر سوا اپنی ذات کے کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اور مومنوں کو جنگ کے لئے آمادہ کیجئے اللہ جلد ہی ان لوگوں کا زور روک دے گا جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے اور اللہ سب سے زیادہ زور والا اور سزا دینے میں سب سے زیادہ سخت ہے جو نیکی اور بھلائی کے کام کی (دوسروں کو) سفارش کرتا ہے اسے بھی اس نیکی (کے نتائج) سے حصہ ملے گا اور جو برے کاموں کی سفارش کرے گا اس کے لئے اس برائی میں سے حصہ ملے گا۔ اور اللہ ہر چیز کا نگہبان ہے اور (مسلمانو!) جب تمہیں (دعا دے کر) سلام کیا جائے تو تم اس سے بھی بہتر (الفاظ) میں سلام کا جواب دو یا (کم از کم) انہیں الفاظ کو لوٹا دو اور یقیناً اللہ ہر بات کا حساب لینے والا ہے۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا ہرگز کوئی معبود نہیں وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن (اپنے حضور) جمع کرے گا قیامت کا دن وہ ہے جس میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ سے بڑھ کر قول میں کون سچا ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

شرح:- گزشتہ رکوع میں یہ بیان ہوا تھا کہ جب دیکھو کہ مظلوموں اور زیر دستوں کو ستایا جا رہا ہے اور ملک میں حق و عدل کی بجائے ظلم و ستم کا دور دورہ ہے تو جس طرح بن پڑے سرکشوں کا مقابلہ کرو اور دنیا سے ظلم کی رسم مٹانے کی کوشش کرو یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی ذہنیت عجب مضحکہ خیز واقع ہوئی ہے۔ مثلاً "جب ظلم و ستم کی بنا پر ان سے جنگ لڑنے کے لئے کہا جائے تو وہ فوراً" تیار نظر آتے ہیں۔ مگر اللہ کی راہ میں ان پر جہاد فرض کر دیا جائے تو اس سے جی چرانے لگتے ہیں اور انسانوں سے ایسا ڈرتے ہیں جیسے خدا سے ڈرنا چاہیے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور آرزو کرتے ہیں کہ اے کاش! یہ وقت بھی کسی طرح ٹل جاتا۔ فرماتا ہے یہ لوگ حقیقت سے ناآشنا ہیں نہیں جانتے کہ دنیا کا ساز و سامان تھوڑے دن رہنے والا ہے اور آخرت کی بھلائی صرف انہی لوگوں کے حصہ میں آنے والی ہے جو خوف الٰہی دل میں رکھ کر ایام زندگی گزار جائیں خوف الٰہی یہی ہے کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ خواہ ایسا کرنے سے جان عزیز ہی کو قربان کرنا پڑے کیونکہ جو کوئی پیدا ہوا ہے اسے ایک نہ ایک دن ضرور مرنا ہے خواہ وہ موت کے خلاف کتنا ہی پختہ بندوبست کرلے مگر کوئی چارہ کارگر ہونے والا نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس چند روزہ اور ناپائیدار زندگی کو اس کی ناراضگی میں بسر کیا جائے فرماتا ہے بعض لوگ خود مسلمانوں کے اندر ایسے ہوں گے جو بھلائی کی صورت میں تو کہیں گے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہمیں حاصل ہوئی ہے مگر جب کبھی برائی پیش آئے گی تو اسے اسلام' پیغمبر اسلام اور امیران قوم کے سر تھوپیں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بڑے بے سمجھ واقع ہوئے ہیں۔ بات کو سمجھنے کی مطلق اہلیت نہیں رکھتے انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جو بھلائی پیش آتی ہے وہ تو واقعی خدا کی جانب سے ہوتی ہے اور جو برائی پیش آتی ہے اس کے موجب وہ خود ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہر بات کے لئے احکام و قوانین مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ جو کچھ بھی پیش آتا ہے ان حالات کا لازمی نتیجہ ہوتا ہے جن کو تم خود پیدا کرتے ہو فرماتا ہے رسول کی اطاعت و فرمانبرداری عین خدا کی اطاعت و فرمانبرداری ہے اور اس فرمانبرداری سے کوئی برائی پیش نہیں آسکتی اور جو نافرمان ہو جائے اس کی اپنی بدقسمتی ہے۔ آپ اس بات کے ذمہ دار نہیں کہ ساری دنیا اسلام کی نعمتوں کو قبول کرلے۔ آپ قوم کی بدبختی کے کسی طرح بھی موجب و سبب نہیں آپ پر تو بس یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ انہیں انجام و مال

Marfat.com

سے آگاہ کر دیں اور بتا دیں کہ فلاح و بہبود اطاعت پر موقوف ہے ورنہ نافرمانی کی صورت میں تباہی لازمی ہے۔

فرماتا ہے اس منافقانہ اطاعت سے بھی کوئی فائدہ نہیں جو محض دکھاوے اور دھوکے کے لئے ہو بعض لوگ اطاعت کا قلادہ تو گلے میں ڈال لیتے ہیں مگر تنہائی میں اطاعت سے سرکشی کی تجاویز سوچتے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ رسول ایسے لوگوں کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا نہ ان کے مصائب پر اسلام کو ترس آسکتا ہے وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلہاڑا چلاتے ہیں۔ اس کا علاج ہی کیا ہو سکتا ہے۔ آگے چل کر نفاق کے روگ کا علاج بتلاتا ہے فرماتا ہے ہر انسان کو چاہئے کہ وہ خود قرآن کے مطالب میں غور و فکر کرے دوسروں کا علم اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ قرآن سب لوگوں کی مشترکہ جائیداد ہے۔ علماء اور آئمہ ہی مجبور نہیں کہ قرآن میں تدبر و تفکر کیا کریں۔ بلکہ ہر شخص کو چاہئے کہ براہ راست اس نسخہ کیمیا کی طرف دست شوق بڑھائے۔

فرماتا ہے کہ اکثر لوگ ایسے واقع ہوئے ہیں کہ جب کبھی وہ کوئی بات سن پاتے ہیں خواہ وہ امن کی ہو یا خوف کی اسے لے اڑتے ہیں اور مطلق تحقیقات نہیں کرتے حالانکہ چاہئے تو یہ کہ جب کوئی بات سنیں تو یا خود اس پر غور کریں اور یا ان لوگوں کے پاس لے جائیں جو معاملہ فہم ہوں۔ تاکہ اصل حقیقت واضح ہو جائے۔ فرماتا ہے کہ بغیر سوچے سمجھے اور بلا تحقیق اڑی اڑائی بات پر یقین کرنا شیطان کی اتباع کرنا ہے اور جن لوگوں پر اللہ کا فضل ہوتا ہے وہ شیطانی اتباع سے محفوظ ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام آپ اللہ کے راستے میں منکرین خدا سے جنگ کریں اور اس بات کو یاد رکھیں کہ آپ صرف اپنی ذات کے ذمہ دار ہیں اوروں کی ذمہ داری آپ پر عائد نہیں ہوتی۔ پس اے مسلمانو! تم اپنی جماعت کے ڈرپوک اور نفاق پسند اشخاص کی پروانہ کرو اور اپنا کام کئے جاؤ جو نیکی کے کام میں دوسروں کی مدد کرے گا۔ اسے نیکی میں سے حصہ ملے گا اور جو برائی کے کام میں اوروں کو مدد دے گا اسے برائی میں سے حصہ ملے گا۔

اس سلسلہ بیان کو ختم کرتے ہوئے اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے سے خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آیا کرو جب تمہیں کوئی سلام کہے تو

Marfat.com

اس سے بہتر لفظوں میں اس کے سلام کا جواب دو ورنہ کم از کم انہیں لفظوں کو دہرا دو۔ فرماتا ہے کہ تم سب ایک ہی خدا کے پرستار ہو اور سب ایک جگہ قیامت کے دن جمع ہونے والے ہو۔ پس باہمی رواداری اور خوش اخلاقی سے رہو سہو۔

ترجمہ آیات ۸۸ - ۹۱:- تو (مسلمانو) تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم منافقوں کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو اور اللہ نے انہیں ان کی بد عملیوں کی وجہ سے اوندھا کر دیا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ ایسے لوگوں کو راہ دکھاؤ جنہیں اللہ نے گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور جس کو اللہ گمراہی میں ڈال دے اس کے لئے آپ کوئی راہ نہ پائیں گے یہ لوگ تو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے راہ کفر اختیار کی ہے کسی طرح تم بھی راہ کفر اختیار کر لو پھر سب ایک جیسے ہو جاؤ تو جب تک یہ (منافق) لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں تم ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ پھر اگر وہ (تم سے) روگردانی کریں تو انہیں پکڑ لو اور جہاں (کہیں تم انہیں) پاؤ قتل کر دو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ۔ مگر وہ لوگ جو ایسی قوم سے جا ملیں کہ تم میں اور ان میں معاہدہ ہے یا ایسی حالت میں تمہارے پاس آئیں کہ تم سے جنگ کرنے میں یا اپنی قوم سے لڑنے میں کبیدہ خاطر ہوں اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا پھر وہ ضرور تم سے نبرد آزما ہوتے پس اگر وہ تمہیں چھوڑ دیں اور تم سے جنگ نہ کریں اور تمہاری طرف پیغام صلح بھیجیں تو تمہارے لئے خدا نے ان کے خلاف کوئی راہ (کھلی) نہیں رکھی (ان کے علاوہ) کچھ لوگ تم ایسے بھی پاؤ گے جو تم سے امن میں رہنے کے خواہاں ہوں گے اور اپنی قوم سے بھی (لیکن) جب کبھی فتنہ و فساد کی طرف متوجہ کئے جاتے ہیں تو اس میں اوندھے منہ جا گرتے ہیں سو اگر ایسے لوگ تم سے کنارہ کش نہ رہیں نہ پیغام صلح تمہاری طرف بھیجیں اور نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں تو تم انہیں پکڑ لو اور جہاں (کہیں) بھی پاؤ قتل کر دو اور (یہی وہ لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں کھلا اختیار دے رکھا ہے)

شرح:- یہاں اللہ عزوجل نے مسلمانوں کی سیاسی تنظیم کا ایک پہلو نمایاں طور پر دکھایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے محض ابن الوقت بن کر تمہارا دم بھرنا شروع کر دیا ہے لیکن دل میں تمہارے مخالف ہیں ان سے تم دوستانہ تعلقات نہیں رکھ سکتے اگر وہ لوگ اسلام کو قبول کر لیں اور ہر معاملہ میں تمہارے دوش بدوش ہوں تو ان کی بات

قابل قبول ہے ورنہ انہیں منافق سمجھو اور ان سے محترز رہو۔ اگر تم نے ان کے دام فریب میں آکر ان کا ساتھ دے دیا تو وہ یقیناً" تمہیں راہ راست سے دور پھینک دیں گے کیونکہ ان کی یہی خواہش ہے کہ تمہیں اپنی مانند بنالیں۔ اگر جنگ کی نوبت آئے تو تمہیں چاہئے کہ ان لوگوں کا رتی برابر لحاظ نہ کرو نہ ان سے دوستی رکھو نہ ان کی مدد کرو بلکہ جہاں کہیں تم کو مل جائیں تہ تیغ کرکے رکھ دو۔

فرماتا ہے ان میں سے دو قسم کے لوگ مستثنیٰ ہوں گے۔ ایک تو وہ جو اپنی قوم کو چھوڑ کر کسی ایسی قوم کے پاس جاکر پناہ گزین ہو جائیں جس کا تم سے معاہدہ ہے یا وہ جو غیر جانبدار رہیں نہ تم سے برسرپیکار ہونا چاہیں نہ اپنی قوم سے۔ پس ایسے لوگوں سے جنگ نہ کرو کیونکہ تمہارا اصل مقصود امن و امان پیدا کرنا ہے جنگ کرنا نہیں۔ ہاں اگر غیر جانبدار لوگ فتنہ و فساد کے وقت غلط راستہ اختیار کرلیں اور تم سے جنگ کرنے والوں کو مدد دیں یا علانیہ جنگ کے لئے نکل آئیں تو پھر ان کو بھی نہ چھوڑو۔

ترجمہ آیات ۹۲ - ۹۶ :- اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ (کسی دوسرے) مسلمان کو قتل کرڈالے مگر یہ کہ غلطی ہو جائے اور جو کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کرڈالے (اس کی سزا یہ ہے کہ) وہ ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور اس کے وارثوں کو اس کا خون بہا دے مگر یہ کہ وہ (خود بخود) خون بہا معاف کردیں۔ پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور وہ خود مومن ہو تو (اس صورت میں قاتل کو چاہئے کہ) ایک غلام آزاد کرے اور اگر وہ ایسی قوم سے ہو کہ ان کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہے تو (چاہئے کہ) مقتول کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے اور ایک غلام آزاد کیا جائے پھر جو غلام نہ رکھتا ہو وہ دو مہینوں کے لگاتار روزے رکھے اور توبہ کرے جو اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور جو مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہوا اور اس کی لعنت پڑی اور اس کے لئے اللہ نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے اے مومنو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو خوب جانچ لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں کیا تمہارا مقصد دنیا کی زندگی کا ساز و سامان طلب کرنا ہے۔ پس اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں۔ پہلے تم بھی تو ایسے ہی تھے پھر تم پر اللہ نے احسان کیا پس تم

Marfat.com

خوب تحقیق کر لیا کرو اللہ یقیناً تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ وہ مومن جو کسی طرح معذور نہیں اور گھر بیٹھ رہے اور وہ جو اپنے مال و جان سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو اللہ نے بیٹھ رہنے والوں پر درجات میں فضیلت دی ہے اور سب ہی سے اللہ نے اچھے گھر کا وعدہ کر رکھا ہے اور جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑا اجر دیا ہے۔ یہ اس کی طرف سے درجے ہیں اور اس کی بخشش اور رحمت ہے اور اللہ (بڑا ہی) بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں مسلمانوں کو باہمی خانہ جنگی اور خون ریزی سے منع کیا گیا ہے یہ نہ ہو کہ جب اعدائے اسلام سے فراغت پائیں تو آپس میں الجھ پڑیں۔ فرماتا ہے کہ کسی مسلمان کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو قتل کر ڈالے۔ ہاں اگر غلطی یا شبہ میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ہاتھ سے مارا گیا تو دوسری بات ہے مگر اس پر دنیا میں مقتول کے ورثاء کو خون بہا دینا پڑے گا اور مسلمان غلام کو آزاد کرنا پڑے گا۔ ورثا از خود معاف کر دیں تو یہ امر دیگر ہے۔ اسی طرح معاہد قوم کا آدمی بھی مارا جائے تو اسی اصول کو مد نظر رکھ کر صلح کرائی جائے گی۔ جو شخص ان دونوں باتوں پر قادر نہ ہو۔ اسے دو ماہ کے لگا تار روزے رکھنے ہوں گے اور جو جان بوجھ کر کسی دوسرے مسلمان کو مار ڈالے تو اس کی سزا جہنم کا دائمی عذاب اللہ کی لعنت اور اس کی پھٹکار ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! بہانے تراش کر تم مسلمان کو نہ قتل کرو یاد رکھو کہ تمہیں خدا کی راہ میں جنگ کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا کے احکام' اس کی شریعت اور قیام حق و عدالت کے لئے جنگ کرو۔ نفسانی خواہشات' دنیاوی مال و منال اور تلاش جاہ و جلال کے لئے مت لڑو اگر عزت چاہتے ہو تو وہ خدا کے پاس ہے اگر دولت چاہتے ہو تو وہ بھی اسی کے ہاں سے مل سکتی ہے اور وہ اس طرح کہ اپنے جان و مال کے ساتھ خدا کا دین پھیلانے کی کوشش کرو اور یاد رکھو کہ خدا کی راہ میں جنگ کرنے والوں کے ساتھ کوئی شخص درجہ میں مساوی نہیں ہو سکتا۔ گھر میں بیٹھے رہنے والے جنگ کی تلواروں کی جھنکار سننے والوں پر کبھی فضیلت نہیں پا سکتے اگر حق و عدالت کو قائم رکھنے والوں کا وجود دنیا سے ناپید ہو جائے تو شیطان کی حکومت ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل جائے اور کوئی شخص خدا کا نام نہ لے پس دین کا کوئی کام جہاد فی سبیل اللہ پر فضیلت نہیں پا سکتا۔

Marfat.com

دنیا کی عزتیں اور آخرت کے بلند مرتبے اور اس کی ان گنت رحمتیں بھی ان ہی لوگوں پر ہوں گی جو خدا کا دین پھیلانے اور اس کا نام کا بول بالا کرنے میں تمام جدوجہد کو خرچ کر ڈالیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب مکہ معظمہ میں نبوت کا اعلان کیا تو اسلام قبول نہ کرنے والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کیا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ چلے جانے کا قصد کیا اور موقعہ پا کر چلے گئے اور حکم دے دیا کہ مکہ میں جو مسلمان ہیں اور انہیں اعتقاد و عمل کی آزادی نہیں وہ بھی ہجرت کر کے مدینہ آ جائیں یا کسی ایسی جگہ اقامت گزین ہوں جہاں وہ آزادانہ اپنے اعتقادات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں چنانچہ بعض لوگوں نے ہجرت کی مگر بعض ایسے بھی تھے جو مظلومانہ اور ذلت کی زندگی پر قناعت کر کے بیٹھے رہے۔ اور دشمن کے ظلم و ستم کو برداشت کرتے رہے مگر گھروں کو نہ چھوڑا۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں وہ دین کی تمام باتوں پر عمل کرنے کی آزادی نہ رکھتے تھے اور یقیناً کئی ایک فرائض سے قاصر رہ جاتے ہوں گے۔

ترجمہ آیات ۹۷-۱۰۰:- وہ لوگ جو ہجرت نہ کر کے اپنی جانوں پر آپ ظلم کر رہے ہیں فرشتے ان کی روح قبض کرتے وقت ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں بے بس اور کمزور تھے۔ فرشتے کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین وسیع و فراخ نہ تھی؟ کہ تم اس میں ہجرت کر کے چلے جاتے یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہو گا اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔ مگر وہ ضعیف مرد، عورتیں اور بچے مستثنیٰ ہیں جو کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ دوسری جگہوں کے راستوں سے واقف ہیں۔ امید ہے کہ ان لوگوں کو اللہ بخش دے اور اللہ درگذر کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں وطن عزیز کو چھوڑ دے وہ بہت سی غنیمتیں اور فراخی حاصل کرے گا اور جو اپنے گھر کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی طرف نکلے پھر اسے موت آ گھیرے تو اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمہ کھرا ہو گیا اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں ان لوگوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ جب ان کی روحیں قبض کی جائیں گی تو فرشتے ان سے دریافت کریں گے کہ سناؤ تم اسلام قبول کرنے کے بعد

Marfat.com

جو متعدد فرائض کی ادائیگی سے محروم رہے اور اس طرح اپنی جانوں پر آپ ظلم کیا اور آج مورد عذاب الٰہی ہوئے تو آخر اس کی وجہ کیا تھی۔ فرماتا ہے کہ یہ لوگ فرشتوں سے عرض کریں گے کہ ہم بے بس تھے۔ سامان ہجرت نہ رکھتے تھے نہ گھر بار کو چھوڑ کر کہیں نکل سکتے تھے اور اگر نکلتے بھی تو کدھر کو۔ ہم کسی مقام سے واقف نہ تھے۔ فرشتے کہیں گے کہ وہ عورتیں بچے اور بوڑھے جو فی الحقیقت بے بس تھے ان پر تو کچھ اعتراض نہیں مگر تمہیں کیا دقت تھی۔ خدا کی زمین وسیع تھی۔ چاہیے تھا کہ تم ایک جگہ نہیں تو دوسری جگہ چلے جاتے جہاں تمہیں اعتقاد و عمل کی آزادی ہوتی خود فرائض الٰہیہ پر عمل کرسکتے اور دوسروں کو بھی تبلیغ کرسکتے چونکہ تم نے اپنی دون ہمتی اور ضعیف الاعتقادی کی بنا پر جو کچھ بھی حالات تھے انہیں پر قناعت کی اور ہجرت نہ کی۔ آج خدا کا غضب تم پر ہوگا اور طرح طرح کی سزائیں بھگتنی ہوں گی۔ فرماتا ہے جو کوئی ہجرت کرے اسے گھروں سے بہتر گھر' ہمسایوں سے بہتر ہمسائے۔ جاگیروں سے بہتر جاگیریں دی جاتی ہیں اور آخرت میں جو عظیم الشان اجر و ثواب حاصل ہوگا اس کا کوئی حساب ہی نہیں۔

ترجمہ آیات ۱۰۱۔ ۱۰۴:۔ اور جب تم (جہاد کے لئے) سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ لازم نہیں آتا کہ نماز میں کچھ کمی کر لو اگر تمہیں خوف ہو کہ کافر تمہیں کسی مصیبت میں ڈال دیں گے۔ بلاشبہ کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں اور (اے پیغمبر اسلام) جب آپ ان میں موجود ہوں اور ان کو نماز پڑھائیں تو چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور اپنے ہتھیار کو لئے رہیں پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو وہ پیچھے ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور چاہیے کہ ہوشیار رہے اور ہتھیار لئے رہے۔ کافر تو یہی پسند کرتے ہیں کہ اگر تم اپنے ہتھیاروں سے اور سامان جنگ سے غافل ہو جاؤ تو یکبارگی تم پر ٹوٹ پڑیں اور اس بات میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ایسی حالت میں اپنے ہتھیار اتار رکھو جب تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف ہو یا تم بیمار ہو اور ہوشیار رہو بیشک اللہ نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے پھر جب تم نماز (خوف) ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرو اور جب تمہیں اطمینان ہو تو (پوری) نماز ادا کرو بلاشبہ نماز مومنوں پر بہ قید وقت فرض کر دی گئی ہے اور تم دشمنوں کا پیچھا کرنے میں ہمت نہ ہارو۔

Marfat.com

اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی اسی طرح دکھ پہنچتا ہے جس طرح تمہیں پہنچتا ہے اور (سب سے بڑی بات یہ ہے کہ) تمہیں اللہ سے ایسی امیدیں ہیں جو ان کو نہیں اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے۔

شرح:- اس سے پہلے یہ بتایا جا چکا ہے کہ اگر تم چاہو کہ تمہارے امور دینی اور دنیاوی بلا روک ٹوک پورے ہو جائیں تو چاہئے کہ اخلاقی قوت حاصل کرو جو نماز سے بدرجہ اولیٰ حاصل ہو سکتی ہے اس رکوع میں نماز کی تاکید ہے فرماتا ہے اور تو اور اگر تم دشمن سے جنگ کر رہے ہو اور نماز کا وقت آگیا ہے تو موقعہ پا کر نماز ضرور ادا کرلو اگرچہ وہ قصر ہی کی صورت میں کیوں نہ ہو۔ قصر یہ ہے کہ جس نماز کے چار فرض ہوں اس کے صرف دو فرض پڑھ لو اور جس کے دو ہی ہوں وہ دونوں ادا کرو اگر اس قدر بھی فرصت نہ ہو اور دشمن کے غلبے کا ڈر ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک صف امام کے پیچھے نماز کی نیت سے کھڑی ہو جائے مگر بالکل ہوشیار اور ہتھیار لگائے ہوئے رہے۔ دوسری صف ان کی محافظت کے واسطے پورے سامان جنگ سے مسلح ان کا پہرہ دے۔ ایک رکعت ادا ہو جائے تو پہلی صف ہٹ آئے اور دوسری صف امام کے پیچھے کھڑی ہو کر ایک رکعت نماز ادا کرے اور اسی طرح دوسری جماعت دوسری رکعت پڑھ لے مسلمان اس حکم سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نماز کس قدر ضروری چیز ہے اور اس کا حکم کس قدر تاکیدی ہے کہ جب دشمن کی طرف سے جان کھونے کا خطرہ ہو تو بھی اس سے چھٹی نہیں مل سکتی۔

فرماتا ہے میدان جنگ میں جب اس طرح نماز ادا کرنے لگو تو پوری طرح مسلح اور باخبر رہو کیونکہ دشمن موقعہ پاتے ہی تم پر یکبارگی ٹوٹ پڑیں گے لہٰذا نماز تو پڑھو مگر دشمن سے بے پروا ہو کر نہیں اور جب نماز ادا ہو جائے تو اس کے بعد کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں خدا کا ذکر کرتے رہو اور اس بات کو بھی کبھی فراموش نہ ہونے دو کہ نماز مسلمانوں پر بقید وقت فرض ہے اور یہ فرض کسی طرح ٹل نہیں سکتا۔

فرماتا ہے یہ بھی یاد رکھو کہ اگر میدان جنگ میں تمہیں کچھ نقصان پہنچتا ہے تمہارے افراد ضائع ہوتے ہیں تمہارا مال و دولت خرچ ہوتا ہے تو اسی طرح تمہارے مخالف تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اور تمہاری تسکین کو سب سے بڑی بات یہ ہے کہ علاوہ دنیاوی جاہ و جلال کے تمہیں آخرت کی شادکامیاں حاصل ہونے والی ہیں جو کافروں

ہو نہیں ہو سکتیں اگر کافر غلبہ پالیں تو وہ دنیا میں ضرور تم پر کچھ عرصہ کے لئے غالب ہو جائیں گے مگر ان کے مقابلہ پر اگر تمہیں شہادت نصیب ہو جائے تو مقصد حیات حاصل ہو سکتا ہے اور آخرت کی خوشگوار زندگی میسر آتی ہے اور اگر کامیابی نصیب ہو تو پھر علاوہ اخروی مراتب کے دنیاوی جاہ و جلال بھی نصیب ہوتا ہے اور مسلمانوں کے لئے دشمنان خدا کے مقابلہ پر تیسری صورت کوئی نہیں ہے یا کامیابی ہے۔ یا حصول کامیابی کے لئے جنگ۔ پس حیف ہے ان لوگوں پر جو دشمنان اسلام کا مقابلہ کرنے کو اجتماعی طور پر اور انفرادی شکل میں تیار نہ رہیں۔

ترجمہ آیات ۱۰۵-۱۱۲:- (اے پیغمبر اسلام) ہم نے (یہ) کتاب آپ کی طرف حق و صداقت کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ اللہ نے آپ کو جو کچھ دکھایا ہے اس کے مطابق آپ لوگوں میں فیصلہ کریں اور خیانت کرنے والوں کی طرف داری میں جھگڑا کرنے والے نہ بنیں۔ اور اللہ سے مغفرت مانگو بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور نہ ان لوگوں سے جھگڑا کرو جو اپنی ہی جانوں سے خیانت کرتے ہیں۔ یقین رکھو کہ اللہ اس شخص کو دوست نہیں رکھتا جو خیانت کرنے والا اور معصیت میں ڈوبا ہوا ہو۔ (ایسے لوگ گناہوں کو) انسانوں سے چھپاتے ہیں اور اللہ سے نہیں چھپاتے حالانکہ جب وہ ایسی باتوں کے طے کرنے میں راتیں گزارتے ہیں جو اسے پسند نہیں تو وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اس کے احاطہ علم میں ہے۔ دیکھو! تم وہ لوگ ہو جو دنیا کی زندگی میں ان لوگوں کی طرف سے جھگڑتے ہو مگر کون ہے جو قیامت کے دن اللہ کے ساتھ ان کی طرف سے جھگڑے گا۔ یا کون ہے جو (اس دن) ان کا وکیل بنے گا اور جو بھی گناہ کرے یا اپنے اوپر ظلم ڈھائے پھر اللہ سے معافی کا طلبگار ہو وہ اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا اور جو بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو اپنی ہی جان پر ظلم کرتا ہے اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور اس کے ہر کام میں حکمت ہے اور جس سے تقصیر ہو جائے یا گناہ سرزد ہو پھر وہ اسے کسی بے گناہ کے سر تھوپ دے تو اس نے ایک بہتان باندھا اور کھلے گناہ کا مرتکب ہوا۔

شرح:- جہاد فی سبیل اللہ اور دیگر فرائض کا سلسلہ اس بات سے شروع ہوا تھا کہ مسلمانوں کو اتباع رسول اور احکام خداوندی کی تعمیل میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا

Marfat.com

چاہئے اس رکوع سے پھر سلسلہ بیان کو اسی طرف پھرایا گیا ہے اور ساتھ ہی امیران جماعت یا قضاۃ قوم کے لئے قیام حق و عدالت کے قوانین بھی بیان کر دیئے ہیں جو ہر مسلمان قاضی، جج یا منصف کو یاد رکھنے چاہئیں۔ نیز عامتہ المسلمین کے لئے ایک نہایت ضروری حکم صادر فرمایا ہے کاش! ہماری قوم اس طرف کچھ بھی توجہ کرلیتی ان آیات کا تعلق ذیل کے واقعہ سے ہے ایک مسلمان طعمہ نامی نے کسی کی چوری کی اور مال مسروقہ کو ایک یہودی کے ہاں رکھ دیا تلاش کرتے کرتے مال برآمد ہو گیا۔ یہودی جھٹ بول اٹھا کہ یہ فلاں شخص کا ہے۔ طعمہ سے دریافت کیا گیا اس نے صاف انکار کر دیا اور کہنے لگا مجھ پر یہ ایک صریح بہتان ہے۔ طعمہ کے رشتہ داروں اور اس سے ملنے والوں کو اصل حقیقت کی خبر تھی مگر یہودی کے مقابلہ پر وہ اپنے کسی دوست یا رشتہ دار کو جھوٹا ہوتے نہ دیکھ سکتے تھے۔ ہر ایک نے یہی کہا کہ صاحب! یہودی لوگ بڑے متعصب ہوتے ہیں۔ چوری تو یہودی نے خود کی ہے اور دشمنی سے ایک مسلمان کو پھنسا رہا ہے اس معاملہ نے یہاں تک طول پکڑا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش ہوا حضور علیہ الصلوۃ والسلام تحقیقات فرما رہے تھے اور عین ممکن تھا کہ پیش کردہ حالات کے ماتحت یہودیوں کے خلاف فیصلہ صادر ہو جاتا۔ مگر یہ آیات شریفہ نازل ہوئیں (اے پیغمبر اسلام) قرآن اسی واسطے اتارا گیا ہے کہ آپ اور تمام وہ لوگ جو آپ کے وارث ہوں گے دنیا میں حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر سکیں یاد رکھو کہ خیانت کرنے والوں اور جھوٹے لوگوں کی طرف داری ہرگز نہ کرو خواہ وہ تمہارے اپنے ہی کیوں نہ ہوں۔ ہر وقت خدا کی بخشش طلب کرو۔ فرماتا ہے کہ گنہگار لوگ خواہ کسی قوم یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں ہمیں اچھے نہیں لگتے ان کی حمایت کرنا سخت عیب اور گنہگاری کی بات ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگ اپنی غلطیاں اور قصور جس طرح دنیا سے پوشیدہ رکھتے ہیں اگر اسی طرح خدا سے پوشیدہ رکھنا چاہیں تو کبھی گنہگار نہ ہو سکیں کیونکہ ممکن ہے کہ دنیا کی نگاہیں نہ دیکھ سکیں لیکن خدا سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔ پس اگر انسان کو یہ معلوم ہو کہ خدا میرے تمام گناہوں کو دیکھتا ہے اور کسی طرح کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتی تو یقیناً" اس سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو۔

ان تصریحات سے ذیل کی باتیں نکلتی ہیں:-

(۱) قاضی کو چاہئے کہ وہ معیار حق و صداقت کو قائم رکھے۔
(۲) کسی قصور وار ملزم اور جھوٹے آدمی کی طرفداری نہ کرے خواہ وہ اس کا قریبی ہی کیوں نہ ہو۔
(۳) ہر وقت خدا سے معافی مانگتا رہے اور اس سے ڈرے کہ قضا کا معاملہ بے حد نازک اور بڑا مشکل ہے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کسی شخص کی محض اس وجہ سے کہ وہ ان کا قریبی' دوست' ہمسایہ یا ملنے والا ہے ہرگز طرفداری نہ کریں۔
گنہگار خدا کا دشمن ہے اور اس کا مجرم' پس ایسے مجرم کی حمایت کرنا بھی جرم ہے۔ پس اگر خاندان یا قبیلہ میں سے کوئی ایک شخص برائی کرتا ہے تو تمہیں اس کی برائی ظاہر کر دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ نیز اس بات کو بھی یاد رکھو کہ یہ انتہائی اخلاقی کمزوری ہے کہ کوئی شخص خود قصور کرے اور دوسرے کے سر تھوپ دے ایسا ہرگز ہرگز نہ کرو کہ یہ بہتان طرازی اور بھاری گناہ کی بات ہے۔

ترجمہ آیات ۱۱۳-۱۱۵:- (اور اے پیغمبر اسلام) اگر آپ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے ارادہ کر ہی لیا تھا کہ آپ کو غلط راستے پر ڈال دیں اور یہ لوگ صرف اپنے آپ کو گمراہ کر رہے ہیں اور آپ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو وہ باتیں سکھائی ہیں جو آپ کو (پہلے) معلوم نہ تھیں اور آپ پر اس کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔ ان لوگوں کی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی (کی بات) نہیں ہوتی۔ ماسوائے اس شخص کے کہ اس نے خیرات دینے کی' اور نیک کام کرنے کی' یا لوگوں کے درمیان میل ملاپ کی ترغیب دی ہو اور جو اللہ کی خوشنودی کی طلب میں ایسا کام کرے گا تو ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے اور جو اس (بات کے) بعد کہ اللہ نے اس پر راہ ہدایت کھول دی رسول کی مخالفت کرے اور مومنوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ چلنے لگے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھر گیا ہے اور اسے دوزخ میں پہنچائیں گے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔

شرح:- اس رکوع میں گزشتہ واقعہ کی دوسری شق بیان ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ طعمہ نے جب یہ دیکھا کہ بارگاہ نبوت سے اس کے خلاف فیصلہ صادر ہوا ہے تو وہ مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلا گیا اور مشرکین سے مل کر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرنے لگا۔

Marfat.com

چونکہ مسلمانوں کی جماعت سے نکل کر آیا تھا تھوڑا بہت رازدان تھا۔ اس نے چاہا کہ مشرکین سے مل کر مسلمانوں کو زک دے۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی (آپ پر خدا) کا فضل اور اس کی رحمت ہے یہ لوگ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے پس آپ کو مطلق فکر نہیں کرنا چاہئے۔ یہاں ہماری قوم کے لئے ایک سبق ہے اور وہ یہ کہ اگر تم حق و صداقت اور عدل و انصاف کی بات کرو گے تو کوئی شخص تمہارا کوئی نقصان نہیں کر سکتا یہ نہ سمجھو کہ اگر ہم نے احکام خداوندی کے مطابق عدل و انصاف پر مبنی فیصلہ دیا تو لوگ ہمارے دشمن ہو جائیں گے اور ہم پر عرصہ حیات تنگ کر دیں گے نہیں ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ تم ہماری حفاظت میں ہو گے اور بالکل محفوظ رہو گے۔ خدا کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں وہ علم دیا ہے جو تمہیں نزول قرآن سے پہلے نہ تھا اور اس کے شکر کا طریقہ یہ ہے کہ خود قرآن کے احکام پر عمل کرو اور دوسروں سے عمل کراؤ۔

فرماتا ہے کہ نیکی کے کام اگر اس نیت اور اس خیال سے کئے جائیں کہ ان کے کرنے کا حکم بارگاہ الٰہی سے صادر ہوا ہے۔ ان کاموں کے کرنے سے خدا خوش ہو جائے گا تو پھر یہ کام نیکی کے کام ہیں اور ان کا اجر و ثواب بھی ملے گا۔ مگر یہی کام جو کسی ذاتی غرض سیاسی چال یا نام و نمود کی خاطر کئے جائیں تو پھر وہ نیکی کے کام نہیں رہتے اور ان پر کوئی شخص کسی اجر کا حقدار نہ ہوگا۔

آخر میں یہ فرما کر اس رکوع کا مضمون ختم کیا کہ جس شخص پر اللہ نے راہ ہدایت کھول دی ہو اگر وہ غیر مسلموں کے طور طریقے اختیار کرنے لگے تو ہم اسے ہدایت پر قائم رہنے کے لئے مجبور نہیں کیا کرتے۔ فرماتا ہے جو شخص جس طرف جانا چاہے ہم اسی طرف لے جائیں گے جو راہ جس نے پسند کی ہو ضروری ہے کہ اس کا نتیجہ اسے پیش آئے بری راہ چلنے کا نتیجہ دوزخ میں جانا ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔

ترجمہ آیات ۱۱۶-۱۲۶:- یقین رکھو اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے سوا (جو کچھ) جسے چاہے گا بخش دے گا اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ راہ راست سے دور بھٹک گیا۔ یہ اللہ کو چھوڑ کر صرف دیویوں کو پکارتے ہیں اور صرف شیطان کو جو سرکش ہے۔ جس پر اللہ نے لعنت کر رکھی ہے اور شیطان نے کہا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ایک مقررہ حصہ لوں گا اور انہیں

Marfat.com

یقیناً" گمراہ کردوں گا اور (باطل) آرزوؤں میں الجھاؤں گا اور میں ان کو تعلیم دوں گا کہ وہ نیاز کے جانوروں کے کان کاٹ ڈالیں گے اور (اس طرح) انہیں حکم دوں گا تو وہ خدا کی بنائی ہوئی صورتوں میں بھی تغیرو تبدل کردیں گے اور جو اللہ کے سوا شیطانوں کو دوست بنائے وہ کھلے گھاٹے میں پڑ گیا شیطان ان کو وعدے دیتا اور (باطل) آرزوؤں میں الجھاتا ہے اور وہ ان سے جو وعدے کرتا ہے وہ نرا فریب ہی فریب ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ اس سے بھاگنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل بھی کئے انہیں ہم ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ نے اس کا پکا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ سے بڑھ کر وعدہ وفائی میں کون سچا ہو سکتا ہے۔ نہ تمہاری آرزوؤں پر (کچھ منحصر) ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں پر۔ جو برائی کرے گا اس کی سزا پائے گا۔ اور اسے اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ملے گا اور نہ مددگار اور جو شخص نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت' اور وہ مومن بھی ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا اور اس شخص سے بڑھ کر کس کا دین بہتر ہو سکتا ہے جس نے اپنا سر خدا کے آگے جھکا دیا اور وہ نیکو کار بھی ہے اور ابراہیم (علیہ السلام) کی ملت کا متبع ہوا جو حنیف تھا اور (یہ ایک حقیقت ہے کہ) اللہ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا دوست بنا لیا تھا اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ (اپنے علم سے) ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں ایک ایسا ضروری مضمون بیان ہوا ہے جس پر آج کل کے مسلمانوں کو کامل غور و خوض کرنا چاہئے ورنہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جس حالت بد میں سے گذر رہے ہیں اس سے کہیں بڑھ کر بری حالتیں ہمیں پیش آنے والی ہیں؟

ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تمام گناہ بخش سکتا ہے مگر شرک قابل معافی نہیں۔ فرماتا ہے مشرک لوگ کس قدر جاہل واقع ہوئے ہیں کہ خدا کو چھوڑ کر بندوں سے حاجت روائی چاہتے ہیں۔ خالق کو چھوڑ کر مخلوق کے در پر سائل ہوتے ہیں۔ مالک کو چھوڑ کر مملوک کو پکارتے ہیں کیا وہ نہیں جانتے کہ اس غلط راستہ پر ڈالنے جہالت میں پھنسانے راہ راست سے دور ہٹا دینے والا کون ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ شیطان لعین ہے جو درگاہ رب العلمین سے دھتکارا ہوا ہے وہ انسان کو ایمان' عمل اور اصل حقیقت کی بجائے

Marfat.com

باطل آرزوؤں اور جھوٹی امیدوں پر لگائے رکھنے کی قسم کھا چکا ہے۔ پس جو شیطان کا اتباع کرتا ہے وہ عمل اور ایمان اور اصل حقیقت کی بجائے باطل آرزوؤں بے بنیاد رسموں اور جھوٹی امیدوں پر زندگی بسر کرتا ہے فرماتا ہے ایسے لوگ سخت نقصان اٹھاتے ہیں اور ہمیشہ دھوکے میں زندگی گزارتے ہیں ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ ایسی جگہ ہے کہ وہاں سے بھاگ کر یہ کسی طرف نہیں جا سکتے مگر اس کے برعکس جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد نیک عمل کئے خدا کے احکام کے آگے سر جھکا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ کو اسی طرح نبھایا جیسے شریعت نے حکم دیا تھا اور حقیقی معنوں میں نبی کے تبع بنے ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات ہوں گے آخرت کی زندگی کی کامرانیاں اور خوشیاں انہیں کو دی جائیں گی۔

مدینہ منورہ کا واقعہ ہے کہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان اس پر بحث چھڑ گئی کہ کون افضل ہے۔ یہودی کہنے لگے ہمارا نبی تمہارے نبی سے پہلے ہوا ہے ہماری کتاب بھی تمہاری کتاب سے پہلے ہے اور ہم اللہ کے مقبول بندے ہیں مسلمان کہنے لگے ہم تم سے کہیں بڑھ چڑھ کر اچھے ہیں۔ ہمارے نبی خاتم الانبیاء ہیں اور ہماری کتاب سب کتابوں سے افضل ہے اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور مسلمانوں کو سنا دیا گیا کہ

ایمان و عمل کی جگہ باطل آرزوؤں میں مگن ہو جانا انتہائی درجے کی گمراہی ہے۔ یہود و نصاریٰ اس گمراہی میں پڑ کر تباہ ہو گئے ہیں۔ یہود کہتے ہیں ہم خدا کے چہیتے بندے ہیں۔ ہم پر دوزخ کی آگ حرام ہے وہ اس غرور میں پڑ کر نیکی کا کوئی کام نہیں کرتے اور اس قدر سنگدل ہو گئے ہیں کہ الامان۔ پھر عیسائی ہیں کہ وہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے لئے کفارہ ہو گئے ہیں۔ اب ہم کتنے ہی گناہ کریں کوئی حرج کی بات نہیں بخشے تو ضرور جائیں گے۔ اس مقام پر مسلمانوں کو غیر مبہم الفاظ میں متنبہ کر دیا گیا ہے کہ دیکھو لفظی جمع خرچ کا کوئی فائدہ نہیں اور آرزوؤں کو سرمایہ دین بنانے سے نجات حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو کوئی موہوم امیدوں پر رہتا ہے اور عمل کی طرف نہیں آتا اس کو اس کے اعمال کی سزا دی جائے گی اور کوئی ہستی اس کی مدد نہ کر سکے گی جو کوئی نیک عمل کرے گا بشرطیکہ اس کے سینے کے اندر ایمان ہو تو وہ یقیناً" جنت میں داخل ہو گا۔ خواہ کوئی ہو اور یہی سیدھا دین ہے جو ابتدائے دنیا سے چلا آ رہا ہے اور اسی دین کی تعلیم حضرت ابراہیمؑ

Marfat.com

خلیل اللہ دیتے رہے ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل شے ایمان و عمل ہے اپنے طریقے یا اپنے مذہب کی بڑائی سے کچھ نہیں ہوتا اگر ایک مسلمان ایمان و عمل کی برکات سے خالی ہے تو اس کو بھی وہی سزا دی جائے گی جو ایک بدکار یہودی گنہ گار عیسائی یا دیگر مشرکوں کو دی جائے گی۔

ترجمہ آیات ۱۲۷-۱۳۴:- اور (اے پیغمبر اسلام!) لوگ آپ سے عورتوں کے (نکاح) کے بارے میں فتویٰ طلب کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ اللہ تمہیں ان عورتوں (کے بارے) میں اجازت دیتا ہے اور جو احکام تمہیں سنائے جا رہے ہیں وہ کتاب میں موجود ہیں ایسی عورتوں کے متعلق جنہیں تم ان کا حق جو ان کے لئے مقرر ہو چکا ہے نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ تم انہیں نکاح میں لے آؤ اور بے بس بچوں کے بارہ میں بھی احکام موجود ہیں نیز یہ کہ تم یتیموں کے ساتھ حق و انصاف سے پیش آؤ اور نیکی کا جو کام بھی کرو گے وہ اللہ کے علم میں ہے اور اگر کسی عورت کو اپنے خاوند کی سرکشی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ (کسی بات پر) آپس میں صلح کرلیں اور صلح اچھی چیز ہے اور بخل و حرص تو ہر ایک نفس میں موجود ہے اگر ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تو (یاد رکھو کہ) یقیناً اللہ بھی تمہارے ان کاموں سے واقف ہے۔ اور یہ تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ (ایک سے زائد) عورتوں میں برابری قائم رکھو۔ اگرچہ تمہاری انتہائی خواہش ہی کیوں نہ ہو پس ایک ہی طرف نہ جھک پڑو کہ دوسری کو معلق کی طرح چھوڑ بیٹھو۔ اگر تم باہمی سمجھوتہ کرلو اور خدا سے ڈرتے رہو تو بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور اگر وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں تو اللہ اپنے فضل سے دونوں کو بے نیاز کر دے گا اور اللہ بڑی کشائش اور بڑی حکمت والا ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اور ہم نے جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی تھی ان کو اور تم کو حکم دے رکھا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور اگر راہ کفر اختیار کرو گے تو (یاد رکھو) آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے اور اللہ سب سے بے نیاز اور بڑی ہی تعریف کے قابل ہے اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اور (انسان کے لئے) اللہ ہی کا کارساز ہونا کافی ہے۔ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں دنیا سے اٹھالے اور دوسروں کو لا بسائے اور اللہ ایسا کرنے پر قادر ہے۔ جو صرف دنیا کا ثواب چاہتا

Marfat.com

ہو تو (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) اللہ کے پاس دنیا و آخرت دونوں کا ثواب ہے اور اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

شرح:- سورۃ کی ابتدا عورتوں کے حقوق اور ان کے معاملات کی نگمداشت کے احکام سے ہوئی تھی۔ دوران بحث میں جو باتیں چھڑ گئیں وہ انہیں بیانات کی تائید اور توضیح و تشریح کے سلسلے میں تھیں اور بتایا گیا تھا کہ کس طرح ایک عمل صالح کرنے سے دوسرے کی توفیق ہوتی ہے اور کس طرح ایک نافرمانی کر لینے سے دوسری نافرمانیوں پر جرات ہوتی ہے اسی واسطے عورت اور یتامیٰ کے حقوق کے سلسلے میں دوسری فضیلتوں اور ایسے کاموں کا ذکر ہوا جو خدا کو محبوب ہیں اور جن سے انسان کو دنیا میں عزت اور آخرت میں کامیابی ہوتی ہے اس رکوع سے پھر سلسلہ بیان عورتوں کے حقوق کی طرف پھر گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو بیان عورتوں اور یتیموں کے بارے میں ہو چکے ہیں انہیں کے سلسلہ میں لوگوں نے حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید سوالات پوچھے ہوں گے جن کا یہاں ذکر ہے حضور کے زمانہ میں لوگوں کا دستور تھا کہ اکثر یتیم لڑکیوں کو جو مالدار ہوتیں ان کے نگران و سرپرست اس واسطے شادی سے روکے رکھتے کہ جب یہ بیاہی جائیں گی تو اپنی جائیداد بھی اپنے ساتھ لے جائیں گی اور جس طرح ہم آج اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں کل کو نہ اٹھا سکیں گے بعض لوگ ایسی لڑکیوں کو اپنے رشتہ نکاح میں لے آتے تاکہ ان کا روپیہ پیسہ بھی ان کی ملکیت میں آجائے چنانچہ ان کی جائیداد کو بیٹھ کر کھا لیتے تو پھر بیچاریوں پر طرح طرح کے ظلم ڈھاتے۔ اگر باہر شادی کی بھی جاتی تو شوہر سے یہ شرط کر لی جاتی کہ وہ انہیں ایک رقم دے کر یا عورت کے مہر سے کچھ حصہ یا تمام مہر بجائے عورت کے دینے کے ان کے حوالے کر دے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تمہیں عورت کے بارے میں جو احکام دیئے گئے ہیں انہیں پر سختی سے کاربند رہو اور تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ لڑکیوں اور بے بس بچوں کو ان کی چیزیں اور ان کا حق ادا کرو یہ کیا عجیب بات ہے کہ مال کے لالچ میں ان سے شادی کر لیتے ہو اور پھر بیچاریوں کے ساتھ حق و انصاف سے پیش نہیں آتے یاد رکھو کہ یتیموں کے ساتھ پورا پورا انصاف کرو کہ یہ نیکی کا کام ہے اور کوئی ایسا کام نہیں جو خدا کے علم میں نہ ہو۔

اور چاہئے کہ میاں بیوی بکمال رضامندی زندگی بسر کریں اور اتفاق سے رہیں۔ اگر

Marfat.com

عورت کو خوف ہو کہ اس کا خاوند اس سے بگڑ گیا ہے تو اس پر لازم ہے کہ جس طرح بن پڑے اسے رضامند کرے خواہ ایسا کرنے میں اسے اپنے بعض حقوق سے دست بردار ہونا پڑے بہر حال حسن سلوک اور پرہیز گاری اور دیگر اعمال نیک خدا کے علم میں ہوتے ہیں وہ ایسے اعمال کا اجر ضرور عطا کرتا ہے اور اے مردو! سن لو کہ اگر ایک سے زائد عورتیں اپنے حلقہ نکاح میں لانا چاہو تو یاد رکھو کہ ان سب کے ساتھ یکساں سلوک کرنا ہو گا یہ نہ ہو کہ کسی ایک طرف تو بالکل جھک جاؤ اور کسی کو بالکل معلق چھوڑ دو یہ باتیں یاد رکھنے کے قابل ہیں کہ کوئی شخص کماحقہ دو یا زیادہ عورتوں کے درمیان حق و انصاف قائم نہیں رکھ سکتا اس لئے ممکن حد تک تم اس کی رعایت رکھو اور خدا سے ڈرو کہ وہ بخشنے والا مہربان ہے فرماتا ہے کہ اگر تم میاں بیوی رضامندی سے نہیں رہ سکتے تو بیشک جدا ہو جاؤ اللہ ہر ایک کو وسعت دے گا کہ خوشگوار زندگی گزار سکو۔ فرماتا ہے جو لینا ہے مجھ سے لو میرے سوا کسی کے پاس کچھ نہیں دھرا ہے۔ میں ہی زمین و آسمان کا مالک ہوں پس کوئی کسی کو پھندے میں پھنسا کر اپنے لالچ کا شکار نہ بنائے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! یہی احکام اس سے پہلے دنیا کو سنائے گئے تھے اور یہی اب تمہیں اور آئندہ آنے والی نسلوں کو سنائے جا رہے ہیں اگر مان لو گے تو تمہارا فائدہ ہے نہ مانو گے تو خدا کا اس میں کوئی نقصان نہیں۔ یاد رکھو اگر تم نے بھی گزشتہ نافرمان امتوں کی طرح ہمارے احکام پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تو تمہاری جگہ کوئی اور قوم کھڑی کر دی جائے گی اور جو کوئی اس قابل ہو گا وہی دنیا و آخرت کے بلند درجے' خوشیاں اور کامرانیاں حاصل کرے گا۔

ترجمہ آیات ۱۳۵-۱۴۱:- اے ایمان والو انصاف پر پوری طرح قائم رہو اس حالت میں کہ اللہ کے لئے (سچی) گواہی دو۔ اگرچہ وہ تمہارے اپنے یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہی پڑے اگر ان میں کوئی مالدار ہے تو' نادار ہے تو' بہر حال اللہ ان سے زیادہ حق رکھتا ہے پس خواہشات کی پیروی میں کہیں جادۂ انصاف سے نہ بھٹک جاؤ اور اگر بات کو گول مول رکھو گے یا گواہی دینے سے پہلوتہی کرو گے تو (یاد رکھو) اللہ کو تمہارے اعمال کی خبر ہے۔ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ہے نیز اس کتاب پر جو اس نے اس سے پہلے نازل کی تھی

Marfat.com

یقین رکھو اور جو اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اس کی کتابوں کا اس کے رسولوں کا اور یوم آخرت کا انکار کرے وہ بیشک (راہ راست سے) بہت دور جا پڑا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ انہیں نہ بخشے گا اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا (اے پیغمبر اسلام) منافقوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کے لئے درد ناک عذاب ہو گا (وہ منافق) جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا وہ ان کافروں سے عزت کے طلبگار ہیں سو (جان لیں کہ) عزت تو تمام تر اللہ کے قبضہ میں ہے اور تم پر اللہ کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کے ساتھ انکار اور ہنسی مذاق ہوتے سنو تو ان کے پاس مت بیٹھو جب تک وہ کسی دوسری بات میں مشغول نہ ہو جائیں ورنہ بلاشبہ تم بھی ان جیسے ہی ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو کہ اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں (ایک جگہ) جمع کرنے والا ہے (یعنی ان لوگوں کو) جو تمہارے متعلق منتظر رہتے ہیں اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح نصیب ہو تو کہتے ہیں کہ کیا ہم تمہارے ساتھ شریک نہ تھے اور اگر کافروں کو کچھ حصہ ملے گا تو (ان سے) کہنے لگتے ہیں کیا ہم تم پر غالب نہیں ہو گئے تھے اور مسلمانوں سے تمہیں نہیں بچایا تھا؟ تو اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کر دے گا اور اللہ ہرگز ایمان والوں کے مقابلہ میں کافروں کو فتح و نصرت کی کوئی راہ نہ کھولے گا۔

شرح:- اب کہ اس سورت کا اختتام ہونے کو ہے وعظ و نصیحت کا پہلو نمایاں کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ قیام حق و عدل پر زور دیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! تم سچائی اور حق گوئی کو اپنا وطیرہ بناؤ اور ہمیشہ سچی شہادت دو اور کوئی چیز تمہیں اس سے منع نہ کرے حتی کہ اگر دیکھو کہ حق گوئی تمہارے ہی خلاف پڑتی ہے یا تمہارے والدین اور قریبی رشتہ داروں پر حرف آتا ہے تو بھی سچ کہنے سے دریغ نہ کرو۔ دیکھو تمہیں سچ کہنے سے نہ دولت مند کی دولت باز رکھے اور نہ فقیر و بے بس کی غریبی۔ حاصل کلام تمہاری اغراض کو سچ کہنے میں کوئی دخل نہیں ہونا چاہئے۔ لگی لپٹی رکھے بغیر سچ کہہ دو اور اگر تم نے ہیر پھیر کر کے حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی تو یاد رہے کہ خدا تم سے بے خبر نہیں۔ فرماتا ہے یہ صفات جمیلہ تمہارے اندر اسی وقت پیدا ہو سکتی ہیں جب تم خدا پر ایمان لاؤ رسول کے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔ تمام کتابوں کو بلا چون و چرا مانو اور جو اللہ

Marfat.com

اس کے ملائکہ، اس کی کتب، اس کے رسل اور یوم آخرت سے انکار کرے سمجھو کہ وہ گمراہ ہے اور راہ راست سے بہت دور ہے۔

یاد رکھو کہ ایمان لانے کو کھیل نہ بنایا جائے کہ کبھی تو ایمان لے آئے اور کبھی انکار کر دیا اور اسی طرح انکار میں زندگی گزارتے رہے ایسے لوگوں کو خدا نہ بخشتا ہے اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ منافق بھی سن لیں ان کو دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا اگر وہ عزت حاصل کرنے کے خیال سے منافقت کرتے ہیں تو انہیں معلوم ہو کہ عزت تو اللہ ہی کے ہاتھ ہے۔ وہ جسے چاہے دے اور جسے چاہے نہ دے پس اللہ ہی سے ان چیزوں کی طلب گاری کرو۔ مسلمانو! اگر کبھی ایسے لوگوں سے ملو جو ہمارے احکام اور آیات پر ہنسی اڑا رہے ہوں تو ان کی مجلس میں نہ بیٹھو۔ حتی کہ وہ دوسری باتوں میں لگ جائیں کیونکہ اگر تم وہاں بیٹھ کر ان کی باتیں سنتے رہے تو پھر تم بھی انہی کے مانند ہو گے اور منافق سمجھے جاؤ گے اور منافق اور کافر ایک ہی جیسے عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں۔ کافروں اور منافقوں کے خصائل بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ لوگ سیاسی چالیں چلتے ہیں اگر تمہیں فتح نصیب ہوتی ہے تو تم میں شامل ہو کر حصہ بٹا لیتے ہیں اگر مخالفوں کو تم پر کامیابی حاصل ہو جاتی ہے تو ان سے جا کر ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے مسلمانوں کو تم سے ڈرائے رکھا ان کا ہاتھ تم پر اٹھنے نہ دیا ان کے راز تم کو بتائے۔ تمہاری ہیبت ان کے دلوں پر بٹھا کر انہیں مرعوب کیا۔ تبھی تو تمہیں اتنی کامیابی نصیب ہوئی۔ پس ہمارا حصہ لاؤ۔

ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! گھبراؤ نہیں یہ دنیاوی زندگی عنقریب ختم ہونے والی ہے اور ان لوگوں کو مسلمانوں پر کبھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی تم دیکھو گے کہ قیامت کے روز ان کا جھگڑا کس طرح چکایا جاتا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۴۲-۱۵۲:- منافق (اپنے خیال میں) خدا کو دھوکا دے رہے ہیں حالانکہ حقیقت میں اللہ نے ان کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو الکسائے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں لوگوں کو دکھانے کے لئے اور اللہ کا ذکر برائے نام ہی کرتے ہیں کفر و ایمان کے بین بین متردد کھڑے ہیں نہ ان (مسلمانوں) کی طرف نہ ان (کافروں) کی طرف، اور جس کو اللہ گمراہی میں ڈال دے تم اس کے لئے کوئی

رستہ نہ پاؤ گے۔ اے مسلمانو! تم مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کی صریح حجت اپنے خلاف قائم کرلو' بیشک منافق دوزخ کے سب سے نیچے کے طبقہ میں ڈالے جائیں گے اور تم کسی کو بھی ان کا مددگار نہ پاؤ گے۔ لیکن وہ لوگ جو توبہ کرلیں اور اپنی حالت کو سنوار لیں اور اللہ کے احکام کو مضبوطی سے پکڑلیں اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کرلیں تو یہ لوگ (جنت میں مومنوں) کے ساتھ ہوں گے اور عنقریب اللہ مومنوں کو اجر عظیم دے گا اگر تم شکر کرو اور خدا پر ایمان رکھو تو خدا کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے؟ اور خدا تو شکر کا بدلہ دینے والا اور ہربات کا علم رکھنے والا ہے۔ اللہ بری بات کے اظہار کو پسند نہیں کرتا سوا اس شخص کے کہ وہ مظلوم ہو اور اللہ (مظلوم کی فریاد) سننے اور (ظالم کو) جاننے والا ہے اگر تم نیکی کی بات کھلم کھلا کرو یا اسے پوشیدہ رکھو یا برائی سے درگذر کرو تو (بہت اچھا ہو کیونکہ) اللہ بھی درگذر کرنے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔ بیشک جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کیا اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق قائم کردیں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور خواہش یہ رکھتے ہیں کہ اس (کفر و ایمان) کے بین بین کوئی راہ اختیار کریں۔ یہی لوگ درحقیقت کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے اور وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے' رسولوں کو مانا اور ان میں سے کسی ایک کو دوسروں سے جدا نہ جانا یہی لوگ ہیں جن کو عنقریب اللہ اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح:۔ یہاں بھی اسی سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے منافقوں کے دیگر خصائص بیان کئے ہیں۔ فرماتا ہے کہ منافق اپنے خیال میں خدا کو اس طرح دھوکا دیتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ مل کر دکھاوے کی نماز قائم کرتے ہیں۔ مگر نہ دل میں خضوع و خشوع ہوتا ہے نہ ثواب کا خیال۔ پھر انہیں جب دیکھو ایک عجیب کشمکش کی حالت میں پاؤ گے نہ پوری طرح کفر کے ساتھ نہ مسلمانوں کے دل سے حامی فرماتا ہے۔ اے مسلمانو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ کہ تم بھی منافقانہ چالیں چلنے پر مجبور ہو جاؤ گے۔ مسلمانو! یاد رکھو منافقوں کو دوزخ کے ایسے طبقے میں سزائیں دی جانے والی ہیں جو سب سے زیادہ سخت ہے مگر مرنے سے پہلے پہلے جب بھی ہو سکے اصلاح حال کر لو اور

Marfat.com

مخلصانہ ایمان لے آؤ کہ مومنوں کو بڑا اجر ملنے والا ہے فرماتا ہے جو لوگ ایمان لے آئیں اور شکر گزار بندے بن کر رہیں خدا کا اس میں کوئی فائدہ نہیں کہ انہیں عذاب میں مبتلا کرے۔

ان آیات کے ذریعے جہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تنبیہہ کر دی کہ وہ ان منافقوں کی چالیں ہرگز نہ چلیں جو قوم کو چھوڑ کر دشمنوں کے ساتھ مل جاتے ہیں اور ذاتی مفاد کو قوم کے مفاد پر ترجیح دیتے ہیں وہاں یہ بھی فرما دیا کہ کسی شخص کی برائی کو مشہور کرنا اچھا نہیں۔ صرف مظلوم کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ ظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے فرماتا ہے اگر کوئی شخص سچائی کو اپنے اوپر لازم کر لے تو پھر نہ اس سے منافقت کا کوئی فعل صادر ہو گا اور نہ کفر کا۔ ایسی حالت میں معمولی لغزشیں اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے مگر وہ لوگ جو سچائی کو چھوڑ کر دوسرا طریق عمل اختیار کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں یا کسی رسول کو مانتے ہیں کسی کو نہیں مانتے وہ فی الحقیقت ایک نئی راہ نکالنا چاہتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اگرچہ ہم کٹر مسلمان نہیں مگر ضدی کافروں سے بھی مختلف ہیں ہمیں چاہئے کہ اعتدال پسندی اختیار کریں نہ مسلمانوں کا پورا ساتھ دیں اور نہ ان کے مخالفوں کا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ لوگ پکے کافر ہیں اور عذاب رسوا کے مستحق۔ مسلمان وہی ہیں جو اللہ کو بھی مانیں اور تمام رسولوں کو بھی کیونکہ کسی ایک رسول کا انکار کرنا تمام رسولوں کے انکار کے مترادف ہے۔

ترجمہ آیات ۱۵۳-۱۶۲:- (اے پیغمبر اسلام) اہل کتاب آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے (لکھی لکھائی) کتاب اتاری جائے تو (کٹ حجتی ان کی عادت ہے) یہ موسیٰ سے اس سے بھی بڑا مطالبہ کر چکے ہیں۔ کہتے تھے کہ ہم کو اللہ کھلم کھلا دکھلاؤ پس ان کی زیادتی کی وجہ سے بجلی نے انہیں آپکڑا۔ پھر وہ بچھڑے کی عبادت کرنے لگے اس کے بعد بھی کہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں۔ پھر ہم نے اس سے بھی درگذر کی اور موسیٰ کو واضح غلبہ دیا اور ہم نے ان سے عہد لینے کے لئے ان پر کوہ طور اٹھا کھڑا کیا اور حکم دیا کہ (شہر کے) دروازے سے عجز و انکساری کرتے ہوئے داخل ہونا اور (یہ بھی) حکم دیا کہ ہفتہ کے بارہ میں تجاوز نہ کرنا اور ان سے ہم نے پختہ عہد لیا پھر ان کے عہد توڑنے' اللہ کی آیتوں سے انکار کرنے' نبیوں کو ناحق قتل کرنے اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہمارے

دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے (نہیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے سو چند آدمیوں کے سوا کوئی ایمان نہیں لاتا اور ان کے انکار کرنے اور مریم پر بہتان عظیم باندھنے اور یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے قتل کیا ہے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو اللہ کے رسول تھے حالانکہ نہ انہوں نے ان کو قتل کیا اور نہ انہیں سولی دی۔ مگر ان پر (حقیقت حال) مشتبہ ہو گئی اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے البتہ شک میں ہیں۔ ان کے پاس بجز ظن کی پیروی کے کوئی یقینی علم نہیں ہے۔ یقیناً انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے اور اہل کتاب میں سے سب کے سب مسیح پر اس کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائیں گے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہی دے گا پھر یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر کئی پاکیزہ اشیاء کو بھی حرام ٹھہرا دیا جو (پہلے) ان کے لئے حلال تھیں اور اس واسطے بھی کہ وہ بہتوں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور سود لینے کے سبب بھی' حالانکہ اس سے انہیں روک دیا گیا تھا اور اس لئے بھی کہ وہ لوگوں کا مال ناجائز طور سے کھا جاتے تھے اور ہم نے ان میں سے منکروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے لیکن ان میں سے بھی جو لوگ علم میں ثابت قدم ہیں وہ اور مسلمان اس (کتاب) پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی ہیں اور وہ نماز پر قائم کرنے والے' زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان لانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن کو ہم عنقریب اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔

شرح:۔ گزشتہ چند رکوع میں منافقوں کی چالوں اور ان کی ناعاقبت اندیشیوں کا ذکر تھا۔ چونکہ نزول قرآن کے زمانہ میں یہ مرض یہودیوں میں تھا اس واسطے سلسلہ بیان یہاں سے یہودیوں کی طرف پھر گیا ہے۔ یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مطالبہ کیا کہ اگر آپ سچے نبی ہیں تو لکھی لکھائی کتاب ہمیں آسمان سے ایک دم اتری ہوئی دکھایئے۔ پھر ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے اللہ عزوجل نے فرمایا کہ اے نبی ان سے کہہ دیجئے کہ اس سے بھی بڑے بڑے معجزے تمہیں دکھائے جا چکے ہیں۔ مگر تم کبھی صدق دل سے ایمان نہیں لائے اور نہ اب لانے والے ہو۔ تمہارا شیوہ ہو چکا ہے کہ کٹ حجتیاں کرو۔ سو جس طرح ان کج بحثیوں کی سزا پہلے بھگتتے رہے ہو اسی طرح اب بھگتو گے۔ مثال کے طور پر کیا یہ تمہاری کٹ حجتی کم تھی جو تم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ

Marfat.com

ہمیں خدا کو ان آنکھوں سے دکھاؤ۔ ورنہ ہم کبھی ایمان نہ لائیں گے۔ پھر جب تمہیں کہا گیا کہ صرف خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت کرو اور کسی کو اس کی عبادت میں شریک نہ کرو تو تم نے گائے کے بچھڑے کی عبادت شروع کر دی اس کے بعد ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو معجزے بھی دیئے اور ایک زبردست اور روشن کتاب عطا کی مگر اس کے باوجود تم نے تمام قول و قرار بھلا دیئے۔ تمہیں اپنے آباؤ اجداد کا وہ واقعہ بھی یاد ہوگا جب شہر بیت المقدس کے فاتحانہ داخلے کے سلسلے میں یہ حکم دیا تھا کہ عجز و انکساری کرتے ہوئے اور خدا کا شکر بجالاتے ہوئے شہر میں داخل ہونا مگر تم بالکل اس کے برعکس سفیہانہ نعرے لگاتے اور متکبرانہ وضع بناتے شہر میں داخل ہوئے۔ اور جب تم سے کہا گیا کہ ہفتے کے دن جو کام کرنے سے تمہیں منع کیا گیا ہے اس حکم کی پیروی کرو لیکن تم نے اس کی نافرمانی کی اور ہر طرح کی زیادتیاں کیں۔ تم نے پے در پے گستاخیاں کیں اللہ کے احکام سے منہ موڑا۔ نبیوں کو ناحق قتل کیا اور طرح طرح کی کج بحثیاں کیں اور حق کے قبول کرنے سے قطعاً انکار کر دیا آخر میں سب سے بڑا ظلم یہ کیا کہ عیسیٰ (علیہ السلام) کی پاک دامن والدہ پر تم نے بہتان تراشے اور خود عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ مشہور کر دیا کہ ہم نے انہیں قتل کر دیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی حفاظت میں لے لیا۔ مرتبہ رفعت سے نوازا اور آسمان پر اٹھا لیا۔ مگر تم ہو کہ نہ جاننے کے باوجود ظن و وہم کی بنا پر اب تک ان کے قتل کے مدعی ہو اور بھی کئی نافرمانیاں تم سے سرزد ہوئیں اور نتیجتہً حلال و مباح چیزیں تم پر حرام قرار دی گئیں۔ تم لوگوں کو ہمیشہ گمراہ کرتے رہے اور باوجودیکہ سودی کاروبار کرنے سے تمہیں بالکل روک دیا گیا تھا تم نے سودی لین دین جاری رکھا اور لوگوں کا مال اس طرح کے حرام طریقوں سے کھاتے رہے پھر اگر تمہارا مطالبہ پورا کر دیا جائے تو اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ تم ضرور ایمان لے آؤ گے؟ ایمان لانے والے اشخاص فرمائشی معجزوں کے بعد ایمان نہیں لایا کرتے۔ بلکہ وہ تو دعوت حق کو دیکھتے ہیں اور داعی کے حالات شخصی کی تحقیق کرنے کے بعد نفس تعلیم سے متاثر ہو کر ایمان لاتے ہیں۔ لوگو! آخرت کی کامرانیاں اور اجر و ثواب کے بلند درجے صرف انہیں لوگوں کو حاصل ہونے والے ہیں جو پہلی امتوں میں سے راسخ العلم ہیں اور ایمان و عمل کی نعمت سے بہرہ ور ہیں۔ یا ان مسلمانوں کے لئے جو اللہ کی تمام نازل کردہ تعلیمات کو برحق سمجھتے ہیں۔ قرآن

Marfat.com

پر عمل کرتے ہیں۔ نماز ادا کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اللہ کو مانتے ہیں اور روز آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۶۳-۱۷۱:- (اے پیغمبر اسلام) ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور اس کے بعد دوسرے نبیوں کی طرف بھیجی تھی اور ہم نے ابراہیم' اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف (بھی اسی طرح) وحی نازل کی اور داؤد کو زبور عطا کی اور کتنے رسول (ہم بھیج چکے ہیں) جن کا ذکر ہم پہلے آپ سے کر چکے ہیں اور کتنے ایسے رسول ہیں جن کا ذکر (ابھی تک) ہم نے آپ سے نہیں کیا اور اللہ نے موسیٰ سے (درحقیقت) باتیں کیں۔ ان سب پیغمبروں کو ہم نے خوشخبری دینے اور (منکروں کو عذاب الٰہی سے) ڈرانے والے بنا کر بھیجا تاکہ لوگوں کے پاس ان رسولوں کے آنے کے بعد اللہ کے خلاف کوئی اعتراض باقی نہ رہے (جسے وہ خدا کے سامنے پیش کر سکیں) اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اے پیغمبر (وہ مانیں یا نہ مانیں) لیکن اللہ اس کتاب کی شہادت دیتا ہے۔ جس کو اس نے آپ کی طرف نازل کیا کہ اسے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور ملائکہ بھی اس پر گواہ ہیں گواہی کو تو اللہ ہی کافی ہے بیشک وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کی اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا وہ دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ یقیناً" جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم کیا اللہ انہیں نہیں بخشے گا اور نہ انہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔ سوا جہنم کی راہ کے کہ جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ (سزا دینا) اللہ کے لئے آسان ہے۔ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس رسول حق و صداقت لے کر آچکا ہے تم اس پر ایمان لاؤ۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا اور اگر انکار کرو گے تو (یاد رکھو!) زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے اور وہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اے اہل کتاب! تم اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کی نسبت سوائے حق بات کے کچھ نہ کہو۔ حقیقت صرف یہ ہے کہ مسیح مریم کا بیٹا عیسٰی اللہ کا رسول ہے اور اس کا وہ حکم ہے جو اس نے مریم کی طرف (کلمہ) بھیجا۔ اس کی طرف سے ایک جان ہے پس اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین (خدا) نہ کہو۔ باز آجاؤ۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا (حقیقت میں) اللہ ہی تنہا معبود ہے وہ اس بات سے پاک ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کا ہے اور

Marfat.com

خدا کا کارساز ہونا (انسان کے لئے) بس کرتا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اصل عظیم کی طرف اشارہ ہے کہ روز اول سے لے کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک جس قدر انبیائے کرام آچکے ہیں ان سب کی تعلیم ایک تھی مقصد اور نصب العین ایک تھا آج جو اختلاف نظر آرہا ہے وہ ان جلیل القدر پیغمبروں کے متبعین کا پیدا کردہ ہے اور ان کی اپنی باہمی فرقہ بندیوں کا نتیجہ ہے پھر فرمایا ہے کہ قرآن میں بعض پیغمبروں کا ذکر ضمناً" آگیا ہے اور بعض کا نہیں آیا۔ مگر مسلم صادق کا فرض ہے کہ تمام معلوم اور نامعلوم پیغمبران خدا کو تسلیم کرے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ تمام دنیا میں رسول بھیجے جا چکے ہیں دنیا کا کوئی خطہ اور زمین کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ہمارے فرمانبردار بندوں تک آخرت کی بشارت دینے اور نافرمانی کے عواقب و نتائج سے آگاہ کرنے والوں کی آواز نہ پہنچ چکی ہو۔ ہم نے رسولوں کی آواز کو دنیا کے گوشے گوشے اور زمین کے چپے چپے تک اس واسطے پہنچا دیا ہے کہ کل کلاں کو کوئی گروہ یہ نہ کہے کہ ہمیں کوئی صحیح پیغام نہیں پہنچا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! اگر یہ لوگ آپ کو اور آپ کی طرف نازل کردہ کتاب کو نہیں مانتے تو نہ مانیں آپ ان کی باتوں سے دل گیر نہ ہوں۔ کیونکہ میں بذات خود گواہی دیتا ہوں کہ آپ میرے محترم رسول ہیں اور قرآن میرے علوم کا گنجینہ ہے۔ اس کے علاوہ ملائکہ کرام بھی اس بات کی شہادت دیتے ہیں اور یوں تو اللہ کی شہادت کے بعد کسی دوسری شہادت کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ کا پیغام سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ جو لوگ نہ مانیں گے یا مسلمانوں کو راہ راست سے روکیں گے ان کا شمار گمراہوں میں ہوگا۔ ایسے گمراہ اور ظالم لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ یہ لوگ خود جہنم کو پسند کرتے ہیں اس لئے جہنم ہی میں رہیں گے۔ پھر انسان سے خطاب ہوتا ہے کہ اے نوع انسان! تمہارے پاس محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دین حق لے کر آگئے ہیں ان پر ایمان لانا تمہارے حق میں بہتر ہے اور اگر تم نے ان سے روگردانی کی تو پھر ہمیں بھی تمہاری کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ پھر نوع انسان میں سے یہود و نصاریٰ اور تمام اہل کتاب کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہاری اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر تم دین کی باتوں میں غلو کرنا چھوڑ دو۔ غلو یہ ہے کہ اگر تم عبادت کی طرف متوجہ ہوتے ہو تو اس میں ایسا انہماک

Marfat.com

پیدا کرتے ہو کہ اخلاقی معاشرتی اور تمدنی فرائض کو یکسر فراموش کرکے تارک دنیا اور رہبان بن جاتے ہو اگر دنیا داری میں پڑتے ہو تو ایسے غافل ہو جاتے ہو کہ خدا بھی بھول جاتا ہے اگر کسی کی محبت و تعظیم کی طرف جھکتے ہو تو بس اسے خدا ہی بنا دیتے ہو اور جو مخالفت پر اتر آئے تو نبوت و رسالت کا انکار کر دیا اور لگے ان کو تکلیفیں دینے" مثلاً یہودی مسیح علیہ السلام کے جانی دشمن ہیں اور ان کی عداوت میں اس قدر آگے ہیں کہ ان کو گالیاں دیتے ہیں اور عیسائی اسی انداز سے مسیح کے عقیدت مند ہیں وہ ان کو اس درجہ بڑھاتے ہیں کہ خدائی سے کم رتبہ نہیں دیتے۔ پس اے اہل کتاب ان باتوں سے باز آؤ اور کسی بات میں غلو نہ کیا کرو۔ حد اعتدال کے اندر اندر رہو اور خدا کے احکام کی فرمانبرداری کرو۔ وہ پاک اور بلند ہے نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ بلکہ وہ مالک ہے سب کا پیدا کرنے والا ہے اور سب کو روزی دینے والا ہے۔

ترجمہ آیات ۱۷۶-۱۷۲:- مسیح کو اس بات سے ہرگز عار نہیں کہ وہ خدا کا بندہ ہو' اور نہ مقرب فرشتوں کو اور جو اس کی بندگی سے عار رکھے اور غرور کرے تو ان سب لوگوں کو اللہ اپنے پاس لا اکٹھا کرے گا پھر وہ لوگ جو ایمان لائے اور (انہوں نے) نیک عمل کئے انہیں اللہ ان کا پورا پورا اجر دے گا اور اپنے فضل سے کچھ زیادہ بھی دے گا اور وہ لوگ جنہوں نے بندگی سے عار رکھی اور غرور کیا انہیں دردناک سزائیں دے گا اور وہ سوا اللہ کے نہ کوئی اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔ اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس حجت آچکی اور ہم نے تمہاری طرف جگمگاتا ہوا نور بھیجا تو وہ لوگ جو اللہ پر ایمان لائے اور اسی کا سہارا پکڑا' وہ انہیں بہت جلد اپنے فضل و رحمت میں داخل کرے گا اور اپنے حضور تک پہنچنے کے لئے سیدھی راہ دکھائے گا۔ (اے پیغمبر اسلام!) آپ سے لوگ (کلالہ کے بارے میں) فتویٰ طلب کرتے ہیں کہہ دیجئے کہ کلالہ کے بارے میں اللہ کا یہ حکم ہے کہ اگر کوئی مرد مرجائے جس کے کوئی اولاد نہ ہو (اور نہ باپ دادا ہو) اور اس کی بہن ہو تو مرنے والے نے جو کچھ چھوڑا ہے اس کا نصف اس (بہن) کے لئے ہوگا اور (بہن مرجائے) اور اس کے اولاد نہ ہو تو بھائی اس کے سارے مال کا وارث ہوگا۔ پھر اگر بہنیں دو ہوں (یا زیادہ ہوں) تو انہیں ترکے کا دو تہائی ملے گا اور اگر بھائی بہن ہوں تو پھر مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے (اپنے

Marfat.com

احکام) بیان کرتا ہے کہ گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر بات کو خوب جانتا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں اہل کتاب کو متنبہ کیا گیا تھا کہ دین کی باتوں میں غلو جائز نہیں۔ اس رکوع میں عیسائیوں کو خاص طور پر "**غلو فی الدین**" سے روکا گیا ہے۔ فرمایا ہے کہ لوگو! تمہارے پیغمبر مسیح علیہ السلام تو بندۂ خدا کہلانے سے اور اس کی عبادت کرنے سے عار نہیں کرتے اور فرشتوں کو بھی اس کی بندگی کا اقرار ہے پھر یہ کس قدر ناشکری کی بات ہے کہ تم خدا کو چھوڑ کر کسی دوسری شخصیت کو خدا سمجھو۔ عبادت صرف خدا کا حق ہے اس لئے اسی کے سامنے جھکو اور اس کو اپنا مالک و پروردگار سمجھو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو خدا کی عبادت کرنے سے اور اس پر ایمان لانے سے' اور اس کے سامنے عجز و انکساری کا اظہار کرنے سے گریز کرتا ہے وہ عذاب کا مستحق ہے۔ کوئی شخص اسے عذاب عظیم سے نہیں بچا سکتا۔ نصرت اور امداد کے تمام دروازے اس کے لئے مسدود ہیں۔ اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ عیسائیوں کا یہ خیال باطل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے لئے کفارہ ہو گئے ہیں۔ فرماتا ہے کہ مجرم بہر حال سزا کا مستحق ہے اس کا کوئی مددگار اور ناصر نہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ لوگو! تمہیں نہایت واضح احکام اور روشن دلائل عطا کر دیئے گئے ہیں اب تمہارا کوئی عذر باقی نہیں رہا پس جو ان احکام کو مانے گا وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہوگا اور ہمیشہ راہ ہدایت پر چلنے کی توفیق پائے گا۔ پھر اس کے بعد کلالہ کی میراث کے بقیہ احکام کو بیان فرما کر ان الفاظ پر سورت کا اختتام کیا ہے کہ ہم نے حقوق العباد کو تمہارے لئے واضح کر دیا ہے تا کہ کہیں تم راہ راست سے نہ بھٹک جاؤ۔ کیونکہ تمہارا علم محدود اور تمہارے تجربات ناقص ہیں۔ مگر اللہ ان سب باتوں کو ٹھیک طور پر جانتا ہے اور تم پر احسان کر رہا ہے تاکہ تم اللہ کے علم سے فائدہ اٹھاؤ۔ اگر تم نے ان باتوں سے فائدہ نہ اٹھایا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم یقینی چیز کو چھوڑ کر وہم و قیاس کے پیچھے اپنی زندگیاں تباہ کرنا چاہتے ہو۔

(۹۳) سورة الزلزال (۹۹)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا

Marfat.com

ہے:-

منظوم ترجمہ:-

خدا کے نام سے آغاز کرتا ہوں کہ وہ "آقا"
بڑا ہی مہرباں ہے اور نہایت مرحمت والا
ہلائی جائے گی جس دم زمیں اک سخت حرکت سے
اگل دے گی وہ جبکہ اپنے سب پوشیدہ گنجینے
اور انساں چیخ اٹھے گا کہ یہ حالت ہے کیا اس کی
زمیں اس روز بتلائے گی ساری سرگزشت اپنی
کہ اس کو حکم ہی اس طرح ہوگا آپ کے رب کا
وہ دن جب لوٹ کر سب لوگ آئیں گے پراگندا
کہ دیکھیں آ کے ثمرہ اپنے اعمال "گزشتہ" کا
لہٰذا جس نے نیکی صرف ذرہ بھر بھی کی ہوگی
تو اس کو دیکھ لے گا عرصہ محشر میں وہ خود ہی
اور اک ذرہ برابر بھی برائی جس نے کی ہوگی
تو اس کو دیکھ لے گا عرصہ محشر میں وہ خود ہی

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ یہ زمین جس کو تم اتنا مضبوط دیکھتے ہو جب قیامت آئے گی یا آنے کے قریب ہوگی تو اس میں زلزلے آنے لگیں گے۔ حتیٰ کہ ہر چیز جو اس میں پوشیدہ ہے سطح پر آجائے گی اور مردے زندہ ہو جائیں گے انسان حیران ہوں گے اور کہیں گے کہ یہ کیا ہو گیا اس دن زمین انسان کے کسی راز کو پوشیدہ نہیں رہنے دے گی کیونکہ اس کو حکم ہی ایسا دیا گیا ہوگا۔ ہر شخص حیران و ششدر دوڑتا ہوا میدان حشر میں آئے گا کہ اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھے۔ چنانچہ کسی شخص نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی تو اسے بھی اپنے اعمال نامے میں درج پائے گا اور اگر کسی نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی تو وہ بھی اسے وہاں نظر آجائے گی۔

کی خبر ہوتی ہے۔

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ زبان حال یا قال یا دونوں سے ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس میں مشغول رہے کیونکہ زمین و آسمان میں سب جگہ اسی کا حکم اور اسی کا اختیار چلتا ہے۔ وہی بنانے اور مٹانے والا ہے۔ وہی زندہ کرنے اور مارنے والا ہے۔ جب کوئی نہ تھا تو وہ موجود تھا اور جب کوئی نہ ہوگا تو بھی وہ رہے گا ہر چیز کا وجود و ظہور اس کے وجود سے ہے۔ لہذا اگر اس کا وجود ظاہر و باہر نہ ہو۔ تو اور کس کا ہوگا؟ وہ اندر بھی ہے اور باہر بھی۔ ظاہر بھی اور باطن بھی کھلے اور چھپے ہر قسم کے احوال جاننے والا ہے ظاہر ایسا کہ اس سے اوپر کوئی قوت نہیں۔ باطن ایسا کہ اس سے پرے کوئی جگہ نہیں جہاں اس کی آنکھ سے اوجھل ہو کر کوئی پناہ حاصل کر سکے۔ اس کی قوت و طاقت کا اندازہ اس سے کر لو کہ اس نے اس تمام زمین و آسمان کو کل چھ دنوں میں بنا کھڑا کیا اور پھر ایسا نظام قائم کیا کہ کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں وہ جانتا ہے کہ زمین کے اندر کیا چیز جاتی ہے اور باہر کیا نکلتی ہے۔ آسمان سے جو مینہ برستا ہے اس کے علم سے برستا ہے اور جو کچھ آسمانوں پر جاتا ہے وہ اس کے علم میں ہوتا ہے۔ تم اندھیروں میں ہو یا روشنی میں میدان میں ہو یا کوٹھڑی میں سمندر میں ہو یا زمین پر۔ ہر صورت اور ہر حالت میں اللہ تم کو ایک جیسا دیکھتا ہے۔ تم اس کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں ہو سکتے اور تم اس کی سلطنت سے بھاگ کر نہ زمین پر نہ آسمانوں میں کسی جگہ رہ سکتے ہو۔ رات کو دن کا اور دن کو رات کا لباس پہنا دینا اس کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ پھر اس سے تمہارے دلوں کے راز کس طرح پوشیدہ رہ سکتے ہیں جب تم کو یہ باتیں معلوم ہو چکیں تو چاہئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا کر اس کے غضب سے بچ جاؤ اور اس کی رحمت حاصل کرو۔ سنو یہ جو مال تمہارے ہاتھ میں ہے اس کا مالک اللہ ہے۔ تم صرف امین اور خزانچی کی حیثیت رکھتے ہو لہذا جہاں وہ مالک بتائے وہاں اس کے نائب کی حیثیت سے خرچ کرو اور یہ بھی ملحوظ رکھو کہ پہلے یہ مال دوسروں کے ہاتھ میں تھا اس کے جانشین تم بنے اور اب تمہارا جانشین کوئی اور ہی بنے گا۔ لہذا ایسی زائل ہو جانے والی فانی چیز سے دل لگانا کوئی مناسب بات نہیں۔ پس اگر تم ایمان و عمل اور طاعت و فرمانبرداری کی زندگی بسر کرو گے تو اللہ کے ہاں تمہارے لئے بڑا اجر ہوگا اور اللہ پر ایمان لانے اور یقین و معرفت کے راستوں پر چلنے

Marfat.com

رہنے میں تمہیں کون سی چیز روک سکتی ہے۔ بلکہ جن چیزوں کی طرف تم کو دعوت دی جاتی ہے ان کا اعتقاد تمہاری طبیعت میں پہلے ہی سے ودیعت کر دیا گیا ہے۔ یہ اللہ کی بڑی ہی شفقت اور مہربانی ہے کہ اس نے قرآن اتارا اور صداقت کے نشان دیئے تاکہ ان کے ذریعے تم کفر و جہالت کے اندھیرے سے نکل کر ایمان و عمل کے اجالے میں آجاؤ۔ اگر اللہ تم پر سختی کرتا ہے تو وہ تمہیں اندھیرے میں چھوڑ کر برباد و ہلاک کر دیتا۔ فرمایا تم لوگ جو ہماری راہ میں اور ہمارے حکم کے مطابق مال خرچ نہیں کرتے۔ بتاؤ کہ تم کو کیا ہو گیا ہے۔ تم سوچتے نہیں کہ یہ مال و دولت ہمیشہ تمہارے ساتھ نہیں رہے گا۔ تم نے کسی سے لیا اور کوئی تم سے لے جائے گا۔ دیکھو فتح مکہ سے قبل جن لوگوں نے جہاد کیا اور اسلام کی خاطر اپنی دولت خرچ کی چونکہ انہوں نے ایک آڑے وقت میں اپنا دھن من لٹایا تھا۔ خدا نے ان کو وہ بلند درجے عطا کئے ہیں جو بعد والوں کو نصیب نہیں ہو سکتے۔ گو بعد میں بھی خرچ کرنے والوں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ ان کو بہترین انعام دے گا۔

ترجمہ آیات ۱۱-۱۹:- کون ہے جو اللہ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرے پھر وہ اسے اس کے لئے دگنا کر دے اور اسے بڑی عزت کا صلہ ملے۔ جس دن آپ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی جانب دوڑ رہا ہے (ان سے کہا جائے گا کہ) آج تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ (تمہارے لئے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور تم ان باغوں میں سدا رہو گے یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمارا انتظار کر لو تاکہ ہم بھی تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم واپس لوٹ جاؤ پس (کوئی) اور روشنی تلاش کرو پھر ان دونوں جماعتوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ بھی ہو گا اس کے اندر کی طرف رحمت ہو گی اور باہر کی طرف عذاب۔ یہ ان کو پکاریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے کہ کیوں نہیں۔ مگر تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا اور (ہمارے حق میں مصیبتوں کے) منتظر رہے اور شک کیا اور (تمہاری) توقعات نے تم کو دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا اور وہ دغاباز تم کو اللہ کے بارے میں دھوکے دیتا رہا سو آج کے دن نہ تم سے معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی تھی تم

Marfat.com

سب کا ٹھکانا آگ ہے وہی تمہاری رفیق ہے اور بہت برا ٹھکانا ہے کیا ان لوگوں کے لئے جو ایمان لا چکے ہیں وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس کتاب کے لئے جو خدائے برحق کی طرف سے اتری ہے جھکیں اور ان لوگوں کی مانند نہ ہوں جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر جوں جوں مدت گزرتی گئی ان کے دل پتھر ہوتے گئے اور ان میں سے بہت سے (نافرمان و) بدکار ہیں۔ جان لو کہ اللہ ہی ہے جو زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے ہم نے تمہارے لئے اپنی آیتوں کو واضح کر دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔ بلاشبہ خیرات کرنے والے مرد اور عورتوں کو اور ان لوگوں کو جو اللہ کی راہ میں خوش دلی سے خرچ کرتے ہیں دگنا (صلہ) دیا جائے گا اور ان کے لئے بڑی عزت کا اجر ہوگا اور وہ لوگ جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں یہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔ ان کے لئے ان کے اعمال کا صلہ ہے اور (ایک خاص) نور اور وہ لوگ جو منکر ہیں اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ میں جائیں گے۔

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کرتا ہے وہ اس سے کئی گنا زیادہ اس کو دنیا ہی میں دے دیتا ہے اور آخرت میں اس خلوص و ایثار کا جو انعام دے گا وہ اس سے کہیں زیادہ ہوگا اس دن جب کہ منکران حق کفر و ضلالت کے اندھیرے میں پڑے ٹھوکریں کھا رہے ہوں گے اور کسی طرف بھی ان کو راہ نہ ملے گی ان لوگوں کے آگے ایمان کا نور چلا جا رہا ہوگا اور یہ مبارکبادیاں اور خوشخبریاں سنتے سنتے اپنی منزل مقصود یعنی جنت میں جا پہنچیں گے نور ایمان کی یہ روشنی منافقوں کو نصیب نہ ہوگی گو وہ دنیا میں مسلمان کہلاتے تھے اور انہیں میں شمار ہوتے تھے۔ مگر چونکہ ان کے اعمال اسلام اور ایمان کے خلاف تھے اس دن وہ ایمان والوں سے الگ رکھے جائیں گے مومنوں اور منافقوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی دیوار کے اس جانب جدھر ایمان والے ہوں گے جنت کا سماں ہوگا اور اس جانب جدھر منافق ہوں گے عذاب الٰہی چھا رہا ہوگا۔ اب منافق آوازیں دینے لگیں گے کہ بھائی! ہم کو بھی ساتھ لے چلو کیا دنیا میں ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ادھر سے جواب ملے گا کہ تم ساتھ تو تھے مگر فتنہ و فساد برپا کرنے کے لئے امن و امان کے لئے نہیں کفر کی حمایت کرنے کے لئے۔ اسلام کو غالب کرنے کے لئے نہیں، بروں کی مدد کرنے کے لئے، نیکوکاروں کا ساتھ دینے کے لئے نہیں تم کو بھی

Marfat.com

بھی عمر بھر صداقت اسلام پر ایمان و ایقان نصیب نہ ہوا اور تم دھوکے ہی میں پڑے رہے۔ سو آج اپنے اعمال بد کا ثمر پاؤ۔ آج وہ دن ہے کہ نہ تم عوضانہ دے کر رہائی پا سکتے ہو اور نہ کسی اور طرح۔ آج یہ دوزخ کی آگ ہی تمہارا ٹھکانا ہے اور گو بد ترین جگہ ہے مگر اب تمہیں ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہنا اور عذاب جھیلنا ہوگا۔

منافقوں کا حسرت ناک انجام بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں کہ کیا ابھی وہ زمانہ نہیں آیا کہ ایمان والوں کے دل اللہ کے ذکر اور قرآن کے نصائح سے متاثر ہو کر گڑگڑانے لگیں۔ فرمایا اے مسلمانو! تم بھی گزشتہ امتوں کی طرح نہ ہو جانا کہ جس طرح وہ بعد زمانہ کے باعث سنگدل ہو گئے تھے اور اپنی شریعت اور ہماری نازل کردہ کتابوں کو طاق نسیاں پر رکھ چکے تھے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے دلوں پر بھی قرآن کوئی اثر نہ کرے اور کہیں تم بھی شریعت کو نہ چھوڑ بیٹھو۔ دیکھو اللہ جس طرح اس بات پر قادر ہے کہ وہ مردہ و خشک زمین کو جس میں کوئی پیداوار نہیں ہو سکتی سرسبز و شاداب کر کے اس میں رنگا رنگ کے پھول اور طرح طرح کی روئیدگیاں پیدا کر دیتا ہے۔ وہ اسی طرح تمہارے مردہ دلوں کو بھی زندہ کرنے پر قادر ہے۔ شرط یہ ہے کہ تمہیں اس کی خواش ہو۔ فرمایا آخرت کے بلند درجے انہی لوگوں کے لئے ہیں جو صدقہ و خیرات دیتے اور علاوہ ازیں جب ضرورت پڑے ہماری راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا صدیقوں کے لئے یعنی ان کے لئے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر سچا ایمان لاتے ہیں جس کا ثبوت وہ اپنے اعمال حسنہ سے دیتے ہیں اور شہیدوں کے لئے بھی جو محض اپنے اللہ کے حکم کے مطابق اپنی عزیز جانیں بھی پیش کر دیتے ہیں بڑا اجر ہوگا اور ان کے لئے ایک طرح کی روشنی ہوگی۔ جو ہر وقت ان کے لئے خوشی کا ایک منظر پیش کرے گی مگر حق سے انکار کرنے والے بدبخت دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۵:- جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل تماشہ اور ظاہری زینت اور آپس میں فخر کرنے اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ خواہش و آرزو کا مقام ہے اس کی مثال اس مینہ کی سی ہے کہ اس کی پیداوار کاشتکاروں کو اچھی معلوم ہوتی ہے پھر وہ (کھیتی) زور پر آتی ہے۔ پھر پک کر زرد ہو جاتی ہے۔ پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور رضامندی بھی اور دنیاوی زندگی تو

Marfat.com

محض دھوکے کا ایک سامان ہے۔ رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کے برابر ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ کوئی آفت زمین پر نہیں آتی اور نہ تمہاری جانوں پر مگر قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں ہمارے ہاں مرقوم ہے۔ یاد رکھو کہ یہ امر اللہ کے لئے بہت آسان ہے تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے اس پر غم نہ کھاؤ اور نہ اس چیز پر اتراؤ جو اس نے تم کو دی ہے اور اللہ کسی اترانے والے شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا (یعنی) ان لوگوں کو جو خود بخل سے کام لیتے ہیں اور لوگوں کو بخیل ہونے کی ہدایت کرتے ہیں اور جو اعراض کرے تو اس کی کچھ پرواہ نہیں کیونکہ اللہ سب سے بے پرواہ اور ستودہ صفات ہے۔ ہم اپنے کئی رسول روشن نشانات (اور واضح احکام) کے ساتھ بھیج چکے ہیں اور ان کے ساتھ ہم نے کتاب نازل کی اور میزان تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں سخت خطرہ بھی ہے اور لوگوں کے لئے کئی منافع بھی ہیں تاکہ اللہ جان لے کہ کون اس کے دین اور اس کے رسولوں کی بن دیکھے مدد کرتا ہے بلاشبہ اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں انسانی زندگی کا ایک مختصر مگر نہایت موثر نقشہ کھینچ کر دکھایا گیا ہے فرمایا ہے کہ انسان کی یہ چند روزہ زندگی ایک کھیل اور تماشے کی مانند ہے جب تماشہ ختم ہو جاتا ہے تو اس کے بعد کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح یہ دنیا کچھ بھی نہیں زندگی دراصل آخرت ہی کی زندگی کا نام ہے۔ یہ دنیا کی زندگی کیا ہے جب یہ بچہ ہوتا ہے تو کھیل کود اور دل لگی میں وقت گزار دیتا ہے۔ اس وقت اس کو سوائے ان چیزوں کے اور کسی کا شوق نہیں ہوتا۔ پھر جب یہ وقت گزر جاتا ہے تو خوبصورت بننے اور خوبصورت اشیاء کے حاصل کرنے کی اسے فکر لگی رہتی ہے اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر رہنے کا خیال دامن گیر رہتا ہے۔ یہ منزل بھی طے ہو جاتی ہے تو پھر مال و دولت کے اکٹھا کرنے اولاد کے چاہنے اور ان کی پرورش کرنے میں لگ جاتا ہے۔ ہر وقت اسے کوئی نہ کوئی خبط ضرور ہی لگا رہتا ہے اور جانتا ہوں کہ اس سب تگ و دو کا نتیجہ کیا ہے اس کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے کاشتکار کی کھیتی کی مثال سامنے رکھ لو۔ کاشتکار بیج بوتا ہے اور جب چھوٹی چھوٹی

پتیاں زمین سے نکلتی ہیں تو اس کا دل خوش ہونے لگتا ہے پھر وہ پتیاں بڑھ کر شہنیاں بنتی ہیں اور ایک دن ہوتا ہے کہ وہ پک کر اپنی عمر کھا کر خشک ہو جاتی ہیں اور کاشتکار ان کو اکھاڑ کر باہر پھینک دیتا یا جلا دیتا ہے۔ یہی حالت تمہاری زندگیوں کی ہے پھر جب تمہارا زمانہ یہاں سے ختم ہو جائے گا تو وہ جنہوں نے اپنی زندگی کے دوران میں کفر و انکار کو اپنا طریقہ کار بنایا ہو گا ان کے لئے بڑی بھاری سزا ہو گی مگر ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے لئے اللہ کی مغفرت اور اس کی رضا ہو گی۔ فرمایا تم دنیاوی زندگی کے جھمیلوں کے دوران میں خدا کو بھی نہ بھولو۔ اسے یاد رکھو اور اس کی مغفرت طلب کرتے رہو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ جو مصیبت تم پر آنے والی ہے وہ آ کر ہی رہے گی اور جو راحت تمہارے نصیب میں لکھی ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس چکر میں پھنسے رہتے ہو۔ فرمایا اگر کچھ جاتا ہو تو اس کا غم نہ کرو کیونکہ وہ تمہارے پاس کسی طرح رہ نہیں سکتا اور اگر کوئی چیز مل جائے تو اس پر حد سے زیادہ خوشی نہ کرو۔ کون جانتا ہے کہ اس چیز کا ہونا تمہارے لئے باعث رحمت ثابت ہو گا یا سبب زحمت۔ فرمایا تمہارے ہاتھ میں ہم نے جو کچھ دیا ہے اس کو اس طرح لے کر نہ بیٹھ جاؤ کہ کسی کو کچھ دو ہی نہیں۔ فرمایا مجھے تمہارے مال و دولت کی ضرورت نہیں مگر اس کا خرچ کرنا دنیا و آخرت میں خود تمہارے ہی لئے مفید ہو گا۔ فرمایا چونکہ انسان ان حقائق و معارف کو خود بخود نہیں سمجھ سکتا ہم نے اس کی ہدایت کے لئے کتابیں نازل کی ہیں اور ایسے قانون بنائے ہیں کہ وہ ہماری بتائی ہوئی سیدھی راہ سے نہ بھٹکے۔ مگر اس کے باوجود بعض سرکش لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نہ تو قوانین کا احترام کرتے ہیں نہ امن و چین کی زندگیاں گزارتے ہیں۔ ان کی گوشمالی کے لئے ہم نے لوہا پیدا کر دیا ہے تاکہ علاوہ اور طرح فائدہ اٹھانے کے لوگوں کو یہ فائدہ بھی ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کے دین کی مدد لوہے کے ہتھیار بنا کر کر سکیں اور ہر سرکش و باغی شخص کو جو اللہ کے نافذ کردہ قوانین کے سامنے سر اطاعت جھکانہ دے ڈنڈے کے زور سے مطیع و منقاد بنا دیں۔

ترجمہ آیات ۲۶-۲۹:- اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی۔ سو ان میں کچھ تو راہ راست پر قائم رہے اور اکثر بدکار ہو گئے۔ پھر ان کے پیچھے ان کے نقش قدم پر ہم نے کئی رسول بھیجے اور عیسٰی ابن مریم کو بھیجا اور

Marfat.com

اس کو انجیل دی اور جن لوگوں نے اس کی اتباع کی ان کے دلوں میں نرمی اور مہربانی ڈال دی اور وہ رہبانیت جو انہوں نے نکال لی تھی ہم نے آگے کہیں نہیں لکھا تھا مگر انہوں نے اللہ کی رضامندی کی تلاش میں اسے اختیار کیا۔ پھر اسے جس طرح نبھانا چاہئے تھا نباہ نہ سکے۔ سو ان میں سے جو ایمان لائے تھے ہم نے ان کو ان کا اجر دیا اور بہت سے ان میں سے (نافرمان) و بدکار ہو گئے۔ اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ وہ اپنی رحمت سے تم کو دگنا عطا کرے گا اور تمہارے لئے ایک نور ٹھہرا دے گا۔ جس کی روشنی میں تم چلو گے اور (تمہاری) خطاؤں کو وہ معاف کر دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ تاکہ اہل کتاب یہ نہ جان پائیں کہ مسلمان اللہ کے فضل سے کوئی چیز نہیں پا سکتے اور یہ کہ بزرگی تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل اور عظمت والا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ ابتدائے آفرینش ہی سے لے کر انسان دو گروہوں میں منقسم چلا آتا ہے۔ ایک نیکو کار و ہدایت یافتہ دوسرے بدکار و گمراہ۔ فرمایا ہم نے نوح اور ابراہیم علیہم السلام جیسے اولوالعزم پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا اور ان کی نسل کو بھی نبوت و کتاب دی مگر وہ تمام کے تمام سیدھی راہ پر نہ رہے بعض نے تو صحیح راہ اختیار کی اور بعض بدکاری کے پیچھے لگ گئے۔ پھر ان رسولوں کے بعد عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو بھیجا اور اس کو انجیل دی اور اس کے متبعین کو بڑا رحم دل اور نیکو کار بنایا مگر انہوں نے رہبانیت اور ترک دنیا کی بدعت اختراع کر لی اور افراط و تفریط میں پڑ کر راہ راست سے دور جا پڑے۔ سو ان میں سے جن کے دل پاک اور مخلص تھے ہم نے ان کو تو بڑا اجر دیا۔ مگر اکثر ان میں سے بدکار و نافرمان تھے۔ سوائے مسلمانو! تم ان باتوں کو ہمیشہ کے لئے یاد رکھو۔ ایمان لائے ہو تو متقی بھی بنو اور اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے ہر حکم کو سچ مانو اور اس کے مطابق عمل کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ نور جو قیامت کے روز ہمارے مقرب اور محبوب بندوں کی رہنمائی کرے گا تمہیں بھی دیا جائے گا اور تمہاری تمام خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔ فرمایا! اے مسلمانو! تم اہل کتاب کو جو ایمان نہیں لائے یہ دکھا دو کہ اللہ کا فضل اور اس کی عنایات صرف ان ہی لوگوں پر ہوتی ہیں جو اس کے محبوب و مرتضیٰ ہوں اور یہ کہ اللہ بڑے فضل و کرم والا ہے۔

Marfat.com

سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (۹۵) (۴۷)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اڑتیس آیات مبارکہ اور چار رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۱:- وہ لوگ کہ جنہوں نے کفروانکار کا وطیرہ اختیار کیا اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکا ان کے اعمال کو (اللہ نے) برباد کر دیا اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے اور اس کتاب پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے اور وہ ان کے رب کی طرف سے ہے بھی برحق۔ اللہ ان کی برائیوں کو دور کر دے گا اور ان کی حالت اچھی کر دے گا یہ اس لئے ہے کہ جو کافر ہیں وہ تو باطل کی پیروی کرتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں وہ اپنے رب کی طرف سے (آئی ہوئی) حق بات کا اتباع کرتے ہیں اللہ اسی طرح لوگوں سے ان کے حالات بیان کرتا ہے۔ سو جب تم ان لوگوں سے ملو جنہوں نے وطیرۂ کفر اختیار کر رکھا ہے تو (ان کی) گردنیں مارو۔ یہاں تک کہ جب تم ان کو خوب تہ تیغ کر چکو تو (باقیوں کو) اچھی طرح قید کر لو۔ بعد ازاں (حالت امن میں) یا تو ان پر احسان کر کے چھوڑ دو یا فدیہ لے کر جب تک کہ جنگ موقوف نہ ہو جائے (جہاد جاری رہے) یہ حکم ہے اور اگر خدا چاہتا تو خود ان سے بدلہ لے لیتا۔ لیکن وہ تمہیں ایک دوسرے کے ذریعہ سے آزمانا چاہتا ہے اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جاتے ہیں اللہ ان کے اعمال کو برباد نہیں کرتا۔ اللہ ان کو سیدھی راہ دکھائے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا جو ان کو (اس نے) پہلے سے بتا دی ہے۔ اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں جمائے رکھے گا اور وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے لئے تباہی ہے اور اس نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا ہے یہ اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ نے نازل کی سو اس نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا کیا وہ ملک میں چلے پھرے نہیں تاکہ وہ دیکھیں کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا انجام کیسا ہوا۔ اللہ نے ان کو برباد کر

دیا اور کافروں کی یہی حالت ہوا کرتی ہے۔ کیونکہ وہ لوگ جو ایمان والے ہیں اللہ ان کا حامی ہے اور کافروں کا کوئی کارساز نہیں۔

شرح:۔ یہ سورۃ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور تمام مدنی سورتوں کی طرح اس میں بھی اعمال صالحہ مکارم اخلاق اور عبادت وغیرہ کا ذکر ہے۔ منافقوں کو تنبیہہ کی گئی ہے اور نیکو کاروں کے حوصلے بڑھائے گئے ہیں۔ گزشتہ سورۃ کے آخری الفاظ سے معلوم ہوتا تھا کہ جو شخص خالص مومن اور پکا مسلمان نہ بنے وہ ہلاک و برباد ہوگا اس پر سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایسے لوگ بھی تو ہیں جو اگرچہ دائرہ اسلام میں داخل نہیں مگر بہت سے نیک کام کرتے ہیں۔ مثلاً "سخاوت' غریب پروری' حفاظت مظلومان اور قومی مفاد کی نگرانی وغیرہ بعض لوگ اپنے مخصوص طریقہ سے خدا کی عبادت بھی کرتے ہیں تو کیا اگر وہ مسلمان نہ ہوں تو ان کی یہ نیکیاں رائیگاں جائیں گی۔ اس سورۃ کی پہلی آیت نے ایک بڑی انقلاب خیز حقیقت کا انکشاف کیا ہے اور وہ یہ کہ جو لوگ اسلام نہیں لاتے اور اس کے راستے میں رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں وہ خواہ کتنے ہی نیک کام کریں ان کے سب کام آخرت میں اکارت اور ضائع جائیں گے کیونکہ نیک عمل اس کو کہا جاتا ہے جس کی تہ میں اخلاص اور رضائے مولیٰ کا جذبہ کارفرما ہو اور جہاں خود غرضی اور ذاتی مفاد پیش نظر ہو خواہ وہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اس پر کوئی جزا مرتب نہیں ہو سکتی۔ فرمایا جو لوگ ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے اور قرآن پر عمل پیرا ہوتے ہیں چونکہ ان کے اعمال ذاتی اغراض اور مطلب پرستیوں سے بالکل خالی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو اعمال کی جزا بھی ملتی ہے اور ان کی خطائیں بھی جو بمقتضائے بشریت ان سے سرزد ہو جاتی ہیں معاف کر دی جاتی ہیں۔ فرمایا اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ اگر حق و صداقت کی تبلیغ میں کوئی رکاوٹ ڈالے تو اس کی گردن اڑا دی جائے اور جب ایسے لوگوں کو خوب زور سے تہ تیغ کر چکو تو پھر باقیوں کو قید کر لو اور جو چھوڑنا ہو تو خواہ معاوضہ لے کر چھوڑو خواہ احسان کر کے بغیر کچھ لئے دئے چھوڑ دو یہ تمہاری اپنی مرضی ہے۔ فرمایا جو لوگ اللہ کی راہ میں منکران حق کے ساتھ مقابلہ کرتے کام آئیں چونکہ انہوں نے اپنے انتہائی خلوص دل کا ثبوت دیا ہوتا ہے اس لئے ان کا کوئی عمل ضائع نہیں ہوگا اور خدا کے حضور ان کے لئے بہترین عزت کی جگہیں ہیں۔

Marfat.com

قرآن پاک میں متعدد موقعوں پر جہاد بالسیف کا ذکر آیا ہے مگر مصلحت کوش حضرات جہاد کا نام سن کر عجیب عجیب تاویلیں کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد صرف اتنا تھا کہ جب دیکھا کہ اب مسلمانوں کا دین ان کی سیاسی حالت ان کے مال و دولت اور ان کی جانیں خطرے میں ہیں۔ تو خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کا حکم دیدیا مسلمان یونہی تلوار لئے تو لوگوں کو قتل نہیں کرتے پھرتے تھے جب دیکھتے تھے کہ اب اللہ کے دین کی مخالفت ہو رہی ہے اور مسلمان کا جان و مال خطرہ میں ہے تو پھر قوم کی قوم ایک سرے سے دوسرے سرے تک سردھڑ کی بازی لگا دیا کرتی تھی۔ جب تک یہ حالت رہی مسلمان ترقی کرتے گئے۔ مگر جس دن سے ان میں بزدلی بے ہمتی اور مال و جاہ کی محبت نے گھر کر لیا۔ اس دن سے وہ فاتح سے مفتوح عزیز سے ذلیل اور حاکم سے محکوم ہوتے چلے گئے۔ ہمارے زمانے کی ذہنیت کا مطالعہ کر کے دیکھو تو ان میں جذبہ جہاد نام کو بھی نظر نہ آئے گا اور یہی چیز ہماری موجودہ پستی اور ذلت کا باعث ہے۔

ترجمہ آیات ۱۲-۱۹:- بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ لوگ جو کافر ہیں وہ (دنیا میں) عیش کر رہے ہیں اور اس طرح کھاتے اور پیتے ہیں جس طرح چوپائے کھاتے ہیں اور آگ ان کا ٹھکانا ہے اور بہت سی بستیاں تھیں جو آپ کی اس بستی سے جس کے رہنے والوں نے آپ کو گھروں سے نکلا زور و قوت میں کہیں زیادہ تھیں۔ ہم نے ان کو برباد کر دیا سو کوئی ان کا مددگار نہ ہوا۔ بھلا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح راستہ پر ہے اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جس کو اپنے برے عمل بھلے معلوم ہوتے ہیں اور وہ جو اپنی خواہشوں پر چلتے ہیں وہ بہشت کہ جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے ایسے ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہریں رواں ہیں جس میں کبھی بو نہ پیدا ہو اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ نہ بدلے اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کو مزیدار معلوم ہوں اور ایسے شہد کی نہریں جو صاف ہو گا اور ان کو وہاں ہر قسم کا میوہ میسر آئے گا اور ان کے رب کی طرف سے ان کی سب لغزشیں معاف کر دی جائیں گی کیا یہ لوگ ان کے برابر ہوں گے جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور ان کو ابلا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو (بظاہر) آپ کی

Marfat.com

طرف کان لگا کر (سنتے ہیں) یہاں تک کہ جب وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو ان لوگوں سے جن کو علم دیا گیا ہے پوچھتے ہیں کہ (آپ نے) ابھی کیا کہا تھا یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور وہ اپنی خواہشات پر چلتے ہیں اور وہ لوگ جو بر سر ہدایت ہیں خدا ان کو اور زیادہ ہدایت سے بہرہ مند کرتا ہے اور ان کو پرہیزگاری عطا فرماتا ہے۔ پھر کیا وہ صرف قیامت کے منتظر ہیں جو ان پر ناگہاں آ پڑے۔ سو اس کی نشانیاں آ چکی ہیں پھر جب وہ ان کے روبرو آ جائے گی تو ان کے لئے نصیحت حاصل کرنا کیسے ممکن ہوگا۔ آپ یقین رکھئے کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اپنی لغزشوں کی معافی مانگتے رہئے۔ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں کے لئے بھی اور اللہ کو تمہارے چلنے پھرنے کی جگہ اور تمہارا ٹھکانا خوب معلوم ہے۔

شرح:- اس رکوع میں پھر جہاد کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں ان کی زندگی تو واقعی زندگی ہے مگر جو لوگ ایمان کی دولت سے مالا مال نہیں ہوتے اور نہ نیک عمل کرتے ہیں ان کی زندگی ایسی ہی سمجھو جیسی کسی جانور کی۔ جو شخص اپنی جان کو اتنا عزیز سمجھتا ہے کہ وہ اس کے دینے والے کو سپرد کرنے کے لئے بھی تیار نہیں اور اس فانی جسم کو اناج اور پانی سے موٹا کرنا ہی جانتا ہے وہ یقیناً" اپنے مالک حقیقی سے ناواقف ہے اس میں اس چیز کا ذرہ بھی موجود نہیں جو انسان کو انسان یا اشرف المخلوقات بناتی ہے اور جب وہ امتیازی چیز نہ رہی تو پھر حیوان اور انسان سب ایک ہوئے۔ فرمایا ان حیوان صفت انسانوں میں کوئی طاقت و ہمت نہیں ہوا کرتی چنانچہ دیکھ لو کہ کفار مکہ گو بڑی بڑی طاقت والے تھے مگر مومنوں کے مقابلہ میں ان کی طاقت ایسی ہی تھی جیسے جانوروں کی ہوتی ہے۔ جس طرح بڑے سے بڑے جانور کو معمولی سی معمولی آدمی مار کر ہلاک کر سکتا ہے۔ اسی طرح طاقتور سے طاقتور کافر کو کمزور سے کمزور مسلمان موت کے گھاٹ اتار سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ مومن ہو اور سچا مسلمان ہو۔

آپ اگر ذرا غور سے کام لیں اور انسان اور حیوان کے درمیان جو مابہ الامتیاز ہے اس کو معلوم کرنے کی کوشش کریں تو اکثر باتوں میں مشابہت پائی جائے گی یہاں ارشاد فرمایا کہ جسم کی نشوونما کے لئے حیوان بھی کھاتے پیتے ہیں اور انسان بھی۔ کھانے پینے سے جسم بڑھتا ہے اور شہوانی قوتوں کو تحریک ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنا مقصد حیات

Marfat.com

صرف اسی قدر سمجھے کہ اسے دن رات پیٹ کی فکر کرنی ہے اور ہر ممکن طریق سے اپنے آپ کو امن و شہوات میں رکھنا اور عیش کی زندگی گزارنا ہے تو یہی مقصد عام حیوانوں کا ہے ایسے انسان کو انسان نہیں خیال کرنا چاہئے وہ حیوان ہے۔ انسان وہی ہے جو عقل و ہوش سے کام لیکر صانع عالم کے سامنے سربسجود ہو اور ہروقت خدا کو یاد رکھے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرے پھر ان کا کھانا پینا زندہ رہنے اور خدا کی عبادت کرنے کا ذریعہ سمجھا جائے گا شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن است
تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است

اس کے بعد منافقوں کی چالوں کا ذکر کیا ہے۔ منافق نام ہے اس کا جس کے دل میں کچھ اور ہو اور زبان سے کچھ اور نکلتا ہو۔ ایسے لوگ دل کے پلید' ہمت کے پست اور مکارم اخلاق سے عاری ہوتے ہیں۔ وہ لوگ بڑے بڑے نیکی کے کام بھی کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں مگر اخلاص اور للہیت سے نہیں۔ مصلحت سے یا دوسروں کے خوف و ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم ایسے لوگوں کو سزا یہ دیتے ہیں کہ ان کے دلوں پر ایک مہر سی لگا دیتے ہیں جس سے وہ سخت دل چالباز اور مکارم اخلاق سے عاری ہو جاتے ہیں۔ منافق اور مومن کا امتحان عمل ہے۔ بالخصوص وہ عمل جس کی ادائیگی میں دولت یا جان کام آئے۔ منافق اسلام کی خاطر جان دینے کیلئے تو کبھی بھی تیار نہیں ہوتا اور روپیہ بھی اس جگہ خرچ کرتا ہے جہاں سے کسی نہ کسی طرح اس کی واپسی متوقع ہو۔ فرمایا ان کو موت سے پہلے اپنی اصلاح کی فکر ہونی چاہئے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! تمہاری منافقت سراسر حماقت پر مبنی ہے غور کرو خدا تو ہر چیز سے واقف ہے وہ مومن کو ایمان کا بدلہ اور منافق کو منافقت کی سزا اور منکر کو انکار کا عذاب ضرور دے گا۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۸:- اور ایمان والے کہتے ہیں کہ (جہاد کے بارے میں کوئی) سورۃ کیوں نازل نہیں ہوئی پھر جب ایسی صاف صاف سورۃ نازل ہوتی ہے۔ جس میں جہاد کا ذکر ہو تو آپ ان لوگوں کو دیکھتے ہیں جن کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے کہ وہ آپ کی طرف اس شخص کی طرح دیکھتے ہیں جس پر موت کی بیہوشی طاری ہو سو ان کی کمبختی آئی ہے۔ فرمانبرداری کرنی چاہئے اور اچھی بات کہنی چاہئے پھر جب جنگ کی بات طے ہو جائے تو اگر اللہ سے سچے رہیں تو ان کے لئے بہت بہتر ہے۔ پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ

Marfat.com

اگر تم کو حاکم بنا دیا جائے تو تم ملک میں فساد برپا کرو اور اپنے رشتے ناطے توڑ ڈالو۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی سو اللہ نے ان کو بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا پھر کیا یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہیں۔ بیشک وہ لوگ جو ہدایت کے ظاہر ہونے کے باوجود مرتد ہو گئے شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نظروں میں خوبصورت بنا دیا اور ان کو لمبی امیدیں دلائیں۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے جو اللہ کی نازل کردہ کتاب سے بیزار ہیں یہ کہہ دیا کہ ہم بعض باتوں میں تمہارا کہنا مان لیں گے تو اللہ ان کی پوشیدہ باتوں سے واقف ہے۔ سو ان کا کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کی جان قبض کریں گے اور ان کے مونہوں اور پشت پر مارتے جائیں گے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے وہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا جس سے اللہ ناراض ہے اور انہوں نے اللہ کی رضا مندی کو ناپسند کیا سو اس نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔

شرح:- اس رکوع میں وہی بات بتائی گئی ہے جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ یعنی منافق زبانی جمع خرچ کے لئے تو فوراً تیار ہو جاتا ہے مگر جب کام کا وقت آتا ہے تو حیلے بہانے تلاش کرنے لگتا ہے۔ فرمایا جب تک جہاد کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تب تک یہ بڑے زور شور سے کہتے رہے کہ ہمیں لڑنے کی اجازت کیوں نہیں دی جاتی یہ کوئی مصلحت نہیں کہ مخالف تو ہر قسم کی زیادتی کریں اور ہم لوگ ہاتھ بھی نہ اٹھائیں مگر جب جہاد کا حکم آ گیا تو ہکا بکا ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے کہ کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا۔ جہاد میں روپیہ بھی خرچ ہوتا ہے اور جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے یہ دونوں چیزیں منافق کو بے حد عزیز ہوتی ہیں۔ ان کی قربانی وہ کسی طرح کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور اگر مجبوراً روپیہ دینا ہی پڑے تو دیدیتا ہے مگر جان کو موت کے حوالے کرنے کے لئے وہ کبھی تیار نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کے اعمال کی سیہ کاریاں خوفناک شکلیں اختیار کر کے اس کو ڈراتی ہیں اور موت کے بعد کا زمانہ اس کے لئے سوہان روح بن کر سامنے آ جاتا ہے اس کے برعکس ایک نیکوکار انسان دنیا کی بے ثباتی اس کے امتحانات اور یہاں کی سختیوں سے گزر کر ابدی راحت اور مزے کی زندگی کی تلاش میں اپنی جان کو ہر وقت ہتھیلی پر رکھتا ہے اور اس جستجو میں رہتا ہے کہ اس کا حکم آئے تو اپنی جان کو خدا کے سپرد کر کے یہاں کے آلام سے نجات پائے۔ موت کی ایک ہی صورت اللہ تعالیٰ نے انسان کے ہاتھ میں رکھی ہے اور وہ

ہے شہادت یعنی جہادنی الاسلام کی موت۔ یہ مواقع روز روز نہیں آیا کرتے۔ جب وقت آجاتا ہے تو وہ جو زندگی کے راز کو پاچکے اور اپنے مولیٰ کی رضا پر خوش ہو چکے ہیں فوراً میدان جنگ میں آکر شہادت کے خواہاں ہوتے ہیں۔ ان کو یقین ہوتا ہے کہ اگر ہم اس وقت کام آئے تو سیدھے اللہ کے دربار میں پہنچ کر مراتب عالیہ پائیں گے اور اگر زندہ رہے تو غازی کا خطاب پاکر دنیا میں عزت سے رہیں گے اور خدا کی بارگاہ میں بھی مخلص قرار دیئے جائیں گے۔ فرمایا وہ حیوان صفت سنگ دل اور منافق انسان جو ایمان لانے کے بعد بجائے دنیا میں امن قائم کرنے کے فتنہ و فساد برپا کرتے ہیں ان کے کان بہرے اور ان کی آنکھیں اندھی ہیں۔ فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن کا مطالعہ کرے تو وہ منافق نہیں رہ سکتا ان کا نفاق محض اس لئے قائم ہے کہ قرآن کے مطالب پر غور ہی نہیں کرتے اور نہ اسلام کے متعلق کچھ سوچتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۲۹-۳۸:- کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے سمجھے بیٹھے ہیں کہ اللہ ان کے کینوں کو ظاہر نہ کرے گا اور اگر ہم چاہیں تو ہم آپ کو وہ لوگ دکھا دیں تو آپ ان کے چہروں سے ان کو پہچان لیں گے اور طرز کلام سے بھی ان کو شناخت کر لیں گے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے اور ہم تم کو آزمائیں گے حتیٰ کہ تم میں سے جہاد کرنے والے اور صبر و ہمت سے کام لینے والے معلوم ہو جائیں اور تمہارے حالات جانچ لیں۔ بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے وطیرۂ کفر اختیار کیا اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکا اور ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت پر جمے رہے وہ اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ ان کے اعمال کو برباد کر دے گا۔ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔ بلاشبہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکا پھر مر گئے در آں حالیکہ وہ کافر تھے اللہ ان کے گناہ ہرگز معاف نہیں کرے گا سو تم ہمت نہ ہارو اور صلح کی طرف نہ بلاؤ کیونکہ تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے کاموں میں ہرگز تمہیں نقصان نہ پہنچائے گا۔ یہ دنیاوی زندگی تو کھیل اور تماشہ ہے اگر تم ایمان لاؤ اور اللہ سے ڈرو تو تمہیں تمہارا اجر دے گا اور تم سے تمہارا مال طلب نہ کرے گا۔ اگر وہ تم سے مال طلب کر کے تمہیں تنگ کرتا اور تم سے تمام مال لے لیتا چاہے تو تم بخل سے کام لینے لگو اور

تمہارے کنبے ظاہر ہو جائیں۔ دیکھو تم وہ ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو بعض تو تم میں سے وہیں جو بخل سے کام لینے لگتے ہیں اور جو کوئی بخل سے کام لیتا ہے وہ اپنے ہی آپ سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے اور تم نادار ہو اور اگر تم پھر جاؤ گے تو تمہاری جگہ وہ کسی دوسری قوم کو لے آئے گا۔ پھر وہ تمہاری طرح کے نہ ہوں گے۔

شرح:- اس رکوع میں منافقوں سے خطاب ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ ہم تمہارے راز ہائے درون پردہ سے ناواقف ہیں۔ سنو ہم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اور تم ایک دن دیکھ لو گے کہ ہم ان تمام باتوں کی فہرست تمہارے سامنے کھول کر رکھ دیں گے آج بھی ہم چاہیں تو وحی کے ذریعے سے تمام دنیا پر عالم آشکارا کر دیں کہ فلاں فلاں منافق ہے پھر تم خود ہی سوچو کہ تمہارا کیا حال ہوگا۔ اگرچہ ہم دنیا میں ایسا کرنا نہیں چاہتے مگر آخرت میں ضرور ایسا ہوگا۔ اس وقت بتاؤ کیا کرو گے۔ اس وقت رسوائی کا وہ عالم ہوگا جو اب تمہارے تصور میں بھی نہیں آسکتا اس سے بچاؤ کی صورت ابھی نکال لو۔

اس زمانے میں مسلمانوں کو مال و دولت اور جان اتنی پیاری ہو گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقوں کو بھی ان سے اتنا پیار نہ تھا۔ قرآن کا مطالعہ کرنے والے کو آج کے مسلمانوں کا جائزہ لے کر انہیں تین حصوں پر منقسم کرنا پڑے گا۔ ایک وہ بندگان خدا جو فی الحقیقت صاحب ایمان ہیں اور اپنی جان اپنی اولاد اپنی دولت غرضیکہ جو کچھ ان کے پاس ہے وہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دینے کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور جب کوئی تھوڑا بہت موقع آجاتا ہے تو وہ دریغ نہیں کرتے ایسے لوگ مومن ہیں اور یہی متقی ہیں یہی لوگ اللہ کی رضا کے حقدار ہیں دوسرے وہ جو مسلمان ہو کر نہ قرآن کی عزت کرتے ہیں نہ حدیث کی بلکہ قرآن پاک پر ہنستے اور حدیث کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگ بدقسمتی سے مسلمانوں میں عام پائے جاتے ہیں۔ تیسرے وہ جو بظاہر بڑے پکے مسلمان ہیں نماز روزے کے بھی پابند ہوتے ہیں اور گفتگو کے لحاظ سے بڑے مخلص نظر آتے ہیں مگر جب ان کے نجی حالات کا مطالعہ کیا جائے یا جہاں اسلام کے نام پر جان و مال فدا کرنے کا موقعہ آجائے تو وہ قرن اول کے منافقوں کا پورا نقشہ دکھا دیتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ لوگ بھی آجاتے ہیں جو حقوق العباد کے معاملے میں سخت بے احتیاط واقع

Marfat.com

ہوئے ہیں اگر ان کے دلوں میں ایمان ہو خدا کا خوف ہو آخرت کا ڈر ہو تو کیوں کسی کی حق تلفی کریں کیوں کسی سے وعدہ خلافی کریں کیوں کسی پر ظلم و ستم روا رکھیں۔ یہ باتیں محض اس لئے سرزد ہوتی ہیں کہ ایسے لوگوں کے دلوں پر نہ قرآن کا اثر ہوتا ہے نہ عاقبت کا خوف ہوتا ہے۔ یہی ہیں وہ لوگ جن کے بارے میں قرآن نے کہا کہ ان کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے سو وہ اپنی خواہشات ہی کو دین سمجھتے ہیں۔ اللھم اعلنا منھم

ارشاد ہوتا ہے کہ اے منافقو! تمہیں اس واسطے منافق کہا گیا ہے کہ تمارے زبانی دعوے تو بڑے بڑے ہوتے ہیں مگر جب کام کا موقع آتا ہے اور تمہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ جہاد کے واسطے روپیہ دو اور رضاکارانہ طور پر اسلامی فوج میں شامل ہو کر دشمنان دین کا مقابلہ کرو۔ تو نہ تم روپیہ دیتے ہو اور نہ دین کی راہ میں سرفروشی کے لئے تیار ہوتے ہو اور اس طرح جب بھی دوسرے امور شرعیہ کی ادائیگی کے لئے تم سے کہا جاتا ہے جہاں روپیہ پیسہ وغیرہ کام آتے ہیں تو تم بخل سے کام لینے لگتے ہو۔ دیکھو اگر تم منشائے الٰہی کے مطابق اسی کے دیئے ہوئے جان و مال میں سے خرچ کردیتے تو اس میں تمہارا اور تمہاری قوم کا ہی کچھ فائدہ تھا کیونکہ اللہ نہ بھوکا ہے تمہاری دولت کا اور نہ محتاج ہے تمہاری امداد کا وہ تو صرف اتنا دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کے احکام کون دل و جان سے قبول کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے پھر جب نافرمانوں کی نافرمانی ثابت ہو جاتی ہے تو وہ ان کو ہلاک کر کے ان کی جگہ کوئی اور قوم پیدا کردیتا ہے۔

(٩٦) سورۃ الرعد (١٣)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ۴۳ آیات مبارکہ اور چھ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ١۔٧:۔ یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور آپ کے رب کی طرف سے جو کچھ نازل کیا گیا ہے برحق ہے مگر اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے اللہ وہ (ذات اقدس) ہے جس نے آسمانوں کو جنہیں تم دیکھتے ہو بغیر ستونوں کے اتنا اونچا بنایا پھر وہ عرش پر مستوی ہوا اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک اپنے وقت معین پر چل رہا ہے وہی ہر ایک بات کا

Marfat.com

انتظام کرتا ہے کھول کھول کر آیتیں بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کے سامنے حاضر
ہونے کا یقین کرلو اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور
ہر قسم کے پھلوں کو اس نے دو دو قسم کا بنایا وہی دن کو رات (کی تاریکی) سے ڈھانک دیتا
ہے۔ ان باتوں میں بلاشبہ غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ اور زمین میں
مختلف قطعات ہیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے اور انگوروں کے باغ اور کھیتیاں ہیں اور
کھجوریں ہیں بعض کی کئی شاخیں ہوتی ہیں اور بعض کی نہیں پانی سب کو ایک ہی ملتا ہے
اور ذائقہ میں ہم نے ایک میوے کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ بلاشبہ ان سب باتوں
میں ان لوگوں کے لئے جو عقل و دانش رکھتے ہیں نشانیاں ہیں۔ اور اگر آپ کو تعجب ہو تو
یہ ان کی بات واقعی لائق تعجب ہے کہ جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا
کئے جائیں گے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب سے انکار کیا اور یہی لوگ ہیں جن کی
گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے اور یہی لوگ اصحاب دوزخ ہیں کہ اس میں ہمیشہ
رہنے والے ہیں۔ اور یہ لوگ بھلائی سے پہلے آپ سے برائی کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ
ان سے پہلے عذاب واقع ہو چکے ہیں اور آپ کا رب باوجود لوگوں کے گناہوں کے ان کو
بخش دینے والا ہے اور آپ کا رب البتہ شدید ترین سزا دینے والا بھی ہے اور وہ لوگ
جنہوں نے انکار کیا ہے کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں اس پر
نازل نہیں ہوئی اے پیغمبر! (یاد رہے کہ) آپ تو محض نتائج بد سے ڈرانے والے ہیں اور
ہر قوم کا ایک رہنما ہوتا ہے۔

شرح:- سورۂ یوسف کے آخیر میں توحید کی اہمیت جتائی گئی تھی اور شرک پرستی سے
اجمالاً" نفرت دلائی گئی تھی چونکہ دین کی بنا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے محض توحید و
اخلاص پر ہے اس واسطے اس موقع پر مختلف دلائل و شواہد سے توحید و اخلاص پر زور دیا
ہے اور تمام نیکیوں اور عبادتوں کا محور اسی ایک مسئلہ کو قرار دیا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کے
نشانات حق میں سے "رعد و برق" بھی ایک عظیم الشان نشان ہے۔ لہٰذا اس سورۃ کا نام
سورۃ الرعد رکھا گیا۔ اس میں چھ رکوع ہیں اور سب کے سب توحید پرستی کی تعلیمات سے
مملو ہیں اور مشرکین و کافرین کی جا بجا مذمت کی گئی ہے۔ اگر کوئی اکھڑ سے اکھڑ اور ضدی
سے ضدی انسان بھی اس سورۃ شریف کے مطالب و معانی پر حاوی ہو جائے تو توحید کی جڑ

اس کے دل میں یقیناً" راسخ ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ ایسے دلائل ہیں جن کا توڑنا انسان کے اختیار میں نہیں۔

ہر گیا ہے کہ از زمیں روید وحدہ' لا شریک لہ' گوید

ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ اور اس کا ایک ایک حرف اپنے اندر منجانب اللہ ہونے کے صد ہزاروں نشان رکھتا ہے۔ لوگ ان نشانات کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں مگر افسوس کہ ایمان نہیں لاتے۔ پھر توحید پرستی کی تعلیم دیتے ہوئے اپنے احسانات کو جتاتا ہے اور فرماتا ہے کہ اللہ وہ ہے جس نے بغیر ستونوں کے آسمان کا سقف تمہارے سروں پر کھڑا کیا۔ پھر عرش پر مستوی ہوا پھر سورج اور چاند کو بنایا اور انہیں پابندی اوقات کے ساتھ تمہاری خاطر چلایا۔ کیا یہ چیزیں اس بات کا کافی ثبوت نہیں کہ خداوند عالم جو ان عجیب الوقوع اشیاء کو پیدا کر سکتا ہے اور ان سے اس طرح کام لے سکتا ہے وہ تمہاری حاجات و ضروریات کو بھی پورا کر سکے؟ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ خدا ہی نے زمین کا فرش خاکی بچھایا۔ اسی نے زمین پر دریا بہائے اسی نے میخوں کی طرح اس میں پہاڑ گاڑے۔ اسی نے میووں کے باغات اگائے اسی نے تمام اشیاء کا جوڑا جوڑا پیدا کیا۔ کیا ان چیزوں سے عقلمند لوگ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کہ وہ خدا جو ان عجیب و غریب اشیاء کو پیدا کر سکتا ہے کیا وہ تنہا معبود برحق نہیں؟ کیا وہ اکیلا تمہاری حاجات و ضروریات کو پورا نہیں کر سکتا؟ وہ خدا جو ایک زمین سے ایک ہی نوع کا پانی پلا کر مختلف قسم، مختلف رنگ اور مختلف ذائقوں کے پھل پیدا کر سکتا ہے کیا وہ تمہیں روزی نہیں دے سکتا۔ جو دوسروں کے دروازے پر ماتھے رگڑتے پھرتے ہو۔ کیوں اسی خدائے یگانہ سے نہیں مانگتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ صاحب عقل کو یہ بدیہی باتیں سن کر تعجب ہوگا کہ ان دلائل و شواہد کے ہوتے ہوئے کیوں لوگ توحید پر قائم نہیں رہتے۔ کیوں خالق ارض و سما کو اپنا قبلہ حاجات نہیں بناتے۔ مگر اس سے کہیں زیادہ یہ امر تعجب خیز ہے کہ لوگ ان تمام نشانات کو دیکھتے ہوئے بھی یہ پوچھتے ہیں کہ آیا مرجانے کے بعد بھی ہم دوبارہ زندہ کئے جا سکتے ہیں اور کیا واقعی زندہ کئے جائیں گے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ جب کچھ نہیں تھا تو تمہیں اس نے پیدا کر دیا پھر اسے اب کیا مشکل درپیش آ سکتی ہے کہ تمہیں موت کے بعد

Marfat.com

وہ پھر زندہ نہ کر دے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ شکوک و شبہات صرف ان لوگوں کے دل میں پیدا ہوئے ہیں۔ جن کے دل نور ایمان سے بکسر خالی ہوں۔ انہی لوگوں کی گردنوں میں لعنت کے طوق ہوں گے اور یہی لوگ ہمیشہ دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہنے والے ہیں۔ اگر کوئی شخص خدا کے ان روشن نشانات کو دیکھتا بھی ہے اور پھر بھی اسے معبود برحق کی پروا نہیں وہ دنیوی عیش و آرام ہی پر مگن ہے تو اسے چاہئے کہ وہ کم از کم خدا کو چیلنج نہ کرے اور یہ کبھی نہ کہے کہ خدا نے میرا جو بگاڑنا ہے بگاڑ لے۔ لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ خدا کی گرفت بڑی سخت ہے اور کئی قوموں کی تباہی کی مثالیں پہلے گذر چکی ہیں۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے کہ آپ تمام اقوام عالم کے رہبر و ہادی ہیں اور آپ کو سب کا رہبر و ہادی بنایا جاتا ہے آپ کا فرض ہے کہ آپ اور آپ کے متبعین سب کے سب لوگوں کو خدا کی نافرمانی کے نتائج سے آگاہ کرتے رہیں کیونکہ آپ تمام اقوام عالم کے لئے ہادی ہیں۔

ترجمہ آیات ۸-۱۸:- اللہ ہی جانتا ہے کہ مادہ اپنے پیٹ میں کیا لئے ہوئے ہے اور پیٹ میں کیا سکڑتا اور کیا بڑھتا ہے اور اس کے پاس ہر چیز ایک انداز سے ہے۔ وہ باطن اور ظاہر کا جاننے والا سب سے بزرگ بلند مرتبہ ہے۔ اس کے لئے برابر ہے (کہ) کوئی تم میں سے بات کو چھپائے یا اسے ظاہر کرے یا رات کو چھپ کر رہے یا دن میں چلے پھرے۔ اس کے آگے اور پیچھے پہرہ دار ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ خدا اس وقت تک کسی قوم کی (عمدہ) حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ لوگ خود اپنی حالت تبدیل نہ کر دیں اور جب اللہ کسی قوم کے لئے عذاب تجویز کرتا ہے تو کوئی اسے روک نہیں سکتا اور نہ کوئی اس کے سوا ان کا مددگار ہوتا ہے۔ وہ وہی (ذات اقدس) ہے جو تمہیں خوف اور امید دلانے کے لئے بجلی دکھاتا ہے اور بھاری بھاری بادلوں کو پیدا کرتا ہے اور رعد اور فرشتے اس کے خوف سے اس کی حمد و ثنا بیان کرتے رہتے ہیں اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے۔ پھر جس پر چاہتا ہے گرا دیتا ہے اور وہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور اللہ بڑی ہی قوت والا ہے۔ اسی کو پکارنا' سچا پکارنا ہے اور وہ لوگ جو اس کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ نہیں سنتے مگر اس شخص کی طرح جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا دے تاکہ اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ اس تک کبھی نہیں پہنچ

سکتا اور کافروں کی دعا محض فضول ہے۔ اور جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے خوشی سے یا ناخوشی سے اللہ ہی کو سجدہ ادا کرتا ہے اور ان کے سائے بھی صبح و شام (اسی کو سجدہ کرتے ہیں) دریافت فرمایئے کہ آسمانوں اور زمین کا کون رب ہے؟ کہہ دیجئے کہ اللہ، کہئے کہ کیا تم نے اللہ کے سوا ان کو کارساز سمجھ رکھا ہے جو اپنے لئے بھی نہ نفع کی قدرت رکھتے ہیں نہ نقصان کی۔ پوچھئے کہ کیا اندھے اور آنکھوں والے برابر ہوتے ہیں یا کیا اندھیرا اور اجالا برابر ہے یا کیا جن کو انہوں نے شریک خدا بنا رکھا ہے انہوں نے بھی کچھ مخلوق خدا کی مخلوق کی مانند بنائی ہے کہ انہیں مخلوق کے بارے میں شبہ پیدا ہو گیا ہے فرما دیجئے کہ اللہ ہی ہر ایک چیز کا خالق ہے اور وہی یگانہ اور سب سے قوی ہے۔ اس نے آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے اپنی اپنی مقدار کے مطابق نالے بہنے لگے۔ پھر پانی کے چلنے نے پھولا ہوا جھاگ اٹھایا اور جس چیز کو آگ میں زیور یا کسی اور چیز کے بنانے کے لئے پگھلاتے ہیں اس میں بھی ویسا ہی جھاگ آ جاتا ہے اسی طرح اللہ حق اور باطل کی مثال بیان فرماتا ہے سو جھاگ تو یونہی جاتا رہتا ہے لیکن جو چیز لوگوں کو نفع پہنچاتی ہے وہ زمین میں رک جاتی ہے۔ اللہ اسی طرح کی مثالیں بیان فرماتا ہے جنہوں نے اپنے رب کا کہا مانا ہے ان کے لئے بہتری ہے اور جنہوں نے اس کا کہا نہیں مانا اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں جو زمین میں ہیں اور اس کے ساتھ اسی کے برابر اور بھی ہوں تو وہ اسے ضرور اپنی رہائی کے لئے دے ڈالیں (تو بھی) ان کے لئے بدترین قسم کا عذاب ہوگا اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو کسی کو اس بات کا یقینی علم نہیں ہوتا کہ آیا بچہ مذکر ہے یا مونث۔ مگر خدائے یگانہ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں۔ پھر رحم کا سکڑنا اور بڑھنا اسی طرح اور سینکڑوں ہزاروں اشیاء کا اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی میں مختلف حالتوں سے ہو کر گزرنا خدائے ذوالجلال ہی کے اشارہ و حکم سے ہوتا ہے۔ اس نے ہر ایک چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے اور وہ اسی کے مطابق اپنے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہتی ہے۔ سورج کا اپنے مقررہ اوقات میں نہ پہلے نکلنا نہ بعد میں اسی طرح چاند اور ستاروں کا اپنے اپنے اوقات میں غائب ہو جانا خدائے ذوالمنن ہی کے ارادہ و علم سے ہوتا ہے پھر ان لاانتہا اشیاء کو جو حکم دے رکھے ہیں ممکن نہیں کہ ان میں سے کوئی چیز

Marfat.com

نافرمائی کرے اور وہ اس کے علم میں نہ ہو یا اطاعت و فرمانبرداری کا رویہ اختیار کئے ہوئے ہو اور وہ اسے نہ جانتا ہو بلکہ اس کی کیفیت تو یہ ہے کہ وہ تمام مخلوقات اور تمام اشیائے کائنات کا علم رکھتا ہے خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔ وہ سب سے بڑی صفات حمیدہ کا مالک اور سب سے عالی مرتبہ ہے۔ یہاں تک کہ اگر تم اپنے دل کے نہاں خانہ میں کسی بات کو چھپاؤ تو وہ بھی اس کے علم میں آجاتی ہے اور اگر بلند آواز سے کوئی بات کرو تو وہ بھی اس تک پہنچ جاتی ہے رات کے وقت چوری چھپے کوئی کام کرو یا دن کے وقت علی الاعلان کسی فعل کا ارتکاب کرو اس کے لئے برابر ہے وہ تمہاری ہر قسم کی حرکتوں سے آگاہ ہے تمہارے آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں اس نے پہرہ دار مقرر کر رکھے ہیں جو تمہاری نگرانی اور حفاظت کرتے ہیں اور تمارے ہر فعل کی روداد خدا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ مگر اس نے ہر انسان کو اس امر کا پورا پورا اختیار دے رکھا ہے کہ جو چاہو سو کرو تمہیں روکنے والا کوئی نہیں۔ نیکی کرو گے تو اس کا نیک بدلہ پاؤ گے بدی کرو گے تو اس کی سزا بھگتو گے مگر ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ جب برائیوں کی بنا پر کسی قوم کے سامنے عذاب آکھڑا ہو تو اسے بچانے والا کوئی نہیں۔ کسی کی جرات نہیں کہ وہ آکر سفارش کر سکے۔

دیکھو خدا وہی ہے جو بجلی کی چمک دکھا کر تمہیں ڈرا دیتا ہے اور تم رعشہ براندام ہو جاتے ہو۔ ہاں! خدا وہی ہے جو گھنا ٹوپ بادل تمہیں دکھا کر بارش کی خوشخبری دیتا ہے یہ رعد اور فرشتے سب اللہ کے تابع اور فرمانبردار ہیں۔ سب اللہ کی حمد و ثنا میں مصروف ہیں کیا تم نے کبھی بجلیوں کو کوندتے نہیں دیکھا۔ جب تم بحث و مجادلہ میں مشغول ہوتے ہو اگر یہ بجلیاں تم پر آگریں تو بتاؤ تمہیں کون بچا سکتا ہے کیا ان باتوں سے بھی تمہیں اس کی قوت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اسی ذات یگانہ کی مخلصانہ عبادت نہیں کرتے اور در بدر مارے مارے پھرتے ہو جو لوگ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے۔ یوں سمجھو کہ جیسے کوئی شخص دور سے پانی کے لئے ہاتھ پھیلائے کہ وہ اس کے منہ تک پہنچ جائے مگر وہ تو پہنچ ہی نہیں سکتا یہی کیفیت مشرکوں اور کافروں کی دعاؤں کی ہوتی ہے یاد رکھو زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کو آخر کار اسی کے سامنے سرنگوں ہونا پڑتا ہے خواہ وہ کتنا ہی راہ فرار اختیار کیوں نہ کریں۔ تمام چیزیں اور ان کے سائے اس کے

Marfat.com

سامنے سربسجود ہیں پھر تم اس کی عبادت سے کس طرح بھاگ سکتے ہو" یہ تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ زمین اور آسمان کے پیدا کرنے والا کون ہے پھر اگر تم نے اسے چھوڑ کر اور کارساز بنائے تو اس کا فائدہ؟ وہ تو اپنے نفع و نقصان پر بھی قادر نہیں ہوتے۔ تمہیں کیا فائدہ پہنچائیں گے یا کس طرح تمہیں نقصان سے بچائیں گے۔ دیکھو خدا کو چھوڑ کر دوسروں سے دعائیں مانگنے والے اندھے ہیں اور خدا سے مانگنے والے بینا اور یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ اندھے اور آنکھوں والے ایک ایسے نہیں ہوا کرتے۔ دیکھو توحید نور ہے اور کفر و شرک اندھیرا۔ کیا اندھیرا اور نور ایک برابر ہیں؟ تم کہو گے کہ نہیں تو بتلاؤ پھر تم توحید پرستی کو چھوڑ کر کفر و شرک کی طرف کیوں جا رہے ہو۔ کیا وہ جن کے ذریعے یا جن سے تم حاجتیں طلب کرتے ہو انہوں نے بھی خدا کی مخلوقات و مصنوعات کے مشابہ کوئی چیز بنائی ہے اگر بنائی ہے تو پیش کرو۔ اور اگر نہیں تو پھر خدا کو چھوڑ کر ان کو کیوں اپنا کارساز سمجھے بیٹھے ہو سنو! ہر چیز کا پیدا کرنے والا خدائے یگانہ ہے۔ لہٰذا ہر شے کا وہی تنہا معبود برحق ہے۔ تم نے پانی پر جھاگ دیکھا ہو گا یا سونے چاندی کے پگھلانے سے جو کھوٹ جھاگ کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے وہ دیکھا ہو گا۔ سنو پانی حق ہے اور جھاگ باطل۔ اسی طرح اصل سونا اور چاندی حق ہیں۔ اور کھوٹ باطل۔ تم دیکھتے ہو کہ اصل چیز باقی رہتی ہے کھوٹ اور جھاگ غائب ہو جاتا ہے۔ اصل سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور کھوٹ وغیرہ بلا فائدہ ضائع ہو جاتا ہے۔ یہی مثال حق اور باطل کی ہے۔ حق قائم رہتا اور نفع دیتا ہے۔ باطل مٹ جاتا ہے اور سوائے تکلیف دینے کے اور کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا پس توحید حق ہے اور کفر و شرک باطل ہیں۔ تم حق پرستی چھوڑ کر باطل پرستی کی طرف نہ جاؤ ورنہ جب عذاب کا وقت آئے گا تو تمہیں کوئی چیز اس سے بچا نہ سکے گی۔

ترجمہ آیات ۱۹-۲۶:- کیا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا برحق ہے اس شخص کی طرح ہے جو اندھا ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ صاحب عقل ہی (ان چیزوں کو) سمجھتے ہیں۔ جو اللہ کے قول و قرار کو پورا کرتے ہیں اور عہد کو نہیں توڑتے اور جو (ان رشتوں کو) جوڑتے ہیں جن کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف رکھتے ہیں اور جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے

Marfat.com

انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (نیکی کی راہ میں) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں اور جو نیکیوں سے برائیوں کو مٹا دیتے ہیں انہیں لوگوں کے لئے عاقبت کا گھر ہے (یعنی) ہمیشہ رہنے کے باغ جن میں وہ خود اور ان کے باپ دادا اور بیویوں میں سے اور اولاد میں سے جو نیکو کار ہوں گے سب داخل ہوں گے اور فرشتے ہر دروازہ سے ان کے پاس آئیں گے اور کہیں گے تم نے جو مصائب و شدائد برداشت کئے ہیں ان کی وجہ سے تم پر سلامتی ہو عاقبت کا گھر کتنا اچھا گھر ہے اور وہ لوگ جو اللہ سے پختہ عہد کر کے توڑ ڈالتے ہیں اور جن رشتوں کو جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو قطع کر ڈالتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ان لوگوں کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے گھر بھی برا ہے۔ اللہ جس کی چاہتا ہے روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور لوگ تو دنیوی زندگی پر خوش ہیں اور آخرت کے مقابلہ میں حیات دنیا محض متاع قلیل ہے۔

شرح:- اس رکوع میں ان بندگان خدا کے اوصاف بتائے گئے ہیں جو منشائے الٰہی کے مطابق زندگیاں گزارتے ہیں ان کو بینا کہا گیا ہے اور جو نافرمان ہیں انہیں نابینا سے تشبیہ دی گئی ہے اور اصحاب عقل و دانش سے کہا گیا ہے کہ وہ غور و فکر سے کام لیں اور کسی مقام پر بھی غلطی نہ کھائیں ارشاد ہوتا ہے کہ عقل مند صرف وہی لوگ ہیں اور دانا و بینا صرف انہیں کو کہا جا سکتا ہے جو

(۱) قسم کھانے کے بعد اس کو ایفا کریں اور خدا کے اور بندے کے درمیان یوم الست کا جو معاہدہ ہوا تھا اسے پورا کریں۔

(۲) ان رشتہ داریوں کو جن کو قائم رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے قائم رکھیں اور ان تعلقات کو جن کے انقطاع سے خدا نے منع کیا ہے رک جائیں۔

(۳) خدا کی نافرمانی سے ڈریں اور عاقبت کے محاسبہ سے خائف ہوں۔

(۴) خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کے سلسلے میں جو مصائب و شدائد آئیں انہیں بطیب خاطر برداشت کریں۔

(۵) نماز اوقات کی پابندی سے ادا کریں۔

(۶) اپنے مال و دولت سے نیکی کی راہ میں بھی خرچ کریں۔

(۷) معصیت میں پھنسنے یا عذاب کی لپیٹ میں آ جانے سے پہلے نیکی کے کاموں میں

Marfat.com

مشغول اور عبادت میں مصروف رہتے ہوں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو آخرت کی زندگی کی کامرانیاں حاصل ہوں گی۔ وہ خدا کے بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کے نیکوکار رشتہ داروں کو بھی ان کے ساتھ رکھا جائے گا۔ فرشتے جنت کے دروازوں سے ہو ہو کر ان کو ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کریں گے اور ان کے لئے سلامتی کی دعائیں کریں گے کہ انہوں نے مصائب و شدائد کو جھیلا مگر نافرمانی نہ کی پس ایسے لوگوں کے لئے آخرت کی کامرانیاں دنیوی مصائب کے مقابلہ میں کیسی اچھا انعام ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ اللہ کے فرمانبردار رہنے کی قسم کھا کر اور اس کی اطاعت کا اقرار کرنے کے بعد بھی نافرمانی کریں اور جن تعلقات کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو توڑ پھینکیں اور دنیا میں فساد پھیلاتے پھریں۔ ان پر ہمیشہ اللہ کی لعنت ہے اور آخرت کی سختیاں اور عذاب کی مصیبتیں ان لوگوں کا مخصوص حصہ ہیں۔ فرماتا ہے کہ خدا کی فرمانبرداری کے لئے امیری یا غریبی کی شرط نہیں۔ اکثر لوگ دنیا کی کشش پر مگن ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کا ساز و سامان بالکل عارضی اور غیر مستقل چیز ہے پس بندہ کو چاہئے کہ افلاس و امارت کی الجھنوں پر اطاعت و فرمانبرداری کو موقوف نہ رکھے اور ہر حالت میں تسلیم و رضا سے کام لے اور پوری اطاعت گزاری سے زندگی بسر کرے۔

ترجمہ آیات ۲۷-۳۱:- اور کافر کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر کیوں کوئی معجزہ نازل نہیں ہوا۔ کہہ دیجئے کہ اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتا ہے اسے اپنی طرف کی راہ دکھاتا ہے۔ یعنی وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے ذکر سے ان کے دل اطمینان حاصل کرتے اور سن رکھو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں ان کے لئے خوشحالی ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔ اسی طرح (اے پیغمبر!) آپ کو بھی ہم نے ایسی امت میں بھیجا ہے کہ اس سے پہلے کئی امتیں گذر چکی ہیں تاکہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں جو کچھ ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے اور (ان کی حالت یہ ہے کہ) یہ رحمٰن کا انکار کرتے ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ وہی میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے اسی پر توکل کر رکھا ہے اور اسی کی طرف جانا ہے اگر قرآن کے ذریعے پہاڑ چل پڑتے یا زمین ٹکڑے

Marfat.com

ٹکڑے ہو جاتی یا اس کے ذریعے مردے بول اٹھتے (جب بھی یہ نہ مانتے) بلکہ سب کام اللہ کے اختیار میں ہیں۔ کیا وہ لوگ جو ایماندار ہیں یہ نہیں جانتے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب لوگوں کو راہ راست پر ڈال دیتا اور وہ لوگ جنہوں نے راہ کفر اختیار کر رکھی ہے ان کے اپنے اعمال کے سبب ان کو کوئی نہ کوئی مصیبت آتی ہی رہے گی۔ یا ان کے گھروں کے آس پاس نازل ہوتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آ جائے یقین رکھو کہ اللہ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

شرح:۔ جن لوگوں کے دل نور توحید سے روشن ہیں ان کے کیریکٹر کا خاکہ اور جن کے دل کفر و شرک سے آلودہ ہیں ان کے کوائف و حالات کا نقشہ گزشتہ رکوع میں کھینچا گیا تھا اس رکوع میں بھی منکروں کی کج بحثیوں کا ذکر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ منکروں کی عادت ہے کہ وہ بار بار معجزات طلب کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ماننے والے معجزات دیکھے بغیر بھی مان لیتے ہیں اور نہ ماننے والے کسی طرح بھی نہیں مانتے برعکس اس کے ایمان والوں کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اللہ کا ذکر کرنے یا سننے سے ان کے دلوں کو ایک گونہ تسلی ہوتی ہے۔ اور فی الحقیقت یاد خدا چیز ہی ایسی ہے کہ اس سے دلوں کو اطمینان ہی حاصل ہوتا ہے۔ فرماتا ہے کہ جو لوگ خدا پر ایمان لاتے اور نیک عمل کرتے ہیں وہ دنیا میں خوشنود و شاد کام رہتے ہیں اور آخرت میں بھی بہترین مقام حاصل کریں گے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہے کہ آپ کو ایک ایسی قوم میں مبعوث کیا گیا ہے جس سے پہلے کئی قومیں ہو گزری ہیں۔ یہ لوگ رحمٰن کو نہیں مانتے لہٰذا ان کو ہمارا کلام سناؤ اور یہ سمجھاؤ کہ اللہ اور رحمٰن ایک ہی ذات کے دو نام ہیں۔ ایک ذاتی دوسرا وصفی اور کہہ دو کہ یہی اللہ اور یہی رحمٰن میرا رب ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسی پر مجھے کامل بھروسہ ہے اور بالآخر اسی کے پاس جانا ہے یاد رکھو کہ نہ ماننے والوں کی یہ کیفیت ہے اگر انہیں بڑے معجزات دکھائے جاتے کہ ان کے سامنے پہاڑ اپنی جگہ سے چل پڑتے یا زمین میں شگاف پڑ جاتے یا مردے باتیں کرنے لگتے تو بھی یہ لوگ نہ مانتے اور کوئی نیا اعتراض کھڑا کر دیتے۔ سنو خدا کسی قوم کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کرتا اگر وہ مجبور کرنا چاہتا تو دنیا میں کوئی شخص منکر و منافق باقی نہ رہتا۔ بلکہ اس نے انسان کو کامل آزادی دے رکھی ہے جو چاہے ایمان لائے جو چاہے کفر کرے۔ جزا اور سزا زندگی

کے بعد مرتب ہوگی۔ تاہم اس قدر ضرور ہے کہ منکروں کو ان کے افعال بد کے عوض طرح طرح کے مصائب سے ڈرایا جاتا ہے کسی نہ کسی طرح عذاب دنیا میں ان پر مسلط ضرور کر دیا جاتا ہے تاکہ ان کی آنکھیں کھلیں اور وہ ان باتوں کو نشان حق سمجھتے ہوئے راہ راست پر آجائیں مگر اس کے باوجود بھی وہ نہ مانیں اور سیدھی راہ جو ایمان و ایقان کی راہ ہے اختیار نہ کریں تو پھر ایسے لوگوں سے جو سزا کا وعدہ ہو چکا ہے وہ کسی طرح ٹلے گا نہیں۔

ترجمہ آیات ۳۲-۳۷:- اور آپ سے پہلے بھی رسولوں کی ہنسی اڑائی گئی ہے تو میں نے ان لوگوں کو جنہوں نے منکرانہ روش اختیار کی تھی مہلت دی پھر میں نے ان کو جکڑ لیا سو ہمارا عذاب کیسا رہا۔ تو کیا وہ شخص جو ہر اس عمل کا محاسبہ کرتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے (اس کی طرح ہے جو ایسا نہیں؟) اور لوگوں نے خدا کے شریک ٹھہرا رکھے ہیں کہہ دیجئے ان کے نام تو بتاؤ یا تم اللہ کو اس چیز کی خبر دیتے جو روئے زمین پر اس کے علم میں نہیں یا صرف ظاہری لحاظ سے ایسا کہتے ہو بلکہ اصل بات یہ ہے کہ کافروں کو ان کے مکر و فریب خوشنما نظر آتے ہیں اور ان کو راہ راست سے روک دیا گیا ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کا کوئی رہنما نہیں۔ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہے اور ان کو اللہ سے کوئی بھی بچانے والا نہیں۔ اس جنت کی کیفیت جس کا وعدہ متقیوں سے کیا گیا ہے کہ اس کے نیچے نہریں رواں ہیں اس کے میوے اور سائے ہمیشہ رہیں گے یہ ان لوگوں کا انجام ہوگا جو (نافرمانی کے نتائج و عواقب سے) ڈرتے ہیں اور کافروں کا انجام دوزخ ہوگا۔ اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عطا کی ہے جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا ہے اس سے خوش ہوتے ہیں اور انہی کے گروہ میں بعض ایسے ہیں جو اس کے بعض حصہ کا انکار کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ مجھے تو صرف یہ حکم ملا ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤں اسی کی طرف میں (تمہیں) بلاتا ہوں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان نازل کیا ہے اور اگر آپ ان کی خواہشوں پر اس کے بعد بھی کہ آپ کو علم ہو چکا ہے چلے تو اللہ کے مقابلہ میں آپ کا نہ کوئی حامی ہوگا اور نہ بچانے والا۔

Marfat.com

شرح:- وہ لوگ جن کی طبائع میں کفر و انکار اور شر و فساد کا مادہ ہوتا ہے وہ محض انکار تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھتے ہیں اور استہزاء و تضحیک اور ضرر رسانی پر اتر آتے ہیں۔ جب سے رسول آ رہے ہیں اسی وقت سے یہ سلسلہ مخالفت بھی جاری ہے اور اکثر اوقات اس شدت سے مخالفت ہوئی کہ اگر خدا کی طرف سے تسلی و تشفی نہ دی جاتی تو ممکن ہے کہ رسول بھی دل برداشتہ ہو جاتے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! اگر لوگ آج تیری ہنسی اڑائیں اور تیرے تبلیغی کام میں روڑے اٹکائیں تو بھی تجھے رنجیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے کیونکہ تجھ سے پہلے بھی جس قدر رسول آ چکے ہیں مخالفین نے ان کی بھی ہنسی اڑائی ہے مگر میں نے ہمیشہ ان کو مہلت دی اور مہلت کے بعد مواخذہ کیا۔

اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ لوگوں کو یہ سمجھاؤ کہ خدائے قادر تو تمہارے ان تمام اعمال سے واقف ہے جو تم سے سرزد ہوتے ہیں اور تمہارے شرکاء کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ پھر تم خدا کو چھوڑ کر کیوں اوروں کے دروازے کھٹکھٹاتے ہو۔ کیا تمہارے خیال میں چند معبود ایسے بھی ہیں جن کا علم خدا کو نہیں؟ افسوس! یہ کتنا لغو خیال ہے لوگو! وہ جس نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا۔ کیا وہ اپنی مخلوق سے باخبر نہیں؟ یا یہ بات ہوگی تمہارے دل میں کچھ اور ہے اور زبان پر کچھ اور دل سے توحید کے قائل ہو اور زبان سے مخالف باتیں بناتے ہو۔ اس قسم کا رویہ منکران حق کو بہت مرغوب معلوم ہوتا ہے اور وہ عادتاً کچھ ایسے ہو گئے ہیں کہ راہ راست سے بھٹک کر بہت دور چلے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت میں بھی اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی سخت ہوگا۔ وہاں کسی کی سفارش ان کو عذاب سے نہ بچا سکے گی۔ اس کے مقابلہ پر توحید پرستوں کو دیکھو کہ اس حیات مستعار کو گزارنے کے بعد سیدھے جنت میں جا داخل ہوں گے جہاں ہر طرح کا امن و امان ہوگا اور سب سے بڑی بات یہ کہ وہاں کوئی نعمت عارضی نہ ہوگی۔ دیکھ لو یہ ان لوگوں کا ابدی مقام ہے مگر جو انکار کرتے ہیں ان کا ٹھکانا آتش دوزخ ہوگی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر! یہود و نصاریٰ جن کے پاس تورات و انجیل ہے توحید کی تعلیم قرآن میں دیکھ کر بہت خوش ہو رہے ہیں مگر بعض فرقے اسے ناپسندیدگی کی نگاہ سے بھی دیکھتے ہیں تمہارا فرض ہے کہ تم بہانگ دہل یہ

Marfat.com

اعلان کرتے جاؤ کہ میں تو صرف خدائے یگانہ کی عبادت کرتا ہوں اسی کو پکارتا ہوں۔ اسی سے حاجت روائی چاہتا ہوں۔ اسی سے مدد و استعانت کا طلب گار ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا میں تمہیں بھی اسی کی طرف بلاتا ہوں اور یاد رکھو کہ تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر مبلغین اسلام کو انتباہ ہے کہ ان کو چاہئے کہ وہ کفر و شرک کی شدت کو دیکھ کر ہرگز ہرگز مرعوب نہ ہوں اور خواہ کسی نوع کے حالات پیدا ہو جائیں وہ کفر کے سامنے ہتھیار نہ ڈالیں ورنہ وہ بھی گرفتار عذاب ہو جائیں گے۔

ترجمہ آیات ۳۸-۴۳:- اور آپ سے پہلے ہم نے کئی رسول بھیجے اور ہم نے ان کو بیویاں اور اولاد بھی دی اور کسی رسول کو یہ اختیار نہیں تھا کہ سوا خدا کے حکم کے وہ کوئی نشانی پیش کرے۔۔ ہر (کام کا) وقت لکھا ہوا ہے۔ اللہ جو کچھ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے اور اگر ہم کچھ عذاب جس کا ان لوگوں سے وعدہ ہے آپ کو دکھا دیں یا آپ کی مدت حیات ہی پوری کر دیں تو (بہرحال) آپ کا فرض پہنچا دینا ہے اور ہمارا کام حساب لینا ہے۔ کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے گھٹاتے چلے آتے ہیں اور اللہ حکم کرتا ہے کوئی اس کے حکم کو رد کرنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے اور کئی لوگ ان سے پہلے بھی تدابیر کر چکے ہیں لیکن سب تدابیر کا اللہ ہی مالک ہے اسے معلوم ہے کہ ہر ایک متنفس کیا کر رہا ہے اور کافروں کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ عاقبت کا گھر کس کے لئے ہے اور جو لوگ راہ کفر اختیار کر چکے کہتے ہیں کہ آپ رسول نہیں ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ اور وہ شخص جس کے پاس الہامی کتاب کا علم ہے کافی گواہ ہیں۔

شرح:- اس رکوع میں بیان فرمایا ہے کہ انسانی رشد و ہدایت کے لئے جو رسول آئے گا وہ بھی انسان اور بشر ہو گا اور اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح صاحب اہل و عیال ہو گا۔ چنانچہ ابتدا سے لے کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام تک جس قدر انبیا آ چکے ہیں۔ اکثر انسانی لوازم سے متصف تھے۔ ان کی بیویاں بھی تھیں اور اولاد بھی دیگر یہ کہ معجزہ نمائی کسی نبی کا اختیاری فعل نہیں ہے۔ خدا کے ہاں سے منظوری ملتی ہے تو معجزہ دکھایا جاتا ہے ورنہ نہیں پھر اس نے ہر کام کے لئے وقت اور اندازہ مقرر کر رکھا ہے کوئی کام نہ اس سے پہلے

Marfat.com

ہوتا ہے نہ پیچھے۔ لہٰذا مبلغ اسلام کو چاہئے کہ وہ تمام اطراف و خیالات سے اپنی توجہ ہٹا کر اپنا کام کئے جائے اور وقت اور نتائج وقت سے نہ ڈرے۔ اس کا یہی فرض ہے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اس کی مساعی کا اس کو اجر دیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ تم روز بروز دیکھتے ہو کہ روئے زمین پر منکران حق کی تعداد کم ہو رہی ہے اور قائلانِ توحید روز افزوں ترقی کر رہے ہیں۔ یہ ترقی یونہی جاری رہے گی۔ اسے کوئی روک نہیں سکتا اور پھر اس کے بعد اس بات کا محاسبہ ہوگا۔ کہ ان مبلغانہ مساعی کے زیر اثر کون توحید کا قائل ہوا ہے اور کون نہیں۔ انسان ہمیشہ سے دینی معاملات میں تدابیر سے کام لیتا آیا ہے مگر خدا کے آگے کسی کی تدبیر نہیں چلتی۔ تمام تدابیر کا مالک اللہ ہے اور اسے معلوم ہے کہ لوگ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں نے کفر و انکار سے کام لیا ہے وہ عنقریب اپنے ٹھکانے کو دوزخ میں دیکھ لیں گے اور جو لوگ منکر رسالت ہیں رسول کو ان کی پروا نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اللہ اور صاحب علم لوگ جن کی صحف آسمانی پر نظر ہے جانتے ہیں کہ پیغمبر اپنے دعویٰ میں صادق ہے۔

(۵۵) سورۃ الرحمٰن (۹۷)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھتر آیات مبارکہ اور تین رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱۔۲۵:۔ خدائے رحمان (نہایت کریم ہے) (جس نے) قرآن کی تعلیم دی۔ انسان کو پیدا کیا۔ اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک مقررہ حساب سے چلتے ہیں اور بے تنے کے پودے اور بڑے بڑے درخت (سب اس کے سامنے) سر بسجود ہیں۔ اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو بنائی تاکہ تم تولنے کے معاملہ میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور تول ٹھیک رکھو اور وزن میں کمی نہ کرو اور اسی نے زمین کو مخلوق کے واسطے بچھایا۔ اس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف چڑھائے ہیں۔ نیز بھوسی والا اناج ہے اور خوشبودار پھول ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اسی نے انسان کو ٹھیکری کی طرح کھنکناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں

Marfat.com

کو ایک شعلہ ء آتش سے بنایا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہ دونوں مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اس نے دو سمندروں (کھاری اور شیریں کو) اس طرح ملا دیا کہ (جب وہ) ملتے ہیں (تو) دونوں کے درمیان صرف ایک پردہ (سا ہوتا) ہے جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ دو سمندروں میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے پھر تم (اے انسانو اور جنو!) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور اسی کی ہیں وہ کشتیاں جو دریاؤں میں پہاڑوں کی مانند اونچی اونچی کھڑی ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

شرح:۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بے شمار نعمتوں کا ذکر کر کے انسان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ اگر تم اپنے اللہ کی عنایات کو جھٹلانا چاہو تو تم کسی طرح جھٹلا نہیں سکتے۔ الا یہ کہ تمہاری آنکھیں، تمہارے کان، اور تمہارے دل ماؤف ہو کر کام کرنے سے جواب دے چکے ہوں۔ اس سورۃ میں اکتیس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے جن و انس! تم ہماری کون کون سی نعمت یا قدرت سے انکار کر سکتے ہو؟ ہر موقع پر یہ استفہام، استفہام انکاری ہے۔ گویا ایسا کہنے سے مراد یہ ہے کہ اے جن و انس تم ہماری کسی نعمت یا کسی قدرت سے بھی انکار کرنے کی مجال نہیں رکھتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ خدائے رحمٰن کے احسانات تو دیکھو کہ اس نے تم پر کتنی بڑی عنایات کی ہیں ان عطیات میں سے سب سے بڑا عطیہ اور اس کی نعمتوں میں سے سب سے اونچے درجے کی نعمت یہ ہے کہ اس نے تم کو قرآن سکھایا انسان کی بساط اور اس کی استعداد پر خیال کرو اور علم قرآن کے اس دریائے ناپید اکنار کو دیکھو بلا شبہ ایسی ضعیف البنیان ہستی کو آسمانوں اور پہاڑوں سے زیادہ بھاری چیز کا حامل بنا دینا رحمان ہی کا کام ہو سکتا ہے۔ ورنہ کہاں بشر اور کہاں خدا کا کلام۔

پھر اس کا احسان دیکھو کہ اس نے تم کو پیدا کیا اور قدرت دی کہ اپنے مافی الضمیر کو نہایت صفائی اور حسن خوبی سے ادا کر سکو اور دوسروں کی بات سمجھ سکو۔ اسی صفت کی بدولت انسان قرآن کو سیکھتا اور سکھاتا ہے۔

انسان کی خدمت کے لئے نظام شمسی کو قائم کیا۔ سورج اور چاند کے طلوع و

Marfat.com

غروب، ان کے گھٹنے بڑھنے اور کائنات ارضی پر اثر ڈالنے وغیرہ کے معاملات کو ایک نظام کے ماتحت رکھ دیا۔ مجال نہیں کہ کوئی چیز اپنے فرض کی ادائیگی میں کچھ بھی کوتاہی کرے۔ اس طرح عالم سفلی کو بھی اپنا مطیع منقاد رکھا اور تمہارے فائدے اور خدمت کے لئے ان کو مقرر کیا۔

فرمایا ہم نے ہر ایک چیز کو اعتدال وعدل پر پیدا کیا اور ترازو قائم کر دی۔ دیکھو! اگر عدل و انصاف اٹھ جائے تو یہ نظام شمسی ارضی تمام درہم برہم ہو جائے تم بھی اپنے تمام معاملات میں خواہ وہ عبادات سے متعلق ہوں۔ خواہ تمدن و معاشرت سے انصاف کو نہ چھوڑنا۔ اگر تم انصاف کو چھوڑ دو گے اور ترازو سے کام نہ لو گے تو یاد رکھو کہ تمہارا تمام نظام بگڑ جائے گا۔

فرمایا! زمین کو تمہارے لئے بچھونے کی طرح بچھا دیا ہے جس میں تمہارے کھانے کے لئے طرح طرح کے پھل اور میوے ہیں کھانے کے لئے اناج وغیرہ بھی ہے اور خوشبو دینے اور دل و دماغ کو تر کرنے کے واسطے عطر اور عنبر بھی۔ سو بتاؤ کہ تم ہماری کس کس نعمت یا کس کس قدرت سے انکار کر سکتے ہو؟

موسموں کے تبدیل ہونے، سمندروں میں کھاری اور میٹھے پانی کے درمیان ایک آڑ کے ہونے اور پانی میں کشتیوں کے چلنے سے تم کو جو جو نعمتیں حاصل ہوتی ہیں ان کے پیش نظر بتاؤ کہ تم ہماری کون کون سی نعمت و قدرت سے انکار کرنے کی تاب رکھتے ہو۔

ترجمہ آیات ۲۶-۴۵:- جو کوئی بھی روئے زمین پر ہے فنا ہو جانے والا ہے اور (صرف) تیرے رب کی ذات جو نہایت عزت و اکرام والی ہے باقی رہ جائے گی۔ پھر تم (اے انسانو اور جنو!) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ہر کوئی جو زمین و آسمان میں ہے اسی سے مانگتا ہے۔ ہر روز اس کی نئی شان ہے۔ پھر (اے انسانو اور جنو!) تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اے جنو اور آدمیو! ہم جلد فارغ ہو کر تمہاری طرف متوجہ ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اے جن و انس کے گروہو! اگر تم زمین و آسمان کے کناروں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو بھاگ جاؤ مگر تم ایک خاص قوت و غلبہ کے بغیر بھاگ نہیں سکتے (جو تم کو حاصل نہیں) پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑا جائے گا

Marfat.com

مگر تم نہ اسے روک سکو گے اور نہ بدلہ لے سکو گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ پھر جب آسمان پھٹے گا تو وہ چمڑہ کی طرح گلابی رنگ کا ہو جائے گا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ سو اس دن کسی انسان اور جن سے اس کے گناہوں کے متعلق سوال نہ کیا جائے گا پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ گنہگار لوگ اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے پھر ان کو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑا جائے گا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جہنم جس کی یہ گنہگار تکذیب کیا کرتے تھے وہ آگ اور کھولتے ہوئے پانی میں گھومتے پھریں گے پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

شرح:۔ فرمایا۔ یہ سب چیزیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے یا جن کو تم سطح ارض پر دیکھتے ہو یہ سب فنا ہو جائیں گی تاکہ یہ معلوم ہو کہ جیسا ہم ان کے پیدا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اسی طرح ان کو مٹا کر ملیا میٹ کر دینے کی بھی قدرت رکھتے ہیں۔ کوئی چیز ہماری قدرت اور اختیار سے باہر رہ کر زندہ اور قائم نہیں رہ سکتی۔

دیکھو اللہ کی کتنی مخلوق زمین پر اور آسمانوں میں بٹی پڑی ہے۔ ہر چیز روز مرہ اپنی ضروریات و حاجات اس سے طلب کرتی ہے اور وہ تمام کو دیتا ہے ہر روز اس کی نئی شان ہے کسی کو مارنا کسی کو جلانا کسی کو بیمار کرنا کسی کو تندرست کر دینا کسی کو بڑھانا کسی کو گھٹانا کسی کو دینا کسی سے لینا اس کا روز مرہ کا کام ہے مگر دنیا کے دھندے عنقریب ختم ہو جانے والے ہیں اس کے بعد دوسرا دور شروع ہو گا جب تم دونوں فریقوں کا حساب کتاب ہو گا۔ مجرموں کو اچھی طرح سزا دی جائے گی اور وفاداروں کو پورا پورا صلہ دیا جائے گا۔ اگر کوئی چاہے کہ ہماری حکومت سے نکل بھاگے تو بدون غلبہ اور قوت کے کیسے بھاگ سکتا ہے کیا خدا سے زیادہ کوئی قوی اور زور آور ہے اگر نہیں تو پھر کیوں عجز و انکساری کا اظہار نہیں کرتے۔

فرمایا جس وقت مجرموں پر آگ کے شعلے اور دھواں ملے ہوئے شرارے چھوڑے جائیں گے کوئی ان کو دفع نہ کر سکے گا۔ اور نہ وہ اس سزا کا کچھ بدلہ دے سکیں گے۔ فرمایا پھر بتاؤ تو تم ہماری کون سی قدرت اور کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ مجرموں کو سزا دینا بھی وفاداروں کے حق میں انعام ہے اور اس سزا کا

Marfat.com

بیان کرنا بھی ایک مستقل انعام ہے تاکہ لوگ ڈر کر گناہوں سے باز رہیں۔ فرمایا کہ پھر جب قیامت کے روز آسمان پھٹ جائے گا اور ایسا نظر آئے گا جیسے گلابی تلچھٹ ہوتی ہے اس دن کو یاد کرو اور ہماری قدرت و قوت کا ایک اندازہ کرو اور بتاؤ کہ ہماری کون سی طاقت کو تم جھٹلا سکتے ہو۔ علیٰ ہذا القیاس قیامت کا نقشہ اور مجرموں کی حالت کا ایک دردناک منظر دکھا کر پوچھتا ہے کہ بتاؤ تو تم ہماری کون کون سی نعمت و قدرت سے انکار کر سکتے ہو۔

ترجمہ آیات ۴۶-۷۸:- اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں باغوں میں بہت سی شاخیں ہوں گی۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں دو چشمے جاری ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں ہر قسم کے میووں کی دو دو قسمیں ہوں گی۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہ ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے جن کے بستر مخمل کے ہوں گے۔ اور ان باغوں کے پھل نیچے کو جھکے ہوئے ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں ہوں گی جن کو ان سے پہلے کسی انسان اور کسی جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ گویا کہ وہ (عورتیں) یاقوت اور مرجان ہیں۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہے؟ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ اور ان دونوں کے علاوہ دو باغ اور ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ یہ دونوں باغ نہایت سبز ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان باغوں میں پانی کے دو چشمے ابل رہے ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان میں کئی قسم کے میوے، کھجور کے درخت اور انار ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان باغوں میں نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہوں گی۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ وہ گوری گوری کشادہ چشم حوریں ہوں گی جو خیموں کے اندر پردہ نشیں ہوں گی۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ ان

Marfat.com

سے پہلے ان کو کسی انسان یا جن نے چھوا تک نہ ہوگا۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ یہ لوگ سبز پھول دار قالینوں اور خوبصورت کپڑوں کے فرش پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (اے پیغمبر!) آپ کے پروردگار کا نام بڑا بابرکت ہے اور وہ بڑی عظمت والا اور (اپنی مخلوق پر) احسان کرنے والا ہے۔

شرح:۔ حقیقت میں دین ایک اور صرف ایک چیز کا نام ہے اور وہ ہے خدا کا خوف اور اس بات کا خوف کہ تمہیں ایک روز اس رب العزت کی درگاہ عالی میں حاضر ہونا ہے اور اس بات کا جواب دینا ہے کہ اس مختصر سی دنیاوی زندگی کے دوران میں اس کو یاد رکھا یا نہیں۔ اور اگر یاد رکھا تو کون سی نیکی کی کس بدی سے بچا۔ اس کی راہ میں کون کون سی مشقتیں برداشت کیں۔ کیا عبادت کی کس طرح اس کے احکام پر عمل کیا۔ جس کے دل میں یہ ڈر ہو' اسی کو متقی کہتے ہیں۔ اور وہی ہے جس پر خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور جس کے لئے فرشتے دعائیں مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ہر فعل ایک مستقل عبادت ہے۔ ان کا ہر کام مقبول ہے۔ نمازیں ہیں تو ان کی' روزے ہیں تو ان کے۔ حج ہے تو ان کا۔ یہ ہے مغز اور ظاہری صورتیں ہیں۔ اس کا پوست' یہ ہے روح اور ظاہری شکلیں ہیں جسم' جب مغز نہ ہو تو پوست کی کوئی قدر نہیں ہوتی اور اگر روح نہ ہو تو جسم مٹی سے بھی برا ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فیضان قدسی سے یہی چیز لوگوں کو حاصل ہوتی ہے اور اس کو دین کی روح کہا گیا ہے۔ قرآن نے ابتداء ہی میں باآواز بلند پکار کر کہہ دیا تھا کہ میرا پیغام صرف انہی لوگوں کے لئے ہے جن کے دل میں خدا کا خوف ہو مگر افسوس اور تواور آج کل کے مسلمان ہی کو یہ چیز کلی طور پر بھول گئی ہے وہ ظاہری شکل و صورت کا شیدا ہے اور مغز و روح سے بے خبر۔ وہ روز نماز پڑھتا ہے مگر فواحش و منکرات میں ایسا ہی لتھڑا رہتا ہے جیسا ایک بے نماز' وہ روزہ رکھتا ہے مگر برائیوں اور بدیوں میں اسی طرح جکڑا ہے جیسے ایک تارک صوم' وہ روز بلا ناغہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ **اشھد ان لا الہ الا اللہ وا شھد ان محمد عبدہ و رسولہ**۔ مگر اس شہادت کے باوجود خدا سے اسی طرح بیگانہ ہے جیسے ایک بت پرست۔

اس رکوع میں بہشت بریں کا کسی قدر تفصیل سے خاکہ کھینچ کر دکھایا ہے۔ مفہوم

Marfat.com

ترجمہ سے بالکل واضح ہے اور کسی انسان کی مجال نہیں کہ وہ ایک ان دیکھی حقیقت کو جس پر اس کو محض ایمان بالغیب ہے کسی شرح وبسط سے بیان کر سکے۔ بہرحال بڑی برکت ہے اس پروردگار عالم کے نام کی جس نے اپنے وفاداروں پر ایسے احسان والعام فرمائے۔ غور کرو تو تمام نعمتوں میں اصلی خوبی اسی نام پاک کی برکت سے ہے۔ اور اسی کا نام لینے سے یہ نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔ پھر سمجھ لو کہ جس کے اسم میں اس قدر برکت ہے مسمی میں کیا کچھ ہوگی۔ سو ہم اس خدا سے جو کرم و بخشش کرنے والا اور بڑی بزرگی اور عزت والا ہے یہی سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اعلیٰ جنت میں سے کرے۔ آمین۔

(۹۸) سورۃ الدھر (۷۶)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اکتیس ۳۱ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱ – ۲۲:۔ بیشک انسان پر زمانے میں ایک (ایسا) وقت بھی آچکا ہے جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ بلاشبہ ہم نے انسان کو ایک مرکب نطفے سے پیدا کیا (غرض یہ تھی) کہ اس کو آزمائیں۔ اسی لئے اس کو ہم نے کانوں اور آنکھوں والا بنایا (کہ سنے اور دیکھے) بلاشبہ ہم نے اس کو سیدھی راہ دکھادی (اب) یا تو وہ شکرگزار ہو یا ناشکر گزار۔ ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دھکتی ہوئی آگ تیار رکھی ہے۔ بیشک نیکوکار لوگ ایسی شراب کے جام پئیں گے جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ وہ ایک چشمہ ہوگا جس کا پانی اللہ کے بندے پئیں گے اور اس میں سے (چھوٹی چھوٹی) نہریں بہالے جائیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی مصیبت ہر طرف پھیلی ہوئی ہوگی اور مسکینوں یتیموں اور قیدیوں کو اس کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو محض اللہ کی رضا کے لئے تمہیں کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلے کے خواہاں ہیں اور نہ شکرگزاری کے۔ ہم کو اپنے پروردگار سے اس دن کا ڈر ہے جو چہروں کو کریہہ منظر کردے گا اور جو تلخ ہوگا۔ سو ان لوگوں کو اللہ نے اس دن کی مصیبت سے بچالیا اور ان کو تازگی اور مسرت عطا کی اور ان کے صبر و استقلال کے صلے میں ان کو بہشت

Marfat.com

(رہنے کے لئے) اور ریشمی لباس (پہننے کے لئے) عنایت کیا وہ بہشت میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں نہ آفتاب کی تپش ہوگی اور نہ جاڑے کی سختی اور درختوں کے سائے ان پر جھک جھک پڑیں گے اور ان کے پھل بھی جھکے ہوئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے باسنوں اور آبخوروں کا دور چل رہا ہوگا۔ جو شیشے کی طرح (صاف وشفاف) ہوں گے۔ شیشے کی طرح (صاف وشفاف مگر) چاندی کے بنے ہوئے ہوں گے (اور کارکنان قضاو قدر نے) ان کو ایک مقررہ اندازے کا بنایا ہوگا۔ اور وہاں ان کو ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ (کے پانی) کی آمیزش ہوگی۔ وہ (بھی) جنت میں ایک چشمہ ہوگا۔ جس کا نام سلسبیل ہے اور ان کے پاس چھوٹے چھوٹے بچے آئیں گے؟ جو ہمیشہ اسی حالت میں رہیں گے جب تم ان کو دیکھو تو انہیں بکھرے ہوئے موتی خیال کرو اور جب تم نگاہ اٹھا کر دیکھو گے تو وہاں بیش بہا نعمت اور بہت بڑی سلطنت دیکھو گے۔ ان کے اوپر باریک اور گاڑھے سبز ریشمی کپڑے ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔ اور کہا جائے گا کہ سنو یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری کوشش (آج) مقبول ہو گئی ہے۔

شرح:۔ اس سورت میں انسان کی توجہ صرف اس امر کی طرف مبذول کرائی ہے کہ وہ کوئی چیز نہ تھا، محض خدا کی قدرت سے اس کی پیدائش ہوئی اور وہ بھی ایک ایسی چیز سے جو بڑی ہی حقیر ہے۔ فرمایا اس کے بعد ہم نے انسان کو دو راہیں دکھا دیں۔ ایک شکر گزاری کی اور دوسری ناشکر گزاری کی۔ ناشکر گزاروں کے لئے دوزخ کو تیار کر دیا اور شکر گزاروں کے لئے جنت کو اور اختیار دیا کہ جس کی جو مرضی آئے وہی راہ اختیار کرے ارشاد ہوتا ہے کہ کیا انسان کو یاد ہے کہ ایک دن وہ تھا جب دنیا میں اس کا نام تک نہ تھا پھر ہم نے اس کو ایک، مرکب نطفے سے پیدا کر کے کان اور آنکھیں دیں تاکہ کانوں سے ہماری بات کو سنے اور آنکھوں سے ہماری قدرت کے نشانات کو دیکھے۔ علاوہ ازیں اس کو عقل، اور سمجھ عطا کی اور سیدھی اور الٹی راہ کا فرق بتا دیا اور کہہ دیا کہ اب تیرا جو جی چاہے وہی کر۔ اگر ناشکروں کی راہ اختیار کرے گا تو زنجیروں میں جکڑا اور دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اور شکر گزاروں کا طریقہ اختیار کرے گا۔ تو آخرت کی زندگی جنت میں مزے سے گزارے گا اس کے بعد بتایا ہے کہ شکر گزاروں کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جو منت مان لیں اور جو عہد زبان سے کر لیں

شکور حبیب صادق حافظ رحیم یٰسین مزمل مدثر طیب ناصر منصور مصباح محمد رسول احمد بشیر نذیر سراج کریم قریشی رسول اللہ

Marfat.com

اس میں کوئی فرق نہیں آنے دیتے اور اس دن کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں جس کی سختی سے بمشکل کوئی بچ سکے گا۔ پھر رحم دل فراخ حوصلہ اور ہمدردی نوع اتنے کہ خدا کی محبت میں مسکینوں' یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے اور ان پر رحم کرتے ہیں اور زبان حال و قال سے ہمیشہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم جو کچھ کرتے ہیں کسی دنیاوی غرض کے پیش نظر نہیں۔ ہماری غرض تو صرف اس قدر ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل ہو جائے ہمیں اگر ڈر ہے تو صرف اس دن سے جب اکثر لوگوں پر سختی اور لواسی کا سماں چھا جائے گا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو ہم اس دن کی سختی سے "یقیناً" بچالیں گے اور ان کو تازگی اور فرحت و سرور عطا کریں گے اور دنیا میں جو تکلیف انہوں نے ہمارے احکام پر عمل کرنے کی غرض سے برداشت کی تھیں ان کے بدلہ میں ہم ان کو جنت عطا کریں گے۔ جہاں وہ تمام سامان آرائش و زیبائش جو تم دنیا میں برتتے ہو میسر آئے گا۔ اور ایسی زندگی ہوگی کہ کسی طرح کا دکھ درد اور تکلیف نہ ہوگی۔ نہ موسم ایسا ہوگا کہ سردی گرمی کی وجہ سے انسان مصائب و آلام کا شکار ہوتا ہے۔ نہ جاڑے کی سردی اور نہ کڑاکے کی دھوپ ہر طرف دل لبھانے والا سایہ ہوگا۔ میووں کے گچھے قریب قریب جھکے ہوں گے تاکہ جس کا جی چاہے توڑ کھائے۔ الغرض ایک عجیب سماں ہوگا۔ ہر انسان خوشی سے پھولا نہ سمائے گا۔ دنیا کی وہ نعمتیں جن کو اس نے بوجہ بعض نقائص کے یا اللہ کی فرمانبرداری کے طور پر چھوڑ دی تھیں جنت میں تمام و کمال حاصل ہوں گی۔ جنت کے عجائبات میں سے ایک چشمہ بھی ہوگا جس کا نام سلسبیل ہے۔ جنتیوں کو اسی سے پانی پلایا جائے گا علاوہ اور چیزوں کے جو جنتیوں کے دل لبھانے کے لئے مہیا کی جائیں گی چھوٹے چھوٹے معصوم بچے بھی ہوں گے جو بکھرے ہوئے موتیوں کی طرح ادھر ادھر بھاگتے پھریں گے اور اہل جنت کا دل لبھائیں گے۔

چھوٹے چھوٹے بچے انسان کے لئے کتنی خوشی اور روحانی مسرت کا باعث ہوتے ہیں۔ اس کا اندازہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو اہل دل اور اہل نظر ہوں اور ایک دو خوبصورت' نیک خصال اور ہشیار بچے رکھتے ہوں۔ جن کی اولاد ہی نہیں یا جو سنگدل اور بے رحم واقع ہوئے ہیں وہ اس نعمت کا کماحقہ اندازہ نہیں لگا سکتے۔ مگر چونکہ اہل جنت میں سے کوئی سنگدل اور بے رحم نہ ہوگا اور ان کی تمام کدورتوں اور آلائشوں کو اللہ تعالیٰ آپ صاف کردے گا۔ لہذا تمام اہل جنت اس نعمت کا پورا پورا فائدہ اٹھا سکیں گے۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۲۳-۳۱:- بلاشبہ ہم نے ہی آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن نازل کیا ہے۔ سو آپ اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کریں اور ان میں کسی گنہگار اور ناشکر گزار کا کہانہ مانیں اور اپنے رب کے نام کا صبح و شام ذکر کرتے رہا کریں اور رات کے وقت اس کی عبادت کریں اور رات کا زیادہ حصہ اس کی تسبیح و تقدیس میں گزاریں (سنو) یہ لوگ دنیائے عاجل کو پسند کرتے ہیں اور اس دن کو جو بڑا سخت ہے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ بلاشبہ ہم نے ان کو پیدا کیا اور ان کے جوڑ بند مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ان جیسے لوگ اور لا بسائیں۔ یہ قرآن (کیا ہے سر تا سر) ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) راستہ اختیار کر لے اور تم کوئی بات نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو خدا کو منظور ہو بلاشبہ اللہ (سب کچھ) جاننے والا حکمت والا ہے۔ جس کسی کو چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے اسی غرض سے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اپنی ہستی کی سمجھ آجائے اور وہ راہ کفر و رشد کو سمجھنے لگیں اور بہشت و دوزخ کی حقیقت کو سمجھیں۔ ارشاد ہوتا ہے اے پیغمبر! آپ لوگوں کی مخالفت کی کچھ پرواہ نہ کریں اور کسی گنہگار اور بدکار کا کہانہ مانیں۔ بلکہ صبح و شام اپنے رب کی یاد کرتے رہیں رات کو نماز پڑھیں اور عبادت کریں اور دیر تک تسبیح و تحمید میں لگے رہیں۔

یہ احکام صرف حضور علیہ الصلوۃ والسلام ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام امت کے نام آپ کی وساطت سے جاری کئے گئے ہیں اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ان پر عمل پیرا ہو۔ فرمایا تم دنیا کے دھندوں ہی میں ہر وقت نہ لگے رہو اور پیٹ ہی کی فکر میں تمام وقت نہ گزارا کرو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ انسان طبعاً" بڑا جلد باز اور عجلت پسند واقع ہوا ہے وہ دنیاوی مفاد کے پیچھے اس واسطے پڑا رہتا ہے کہ اس کا نتیجہ جلد ظاہر ہو جاتا ہے۔ مگر اسی کش مکش اور مصروفیت میں وہ قیامت کے دن کو جو بڑا سخت ہو گا بھلائے دیتا ہے اس کو یاد نہیں کہ جس طرح ہم نے اس کو پیدا کیا اور جوڑ جاڑ کر اس طرح بنا کھڑا کیا پھر ہمارے لئے کیا مشکل ہے کہ ہم دوبارہ اس کو بنا کھڑا کریں اور جزا یا سزا جس چیز کا وہ مستحق ہے دیدیں۔

سو یہ قرآن تمام اقوام عالم کے نام ایک یادداشت ہے جو کوئی چاہے اس سے فائدہ اٹھائے جبر و اکراہ سے ہم کام نہیں لیتے۔ مگر ہماری رحمت میں وہی داخل ہو گا جو اس قرآن

Marfat.com

پر عمل پیرا ہو گا اور جو ظالم اس سے روگردانی کرتے یا اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے ان کو درد ناک عذاب بھگتنا ہو گا۔

(۹۹) سورۃ الطلاق (۶۵)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں بارہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

<u>ترجمہ آیات ۱۔۷</u>:۔ اے نبی! (لوگوں سے کہہ دیجئے کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کو عدت کے شروع میں طلاق دو اور عدت کو یاد رکھو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ ان کو اپنے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود بخود نکلیں مگر جو ظاہرہ بے حیائی کے کسی کام کا ارتکاب کر بیٹھی ہوں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ تم نہیں جانتے کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی سبیل پیدا کر دے۔ پھر جب وہ اپنی میعاد کو پہنچنے کو ہوں۔ تو یا ان کو خوش اسلوبی سے زوجیت میں رہنے دو۔ یا خوش اسلوبی سے علیحدہ کر دو اور اپنے میں سے دو معتبر شخصوں کو گواہ بنا لو اور گواہی ٹھیک ٹھیک اللہ ہی کے لئے دو۔ ان باتوں سے ان کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لئے مخلصی کی کوئی صورت پیدا کر دے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو گی اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا بیشک اللہ اپنے کام کو پورا کر کے رہتا ہے۔ اس نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقررہ کر رکھا ہے۔ اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے ناامید ہو چکیں اگر تم کو شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور (علی ہذا القیاس) جن کو حیض آتا ہی نہیں۔ اور وہ جن کے پیٹ میں بچہ اور ان کی عدت بچہ جننے تک ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا۔ خدا اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری جانب نازل کیا ہے اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی خطاؤں کو معاف کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔ مطلقہ عورتوں کو اپنے مقدور کے موافق رہنے کو گھر دو۔ جہاں تم آپ رہتے ہو اور ان کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ

Marfat.com

پانچواں۔ اور اگر ان کے پیٹ میں بچہ ہو تو ان کو نان نفقہ دو یہاں تک کہ وہ بچہ جن لیں پھر اگر وہ تمہاری خاطر دودھ (بھی) پلائیں۔ تو انہیں اجرت دو اور ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو اور اگر تم آپس میں ضد کرو گے تو اس کو کوئی اور عورت دودھ پلا دے گی۔ صاحب مقدور کو اپنی مقدور کے مطابق خرچ کرنا چاہئے اور جو تنگدست ہے۔ وہ اسی میں سے خرچ کرے جو (تھوڑا بہت) اس کو اللہ نے دے رکھا ہے۔ اللہ کسی شخص کو تکلیف نہیں دیتا۔ مگر اسی قدر جتنا اسے اس نے دے رکھا ہے اللہ تنگی کے بعد عنقریب کشائش عطا کرے گا۔

شرح:۔ اس سورت میں طلاق کے ضروری مسائل بتائے گئے ہیں اور مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ اسلامی شریعت کے قوانین کا احترام کریں اور پوری پابندی کو ملحوظ رکھیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! جب کسی شخص کو بہ امر مجبوری اپنی بیوی کو طلاق دینے کی نوبت آ جائے تو عدت میں طلاق دو۔ عدت کی تعین اس سے قبل سورہ بقرہ میں بیان ہو چکی ہیں اور وہ تین حیض یا تین طہر ہے۔ شروع طریقہ جس پر علمائے کرام کا عمل ہے وہ یہ کہ طہر میں طلاق دی جائے اور حدیث شریف میں یہ قید بھی موجود ہے کہ اس طہر میں وطی نہ کی ہو فرمایا مرد اور عورت دونوں کو چاہئے کہ وہ عدت کا پورا پورا حساب رکھیں اور کسی کی حق تلفی اور دل آزاری سے خدا کا خوف کریں جو تم سب کا پروردگار ہے۔ فرمایا اے مردو! تم نے ایک دفعہ جو ان کو اپنی زوجیت میں قبول کر لیا ہے تو ہر ممکن کوشش سے ان کے ساتھ نباہ کرو اور اے عورتو! تم کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔ مگر جو عورتیں بدکاری یا چوری کی مرتکب ہوں یا بقول بعض علماء زبان درازیاں کریں اور ہر وقت کا رنج و تکرار رکھتی ہوں تو ان کو طلاق دے دینا بھی جائز و درست ہے اور اگر وہ خود بخود نکلیں گی تو یہ سراسر "بے حیائی" کا کام ہو گا۔

فرمایا اے مسلمانو! یہ اللہ کا قانون ہے اور اس کے حدود ہیں جو کوئی ان حدود پر قائم نہ رہے گا وہ اپنے اوپر بڑا ظلم کرے گا۔ سنو طلاق کے معاملے میں ایسا قانون اس لئے نافذ کیا گیا ہے کہ ممکن ہے غصہ اتر جانے کے بعد تم پھر صلح و صفائی سے گزر اوقات کرنا چاہو اور رجوع کر لو اور اگر غصے ہی کی حالت میں تم نے پکا فیصلہ کر لیا تو مصالحت کا معاملہ مشکل

Marfat.com

ہو جائے گا الغرض جب عدت پوری ہونے کو آئے تو سوچ لو کہ اگر رجوع کرنا ہے اور صلح صفائی ہو سکتی ہے تو صلح کر کے رجوع کر لو اور اگر الگ کر دینا مقصود ہو تو بھی بہترین طریق پر الگ کرو۔ کسی صورت میں حق و انصاف اور مکارم اخلاق کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ اس صورت میں دو معتبر شخصوں کو گواہ بنالو فرمایا ہم نے یہ حکم ان لوگوں کے لئے نافذ کیا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لا چکے ہیں دوسروں کو ایسی نعمتیں کہاں میسر؟ فرمایا تم دو فریقوں میں سے جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کی مشکلات کو خود بخود حل کر دے گا اور اس طرح اس کے لئے کوئی سامان پیدا کر دے گا کہ اس کو خبر بھی نہ ہوگی۔ سنو اس حقیقت با ہرہ کو سمجھ لو کہ جو کوئی خدا پر بھروسہ رکھ کر کام کرتا ہے خدا اس کے لئے کافی ہے۔ دیکھو طلاق کے معاملے میں انتہائی احتیاط برتو۔ جاہلیت کے رسم و رواج اور اس زمانے کے مظالم جو تم عورتوں پر روا رکھا کرتے تھے ان کو یک قلم فراموش کر دو اور حق و انصاف اور خوف خدا کو کام میں لاؤ اس سے خدا تمہاری خطائیں بھی معاف کر دے گا اور تمہیں بڑا اجر دے گا۔

سنو عورت کے معاملے میں تنگ دلی اور خست کو نہ برتو جہاں خود رہتے ہو وہاں ان کو رکھو اور جیسے خود رہتے ہو ویسا ہی ان کو رکھو! اپنی استطاعت کے اندر اندر ان سے حسن سلوک کرو اور انہیں تنگ نہ کرو۔ اگر وہ حمل کی حالت میں ہوں اور تم ان کو طلاق دینا چاہو تو جب تک وہ بچہ نہ جن لیں ان کو نان نفقہ دو اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔ اگر بچہ جننے کے بعد ان سے دودھ پلوانا بھی مقصود ہو تو دودھ پلوائی کی اجرت دو اور نہایت حق و انصاف کے ساتھ آپس میں نیکی کا برتاؤ کرو۔ دیکھو خواہ مخواہ کسی کو تنگ نہ کرو اگر مرد اس سے دودھ نہ پلوانا چاہے گا تو بہر حال وہ کسی دوسری عورت کو اجرت دے کر دودھ پلوائے گا۔ اس کو وہاں بھی اجرت دینی ہے اور اس کو بھی۔ پھر اس کو کیوں نہ دیدے اور اگر عورت دودھ پلانے سے انکار کر دے گی تو اس کو معلوم ہونا چاہئے کہ اور بہتیری عورتیں دودھ پلانے والی میسر آ سکتی ہیں۔ اس کو اتنا گھمنڈ نہیں کرنا چاہئے۔ بہر حال جس قدر کسی کی وسعت ہو اس کے مطابق خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہ کرنا چاہئے اور استطاعت سے زیادہ خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور اگر کسی پر تنگی آ بھی پڑے تو اللہ اس کو آسان کر دے گا۔

ترجمہ آیات ۸ – ۱۲:– اور کتنی ہی بستیاں تھیں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے

Marfat.com

رسولوں کے حکم سے سرتابی کی۔ سو ہم نے سختی سے ان کے اعمال کا جائزہ لیا اور ان کو ہم نے بڑی بھاری سزا دی۔ سو ان بستیوں نے اپنی بد عملی کی سزا چکھ لی اور ان کا انجام خسارہ پر منتج ہوا۔ اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ سو اے عقلمندو! اللہ سے ڈرو اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ نے تم کو آگاہ کرنے کے لئے تمہاری طرف ایک ایسے رسول کو بھیجا ہے جو تمہیں اللہ کے روشن احکام پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں اندھیروں سے نکل کر نور کی روشنی میں لائے اور جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے اور نیک عمل کرتا ہے اللہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ نے انہیں عمدہ روزی بخشی۔ اللہ وہ ذات اقدس ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہیں کی طرح زمین بھی۔ ان میں خدا کا حکم نازل ہوتا رہتا ہے تاکہ تم جان لو اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ اللہ نے از روئے علم ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

شرح:۔ فرمایا اے مسلمانو یاد رکھو کہ تم بھولے سے بھی ہمارے احکام کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ کیونکہ کتنی ہی بستیاں ایسی گزر چکی ہیں جن کے رہنے والوں نے نافرمانی کی اور ہمارے احکام پر عمل نہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے ان کو ہلاک کر کے رکھ دیا اور آخرت میں جو سزا دی جائے گی وہ کہیں زیادہ ہوگی۔

اے عقلمندو! اللہ سے ڈرو تمہاری رہنمائی کے لئے اللہ نے قرآن کو نازل کیا ہے اور اپنا رسول بھیجا ہے جو تم کو اس میں سے ہمارے واضح اور کھلے احکام پڑھ پڑھ کر سناتا ہے تاکہ ایمان و عمل والے لوگوں کو کفر و جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر رشد و ہدایت کے اجالے میں لے آئے۔ سنو، جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا اور نیک عمل کرتا ہے اللہ اس کو بہشت بریں میں داخل کرے گا۔ جس کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

اگر تم کو جنت کے حصول میں کچھ شبہ ہو تو سوچ لو کہ جنت دینے والا وہ اللہ ہے جس نے سات آسمان اور سات زمینیں پیدا کی ہیں جو اس تمام کائنات کا انتظام کر رہا ہے وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے اور ہر چیز اس کے علم میں ہے پھر اس کے لئے کیا مشکل ہے کہ تم کو موت کے بعد کسی دوسرے جہان میں لے جا کر دوبارہ زندہ کر دے اور یہ بہشت بریں جس کا ذکر کیا گیا ہے تم کو عطا کرے۔

Marfat.com

ویسے تو قرآن پاک کے ایک ایک حرف اور ایک ایک کلمے میں کئی کئی نکات پنہاں ہیں مگر یہاں ایک ایسا نکتہ بیان فرمایا ہے جو بالکل صاف اور اپنے اندر ہزاروں حقائق کو پنہاں رکھتا ہے۔ فرمایا **فاتقوا اللہ یا اولی الالباب۔ الالباب** کہتے ہیں انتہائی درجے کے **عقلمند**، روشن ضمیر اور سمجھ دار لوگوں کو اور اتقاء کہتے ہیں خداوند کریم کی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے ڈرنے کو تو گویا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے اس مقام پر صرف ان لوگوں کو اپنی نافرمانی کے نتائج و عواقب سے بچنے کے لئے متنبہ کیا ہے جو **عقلمند** ہیں۔ کیونکہ بے سمجھ اور بے عقل لوگ اتنے دور اندیش اور بلند خیال نہیں ہو سکتے کہ وہ اپنے حقیقی نفع نقصان اور کچھ دیر کے بعد وقوع پذیر ہونے والے واقعات کی جھلک کو دیکھ سکیں۔ اس مضمون کی تائید حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے کہ فاتر العقل لوگوں پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ گویا کہ اعمال بد اور عصیان کی سزا ہوشمندوں اور سمجھداروں ہی کو ملنے والی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ایمان و عمل کی نعمت بے بہا کو حاصل کر سکتے ہیں۔

(۹۸) سورۃ البینۃ (۱۰۰)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں آٹھ آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

منظوم ترجمہ:۔

نہ تھے وہ کافر اہل کتاب اور اہل شرک ایسے
کہ اپنے کاروبار کفر سے وہ باز آ جائے
نہ جب تک اک بڑی روشن نشانی ان کو مل جاتی
"بہ ایں صورت" کہ مولائے جہاں کا ایک پیغمبرؐ
سناتا ان کو پاکیزہ صحیفے حق کے پڑھ پڑھ کر
وہ جس میں "ابتدا سے انتہا تک" سچے مضمون ہیں
ہوئے بھی مختلف تو کب ہوئے اہل کتاب "آخر"

Marfat.com

وہ جبکہ پا چکے تھے اک دلیل روشن و ظاہر
یہی احکام پہنچے تھے انہیں "اگلے صحیفوں میں"
کہ خاص اللہ کی ہی بندگی وہ سب بجا لائیں
کریں ہر حال میں قائم نماز "داور اعلیٰ"
زکوٰۃ مال بھی دیں "جو کہ ہے چالیسواں حصہ"
یہ ہے وہ دین' گلدستہ ہے جو سچے مضامین کا
یقیناً" کافر اہل کتاب اور مشرکین سارے
ہمیشہ کے لئے نار سقر میں ڈالے جائیں گے
یہی وہ ہیں کہ مخلوقات میں جو سب سے بدتر ہیں
یقیناً" وہ تمام افراد جو ایمان لائے ہیں
"علاوہ اس کے" اچھے کام بھی جو کرتے رہتے ہیں
یہی وہ ہیں کہ مخلوقات میں جو سب سے بہتر ہیں
صلہ ان کے لئے نزدیک ان کے پاک مولا کے
ہیں ایسے باغ جن کے زیر دامن ہیں رواں چشمے
رہیں گے جاوداں ان خلد زاروں میں مکیں وہ سب
خدا خوش ان سے اور راضی خدا سے "بالیقیں" وہ سب
یہ سب انعام و اکرام اس "سعادت مند" پہ ہوگا
کہ جس نے خوف رکھا ہوگا اپنے "پاک" مولا کا

شرح:۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پہلے تمام ادیان عالم کے پیروکار بگڑ چکے تھے اور اپنے اپنے دین کی اصلیت کو بھول کر جہالت و ظلمت روحانی کا شکار ہو رہے تھے۔ اس وقت دو طرح کے لوگ تھے ایک تو وہ جو کسی نہ کسی کتاب آسمانی کے ماننے والے تھے اور دوسرے وہ جو کسی کتاب کو نہ مانتے تھے اور شرک و بت پرستی میں مبتلا تھے کیا اہل کتاب اور کیا بت پرست انسانیت کے تمام اعلیٰ اوصاف کھو بیٹھے اور اپنے خالق کو بھول چکے تھے اس کی عبادت سے روگرداں ہو چکے تھے اور مذہب کی روح سے محض نا آشنا تھے اور ممکن نہ تھا کہ وہ کسی مصلح اعظم کی اصلاح و درستی کے بغیر اپنے عیوب کو دور کر سکتے اور سیدھی راہ پالیتے۔ پس ارشاد ہوتا

Marfat.com

ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین کو کوئی چیز ان لغویات سے باز نہ رکھ سکی تھی اگر ایک ایسا رسول مبعوث نہ کیا جاتا جو اس کتاب مقدس یعنی قرآن پاک کو پڑھ کر انہیں سناتا۔ فرمایا یہ قرآن وہ کتاب عزیز ہے جس کے علوم و مضامین نہایت بلند پایہ اور بے حد مفید ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اہل کتاب کی شیخی اسی وقت کرکری ہوئی ہے اور تبھی ان میں ہلچل پڑی ہے جب ان کے سامنے حق نمودار ہوا۔ فرمایا سن لو اس دین فطرت کی یہی تعلیم ہے کہ نہایت اخلاص و محبت کے ساتھ خدا کی عبادت کرو اور شرک و بت پرستی سے ایسا ہی اجتناب کرو جیسا ابراہیم خلیل اللہ نے کیا تھا علاوہ ازیں نماز پڑھو اور زکوۃ دو۔ اور یقین رکھو کہ یہی راہ دین فطرت کی راہ ہے۔ فرمایا یہ لوگ یعنی اہل کتاب اور مشرکین جو اپنے خدا سے دور جا پڑے ہیں۔ جہنم کی آتش سوزاں کے حوالہ کیے جائیں گے کیونکہ یہ انتہائی درجے کی بری مخلوق ہیں۔ مگر اس کے برعکس وہ لوگ جو ہمارے اس نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد دین اسلام کے بتائے ہوئے نیک اعمال کے اکتساب سے غفلت نہیں برتتے وہ بہترین مخلوق اور بہشت بریں میں مزے کی زندگی گزاریں گے خدا ان سے خوش ہوگا اور وہ خدا سے خوش ہوں گے۔

فرمایا ہماری یہ خوشنودی محض انہی لوگوں کو حاصل ہو سکتی ہے جو دنیاوی زندگی کے دوران میں عبادات و معاملات دونوں میں مشیت الٰہی کو پیش نظر رکھیں اور ریاکاری اور سنگدلی سے بچے رہیں۔

(۱۰۱) سورۃ الحشر (۵۹)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں چوبیس آیات مبارکہ اور تین رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ وہ وہی ہے جس نے اہل کتاب کے ان افراد کو جو (اسلام کے) منکر ہیں پہلے ہی اجتماع پر ان کے شہروں سے نکال دیا۔ تمہیں گمان بھی نہ تھا کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ سے بچالیں گے

سو جہاں سے انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا اللہ (کے عذاب نے) ان کو آلیا اور ان کے دلوں میں ایسا رعب ڈال دیا کہ اپنے گھروں کو خود اپنے اور مسلمانوں کے ہاتھوں اجاڑنے لگے۔ سو اے نظر والو! تم (اس سے) نصیحت اور عبرت حاصل کرو اور اگر اللہ نے ان کے حق میں جلا وطنی نہ لکھ دی ہوتی تو ان کو دنیا میں بڑی ہی سزا دیتا اور آخرت میں ان کے لئے دوزخ کا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ (اور اس کے رسول) کی مخالفت کرتا ہے تو سن رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ تم نے (ان کے) کھجور کے درخت جو کاٹ ڈالے یا اپنی جڑوں پر قائم رہنے دیئے تو یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لئے تھا کہ (اللہ) بدکاروں کو رسوا کرے اور اللہ نے اپنے رسول کو جو کچھ ان سے دلوا دیا تو اس کے لئے تم نے کچھ دوڑ دھوپ نہیں کی نہ گھوڑوں سے نہ اونٹوں سے لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس کسی پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور ان دیہات والوں سے اللہ نے اپنے پیغمبر کو جو دلوایا ہے تو وہ اللہ اور رسول اور (آپ کے) قرابت داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ تم میں سے جو دولت مند ہیں یہ انہیں میں نہ گھومتا رہے اور جو کچھ رسول تمہیں دیدیں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے وہ تمہیں روکیں اس سے رک جایا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو وہ بلاشبہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (یہ مال) ان گھر بار چھوڑنے والے مفلس مسلمانوں کے لئے (بھی) ہے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رضامندی کے طالب ہیں اور اللہ (کے دین) اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی لوگ سچے (مسلمان) ہیں۔ نیز (یہ مال) ان لوگوں کے لئے (بھی ہے) جو ان سے پہلے ایمان لا چکے اور مدینہ کو گھر بنائے بیٹھے ہیں (اور) جو شخص ان کے پاس ہجرت کرکے آجاتا ہے اس سے محبت کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں اس چیز کی وجہ سے تنگی نہیں پاتے جو (مہاجرین) کو دی گئی اور ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود فاقہ کش ہی کیوں نہ ہوں اور جو کوئی اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائے تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں اور (یہ مال) ان لوگوں کے لئے (بھی) ہے جو ان کے بعد یہ کہتے ہوئے آئے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جنہوں نے ایمان لانے میں ہم سے سبقت کی بخش دے اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ہمارے

Marfat.com

رب پر ایمان لائے ہیں کوئی کینہ نہ رہنے دے بیشک تو بڑی شفقت والا مہربان ہے۔

شرح:- بنی نضیر یہود کا ایک قبیلہ تھا جو مدینہ منورہ سے چند میل کے فاصلے پر مشرقی جانب میں رہا کرتا تھا۔ یہ لوگ بڑے دولت مند اور بڑے ساز و سامان والے تھے۔ ان کی جمعیت بھی بڑی مضبوط تھی۔ انہوں نے چند بڑے بڑے مضبوط قلعے بنا رکھے تھے۔ جن پر ان کو بڑا ناز تھا۔ ابتداء میں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آئے تو انہوں نے آپ سے ایک معاہدہ کیا کہ ہم نہ آپ کے ساتھ لڑیں گے اور نہ آپ کے دشمنوں کو آپ کے خلاف مدد دیں گے۔ مگر تھوڑے ہی عرصے کے بعد انہوں نے آپ کے خلاف قریش کے ساتھ نامہ و پیام شروع کر دیا اور ان کے سردار کعب بن اشرف نے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کے سامنے مسلمانوں کے خلاف قریش سے معاہدہ کیا اور ادھر مدینہ آ کر طرح طرح کی شرارتیں شروع کر دیں جن کی تفصیل کتب تاریخ میں دیکھنی چاہئے۔ آخر آپ نے صحابہ کو جمع کر کے مشورہ کیا کہ ان کے ساتھ لڑائی کرنی چاہئے اتنا طے پاتا تھا کہ مسلمانوں نے نہایت ہمت و مستعدی کے ساتھ ان کے مکانوں اور قلعوں کا محاصرہ کر لیا اور وہ بغیر لڑائی لڑے خوف زدہ اور مرعوب ہو کر بھاگ نکلے اور بعد میں صلح کی التجا کی۔ رحمۃ للعالمین نے فیصلہ کیا کہ وہ مدینہ خالی کر دیں اور جو مال اٹھا کر لے جا سکتے ہیں لے جائیں اور کسی اور جگہ جا بسیں۔ ان کے مکانات' زمین اور باغات پر مسلمانوں کو قبضہ دیدیا گیا۔ یہ زمین مال غنیمت کی طرح تقسیم نہ کی گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اختیارات سے اسے مہاجرین پر تقسیم کر دیا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جو چیز زمین و آسمان میں ہے وہ اللہ ہی کی تسبیح و تقدیس کرتی ہے۔ اللہ وہ ہے جو بڑے غلبے اور حکمت والا ہے۔ اس کے غلبہ اور حکمت کی ایک مثال تم نے دیکھ لی ہے کہ اس نے بنی نضیر کو تمہارے شہروں سے اس طرح نکالا کہ گویا وہ حشر کے میدان میں جمع ہونے کو نکلے ہیں۔ حالانکہ تم ان کی شان و شوکت اور ان کے قلعے وغیرہ دیکھ کر کہا کرتے تھے کہ یہ کبھی نہیں نکلنے والے مگر ان کے نکالنے کے اللہ نے وہ سامان پیدا کر دیئے جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ تھے ان کے دلوں میں اس نے تمہارا ایسا رعب ڈالا کہ وہ اپنے ہاتھوں اپنے گھروں کو برباد کرنے لگے۔ یہ واقعہ دانشمندوں کے لئے اپنے اندر سامان عبرت رکھتا ہے چاہئے کہ وہ اس سے سبق سیکھیں۔ فرمایا اگر ہم نے

ان کے حق میں جلاوطنی پہلے سے نہ لکھ دی ہوتی اور یہ تمہارا مقابلہ کرتے تو ان کو وہ سزا دی جاتی کہ ہمیشہ یاد کرتے فرمایا جو تم نے ان کی ہر چیز پر تسلط حاصل کر لیا ہے تو در حقیقت یہ اللہ کا تسلط ہے۔ اس نے تم پر اتنی مہربانی کی کہ تمہیں ہمت دی اور ان کو بزدل بنایا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس واقعہ سے جو کچھ تمہیں ملا وہ بطور غنیمت اس لئے تمام شریک ہونے والوں میں تقسیم نہیں کیا گیا کہ روپیہ پیسہ مالداروں ہی میں چکر نہ کھاتا رہے۔ جو غریب اور نادار ہیں وہ بھی دولت مند اور غنی ہو جائیں لہٰذا ہمارے رسول جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جو چیز وہ تمہیں نہ دیں۔ اس سے رکے رہو اور خدا کے عذاب سے ہر وقت ڈرتے رہو فرمایا اگرچہ عام مسلمان اس مال سے استفادہ کا حق رکھتے ہیں مگر وہ بیچارے مہاجروں کو ان کے گھروں اور جائیداوں سے محض اس لئے محروم کر دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے دین کی مدد کرتے ہیں اس کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ حقیقتاً "یہی سب سے زیادہ سچے مسلمان ہیں ان کے بعد حق ہے ان نیک خصال' ایثار پیشہ انصار کا جنہوں نے ان مہاجرین کو اپنے گھر پیش کر دیے اور اپنی جائیداوں میں ان کو حصہ دیا اور باوجود خود تنگدست ہونے کے انہوں نے دل کی تنگی نہیں دکھائی۔ فرمایا جو شخص دل کی تنگی کو دور کر دیتا اور ایثار و قربانی سے کام لے کر دوسرے مسلمان بھائیوں کی مدد کرتا ہے اس سے بڑھ کر کون زیادہ نیک بخت اور کامیاب ہو سکتا ہے۔ ان دونوں قسم کے لوگوں کے بعد ان کا حق ہے جو ان کے بعد اسلام لائے اور یہ کہتے ہوئے آئے کہ خدایا! ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی خطاؤں کو معاف کر دے جو ایمان لانے میں ہم سے گوئے سبقت لے گئے ہیں۔ خدایا! جو لوگ ایمان لے آئے ہیں ان کی طرف سے ہمارے دلوں میں کوئی بیر نہ پیدا ہونے دے۔ تو بخشنے والا مہربان ہے۔

ترجمہ آیات ۱۱–۱۷:- کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو منافق ہیں وہ اپنے ان بھائیوں کو جو اہل کتاب میں سے کافر ہیں کہتے ہیں کہ اگر تم کو (مدینہ سے) نکال دیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل کھڑے ہوں گے اور تمہارے معاملے میں کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم تم کو مدد دیں گے (سنو!) اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ اگر ان کو نکالا گیا تو وہ (قطعاً) ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے

Marfat.com

لڑائی ہوئی تو بھی وہ ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر انہوں نے ان کی مدد کی تو پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہیں کی جائے گی۔ ان کے دلوں میں اللہ کی ہیبت سے تمہاری ہیبت زیادہ ہے یہ محض اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھ نہیں رکھتے۔ وہ سب مل کر تم سے نہیں لڑ سکیں گے مگر محفوظ بستیوں میں رہ کر یا دیواروں کی آڑ میں ان میں باہم شدید لڑائی ہے۔ تم ان کو متحد خیال کرتے ہو حالانکہ ان کے دل جدا جدا ہیں یہ اس لئے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جو عقل نہیں رکھتے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے ان لوگوں کی جو ان سے پہلے قریب ہی کے زمانے میں ہو چکے ہیں انہوں نے اپنے افعال کی سزا چکھ لی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (یا) ان کی مثال شیطان کی سی ہے جبکہ اس نے انسان سے کہا کہ منکر ہو جا۔ مگر جب وہ منکر ہو گیا تو کہہ دیا کہ مجھے تجھ سے کوئی سروکار نہیں میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔ سو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آتش دوزخ کی نذر ہوئے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی ہے سزا ظالموں کی۔

شرح:- اس رکوع میں منافقوں کا ایک جھوٹ ظاہر کیا گیا ہے۔ فرمایا یہود کے قبیلہ بنی نضیر سے جو اے مسلمانو! تمہارے دشمن تھے منافقوں نے یہ سازباز کر رکھی تھی کہ ہم ہر حال میں تمہارے ساتھ ہیں اور ہر طرح تمہاری مدد کریں گے اور تمہارے معاملے میں مسلمانوں کی کوئی پیش نہ جانے دیں گے اول تو مسلمان تم سے لڑائی کرتے نہیں اور اگر انہوں نے کی بھی تو ہم ان کے خلاف تمہاری مدد کریں گے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان منافقوں نے کفار کو یقین دلا رکھا تھا کہ اگر چار و ناچار تم کو مسلمانوں نے یہاں سے نکال ہی دیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہی نکل جائیں گے اور تمہارے معاملے میں کسی کی بات سننے کو تیار نہ ہوں گے۔ فرمایا کہ یہ محض جھوٹے ہیں۔ مزا تو جب ہے کہ جب یہود کو یہاں سے نکال دیا گیا تھا تو یہ بھی ان کے ساتھ نکل جاتے اور جب ان کے ساتھ لڑائی ہوتی تھی ان کی مدد کرتے۔ مگر ان کو اتنی جرات کہاں؟ اور اگر وہ جرات کر کے میدان میں آ بھی جاتے تو بہت جلد پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلتے۔ کیونکہ منافق شخص کبھی دلیر اور بہادر نہیں ہو سکتا۔ منافقت اسی میں ہوتی ہے جو بزدل ہو۔ فرمایا۔ اس حقیقت کو یاد رکھو کہ منافقوں کے دلوں میں اتنا ہمارا ڈر نہیں جتنا تمہارا ڈر ہے۔

مسلمانوں کی بہادری ان کی تلوار اور ان کی تیر اندازی کو ایک دنیا جانتی ہے۔

Marfat.com

یورپ نے مسلمان جرنیلوں سے جو منہ توڑ شکستیں کھائی ہیں اور جس طرح ان کے سامنے مولی گاجر کی طرح کٹے ہیں وہ واقعات آج تک تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں اور کون کہہ سکتا ہے کہ توپ و تفنگ گولہ بارود وغیرہ جو جدید آلات حرب ایجاد ہوئے ہیں مسلمانوں کی تلوار سے بچنے کے لئے بزدلانہ اور شاطرانہ چالیں نہیں۔ یہ یقینی بات ہے کہ آج اگر جدید اسلحہ جات جنگ کو چھوڑ کر صرف تلوار کے ذریعے قوت آزمائی کرنے کا خیال قوموں کے دلوں میں پیدا ہو جائے تو باوجود صدیوں سے تلوار کا استعمال چھوڑنے کے مسلمان آج بھی اقوام عالم کے چھکے چھڑا دیں۔

اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے غیر مبہم الفاظ میں بتایا ہے کہ حقیقی اتحاد و سلوک محض ایمان و اسلام سے حاصل ہوتا ہے اور غیروں کا اتحاد ظاہرداری کی ایک چیز ہے مگر ان کے دل پارہ پارہ ہیں۔ فرمایا ان لوگوں کو ابتداء میں جرات تو ہو جاتی ہے مگر انتہا تک پہنچانے کی ہمت نہیں ہوتی کیونکہ ان پر شیطانی قوت مسلط ہوتی ہے جو اکثر اوقات بے وفائی کر جاتی ہے۔

ترجمہ آیات ۱۸-۲۴:- اے ایمان والو! تم اللہ سے ڈرو اور چاہئے کہ ہر نفس دیکھ لے کہ وہ کل کے لئے کیا کچھ آگے بھیجتا ہے اور تم اللہ سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ تمہارے اعمال سے جو تم کرتے ہو باخبر ہے اور ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا کو بھلا دیا پھر اس نے ان کو اپنے آپ سے بے خبر کر دیا۔ یہی لوگ بدکار ہیں۔ دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں ہو سکتے (سن لو کہ) جنت والے ہی کامیاب لوگ ہیں۔ اگر اس قرآن کو ہم کسی پہاڑ پر اتارتے تو تم اس کو دیکھتے کہ وہ (اللہ کے ڈر سے) دب کر پھٹ جاتا اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی ڈھکی چھپی چیزوں سے واقف ہے اور وہی کھلی اور ظاہر سے۔ وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی حاجت روا نہیں وہ شہنشاہ پاک ہے۔ ہر عیب سے محفوظ ہے۔ امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے اور غالب، زبردست (اور) صاحب عظمت ہے، ان کے ہر قسم کے شرک سے پاک۔ وہی اللہ ہے بنانے والا ایجاد و اختراع کرنے والا، مصور ہے، اسی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اس کی تسبیح بیان کرتا ہے اور وہ زبردست

Marfat.com

حکمت والا ہے۔

شرح:۔ فرمایا اے مسلمانو! تم دنیا کے دھندوں ہی میں نہ پھنسے رہو کہ دولت کمانے بڑھانے اور خرچ کرنے ہی میں لگے رہو اور خدا کو یاد ہی نہ کرو۔ سنو ایمان لانے کے بعد تقویٰ کا حصول ضروری اور لازمی چیز ہے اور اس بات کو بھی دیکھنا چاہئے کہ مرنے کے بعد آخرت کے لئے کیا جمع کیا ہے جو کام آئے وہاں دنیاوی اور مادی اشیاء کام نہ آئیں گی۔ کام آئے گا تقویٰ اور نیک اعمال۔ سوڈرو اور نیک کام کرو اور اس بات کو یاد رکھو کہ خدا تمہارے نیک و بد تمام اعمال سے واقف ہے اور ان لوگوں کے نقش قدم پر نہ چلو جنھوں نے خدا کی یاد بالکل فراموش کردی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا نے ان کو فراموش کر دیا۔ فرمایا اہل جنت اور اہل دوزخ برابر نہیں ہو سکتے فائز المرام اہل جنت کے نصیب میں لکھی گئی ہے۔ خبردار ہو کر سنو کہ یہ قرآن جو تمہاری ہدایت اور رہنمائی کے لئے نازل کیا گیا ہے اتنا جلیل القدر اور پر اثر کلام ہے کہ انسان تو انسان اگر پتھر بھی اس کو سن پائیں تو مارے خوف کے ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ تمہارے دل اتنے سخت نہ ہونے چاہئیں کہ ان پر قرآن کا اثر ہی نہ ہو دیکھو یہ مثالیں اس لئے بیان کی جاتی ہیں کہ تم غور و فکر کر سکو۔ دیکھو اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور وہی ظاہر کو اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو تمہاری حاجات اور ضروریات کو پورا کر سکے وہی بادشاہ حقیقی ہے۔ وہ تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے۔ اس کے ہاں سلامتی ہے وہی امان دینے والا ہے وہی پناہ دینے والا زبردست اور صاحب عزت و عظمت ہے۔ تمام صفات حسنہ اور اسمائے حسنہ کا وہی مصداق ہے۔ لہٰذا اسی کی تسبیح بیان کرو۔ اور یاد رکھو کہ وہ بڑا غالب و حکمت والا ہے۔

(١٠٢) سورة النور (٢٤)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں چونسٹھ آیات مبارکہ اور نو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- یہ ایک سورۃ ہے جسے ہم نے نازل کیا اور (اس کے احکام کو تم پر) فرض قرار دیا اور اس میں صاف صاف احکام نازل کئے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والے مرد (دونوں میں سے) ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو اور اللہ کے دین کے معاملہ میں تمہیں ہرگز رحم نہ آئے۔ اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہئے۔ زانی مرد بجز زانیہ یا مشرکہ عورت کے کسی سے شادی نہیں کر سکتا اور زانیہ عورت سے بھی سوا زانی یا مشرک مرد کے اور کوئی نکاح نہیں کر سکتا اور یہ مسلمانوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے اور ان لوگوں کو جو پاکباز عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار شاہد پیش نہ کر سکیں تو ان کو اسی اسی کوڑے لگاؤ اور (اس کے بعد) کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی لوگ بدکردار ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو اس کے بعد توبہ کریں اور اپنے اعمال کی اصلاح کرلیں تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کا عیب لگائیں اور ان کا خود ان کے سوا کوئی گواہ نہ ہو تو ہر ایک کی شہادت یہ ہے کہ پہلے وہ چار بار خدا کی قسم کھائے کہ بلاشک وشبہ وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور پانچویں دفعہ یوں (کہے) کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت اور یہ بات عورت سے سزا ٹال دے گی کہ وہ پہلے چار بار خدا کی قسم کھا کر بیان کرے کہ یہ شخص سراسر جھوٹا ہے اور پانچویں باریوں (کہے) کہ اگر وہ سچا ہو تو اس (یعنی مجھ) پر اللہ کا غضب نازل ہو۔

شرح:- گزشتہ سورۃ میں ایمانداروں کی صفات کا ذکر تھا اور اس سلسلہ میں منکروں کو بھی تہدید کردی گئی تھی اس سورۃ میں مسلمان مجرموں کی سزا یا حدود کا ذکر ہے افسوس کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے حکومت جانے کے ساتھ ہی ان حدود پر عمل کرنا بھی ناممکن ہو گیا اور اسلام کا ایک بڑا جزو معطل کر کے رکھ دیا ہے۔ قوم کی پستی اور تباہی میں اس چیز کا بڑا حصہ ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سورۃ کے مطالب کو بغور ذہن نشین کرنے کے بعد متفقہ طور پر کوئی ایسی تجویز سوچیں جس سے ان حدود پر عمل کرنا ممکن ہو جائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! ہم نے اس سورۃ میں جو احکام نازل کئے ہیں وہ ایسے واضح ہیں کہ کسی تاویل کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا تمہیں چاہئے کہ اس کا مضمون کبھی ذہن سے نہ اترنے دو فرمایا۔ زنا ایک ایسا فعل قبیح ہے کہ اس کے جراثیم قوم کے جسم کو کھوکھلا

Marfat.com

کر کے رکھ دیتے ہیں۔ اس سے بے حیائی اور بے شرمی کے مہلک امراض پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کی سزا بھی ویسی ہی عبرت ناک اور سخت ہونی چاہئے۔ تاکہ کوئی شخص اس کے ارتکاب کی جرات ہی نہ کرے۔ ارشاد ہوا کہ زانیہ عورت اور زانی مرد کی سزا یہ ہے کہ ان کو سو سو کوڑے لگائے جائیں اور اس معاملہ میں مجرموں کی اعلیٰ نسبی اور عہدہ کا مطلق خیال نہ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ دین کا معاملہ ہے بس جو شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اس معاملہ میں کوتاہی نہ کرے۔ مسلمانو! زانی مرد و عورت کی یہ سزا منظر عام پر دینی چاہئے کہ تمام اہالیان شہر اپنی آنکھوں سے اسے دیکھ کر سبق عبرت سیکھ لیں اور اس فعل قبیح کے ارتکاب کی جرات نہ کریں۔ فرمایا کہ ہم جنس اپنے ہم جنس کی طرف ہمیشہ پرواز کرتا ہے۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ زانی مرد صرف زانیہ عورت کو پسند کرتا ہے۔ اسی طرح زانیہ عورت بھی زانی مرد کو پسند کرتی ہے۔ اے مسلمانو! تم پر یہ بات حرام قرار دی گئی ہے۔ تم ہرگز ایسا نہ کرنا۔ نیز اس بات کو یاد رکھو کہ عداوت و دشمنی سے کسی پر زنا کا الزام نہ لگاؤ۔ اگر کوئی شخص کسی پر تہمت لگائے۔ تو وہ چار عینی شاہد اپنے ساتھ لائے۔ ورنہ تہمت لگانے والے کو ۸۰ کوڑے لگائے جائیں اور اس کے بعد کبھی تاعمر اس کی شہادت قبول نہ کی جائے اور ایسے لوگوں کو فاسق کے نام سے پکارا جائے۔ ہاں جو لوگ توبہ کرلیں اور اس کے بعد محتاط ہو جائیں ان کو تنگ نہ کیا جائے اگر کوئی خاوند اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے اور اس کے پاس شاہد نہ ہوں تو وہ چار دفعہ خدا کی قسم کھائے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں قسم یہ کھائے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو مگر عورت اس کے مقابلہ میں آکر چار دفعہ خدا کی قسم کھائے کہ اس کا خاوند جھوٹا ہے۔ اور پانچویں قسم یہ کھائے کہ اگر وہ سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب نازل ہو تو وہ بھی حد زنا سے بچ جائے گی اس صورت میں خاوند پر بھی کوئی حد نہیں لگے گی۔ مگر میاں بیوی کے درمیان طلاق واقع ہو جائے گی اس قسم کی طلاق کو لعان کہتے ہیں۔ فرماتا ہے کہ یہ حکم سراسر فضل و رحمت کا نشان ہے اور ہمارے تواب و حکیم ہونے کا ثبوت ہے۔ اس سے مطلق کوتاہی نہ ہو۔

ترجمہ آیات ۱۱-۲۱:- اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی (تو تمہارے امور خانہ داری میں فسادات برپا ہو گئے ہوتے) اور خدا توبہ قبول کرنے والا

حکیم ہے۔ بیشک وہ لوگ جنھوں نے (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر) تہمت لگائی وہ بھی تم ہی میں کا ایک گروہ ہے اسے تم اپنے لئے برا نہ سمجھو۔ بلکہ یہ تمہارے لئے اچھا ہی ہے ان میں سے ہر شخص کو جس قدر اس نے حصہ لیا گناہ ہوا اور ان میں سے جس نے سب سے بڑھ کر حصہ لیا اس کو عذاب ہو گا۔ جب تم نے اسے سنا تھا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنے دلوں میں کیوں نیک گمان نہ کیا اور کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو صریح تہمت ہے۔ وہ کیوں چار شاہد اپنی بات کی تصدیق کے لئے نہ لائے۔ تو جب یہ گواہ نہیں لا سکے تو اللہ کے نزدیک یہی جھوٹے ہیں۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور دنیا و آخرت میں اس کی رحمت نہ ہوتی تو جو کچھ تم کر گزرے ہو اس پر تمہیں سخت عذاب ہوتا۔ جس وقت تم اس بات کا اپنی زبانوں پر چرچا کرنے لگے اور اپنے منہ سے ایسی باتیں کہنے لگے جن کا تمہیں کوئی علم ہی نہ تھا اور تم اسے معمولی بات سمجھتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بھاری بات تھی۔ جب تم نے یہ سنا تھا کیوں نہ کہہ دیا ہمیں زیبا نہیں کہ ہم ایسی بات زبان سے نکالیں۔ سبحان اللہ! یہ تو بہتان عظیم ہے (سنو!) خدا تم کو نصیحت کرتا ہے اگر مومن ہو تو دوبارہ ایسی حرکت نہ کرنا اور اللہ اپنے احکام تم کو کھول کھول کر سنا رہا ہے اور اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا اور دانا ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور تم نہیں جانتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تمہیں سخت ترین سزا دی جاتی اور یہ کہ خدا نہایت مہربان اور رحیم ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں ایک مشہور واقعہ کا ذکر ہے جسے افک کے، نام سے پکارتے ہیں۔ افک کہتے ہیں تہمت لگانے کو۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ سے باہر کسی سفر پر جایا کرتے تھے تو اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کو ساتھ لے جایا کرتے تھے ایک دفعہ قرعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام نکلا۔ پردے کا حکم اس وقت نازل ہو چکا تھا۔ جب سفر سے قافلہ واپس آیا تو مدینہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر رات کو مقام کیا۔ صبح سے کچھ پہلے آپ قضائے حاجت کو گئیں۔ واپس آئیں تو قافلہ کوچ کر چکا تھا۔ آپ حیران ہوئیں کہ اب کیا کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے یہ سوچا کہ جب حضور علیہ الصلوۃ

Marfat.com

والسلام کو معلوم ہو گا کہ میں ہودہ میں نہیں ہوں تو وہ تلاش میں یہیں واپس آئیں گے۔ لہذا آپ وہیں بیٹھ گئیں اتنے میں جو شخص جسے اس مطلب کے لئے پیچھے چھوڑا گیا تھا کہ صبح کے وقت گری پڑی اشیاء اور بھولے بھٹکے ساتھیوں کو ساتھ لے کر آئے وہاں آپہنچا اور یہ سمجھ کر کہ آپ کون ہیں سخت افسوس کے عالم میں آپ کو اونٹ پر بٹھالیا۔ نہ آپ نے اس سے کوئی بات کی نہ اس نے آپ سے۔ سیدھے مدینہ منورہ پہنچے یہاں آکر معاملہ عبداللہ بن ابی منافق کو معلوم ہوا تو اس نے اور اس تہمت کو ہوا دینی شروع کی۔

حاصل کلام ایک ماہ تک نہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے التفات کیا نہ تسکین کی کوئی اور صورت پیدا ہوئی حتیٰ کہ ان آیات شریفہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اس بہتان کو دور کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن سابق حضرت عائشہ کی طرف توجہ دینے لگے۔ فرمایا جن لوگوں نے تہمت لگائی ہے وہ بھی تمہاری جماعت میں شامل ہیں۔ اس واقعہ کو تم اپنے لئے برا خیال نہ کرو۔ کیونکہ اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا نہ پہنچے گا۔ یہ تو سراسر بہتری کا سبب بن گیا ہے کیونکہ اس سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تم میں سے کون شخص غیر ذمہ دارانہ اور منافقانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ چنانچہ جس شخص نے اس کی ابتداء کی ہے اس کو سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان بھائی سے بدظنی نہ کریں اور بری بات سنانے والوں کو منہ پر کہہ دیں کہ تم نے بہتان باندھا ہے ہم تمہاری بات سننے کو تیار نہیں۔

ترجمہ آیات ۲۲-۲۷:- مومنو! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلنا اور جو شیطان کے نقش قدم پر چلے گا تو وہ تو بے حیائی اور برے کام ہی کرنے کو کہے گا اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے ایک بھی (اس گناہ سے) پاک نہ ہوتا۔ لیکن خدا جسے چاہتا ہے (اس کی توبہ قبول کر کے) پاک کر دیتا ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے اور تم میں سے وہ لوگ جو صاحب فضل و کشائش ہیں وہ کہیں رشتہ داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھالیں۔ چاہئے کہ وہ ان کو معاف کر دیں اور در گزر سے کام لیں کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ خدا تمہیں بخش دے اور (یاد رکھو) اللہ بخشنے والا مہربان ہے وہ لوگ جو پاکباز بھولی بھالی بے خبر اور

Marfat.com

ایماندار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا و آخرت دونوں میں لعنت ہوگی اور انہیں سخت عذاب ہوگا۔ جس دن ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دیں گے اس دن اللہ ان کو پورا پورا اور ٹھیک بدلہ دے گا اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ واقعی سچا ہے اور ہر بات کو ظاہر کر دینے والا ہے۔ گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں یہ لوگ ان (شریروں) کی باتوں سے بالکل بری ہیں۔ ان کے لئے خدا کی بخشش اور عزت کی روزی ہے۔

شرح:۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتنہ و فساد سے نکالنے کے لئے یہاں جو زریں قاعدہ بیان فرمایا ہے اگر مسلمان اس پر عمل شروع کر دیں تو آج ہی محبت و یک جہتی کی رو ملک میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل جائے اور مسلمان سیاسی اور مذہبی طور پر اس قدر مضبوط ہو جائیں کہ اقوام عالم پھر آج ان سے ڈرنے لگیں۔ مگر مسلمان جب سے قرآن کو چھوڑ چکا ہے وہ اس بات کو بھی بھول گیا ہے کہ اپنے مسلمان بھائی پر تہمت و بہتان باندھنا خدا کے نزدیک ایک سخت گناہ ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ قوم کا کوئی فرد دوسرے سے بے خوف نہیں۔ بھائی بھائی کا دشمن ہے۔ کیونکہ اگر ایک کوتاہ اندیش غیر ذمہ دار اور بد طینت انسان نے کسی نیک بھائی سے متعلق کوئی بے پر کی اڑا دی تو دوسرا جذبہ انتقام سے متاثر ہو کر اسی طرز پر جواب دے گا۔ غیر اسلامی حکومت جس کا منشاء یہی ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ روز بروز ترقی پر ہو کبھی ان کو نہ روکیں گے اور یہ آگ دونوں جانب سے ایسی مشتعل ہوگی کہ پھر کسی کے بجھائے بجھے گی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر مسلمانوں کو جو تنبیہہ کی ہے اسے اپنے فضل عظیم سے تعبیر کیا ہے اور صاف طور پر فرما دیا ہے کہ اگر تم نے فائدہ نہ اٹھایا تو تمہیں سخت نقصان پہنچے گا۔ فرمایا کہ جب تم کوئی جھوٹی اور غیر ذمہ دارانہ بات اپنے منہ سے نکالتے ہو تو تم سمجھتے ہو کہ یہ بڑی ہی معمولی بات ہے حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے۔ تمہیں چاہئے کہ کسی سے متعلق بری بات سننے کے ساتھ ہی اسے بہتان عظیم سے تعبیر کرو۔ یاد رکھو کہ جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لئے دنیا و آخرت دونوں جگہوں میں رسوائی و ذلت کا سامنا ہوگا۔ فرمایا بے حیائی اور غیر پسندیدہ باتوں کو رواج دینا اور ان کی

Marfat.com

اشاعت کرنا شیطانی خصائل میں سے ہے۔ مسلمانو! تم ان سے پرہیز کرو مگر پاکباز' عفت شعار عورتوں پر تہمت لگانا دونوں جہان میں لعنت مول لینے کے مترادف ہے۔ سنو قیامت کے روز انسان کی زبان اس کے ہاتھ' اس کے پاؤں اور اس کے دیگر جوارح تمام گواہی دیں گے کہ وہ دنیا میں یہ کچھ کرتے چلے آئے ہیں اور اس شہادت کے بعد ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا سنو! برے مرد اور بری عورتیں ایک دوسرے سے محبت و پیار رکھتے ہیں۔ اسی طرح نیک عورتیں اور نیک مرد ایک دوسرے کی رفاقت کو پسند کرتے ہیں۔ مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ تم بروں سے قطعی پرہیز کرو۔

ترجمہ آیات ۲۸-۳۴:- اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ جب تک کہ اجازت نہ لو اور گھر والوں کو سلام نہ کر لو۔ یہ بات تمہارے لئے بہت اچھی ہے (یہ حکم تمہیں اس لئے دیا گیا) تاکہ تم اسے یاد رکھو۔ اگر تم گھر میں کسی کو نہ پاؤ۔ تو پھر بھی جب تک اجازت نہ ملے اس کے اندر نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جایئے تو واپس چلے جاؤ۔ تمہارے لئے یہی بات بہتر ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے۔ اس بات میں تمہیں کوئی گناہ نہیں کہ جن گھروں میں کوئی بستا نہ ہو اور تمہارا مال و اسباب ان کے اندر ہو تم ان کے اندر چلے جاؤ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کھلے بندوں کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو۔ مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہی بات ان کے لئے سب سے بہتر ہے (یاد رکھو کہ) جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے واقف ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظروں کو نیچا رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت و آرائش ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو کسی طرح چھپ نہ سکے اور اپنے سینوں پر اوڑھنی اوڑھے رہیں اور سوا اپنے خاوند یا باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوند کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا بہنوں کے بیٹوں یا اپنی رشتہ دار عورتوں یا ان لونڈیوں کے جو ان کے قبضے میں ہوں یا ان خدام کے جو خواہشات سے معریٰ ہوں یا ان بچوں کے جو ہنوز عورتوں کے پردوں کی باتوں سے آگاہ نہیں۔ اپنی زینت و آرائش کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں اور نہ (چلتے وقت) اپنے پاؤں زور سے زمین پر ماریں کہ ان کے پوشیدہ زیوروں کی آواز سنائی دینے لگے اور اے ایمان والو!

تم سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ اور تم میں جو بیوہ عورتیں ہیں ان کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے نیک غلاموں کے بھی اور لونڈیوں کے بھی اگر وہ مفلس ہوں گے تو اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا علم رکھنے والا ہے اور جو لوگ نکاح کی طاقت نہیں رکھتے چاہئے کہ وہ ضبط کریں یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر دے اور جو غلام تم سے مکاتبت کرنا چاہیں اگر تمہیں ان میں نیکی اور صلاحیت معلوم ہو تو ان سے مکاتبت کر لو اور جو مال اللہ نے تم کو بخشا ہے اس میں سے ان کو بھی کچھ دو اور اپنی لونڈیوں کو دنیاوی زندگی کے فوائد کے حصول کے لئے زناکاری پر مجبور نہ کرو۔ جب کہ وہ پاکباز رہنا چاہتی ہیں کہ تم دنیاوی آرام کو طلب کرنے لگو اور جو ان کو مجبور کرے گا تو ان کی بے بسی کے بعد اللہ یقیناً انہیں بخشنے والا اور مہربان ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح احکام نازل کئے ہیں اور ان لوگوں کی مثالیں بیان کی ہیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ڈرنے والوں کے لئے نصیحت ہیں۔

شرح:۔ اس سورۃ کے پہلے رکوع میں زنا کی سزا کا ذکر تھا۔ دوسرے اور تیسرے رکوع میں افک کے واقعہ کو بیان فرمایا اور اس سے جو چند در چند مسائل نکلے ان کی اہمیت کو جتایا۔ اس رکوع میں تہذیب و تمدن کے چند قواعد بیان فرمائے ہیں۔ افسوس مسلمانوں نے ایک ایک کر کے ان سب قاعدوں سے منہ پھیر رکھا ہے اور پھر بھی مسلمان کہلاتے ہیں۔ اے مسلمانو! جب کسی کے گھر جاؤ تو جب تک اندر اطلاع نہ کر دو مکان کے اندر داخل نہ ہو اگر اندر سے آواز نہ آئے تو ہرگز اندر نہ جاؤ اور اگر آواز آئے کہ جس سے آپ کو ملنا ہے وہ یہاں نہیں ہیں تو چاہئے کہ تم الٹے پاؤں واپس آ جاؤ۔ ہاں ایسے مکانوں میں بلا اطلاع داخل ہونا منع نہیں جس میں تمہارا مال و متاع ہو۔ اس حکم کے دینے سے مقصد صرف یہ ہے کہ تم عورتوں کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھو تاکہ نیک چلن اور پارسا رہ سکو اسی طرح مومن عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور عفت و پاکدامنی کا خیال رکھیں۔ اپنی زیب و زینت اور ہار سنگار کو ظاہر نہ کریں۔ کیونکہ تمام خرابیوں کا باعث صرف یہی ایک امر ہے عورت اپنی زیب و زینت صرف اپنے خاوند، اپنے باپ، اپنے سسر، اپنی اولاد، اپنے بھائی، اپنے بھتیجے اور اپنی ملازمہ کو دکھا سکتی ہے۔ برصغیر میں پردے کے سلسلے نے آج کل بہت خرابی پیدا کر رکھی ہے ان آیات

Marfat.com

کریمہ میں پردے کی تفصیلات کا تو ہر گز ذکر نہیں صرف اصولی باتیں بتا دی گئی ہیں تفاصیل میں جانا ہمارا کام ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں لوگ اشارہ پاتے ہی متنبہ ہو جایا کرتے تھے اور پوری احتیاط برت لیا کرتے تھے چنانچہ اس مختصر سے حکم کے بعد صحابہ میں پردہ کا اہتمام ہو گیا کہ کسی خرابی کا اندیشہ باقی نہ رہا اور نہ اس زمانے کے کوائف ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی اور بد چلنی کے امراض پائے جاتے تھے مگر جب مسلمان ہندوستان میں آئے تو یہاں حالات دگرگوں تھے ہندوؤں میں مل جل کر رہنا تھا وہ انتہائی درجے کے بے غیرت بے شرم واقع ہوئے ہیں پس غیرت مند مسلمانوں نے عورتوں کو قرآن پاک کے اس حکم کے ماتحت ذرا زیادہ سختی سے پردہ میں رکھنا چاہا تاکہ ہندو عورتوں کی دیکھا دیکھی ان میں وہ مسموم جراثیم اثر نہ کر جائیں ایک عرصہ تک ہندوستان میں مسلمان عورت نہایت اطمینان اور خوشی سے پردہ کی چار دیواری میں وقت گزارتی رہی مگر اب ہندو عورت کے ساتھ انگریز عورت نے مل کر مسلمان عورت کی ذہنیت کو بھی تبدیل کر دیا انگریزی تعلیم کے اثر، مذہب سے ناواقفیت، دولت مندی کا نشہ اور مغرب کی اندھی تقلید نے یکبارگی حملہ کر کے مسلمان عورت و مرد کی عقل پر پردہ ڈال دیا وہ بھی اب بے حجابانہ اور آزادانہ زندگی گزارنے کی متمنی ہیں نتیجہ ظاہر ہے جو خرابیاں ہندوؤں اور انگریزوں میں تھیں وہ مسلمانوں میں بھی پیدا ہو رہی ہیں لہٰذا حساس مسلمانوں کو میدان میں آنا چاہئے اور ایسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں جس سے مسلمان عورت پردے سے باہر نہ آئے اور مرد اوباش اور بے حیا نہ ہونے پائیں فرمایا کہ عورتوں کو چاہئے کہ وہ پردے کے معاملہ میں یہاں تک احتیاط برتیں کہ اگر انہوں نے زیور پہن رکھا ہے تو اس کی آواز نہ پیدا ہونے دیں فرمایا مسلمانو! ہر وقت اپنے پیش نظر مقاصد عالیہ کو رکھو اور مجھ سے ڈرتے رہو تاکہ دونوں جہانوں میں نجات پاؤ اور اس بات کا ضرور خیال رکھو کہ تم میں سے جو مرد مجرد ہیں اور شادی کے قابل ہیں ان کی شادی کر دو شادی کے لئے روپے پیسے کا خیال مت کرو اگر تم غریب ہو اور ڈرتے ہو کہ عیالداری کے اخراجات پورے نہ کر سکو گے تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ رزاق اللہ ہے سب کا روزی رساں ہے جو تمہیں کھانے کو دیتا ہے وہ تمہاری بیوی اور بال بچوں کو بھی دے گا۔ ہاں جن کو رشتہ میسر نہ آئے انہیں چاہئے کہ پاکدامنی سے زندگی گزاریں اور کسی خرابی میں نہ پڑیں تا آنکہ انہیں رشتہ مل

معنی کرتے چلے آئے ہیں۔ اکثر صوفیائے کرام نے اسے اپنے رنگ میں رنگا ہے یہاں سمجھ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک عام فہم مثال کے ذریعے انسان کو سمجھایا ہے کہ خداوند تعالیٰ سراسر نور ہے اگر انسان اس نور کی طرف آنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ خدائے تعالیٰ کے احکام و علم کے سامنے سرنگون ہو جائے اور اپنی بے بسی' بے کسی اور بے مائیگی کا اعتراف کرتے ہوئے پوری طرح فرمانبردار بن کر رہے اور تکبر و غرور کو اپنے پاس تک نہ پھٹکنے دے فرمایا میرے نور کی مثال ایسے چراغ کی ہے جو شیشہ میں رکھا ہو اور شیشہ کسی طاق میں ہو اور چراغ زیتون کے تیل سے روشن کیا گیا ہو اور ایسا صاف ہو کہ آگ دیکھتے ہی جل اٹھے اور زیتون بھی ایسا کہ نہ شرقی ہو کر صبح ہی کے وقت اس پر آفتاب کی شعاع پڑیں پچھلے وقت سورج کی کرنیں اس تک نہ پہنچ سکیں اور نہ غربی ہو کہ شام کے وقت ہی اس پر دھوپ پڑتی ہو کیونکہ ایسا درخت کچا ہوتا ہے اس کا تیل بھی عمدہ نہیں ہوتا بخلاف اس کے کہ اگر درخت کسی میدان میں یا بلندی پر ہو تو وہ خوب تناور اور پختہ ہوتا ہے اس کا تیل بھی عمدہ ہوتا ہے مقصود اس سے صرف یہ ہے کہ ایسا چراغ سب چراغوں سے زیادہ روشن ہوگا اور اپنے تمام ماحول کو منور و روشن کر دے گا فرماتا ہے کہ میں اپنا یہ نور صرف اسی کو دکھاتا ہوں جو اس کا مستحق ہوتا ہے اور یہ مثالیں اس واسطے بیان کرتا ہوں کہ تم ان مسائل کو باسانی سمجھ لو سنو میرا نور ایسے گھروں میں اجالا کرتا ہے جن میں صبح و شام میرا نام لیا جائے اور میری عبادت کی جائے اور ایسے لوگوں کے دل اس سے منور ہوتے ہیں۔ جن کو میری عبادت سے دنیا کی کوئی چیز روک نہیں سکتی وہ تجارت کی مصروفیتوں میں پھنس کر میری عبادت نہیں چھوڑتے' نماز قائم کرتے' زکوٰۃ ادا کرتے اور اس دن سے خوف کھاتے ہیں جب دہشت کے مارے دل پھڑک اٹھیں گے اور آنکھیں پتھرا جائیں گی یہ لوگ محض اس خیال سے نیک عمل کو اپنا طریق کار بناتے ہیں کہ میں ان سے خوش ہو جاؤں اور اپنے فضل سے ان کے اعمال کا بدلہ دوں اور انعامات سے ان کو سرفراز کروں ارشاد ہوتا ہے کہ اس کے مقابلہ میں وہ لوگ جو مجھے ماننے سے انکار کرتے ہیں ان کی تمام مساعی اور تمام تگ و دو رائیگاں جاتی ہے وہ فریب سراب میں زندگیاں بسر کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ مفید اور نیک کام کرتے ہیں حالانکہ ان کے افعال بالکل بے نتیجہ ہوتے ہیں وہ جہالت کے اندھیروں میں اس طرح پھنسے ہوئے ہیں جس طرح دریا کی لہریں گہرے

Marfat.com

کے لئے گھروں سے) نکل کھڑے ہوں گے ان سے کہہ دیجئے قسمیں مت کھاؤ فرمانبرداری تو خود ہی ظاہر ہو جاتی ہے جو کچھ تم کرتے ہو اللہ سب سے واقف ہے کہہ دیجئے کہ لوگو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر منہ پھیر لو گے تو ان کے ذمے تو (تبلیغ کا) بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے ذمہ دار ہو اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور پر پیغام حق کو پہنچا دینا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ انہیں اسی طرح دنیا کی خلافت عطا کرے گا جس طرح اس نے لوگوں کو خلافت عطا کی تھی جو ان سے پہلے تھے اور جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اسے ان کے لئے پائیدار کر دے گا اور خوف و ہراس کے بعد ان کو امن و راحت سے تبدیل کردیگا وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد وطیرۂ کفر اختیار کرے تو ایسے لوگ نافرمان ہیں اور (اے مسلمانو!) نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ یہ نہ سمجھو کہ کافر (ہمیں) زمین میں مغلوب کردیں گے اور (یاد رکھو کہ) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری بازگشت ہے۔

شرح:۔ اس رکوع کا مضمون نہایت شاندار اور مسلمانوں کے لئے بڑا امید افزا ہے۔ اس میں سچے مسلمانوں کے اوصاف بیان فرمائے ہیں اور ان سے وعدہ کیا ہے کہ اگر تمہارے اندر یہ اوصاف پیدا ہو گئے تو دنیا میں بادشاہی اور آخرت میں راحت کی زندگی تمہیں عطا کی جائے گی۔

فرماتا ہے سنو کہ ایک مسلمان اور مومن کی یہ شان ہے کہ جب اس کو اللہ اور رسول کا حکم سنایا جائے حکم مانے اور اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرے فرمایا یہی وہ لوگ ہوں گے جو دنیا و آخرت میں ہمارے مقبول ہوں گے پھر بطور تاکید اسی مضمون کو دہراتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ اور اس کی نافرمانی سے ڈرے وہی فائز المرام ہو گا اور وہ لوگ جو بہانے تلاش کرتے ہیں ان کو یہ چالبازی کوئی فائدہ نہیں دے سکتی کیونکہ جو کچھ وہ کرتے ہیں مجھ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا اس کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ تمام اقوام عالم کو کہہ دیجئے کہ وہ میرے احکام مانیں اور آپ کی فرمانبرداری کریں پھر بھی اگر انہوں نے روگردانی کی تو

Marfat.com

انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ نبی صرف اس حد تک ذمہ دار ہے جس حد تک تبلیغ احکام کا تعلق ہے لوگوں کا فرض ہے کہ وہ سننے کے بعد ان احکام پر عمل پیرا ہوں اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو اس کی ذمہ داری ان پر ہوگی اور اس کے برے نتائج کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا اگر انہوں نے مان لیا تو پھر وہ سیدھی راہ پالیں گے اور ہلاکت سے بچ جائیں گے انسان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے رسول کا فرض اسی قدر ہے کہ لوگوں کو پوری طرح ہمارے احکام سے مطلع کر دے اس کے سوا اس پر کوئی ذمہ داری نہیں عائد ہوتی پھر جو لوگ میرے احکام پر عمل پیرا ہو جائیں ان سے میرا وعدہ ہے کہ دنیا کی حکومت و بادشاہی سے ان کو سرفراز کیا جائے گا نیز ان کے دلوں سے خوف و ہراس کو نکال کر ان کو اطمینان و امن کی نعمت سے مالا مال کیا جائے گا۔ اس اطمینان و امن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ لوگ صرف میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے اور اگر کبھی ایسا ہو گیا کہ اس جماعت میں بھی خرابیاں پیدا ہونے لگیں اور کفر و شرک سے ملوث ہونے لگے تو ان لوگوں کو فاسق قرار دیا جائے گا سو تمہیں چاہئے کہ نماز باقاعدگی سے پڑھو' زکوۃ ادا کرو اور رسول کی پوری پوری فرمانبرداری کرو تاکہ ہمیشہ تم پر نظر ترحم رہے ساتھ تمہیں اس بات پر بھی نظر رکھنی چاہئے کہ منکرین و مشرکین تمہیں ہرگز ہرا نہیں سکیں گے وہ اس دنیا میں بھی ذلیل ہو کر رہیں گے اور آخرت میں بھی آتش دوزخ کا ایندھن بنیں گے جو بدترین ٹھکانا ہے۔

ترجمہ آیات ۵۸-۶۱:- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو چاہئے کہ تمہارے لونڈی' غلام (اور نوکر چاکر) جو تمہارے قبضہ میں ہیں نیز وہ جو تم میں ابھی سن بلوغت کو نہیں پہنچے تمہارے پاس آنے سے پہلے تین اوقات میں اجازت طلب کر لیا کریں۔ نماز فجر سے پہلے اور دوپہر کے وقت جبکہ تم اپنے کپڑے اتار کر آرام کیا کرتے ہو اور عشاء کی نماز کے بعد تمہارے لئے یہ تین وقت پردے کے ہیں ان اوقات کے سوا (ان کے بے اجازت آنے جانے میں) نہ تمہیں کچھ گناہ ہے نہ انہیں۔ کہ تم (کام کاج کے لئے) ایک دوسرے کے پاس آیا جایا کرتے ہو اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے اور جب تمہارے لڑکے سن بلوغ کو پہنچ جائیں تو چاہئے کہ وہ بھی اسی طرح اجازت طلب کیا کریں جس طرح ان سے اگلے لوگ اجازت لیتے

Marfat.com

آئے ہیں اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام وضاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا اور حکمت والا ہے اور بڑی بوڑھی عورتیں جن کو نکاح کی آرزو نہیں رہی اگر اپنے (غیر ضروری) کپڑے نہ پہنے رہیں تو انہیں کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ اپنی زینت کے مقامات کو ظاہر نہ کریں اور اگر اس سے بھی بچیں تو ان کے لئے بہت بہتر ہے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ نہ اندھے کے لئے کچھ مضائقہ ہے نہ لنگڑے لولے اور بیمار کے لئے (کوئی مضائقہ کی بات ہے) نہ خود تمہیں (کوئی رکاوٹ ہے) کہ تم اپنے گھروں سے یا اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھروں سے کھانا کھاؤ یا اپنے بھائیوں کے گھروں سے یا بہنوں کے گھروں سے (ماحضر تناول کرو) یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا پھوپھیوں کے گھروں سے یا اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا ان گھروں سے جن کی چابیاں تمہارے قبضہ میں ہوں۔ یا اپنے دوستوں کے گھروں سے (کھانا کھالو) اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاتے ہو یا جدا جدا اور جب گھروں میں جاؤ تو اپنے لوگوں پر سلام کر لیا کرو یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاک تحفہ ہے۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنے احکام کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔

شرح:۔ اس رکوع میں سلسلہ بیان پھر انہیں قواعد کی طرف لوٹ کر گیا ہے جن سے سورۃ کا آغاز ہوا تھا ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ شرم و حیا سے اس قدر کام لیں کہ بلا اطلاع ان کے ملازم اور چھوٹے نابالغ بچے بھی ان کے پاس نہ آئیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ انسان اپنے گھر میں کپڑے وغیرہ کا خاص خیال رکھ کر نہ پڑا ہو فرمایا کہ بالخصوص تین اوقات میں یعنی قبل از فجر، بوقت دوپہر اور بعد از نماز عشاء کوئی شخص کسی کے پاس نہ جائے جب تک آواز دیکر اندر داخل ہونے کی اجازت حاصل نہ کرلے فرمایا اگر ان تین اوقات کے بعد ملازمین اور نابالغ بچے بلا اطلاع تمہارے پاس آجایا کریں تو کوئی حرج کی بات نہیں یاد رکھو کہ یہ احکام فوائد و حکمت سے خالی نہیں ہیں اور مجھے ہربات کا علم اور ہربات کی حکمت معلوم ہے اور جب یہ نابالغ بچے سن بلوغت کو پہنچ جائیں تو ان پر بھی فرض عائد ہو جائے گا کہ بلا اطلاع کبھی اندر داخل نہ ہوا کریں۔ ارشاد ہوا کہ ہم نے پردہ و تہذیب کے یہ احکام اس لئے نازل کئے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو کئی ایسی خرابیوں میں پڑ جاؤ گے جو تمہاری حیات قومی اور اخلاقی زندگی کے لئے سم قاتل

Marfat.com

کا حکم رکھیں گی یاد رکھو کہ ہمارا کوئی حکم حکمت و موعظت سے خالی نہیں ہوتا یہاں بھی ارشاد فرمایا کہ وہ عورتیں جن کے خاوند فوت ہو گئے ہیں اور وہ دوسری شادی نہیں چاہتیں یا جنہوں نے شادی کا مطلق خیال ہی چھوڑ رکھا ہے اور گھروں میں بیٹھی ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اس قسم کا لباس پہنیں جس سے ان کی زینت کا پتہ نہ چلے وہ خوبصورت بن کر نہ رہیں تاکہ انسانی جذبات کو انگیخت نہ ہو اور نفس کی سرکشی سے بچی رہیں اس کے بعد فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کھانے پینے کے معاملے میں غرباء اور مساکین اور اقربا کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ایک جگہ مل کر کھانے پینے میں غربت و امارت کے امتیازات سے بالاتر ہو کر متحدہ قومیت اور اسلامی برادری کا ثبوت دیں۔

فرمایا خواہ ایک جگہ اکٹھے مل کر کھانا کھاؤ یا الگ الگ بیٹھ کر کھاؤ حرج نہیں مگر باہمی محبت کا ثبوت جس طرح بن پڑے ضرور دینا چاہئے فرمایا اس بات کو معمولی مت خیال کرو اس میں تمہارے لئے کئی مفید باتیں ہیں ہم جانتے ہیں کہ تم اس حکم کی تہ تک پہنچو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ ارشاد ہوتا ہے کہ جب کسی کے گھر جاؤ یا کسی مسلمان بھائی سے ملو تو اسے السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ کہو جس کے معنی یہ ہیں کہ اے بھائی یا بھائیو میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تم سلامت رہو اور آفات سماوی وارضی سے محفوظ رہو تم پر خدا کی رحمتیں ہوں اور صد ہزار برکتیں۔ دیکھو یہ وہ طریق کار ہے جس سے مسلمان کو ہرگز گریز نہیں کرنا چاہئے ورنہ اس کی قومیت ختم ہو کر رہ جائے گی۔

ترجمہ آیات ۶۲-۶۴:- (سچے) مومن تو بس وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب ان کے پاس کسی ایسے موقعہ پر جمع ہوتے ہیں جو جمع ہونے کا ہے تو ان سے پوچھے بغیر نہیں جاتے (اے پیغمبر!) جو لوگ آپ سے اجازت طلب کر کے جاتے ہیں وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں سو جب وہ اپنے کسی کام کے لئے آپ سے اجازت طلب کریں تو ان میں سے جسے آپ چاہیں اجازت دیں اور اللہ سے ان کے لئے مغفرت کی دعا کیجئے بیشک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ تم رسول کو بلانا یوں نہ سمجھو، جس طرح تم اپنے میں سے کسی کو بلاتے ہو یقیناً اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے آنکھ بچا کر کھسک جاتے ہیں۔ تو وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر کوئی مصیبت آنازل ہو یا ان پر

Marfat.com

دردناک عذاب آجائے۔ خبردار! زمین اور آسمان کی تمام کائنات صرف اللہ ہی کے لئے ہے وہ خوب جانتا ہے کہ تمہاری روش کیا ہے اور جس دن لوٹ کر اس کے پاس جاؤ گے وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے اور اللہ کو ہربات کا علم ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہ آداب سکھائے ہیں جن کا نبی اور امتیوں کے درمیان ملحوظ رکھنا اشد ضروری ہے اور یہی ایک مرید کو اپنے مرشد اور طالب دین کو علماء کی مجلس میں ملحوظ رکھنے چاہئیں۔ فرمایا کہ جب تم نبی کے پاس کسی کام کے لئے حاضر ہو تو تمہیں چاہئے کہ جب تک اجازت حاصل نہ کرلو واپس نہ آؤ کیونکہ یہ ایک بڑی گستاخی ہے کہ صدر مجلس کی اجازت کے بغیر مجلس سے کوئی شخص اٹھ کر چلا آئے ادھر صدر مجلس کو ارشاد فرمایا کہ جب تم سے کوئی شخص اجازت طلب کرے تو چاہئے کہ تم اسے اجازت دیدو اور ان کے لئے دعا کرو کہ خدا ان کے گناہوں کو بخشے۔ فرمایا مسلمانو! جب تمہیں رسول خدا سے کچھ کام ہو تو آپ کو عام لوگوں کی طرح آوازیں دیکر نہ پکارا کرو بلکہ خاموش بیٹھ کر انتظار کرو۔ اور ادب کا پورا پورا لحاظ رکھو اگر تم سے کوئی ایسا فعل صادر ہوا جو آپ کی ناراضگی کا باعث ہو تو تمہارے عمل اکارت جائیں گے۔

تم میں سے جو لوگ چوری چھپے مجلس سے نکل جاتے ہیں وہ خواہ لوگوں کی نظروں سے او جھل ہو جائیں مگر خدا سے چھپ کر کہیں نہیں جا سکتے لہٰذا تمہیں چاہئے کہ خدا سے خوف کھاؤ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس گستاخی کے عوض تم پر کوئی آسمانی عذاب آ نازل ہو۔ دیکھو خدا کی بادشاہی زمین و آسمان پر حاوی ہے وہ جانتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تم خدا سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ جب اس حیات دنیا کے بعد خدا کے روبرو حاضر ہو گے تو وہ تمہیں تمہارے اعمال سے آگاہ کرے گا اور برائیوں کی سزا دے گا وہ ہر بات سے واقف ہے۔

(۱۰۳) سورۃ الحج (۲۲)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھتر آیات مبارکہ اور دس رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا

Marfat.com

ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- اے لوگو! اپنے رب (کی نافرمانی) سے ڈرو (یاد رکھو کہ)
قیامت کا زلزلہ بلاشبہ ایک بڑی شے ہے۔ جس دن تم اسے دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے
والی (ماں) اپنی اولاد کو بھول جائے گی جن کو اس نے (پیار سے) دودھ پلایا ہے اور ہر حمل
والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو مدہوش دیکھے گا اور در حقیقت وہ مدہوش نہ ہوں
گے لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے معاملے میں علم
کے بغیر جھگڑتے اور ہر سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔ جس کے بارے میں لکھ دیا
گیا ہے کہ جو اسے دوست رکھے گا وہ اسے ضرور گمراہ کرے گا اور دوزخ کے عذاب کی
طرف اس کی رہنمائی کرے گا۔ اے لوگو! اگر تم کو دوبارہ زندہ ہو کر اٹھ کھڑا ہونے میں
کوئی شک ہو تو یاد رکھو کہ ہم نے تم کو (ابتدا میں بھی تو) مٹی سے پیدا کیا تھا پھر نطفہ بنا کر
پھر لوتھڑے سے پھر بوٹی سے کوئی پورا اور کوئی ناتمام تاکہ تم پر (اپنی قدرتوں کو) واضح
کریں اور رحم میں جسے ہم چاہتے ہیں ایک مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچہ بنا
کر نکالتے ہیں۔ پھر یہاں تک کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور کچھ تم میں سے (جوانی سے پہلے)
مرجاتے ہیں اور کچھ تم میں سے بدترین عمر تک لوٹائے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ
جاننے بوجھنے کے بعد بھی کچھ نہیں جانتے اور تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک پڑی ہے پھر جب
ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ ترو تازہ ہو جاتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر طرح کی خوشنما
چیزیں اگاتی ہے۔ یہ سب اس لئے ہے کہ خدا ہی برحق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرتا
ہے اور یہ کہ وہ ہر بات پر قادر ہے اور یہ کہ قیامت (یقیناً) آنے والی ہے جس میں کچھ
شک نہیں اور یہ کہ اللہ ان لوگوں کو جو قبروں میں ہیں زندہ کر کے اٹھا کھڑا کرے گا اور
بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ کے معاملے میں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب
روشن کے جھگڑتے ہیں۔ تکبر سے گردن موڑے ہوئے تاکہ (لوگوں کو) اللہ کے رستے
سے گمراہ کردیں ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم انہیں عذاب
آتش کا مزہ چکھائیں گے یہ ان اعمال کی سزا ہے جو تو نے آگے بھیجے تھے اور خدا اپنے
بندوں پر ہرگز ظلم کرنے کا نہیں۔

شرح:- سورہ انبیا میں چند انبیائے کرام کا ذکر ہوا تھا اور بتایا گیا تھا کہ ان انبیائے

Marfat.com

کرام اور ان کا اتباع کرنے والے لوگوں نے ہماری فرمانبرداری کرکے زندگی کا مقصد پایا اور آخرت میں بلند مقامات حاصل کئے۔ اس سورت میں قیامت کے دن کا عبرتناک نقشہ کھینچا ہے اور لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ اگر تم بھی اس دن کی سختی سے بچنا چاہو تو دنیا میں اپنی زندگیاں ہمارے احکام کے مطابق بسر کرو فرمایا کہ لوگو! ہماری نافرمانی سے ڈرو۔ یاد رکھو کہ قیامت کا جھٹکا ایک ہولناک چیز ہے اس کی شدت کا یہ عالم ہے کہ دودھ پلانے والی عورت باوجود اپنی تمام محبت کے جو اسے اپنے عزیز بچوں سے ہوتی ہے اس دن اسے بھول جائے گی اور آپا دھاپی سی پڑ جائے گی دہشت کے مارے عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور ہر شخص مدہوش سا نظر آئے گا۔ پس تمہیں چاہئے کہ اللہ کے عذاب سے ڈرو اور اس کے معاملہ میں بغیر علم کے لوگوں سے مباحثہ و مناظرہ نہ کرو اور اس معاملہ میں ہر ایک کی بات پر کان نہ دھر لیا کرو کیونکہ اس طرح انسان اکثر غلط روش پر چل کر گمراہ ہو جاتا ہے فرمایا کہ اے انسان! تو اپنی پیدائش پر غور کر اور دیکھ کہ تیری اصل مٹی سے ہے اور پھر کئی مدارج سے گزر کر تو کہیں پوری انسانی شکل اختیار کرتا ہے کبھی ماں کے رحم میں نشوونما پا رہا ہے اور کبھی طفولیت کی منزلیں طے کر رہا ہے کبھی جوانی کے نشہ میں سرشار ہے اور کبھی بڑھاپے کی مصیبتوں میں مبتلا ہے۔ زمین کو دیکھو کہ جب یہ بالکل خشک ہو جاتی ہے تو ہم اس پر مینہ برسا کر اسے تر و تازہ کر دیتے ہیں اور اس میں مختلف قسم کی خوشنما جڑی بوٹیاں اگاتے ہیں۔ پھر کیا یہ ممکن نہیں کہ تمہیں بھی مار دینے کے بعد ہم اسی طرح دوبارہ زندہ کر دیں؟ یاد رکھو کہ ہمیں ہر ایک چیز پر قدرت تامہ اور اختیار کامل حاصل ہے۔ لہٰذا جس طرح ہم نے دنیا کو پیدا کیا ہے اسی طرح ہم قیامت برپا کریں گے اور ضرور کریں گے اور ہر شخص کو قبر سے اٹھا کر حساب کتاب کے لئے ہمارے روبرو پیش کیا جائے گا۔ اب وہ لوگ جنہوں نے بدون علم محض ہٹ دھرمی کی بنا پر ہمارے احکام کو ماننے سے انکار کر دیا اور انہیں پس پشت ڈال دیا ہوگا اور اپنی طاقت کے نشہ و غرور میں اوروں کو بھی فرمانبرداری کی راہ چلنے سے منع کر دیا ہوگا وہ دنیا میں ذلیل اور رسوا ہونے کے علاوہ قیامت کے دن بھی جہنم کی آتش سوزاں کا عذاب سہیں گے مگر ہاں، کسی پر ظلم نہ ہوگا۔

ترجمہ آیات ۱۱-۲۱:- اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کی عبادت شک و تردد سے کرتے ہیں (ایسے آدمی کو) اگر فائدہ پہنچے تو وہ مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر کسی

Marfat.com

آزمائش میں پڑ جائے تو منہ کے بل لوٹ جاتا ہے اس نے دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی ضائع کی یہی تو صریح نقصان ہے۔ یہ اللہ کو چھوڑ کر اس کو پکارتا ہے جو نہ اسے نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے یہی تو انتہا درجہ کی گمراہی ہے۔ ایسے شخص کو پکارتا ہے جس کا نقصان اس کے نفع سے نزدیک تر ہے برا ہی آقا ہے اور برا ہی رفیق۔ بیشک خدا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں بلاشبہ اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے پیغمبر کی مدد نہیں کرے گا اسے چاہئے کہ آسمان تک ایک رسی کھینچ لے جائے پھر اس کو ادھر سے کاٹ ڈالے پھر دیکھے کہ آیا اس کی یہ تدبیر اس کے غصے کو دور کرتی ہے اور اسی طرح ہم نے قرآن کو کھلی اور واضح آیات کی شکل میں نازل کیا ہے اور جس کو خدا چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے جو لوگ مومن ہیں اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور آتش پرست اور مشرک خدا ان میں قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔ بے شک اللہ ہر چیز سے آگاہ ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ کے سامنے آسمان اور زمین کی کل کائنات اور سورج' چاند' ستارے' پہاڑ' درخت' چارپائے اور بہت سے انسان سجدہ بجا لاتے ہیں اور بہتوں پر عذاب کا آنا لازم ہو چکا ہے اور جس کو اللہ ذلیل کرے اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں بلاشبہ اللہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ دو مخالف فریق ہیں جو اپنے پروردگار کے معاملہ میں جھگڑتے ہیں ان کے لئے جنہوں نے وطیرۂ کفر اختیار کیا ہے آگ کے کپڑے قطع کئے جائیں گے (اور) ان کے سروں کے اوپر سے کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا اس سے ان کی انتڑیاں اور کھال گل جائے گی اور ان کے لئے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے جب گھٹ کر وہاں سے نکلنا چاہیں گے تو پھر اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور (کہا جائے گا کہ) آتش سوزاں کا عذاب چکھو۔

شرح: — اسلام کی تعلیمات جب لوگوں کو معلوم ہوئیں تو بعض نے ابتدا میں شدت سے مخالفت کی ایسے لوگوں کو گزشتہ رکوع میں تنبیہہ کی گئی ہے۔ عذاب نافرمانی سے ڈرایا گیا ہے اور فرمانبرداری کے خوشگوار نتائج سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اس رکوع میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو ایمان تو لے آئے مگر ان کے دلوں میں اسلام کی تعلیم نے اثر نہ کیا کہنے کو تو وہ مسلمان تھے مگر اپنا قبلہ حاجات اسلام کی تعلیمات کے مطابق خدا ہی کو نہ مانتے تھے بلکہ

Marfat.com

بتوں اور کاہنوں سے سفارش کرانا بھی ضروری سمجھتے تھے۔ یعنی مسلمان بھی تھے اور بتوں کے استھانوں پر حاضر ہونا بھی ضروری خیال کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کے متعلق اس رکوع میں فرمایا گیا کہ یہ لوگ خدا کی عبادت شک کے عالم میں کرتے ہیں اگر کبھی فائدہ پہنچے تو خوشیاں منانے لگتے ہیں اور اگر تکلیف پہنچے تو منہ پھیر لیتے اور سب ذمہ داری اسلام کے سر تھوپنے لگتے ہیں۔ فرمایا یہی بات ان کے لئے سب سے بڑے نقصان کا باعث ہوگی ارشاد ہوتا ہے کہ ان کی یہ حالت اس لئے ہے کہ یہ مخلصانہ طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت تو کرتے نہیں اور ان کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جن سے نہ ان کو نفع پہنچ سکتا ہے نہ نقصان بلکہ ان کا نقصان نفع سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ یہی صریح گمراہی ہے جو ان کا ستیاناس کرکے رکھ دیتی ہے۔ فرمایا مسلمان ہونے سے چاہئے تھا کہ یہ خدائے احکم الحاکمین کو اپنا مالک بنا دیتے اور اسی سے مانگتے اور موحدین کے زمرے میں شامل ہوتے مگر انہوں نے اسے چھوڑ کر نہایت ہی برا رویہ اختیار کر رکھا ہے اگر یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ خدا ان کی مدد نہیں کرسکتا ان کو اولاد نہیں دے سکتا ان کی حاجات کو پورا نہیں کرسکتا تو انہیں چاہئے کہ پھانسی پر لٹک جائیں۔ کیونکہ جب خدا جو خالق الکل ہے وہ حاجات انسانی کو پورا نہیں کرسکتا تو کون ہو سکتا ہے جو اس کی حاجات کو پورا کرے باقی رہا سابقہ امم کا طریق کار۔ سو اس کو تم حجت نہ پکڑو کیونکہ ان کے باہمی اختلافات کا فیصلہ قیامت ہی کو ہو سکتا ہے اب تم چاہئے کچھ بھی کہو ایک فریق مانے گا تو دوسرا انکار کردے گا سوا اس کا کیا فائدہ! تم اپنا کام کیئے جاؤ اور دیکھو کہ سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، پرندے، درندے اور اکثر انسان بھی ہمارے سامنے سربسجود رہتے ہیں۔ اور ہمارے قانون کو بہر حال تسلیم کرتے ہیں پس تم ان کی مثال پیش نظر رکھو ان کو نہ دیکھو جن کے حق میں ہمارا عذاب واجب ہو چکا ہے یہ ہمارے ہاں ذلیل ہو چکے ہیں۔ اب ان کو عزت بخشنے والا کون ہے۔ ارشاد ہوا کہ وہ لوگ جو ہماری تعلیمات کے معاملہ میں ایک دوسرے سے جھگڑتے رہتے ہیں ان میں سے مخالفت کرنے والے گروہ کو اخروی زندگی میں آتش سوزاں کا لباس پہنایا جائے گا اور ان کے سروں پر ابلتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو ان کے جسموں اور انتڑیوں کو جھلس دے گا۔ اور پھر اوپر سے ان کو لوہے کے ہتھوڑوں سے کوٹا جائے گا اس حالت میں وہ ہزار چاہیں گے کہ کسی طرح یہاں سے نکل کھڑے ہوں مگر ہر بار ان کو اسی حالت میں پھر لوٹا دیا جائے

Marfat.com

گا اور کہا جائے گا کہ اسی عذاب سے تمہیں ڈرایا جا رہا تھا اور تم پرواہ نہ کرتے تھے اب اس کا مزہ چکھو۔

ترجمہ آیات ۲۲-۲۵:- بیشک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور عمل نیک کر گئے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ وہاں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہو گا اور کلام پاک کی ان کو ہدایت کی گئی اور خدائے حمید کی راہ بتائی گئی۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے وطیرۂ کفر اختیار کیا اور جو اللہ کی راہ اور مسجد حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے سب لوگوں کے لئے یکساں (عبادت گاہ) بنایا ہے خواہ اس میں رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے ہوں اور جو اس میں ظلم سے کجروی اختیار کرنا چاہے ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

شرح:- مگروہ فریق جو ہماری تعلیمات پر کاربند تھا اور دوسروں کو فرمانبرداری کی ترغیب دیتا تھا وہ عیش و عشرت اور راحت و آرام کی زندگی بسر کرے گا بہترین لباس پہنے گا اور بہترین خوراک کھانے کو انہیں میسر ہوگی۔ ان انعامات کا استحقاق صرف انہیں لوگوں کو پہنچے گا جو دنیا میں نیک کام کرتے رہے اور راہ ہدایت پر گامزن رہے مگر منکرین جنہوں نے لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا اور ظلم و بے دینی کی راہوں پر چلے یقیناً" دردناک عذاب کا مزہ چکھیں گے۔

ترجمہ آیات ۲۶-۳۳:- اور جب ہم نے ابراہیم کے لئے خانہ کعبہ کی جگہ مقرر کر دی (اور حکم دیا) کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کیلئے پاک رکھنا اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو کہ تمہارے پاس پاپیادہ اور پتلے دبلے اونٹوں پر سوار ہو کر دور دراز رستوں سے چلے آئیں گے۔ تاکہ وہ اپنے فوائد کے لئے آموجود ہوں اور مقررہ ایام میں (ذبح کے وقت) چوپایوں پر اللہ کے نام لیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دیئے ہیں پھر ان میں سے خود بھی کھاؤ اور مصیبت زدہ فقیر کو بھی کھلاؤ پھر چاہئے کہ لوگ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اس خانہ قدیم کا طواف کریں یہ اور جو اللہ کے شعائر کا احترام کرے گا تو یہ اس کے حق میں اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمہارے لئے مویشی

Marfat.com

حلال کر دیئے گئے ہیں۔ سوا ان کے جو تم کو پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔ سو چاہئے کہ تم بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹی باتوں سے احتراز کرو خالص اللہ کے ہو رہو (اور) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے۔ گویا وہ ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑا پھر اسے پرندے اچک لے جائیں یا ہوا نے اسے اٹھا کر دور دراز جگہ پھینکا۔ یہ اور جو اللہ کے شعائر کی عزت کرتا ہے تو یہ کام اس کے دل کی پرہیزگاری سے ہے۔ تمہارے لئے جانوروں میں ایک معین وقت تک منافع ہیں پھر ان کو خانہ قدیم تک پہنچنا ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں مکہ معظمہ جانے یعنی حج کرنے کا ذکر اشارۃً ہوا تھا یہاں اس اجمال کی تفصیل ہے۔ فرمایا کہ دنیا میں شرک و بت پرستی کے غبار چھا رہے تھے۔ اور انسان خدا کو بھول رہا تھا اس وقت ہم نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ لوگوں کی عبادت کے لئے مکہ کی سرزمین میں ایک گھر تیار کر دو اور ہماری طرف رجوع کرنے والے عبادت گذاروں کے لئے اسے نہایت صاف ستھرا اور پاک و صاف کر کے رکھو اور اعلان کر دو کہ تمام عبادت گزار ہر سال اس گھر کی زیارت یعنی حج کعبہ کے لئے آئیں۔ جن کے پاس سواری کا انتظام ہو وہ سوار ہو کر آئیں جو پا پیادہ آسکتے ہوں وہ پا پیادہ آئیں اور حج کے فائدے بچشم خود دیکھیں نیز ہماری راہ میں جانوروں کی قربانی دیں اور قربانیوں کا گوشت خود بھی کھائیں اور تنگدست فقراء کو بھی کھلائیں پھر مناسک سے فارغ ہو کر نہائیں دھوئیں اور میل کچیل دور کریں صدقہ خیرات دیں اور پھر اس گھر کا طواف کریں۔ علاوہ ازیں ہماری تمام حرام کردہ اشیاء کو حرام سمجھیں اور ان کے قریب تک نہ پھٹکیں۔ مثلاً "جن چیزوں کا کھانا حرام قرار دیا گیا ہے ان کو حرام سمجھیں اور بتوں کی نجاست اور جھوٹی باتوں کی ناپاکی سے بچیں۔ فرمایا جو شخص شرک کرتا ہے وہ اپنی شان کو اس طرح گرا دیتا ہے جیسے کوئی مقام بلند سے گر کر کسی وادی میں جا پڑے اور یہ چیز پست ذہنیت کا ایک مظہر ہے۔ برعکس اس کے جو لوگ اللہ کے شعائر کی عزت کرتے ہیں ان کے دل یقیناً" پاک ہوتے ہیں اور وہ اس پاکیزگی کا بہت بڑا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۳۴-۳۸:۔ اور ہم نے ہر گروہ کے لئے اس لئے قربانی مقرر کر دی تاکہ اللہ نے ان کو چوپائیوں کی قسم سے جو جانور عطا فرمائے ہیں ذبح کے وقت ان پر

Marfat.com

اللہ کا نام لیں۔ تم سب کا خدا ایک ہی ہے تو ہمہ تن اس کی اطاعت کرو۔ اور اے پیغمبر! عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے یہ وہ لوگ ہیں جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور وہ لوگ جو ان مصیبتوں پر جو ان پر پڑتی ہیں صبر کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمہارے لئے اللہ کے شعائر میں سے مقرر کیا ہے ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں۔ سو کھڑا کر کے ذبح کے وقت ان پر اللہ کا نام لو پھر جب وہ کسی پہلو کے بل گر پڑیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور قناعت صفت غرباء اور مانگنے والے فقراء کو بھی کھلاؤ۔ یوں ہم نے ان کو تمہارے زیر فرمان کر دیا ہے تاکہ تم شکر بجالاؤ۔ اللہ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے' نہ خون بلکہ اس تک تمہاری پرہیزگاری پہنچتی ہے اس نے ان چیزوں کو تمہارے لئے اسی طرح مسخر کر دیا ہے تاکہ اس وجہ سے کہ اس نے تمہاری ہدایت کا اہتمام کیا ہے تم اس کی بزرگی بیان کرو اور اے پیغمبر! نیکو کاروں کو خوشخبری سنا دیجئے بیشک خدا مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے (اور) بلاشبہ وہ کسی دغاباز' ناشکرگزار کو محبوب نہیں رکھتا۔

شرح:۔ حج کی ادائیگی کے لئے گزشتہ رکوع میں حکم ہوا تھا اس جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے ہر قوم کے لئے قربانی ضروری قرار دے رکھی ہے پس اے لوگو! تمہیں چاہئے کہ اس میں کوتاہی نہ کرو تم سب کا معبود ایک معبود حقیقی ہے پس چاہئے کہ باوجود باہمی اختلافات کے تم ہماری عبادت کے معاملہ میں کوتاہی نہ کرو ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر ان لوگوں کو اخروی کامیابی کی بشارت سنا دیجئے جو ہمارے احکام کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں اور مشکلات اور مصائب کو پاکر صبر کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ ہماری ہر چیز تمہارے لئے ایک نشان عبرت ہے۔ چنانچہ اونٹ ہی کو لو یہ بھی ہمارا ایک نشان ہے تمہیں چاہئے کہ حج کے موقع پر اپنی اس محبوب چیز کو ہماری راہ میں کھڑا کر کے ذبح کر دو اور اسے خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ سنو! ان قربانیوں کا نہ گوشت ہمارے کسی کام کا ہے اور نہ چڑا ہم تو تمہارے جذبے کو دیکھتے ہیں جو نیک ہو اور ہماری فرمانبرداری کرے ہم اسے دیکھتے اور اجر دیتے ہیں اور جو خیانت کرے اور نفس پرستی سے اپنے اعمال کو ملوث کرے وہ ہمیں

Marfat.com

پسند نہیں۔

ترجمہ آیات ۳۹-۴۸:- جن لوگوں سے منکرین لڑتے رہتے ہیں ان کو بھی ان سے لڑنے کی اجازت ہے کیونکہ ان پر ظلم ہو رہا ہے اور بیشک اللہ ان کی مدد پر قدرت رکھتا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا' محض اس بات پر کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر خدا لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ نہ ہٹاتا رہتا تو راہبوں کے گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے گرا دی جاتیں اور جو اللہ (کے دین) کی مدد کرتا ہے اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا بیشک اللہ توانا اور غالب ہے۔ اگر ہم ان لوگوں کے پاؤں زمین میں جما دیں تو یہ نماز پڑھیں اور زکوٰۃ ادا کریں نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں اور سب چیزوں کا انجام خدا ہی کے اختیار میں ہے اور اگر یہ لوگ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے قوم نوح اور عاد اور ثمود بھی تو جھٹلا چکے ہیں اور قوم ابراہیم اور قوم لوط بھی اور مدین کے رہنے والے بھی اور موسیٰ کو بھی جھٹلایا گیا تھا سو میں نے کافروں کو چندے مہلت دی پھر ان کو پکڑا تو (تم نے دیکھا کہ) میرا عذاب کیسا تھا سو کتنی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا اور وہ نافرمان تھیں۔ سو اب وہ اپنی چھتوں پر گر پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار اور کتنے اونچے اونچے محل (ویران) پڑے ہیں کیا یہ لوگ ملک میں پھرے نہیں (اگر چلتے پھرتے) تو ان کے ایسے دل ہوتے کہ ان سے سمجھتے اور ان کے ایسے کان ہوتے کہ ان سے سنتے حقیقت یہ ہے کہ کچھ آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں اور یہ لوگ آپ سے عذاب کی تعمیل کا مطالبہ کر رہے ہیں اور خدا اپنے وعدہ کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرے گا اور آپ کے رب کے نزدیک ایک روز تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار برس کا ہوتا ہے اور کتنی ہی بستیاں ہیں کہ میں نے ان کو مہلت دی اور وہ نافرمان تھیں پھر میں نے ان کو پکڑا اور میری ہی طرف (سب کو) لوٹ کر آنا ہے۔

شرح:- سابقہ رکوع میں حج کرنے اور قربانی دینے کا ذکر تھا حج کے مہینے میں عربوں کے ہاں کسی کو ستانا یا جنگ و جدل کرنا قطعاً "ممنوع تھا۔" مگر جب اسلام کا ظہور ہوا تو ابتدا میں کافروں نے مسلمانوں کو بری طرح ستایا حتیٰ کہ حرمت کے مہینوں میں بھی لڑائی کرتے اور

Marfat.com

مسلمانوں کی ایذا دہی سے باز نہ آتے جب معاملہ حد سے بڑھ گیا تو مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی گئی اور دشمنوں کا مقابلہ ڈٹ کر کرنے کا حکم دیا گیا۔

فرمایا مسلمانو! تم میں سے جن پر ظلم کیا جائے ان کو حق حاصل ہے کہ وہ دلیرانہ اپنی مدافعت کریں اس صورت میں ہم ان کو یقیناً "مدد دیں گے چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ جب ان سچے مسلمانوں نے جہاد کے لئے تلوار کھینچی تو باطل کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔

فرمایا کہ اگر ہم مظلوموں کی دستگیری نہ کریں تو دنیا میں ایک اودھم مچ جائے لوگ ایک دوسرے کے عبادت خانے گرا دیں اور راحت و آرام کو رنج و غم میں تبدیل کر دیں اور اپنے اوپر خود ہی عرصہ حیات تنگ کر لیں۔ پس جو ہمارے دین کی مدد کرتا ہے اور اس کا احترام ملحوظ رکھتا ہے ہم بھی ہر طرح اس کی مدد کرتے ہیں اور اسے غلبہ و نصرت دیتے ہیں فرمایا ہم ان لوگوں کا تسلط زمین پر قائم کرتے ہیں جو غلبہ حاصل کرنے کے بعد بھی ہماری عبادت کریں۔ زکوۃ ادا کریں لوگوں کو برائیوں سے روکیں اور نیکیوں کی ترغیب دیں مگر جن کے دلوں میں اخلاص نہیں ہوتا اور جو محض جلب زر اور مظاہرہ قوت کی خاطر غلبہ چاہیں ان کو یہ چیز مرحمت نہیں ہوتی۔ فرمایا کہ اے پیغمبر! اگر کوئی شخص اس بات کو نہ مانے تو تجھے غم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس سے پہلے بھی تو قوم نوح عاد اور ثمود کی طرف جو پیغمبر بھیجے گئے ان کو جھٹلایا گیا تھا۔ اس پر بھی ہم نے ان لوگوں کو لمبی مہلت دی۔ مگر جب انہوں نے نافرمانی و انکار پر اصرار کیا تو ہم نے مواخذہ کیا اور سخت عذاب میں ان کو گرفتار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کل جو شہر شاداں و فرحاں نظر آتے تھے آج اجڑی بستیاں بن کر رہ گئے۔ کل جن محلات و قصور میں بادشاہوں کے دربار لگتے تھے آج وہاں الو بول رہے ہیں مگر اس کے باوجود لوگوں کی آنکھیں اندھی ہیں اور دل غافل کہ برائیوں کو چھوڑ کر ہدایت کی طرف نہیں آتے بلکہ نڈر ہو کر ہمارا عذاب اپنے منہ سے آپ مانگتے ہیں۔ فرمایا! تمہیں بیخوف نہیں ہونا چاہئے جن نافرمانیوں کے عذاب کا ہم نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ اسے محض دھمکی اور ڈراوا نہ سمجھو نافرمانی کا عذاب ضرور ملے گا۔ ہاں ہر کام کے لئے ایک وقت ہوتا ہے۔ جب عذاب کا وقت آ جائے گا تو اس میں مطلق ڈھیل نہ ہوگی۔

ترجمہ آیات ۴۹-۵۷:- کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تمہیں نافرمانی سے کھلم کھلا

ڈرانے والا ہوں تو وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور انہوں نے عمل نیک کئے ان کے لئے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں کے ساتھ ہرانی جتانی کرتے رہے وہ دوزخی ہیں اور ہم نے آپ سے پہلے نہ کوئی ایسا رسول بھیجا ہے اور نہ کوئی ایسا نبی کہ جب اس نے کوئی تمنا کی ہو تو شیطان نے اس کی تمنا میں وسوسہ نہ ڈالا ہو۔ مگر شیطان جو وسوسہ ڈالتا ہے اللہ اسے مٹا دیتا ہے اور اپنی آیتوں کو مضبوط کر دیتا ہے اور اللہ ہر بات کا جاننے والا اور حکمت والا ہے تاکہ شیطان کے القاء کو ان لوگوں کے لئے وجہ آزمائش ٹھہرائے جن کے دلوں میں مرض ہے اور ان کے لئے جن کے دل سخت ہیں اور بلاشبہ نافرمان لوگ پرلے درجے کی مخالفت میں پڑے ہیں اور تاکہ جن لوگوں کو علم عطا ہوا ہے ان کو بھی معلوم ہو جائے کہ یہ آپ کے رب کی طرف سے حق ہے سو وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل خدا کے آگے جھک جائیں اور اللہ بیشک اہل ایمان کو سیدھے رستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جو لوگ منکر ہیں وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت یکایک ان پر آموجود ہو یا نامبارک دن کا عذاب ان پر نازل ہو۔ حکومت اس دن خدا ہی کی ہوگی وہ لوگوں میں (اختلاف کا) فیصلہ کر دے گا۔ سو وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے وہ نعمت کے باغوں میں ہوں گے اور وہ لوگ جو منکر ہوئے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہے ان لوگوں کے لئے رسوا کن عذاب ہوگا۔

شرح:۔ گذشتہ رکوع میں بتایا گیا تھا کہ اگر برے، بدکار اور ظالم لوگوں کو دنیا میں پھلنے پھولنے دیا جائے تو دنیا میں کسی متنفس کے لئے بھی رہنا آسان نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جن کے مقاصد نیک ہوتے ہیں ہم ان کو غلبہ دیتے ہیں اور دوسروں کو مٹا کر رکھ دیتے ہیں یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ رسول کا کام محض اس قدر ہے کہ وہ ہمارے احکام کو لوگوں تک پہنچا دے اس کے بعد جو لوگ ان احکام کو مان لیتے اور ان پر عمل کرتے ہیں وہ اس کا صلہ پاتے ہیں اور جو مخالفانہ سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں وہ دوزخ کا ایندھن بنتے ہیں۔ باقی رہانبیوں کے متعلق تو وہ بھی آخر انسان ہیں اگر ان سے کوئی خیال و فکر کی لغزش ہو جاتی ہے تو وہ فوراً سنبھل جاتے ہیں اور اللہ کی بروقت رہنمائی سے اس خیال کو دماغ کے ہر گوشہ سے نکال دیتے ہیں۔ منکرین کی عادت ہے کہ وہ لغزشوں کو پکڑ کر بیٹھ جاتے

ہیں اور بالکل الٹی راہ اختیار کرتے ہیں۔

نیک دل لوگ حق کو پہچانتے اور اس پر قائم رہتے ہیں مگر منکرین ہمیشہ شک و شبہ میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ عذاب ان کے سامنے آموجود ہو اس دن ان کو معلوم ہو گا کہ فی الواقع بادشاہی اللہ کی ہے اور سارے اختیارات اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں پس ہر شخص کے اعمال کا محاسبہ ہو گا اور نیک عمل کرنے والے مومنوں کو جنت میں اور ہماری آیتوں کو جھٹلانے والے منکروں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

ترجمہ آیات ۵۸ - ۶۴ :- اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر قتل ہو گئے یا مر گئے تو اللہ ان کو (آخرت) میں ضرور عمدہ روزی دیگا اور (یاد رکھو کہ) اللہ بے شک بہترین رازق ہے وہ ان کو یقیناً ایسے مقام میں داخل کرے گا جس کو وہ پسند کریں گے اور اللہ بے شک (سب کے حال سے) واقف اور بردبار ہے یہ اور جس کو ایذا پہنچے وہ اسی قدر پہنچائے جس قدر کہ اس کو پہنچائی گئی ہے پھر اس پر زیادتی ہو تو اللہ اس کی ضرور مدد کرے گا اللہ بیشک معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا رہتا ہے اور (نیز) اس لئے کہ اللہ سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے۔ یہ اس بنا پر ہے کہ اللہ ہی برحق ہے اور یہ کہ جن کو یہ خدا کے سوا (اپنی حاجت برآری کے لئے) پکارتے رہتے ہیں وہ غلط ہے اور اس لئے کہ اللہ بڑا اور برتر بزرگ ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ آسمان سے مینہ برساتا ہے جس سے زمین سرسبز ہو جاتی ہے (یاد رکھو کہ) اللہ بیشک مہربان اور خبر رکھنے والا ہے۔ اور اس کے قبضہ و اختیار میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور بیشک وہ بے نیاز اور سزاوار حمد ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ان نیک کردار مومنوں کو جو نیکی کے پھیلانے اور ہماری تعلیمات کو رواج دینے میں اپنی زندگیاں کھو بیٹھتے ہیں ہم ان کو نقصان میں نہیں رہنے دیتے اگر کسی کی حیات دنیوی کا سلسلہ اپنے مولا کی خوشنودی حاصل کرتے کرتے منقطع ہو جائے تو اسے آنے والی زندگی میں دنیا کی نعمتوں سے بھی بہتر نعمتیں دی جاتی ہیں اور اگر کوئی مظلوم شخص بدلہ لینا چاہے اور اس پر مزید ظلم کیا جائے تو ہم ہر طرح اس کی مدد کرتے ہیں کیونکہ ہمیں ہر معاملہ پر قدرت تامہ حاصل ہے اور جو ہماری طرف رجوع

Marfat.com

کرتا ہے ہم اس کی مساعی کو رائیگاں نہیں جانے دیتے کیونکہ یہاں حق و باطل کا مقابلہ ہوتا ہے لہٰذا حق کا سربلند ہونا ضروری ہے۔ فرماتا ہے کہ اگر انسان ہماری قدرتوں پر غور کرے تو اسے کوئی وجہ انکار نظر نہیں آسکتی۔ مثلاً "ہم مینہ برساتے ہیں تو خشک زمین گویا زندہ ہو جاتی ہے' ہر طرف شگفتگی اور شادابی نظر آتی ہے اور' معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالٰی نے زمین کے ہر گوشہ کو باغ ارم بنادیا ہے۔

ترجمہ آیات ۶۵ - ۷۲:- کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے زمین کی (سب) چیزوں کو تمہارے زیر فرمان کردیا ہے اور کشتی کو بھی جو اس کے حکم سے دریا میں چلتی ہیں اور وہی آسمان کو تھامے ہوئے ہے کہ وہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اسی کے حکم سے بیشک اللہ لوگوں پر بہت زیادہ شفقت کرنے والا مہربان ہے اور وہ وہی ہے جس نے تم کو زندہ کیا پھر تم کو مارے گا پھر زندہ کرے گا۔ بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے ہر امت کے لئے ہم نے (عبادت کے) طریق مقرر کر رکھے ہیں۔ جن پر وہ عمل پیرا تھے سو ان کو چاہیے کہ اس امر میں آپ سے نہ جھگڑیں اور آپ اپنے رب کی طرف بلاتے رہیے بلاشبہ آپ راہ راست پر ہیں اور اگر وہ آپ سے جھگڑا کریں تو ان کو کہہ دیجئے کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب واقف ہے۔ اللہ تمہارے درمیان ان باتوں میں جن میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کے دن فیصلہ کردے گا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ کے علم میں ہے یہ سب باتیں کتاب (لوح محفوظ) میں (مرقوم) ہیں بیشک یہ بات اللہ کے لئے بہت آسان ہے۔ اور (یہ لوگ) خدا کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جن کے حق میں اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور نہ ان کو اس کا کوئی علم ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں اور جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو تم ان منکروں کے چہرے پر ناخوشی (کے آثار) دیکھتے ہو (یہاں تک کہ) قریب ہوتے ہیں کہ ان لوگوں پر حملہ کر بیٹھیں جو ان کو ہماری آیتیں سناتے ہیں (اے پیغمبر) ان سے کہئے کہ کیا اس سے بھی بدتر تمہیں ایک بات بتاؤں (لو سنو وہ) دوزخ کی آگ ہے جس کا خدا نے منکروں سے وعدہ کر رکھا ہے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

شرح:- اس رکوع میں اللہ تعالٰی نے پھر اپنی قدرت کاملہ کے چند نشانات کی طرف انسان کی توجہ مبذول کرائی ہے فرمایا کہ لوگو! دیکھو کہ زمین کی ہر چیز تمہارے قبضہ میں ہم

نے دی ہے اور تمہارے لئے اس میں فائدے رکھے ہیں اور سمندر میں سیر اور سفر کرنے کے لئے ہم نے تمہیں کشتی بنانے اور کھینچنے کا ڈھب بتایا ہے اور تمہارے سروں پر آسمان کا چھتر لگایا ہے جو ٹوٹ پھوٹ کر تمہاری سروں پر کبھی گرا ہے نہ گرے گا۔

اس کے علاوہ یہ بھی دیکھو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر موت دی جائے گی اور پھر زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی! تیری راہ بالکل صحیح اور درست راہ ہے۔ اسی پر چلو اور لوگوں کو اسی کی جانب بلاؤ اور اگر لوگ تمہارا مقابلہ کریں تو بھی تمہیں پرواہ نہیں کرنی چاہئے مخالفوں کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون حق پر ہے فرمایا کہ یہ معاملات پہلے ہی سے ہمارے علم میں ہیں اور تمہیں غلبہ دینا ہمارے لئے کوئی مشکل کام نہیں ارشاد کیا کہ ان لوگوں کو اس واسطے مغلوب و محکوم رکھا جائے گا کہ وہ خدائے واحد کو چھوڑ کر بت پرستی کے پیچھے پڑے ہیں حالانکہ اس کی ان کے پاس کوئی سند نہیں اور ہم ایسے ناانصافوں کی مدد نہیں کیا کرتے فرمایا کہ ان لوگوں کو جب توحید کی باتیں سنائی جاتی ہیں اور احکام واضح طور پر بیان کئے جاتے ہیں تو منہ نے لگتے ہیں گویا کہ ان پر ایک بوجھ لاد دیا گیا ہے فرمایا کہ ان کو معلوم نہیں کہ اس انکار کی وجہ سے ان کو کس قدر سخت عذاب جھیلنا ہے لہٰذا ان کو بتاؤ کہ تم سے دوزخ کی آتش سوزاں کا وعدہ ہے جو بڑی ہی بری جگہ ہے۔

ترجمہ آیات ۷۳-۷۸:- اے لوگو! تمہارے لئے ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے کان لگا کر سنو کہ بلاشبہ خدا کے سوا تم جن کو پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی تو نہیں بنا سکتے اگرچہ اس کے لئے وہ سب جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس سے اسے چھڑا نہیں سکتے طالب اور مطلوب دونوں عاجز ہیں انہوں نے اللہ کا مرتبہ جیسا کچھ پہچاننا چاہئے تھا نہیں پہچانا اللہ زبردست اور غالب ہے۔ اللہ فرشتوں میں سے بھی پیغام پہنچانے والے چن لیتا ہے اور انسانوں سے بھی بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اسے سب معلوم ہے اور تمام امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے اے ایمان والو اس کے آگے جھکو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کے کام کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں پوری تن دہی سے جہاد کرو اس نے تمہیں بزرگی اور عزت بخشی ہے اور دین کے

معاملہ میں تمہارے لئے کسی قسم کی تنگی روا نہیں رکھی تم اپنے باپ ابراہیم کے دین پر قائم رہو اسی نے اس سے پہلے تمہارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس (کتاب) میں بھی (وہی نام ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ رہیں اور تم لوگوں پر گواہ رہو سو نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو وہ تمہارا مالک ہے سو اچھا ہی مالک ہے اور اچھا ہی مددگار ہے۔

شرح:- اس رکوع میں بت پرستی کے خلاف دلائل پیش کئے ہیں ارشاد ہوا کہ لوگو! تم جن بتوں کی پوجا کرتے ہو ان کا یہ حال ہے کہ اگر ان سب کو بھی ایک جگہ جمع کر دو تو ایک مکھی تک پیدا نہیں کر سکتے بلکہ اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اسے بھی اس سے چھین نہیں سکتے۔ غور تو کرو کہ اس سے زیادہ کوئی بودا پن ہو سکتا ہے؟ افسوس کہ اس تعلیم کے ہوتے ہوئے بھی آج کل مسلمانوں نے وہی بے راہ روی اختیار کرلی ہے جس کی یہاں مذمت کی گئی ہے وہ اگرچہ خدا کو اپنا کارساز اور مشکل کشا تصور کرتے ہیں مگر پھر بھی غیروں کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہوتے ہیں اور ان سے اپنی حاجت بر آری کے لئے دعائیں مانگتے ہیں کاش مسلمانوں کو قرآن کی تعلیمات کا علم ہوتا اور ان فانی اور ضعیف مورتیوں کی بجائے اس یکتا اور غالب خدا کو جو ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اپنا معبود برحق سمجھتے اور قرآن کی بتائی ہوئی توحید کو اپنے سینوں میں نقش کر لیتے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! اس بت پرستی سے یکسر علیحدہ رہو۔ صرف میری عبادت کرو سجدہ کرو تو صرف مجھے۔ جھکو تو صرف میرے سامنے اور نیکی کے کام کرو تو محض میری خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اس راہ میں انتہائی سرگرمی سے کام لو کیونکہ تم مسلمان ہو اور مسلمان وہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب و ملت پر ہو اور اسی طرح ہماری راہ میں کوشاں رہے پس تم نمازیں پڑھو، زکوٰۃ دو اور میرے احکام پر سختی کے ساتھ عمل پیرا رہو۔ میں ہی تمہارا مالک حقیقی ہوں اور بہترین مالک و مولا اور بہترین ناصر و مددگار۔

(۱۰۴) سورۃ المنافقون (۶۳)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ آیات مبارکہ اور دو

رکوع ہیں جن کا ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱-۸:۔ جب آپ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ واقعی آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ بھی جانتا ہے کہ آپ واقعی اس کے رسول ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ایک طرح کی ڈھال بنا رکھا ہے سو وہ اللہ کی راہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں بلاشبہ ان کے یہ کام بہت برے ہیں۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ ایمان لائے پھر منکر ہو گئے پھر اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) وہ (اب) کچھ نہیں سمجھتے۔ اور آپ جب ان کو دیکھتے ہیں تو ان کا قد و قامت آپ کو بہت پسند آتا ہے اور اگر وہ بات کریں تو آپ غور سے سنتے ہیں یہ ایسے ہیں جیسے وہ لکڑیاں جو دیوار کے ساتھ لگا دی گئی ہوں ہر آوازے کو یہی سمجھتے ہیں کہ انہیں پڑے گا۔ وہ دشمنان دین ہیں ان سے بچو اللہ ان کو غارت کرے کدھر کو بہکے چلے جا رہے ہیں اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے مغفرت طلب کریں تو وہ اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور آپ ان کو دیکھتے ہیں کہ وہ پہلو تہی کرتے ہیں اور تکبر و غرور میں پڑ جاتے ہیں ان کیلئے برابر ہے کہ آپ ان کے لئے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں۔ اللہ تو ان کو قطعاً" معاف نہیں کرے گا۔ بلاشبہ اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا یہی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس رہتے ہیں ان پر کچھ خرچ نہ کرو یہاں تک کہ وہ بھاگ جائیں حالانکہ زمین اور آسمان کے تمام خزانوں کا اللہ ہی مالک ہے مگر منافق ہیں کہ وہ نہیں سمجھتے۔ کہتے ہیں کہ اگر ہم مدینہ واپس گئے تو ہم میں سے جو زور اور عزت والا ہے کمزور اور ذلیل کو وہاں سے نکال دے گا حالانکہ زور اور عزت اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے لیکن منافق یہ نہیں جانتے۔

شرح:۔ ہم اس سے قبل بتا چکے ہیں کہ بعض لوگ محض بزدلی اور خبث باطنی کی وجہ سے نہ پورے طور پر مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوتے تھے اور نہ علانیہ طور پر کفر و انکار پر قائم رہتے وہ زبانوں سے ایمان و اسلام کا دعویٰ کرتے اور دل سے دن رات اس کی بیخ کنی کے درپے رہتے۔ اس سورت میں انہی کے چند خصائل و حالات بیان کئے ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب منافق آپ کے پاس آتے ہیں تو قسمیں کھا کھا کر اپنا ایمان جتلاتے ہیں مگر ہم بھی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ وہ محض جھوٹے اور

Marfat.com

وروغ گو ہیں۔ ان لوگوں نے ایمان کی آڑ میں کفر و انکار کو رائج کرنے کی کوشش کی ہے لہٰذا ان کی اس شرارت کی پاداش میں ان کے دلوں پر ایسی مہر کر دی گئی ہے کہ وہ کچھ نہ سمجھیں ان کی ظاہری شکل و شباہت نہایت فریب آفریں اور زہد و تقویٰ کا نشان ہے اور ان کی باتیں بڑی چکنی چپڑی اور خوش آئند ہوتی ہیں مگر ان کے دل اس خشک اور بیکار لکڑی کی مانند ہیں جو دیوار کے سہارے پڑی رہے اور اپنے اندر کوئی اثر و تاثیر نہ رکھتی ہو اگر کچھ کام آسکے تو جلانے کے۔ ان کے دلوں کا بھی یہی حال ہے اگر چاہو کہ ان سے کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ حاصل ہو جائے تو بالکل غلط۔ یہ تو دوزخ کا ایندھن بننے کے کام ہی آسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان کے دلوں کی یہ کیفیت ہے کہ ہر دم ان کو کھٹکا لگا رہتا ہے کہیں کوئی پتا ہلا اور یہاں دل دھڑکا اور انہیں خوف محسوس ہونے لگا۔ دیکھنا یہ دشمنان دین ہیں۔ ان سے بچو ان کے قریب تک نہ پھٹکو ان پر خدا کی لعنت ہے اور یہ اوندھے منہ چلے جا رہے ہیں اگر تم میں سے کوئی ان حرکات ناشائستہ اور ان کی سیہ کاریوں سے واقف ہو جائے اور کہے کہ چھوڑ دو ان خباثتوں کو دل پاک کر کے آؤ اور ہم حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے التجا کرتے ہیں کہ وہ تمہارے واسطے دعائے مغفرت کریں تو تم ان کو دیکھتے ہو کہ سر مٹکاتے اور گردن ہلاتے چلے جاتے ہیں اور بعض تو کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں معافی منگوانے کی ضرورت ہی نہیں سو ان کے لئے رسول خدا معافی طلب کریں یا نہ کریں برابر ہے یہ نہ راہ راست پر آئیں گے اور نہ ان کے گناہ ہی بخشے جائیں گے۔

روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی سفر میں ایک مہاجر اور ایک انصاری آپس میں لڑ پڑے۔ بات اتنی بڑھی کہ دونوں نے اپنی اپنی جماعت کو مدد کے لئے پکارا اور ایک اچھا خاصہ ہنگامہ برپا ہو گیا۔ مشہور منافق عبداللہ ابن ابی بھی وہاں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ اے انصار! تم نے ہی ان ذلیل اور بے قدر لوگوں کو اپنے شہر میں جگہ دی اور روپے پیسے سے ان کی مدد کر کے ان کو سر چڑھا رکھا ہے۔ ابھی مالی مدد کرنا چھوڑ دو اور یہ بھوکے مرتے خود بخود تمہارے شہر کو چھوڑ جائیں گے۔ حضرت زید بن ارقم مشہور انصاری اس مکالمہ کو سن رہے تھے انہوں نے آکر من و عن حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ معاملہ کہہ دیا۔ آپ نے عبداللہ ابن ابی منافق کو بلایا وہ صاف مکر گیا اور کہا زید محض عداوت اور دشمنی سے ایسا کہتے ہیں۔ اس پر عام لوگوں نے بچارے زید پر آوازے کسنے شروع کر دیئے اور

Marfat.com

وہ شرمسار ہو کر بیٹھ گئے۔ اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں اور حضرت زید بن ارقم کی بریت ہوئی۔ عبداللہ ابن ابی کے لڑکے عبداللہ کو جو پکے مسلمان تھے یہ ماجرا معلوم ہوا تو تلوار میان سے نکالی کہ اب تو اس معاملہ کی تمام حقیقت کھل گئی ہے لہذا یا تو میرے سامنے اس بات کا اقرار کر لو کہ تو ذلیل ہے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور مسلمان عزت والے ہیں یا میں تیرا سر قلم کرتا ہوں۔ اس پر باپ کو بیٹے سے جان بچانے کیلئے منہ سے باواز بلند یہ کہنا پڑا کہ ہاں میں واقعی ذلیل ہوں اور حضور رسالتمآب اور آپ کے ساتھی عزت والے ہیں۔ یہ تھا خیر القرون کے مسلمانوں کا ایمان رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ترجمہ آیات ۹-۱۱:- اے ایمان والو! تمہارے مال اور تماری اولاد تمہیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائے اور جو کوئی ایسا کرے گا (وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑتا) ایسے لوگ خود ہی خسارہ اٹھانے والے ہوتے ہیں اور ہم نے تم کو جو کچھ دیا قبل اس کے کہ تم میں سے کسی پر موت آئے اسے ہماری راہ میں خرچ کر دو۔ ورنہ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدت تک ڈھیل کیوں نہ دی تو میں خیرات کرتا اور نیک بندوں میں سے ہوتا اور جب کسی کی موت آجائے تو اللہ اسے قطعاً کوئی ڈھیل نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح واقف ہے۔

شرح:- اس رکوع میں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ دنیا میں تمہارے کئی دشمن ہیں مثلاً سب سے بڑا دشمن شیطان جو ہر وقت تمہارے پیچھے لگا ہے اس کے بعد منکران حق پھر منافقین لہذا شیطان کی زد سے بچنے کیلئے ہماری عبادت میں مشغول رہو اور اگر عبادت اور ذکر کو چھوڑ دو گے تو شیطان تمہاری عاقبت بگاڑ دے گا اور کافروں اور منافقوں کے حملوں سے بچنے کیلئے مال و دولت دو تاکہ قبل اس کے وہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکیں تم اپنے آپ کو مضبوط و مستحکم بنالو۔

(۵۸) سورۃ المجادلہ (۱۰۵)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں بائیس آیات مبارکہ اور تین

Marfat.com

رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

ترجمہ آیات ۱-۶:۔ (اے پیغمبر!) اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے جو آپ سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی اور اللہ سے فریاد کرتی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا بیشک اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے وہ لوگ جو تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ بیٹھیں وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنھوں نے ان کو جنا۔ بیشک وہ ایک بیہودہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور اللہ بیشک معاف کرنے والا بخشنے والا ہے اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اس بات سے جو کہہ چکے ہیں رجوع کرنا چاہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے (مرد) ایک غلام آزاد کرے۔ تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو اس کی سب خبر ہے۔ پھر جس کو غلام میسر نہ آئے وہ ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے لگاتار دو ماہ کے روزے رکھے جس کو اس کی بھی طاقت نہ ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر پورا پورا ایمان لے آؤ اور یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا اور وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی خوار ہوں گے جیسا کہ وہ لوگ خوار ہوئے جو ان سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہم نے صاف صاف آیتیں اتاری ہیں اور منکروں کے واسطے رسوا کن عذاب ہوگا جس دن ان سب کو اللہ (دوبارہ) اٹھائے گا ان کو بتا دیگا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں اللہ نے ان کے اعمال کو ضبط کر رکھا ہے مگر انہوں نے خود ان کو بھلا دیا اور اللہ ہر ایک چیز کا نگران ہے۔

شرح:۔ اسلام سے پہلے اگر کوئی شخص اپنی عورت کو کہہ دیتا کہ تو میری ماں ہے تو پھر اس کے بعد تمام عمر اس کو اپنے لئے حرام سمجھتے تھے اور اپنی زوجیت میں نہ رکھتے تھے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں ایک دفعہ ایسا ہوا کہ اوس بن صامت ایک صحابی نے اپنی اہلیہ خولہ بنت ثعلبہ کو یہی الفاظ کہہ دیئے خولہ نہایت پریشان ہوئیں اس نے سوچا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اگر ان کو اپنے پاس رکھتی ہوں تو بھوکے مرجائیں گے اور اگر اس کو دیتی ہوں تو کسمپرسی کے عالم میں ضائع ہو جائیں گے۔ الغرض اس نے اس پریشانی میں خدا کے سامنے رونا اور فریاد کرنا شروع کر دیا۔ اور کہا کہ خدایا تو اپنے پیغمبر کی

Marfat.com

زبانی میری اس مشکل کو حل کرا دھر آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور کہیں کہ میرے خاوند نے طلاق کے ارادہ سے یہ الفاظ نہیں کہے غصے کی حالت میں اس کے منہ سے ایسا کلمہ نکل گیا ہے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور صاف طور پر بتا دیا گیا کہ اگر اس طرح کوئی شخص اپنی اہلیہ کو ماں کہہ دے تو محض اس کے کہنے سے وہ اس کی ماں نہیں ہو جاتی فرمایا تمہاری مائیں وہی ہیں جنہوں نے تم کو جنا اور اپنی بیویوں کو مائیں کہنا بڑی بری اور سر تا سر جھوٹی بات ہے لہٰذا اس کی سزا یہ ہے کہ جو کوئی ایسی بات کرے وہ عورت کے پاس جانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرے۔ جس کے پاس غلام نہ ہو وہ پورے دو ماہ تک روزے رکھے۔ فرمایا یہ تعزیر اس لئے لگائی گئی ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے بتائے ہوئے راستے پر چلو اور حدود کو نہ توڑو اور اگر کوئی شخص شریعت کے احکام نہ مانے تو اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا فرمایا جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل و خوار ہوں گے جس طرح تم سے پہلے وہ لوگ ذلیل و خوار ہو چکے ہیں جنہوں نے شریعت کا احترام نہ کیا اور ہمارے ہاں یہ قاعدہ ہے کہ جو کوئی احکام شریعت سے انکار کر دیتا ہے اس پر ہم ذلیل و خوار کرنے والا عذاب مسلط کر دیا کرتے ہیں جس دن اللہ سب کو دوبارہ زندہ کرے گا اس دن تم کو بتا دے گا کہ آیا تم خلوص دل سے اس کی عبادت اور فرمانبرداری کرتے رہے ہو یا منافقانہ چالیں چلتے رہے۔ اللہ تمہارے اعمال کو لکھ رہا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کو بھلا دیتے ہو علاوہ ازیں تمہاری کوئی بات نہیں جو اللہ سنتا اور تمہارا کوئی فعل نہیں جو وہ نہیں دیکھتا۔

ترجمہ آیات ۷ – ۱۳: – کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ اللہ کو ہر اس چیز کا علم ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے (کہیں) تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی جس میں چوتھا وہ نہ ہو اور نہ پانچ آدمیوں کی جس میں چھٹا وہ نہ ہو اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی وہ ہوں پھر وہ ان کو قیامت کے دن بتلائے گا کہ وہ کیا کرتے رہے ہیں۔ بلاشبہ اللہ کو ہر چیز کا علم ہے کیا آپ نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن کو سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا تھا (مگر) پھر بھی وہی کرتے ہیں جس سے ان کو منع کیا گیا تھا گناہ زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشیاں باہم کرتے ہیں اور جب آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ایسے لفظوں سے سلام کہتے ہیں جن سے اللہ نے آپ کو

Marfat.com

سلام نہیں کہا۔ اور اپنے جی میں کہتے ہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں اس کی پاداش میں کیوں اللہ ہم کو سزا نہیں دیتا ان کے لئے دوزخ کی سزا کافی ہے وہ اس میں داخل ہوں گے سو وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ اے ایمان والو! جب تم ایک دوسرے کے کان میں باتیں کرو تو گناہ و زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں نہ کرو۔ ہاں نیکی اور تقویٰ کی باتیں کرو اور اللہ سے ڈرو جس کے سامنے تم جمع کئے جاؤ گے ایسی سرگوشی شیطانی حرکت ہے تاکہ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں (اس کی وجہ سے) دل گیر ہوں حالانکہ ان کو کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ بدوں اللہ کے حکم کے۔ اور ایمان والے اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلس میں کھلے ہو کر بیٹھو تو کھل کر بیٹھا کرو خدا تمہیں کشادگی عطا کرے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہوا کرو تم میں سے جو لوگ ایمان والے ہیں نیز جو اہل علم ہیں اللہ ان کے درجے بلند کرے گا اور اللہ تمہارے اعمال سے جو تم کرتے ہو باخبر ہے۔ اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی خفیہ بات کہنا چاہو تو بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات دیدیا کرو۔ یہ چیز تمہاری بہتری اور پاکیزگی کا باعث ہوگی۔ پھر اگر تم (خیرات دینے کو) کچھ نہ پاؤ تو (کچھ مضائقہ نہیں اللہ) بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تم یہ حکم سن کر ڈر گئے کہ رسول سے خفیہ بات چیت کرنے سے پہلے کچھ خیرات دیا کرو سو جب تم نے (اس کی) تعمیل نہ کی اور اللہ نے معاف کر دیا تو اب نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور (یاد رکھو کہ) تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔

شرح:۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنے' تراویح میں سننے درس میں بیٹھ کر سیکھنے' وعظ کی مجالس میں شامل ہو کر اس کے رموز و اسرار معلوم کرنے سے تبھی کچھ فائدہ ہو سکتا ہے جب اس کے احکام پر عمل کیا جائے اس کے اسرار و رموز کو دل و دماغ میں جگہ دی جائے اور اپنے اخلاق کو اسی کے سانچے میں ڈھالا جائے اور اگر ایسا نہیں تو پھر نہ روزانہ تلاوت کا کوئی فائدہ ہے۔ نہ درس میں بیٹھ کر سر دھننے سے کچھ حاصل یہ ظاہر داری ہوگی اور ریا کاری جس کی سزا خدا کے ہاں عذاب الیم ہے اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک شخص کو حاکم وقت کا پروانہ ملتا ہے اور وہ ایسی زبان میں ہوتا ہے جس کے ابجد سے بھی وہ بیچارا محض نا آشنا ہے مگر ہمارا روز مرہ کا معمول کیا ہے؟ کیا ہم اس پروانہ کو جوں کا توں اٹھا کر طاق یا

Marfat.com

الماری میں ادب سے رکھ دیا کرتے ہیں؟ یا اس کے برعکس اس کے ملتے ہی ہم اس زبان کے جاننے والے کی تلاش کرتے اور اس کا ایک ایک حرف پڑھا کر سمجھتے اور اس پر عمل پیرا ہوا کرتے ہیں؟ کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ ہم نے پروانے کو چوم چاٹ کر رکھ دیا ہو۔ اس کے اندر جو حکم تھا اس کی تعمیل نہ کی ہو اور جب عدالت نے ہمیں بلا کر پوچھا ہو کہ کیوں تم نے کیوں ہمارے حکم پر جسے ہم نے ایک پروانے کی شکل میں تمہارے پاس بھیجا تھا عمل نہیں کیا تو تم نے یہ جواب دیا ہو کہ حضور! پروانہ تو ضرور آیا تھا مگر ایسی زبان میں جو مجھے نہ آتی تھی میں اسے سمجھا نہیں یا کسی سے جا سمجھنے کی فرصت نہیں ملی یا یہ کہ میں نے اسے پڑھا تو ضرور اور سمجھا بھی مگر اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے میرے پاس وقت نہ تھا کیا کبھی تم نے عدالت کو ایسا جواب دیا ہے؟ اور اگر دیا بھی ہو تو کیا عدالت تمہیں چھوڑ دیا کرتی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً" نہیں تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس احکم الحاکمین اور رب العالمین کا پروانہ جب قرآن کی شکل میں تمہارے پاس آتا ہے تو تم اسے طاق نسیاں پر رکھ دیتے ہو اور جب تم سے کہا جاتا ہے کہ کیا کبھی اسے پڑھا بھی ہے؟ تو تم جواب دیتے ہو کہ بھائی دنیا کے دھندے تھوڑے ہیں ہمارے پاس وقت کہاں کہ قرآن پڑھتے پڑھاتے پھریں پیٹ ہی کا دھندا پورا نہیں ہوتا خدا کیسے سوجھے؟ پھر تم ہی بتاؤ کہ آج تو یہ جواب دیکر تم نے چھٹکارا پا لیا مگر خدا کو کیا یہی جواب دو گے؟ اور کیا وہ تمہیں چھوڑ دے گا؟

ارشاد ہوتا ہے کہ تمہارے اعمال ہی پر کیا منحصر ہے کہ اللہ تو آسمانوں کی اور زمین کی ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے کوئی مجلس کوئی سرگوشی اور کوئی خفیہ سے خفیہ مشورہ نہیں ہوتا جہاں اللہ اپنے علم محیط کے ساتھ موجود نہ ہو جہاں تین آدمی چھپ کر مشورہ کر رہے ہوں۔ یہ نہ سمجھیں کہ وہاں کوئی چوتھا نہیں سن رہا اور پانچ کی کمیٹی خیال نہ کرے کہ کوئی چھٹا سننے والا نہیں۔ خوب سمجھ لو کہ تین ہو یا پانچ یا اس سے کم و بیش کہیں ہوں کسی حالت میں ہوں اللہ ہر جگہ ان کے ساتھ ہے کسی وقت ان سے جدا نہیں۔

تقویٰ کا سب سے بڑا اور یہی اصول ہے جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ اس کے ہر ایک فعل کو دیکھتا اور ہر بات کو سنتا اور ہر دلی ارادہ سے واقف ہے اس سے نہ حقوق اللہ میں کوتاہی ہو سکتی ہے نہ حقوق العباد میں کوئی تساہل و غفلت بس خدا کے حاضر ناظر ہونے کے خیال کو ذہن سے نکال کر دیکھیں کہ انسان ظلم و عصیان کا پتلا بن کر رہ جائے گا۔

دوسرا اصول پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کا ادب و احترام ہے آپ کی شان میں گستاخی کرنے سے ہر طرح محترز رہو مدینہ منورہ کے بعض یہود اور منافقین جب حضور علیہ الصلوۃ و تسلیم کی خدمت میں آتے تو بجائے السلام وعلیک کے السام علیک کہتے سام کہتے ہیں موت کو گویا وہ کہتے کہ تجھے موت آئے اس پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نازل ہوا کہ تم جو کہتے ہو کہ ہماری گستاخی پر ہمیں اللہ عذاب نازل نہیں کرتا تو جلدی نہ کرو تمہاری سزا کیلئے دوزخ ہی کفایت کرے گی جس میں تم داخل ہو گے اور وہ بدترین جگہ ہے تیسری بات یہ بتائی کہ اے مسلمانوں! جب تم کسی مجلس میں بیٹھو تو کبھی سرگوشیاں نہ کرو کیونکہ یہ منافقوں کی خو ہے مشورے کرنے ہوں تو گناہ و سرکشی اور اللہ و رسول کی نافرمانی کیلئے نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ اور معقول باتوں کی اشاعت کے لئے کرو۔

چوتھی بات یہ ہے کہ مجالس میں بیٹھو تو اس طور سے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جگہ مل سکے اگر تم فراخدلی دکھاؤ گے۔ تو اللہ تمہارے دلوں کی تنگی دور کردے گا ممکن ہے کہ بادی النظر میں یہ بات معمولی دکھائی دے مگر غور کرنے والے جانتے ہیں کہ انسانی فطرت کا کتنا بڑا راز ان الفاظ کے ذریعے افشا کر دیا گیا ہے جو شخص دل کا تنگ ہو اس کے ہر فعل سے تنگدلی کا اظہار ہوتا ہے اور کتنی ہی معمولی اور بے ضرر بات ہے کہ مجلس میں بیٹھتے وقت ایسے انداز سے بیٹھا جائے کہ اوروں کو بھی جگہ مل سکے مگر تنگدل انسان سے اتنا بھی نہیں ہو سکتا۔ اس حکم کے ذریعے مسلمانوں کو صرف اس قدر بتانا مقصود ہے کہ وہ کسی معاملے میں تنگدلی کو نہ آنے دیں اس کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات کرنے کے آداب سکھائے ہیں۔

ترجمہ آیات ۱۴ - ۲۲:- کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے ایک ایسی قوم کو دوست بنا رکھا ہے جن پر اللہ نے غضب نازل کیا ہے وہ (منافق) نہ تم میں سے ہیں اور نہ ان (یہودیوں) میں سے اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور وہ جانتے ہیں (کہ ہم جھوٹی قسمیں کھا رہے ہیں) اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے بیشک وہ جو کام کرتے ہیں بہت برے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے پھر (لوگوں کو) اللہ کی راہ سے روکتے ہیں سو ان کے لئے رسوا کن عذاب ہو گا۔ ان کی اولاد اور ان کے مال اللہ سے ان کو نہیں بچا سکیں گے یہ لوگ اہل دوزخ ہیں۔ یہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جس

دن اللہ ان سب کو (دوبارہ) اٹھا کھڑا کرے گا تو یہ اس کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور سمجھیں گے کہ وہ کچھ کر رہے ہیں ٹھیک ہے۔ سنو! یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ شیطان نے ان پر قابو پالیا ہے سو ان کو اللہ کی یاد بھلا دی ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں سن لو کہ شیطان کا گروہ خسارے میں پڑنے والا ہے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ اللہ لکھ چکا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے (سن رکھو کہ) اللہ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔ سو آپ ان اشخاص کو جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں ایسا نہ پائیں گے کہ وہ ان لوگوں کو دوست رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں خواہ وہ ان کے باپ' بیٹے یا بھائی یا قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔ ان لوگوں کے دلوں میں اس نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور اپنے فیض سے ان کی مدد کی ہے اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ یہ لوگ اللہ کی جماعت ہیں۔ سن لو کہ اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں منافقوں کے بعض حالات اور ان کے خصائص بیان ہوئے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ منافقوں کو دیکھو جنہوں نے یہود سے جو خدا کے نزدیک بھر برے ہیں یارانہ و دوستانہ گانٹھ رکھا ہے۔ نہ تو یہ درحقیقت مسلمانو! تمہارے ساتھ ہیں کیونکہ دل سے کافر ہیں اور نہ یہود کے ساتھ کیونکہ بظاہر تمہارے ساتھ شامل ہیں اور یہ جو قسمیں کھاتے ہیں تو ان کی یہ قسمیں محض جھوٹی ہیں اور ان کو اس حقیقت کا علم بھی نہیں کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں ان کے لئے بڑا سخت عذاب ہے۔ ان کے پاس مال و دولت اور اولاد کی کثرت ہے۔ مگر محاسبہ کے وقت کوئی چیز ان کے کام نہ آئے گی سنو یہ لوگ قطعی طور پر دوزخی ہیں اور ہمیشہ وہاں پڑے گلتے سڑتے رہیں گے۔ فرمایا ان لوگوں کے رگ و پے میں جھوٹ اس طرح سرایت کر گیا ہے کہ جب قیامت کے روز ان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو اس وقت بھی اس طرح جھوٹی قسمیں کھانی شروع کر دیں گے۔ کیونکہ یہ سمجھیں گے کہ ہم صداقت پر ہیں خبردار ہو کر سن لو کہ یہ کسی صداقت پر نہیں اور ہم ان کے جھوٹ سے بیخبر نہیں ان پر شیطان نے اپنا پورا تسلط جما لیا ہے اور خدا کا خوف ان

کے دل سے نکال دیا ہے یہ ایک شیطانی گروہ ہے اور یہ گروہ خسارے میں رہیگا۔
فرمایا وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں ہماری نگاہ میں بیحد رسوا ہیں نیز یہ کہ ہم نے غلبہ و نصرت ان لوگوں کے حق میں لکھ دیا ہے جو میرے احکام پر عمل پیرا ہوں اور میرے رسول کا اتباع کریں فرمایا مومن مخلص کی نشانی یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول اور روز آخرت پر ایمان لاتا ہے اور کبھی ان لوگوں سے دوستانہ نہیں رکھتا جو اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہوں خواہ یہ لوگ ان کے سگے باپ، بیٹے، بھائی اور قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ لوگ جو احترام شریعت اور محبت اسلام کا ایسا جذبہ رکھتے ہیں فی الحقیقت ایمان انہی کے دلوں کو منور کرتا ہے اور انہی کو ہماری تائید حاصل ہوتی ہے۔ ان لوگوں کو خدا بہشت بریں میں داخل کریگا یہی وہ لوگ ہیں جن سے اللہ خوش ہے کیونکہ یہ بھی اللہ ہی پر خوش تھے ان کو ہماری جماعت سمجھو اور ہماری جماعت ہی اپنے مقاصد عالیہ میں کامیابی کا حق رکھتی ہے۔

(۱۰۶) سورۃ الحجرات (۴۹)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں اٹھارہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- اے ایمان لانے والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو یاد رکھو اللہ سب کچھ سننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اے ایمان لانے والو! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ان سے پکار کر بات کیا کرو جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ چلے جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو بلاشبہ وہ لوگ جو رسول کے سامنے اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں "حقیقتاً" وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پرہیز گاری کیلئے آزما لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا بدلہ ہوگا۔ وہ لوگ جو آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے وقوف ہیں۔ اور اگر وہ صبر سے کام لیتے حتی کہ آپ خود ان کے پاس آجاتے تو یہ

Marfat.com

ان کیلئے بہتر تھا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اگر کوئی بدکار شخص تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو پہلے تحقیق کر لیا کرو کہ کہیں نادانی سے کسی قوم پر نہ جا پڑو۔ پھر جو کچھ کر چکے اس پر نادم ہونا پڑے اور جان لو کہ تم میں رسول اللہ موجود ہیں اگر وہ اکثر باتوں میں تمہارا کہنا مانیں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تمہارے دل میں ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں پسندیدہ بنا دیا اور کفر و انکار اور بدکاری اور نافرمانی سے تمہیں متنفر کر دیا ہے یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں (یہ) اللہ کے فضل اور اس کی عنایت کی وجہ سے ہے اور اللہ ہر بات سے واقف اور حکمت والا ہے اور اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں جھگڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو اگر ان میں سے ایک دوسری پر زیادتی کرے تو جو جماعت زیادتی کرے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے فیصلہ کی طرف رجوع کر لے۔ پھر اگر وہ رجوع کر لے تو دونوں کے درمیان عدل و انصاف سے صلح کرا دو اور (پورا) انصاف کرو۔ یاد رکھو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ بیشک ایمان والے سب بھائی بھائی ہیں سو تم اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

شرح:- یہ سورۃ بھی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور ایسے حکموں پر مشتمل ہے جو اسلامی تہذیب کے اصول ہیں۔ افسوس وہ قوم جس کے پاس ایسے زریں اصول ہوں اسے دعویٰ بھی ہو کہ اس کے چھوٹے بڑے تمام افراد مرد اور عورتیں امیر و غریب لازمی طور پر قرآن پاک کے ذریعے سے ان اصولوں کی روزانہ تلاوت کرتے ہیں وہ آج اس قدر غیر مہذب' اتنی ناشائستہ اور اس قدر غیر منظم ہو جتنے ہم لوگ نظر آتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم نے ان تعلیمات کے اخلاقی پہلو کو عملاً" ترک کر دیا ہے اور صرف ظاہری صورت کو اور وہ بھی کچھ کچھ قائم رکھا ہے اگر ہم تعلیمات قرآنیہ کے اخلاقی پہلو پر عمل پیرا ہوتے تو ممکن تھا کہ صدر اول کے مسلمانوں کی تمام وہ برکات ہم کو بھی حاصل ہوتیں جن کی بدولت وہ تمام دنیا پر چھا گئے تھے پہلا حکم یہ ہے کہ اے مسلمانو! اللہ کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو اس حکم کے ذریعے مسلمانوں کو اولاً" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا سبق پڑھایا اور اس کے بعد قیامت تک آپ کے جانشینوں کی اطاعت' ان کا ادب و احترام اور ان سے وفاداری کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ

دیکھو رسول کے سامنے گستاخی کرنا اللہ کے سامنے گستاخی کرنے کے برابر ہے اور رسول کی تعظیم فی الحقیقت اللہ کی تعظیم ہے۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے جانشینوں کی تعظیم و تکریم کو بھی ضروری قرار دیا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے جانشین وہی علماء ہیں جو حاملان شریعت یعنی حاملان قرآن و حدیث ہوں۔ صدر اول کے مسلمانوں نے اس حکم کو مانا اور اس سے فائدہ اٹھایا۔

آج کا مسلمان اس حکم ربانی سے اتنا ناآشنا ہے کہ وہ اور تو اور اس کی تعظیم و تکریم بھی کرنا نہیں جانتا جو اسے قرآن پڑھائے، سکھائے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا سبق دے۔ **اللھما ھدقومی فانھم لا یعلمون**

دوسرا حکم یہ ہے کہ نبی کی آواز سے اپنی آواز کو پست رکھو ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی تھے۔ آپ کی آواز قدرتی طور پر بلند اور کرخت تھی اس آیت کو سننے کے بعد وہ کواڑ بند کر کے گھر میں بیٹھ رہے۔ کئی دن کے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو جب معلوم ہوا کہ ثابتؓ نظر نہیں آتا تو آپ اس کے گھر پہنچے اور اسے وہاں پاکر پوچھا کہ کیا ماجرا ہے اس نے عرض کیا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام میں ہمیشہ آپ کے ساتھ بلند کلامی اور کرختگی کے ساتھ بات کرتا رہا۔ میرے تمام اعمال ضبط ہو گئے ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا یہ بات نہیں! تیرے اعمال ضبط نہیں ہوئے۔ تو جنتی ہے۔ تو نے کبھی درشت کلامی اور کرختگی و گستاخی کے ساتھ میرے سامنے استعمال نہیں کیا جو چیز تیرے بس کی نہیں اللہ اس پر مواخذہ نہیں کرتا۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ نبی کو اس طرح نہ پکارو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ نبی کے ساتھ بات کرو تو خاص عزت و احترام کے الفاظ استعمال کرو۔

چوتھا حکم یہ دیا کہ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی ایسی خبر لائے جس سے دو یا دو سے زیادہ مسلمانوں کے اندر فتنہ و فساد کی آگ پیدا ہو جائے یا پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو پہلے جب تک درایت اور روایت کے اصولوں کے مطابق اس کو جانچ نہ لو قطعاً" اس کو نہ مانو۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ انسان کی ہلاکت کیلئے اتنا ہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے بلا تحقیق دوسروں سے کہہ دیا کرے آج مسلمانوں کی یہ کیفیت ہے کہ اگر ان کے پاس مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی اگر کوئی خبر لے آئے تو وہ اسے سر آنکھوں پر رکھ کر

Marfat.com

فوراً شائع کردینے کو تیار ہو جاتے ہیں خواہ وہ سرتا سر غلط اور جھوٹ ہی کیوں نہ ہو اور اس سے مسلمانوں کو کتنا ہی نقصان کیوں نہ پہنچ جائے۔

پانچواں حکم یہ ہے کہ اگر دو مسلمانوں میں کوئی لڑائی ہو جائے تو تم ان میں صلح کرادو خواہ وہ جماعتیں ہوں اور خواہ افراد امام بخاری نے ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عبداللہ ابن ابی مشہور منافق کو کچھ سمجھانے کی غرض سے اس کے ہاں گئے تو اس نے آپ سے کہا کہ آپ دور رہیں۔ آپ کے گدھے کی بو سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اس پر ایک صحابی کو جوش آگیا۔ اُدھر عبداللہ کے ہمراہی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور مار پیٹ تک نوبت پہنچی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طرفین میں صلح کرادی اور پھر جس مقصد کے لئے تشریف لے گئے تھے اسے واضح کیا۔ اس طرح کے سینکڑوں واقعات حدیث اور تاریخ میں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار لوگوں میں صلح کرائی صحابہ کرام کا بھی یہی دستور العمل تھا مگر آج ہمارے زمانے کی بات یہ ہے کہ جب دو شخصوں میں بدقسمتی سے کوئی ناچاقی ہو جاتی ہے تو وہ لوگ جن کو مصالحت کرانی چاہئے تھی وہی لگائی بجھائی کر کے دونوں طرف سے یا کم از کم ایک طرف سے اپنا مقصد پورا کرنے لگتے ہیں۔ اس حکم کی ایک شق یہ ہے کہ اگر صلح صفائی کراتے وقت معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص یا فلاں گروہ کی زیادتی ہے اور وہ صلح کی طرف بھی رجوع نہیں ہوتا تو اس صورت میں تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ ظالم کو چھوڑ کر مظلوم کا ساتھ دیں۔

ترجمہ آیات ۱۱-۱۸:- اے ایمان والو! کوئی جماعت کسی دوسری جماعت سے ہنسی نہ کرے۔ ممکن ہے کہ وہ اس سے بہتر ہو۔ اور نہ عورتیں دوسری عورتوں سے ہنسی کریں۔ ممکن ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور تم آپس میں طعنہ زنی کرو اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو ایمان لانے کے بعد (دوسروں کو) برے ناموں سے یاد کرنا بہت برا ہے اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ ظالم ہوتے ہیں۔ اے ایمان والو! اکثر بدظنیوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض بدظنیاں گناہ ہیں اور کسی کا بھید نہ ٹٹولو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرے۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے (بیشک) تم کو اس بات سے نفرت آتی ہے۔ بس اللہ سے ڈرو بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اے لوگو! ہم نے تم کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے

اور تمہارے خاندان اور قبیلے بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو یاد رکھو کہ تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے بیشک وہ علم و خبر والا ہے۔ گنوار کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ان سے کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن تم کہو کہ ہم نے سردست اطاعت اختیار کرلی ہے اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری اختیار کرو تو تمہارے اعمال میں سے وہ کچھ کمی نہ کریگا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ بیشک مومن وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر شک نہیں کرتے اور اپنی دولت اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو اپنی دینداری جتانا چاہتے ہو حالانکہ اللہ خوب جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے۔ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ ہم اسلام لے آئے۔ کہہ دیجئے کہ مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو۔ بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی۔ اگر تم سچے ہو بیشک اللہ کو آسمانوں کے اور زمین کے مخفی راز معلوم ہیں اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

شرح:۔ چھٹا حکم یہ دیا کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے اور کوئی جماعت دوسری جماعت کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا نہ کرے۔ کیونکہ ہنسی ٹھٹھا ہی فتنہ و فساد کی جڑ ہوا کرتا ہے فرمایا ممکن ہو سکتا ہے کہ جن کا تم تمسخر اڑاتے ہو وہ تم سے بہتر ہوں۔

ساتواں حکم یہ دیا کہ کوئی کسی کو طعنہ نہ دے۔

آٹھواں حکم دیا کہ لوگوں کو چڑانے والے ناموں سے نہ پکارو فرمایا کہ ایمان لانے کے بعد پھر ایسے برے کام کرنے زیبا نہیں ہیں۔

نواں حکم یہ ہے کہ ایک دوسرے کے متعلق بدگمانی کرنے سے بچو کیونکہ بعض بدگمانیاں انسان کو گناہ کے درجہ میں پھنسا دیتی ہیں اور بعض برے برے نتائج ظاہر کرتی ہیں۔

دسواں حکم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کی عیب جوئی نہ کرے بلکہ اگر اسے کوئی بات معلوم ہو جائے یا شک ہو تو پردہ پوشی کرے۔

گیارہواں حکم یہ ہے کہ کوئی کسی کی چغلی نہ کھائے چغلی کھانا ایسا ہی ہے جیسے اپنے

مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہاں جو کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کر سکتا ہے وہ چغلی بھی کھالے۔

بارھواں حکم یہ ہے کہ کوئی شخص نسب پر فخر نہ کرے فرمایا تم سب کا باپ اور سب کی ماں ایک ہی ہے تم کو قبیلے قبیلے اور گروہ گروہ اس لئے بنایا گیا ہے کہ ایک دوسرے کی آسانی سے پہچان ہو سکے فرمایا عزت کی رو سے اسی کو فضیلت ہے جس کے اندر سب سے زیادہ اللہ کا ڈر ہے خدا کے ہاں اس شخص سے بڑھ کر کوئی قابل عزت نہیں جو تقویٰ و طہارت کا مالک ہے۔

چونکہ بارھویں حکم میں بر سبیل تذکرہ تقویٰ کا ذکر آ گیا تھا اب فرمایا ہے کہ اصلی اور مصنوعی تقویٰ کیا چیز ہے۔ فرمایا محض زبان سے ایمان کا اقرار کر لینے سے نہ ایمان حاصل ہوتا ہے نہ تقویٰ۔ یہ ظاہری صورت ہے باطنی صورت جس کو تقویٰ کہا گیا ہے وہ زبانی اقرار کے بعد چند منازل طے کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا وہ منازل یہ ہیں کہ جب انسان کے دل میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ وہ اپنی جان اور اپنے مال کو اللہ کی راہ میں لٹا دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو اس وقت کہا جا سکتا ہے کہ اس کے دل میں تقویٰ ہے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تقویٰ کا تصور محض وہم ہے۔ وہ لوگ جو نئے نئے اسلام میں داخل ہوتے ہیں ان کی اکثر عادات ہوا کرتی ہیں کہ وہ لوگوں کو یہ جتلاتے ہیں کہ ہم اسلام کے دائرہ کے اندر آ گئے ہیں ہم کو یہ دو دو ہم سے فلاں رعایت کرو ارشاد ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو سنا دیجئے کہ تم اسلام لائے ہو تو احسان کس کے سر پر تم شکر نہیں کرتے کہ خدا نے تمہیں ایمان کی توفیق دی۔ اب لوگوں کو جتاتے پھرتے ہو تمہارا مقصد کیا ہے جاؤ خدا کا شکر بجالاؤ کماؤ اور کھاؤ اور اس کی راہ میں اپنی کمائی سے کچھ خرچ کرو اور اگر مانگنا ہے تو اس سے مانگو جو زمین و آسمان کے غیب کو جاننے والا ہے۔

۱۰۷ سورۃ التحریم ۶۶

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں بارہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

Marfat.com

آپ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں زیادہ دیر تک رہتے ہیں تو انہوں نے ایک تدبیر سے آپ سے شہد چھڑوانا چاہا۔ چنانچہ ایک دن حضور علیہ الصلوۃ والسلام جب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو وہاں کچھ ایسی گفتگو ہوئی کہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے وعدہ کر لیا کہ آئندہ میں شہد نہیں کھاؤں گا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اس بات کو کسی پر ظاہر نہ کیا جائے کیونکہ ممکن ہے اس سے زینب دل گیر ہو۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ تمام واقعات من و عن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہہ دیئے اور ساتھ ہی یہ بھی درخواست کی کہ راز افشاء نہ ہو۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور مطلع فرما دیا گیا کہ آپ کی بعض ازواج مطہرات اس قسم کے مشورہ کرتی ہیں نیز شہد کو جو ایک حلال چیز ہے ترک کر دینے پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو متنبہ فرمایا کہ ایسی بھی خوش اخلاقی کیا معنی کہ حلال اشیاء کو دوسروں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ترک کر دیا جائے چنانچہ ارشاد ہوا کہ اے نبی! جو چیز آپ پر حلال ہے آپ اسے اپنی بیویوں کی مرضی حاصل کرنے کیلئے کیوں حرام قرار دیتے ہیں۔ گو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے شہد کو حرام قرار نہیں دیا تھا مگر یہاں ترک محض سے مراد حرام لیا گیا ہے کیونکہ اگر آپ کے ترک کرنے سے رہتی دنیا تک مسلمان شہد کو بھی استعمال نہ کرتے تو وہ حرام کے حکم میں ہو جاتا۔

فرمایا اگر قسم کھا بیٹھے ہو تو کفارہ دیکر اس کو کھول لو اور آئندہ احتیاط رکھو۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو آپ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے کہہ سنایا کہ وہ کیا تدبیریں کرتی رہی ہیں وہ ڈریں کہ شائد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے راز افشاء کر دیا ہے لہٰذا پوچھا کہ آپ کو یہ ماجرا کیسے معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا مجھے خدائے علیم و خبیر نے اطلاع دی ہے اس میں اس طرف بھی اشارہ تھا کہ گو تم نے چھپ کر بات کی مگر اس خدا سے جو علیم و خبیر ہے کیا چیز چھپ سکتی ہے۔ بہر حال اگر تم دونوں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا توبہ کرتی ہو تو بہتر ورنہ میرا اللہ کارساز ہے وہ جو میرے تمام معاملات کو خود سدھارتا ہے اگر تم کو طلاق دیدی گئی تو تم سے زیادہ بہتر عورتیں اس کے فضل و کرم سے مجھے میسر آ سکیں گی۔ یہاں ایک اور اشارہ بھی ہے کہ مسلمان عورتوں میں یہ صفات ہونی چاہئیں۔

Marfat.com

(١) مسلمان ہوں یعنی ارکان خمسہ اسلام پر عامل ہوں۔

(٢) مومن ہوں یعنی ایمان کی تمام شرائط سے نہ صرف واقف بلکہ ان پر یقین کامل رکھتی ہوں۔

(٣) قانتات یعنی فرمانبردار ہوں۔

(٤) تائبات ہوں کوئی غلطی یا قصور ہو جائے تو فوراً" خدا کی طرف رجوع کرنے والی ہوں۔

(٥) عابدات ہوں یعنی تمام فرضی اور نفلی عبادتوں کو بجالانے والی ہوں۔

(٦) صائمات ہوں یعنی روزہ رکھنے والی ہوں خواہ بیوہ ہوں خواہ کنواریاں مگر مندرجہ بالا چھ صفتیں ان میں ہونی ضروری ہیں۔

فرمایا' اے مسلمانو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ اور وہ اسی طرح بچا سکتے ہو کہ خدا کی نافرمانی سے دنیا میں بچے رہو اور احکام اللہ کے مطابق زندگی بسر کرو یاد رکھو کہ جو لوگ یہاں کوتاہی کریں گے اور کفر و انکار پر جمے رہیں گے ان کا کوئی عذر اس دن قابل قبول نہ ہوگا۔

ترجمہ آیات ٨ - ١٢:- اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے صاف دل سے توبہ کرو عجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری خطائیں معاف کر دے اور تم کو ایک ایسے باغ میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ اس دن اللہ اس نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ ان کے ایمان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے داہنی طرف دوڑتی جائے گی وہ کہہ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور مکمل کر دے اور ہم کو بخش دے بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے نبی! کافروں اور منافقوں کے خلاف جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے۔ اللہ نے ایک مثال منکروں کے واسطے نوح کی عورت اور لوط کی بیان کی ہے یہ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے گھر میں تھیں۔ مگر انہوں نے ان کی خیانت کی پھر اللہ کے مقابلے میں کوئی چیز بھی ان کے کچھ کام نہ آسکی اور کہا گیا کہ اور داخل ہونے والوں کے ساتھ تم دونوں بھی آگ میں داخل ہو جاؤ اور ایک مثال مسلمانوں کے واسطے اللہ نے فرعون کی بیوی کی بیان کی ہے۔ جبکہ اس نے کہا کہ اے میرے رب! تو جنت میں اپنے پاس میرے لئے ایک گھر

رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے اور وہ لوگ کہ جنہوں نے نہ مانا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہ لوگ دوزخ والے ہیں اسی میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ بڑی ہی بری جگہ ہے۔

شرح:۔ تغابن کہتے ہیں ہار جیت کو گویا اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ کی دی ہوئی قوتوں کو بے موقع و محل خرچ کر کے راس المال کھو بیٹھے ہیں۔ وہ ہار گئے اور دوزخی قرار پائے اور جن لوگوں نے اللہ کی دی ہوئی قوتوں کو موقع محل پر خرچ کیا۔ وہ ایک ایک کے بدلے ہزار نیکیاں پائیں گے اور اس طرح کامیاب و کامران ہو کر جیتیں گے اور جنتی قرار پائیں گے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ جو آسمان و زمین تم دیکھتے ہو ان میں بسنے والی تمام مخلوق اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کرتی ہے اور جو کچھ تمہیں نظر آتا ہے سب اسی کی ملکیت ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ فرمایا اے لوگو! تم میں سے وہ بھی ہیں جو خدا کی بادشاہی میں باغیوں کی سی زندگی بسر کرتے اور امن و چین سے نہیں رہتے اور وہ بھی ہیں جو بڑے مطیع و منقاد اور امن پسند ہیں۔ تمہیں چاہئے کہ تم زمین و آسمان کو دیکھو اور اپنی پیدائش پر غور کرو اور اس بات کو خوب سمجھ لو کہ پھر پھرا کر تمہیں پھر اسی کے پاس جانا ہے زمین و آسمان کی کوئی بات اس سے پوشیدہ نہیں حتیٰ کہ وہ تمہارے سینوں کے رازوں سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ سنو اس سے پہلے بھی ہم نے متعدد رسول دنیا میں بھیجے مگر لوگوں نے ان کو جھٹلایا' تو ہم نے ان کو وہ سزا دی کہ آج ان کا ایک فرد بھی تمہیں کہیں نظر نہیں آتا وہ بھی یہی کہا کرتے تھے کہ کیا ہماری رہنمائی کیلئے کوئی بشر آسکتا ہے؟ حالانکہ انسان کی راہنمائی انسان ہی کے ذریعے ہو سکتی ہے۔

فرمایا' وہ یہ بھی خیال کیا کرتے تھے کہ مر کر کون زندہ ہو گا اور تم لوگ بھی ایسا ہی خیال کرتے ہو مگر یقین جانو کہ مرنے کے بعد تم کو ضرور زندہ ہونا ہے۔ اس وقت تم کو بتایا جائے گا کہ تمہارے اعمال نیک تھے یا بد۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ تم کافروں کی تقلید چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول اور اس قرآن پر ایمان لے آؤ جو اللہ نے تمہاری رہنمائی کیلئے نازل کیا ہے کیونکہ ایک دن آنے والا ہے جب دیکھا جائے گا کہ کون جیتا ہے اور کون ہارا۔ یہ تمہاری دنیوی زندگی ایک امتحان گاہ ہے۔ یہاں جو کچھ کرو گے اس کا نتیجہ اگلی زندگی میں پاؤ گے۔ اگر ایمان لے آئے اور نیک کام کرتے رہے تو چھوٹی موٹی لغزشیں بھی

Marfat.com

معاف ہو جائیں گی۔ اور بہشت بریں میں داخل ہو جاؤ گے اگر کفر و انکار کا طریقہ اختیار کرو گے تو دوزخ کی آتش سوزاں کی نذر کئے جاؤ گے۔

ترجمہ آیات ۱۱-۱۸:- کوئی مصیبت یا تکلیف بدوں اللہ کے حکم کے نہیں پہنچتی اور جو کوئی اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ کو ہر چیز کا علم ہے اور تم اللہ کی اور (اس کے) رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم روگردانی کرو (تو تمہارا ہی نقصان ہے) ہمارے رسول کے ذمے تو صرف کھول کر پہنچا دینا ہے۔ سنو اللہ کے سوا کوئی حاجت روا نہیں اور اللہ ہی کے اوپر مومن لوگ توکل کیا کرتے ہیں۔ اے ایمان والو! تمہاری بیویوں میں سے اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں تم ان سے محتاط رہو اور اگر تم (ان کو) معاف کر دو اور درگزر کرو اور ان کو بخش دو تو یاد رکھو کہ اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض آزمائش ہے اور اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔ سو جہاں تک تم سے ہو سکے تم اللہ سے ڈرو اور سنو اور اطاعت کرو اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو یہ باتیں تمہارے لئے بہتر ہوں گی اور جو کوئی نفس کے بخل سے محفوظ رہے (وہی اچھا ہے اور) یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرو تو وہ تم کو دگنا (اجر) دے گا اور (تمہاری خطائیں) تمہیں معاف کر دے گا اور اللہ بڑا قدردان تحمل والا ہے وہ پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والا بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔

شرح:- ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! اگر دنیا میں رہ کر مصائب سے بچنا چاہو تو یہ ممکن نہیں مصیبت ہر ایک کو آتی ہے اور اللہ کی طرف سے آتی ہے اور اس لئے آتی ہے کہ تم سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں لیکن اگر تمہارے دلوں کے اندر ایمان کامل سرایت کر جائے اور تمہارے دل منور ہو جائیں تو یاد رکھو جس کا دل منور ہو جائے اس سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوتی۔ ایمان کامل کے حصول کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول ہی کی پیروی کرو اور ادھر ادھر نہ بھٹکو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو اس میں تمہارا اپنا بھلا ہے اور اگر تم نے نہ مانا تو بات کہہ دینا اور راہ بتلا دینا تو ہمارے رسول کا فرض ہے اس پر چلنا نہ چلنا تمہارا کام ہے۔ دیکھو مشکل کے وقت تمہارے کام صرف خدا ہی آ سکتا ہے۔ اس واسطے ایک مومن کامل محض اسی پر بھروسہ رکھتا ہے اور تمہاری بیویاں اور تمہاری

Marfat.com

اولاد جن سے تم کو اتنا پیار و محبت ہے اور جن کے واسطے تم ذکر الٰہی کو بھلا دیتے اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی برتتے ہو وہ اکثر تمہارے دشمن ہوا کرتے ہیں تم ان سے بچو! ایسا نہ ہو کہ ان کی محبت میں خدا بھی ناراض ہو جائے اور وہ بھی تمہارے کسی کام نہ آئیں۔ اور فرض کیا کہ وہ دنیا میں تمہارے کسی کام آئے بھی اور آخرت میں دشمن ثابت ہوئے تو پھر کیا فائدہ؟ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر نادان بیویوں یا بے سمجھ بچوں سے کوئی ایسا قصور ہو جائے جسے تم تقویٰ و طہارت کے منافی سمجھتے ہو تو ان پر حد سے زیادہ سختی کرنے لگو۔ چاہئے کہ ان کے قصور معاف کر کے ان سے درگذر کرو اور اپنے اور ان کے لئے معافی کے طلبگار رہو اور ان کو ایسی تعلیم دو کہ وہ خود بخود ایمان وایقان اور تقویٰ و طہارت کی طرف کھچے چلے آئیں۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر بخشش و رحم کی صفت پیدا کرے۔ کیونکہ خدا بڑا بخشنے والا اور رحیم ہے۔ اور انسان بھی اس صورت میں انسان کامل بن سکتا ہے جب وہ بہترین اخلاق سے اپنے آپ کو متصف کرے اور اس حقیقت باہرہ کو بھی فراموش نہ کرو کہ یہ مال و دولت اور یہ آل واولاد تمہارا امتحان کرنے کو تمہیں دی جاتی ہے ان کے معاملے میں افراط و تفریط دونوں تباہی کا موجب ہوں گے۔ اگر مال سے اتنی محبت کرنے لگو کہ اس کو سوائے خواہشات نفسانی کے اور کسی جگہ خرچ ہی نہ کرو اس کے جمع کرنے یا خدا کے بتائے ہوئے مصارف کی بجائے اور جگہوں میں خرچ کرنے میں لگے رہو تو یہ بھی بری بات ہے اور اگر مال و دولت سے ایسی نفرت کرو کہ اس کے حصول کیلئے کوئی کوشش ہی نہ کرو تو یہ بھی کچھ کم برائی نہیں روپیہ نہ ہو گا تو جہاد فی سبیل اللہ کے اخراجات کہاں سے آئیں گے اور تمہاری تنگی اور بیماری کے دن کیسے کٹیں گے۔ اسی طرح اگر اولاد کی محبت میں اس قدر منہمک ہو جاؤ کہ خدا کو بھی بھلا دو اور حرام و حلال کی تمیز نہ رکھو تو جہاں یہ چیز سخت بری ہے وہاں یہ بھی برا ہے کہ اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی پرورش و پرداخت میں کماحقہ حصہ نہ لو لہٰذا یہ ایک امتحان ہے اور بڑا کڑا امتحان۔ سنو! اس امتحان میں کامیاب ہونے کا صرف ایک طریقہ ہے اور وہ یہ کہ جہاں تک ہو سکے تقویٰ پیدا کرو خدا کے احکام سنو اور ان پر عمل کرو اور اپنا مال و دولت اور اپنی قوت و طاقت اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہی بات تمہارے لئے بہتر ہے تقویٰ تمہارے دلوں کو فراخ کر دے گا اور تنگی دور کر دیگا اور جس کے دل کی تنگی دور ہو گئی سمجھو کہ وہ فلاح پا گیا۔

Marfat.com

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں چودہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۹:- جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں سب اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! تم ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جن پر تمہارا عمل نہیں اللہ کو یہ بات بڑی ناگوار ہے کہ تم ایسی باتیں کہو جن پر تمہارا عمل نہ ہو بلاشبہ اللہ ان لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی اور (یاد کرو) کہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! تم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم اس بات کو معلوم کر چکے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں جو تمہارے پاس آیا ہوں مگر جب انہوں نے کج روی اختیار کی تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا اور اللہ نافرمان اور بدکار لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھایا کرتا۔ نیز یاد کرو کہ جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل! میں اللہ کا ایک رسول ہوں جو تمہاری طرف آیا ہوں میں اس کتاب تورات کی جو مجھ سے پہلے نازل ہو چکی ہے تصدیق کرتا ہوں اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور ان کا نام احمد ہو گا مگر جب وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لیکر آیا تو انہوں نے کہہ دیا کہ یہ تو کھلا جادو ہے اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافروں کو ناگوار ہی گزرے۔ وہ وہی ہے جس نے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے باقی تمام دینوں پر غالب کردے خواہ مشرکوں کو برا ہی معلوم ہو۔

شرح:- مدینہ پاک کا ذکر ہے کہ ایک جگہ مسلمان جمع تھے کہنے لگے کہ اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ کون سا کام اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے تو ہم وہی اختیار کریں اس پر یہ

Marfat.com

آیتیں نازل ہوئیں۔ فرمایا کہ منہ سے کیوں ایسی باتیں نکالتے ہو جو تم نہ کر سکتے ہو نہ کرتے ہو۔ بندہ کو لاف زنی اور دعویٰ کی بات سے ڈرنا چاہئے زبان سے کسی بات کا کہہ دینا تو آسان ہے لیکن اس کا نباہنا آسان نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے سخت بیزار ہوتا ہے جو زبان سے باتیں تو بہت کرے مگر عملاً" کچھ نہ کرے ان آیات کو نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ سمجھایا ہے کہ جو بات کہو سنبھل کر کہو اگر تم یہ پوچھتے ہو کہ اللہ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے تو آؤ سنو اللہ کو وہ لوگ بڑے ہی محبوب اور پسند ہیں جو اس کی راہ میں دشمنوں کے مقابلہ پر ایک سکے کی دیوار بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں جس کا وصف یہ ہے کہ گولیاں یا تیر کھا کھا کر چھلنی ہو جائے تو ہو جائے مگر ممکن نہیں کہ اپنی جگہ سے انچ بھر پیچھے ہٹ جائے گویا وہ لوگ جو دشمن کے مقابلے پر ایسی دیوار بن کر لڑتے ہیں اور کبھی اپنا قدم پیچھے نہیں ہٹاتے وہ لوگ فی الحقیقت خدا کے محبوب ہیں۔ دیکھو حضرت موسیٰ کے متبعین بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے مگر جب موقع آیا تو وہ امتحان میں کامیاب نہ اترے باتیں دھری کی دھری ہی رہ گئیں۔ اسی طرح عیسیٰ ابن مریم کے متبعین بھی بڑی لاف زنی کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس رسول کی فرمانبرداری میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھیں گے جس کی بشارت آپ سنا رہے ہیں۔ مگر اب جبکہ موقع آیا ہے دیکھو وہ کس طرح انکار کئے چلے جا رہے ہیں فرمایا تم لوگ باتیں بنانے میں لگے ہو۔ اور منکران حق جو تمہارے مخالف ہیں وہ اس تگ و دو میں ہیں کہ جس طرح بن پڑے اس دین کو جو اللہ کا ایک نور ہے مٹا دیں۔ حالانکہ خدا اس دین کو مکمل کر کے چھوڑے گا۔ سنو اس رسول کو جو ہم نے بھیجا ہے تو دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ تمام ادیان سابقہ پر ان کو مکمل غلبہ عطا فرمائے۔

ترجمہ آیات ۱۰-۱۴:- اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایک ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو (آخرت کے) دردناک عذاب سے بچا لے (سنو وہ یہ ہے کہ) خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرو۔ اگر تم کو علم ہو تو یہ بات تمہارے لئے بڑی ہی مفید ہے۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو ایسے باغات میں داخل کر دے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اور ایسے عمدہ عمدہ مکانات میں جو ہمیشہ رہنے والے باغوں میں ہوں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور چیز بھی جس کو تم محبوب رکھتے

Marfat.com

ہو (تمہیں عنایت ہوگی وہ یہ کہ) اللہ کی طرف سے تم کو مدد ملے گی اور ایک قریبی فتح عطا ہوگی اور ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے اے ایمان والو! تم اللہ کے (دین کے) مددگار ہو جاؤ جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا تھا کہ کون ہے جو اللہ کی راہ میں میری مدد کرے تو حواریوں نے کہا تھا کہ ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ پھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت تو ایمان لے آئی اور ایک نے انکار کر دیا۔ سو ہم نے ان لوگوں کی جو ایمان لے آئے تھے۔ ان کے دشمنوں کے خلاف مدد کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ (آخر کار) وہ غالب رہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت بیان کر کے مسلمانوں کو ترغیب دی ہے کہ وہ اپنی جانیں اللہ کی راہ میں خرچ کر کے دنیا میں حکومت اور آخرت میں خدا کا قرب حاصل کریں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! آؤ تم کو ایک ایسی سوداگری بتائی جائے جس میں نہ کبھی راس المال کم ہو اور نہ نقصان کا خطرہ لاحق ہو بلکہ اس کا نفع یقینی اور عظیم الشان ہے دیکھو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہو تم اپنی جانوں اور مالوں کو بطور راس المال اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو وہ ان کے بدلے تمہاری تمام خطائیں بخش دے گا اور ایسے باغات میں تمہیں داخل کرے گا جو تمہارے لئے انتہائی درجے کی خوشی کا باعث ہوں اور اس سے بڑھ کر اور کون سی کامیابی ہے جسے انسان حاصل کر سکتا ہے علاوہ ازیں دنیا میں بھی ہماری مدد و اعانت تمہارے شامل حال ہوگی اور فتح و حکومت بہت جلد تمہارے قدم چومے گی۔

فرمایا اے مسلمانو! تم ہمارے دین اور پیغمبر کی اسی طرح مدد کرو جس طرح یاران مسیح نے عیسیٰ ابن مریم کی مدد کی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ کہنا تھا کہ کون ہے جو اللہ کے دین کی مدد کرے تو حواریوں نے جھٹ کہہ دیا تھا کہ ہم اللہ کے دین کی مدد کرنے کو تیار ہیں بعد ازاں بنی اسرائیل کی ایک جماعت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مان لیا تھا۔ ہم نے ان کو مخالفوں پر غلبہ دے دیا سو وہ برسر حکومت ہو گئے۔

مقصد یہ ہے کہ اگر مسلمانوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی پیروی کی اور آپ کے دامن اطاعت کو ہاتھ سے نہ دیا تو ان کی کامیابی بھی ان لوگوں کی طرح یقینی ہے ورنہ خسران و عذاب کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

Marfat.com

۶۲ سورة الجمعه ۱۱۰

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں گیارہ آیات مبارکہ اور دو رکوع ہیں جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

منظوم ترجمہ آیات ۱-۸ :-

بہ ہر لحظہ" بیاں کرتی ہیں تسبیح خداوندی
وہ سب اشیاء جو ہیں افلاک میں اور بر سر گیتی
وہ سب کا بادشاہ ہے سارے عیبوں سے مبرا ہے
حکیم "بے بدل" ہے اور بڑا ہی غلبے والا ہے
وہی ہے جس نے بھیجا امیوں میں خود انہیں میں سے
وہ پیغمبرؐ سناتے ہیں جو ان لوگوں کو پڑھ پڑھ کے
وہ سب آیات جو نازل شدہ اس کی طرف سے ہیں
وہ مرسلؐ تزکیہ بھی "ان کے جسم و جاں" کا کرتے ہیں
سکھاتے ہیں وہ ان سب کو کتاب اور عقل کی باتیں
اور اس کے پیشتر وہ لوگ تھے بین ضلالت میں
اور ان ما بعد والوں کے بھی ہیں وہؐ ہادی کامل
جو ہم مسلک ہیں ان کے اور انہیں ان میں ابھی شامل
کہ وہ تو غلبے والا بھی ہے اور دانائے حکمت بھی
یہ مذکورہ ہدایت فضل، مولائے جہاں کا ہے
کہ وہ یہ فضل جس کو چاہتا ہے اس کو دیتا ہے
بڑا ہی فضل کرنے والا ہے وہ داور ہستی
مثال "ازبس" ہے ان توریت پانے والوں کی ایسی
جنھوں نے "اس کو پاکر بھی" نہیں کی پیروی اس کی

جاہل تھے مگر اس کے بعد وہ دنیا کے معلم اعلیٰ درجے کے متقی اور پرلے درجے کے عالم بن گئے۔ نہ صرف اس رسول امی کے اپنے زمانے ہی کے لوگوں کو یہ فیض حاصل ہوا بلکہ ان کے علاوہ رہتی دنیا تک جو لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوں گے وہ بھی ان فیوض سے اسی طرح متمتع ہوں گے اور پاک دلی و پاک دامنی کے ساتھ ساتھ ان کو علم و عرفان کی نعمت بھی حاصل ہوگی فرمایا یہود و نصاریٰ کی بات نہ کرو جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی اور علم و حکمت عطا کیا گیا تھا انہوں نے علوم کو پڑھا کتابوں کو جمع کیا اور اس طرح اٹھائے پھرتے رہے جیسے کوئی گدھا بوجھ اٹھائے پھرتا ہے ان کی طبائع پر ان علوم و فنون نے رتی بھر اثر نہ کیا۔ نہ ان کے دل پاک ہوئے نہ ان کی عقلیں میقل ہوئیں فرمایا گو وہ لوگ علوم ظاہری سے آراستہ و پیراستہ تھے مگر علوم باطنی سے کورے اور اندھے۔ باتیں بڑی جانتے تھے مگر عمل ندارد اور یہی عمل کا فقدان تکذیب آیات کا مترادف تھا جس کی وجہ سے وہ ظالم قرار دیئے گئے اور ظالموں کو کبھی راہ ہدایت نہیں مل سکتی۔ فرمایا ہدایت ان کو کیا ملے گی وہ تو دنیا اور اس کے اسباب پر اتنے لٹو ہیں کہ موت کا خیال ہی ان کے اوسان خطا کر دیتا ہے۔ تجربہ کرنا چاہو تو یہود سے کہہ دیکھو کہ تم جو کہتے ہو کہ ہم خدا کے محبوب ہیں تو پھر موت کی تمنا کرو کہ اس دنیا سے چھٹکارا پا کر خدا کا قرب حاصل کر لو تم دیکھو گے کہ وہ حیران و ششدر ہو کر رہ جائیں گے اور کبھی موت کا نام زبان پر نہ لائیں گے۔

فرمایا' لوگو! جس موت کے خوف سے تم بھاگتے ہو اور چھپ چھپ کر جس سے جانیں بچانا چاہتے ہو وہ ایک نہ ایک دن تم پر ضرور آ کر رہے گی اس سے کسی کو چارہ کار نہیں پھر تم کو پکڑ کر اس کے سامنے پیش کیا جائے گا جو خدا انسان کے ظاہر و باطن تمام حالات سے واقف ہے۔ وہ تم کو بتائے گا کہ تم جو کچھ کرتے رہے ہو وہ کیا تھا۔

منظوم ترجمہ آیات ۹-۱۱:-

نماز جمعہ کی جس دم اذاں ہو اے مسلمانو
تو بیوپاروں کو تج کر ذکر مولا کی طرف چل دو
تمہارے واسطے یہ بات بہتر ہے اگر سمجھو۔
ادا ہو جائے جب پوری نماز "جمعہ اے لوگو"
تو "مسجد سے نکل کر" اپنی اپنی راہ لگ جاؤ

Marfat.com

اور "اس کے بعد" لگ جاؤ تلاش فضل رب میں بھی
یہ کثرت یاد بھی کرتے رہو تم لوگ مولا کی
عجب کیا ہے کہ ہم آغوش ہو تم کامرانی سے
وہ جب بیوپار یا کہ شغل کوئی دیکھ پاتے ہیں
تو اس کی سمت "فوراً" بے تحاشا" دوڑ جاتے ہیں
اور "از بس" آپ کو تنہا کھڑا ہی چھوڑ جاتے ہیں
کہہ دیجئے خدا کے پاس ہیں موجود جو اشیاء
وہ ہیں اس شغل اور بیوپار سے بہتر کہیں زیادہ
کہ سب روزی رسانوں میں خدا ہی سب سے بہتر ہے

شرح:۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اے مسلمانو! تم عبادت و عمل کی طرف پوری توجہ کرو سنو جب نماز جمعہ کی ازان ہو جائے تو تم تمام کاروبار چھوڑ کر اللہ کی عبادت کیلئے حاضر ہو جاؤ اور نماز کے لئے پورے اہتمام اور بڑی شان سے آؤ اگر تم کو حقیقت حال معلوم ہو جائے تو تم جانو کہ یہی بات تمہارے لئے بہتر ہے۔ پھر جب نماز ہو جائے تو تم اپنے اپنے کاروبار میں لگ جاؤ اور خدا کے فضل و کرم کی تلاش میں مشغول ہو جاؤ۔ مگر یہ کبھی نہ ہو کہ نماز چھوڑ کر یا خطبہ نماز کو ترک کر کے تم کاروبار تجارت میں لگے رہو۔ دیکھو ہمارے نزدیک یہ بات بے حد بری ہے کہ تم تجارت کی خواہش یا تماشہ دیکھنے کے شوق سے نماز کو ترک کر دو اور اپنے (معزز) امام کو کھڑے کا کھڑا ہی چھوڑ دو۔ سن لو کہ تم جو کچھ تلاش کرتے ہو اس سے کہیں زیادہ بہتر رزق خدا کے پاس ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ بہترین رازق ہے۔

(۴۸) سورۃ الفتح (۱۱۱)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں انتیس آیات مبارکہ اور چار رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:۔

Marfat.com

ترجمہ آیات ۱-۱۰:- (اے نبی!) بیشک ہم نے تمہیں فتح دی اور فتح بھی صاف و صریح تاکہ اللہ تمہاری اگلی اور پچھلی ہر کوتاہی سے درگزر فرمائے اور تم پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کرے اور تمہیں سیدھی راہ کی ہدایت دے اور اللہ تمہاری ایسی مدد کرے جو بڑی زبردست ہو۔ وہ وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں کو تسکین دی تاکہ ان کے ایمان میں اور زیادہ یقین پیدا ہو جائے اور زمین و آسمان کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں (اور) تاکہ مومن مرد اور مومن عورتوں کو ایسے باغوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے اور ان کے گناہوں کو دور کر دے اور اللہ کے نزدیک (ان کے لئے) یہ بڑی کامیابی ہے اور منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو جو خدا سے متعلق بدگمانیاں کرتے ہیں سزا دے یہ گردش بد اور مصیبت کے چکر میں آگئے ہیں اور ان پر اللہ کا غضب ضرور ہو گا اور لعنت ہو گی (علاوہ ازیں) اس نے ان کیلئے جہنم کا (عذاب) تیار کر رکھا ہے جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ اور زمین و آسمان کے سب لشکر اللہ ہی کے ہیں اور اللہ بڑا زبردست ہے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں (اے نبی!) ہم نے آپ کو گواہ، خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ تم لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کے دین کو تقویت پہنچاؤ اور اس کی تعظیم کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح و تقدیس بیان کرو۔ بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ پھر جو کوئی بد عہدی کرے گا تو اس کی بد عہدی کی سزا اسی کو ملے گی اور جو کوئی اس عہد کو جو اس نے اللہ سے باندھا پورا کرے گا۔ اللہ اس کو عنقریب بہت بڑا اجر دے گا۔

شرح:- سن چھ ہجری کی بات ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام بقصد عمرہ مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے مکہ معظمہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر مشرق کی جانب ایک مقام تھا جو حدیبیہ کے نام سے مشہور تھا۔ آج کل اس جگہ کو شمسی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ آپ کے ہمراہ ڈیڑھ پونے دو ہزار صحابہ کرام موجود تھے۔ اہل مکہ نے سمجھا کہ شاید آپ بغرض جنگ آئے ہیں اس لئے انہوں نے لڑائی کی تیاریاں شروع کر دیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو پتہ چلا تو آپ نے اسی مقام پر ڈیرہ جما دیا اور حضرت عثمان بن

عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفیر بنا کر سرداران قریش سے بات چیت کرنے کو بھیجا کہ ہم بغرض عمرہ آئے ہیں۔ لڑائی لڑنا ہمارا مقصود نہیں ہے۔ قریش نے جمع ہو کر کہا کہ یہ ممکن نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے ساتھی تو ہم لوگوں کے دشمن ہوں اور ہم سے لڑائیاں لڑیں اور ہم ان کو مکہ میں داخل ہونے دیں یا عمرہ کی اجازت دیں جو مکہ' بدر اور احد کی لڑائیوں میں منہ کی کھا چکے تھے اور بالخصوص بدر میں اپنے کئی ناموروں کا ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت اٹھا چکے تھے۔ لہٰذا انہوں نے جہالت اور ضد میں آ کر عمرہ سے آپ کو روکنے کی ٹھان لی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قید کر لیا۔ یہ خبر اڑتی اڑتی حدیبیہ آ پہنچی کہ قریش نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا ہے۔ اس پر صحابہ کرام میں بڑا جوش پھیل گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام سے بیعت لینی شروع کر دی۔ ایک ایک شخص آتا اور آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اقرار کرتا کہ میں اللہ کی راہ میں منکران دین سے لڑوں گا۔ بھاگوں گا نہیں۔ مختصر یہ کہ قریش نے بھی اپنا ایک وفد تیار کر کے سہیل بن عمر نامی ایک سردار قریش کی قیادت میں آپ کے پاس روانہ کیا جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ معاہدہ کیا کہ

(۱) مسلمان امسال نہ عمرہ کریں نہ حج بلکہ مدینہ واپس چلے جائیں اور اگلے سال عمرہ کیلئے آئیں مگر اس طرح کہ نہ ان کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہو' نہ ہتھیار لگائے ہوں۔

(۲) دس سال تک مسلمان اگر حج یا عمرہ کو آئیں تو مندرجہ بالا طور پر اور اس دوران میں ذیل کی باتوں پر کاربند رہیں۔

(الف) اگر مسلمانوں کا کوئی آدمی مکے والوں کے پاس آگیا تو وہ ان کو مسلمانوں کے پاس واپس نہیں کریں گے۔

(ب) اگر مکے والوں کا کوئی آدمی مسلمانوں کے پاس چلا گیا تو وہ اسے مکے والوں کے قبضہ میں دیدیں گے۔

(ج) جو قبائل جس کے حلیف ہوں گے وہ بھی انہیں میں شامل ہوں۔

یہ معاہدہ بظاہر ایسا تھا کہ مسلمانوں کی کمزوری کا بین ثبوت تھا جس میں بعض پرجوش بڑے رنجیدہ خاطر ہوئے۔ مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دقیقہ رس نگاہ اس

Marfat.com

معاہدہ کی خامیوں کو فوراً" تازگی اور مستقبل قریب میں اس سے جو فوائد حاصل ہونے والے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئے چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو تسلی دی اور وہیں سے واپسی کی ٹھان لی راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی اور مسلمانوں کو اطمینان قلب ہوا۔

اس سورۃ کے ابتدا میں صلح حدیبیہ میں شامل ہونے والوں سے خطاب کیا گیا ہے کہ گو یہ معاہدہ مسلمانوں کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے مگر در حقیقت یہ پیش خیمہ ہے اس بات کا کہ مکہ معظمہ عنقریب فتح ہو جائے گا نیز صحابہ کرام کی اس مخلص جماعت کو ان کے جوش ایمانی اور بیعت رضوان کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے صلے میں بشارت دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم سب کی ایمان لانے سے پہلے اور ایمان لانے کے بعد سے آج تک کی خطائیں اور لغزشیں معاف فرما دی ہیں اور بتایا کہ ان شرائط پر صلح اس لئے کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی نعمتیں عطا فرمائے تم سب کو راہ راست کی ہدایت کرتا رہے اور اپنے وعدے کے مطابق ہر طریق سے تمہاری مدد کرے پھر ارشاد ہوتا ہے کہ زمین و آسمان کے لشکر یعنی کل کائنات اللہ ہی کی ملکیت ہے اور اس کو ہر بات کا علم ہے کہ کس کام کو کس طرح انجام دے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے صرف اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بہشت بریں میں جگہ دے اور ان کافروں، مشرکوں اور منافقوں کو جو شکوک و شبہات میں پڑے ہیں دردناک سزا دے۔ آخر میں فرمایا ہے کہ جو لوگ آپ سے شریعت اسلام کی پابندی کرنے اور خداوند تعالیٰ کی راہ میں کٹ مرنے کا عہد کرتے ہیں وہ دراصل اللہ تعالیٰ سے عہد کرتے ہیں پس اگر وہ اس عہد پر قائم رہیں گے تو ان کو عظیم الشان کامیابی اور اجر عظیم عطا کیا جائے گا اور اگر بد عہدی کریں گے تو اس کا خمیازہ بھگتیں گے۔

ترجمہ آیات ۱۱ ـ ۱۷:- جو دیہاتی لوگ آپ کے پیچھے رہ گئے تھے کہیں گے کہ "ہم کو ہمارے مال اور اہل و عیال نے مشغول کر رکھا (اور ہم شریک جہاد نہ ہو سکے) آپ ہماری خطا ہمیں بخشوا دیجئے" یہ لوگ اپنی زبانوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں پوچھئے کہ وہ کون ہے جو اللہ سے تمہارے حق میں کچھ کرا سکے اگر وہ تم کو کچھ

Marfat.com

نقصان پہنچانا چاہے یا تمہیں فائدہ دینا چاہے (نہیں، کوئی کچھ نہیں کر سکتا) بلکہ اللہ اچھی طرح تمہارے اعمال سے واقف ہے۔ تم نے تو خیال کیا تھا کہ یہ رسول اور (جہاد میں شریک ہونے والے) مسلمان اپنے گھروں کو کبھی واپس نہ آئیں گے اور یہ بات تمہارے دلوں کو نہایت بھلی معلوم ہوتی تھی۔ تم نے بدگمانی کی اور خود برباد ہوئے اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے (وہ بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتا کیونکہ) ہم نے ایمان نہ لانے والوں کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے اور آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ جب تم مال غنیمت لینے چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے (جو شریک جہاد نہیں ہوئے تھے) عنقریب کہیں گے کہ ہمیں بھی ساتھ چلنے دو۔ یہ چاہتے ہیں کہ فرمودۂ خدا کو بدل ڈالیں کہہ دیجئے کہ تم ہرگز ہمارے ساتھ نہیں جا سکتے۔ خدا نے پہلے ہی سے ایسا فرما دیا تھا پھر وہ کہیں گے کہ (خدا نے تو ایسا نہیں کہا ہوگا) تم ہم سے حسد کرتے ہو (حالانکہ ان سے کوئی حسد نہیں کرتا) بلکہ یہ لوگ بہت کم عقل رکھتے ہیں۔ پیچھے رہ جانے والے دیہاتیوں سے کہہ دیجئے کہ عنقریب تم کو ایک جنگجو قوم کی طرف بلایا جائے گا تاکہ ان سے لڑو۔ یا وہ مسلمان ہو جائیں سو اگر تم نے حکم مان لیا تو خدا تمہیں اچھا اجر دے گا اور اگر تم نے منہ موڑ لیا جیسا کہ پہلے موڑ لیا تھا تو اللہ تمہیں دردناک سزا دیگا۔ اندھے پر کوئی گناہ نہیں اور نہ لنگڑے اور بیمار پر کوئی گناہ ہے (اگر وہ شریک جہاد نہ ہوں) اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ اس کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور جو کوئی روگردانی کرے گا اللہ اس کو دردناک عذاب دے گا۔

شرح:۔ اس رکوع میں منافقوں کے کھلے بہانے اور ان کی منافقانہ چالوں کا پول کھول کر رکھ دیا گیا ہے فرمایا یہ لوگ زر کے بندے ہیں ان کو دین سے کچھ غرض نہیں چنانچہ اب جبکہ آپ مکہ سے کامیاب واپس جا رہے ہیں اور آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا تو وہ منافق لوگ جو اس سفر میں آپ کے ہمرکاب نہ تھے آ کر کہنے لگیں گے کہ ہماری بدقسمتی تھی ہم اس مبارک سفر میں آپ کے ساتھ شامل ہو کر سعادت دارین حاصل نہ کر سکے کیونکہ نہ کاروبار کی نگرانی کرنے والا کوئی تھا نہ بال بچوں کی حفاظت کا کوئی انتظام ہو سکا ورنہ ہم

ضرور آپ کے ساتھ جاتے! ارشاد ہوتا ہے کہ یہ ان لوگوں کی چکنی چپڑی باتیں ہیں ان کے دلوں میں کھوٹ بھرا پڑا ہے ان سے بھلا پوچھیں تو سہی کہ اگر تمہارے مال و منال یا تمہاری اولاد کو اللہ کوئی نقصان پہنچانا چاہتا تو کیا تمہاری موجودگی اس نقصان کو ٹال سکتی تھی یا اگر وہ تمہیں کوئی نفع دینا چاہتا تو کیا تمہاری عدم موجودگی خدا کے ارادے میں مانع آ سکتی تھی حقیقت یہ ہے کہ تمہارا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ۔ تمہارا خیال تھا کہ مسلمانوں کو اس مہم میں کامیابی نہیں ہوگی اس واسطے تم شامل نہ ہوئے مگر اب تمہارے اندر اتنی جرات نہیں کہ حق کا اظہار کر سکو۔ لہٰذا ایسی باتیں بے فائدہ بنا رہے ہو۔ تم خیال کرتے تھے کہ مسلمان ہلاک ہو جائیں گے مگر دیکھنا یہ ہے کہ اب ہلاکت تمہارے اوپر آتی ہے یا مسلمانوں پر۔ فرمایا یہ لوگ دولت دنیا کے اتنے بھوکے ہیں کہ اگر تم کسی ایسی جگہ جاؤ جہاں ان کو خیال ہو کہ تم ضرور ہی کامیاب ہو گے اور مال غنیمت تمہارے ہاتھ لگے گا تو یہ فوراً آپ سے درخواست کریں گے کہ ہم کو بھی ساتھ لے چلئے اور اگر آپ نے انکار کر دیا تو پھر وہ سو طرح کی باتیں بنانے لگیں گے۔ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ فکر نہ کرو ایک وقت آنے والا ہے جب مسلمانوں کا مقابلہ ایک بڑی جنگجو قوم سے ہو گا۔ اس وقت تمہارے خلوص اور تمہاری صداقت کا امتحان ہو جائے گا اگر تم نے اللہ کے رسول کا کہا مان لیا تو تمہیں اجر عظیم ملے گا اور اگر تم نے پہلے کی طرح پیٹھ پھیر لی اور جنگ سے گریز کیا تو تمہیں بڑی سخت سزا دی جائے گی۔ فرمایا جہاد میں حصہ لینا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہاں امیر غریب کا سوال نہیں۔ جہاد کے حکم سے اگر مستثنیٰ ہے تو اندھا لنگڑا اور بیمار یعنی صرف وہ جو میدان جنگ میں کھڑے ہو کر دوش بدوش لڑنے کی طاقت رکھتا ہو۔ باقی جس کسی کو میدان جنگ کی طرف بلایا جائے اور جس کام پر لگایا جائے اسے آنا پڑے گا۔

ترجمہ آیات ۱۸-۲۶:- بلاشبہ اللہ مسلمانوں سے خوش ہوا جبکہ وہ درخت کے نیچے آپ کی بیعت کر رہے تھے۔ پس اس کو معلوم تھا کہ ان کے دلوں میں کیا ہے پھر اس نے ان کو تسکین دی۔ اور (ان کی جرات ایمانی کے بدلے ان کے لئے ایک قریبی فتح کا سامان پیدا کر دیا اور بہت سا مال غنیمت جو ان کو حاصل ہو گا اور اللہ سب سے زبردست ہے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا جو تم کو حاصل ہوں گی پس سب سے پہلے یہی تم کو دی اور لوگوں کے ہاتھ تم پر اٹھنے نہ

Marfat.com

دیئے۔ اور ایک مقصد یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کے واسطے یہ بھی ایک نشان حق ہو اور وہ تمہیں سیدھی راہ کی طرف لے چلے اور بھی کئی فتوحات (تمہیں حاصل) ہوں گی۔ جو ابھی تک تمہارے قبضہ میں نہیں آئیں مگر اللہ کے بس میں ہیں اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے اور اگر کفار تم سے جنگ کرتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگتے پھر وہ کوئی حامی و مددگار نہ پاتے یہ اللہ کا دستور ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے اور آپ اللہ کے دستور کو کبھی بدلتا ہوا نہ پائیں گے اور اسی نے مکہ میں تم کو غلبہ عطا کرنے کے بعد ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے تھے اور تم جو کچھ کر رہے تھے اللہ اس کو دیکھ رہا تھا یہ مکہ والے وہی ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو روکے رکھا کہ وہ اپنی جگہ تک نہ پہنچ جائیں اور اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ کئی مومن مرد اور مومن عورتوں کو تم بے خبری میں پاؤں تلے روند ڈالو گے جس کی وجہ سے (بعد ازاں) تمہیں رنج پہنچے گا (تو تمہیں ابھی فتح دیدی جاتی) نیز یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ جس کو چاہے اپنی رحمت میں داخل کرے۔ اگر وہ ایک طرف ہو جاتے تو ان میں سے کفر و انکار کرنے والوں کو ہم دردناک سزا دیتے۔ جب کافروں نے اپنے دلوں میں جاہلیت کے زمانے کی سی ضد کا تہیہ کر لیا تو اللہ نے اپنے رسول اور مومنوں کو تحمل و برداشت کی قوت عطا کی (اور ان کو ادب و تہذیب اور) پرہیز گاری کی بات پر قائم رکھا اور وہی سب سے زیادہ اس چیز کے حقدار اور اہل بھی تھے اور اللہ کو ہر بات کا پورا پورا علم ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں اسی بیعت رضوان کا ذکر ہے۔ جس کو سورۃ کے ابتداء میں بیان کیا جا چکا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ بیعت جو مسلمانوں نے نبی کے ہاتھ پر ایک درخت کے نیچے کی اللہ کو بہت پسند آئی کیونکہ اس طرح مسلمانوں نے عام آشکارہ کر دکھایا کہ وہ کس طرح اسلام اور اللہ کے نام پر مرمٹنے کیلئے تیار ہیں۔ بیعت کے لفظی و لغوی معنی فروخت کر دینے یا بیچ ڈالنے کے ہیں اور اصطلاح قرآن یا اصطلاح شریعت میں کسی شخص کا اپنی ذاتی خواہشات کو حصول رضائے الٰہی اور اطاعت رسول کی خاطر ترک کر دینا اور کسی ایسے بزرگ کے سامنے یا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ترک خواہشات کرنا اطاعت رسول اور اطاعت خدا کا اقرار کرنا ہے۔ جس مرد کامل کا سینہ مسلمہ طور پر مشکوٰۃ نبوت سے منور ہو جو قرآن پاک کا حامل اور اس کا متبع ہو جو زہد و تقویٰ کا مجسمہ اور حقیقی معنوں میں بندۂ مومن

بیعت میں فوراً" مکہ کا قصد کیا۔ اہل مکہ اپنے اکثر اعزا و اقارب کو جنگ بدر میں خاک و خون میں غلطاں دیکھنے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے تہیہ کر لیا کہ وہ مسلمانوں کو مکہ معظمہ میں بقصد عمرہ داخل نہیں ہونے دیں گے بلکہ موقع لگا تو ان کو تہ تیغ کر دیں گے۔ بالا خر بڑی بحث و تمحیص کے بعد اہل مکہ اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے مابین ایسی شرائط پر صلح ہوئی جو بظاہر مسلمانوں کے حق میں بڑی گری ہوئی تھیں مگر حقیقت میں مسلمانوں کیلئے وہ شرائط بے حد مفید ثابت ہونے والی تھیں لہٰذا حضور رسالت مآب نے ان کو تسلی دی کہ صبر و حوصلہ سے کام لو جو کچھ ہوا ہے خداوند کریم کی مشیت سے ہوا ہے چنانچہ جب ملال خوردہ مسلمانوں کا یہ قافلہ مدینہ منورہ کو واپس لوٹ رہا تھا تو یہ سورۃ نازل ہوئی اور ان آیات کے ذریعہ بتایا گیا کہ یہ صلح دراصل تمہاری شکست نہیں بلکہ فتح اور فتح کا پیش خیمہ ہے فرمایا حدیبیہ کے مقام پر تمہارے مخالف نے جو رویہ اختیار کر رکھا تھا وہ سراسر جہالت اور ضد پر مبنی تھا اور وہ جو باتیں کر رہے تھے سراسر حماقت اور نادانی کی باتیں تھیں تم ہمارا شکر کرو کہ تم کو تقویٰ پر قائم رکھا اور تمہارے منہ سے کوئی ایسی بات نہ نکلنے دی جو تقویٰ کے خلاف ہوتی اور حقیقت یہ ہے کہ جو ایمان والے ہیں ان سے کوئی ایسی بات سرزد ہی نہیں ہوتی جو مومن کی شان کے خلاف ہو۔

ترجمہ آیات ۲۷-۲۹:- بیشک اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھلایا کہ اللہ نے چاہا تو تم مسجد حرام میں اطمینان کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔ سر منڈاؤ گے اور بال کترواؤ گے تمہیں کوئی خطرہ نہ ہوگا۔ جو کچھ تمہیں معلوم نہیں وہ اس کو معلوم ہے پھر اس نے اس سے پہلے تمہیں سردست ہی ایک اور فتح دیدی۔ وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب ٹھہرائے اور (یاد رکھو کہ حق کے اظہار کو) اللہ ہی کافی ہے۔ (سنو!) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت اور آپس میں رحم دل ہیں تم انہیں رکوع کرتے، سجدہ میں جاتے اور اللہ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں لگے ہوئے دیکھتے ہو۔ ان کی نشانیاں ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے نمودار ہیں ان کے یہ اوصاف تورات میں مذکور ہیں اور یہی انجیل میں ہیں۔ جیسی کھیتی اپنا پٹھا نکال کر اسے

Marfat.com

مضبوط کرتی ہے پھر موٹی ہوتی ہے پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو جاتی ہے اور کاشتکار کو اچھی لگنے لگتی ہے (یہی حال مسلمانوں کا ہے) تاکہ ان سے کافروں کا دل جلائے اور اللہ نے ان سے جو ایمان لائے اور نیک کام کر گئے بخشش اور بڑے اجر کا وعدہ کر رکھا ہے۔

شرح:- جس سال کا یہ واقعہ ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک خواب دیکھا کہ آپ اور آپ کے ہمراہی مناسک حج ادا کر رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بعض لوگوں سے یہ بات کہہ دی منافقوں نے بھی سنا۔ اب جبکہ آپ حدیبیہ کی صلح کے بعد واپس آئے تو منافق لگے باتیں بنانے اور کہنے کہ دیکھو وہ حج کر کے آ رہے ہیں۔ یہ طنزیہ کلام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام کو بہت ناگوار گزرا۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے منافقوں کا منہ بند کر دیا فرمایا اللہ نے اپنے رسول کو جو خواب میں دکھایا تھا وہ بالکل سچا خواب ہے وہ وقت دور نہیں کہ جب مسلمان واقعی حرم میں داخل ہوں گے اور بے خوف ہو کر مناسک حج ادا کریں گے گو تم لوگوں کو ان شرائط معاہدہ کے پیش نظر جو حدیبیہ میں قرار پائیں کوئی صورت نظر نہیں آتی مگر جو باتیں تمہارے محدود علم میں نہیں آسکتیں اللہ کو ان کا پورا پورا علم ہے وہ جانتا ہے کہ مکہ بہت جلد فتح ہونے والا ہے فرمایا ہم نے جو رسول بھیجا ہے وہ بھی اور اس کے ذریعے سے جو دین اہل عالم کی رہنمائی کے لئے ہم نے مقرر کیا ہے وہ بھی سچا ہے اور ہم نے اس رسول کو اور اس دین کو اس واسطے بھیجا ہے کہ دنیا کے تمام دینوں پر اسے فوقیت دی جائے اور تمام مذاہب کو منسوخ کر کے سب کی جگہ اسی کو رائج کیا جائے۔ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی یہ شان خصوصی ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے پر بے حد رحیم و مہربان ہیں مگر مخالفین دین کے سامنے پتھر سے بھی زیادہ سخت۔ میدان میں مرد مجاہد اور مسجدوں میں عبادت گزار ہیں۔ ان کے یہ اوصاف جلیلہ تمام سابقہ کتابوں میں مذکور ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کی روز افزوں ترقی کاشتکار کی کھیتی کی طرح دشمنان دین کی آنکھوں میں کھٹکتی ہے۔ وہ ہزار اس ترقی کو روکنا چاہیں یہ رک نہیں سکتی۔ کیونکہ ہم نے وعدہ کر رکھا ہے کہ جو ایمان لائے گا اور نیک عمل کرے گا اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا اور ایمان و عمل کے بدلے بے بہا اجر دیا جائے گا۔

(۱۱۲) سورۃ المائدہ (۵)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں ایک سو بیس آیات مبارکہ اور سولہ رکوع ہیں جن کا سلیس اردو ترجمہ مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

ترجمہ آیات ۱-۵:- اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ تمہارے لئے مویشی جانور حلال کر دیئے گئے ہیں مگر وہ جن سے متعلق تمہیں حکم سنایا جائے گا۔ لیکن جب احرام کی حالت میں ہو تو شکار کرنا حلال نہ سمجھ لینا۔ بے شک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔ اے مسلمانو! اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ حرمت والے مہینوں کی اور نہ قربانی کی اور نہ نذر و نیاز کے جانوروں کی جن کی گردنوں میں پٹے ڈال دیتے ہیں اور نہ بیت الحرام کا قصد کرنے والوں کی جو اپنے پروردگار کا فضل اور اس کی خوشنودی ڈھونڈتے ہیں اور جب تم احرام کی حالت سے باہر آؤ تو پھر شکار کر لیا کرو اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس واسطے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ان پر زیادتی کرنے لگو اور نیکی اور پرہیزگاری کی بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم کی بات میں تعاون نہ کرو اور خدا سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (مسلمانو!) تم پر حرام کر دیا گیا ہے مردار اور خون' اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مر گیا ہو اور جو چوٹ سے مرا ہو وہ جو اوپر سے گر کر مر جائے اور جو کسی جانور کے سینگ مارنے سے مر جائے اور وہ جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو مگر وہ جسے تم ذبح کر لو اور وہ جانور جو کسی تھان پر (چڑھا کر) ذبح کیا جائے اور یہ بات بھی کہ تم تیروں کے پاسوں سے (بطور جوئے کے) تقسیم کرو۔ یہ گناہ کی بات ہے' آج تمہارے دین کی طرف سے کافر مایوس ہو چکے ہیں پس تم ان سے ہرگز نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے "اسلام" کو دین پسند کیا پھر جو بھوک سے بیقرار ہو جائے (اور) گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو (اور حرام چیز کھا لے) تو اللہ بخشنے والا اور

Marfat.com

رحم کرنے والا ہے۔ (اے پیغمبر اسلام!) لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا چیزیں ان کے لئے حلال ہیں کہہ دیجئے پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں اور شکاری جانور جن کو تم نے سدھا رکھا ہو اور ان کو شکار کیلئے دوڑاتے ہو جیسا کچھ اللہ نے تم کو سکھا دیا ہے ویسا ہی انہیں سکھا دو پس وہ جو کچھ تمہارے لئے پکڑ رکھیں (وہ حلال ہے) اسے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ سے ڈرو یاد رکھو اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ آج تمام پاکیزہ چیزیں تم پر حلال کر دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کیلئے حلال ہے' اور پاکباز مسلمان عورتیں اور ان لوگوں میں سے پاکباز عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے (تمہارے لئے حلال ہیں) جب کہ تم ان کے مہران کے حوالے کر دو' اور تمہارا ارادہ انہیں نکاح میں لانے کا ہو نہ کھلم کھلا بدکاری کرنے کا اور نہ چوری چھپے آشنائی کا اور جو ایمان (کی ان باتوں سے) انکار کرے تو بیشک اس کا کیا دھرا اکارت گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔

شرح:۔ سورۃ النساء میں حقوق العباد کی تشریح تھی اور اس سلسلہ میں ان تمام اخلاقی' روحانی اور دیگر ضروری اوصاف کے پیدا کرنے کی تعلیم و ترغیب تھی جو حقوق العباد کے بجالانے کیلئے لازم و ملزوم کا حکم رکھتے ہیں اس ضمن میں جہاد کا حکم آگیا تھا کیونکہ جب تک ظالموں کو روکا نہ جائے وہ مسکین طبیعت اور مرنجان مرنج صفت لوگوں کو جینے نہیں دیتے آخر میں اسلامی قانون سے انکار کرنے والوں کو تنبیہہ کی گئی اور اس سلسلے میں یہود' نصاریٰ اور مشرکین عرب اور منافق لوگوں کی گمراہ کن چالوں سے مسلمانوں کو باخبر کیا گیا تھا سورۂ مائدہ کو مسلمانوں کی عملی زندگی کا دستور العمل کہا جائے تو نامناسب نہ ہو گا۔ اس سورت میں اکثر مسلمانوں سے خطاب ہے اور جہاں کہیں کسی اور قوم مثلاً "نصاریٰ کا ذکر بھی آیا ہے تو صرف بطور تمثیل ہے۔ مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ تم جو معاہدے کرو چاہئے کہ انہیں پورا کرو۔ خواہ تمہارا معاہدہ خدا سے ہو خواہ رسول سے اور خواہ دیگر ابنائے جنس سے۔ بہرحال معاہدہ جو بھی ہو اور جس کسی سے بھی ہو اس کو پورا کرنا ہر مسلمان کا فرض اولین ہے۔ خدا کے عہد کا پورا کرنا یہ ہے کہ احکام الٰہی کی اطاعت کی جائے۔ جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے رک جاؤ اور جن باتوں پر عمل پیرا ہونے کا حکم دیا گیا ہے ان پر عمل کرو دوسری بات یہ بتائی گئی ہے کہ چارپایوں کا گوشت بالعموم حلال ہے اور جن

Marfat.com

کا گوشت کھانا منع ہے وہ تمہیں علیحدہ بتا دیئے گئے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ حج و عمرہ کیلئے جب احرام باندھ لیا تو اس حالت میں شکار کرنا جائز نہیں۔ چوتھے' خدا پرستی کے جو رسوم و آداب بتائے جا چکے ہیں ان کی بے حرمتی نہ کرو۔ مثلاً " حرمت کے مہینوں یعنی ذیقعدہ' ذوالحجہ' محرم اور رجب ان چار مہینوں میں جنگ نہ کرو۔ کیونکہ اس طرح حاجیوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ پھر قربانی اور نیاز کے جانوروں سے بھی تعرض نہ کیا جائے نیز حاجیوں کو یا ان لوگوں کو جو بغرض تجارت مکہ المعظمہ کا رخ کریں کسی طرح کا نقصان خواہ وہ مالی ہو یا جسمانی پہنچانا خانہ کعبہ کی توہین کرنا ہے۔

اس کے بعد یہ زریں اصول بتایا ہے کہ نیکی کی باتوں میں تعاون کرو اس میں دوست اور دشمن کی تمیز نہیں۔ برائی سے نفرت اور نیکی سے محبت مسلمان کا شیوہ ہے۔ مثال کے طور پر فرمایا کہ دیکھو اہل مکہ اور مشرکین عرب نے تمہیں حج کعبہ سے بارہا روکا تھا اب جبکہ تم سے وہ خائف ہیں اور تمہیں ان پر قوت بھی حاصل ہے یہ نہ ہونا چاہئے کہ تم اس قوم یا قبیلہ یا گاؤں کے لوگوں کو انتقام کے طور پر حج کرنے سے روکو۔ یاد رکھو کہ حج کرنا ایک نیکی کا کام ہے۔ اس لئے اس میں ہر طرح ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہئے۔ خواہ دشمن قوم کے افراد بھی اس نیکی کے کام میں تمہارے ساتھ شامل کیوں نہ ہوں۔ اس آیت کریمہ سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ اگر برائی کرنے والا مسلمان بھی ہو اور کسی کا اپنا رشتہ دار یا عزیز بھی تو بھی برائی کے کام میں کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کی مدد کرے۔ ہاں اگر نیکی کا کام ہو تو چاہے دشمن اور غیر مسلم بھی اس کی ابتدا کرے' اس میں اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس کے بعد کھانے پینے کی چیزوں کی حلت و حرمت کا ذکر ہے اور ایک اصولی بات بتا دی گئی ہے کہ تمام پاکیزہ مفید اور صاف ستھرے جانور حلال ہیں اور وہ جن کے کھانے سے جسم و روح میں نقصان کا احتمال ہو' حرام ہیں۔ اس کے بعد کفار کی مایوسی کا اعلان اور تکمیل دین کی بشارت ہے اس اعلان کے الفاظ نہایت پر اثر ہیں اور ایک فرمانبردار مسلم کے لئے اس میں اطمینان قلب کا کافی سامان ہے۔ فرمایا ہے مسلمانو! آج کفار تمہارے دین کے بارے میں بالکل مایوس ہیں وہ سمجھ چکے ہیں کہ اس دین کے ہوتے ہوئے کوئی اور دین یا کوئی اور دستور العمل کسی طرح نہ انہیں دنیا میں سرفراز کر سکتا ہے اور نہ اخروی زندگی کی خوشیوں کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔

پس اے مسلمانو تم پر لازم ہے کہ غیر مسلموں سے ہرگز نہ ڈرو تمہارے دلوں میں اگر میرا ڈر موجود ہے تو تمام دنیا تم سے مرعوب رہے گی۔ تمہارے دین کو ہم نے ہر طرح مکمل کر دیا ہے اور ہر طرح کی آسانیاں' تمام طرح طرح کے انعامات اور سب طرح کی نعمتیں تمہیں بخش دی ہیں۔ میں خوش ہوں کہ تمہارے لئے میں نے دین اسلام کو منتخب کیا ہے جو تمہیں تمام امور میں میرا فرمانبردار اور عبادت گزار بناتا ہے۔ پس تمہیں چاہئے کہ فرمانبرداری اور عبادت گذاری کو اپنا شعار بنالو۔

پھر اسی حلت و حرمت کے سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قرآن اور پیغمبر اسلام کے ذریعے سے تمہیں حلال و حرام تو معلوم ہو گیا مگر تم پر کوئی ناقابل برداشت پابندی عائد نہیں۔ اگر بھوک اور پیاس کے مارے تمہاری جان جانے کا اندیشہ ہو تو تمہیں اجازت ہے کہ حرام چیز اس قدر کھالو کہ زندگی بچ جائے خدا تمہارے حال کو دیکھتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی ایسی تکلیف ڈالی جائے جو تمہاری طاقت سے باہر ہو۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو مسلمان اور خصوصاً "جو یہود و نصاریٰ میں سے اسلام لائے تھے سخت متعجب ہوئے کہ اس قدر آزادی چنانچہ انہوں نے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ ہمیں ان چیزوں کے نام لے کر بتائیں جو حلال ہیں۔ حکم ہوا کہ مسلمانو! تم پر گزشتہ امم کی سی سختیاں اور پابندیاں نہیں۔ تم پر ہر وہ چیز حلال ہے جو تمہارے لئے نفع رساں ہے۔ صرف وہی چیزیں حرام ٹھہرائی گئی ہیں جو مضر ہیں۔ یا طبائع سلیمہ جن سے متنفر ہیں۔ فرمایا اگر تمہیں شکاری کتوں کے ذریعے شکار کا شوق ہو تو انہیں سدھالو کہ وہ شکار پکڑیں تو اسے خود نہ کھائیں بلکہ پکڑ کر تمہارے پاس لے آئیں۔ نیز اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے روا اور جائز ہے۔ تمدن و معاشرت اور مرد و عورت کے باہمی تعلقات کی نسبت پوچھو تو تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ نکاح صرف پاکباز عورتوں سے کرنا چاہئے' چاہے وہ مسلمان ہوں اور چاہے اہل کتاب بدکار اور وہ عورتیں جو پاکبازی کی زندگی بسر نہ کریں گھریلو زندگی کیلئے موزوں نہیں۔

ترجمہ آیات ٦ - ١١:- اے مسلمانو! تم جب نماز کو اٹھو تو اپنے منہ دھولیا کرو' اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ' اور سر کا مسح کرلو' اور اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھولیا کرو اور

اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو (نہا دھو کر) اچھی طرح پاک وصاف ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی جائے ضرور سے (ہو کر) آیا ہو، یا تم نے عورت سے صحبت کی ہو اور تم کو پانی میسر نہ آئے تو پاک وصاف مٹی کا قصد کرو پھر اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو اللہ تم پر کسی طرح کی تنگی کرنی نہیں چاہتا لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک وصاف رکھے اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کرے تاکہ تم اس کا شکر کرو اور اللہ نے تم پر جو احسان کئے ہیں انہیں یاد کرو اور اس عہد و پیمان کو بھی (یاد کرو) جو اس نے تم سے لیا جب تم نے کہا تھا کہ خدایا دعوت اسلام کو ہم نے سنا اور قبول کیا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ دل کی باتوں کو بھی جانتا ہے۔ اے مسلمانو! خدا کے حقوق کو قائم رکھنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے رہو اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ عدل نہ کرو بلکہ انصاف کرو کیونکہ یہی بات تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے تمام اعمال سے آگاہ ہے۔ اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کر رکھا ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے کہ ان کیلئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے اور وہ لوگ جنہوں نے (ان باتوں کے ماننے سے) انکار کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا یہ لوگ دوزخی ہیں۔ اے مسلمانو! اللہ نے تم پر جو احسان کیا ہے اسے یاد کرو کہ جب کچھ لوگوں نے تم پر دست درازی کرنے کا ارادہ کیا تو ان کے ہاتھ تم پر سے اس نے روک دیئے اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں بدنی صفائی، قلبی طہارت اور قیام حق وعدل کی تعلیم ہے۔ فرمایا کہ تمہارے دلوں کی پاکیزگی کیلئے تمہیں نماز کا حکم دیا جا چکا ہے۔ مگر اس کے لئے یہ لازمی ہے کہ اپنا جسم بھی صاف ستھرا رکھو۔ نماز پڑھنے لگو۔ تو پہلے وضو کرو اگر غسل لازمی ہو تو پہلے غسل کر کے پوری طرح پاک وصاف ہو جاؤ۔

ہاں اگر بیماری کی حالت میں پانی تمہارے لئے مضر ہو اور تم وضو کرنے سے قاصر ہو تو پاک وصاف مٹی سے تیمم کر لو۔ یا سفر کی حالت میں پانی میسر نہ آئے تو بھی تیمم کر کے نماز ادا کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان آسانیوں سے خود سمجھ گئے ہو گے کہ ہمارا مقصد تمہیں آزمائش میں ڈالنا نہیں ہے ہم تو صرف اس قدر چاہتے ہیں کہ تم ظاہر و باطن اور جس قدر قلب کی طہارت حاصل کر کے ہماری نعمتیں پاسکو اور ہمارا شکریہ

Marfat.com

ادا کر سکو۔ فرماتا ہے کہ مسلمانو! تمہاری آنے والی نسلیں اور تم اس عہد و پیمان کو یاد رکھو جو تم نے پیغمبر اسلام کے ساتھ بیعت کے وقت باندھا تھا تمہیں یاد رہے کہ تم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سن کر یہ کہا تھا کہ اے پیغمبر! ہم نے سب باتیں سن لیں اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ حرف بحرف ان باتوں پر قائم رہیں گے۔" دیکھو اللہ دل کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ ہے۔ اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں اب حق و انصاف پر قائم رہو جو تم نے برضا و رغبت قبول کرلی تھیں۔ اب خواہ کوئی سبب ہو تم انصاف کا رشتہ ہاتھ سے نہ دو نہ کسی کی دشمنی میں خدا کے کسی فرمان کی خلاف ورزی کرو اور نہ دوستی میں۔ اگر تم ان باتوں پر قائم رہے تو مومن ہو اور تمارے اعمال صالح ہیں تمہارے لئے کرم و بخشش اور اجر و ثواب ہوگا اور اگر تم نے ان احکام کے ماننے سے انکار کردیا تو دوزخ میں جاؤ گے۔ مسلمانو! تم اور تمہاری نسلیں یہ بات یاد رکھیں کہ اگر اسلام کے ابتدائی دور میں لوگوں کے ہاتھ تم پر اٹھنے سے ہم روک نہ دیتے تو آج کہیں تمہارا نام و نشان نہ ہوتا۔ یہ بھی ہماری عنایت تھی جب تم قلیل تعداد میں تھے اور تمام دنیا تمہاری مخالف اور جانی دشمن تھی تو ہم نے تمہیں غلبہ عطا کیا اور ہر طرح کی فراوانی بخشی۔ پس ان احسانات کو یاد کرو مجھ سے ڈرو اور مجھ پر ہی توکل کرو۔

ترجمہ آیات ۱۲-۱۹:- اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان میں ہم نے بارہ سردار مقرر کئے اور اللہ نے کہا کہ (اے بنی اسرائیل!) میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم رکھی' زکوٰۃ ادا کرتے رہے' میرے تمام رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی مدد کرتے رہے اور اللہ کی راہ میں خوشدلی سے خرچ کرتے رہے تو ہم یقیناً" تمہارے گناہ تم پر سے دور کردیں گے اور یقیناً" تمہیں ایسے باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں' پھر اس کے بعد بھی تم میں سے جس نے راہ کفر اختیار کی بیشک وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔ پس ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کردی اور ان کے دلوں کو سخت کردیا (چنانچہ) یہ لوگ کلمات کو اپنی (اصلی) جگہ سے پھیر دیتے ہیں اور انہیں جو نصیحتیں کی گئی تھیں ان میں سے وہ ایک بڑا حصہ بھول گئے اور آپ کو ان میں سے چند لوگوں کے سوا کسی نہ کسی کی خیانت کی اطلاع ہوتی ہی رہے گی پس ان کو معاف کیجئے اور ان سے درگزر کیجئے۔ اللہ نیک کام کرنے والوں کو یقیناً" محبوب رکھتا ہے

Marfat.com

اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے بھی عہد لیا تھا پس وہ بھی ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھول گئے جو انہیں کی گئی تھیں۔ تو ہم نے قیامت تک عداوت و بغض کو ان کے درمیان ڈال دیا اور عنقریب اللہ ان کو بتا دے گا جو کچھ کہ وہ کیا کرتے تھے۔ اے اہل کتاب! یقیناً" تمہارے پاس ہمارا رسول آ چکا ہے۔ کتاب میں سے جو کچھ تم چھپاتے ہو اس کا اکثر حصہ وہ صاف صاف بیان کر دیتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگذر کر جاتا ہے۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کا نور اور ایک واضح کتاب آ چکی ہے۔ جس کے ذریعے اللہ ان لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو اس کی خوشنودی کے طالب ہیں اور اپنے حکم سے انہیں اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ بے شک وہ لوگ کافر ہیں جنہوں نے کہا کہ یقیناً" خدا وہی مسیح ابن مریم ہے۔ کہہ دیجئے تو پھر کسی کا کیا اختیار ہے جو اللہ کو ذرا بھی روک سکے' اگر وہ مسیح ابن مریم اور ان کی ماں اور ان سب کو جو زمین میں ہیں ہلاک کر دینا چاہے اور اللہ ہی کی بادشاہت ہے آسمانوں کی اور زمین کی اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے سب کی۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر بات پر قادر ہے اور یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے چہیتے ہیں۔ کہہ دیجئے اگر ایسا ہی ہے تو وہ تمہیں تمہاری بد عملیوں کی وجہ سے کیوں سزا دیتا ہے بلکہ اللہ نے جو اور بشر پیدا کئے ہیں انہیں میں سے تم بھی ہو جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی کے لئے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے اس کی اور اسی کی طرف بالآخر لوٹ کر جانا ہے۔ اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے جو (خدا کے احکام) تم سے صاف صاف بیان کر رہا ہے' ایسے وقت میں جبکہ رسولوں کا آنا بند ہو چکا تھا تاکہ تم (کبھی) یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو نہ بشارت دینے والا آیا اور نہ ڈرانے والا۔ پس تمہارے پاس ایک بشارت دینے والا اور ڈرانے والا آ چکا اور اللہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں اللہ عزوجل نے مسلمانوں کے سامنے یہود کی مثال پیش کی ہے کہ جس طرح ہم نے آج تمہیں اپنی تمام نعمتیں دے رکھی ہیں ایک زمانہ تھا کہ اسی طرح ہماری تمام نعمتیں یہود کو حاصل تھیں۔ انہیں بھی کم و بیش یہی احکامات دیئے گئے

Marfat.com

تھے جو آج تمہیں دیئے جارہے ہیں۔ مگر انہوں نے متعدد نافرمانیاں کیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ آج مقہور و مغضوب ہیں۔ اور ان کی بجائے تمہیں مخاطب کیا ہے۔ اگر تم نے بھی ان کی طرح نافرمانیاں کیں قرآن کے احکام نہ مانے رسول کی پیروی نہ کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے زریں اصولوں پر کاربند نہ رہے اور تفرقہ بازی میں پڑ کر ایک دوسرے کی مخالفت میں زور شور دکھایا تو یاد رکھو کہ تم بھی یہود ہی کی طرح مقہور و مغضوب قرار پاؤ گے ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ ہمارے فرمانبردار اور اطاعت گذار بن کر رہیں گے پھر ہم نے انہیں ایک منظم جماعت بنایا اور انہیں یقین دلایا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں تم ہمیشہ غالب رہو گے مگر ہاں تمہیں ان شرائط کا پابند رہنا پڑے گا ایک یہ کہ تم کبھی نماز نہ چھوڑو گے دوسرے زکوۃ ادا کرتے رہو گے تیسرے ہمارے رسولوں کی پیروی کرو گے اور اشاعت حق میں ہمیشہ ان کی امداد کرتے رہو گے چوتھے دین حق کے پھیلانے اور بے بس اور نادار لوگوں کی امداد کرنے کے واسطے اپنا روپیہ پیسہ خرچ کرتے رہو گے۔ ہمارا وعدہ تھا کہ اگر وہ ان باتوں پر قائم رہے تو ان کی لغزشوں سے درگذر کیا جائے گا اور دونوں جہانوں میں انہیں راحت و آرام کی زندگیاں عطا کی جائیں گی مگر انہوں نے اپنے عہد کو توڑا اور کسی ایک بات پر بھی قائم نہ رہے بالآخر ایک مدت مدید تک ان کی نافرمانیاں دیکھنے کے بعد ہم نے ان کو ملعون ٹھہرایا اور ان کے دلوں کو واقعی پتھر بنا دیا کہ وہ کوئی بات سمجھ ہی نہ سکیں۔ چنانچہ ان بدبختوں کو دیکھو کہ کلام الٰہی میں تحریف کرنے سے باز نہیں آتے۔ اصل میں وہ مواعظ حسنہ بالکل بھول گئے ہیں جن پر ان کے دین کی بنیاد تھی اور وہ کچھ اس قسم کے دور از عقل کام کر رہے ہیں کہ ہر شخص ان کی حماقت سے باسانی مطلع ہو رہا ہے فرماتا ہے یہی حالت ہو بہو نصاریٰ کی ہے انہوں نے بھی اپنے عہد و اقرار کو توڑا اور مواعظ حسنہ کو بھول گئے اور آپس میں ایک دوسرے سے اس طرح لڑنے جھگڑنے لگے کہ قیامت تک یہ لڑائی فساد جانے والا نہیں۔ اس کے بعد فرمایا کہ اہل کتاب کو سنا دو کہ اب بھی موقع ہے چاہیے کہ جلد از جلد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لے آئیں جن کی زبان سے وہ اپنے دین میں پیدا کردہ افراط و تفریط سے واقف ہو چکے ہیں۔ فرمایا! لوگو ہم اس شخص کو سیدھی اور سلامتی کی راہ دکھاتے ہیں جو اللہ کی مرضی پر چلے اور اس کے احکام مانے ایسے لوگوں کو جہالت و ظلمت

Marfat.com

کی شقاوتوں سے نکال کر علم و بصیرت کی روشنی عطا کی جاتی ہے اور ہمیشہ سیدھی راہ دکھائی جاتی ہے لیکن جو لوگ عیسائیوں کی طرح مسیح ابن مریم ہی کو خدا ماننے لگیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسیح ابن مریم ان کی ماں یا دنیا میں کوئی اور ہستی خواہ وہ کس قدر جلیل القدر ہو اگر ہم اسے ہلاک کرنا چاہیں تو پھر کون ہے جو ہمارے ارادوں میں مزاحم ہو سکے۔ اور اس کو بچا سکے؟ فرماتا ہے ہم نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہم سب کے مالک ہیں اور ہمیں ہر بات پر قدرت تامہ حاصل ہے، ہم جس کو چاہیں ہلاک کر دیں جسے چاہیں زندہ رکھیں۔ پھر اے مسلمانو! یہود و نصاریٰ کی سب سے بڑی شقاوت یہ تھی کہ ان میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو خدا کی محبوب ترین جماعت سمجھا' اور فرض کر لیا کہ ہم ہر طرح کے عذاب سے بچے رہیں گے' یہودیوں نے کہا کہ یہودیت کو قبول کر لینا جنت کی اجارہ داری ہے اور عیسائیوں نے کہا عیسائیت کا قبول کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ سب گناہ معاف ہو گئے۔ مسلمانو! تم اس شقاوت سے بچو۔ کل کلاں کو یہ نہ سمجھ لینا کہ زبان سے اسلام کو قبول کر لینا جنت کا ٹھیکہ دار ہو جاتا ہے۔ نہیں جنت صرف انہیں لوگوں کی جگہ ہے جو ایمان لانے کے بعد نیک عمل بھی کریں اپنی کتاب کے پورے پابند ہوں۔ رسول کی پیروی کرنے والے ہوں اور ان میں وہ تمام اوصاف حمیدہ ہوں جو ایک فرمانبردار مسلمان میں ہونے چاہئیں۔ فرماتا ہے کہ لوگو! میں نے اب کی مرتبہ ایک ایسا رسول دنیا میں بھیجا ہے جو تمام دنیا کو میری نافرمانی سے ڈرائے اور انعامات کی خوشخبری دے اب آنے والی نسلیں یہ کبھی نہ کہہ سکیں گی کہ ہمارے پاس کوئی بشیر یا نذیر نہیں آیا۔ ہم اس پیغمبر کی تعلیمات کو اس قدر عام کر دیں گے کہ ہر شخص کم از کم آپ کے نام سے ضرور واقف ہو جائے گا۔ پھر کسی شخص کیلئے کوئی عذر قابل سماعت نہ رہے گا۔

ترجمہ آیات ۲۰-۲۶:- اور (وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! اللہ کے ان احسانات کو یاد کرو جب اس نے تم میں سے پیغمبر پیدا کئے اور تم کو بادشاہ (بھی) بنایا اور تمہیں وہ کچھ دیا جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں دیا اے قوم! اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ۔ جو خدا نے تمہارے لئے لکھ دی ہے اور پیٹھ پھیر کر نہ بھاگ جانا ورنہ نقصان اٹھانے والے بن کر لوٹو گے۔ وہ کہنے لگے اے موسیٰ! وہاں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم تو وہاں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک کہ وہ وہاں سے نہ نکل

Marfat.com

جائیں' ہاں اگر وہ اس میں سے نکل جائیں تو ہم ضرور داخل ہوں گے (اس پر) اہل تقویٰ میں سے دو آدمیوں نے کہا جن پر اللہ نے مہربانی کی تھی کہ دروازے میں سے ان پر داخل ہو جاؤ۔ پھر جب تم داخل ہو جاؤ گے تو بلاشبہ تم ہی غالب ہو اور اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اگر تم مومن ہو۔ وہ کہنے لگے کہ اے موسیٰ! ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے جب تک کہ وہ وہاں موجود ہیں۔ ہاں' آپ خود جایئے' اور آپ کا خدا جائے' دونوں جنگ کیجئے۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔ (موسیٰ نے) کہا اے میرے رب! اپنے سوا اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر مجھے اختیار نہیں پس ہم کو ان نافرمانوں سے جدا کر دے۔ اللہ نے فرمایا تو وہ زمین ان پر چالیس سال تک کیلئے حرام ہے۔ یہ اسی جگہ سرگردان رہیں گے۔ پس آپ ان نافرمانوں پر افسوس نہ کیجئے۔

شرح:۔ اس رکوع میں اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل کا ایک تفصیلی واقعہ بیان کر کے مسلمانوں کیلئے صد ہزاراں نشان عبرت و موعظت کو جمع کر دیا ہے واقعہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل ایک مدت دراز تک مصر میں غلامانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ وہاں کے حکام کی دشمنی و عداوت سے وہ کچھ اس قدر ذلیل سمجھے جا رہے تھے کہ حیوانوں سے بھی زیادہ بدتر سلوک ان سے روا رکھا جاتا تھا۔ اس پر غیرت الٰہی حرکت میں آئی اور موسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے جب قوم کی رہنمائی شروع کی تو ان کو بتایا کہ تم بزدلی کو دور کر دو اور رسوم و عادات قبیحہ کو ترک کر دو۔ خدا کے فرمانبردار بندے بن جاؤ اگر اس طرح کی زندگی گزارنا تم نے اپنا مقصد بنا لیا تو یقیناً" تمہارے لئے کامیابی ہے۔

جناب موسیٰ نے بنی اسرائیل کو آخر کار مصر سے نکال لائے اور دشت فاران میں تربیت کیلئے چھوڑ دیا اور پھر ان کو جرات دلائی کہ تم معزز قوم ہو' تم میں بڑے بڑے انبیاء پیدا ہوں گے تم دنیا کے وارث ٹھہرو گے۔ اس لئے تم بلا خوف و خطر ارض فلسطین میں داخل ہو جاؤ۔ اس میں تمہاری بھلائی ہے۔

آپ کی قوم نے جواب دیا کہ اے موسیٰ! وہاں بڑے بڑے بہادر لوگ بستے ہیں۔ ہم ان کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے نہ ہمارے پاس سامان ہے نہ آلات حرب ہیں۔ صدہا برس کی غلامانہ زندگی نے انہیں اس قدر پست ہمت کر دیا تھا کہ کہنے لگے ہم تو کہیں نہیں جاتے اور اگر بیت المقدس میں جانا ضرور ہو تو وہاں کے بسنے والوں کو کہو کہ شہر

چھوڑ کر کہیں نکل جائیں اگر وہ نکل گئے تو ہم پھر داخل ہو جائیں گے اگرچہ حضرت موسیٰؑ نے بہت سمجھایا بجھایا مگر ان کی آواز بالکل بے اثر رہی نہ کسی نے سنا نہ کسی نے مانا بلکہ الٹے طیش میں آکر کہنے لگے کہ اے موسیٰ! ہمیں مت ستا۔ ہم ہرگز نہیں جائیں گے اگر تجھے اتنا ہی شوق ہے تو تو اور تیرا رب دونوں جاکر لڑتے پھرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا کے خوف کے مارے کانپ رہے تھے۔ گڑگڑا کر عرض کرنے لگے کہ بار خدایا! مجھے ان لوگوں پر قبضہ حاصل نہیں ہے نہ میں ان کا ذمہ دار ہو سکتا ہوں البتہ میں اور میرا بھائی تیرے ہر حکم کی فرمانبرداری کو حاضر ہیں۔ ہمیں نافرمانوں کی اس قوم سے نجات دلا۔ درگاہ رب العزت سے حکم ہوا کہ اے موسیٰ! گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ صدہا برس کی غلامانہ زندگی نے ان لوگوں کی ہمتیں ایسی پست کر دی ہیں کہ اب ان سے آزادی و اقتدار کے لئے جدوجہد کی کوئی امید نہیں کی جاسکتی۔ ان کے لئے سزا یہ ہے کہ اسی جنگل میں چالیس سال تک بھٹکتے رہیں۔

ترجمہ آیات ۲۷۔۳۴:۔ اور (اے پیغمبر!) لوگوں کو آدم کے دونوں بیٹوں کا سچا واقعہ سنا دیجئے جب ان دونوں نے ایک نیاز پیش کی تو ان میں سے ایک کی نیاز قبول کرلی گئی اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی (اس پر) دوسرا کہنے لگا کہ میں تجھے ضرور قتل کردوں گا۔ اس نے جواب میں کہا کہ بیشک خدا تو پاکبازوں ہی کی نیاز قبول کرتا ہے۔ تو اگر میری جانب اس نیت سے ہاتھ اٹھائے کہ مجھے قتل کر ڈالے تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں اٹھانے کا میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام کائنات کا رب ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ زیادتی میری طرف سے نہ ہو تو ہی میرے اور اپنے گناہ کو اپنے ذمہ لے۔ پھر تو دوزخیوں میں سے ہو جائے اور ظالموں کی یہی سزا ہے تو اس کے نفس نے اسے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کیا سو اس نے اسے مار ڈالا پس وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا اور وہ زمین کریدنے لگا تاکہ اس کو دکھائے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کو کیونکر چھپائے (چنانچہ) کہنے لگا اے افسوس! کیا میں اس سے بھی گیا گزرا ہوں کہ اس کوے کی مانند ہوتا تو اپنے بھائی کی لاش کو تو چھپا دیتا۔ پس وہ ندامت اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔ اسی بنا پر ہم نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ جو کسی شخص کو بغیر قصاص کے اور بغیر زمین میں فساد پھیلانے کے مار ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو مار ڈالا اور جو کسی شخص کو بچالے اس

Marfat.com

نے گویا تمام انسانوں کو بچالیا اور یقیناً" ہمارے رسول ان کے پاس واضح احکام لیکر آئے۔ پھر اس کے بعد بھی ان میں بہت سے آدمی ہیں جو ملک میں زیادتی کرنے والے ہیں۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ان کی سزا بلاشبہ یہی ہے کہ قتل کردیئے جائیں یا سولی چڑھادیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں آڑے ترچھے کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلاوطن کردیا جائے۔ یہ تو ان کی رسوائی دنیا میں ہوگی اور آخرت میں بھی ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ مگر ہاں' وہ لوگ جو اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ۔ توبہ کرلیں (انہیں چھوڑ دو) جان لو کہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

شرح:۔ اس رکوع میں حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں' ہابیل اور قابیل کا قصہ بیان ہوا ہے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انسانی قتل کی کبھی جرات نہ کریں۔ اس سلسلے میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کو بھی اسی طرح قتل انسان سے روک دیا گیا تھا۔ مگر وہ باز نہ آئے اب تم دیکھو کہ کہیں نافرمانوں کے نقش قدم پر نہ چلنے لگو۔ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کا ایک بیٹا متقی' عبادت گزار اور فرمانبردار تھا۔ دوسرا حاسد اور نافرمان۔ ایک دفعہ دونوں نے منت مانی اور قربانیاں دیں۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ اس دستور کے مطابق ایک کی قربانی تو قبول ہوگئی اور دوسرے کی نہ ہوئی پھر جس کی قربانی قبول نہ ہوئی تھی اس نے طیش میں آکر دوسرے بھائی کو قتل کردیا۔ اس بیچارے نے ہزار کہا کہ بھائی آخر میرا کوئی قصور بھی تو بتاؤ اور اگر بلا سبب میری جان لوگے تو سمجھ لینا کہ ظالموں میں تمہارا شمار ہوگا اور دوزخیوں میں ٹھکانا اس نے ایک نہ مانی اور حق و انصاف کا خون اپنے سر لیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ظلم و ستم کی اس خون ریزی کو روکنے کی خاطر حکم دیا کہ جو کسی انسان کو قتل کرے گا وہ مجرم ہے' اسے بہت عذاب ہوگا۔ گویا اس نے عام بنی نوع انسان کو قتل کردیا ہے اور جو کسی شخص کو ہلاکت سے بچالے گا وہ بہت زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔ گویا اس نے نوع انسان کو ہلاکت سے بچالیا۔

اس کے بعد یہ ارشاد ہے کہ مسلمانو! تمہارے لئے بھی یہ قانون ہے نیز یاد رکھو کہ اگر کوئی ڈاکو' رہزن یا فتنہ پرداز انسان ملک کے امن و امان میں خلل اندازی کرے اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی نافرمانی پر لوگوں کو ابھارے تو ایسے لوگوں کو یا تو جلا

Marfat.com

وطن کر دینا چاہئے یا قتل کر دیا جائے' یا سولی پر چڑھائے جائیں یا آڑے ترچھے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے چاہئیں۔ فرماتا ہے کہ یہ تو ان لوگوں کے دنیا میں ذلت و رسوائی کا سامان ہوا۔ آخرت کی بے شمار اور سخت سزائیں اس کے علاوہ ہیں۔ ارشاد ہوا کہ مسلمانو! اگر ایسے لوگ قبضہ میں آنے سے پہلے تائب ہو جائیں اور تمہارے سامنے صدق دل سے اعتراف کر لیں کہ آئندہ کبھی ایسی حرکات نہ کریں گے تو ان کو معاف کر دو اور مطلق مزاحمت نہ کرو۔

ترجمہ آیات ۳۵-۴۳:- اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جان لڑا دو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی اگر ان کے پاس تمام چیزیں ہوں جو زمین میں ہیں اور اسی قدر اور بھی ہوں تاکہ وہ یہ مال دے کر قیامت کے دن عذاب سے جان چھڑائیں تو بھی قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔ وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں اور وہ وہاں سے نکلنے والے نہیں اور ان کیلئے دائمی عذاب ہے اور چور مرد ہو تو' عورت ہو تو' دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کے اس فعل کے بدلے میں یہ اللہ کی طرف سے بطور سزا کے ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے پھر جو اپنے (اس) ظلم کے بعد توبہ کر لے اور اپنی حالت سنوار لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کیلئے ہے وہ جسے چاہے عذاب دے اور جسے چاہے بخش دے اور اللہ ہر بات پر قادر ہے۔ اے رسول جو لوگ کفر پر لپکتے ہیں وہ آپ کو غمگین نہ کر دیں (چاہے) ان لوگوں میں سے (ہوں) جو منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اور ان کے دل بالکل ایمان نہیں لائے (چاہے) ان لوگوں میں سے جو یہودی ہیں (یہ لوگ) جھوٹ پر کان لگانے والے ہیں اور جھوٹ پر کان لگاتے تو ہیں دوسروں کیلئے جو تمہارے پاس نہیں آئے' کلمات کو اس کا صحیح محل مقرر ہو جانے کے بعد بدل دیتے ہیں کہتے ہیں اگر تمہیں یہی حکم دیا جائے تو لے لو' اور اگر یہ نہ دیا جائے تو اس سے بچو اور جس کو اللہ فتنے میں ڈالنا چاہے تو اس کیلئے خدا پر آپ کا کوئی زور نہیں چل سکتا یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ بھی نہیں چاہتا کہ ان کے دلوں کو پاک و صاف کرے ان کیلئے دنیا میں ذلت و رسوائی ہے اور ان کیلئے آخرت میں بڑا (سخت) عذاب ہے۔ یہ لوگ جھوٹ کی ٹوہ لگانے

والے (اور) بڑے حرام کھانے والے ہیں اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو (آپ کو اختیار ہے کہ) ان کے درمیان فیصلہ کر دیں یا کنارہ کش ہو جائیں اور اگر ان سے کنارہ کشی کر لیں تو وہ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور اگر آپ فیصلہ کر دیں تو ان کے درمیان حق و انصاف سے فیصلہ کریں۔ بیشک اللہ حق و انصاف والوں کو محبوب رکھتا ہے اور وہ آپ کو کیونکر حاکم مان لیں گے۔ حالانکہ ان کے پاس تورات ہے اس میں اللہ کا حکم موجود ہے پھر اس کے بعد بھی وہ روگردانی کرتے ہیں اور یہ لوگ بالکل اعتقاد نہیں رکھتے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں رہزنوں‘ ڈاکوؤں اور باغیوں کی سزا کا حکم تھا اس رکوع میں فرمایا ہے کہ مسلمانو! برائیوں کے انسداد‘ اور مجرموں کو سزا دینے کے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہو کہ کہیں کوئی بیچارہ بلا قصور نہ مارا جائے اور کسی پر ناحق زیادتی نہ ہونے پائے۔ تقویٰ و طہارت اختیار کرو کہ اللہ کی طرف پہنچنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے مگر اس تمام نرم دلی اور قیام حق و عدل کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کی طرف سے بے پروانہ ہونا کیونکہ اس کے بغیر انصاف کا قائم کرنا اور ملک میں امن و امان کا رواج دینا محض ناممکن ہے۔ مسلمانو! اس بات کو یاد رکھو کہ ایمان و اسلام ایک بڑی چیز ہے جس کی تمہیں قدر کرنی چاہئے اور خدا کا شکر بجالانا چاہئے کہ اس نے تمہیں یہ نعمت عطا فرمائی ورنہ منکروں کی زبوں حالی کا کچھ نہ پوچھو یہ لوگ اگر زمین و آسمان کے خزانوں سے دگنے خزانے اور ان کی نعمتوں سے دگنی نعمتیں بھی بطور فدیہ دے کر اس عذاب سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیں گے تو نہ ان کا عوضانہ قبول کیا جائے گا اور نہ عذاب سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔ یہ لوگ ہزار چاہیں گے کہ کسی نہ کسی طرح عذاب دوزخ سے نکل جائیں مگر ان کو ہمیشہ قائم رہنے والے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا کہ جہاں سے نکلنا محض ناممکن ہے اسی واسطے اے مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ ہر ممکن طریقے سے منکروں کو ایمان و اسلام کی دعوت دو اور جہاں تک تمہارا بس چلے نہ کسی کو ملحدانہ زندگی بسر کرنے دو نہ کسی کو ملک میں بدامنی اور فساد پھیلانے دو۔ باغیوں‘ ڈاکوؤں‘ رہزنوں‘ اور فتنہ و فساد پھیلانے والوں کی سزاؤں کا ذکر ہو چکا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی چوری کرے تو خواہ وہ مرد ہو یا عورت اس کا ہاتھ کاٹ دو کہ اپنے کئے کی سزا پائے اور لوگوں کیلئے نشان عبرت بن کر رہے۔ مسلمانو! تم اس زمانے کے یہودیوں اور منافقوں کی عیارانہ چالوں سے مت گھبراؤ ان کے دل

Marfat.com

ایمان سے خالی ہیں اور یہ چغل خوری اور غیبت کے عادی ہیں۔ یہ لوگ پہلے ہی دلوں میں ٹھان لیتے ہیں کہ اگر رسول یا نائبان رسولؐ نے ان کے حسب منشاء بات کہی تو قبول کرلی جائے گی ورنہ صاف جواب دے دیا جائے گا۔ فرماتا ہے کہ یہ لوگ اس قدر سیاہ دل اور گناہ آلود واقع ہوئے ہیں کہ اب اللہ بھی ان کے دلوں کو پاک کرنا نہیں چاہتا اور جس کے دل کو اللہ پاک نہ کرے اس سے نیکی کا کوئی کام کس طرح سرزد ہو سکتا ہے۔

فرماتا ہے کہ منکروں اور منافقوں کی یہ بڑی نشانی ہے کہ وہ جھوٹی باتیں بڑے غور اور بڑے مزے سے سنتے ہیں اور حرام کھانے میں بڑے بے باک ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اگر تمہارے پاس کوئی مقدمہ لیکر آئیں اور انصاف چاہیں تو اگر مناسب سمجھو تو فیصلہ کرو اور اگر نہ سمجھو تو جواب دے دو۔ شرعاً" تم پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی کہ ایسے لوگوں کے درمیان ضروری فیصلہ کیا جائے گا۔ مگر ہاں جب فیصلہ کرو تو حق و انصاف کے ساتھ کرو۔ کیونکہ ظلم و نا انصافی اور بیجا طرف داری کسی حال میں بھی خدا کو پسند نہیں۔

یہود کی عادت تھی کہ جب ان میں سے کوئی دولت مند یا ذی وجاہت شخص کوئی ایسا گناہ کر بیٹھتا جس کی شرعی سزا بہت سخت ہوتی تو علماء یہود ادھر ادھر کی تاویلیں حیلے بہانے اور ہزاروں طرح کے ایسے سامان تلاش کر لیتے جن کے ذریعے انہیں سزا سے چھڑا لیا جاتا مثلاً" تورات میں زانی کی سزا سنگساری اور قاتل کی سزا قتل ہے۔ یہود ذی وجاہت لوگوں سے مرعوب ہو کر یا ان سے کوئی رشوت وغیرہ کھا کر اکثر انہیں سزا سے چھڑا لیا کرتے تھے۔ اگرچہ وہ خود اپنے میں کے حق پرستوں میں بھی بدنام ہو چکے تھے اور ان کی اس بے ایمانی کا پول عوام پر بھی کھل چکا تھا اور ہر شخص انہیں نگاہ حقارت سے دیکھتا تھا مگر چونکہ قوم کی قوم بگڑی ہوئی تھی عوام بھی علماء کی اس بے ایمانی پر بڑے خوش تھے کہ انہیں نفس پرستی کا موقعہ ملتا تھا لہٰذا یہ مرض روز بروز عام ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے میں اسی قسم کا ایک واقعہ پیش آگیا۔ علماء یہود نے کہا چلو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس چلتے ہیں انہیں تورات کے احکام کی کیا خبر وہ جو فیصلہ کریں گے اس سے ایک تو مجرم سزا بھگتنے سے بچ جائے گا دوسرے ہم بھی بدنام نہ ہوں گے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے پہلے تو نہایت حکمت عملی سے ان سے تورات کے حکم کا اقرار کرا لیا پھر اسی کے مطابق فیصلہ کر دیا۔ اسی پر یہ آیت

Marfat.com

مبارکہ نازل ہوئی وکیف یحکمونک وعندھم التوراۃ فیھا حکم اللہ یعنی آپ کو یہ لوگ جو حکم بنا رہے ہیں تو آخر کیوں؟ ان کے پاس بھی تو تورات موجود ہے اور اس میں سب احکام لکھے ہوئے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ تورات سے تو روگردان ہیں اور ان کے دلوں میں ایمان نہیں یہاں آئے ہیں کہ دھوکہ دے کر اپنی مطلب بر آری کر لیں۔

اشارہ ہے کہ مسلمانو! دیکھو کہیں تم بھی دیکھا دیکھی انہیں کی تقلید شروع نہ کر دینا کہ لگو احکام پر پردہ ڈالنے اور امیروں اور دولت مندوں اور رشوت دینے والوں کے عیب چھپانے اگر تم نے ایسا کیا تو بھی انہی میں شمار ہو گے۔

ترجمہ آیات ۴۴-۵۰:- بیشک ہم نے تورات نازل کی اس میں ہدایت اور نور ہے اللہ کے نبی جو اس کے فرمانبردار (بندے) تھے یہودیوں کو اسی کتاب کے مطابق حکم دیتے رہے اور پرستاران خدا و علماء بھی کیونکہ ان کی حفاظت میں اللہ کی کتاب دی گئی تھی اور وہ اس کی حفاظت کرتے رہے پس (اے یہودیو!) تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کو حقیر داموں پر نہ بیچو اور جو اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو یہی لوگ کافر ہیں اور ہم نے اس میں یہودیوں پر لازمی قرار دیا تھا کہ جان کے بدلے جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ' ناک کے بدلے ناک ہے اور کان کے بدلے کان' دانت کے بدلے دانت ہے اور زخموں کا بدلہ ویسے ہی زخم ہیں۔ پھر جو معاف کر دے تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گا اور جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو یہی لوگ ظالم ہیں۔ اور ان کے بعد انہیں کے نقش قدم پر ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اس کتاب کی تصدیق کرتے تھے جو ان سے پہلے تھی یعنی تورات' اور ہم نے ان کو انجیل دی جس میں ہدایت اور روشنی ہے اور تصدیق کرنے والی ہے تورات کی جو اس سے پہلے تھی اور پرہیزگاروں کیلئے ہدایت و نصیحت تھی اور چاہیے (تھا) کہ اہل انجیل اس چیز کے مطابق فیصلہ کرتے جو اللہ نے انجیل میں نازل کی ہے اور جو اللہ کی نازل کردہ تعلیمات کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں اور (اے پیغمبر) ہم نے آپ کی طرف سچائی کے ساتھ کتاب بھیجی کہ ان کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے جو پہلے سے تھیں اور ان کی محافظ بھی ہے۔ پس آپ تو اس چیز کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کیجئے جو اللہ نے نازل کی ہے اور اس سچائی کو چھوڑ کر جو کہ آپ کے پاس پہنچ چکی ہے ان لوگوں کی خواہشوں پر

Marfat.com

نہ چلیں۔ تم میں سے ہر ایک (گروہ) کیلئے ہم نے وقتاً "فوقتاً" ایک شرع ٹہرائی اور ایک طریق اور اگر خدا چاہتا تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اسے یہ منظور تھا کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے اس میں تمہیں آزمائے پس نیکیوں کی طرف سبقت چاہو آخر کار تم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔ پھر وہ تمہیں (اس چیز کی حقیقت) بتائے گا جس میں تم باہم اختلاف کرتے تھے اور ہم نے کہا کہ اسی (کتاب) کے مطابق ان میں فیصلہ کیجئے جو اللہ نے نازل کی ہے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے اور ان کی طرف سے محتاط رہئے کہ کہیں آپ کو کسی حکم سے جو اللہ نے آپ کی طرف نازل کیا ہے بہکا نہ دیں پھر اگر یہ اعراض کریں تو جان لیجئے کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کو سزا دے اور اس میں شک نہیں کہ لوگوں میں بہت سے البتہ نافرمان ہیں۔ تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں اور ان لوگوں کیلئے جو یقین رکھنے والے ہیں اللہ سے بہتر فیصلہ کے لحاظ سے کون ہو سکتا ہے؟

شرح:۔ گزشتہ رکوعوں میں قیام حق و عدل اور قیام امن و امان کے سلسلے میں احکام صادر ہوئے ہیں اس رکوع میں اسی سلسلہ بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ مسلمانو! عدل و انصاف قائم کرنے اور امن و امان پھیلانے کے لئے جو احکام تم پر نازل کئے گئے ہیں ہو بہو یہ حکم تورات میں بنی اسرائیل پر نازل ہوئے تھے اگرچہ وہ آج تورات میں اپنی اصلی شکل میں موجود نہیں۔ منحرف ہو چکے ہیں۔ یہ یہود کی تیرہ بختیوں کا نتیجہ ہے سنو! ہم نے تورات کو نازل کیا اور اس میں سراسر روشنی و ہدایت بھر دی۔ ہمارے نبی یعنی دین حق کی پیروی میں جانیں نثار کر دینے والے بزرگ ہمیشہ تورات ہی کے احکام پر چلتے رہے پھر بنی اسرائیل کے مشائخ اور ان کے خدا پرست علماء بھی اس کتاب کے مطابق چلتے رہے اور جہاں تک ان لوگوں کا بس چلا انہوں نے تورات کو تحریف سے بچایا پس اے مسلمانو! تم بھی ان ہی قابل قدر ہستیوں کی تقلید کرو تم بھی اسی طرح خدا کی نازل کردہ کتاب قرآن پر عمل کرو اور لوگوں کو عمل کی ترغیب دو تمہارے مشائخ اور تمہارے علماء بھی قرآن کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچائیں اور کسی آیت کا معنی یا مفہوم بگڑنے نہ دیں۔ مسلمانو! کافر کون ہوتے ہیں؟ یاد رکھو کافر انہیں لوگوں کو کہا جاتا ہے جو احکام خداوندی پر نہ خود چلیں اور نہ اوروں کو چلنے کی ترغیب دیں مسلمانو! دیکھو! ہم نے تورات میں حکم دیا تھا کہ جو کسی

Marfat.com

کو مارے یا نقصان پہنچائے یا زیادتی کرے تو وہ اولے کا بدلہ پائے اور اس کو ایسا ہی نقصان پہنچایا جائے اور کہہ دیا تھا کہ جو اس حکم پر نہ چلے گا اس کا نام کافروں میں لکھ دیا جائے گا پھر دیکھو! عیسیٰ ابن مریم کو بھی اس حکمت کے ماتحت چلایا اس کو انجیل دی اس میں بھی یہ سب باتیں مذکور تھیں۔ مسیح نے اعلان کیا کہ میں تورات سے لفظ بلفظ متفق ہوں اور ہماری تعلیمات میں کوئی فرق نہیں۔ اگر دونوں کی تعلیم میں فرق تھا تو اس واسطے کہ تورات میں تحریف ہو چکی تھی اور یہی وجہ تھی کہ انجیل نازل فرمائی گئی۔ انجیل والوں کو بھی حکم دیا گیا تھا کہ دیکھو جو کچھ تمہاری کتاب میں لکھا ہے اسی کے مطابق حکم دو اور اگر ایسا نہ کرو گے تو بدکردار کافروں میں تمہارا شمار ہوگا اور اے مسلمانو! تم پر آج یہ قرآن نازل کیا جا رہا ہے اس واسطے کہ تورات و انجیل میں حد سے زیادہ خورد برد اور قطع و برید ہو چکی ہے قرآن کا دعویٰ ہے کہ میری تعلیمات وہی ہیں جو تورات و انجیل کی تعلیمات تھیں پس اے مسلمانو! تم کسی کی ہوس پرستی اور ہوا کاری کا شکار نہ بنو۔ قرآن کے مطابق ہر بات کا حکم دو۔ جاہ طلبی یا رشوت خوری تمہیں حق بات کہنے سے نہ روکے۔ لوگوں کا خوف دل سے نکال دو اس کی جگہ میرا خوف دل میں پیدا کرو۔ فرماتا ہے کہیں تمہارے دل میں یہ بات نہ آئے کہ اگر قرآن اور دیگر کتب کی تعلیمات ایک تھیں تو پھر ان کے طور طریقوں اور رسوم و عبادات میں کیوں فرق ہوا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ "دین" جو خدا پرستی اور نیک عملی کا قانون ہے وہ تو سب کے نزدیک ایک ہی ہے ہاں دینی زندگی بسر کرنے کے لئے جو طور طریقے اور دستور العمل ہیں وہ مختلف ضرور ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کبھی کوئی کتاب نازل ہوئی اس زمانے کے مقتضیات اور حالات کے پیش نظر دستور العمل ٹھہرا دیئے۔ اس طرح مقتضیات زمانہ اور حالات ہمیشہ بدلتے رہے اور شرع و منہاج بھی ہمیشہ بدلتی رہی مگر ہاں دین کبھی نہیں بدلا۔ عبادت الٰہی کا ہمیشہ حکم دیا جاتا رہا اگرچہ عبادت کے طریقے مختلف ہوتے تھے۔ جہاد کا حکم ہمیشہ دیا جاتا رہا اگرچہ اس کے طریقے اور شرائط مختلف ہوتے اسی طرح قیام امن اور قیام حق و معدلت کا حکم ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے۔ الحاصل "دین" کبھی نہیں بدلا۔ دستور العمل اور منہاج و شریعت ضرور بدلے ہیں اور لوگوں نے انہی شرائع کے اختلاف کی بنا پر گروہ بندیاں قائم کر لی ہیں اور لڑنے جھگڑنے لگے ہیں۔ اگر نگاہ حق سے دیکھیں تو انہیں معلوم ہو کہ دین سب کا ایک ہے۔ عقائد سب کے یکساں ہیں اور طریقہ

Marfat.com

وہی مستحسن ہے جو مقتضیات وقت کے پیش نظر جب خدا نے چاہا ہے مقرر کر دیا ہے۔ پس اے مسلمانو! اگر لوگ اب بھی تمام طریقے چھوڑ کر تمہارا طریقہ اختیار نہ کر لیں تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو۔ وہ خود اس کی سزا بھگتیں گے تم ان سے مزاحم نہ ہو۔ ہاں اگر وہ جہالت پھیلائیں خدا کے احکام سے لوگوں کو روگردان کرنا چاہیں تو پھر کسی سے مت ڈرو۔ اور خدا کے نافرمانوں سے اچھی طرح نبٹ لو۔ یاد رکھو خدا کا حکم ہی سب سے اچھا حکم ہے اور اسی کا بول بالا ہونا چاہئے۔

ترجمہ آیات ۵۱-۵۶:- اے مسلمانو! تم یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو ان کو دوست بنائے گا تو وہ یقیناً" انہیں میں سے ہے۔ یقین کرو اللہ ان لوگوں کو کبھی ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو ظالم ہیں۔ پھر (اے پیغمبر!) جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے آپ دیکھیں گے کہ وہ انہیں لوگوں میں تیزی سے گھسے جا رہے ہیں۔ کہتے ہیں "ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں کسی مصیبت کے پھیر میں نہ آ جائیں" سو قریب ہے (وہ وقت) کہ اللہ فتح کا سامان کر دے، یا اپنی طرف سے کسی اور بات کا پھر یہ لوگ ان باتوں پر نادم ہوں جو انہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی تھیں اور ایمان والے کہیں گے کہ کیا یہی لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی مضبوط قسمیں کھائی تھیں کہ وہ یقیناً" تمہارے ساتھ ہیں ان لوگوں کے (تمام) اعمال اکارت گئے اور بالاخر وہ خائب و خاسر ہو کر رہ گئے مسلمانو! تم میں سے جو اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ عنقریب ایسے لوگ لا موجود کرے گا جن کو وہ چاہتا ہو اور وہ اسے چاہتے ہوں۔ جو مسلمانوں کے لئے مہربان ہوں گے اور کافروں کیلئے سخت' اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے دے اور اللہ بڑی وسعت اور بڑے علم والا ہے۔ (مسلمانو!) تمہارا رفیق تو صرف اللہ اور اس کا رسول ہے اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم رکھتے' زکوٰۃ دیتے اور (خدا کے حضور) جھکنے والے ہیں اور جو اللہ کو' اور اس کے رسول کو ایمان والوں کو دوست رکھے گا تو یاد رکھو کہ (یہ اللہ کا گروہ ہے اور) اللہ کا گروہ ہی غالب رہنے والا ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں شرع و منہاج اور دین کا فرق بتلایا گیا تھا اور امر پر زور دیا گیا تھا کہ دین سب امتوں کا ایک ہی رہا ہے ہاں "شرع و منہاج" بدلتے رہے ہیں اور یہ کہ

Marfat.com

جب حالات زمانہ کے "مطابق" "منہاج" کو بدلنا ضروری ہوتا تھا۔ بدل دیا جاتا رہا اب دیندار وہی لوگ ہیں جو منہاج کی ان تبدیلیوں کو تسلیم کرکے رسول کی آواز پر لبیک کہہ اٹھیں۔ اس رکوع میں جتایا گیا ہے کہ مسلمانو! یہود و نصاریٰ سے مطلق توقع نہ رکھو۔ وہ تمہارے یار و مددگار نہیں ہو سکتے۔ وہ باوجود اس قدر باہمی دشمنی کے تمہارے مقابلہ پر اکٹھے ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ دشمنان دین ہیں اگر تم ان کے ساتھ دوستانے قائم کرو گے تو تمہارا نام بھی انہیں میں لکھ دیا جائے گا وہ ظالم و کفار لوگ ہیں اور خدا ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ ارشاد ہوتا ہے مسلمانو! نہ تو کافروں سے میل جول رکھو نہ دل میں منافقت رکھو بلکہ تمہیں چاہئے کہ پورے اخلاص کے ساتھ دین مبین پر قائم رہو۔ دیکھو خدا کو نفاق پسند نہیں ہے۔ اگر تم خدا سے محبت کرو گے تو خدا تم سے محبت کرے گا ورنہ تمہارے نیک عمل بھی ضائع اور اکارت جائیں گے۔

فرماتا ہے مسلمانو! تمہاری شان یہ نہیں ہے کہ "نیمے دروں نیمے بروں" رہو بلکہ تمہاری شان یہ ہے کہ تم خالص و مخلص مسلمان بن کر رہو۔ تمہیں چاہئے کہ مسلمانوں کے ساتھ کمال ہمدردی' کمال ملاطفت اور بھائی بھائی بن جاؤ اور منکرین دین کے ساتھ سخت گیر' قہرمان اور غالب ہو کر رہو۔ خدا کے دین کی خاطر جہاد کرو اور ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈرو' ڈرو اس خدائے قدوس سے جو برائی کی سزا دینے اور نیکی کا اجر عطا کرنے والا ہے۔ دیکھو مسلمانو! یہ تم پر بڑا ہی فضل ہے کہ تمہیں ایک غازی اور نڈر قوم بننے کا حکم دیا گیا ہے دیکھو! تمہارا دوست اللہ ہے اللہ کا رسول ہے اور وہ مسلمان ہیں جو نماز پڑھتے' زکوٰۃ ادا کرتے' اور خدا کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یاد رکھو' جو اللہ کو' اللہ کے رسول کو اور ایسے مسلمانوں کو دوست بنالے تو وہ اللہ کے گروہ میں سے ہو گیا۔ جو کبھی مغلوب ہونے والا نہیں مسلمان اس آیت مبارکہ پر توجہ کریں اور دیکھ لیں کہ وہ تب ہی مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں جب شریعت اسلامی کے تمام ارکان کا احترام کریں۔ نماز پڑھیں روزے رکھیں' زکوٰۃ دیں' حج کریں جہاد کے لئے تیار ہوں۔ اپنے فیصلے شریعت اسلامی کے مطابق کریں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہوں۔ اگر یہ باتیں نہیں تو اسلامی نام رکھ لینے یا مسلمان گھرانے میں پیدا ہو جانے سے کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا مسلمانو! تمہاری قوم اسی وقت تک زندہ رہ سکتی ہے جب تک تم آپس میں رحمدل رہو گے اور ایک

Marfat.com

کوئی دین نہیں جب تک تم توریت' انجیل اور ان (کتابوں) کو قائم نہ کرو جو تم پر تمہارے رب کی جانب سے نازل ہوئیں۔ اور ان میں سے بہتوں کو جو کچھ آپ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ یقیناً" سرکشی اور انکار میں بڑھا دے گا پس ان لوگوں پر جو کافر ہیں افسوس نہ کیجئے بلاشبہ مسلمانوں' یہودیوں' صابیوں اور عیسائیوں میں سے جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لائے' اور نیک عمل کرے تو ایسے لوگوں پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اس میں شک نہیں کہ ہم بنی اسرائیل سے عہد لے چکے ہیں اور ہم نے ان کی طرف کئی رسول بھیجے جب کبھی ان کے پاس رسول ایسے احکام لے کر آئے جن کو ان کے دل نہ چاہتے تھے تو انہوں نے بعض کو جھٹلایا اور بعض کو قتل کر ڈالتے تھے اور انہوں نے سمجھا کہ اس کی سزا کچھ نہ ہوگی اس لئے اندھے اور بہرے ہو گئے' پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی پھر (دوبارہ) ان میں سے بہت سے اندھے اور بہرے ہو گئے اور اللہ ان کے اعمال کو خوب دیکھتا ہے ان لوگوں نے یقیناً" کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح ہے مریم کا بیٹا حالانکہ مسیح نے خود کہا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو تمہارا بھی رب ہے اور میرا بھی رب ہے یقین جانو کہ جو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے اللہ اس پر جنت قطعی حرام کر چکا ہے اور اس کا ٹھکانا (دوزخ کی) آگ ہے۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ یقیناً" ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے۔ حالانکہ ایک معبود کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اگر اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے کافروں کو یقیناً" دردناک عذاب ہوگا۔ تو کیا وہ اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اس سے بخشش نہیں مانگتے؟ حالانکہ اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ مریم کے بیٹے مسیح صرف اللہ کے ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں اور ان کی ماں بھی بہت راست باز تھی دونو (دوسرے آدمیوں کی طرح) کھانا کھاتے تھے' دیکھئے کھول کھول کر ہم ان کیلئے دلیلیں بیان کرتے ہیں پھر دیکھئے وہ کدھر الٹے بہکے جا رہے ہیں۔ (اے پیغمبران سے) کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جن کے اختیار میں تمہارا نفع نقصان بالکل نہیں۔ اللہ ہی سب کی سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ کہہ دیجئے" اہل کتاب! تم اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور نہ ایسے لوگوں کی (نفسانی) خواہشوں پر چلو۔ جو پہلے گمراہ ہو چکے ہیں۔ اور بہتوں کو گمراہ کر چکے ہیں اور سیدھی راہ سے بھٹک گئے ہیں۔

شرح:۔ اس رکوع میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی وساطت سے مسلمانوں کو فریضہ تبلیغ کے کماحقہ' ادا کرنے کا حکم ہے اور تبلیغ کا طریقہ بتایا گیا ہے اور اس بات کا یقین دلایا گیا ہے کہ جو شخص محض دین الٰہی کی تبلیغ اخلاص سے کرے۔ اس کو اللہ عزوجل تمام قسم کے خدشات سے محفوظ و مصئون رکھے گا ارشاد ہوتا ہے کہ اے پیغمبر اسلام! جو احکام آپ کو دیئے گئے ہیں یہ تمام احکام دنیا کے لوگوں کو سنا دیجئے اور کسی سے خوف نہ کھایئے کوئی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اگر آپ ظاہری مشکلات سے گھبرا کر ان احکام کو پوری طرح بیان نہ کریں گے تو گویا اپنے فرائض تبلیغ سے آپ عہدہ برآ نہ ہوں گے۔ مثلاً" یہود و نصاریٰ کو بلا خوف کہہ دیجئے کہ جب تک وہ اپنی اپنی کتابوں کے احکام کو اور قرآن کو نہیں مانتے انہیں نہ یہودی بننے کا فائدہ ہے نہ عیسائی بننے کا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ بات انہیں بہت ناگوار گزرے گی' اور وہ اور بھی سرکش و نافرمان ہو جائیں گے۔ مگر ہوتے ہیں تو ہونے دیجئے ان لوگوں کے حال پر افسوس نہ کیجئے اور سچی بات اور خدا کے حکم ان کے کانوں تک پہنچاتے رہیے پھر اے پیغمبر اسلام! یہ بات بھی دنیا کو پہنچا دیجئے کہ مختلف قسم کے نام رکھ لینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کامیاب و کامران وہ ہے جو اللہ کو مانے اور روز آخرت پر ایمان رکھے اور نیک عمل کرے۔ محض اچھے اچھے نام رکھ لینا نجات کے لئے کافی نہیں۔ اے پیغمبر اسلام! ہم نے بنی اسرائیل سے ایک عہد لیا تھا جس کی رو سے ان کا فرض تھا کہ وہ ان تمام رسولوں کی تعلیمات کو قبول کرتے اور ان کی ہر ممکن مدد کرتے جو ان کی طرف بھیجے جاتے مگر انہوں نے اس عہد کی خلاف ورزی کی۔ اور جب کبھی ہم نے کوئی رسول بھیجا تو انہوں نے اس کو جان ہی سے مار ڈالا یا پھر اس کی تکذیب میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ وہ یہ سمجھتے رہے کہ شائد یہی صحیح طریق کار ہے اب دنیا کو اس فعل مذموم سے اچھی طرح واقف کر دو کہ وہ احکام خداوندی کی تبلیغ کرنے والوں کے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں۔ ورنہ وہ بھی یہود کی مانند ہوں گے۔ اے پیغمبر اسلام! ان لوگوں کے کفریہ عقیدہ کو درست کر دیجئے جو یہ کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم ہی خدا ہے ان کو بتایئے کہ اگر مسیح خدا ہوتا تو لوگوں کو یہ نہ کہتا کہ خدا کی عبادت کرو۔ جو تمہارا ہمارا سب کا رب ہے بلکہ وہ کہتا میری عبادت کرو۔ ان لوگوں کو کہو کہ وہ خدا کو تین میں کا ایک ماننے سے باز آ جائیں اور خدا سے گناہوں کی بخشش چاہیں اے لوگو! مسیح ابن مریم رسولوں میں سے ایک رسول تھے خدا نہ

تھے اور ان کی ماں ایک عفت شعار عورت تھی اگر وہ خدا ہوتے تو تمہاری طرح دنیاوی چیزیں نہ کھاتے پیتے مگر یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ وہ تمہاری طرح کھاتے تھے تمہاری طرح پیتے تھے اور تمام انسانی ضرورتوں سے متصف تھے۔ پھر خدا کیوں کر ہوئے خدا تو صرف وہی ہو سکتا ہے جو ان نقائص سے بالکل پاک ہو نہ کھانے کا محتاج ہو نہ پینے کا نہ مال کی احتیاج رکھتا ہو نہ بیٹے کی۔ دیکھو یہ بالکل سیدھی سیدھی باتیں ہیں۔ پھر تم الٹے راستے پر کیوں جا رہے ہو؟ ارشاد ہوتا ہے کہ عبادت کے لائق صرف وہی ہستی ہے جو کسی کو نفع پہنچا سکے یا نقصان دے سکے اور سوائے خدا کے کسی کے قبضہ قدرت میں یہ چیز نہیں حقیقی اختیار اسی کے ہاتھ میں ہے جو سب کا پیدا کرنے والا ہے اور یہ بات کسی کے شایان شان نہیں کہ حقیقی اختیارات رکھنے والے کو چھوڑ کر مجازی اختیار والے کی عبادت کرے اور اسی کو قبلہ حاجات تصور کر لے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ غلو کی باتیں ہیں تم ہرگز ہرگز کسی شخصیت کی عبادت نہ کرو کیونکہ کوئی تمہارے نفع و نقصان پر قادر نہیں۔ عبادت کے لائق خدا ہی کی ذات یگانہ ہے۔ باقی باطل پرستی ہے من مانی باتیں نہ کرو اور حرص و ہوا کے پیچھے نہ پڑو۔ سچا علم وہی ہے جو خدا کی مرضی کے موافق ہو فرمایا اہل کتاب کو یہی مرض لاحق ہوا تھا کہ وہ حرص و ہوا کے تابع تھے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ خود گمراہ ہوئے۔ اور دوسروں کی گمراہی کا سبب بنے۔

ترجمہ آیات ۷۸-۸۶:- بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی ان کو داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے ملعون قرار دیا گیا یہ اس لئے (کہ) وہ نافرمانی کرتے تھے' اور حد سے زیادہ بڑھ چلے تھے۔ وہ جو برے کام کر بیٹھتے تھے ان سے ایک دوسرے کو نہ روکتے تھے' واقعی ان کا یہ فعل بہت برا تھا۔ ان میں سے آپ اکثر کو دیکھیں گے کہ وہ کافروں کے ساتھ دوستی رکھتے ہیں۔ یقیناً" وہ چیز جو انہوں نے اپنے لئے آگے بھیجی ہے بہت بری ہے' یہ کہ ان پر خدا کا غضب ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ اور اگر وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہوتے اور نبی پر اور جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا اس پر تو وہ کافروں کو دوست نہ بناتے' لیکن ان میں سے اکثر نافرمان ہیں (اے پیغمبر!) ایمان والوں کے ساتھ عداوت رکھنے میں سب سے زیادہ آپ یہودیوں اور مشرکوں کو پائیں گے اور ایمان والوں کے ساتھ دوستی رکھنے میں سب سے زیادہ قریب ان کو پائیں گے جو کہتے ہیں

کہ ہم نصاریٰ ہیں' اس لئے کہ ان میں عالم اور گوشہ نشین ہیں اور اس لئے کہ یہ لوگ تکبر نہیں کرتے اور جب وہ (کلام پاک) سنتے ہیں جو اللہ کے رسول کی طرف بھیجا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھوں کو دیکھتے ہیں کہ ان سے آنسو بہ رہے ہیں اس واسطے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم (اس کلام پر) ایمان لے آئے پس ہمیں بھی (حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ لے اور ہمارے پاس کیا عذر ہے کہ ہم اللہ اور اس صداقت پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں اور امید رکھیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں کی معیت میں داخل کرے گا۔ تو اللہ نے ان کو ان کے اس کے کہنے کے صلے میں جنتیں عطا فرمائیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور نیک کرداروں کا یہی بدلہ ہے۔ اور جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا' یہی لوگ دوزخی ہیں۔

شرح:۔ گزشتہ چند رکوعات میں یہود اور نصاریٰ کا مسلمانوں کے مقابلے پر متحد ہو جانا بتلایا گیا تھا دونوں کے وہ عقائد باطلہ بیان کئے گئے تھے۔ جو تعلیم ربانی کے بالکل منافی ہیں۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ یہود نے صدیوں تک اپنی باطل نوازی اور سرکشی اور گنہگاری پر اصرار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ داؤد علیہ السلام نے بھی انہیں ملعون ٹھہرایا۔ یہی وجہ ہے کہ یہود کی گھٹی میں یہ چیز رچ گئی ہے کہ وہ راہ کفر اختیار کرنے والوں کو اپنا دوست بنائیں اور اس طرح عذاب دائمی کے مستحق ہوں۔ فرماتا ہے یہود اور نصاریٰ میں سے نصاریٰ اسلام کے زیادہ قریب ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ نصاریٰ میں جو لوگ تارک دنیا' اور زاہد اور عالم ہیں ان میں نخوت و کبر نہیں اور جہاں نخوت و کبر نہ ہو وہاں سچائی جلد کامیاب ہو سکتی ہے۔

مکہ معظمہ میں جب کفار اور مشرکین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان چند مسلمانوں کو جو ابتدا میں اسلام لائے تھے سخت تنگ کرنا شروع کیا تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ جو مخالفین کی ایذا رسانیوں کو برداشت نہ کر سکے وہ بیشک مکہ چھوڑ کر نجاشی بادشاہ حبشہ کی عملداری میں چلا جائے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی رقیہؓ ان کے شوہر عثمانؓ بن عفان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی جعفر طیارؓ بن ابی طالب کی معیت میں اور بھی بہت سے مرد

Marfat.com

عورتیں اور بچے ان میں آ شامل ہوئے۔ دشمن وہاں بھی پہنچے اور بادشاہ اور اس کے درباریوں کو ان مسلمان مہاجروں کے خلاف بھڑکانا شروع کیا۔ نیک نہاد بادشاہ نے شورش و فساد سے خائف ہو کر مسلمانوں کو دربار میں طلب کیا اور پوچھا کہ کہو تم مکہ چھوڑ کر یہاں کیوں آئے ہو اور تمہارا مذہب کیا ہے؟ اس پر حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب نے سب کی وکالت کرتے ہوئے سورۂ مریم پڑھ کر اپنے عقائد سے نجاشی کو واقف کیا۔

ترجمہ آیات ۸۷ - ۹۳:- اے ایمان والو! تم ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ ٹھہراؤ جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کر دی ہیں اور حد سے نہ بڑھو یاد رکھو کہ اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور اللہ نے تمہیں جو روزی دی ہے اس میں سے حلال ستھری چیزیں کھاؤ اور اس خدا سے ڈرتے رہو جس پر تمہارا ایمان ہے۔ تمہاری لایعنی قسموں پر اللہ تم سے کوئی مواخذہ نہیں کرے گا لیکن جن قسموں کو تم نے پختہ کر لیا (اور توڑ دیا) ان پر تم سے مواخذہ کرے گا، سو اس (قسم توڑنے) کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اوسط درجہ کا کھانا، جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان ہی کو کپڑے پہنا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا۔ پھر جس کو یہ میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھالو (اور اسے پورا نہ کرو) اور اپنی قسموں کی نگہداشت کرو اللہ اس طرح تم سے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر کرو۔ اے ایمان لانے والو! شراب پینا، جوا کھیلنا، بت پوجنا اور پانسے پھینکنا بلاشبہ ناپاک شیطانی کام ہیں سو ان سے تم اجتناب کرو۔ تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈلوا دے اور اللہ کے ذکر اور نماز سے تمہیں روکے۔ تو کیا اب بھی تم (ان برائیوں سے) باز نہیں آتے تو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور محتاط رہو اس پر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف پیغام کو واضح طور پر پہنچا دینا ہے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ان پر ان چیزوں کے بارے میں کوئی گناہ نہیں جو وہ کھا چکے جب کہ وہ پرہیزگار رہے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے پھر پرہیزگار رہے اور ایمان لائے پھر پرہیز کرے، اور نیکوکار رہے اور اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔

Marfat.com

شرح:- گزشتہ رکوع میں یہود کے ملعون ٹھہرنے اور ان کے نافرمان ہونے کا ذکر تھا اور بتایا گیا تھا کہ اگر یہود و نصاریٰ کا باہمی مقابلہ کیا جائے تو ان میں سے نصاریٰ زیادہ منکسر المزاج اور نرم دل ہیں اور مسلمانوں سے زیادہ قریب ہیں یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! جن باتوں کی نافرمانی کی وجہ سے یہود ملعون ٹھہرے تم ان سے بچو نیز عیسائیوں میں جو خرابیاں ہیں ان سے بھی اجتناب کرو کہ ایمان کی نعمتوں سے مالا مال ہو جاؤ۔ فرمایا اے مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ نہ عیسائیوں کی طرح تارک دنیا ہو کر لذائذ دنیاوی کو اپنے اوپر حرام کرو اور نہ یہودیوں کی طرح حد سے آگے بڑھو۔ یاد رکھو کہ حد اعتدال سے سرمو تجاوز کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ تم نہ عیسائیوں کی طرح تارک دنیا ہو جاؤ اور نہ یہود کی طرح بالکل بے باک اور نافرمان بلکہ تمہیں چاہئے کہ جو حلال چیزیں ہیں ان سے پوری طرح فائدہ اٹھاؤ۔ انہیں کھاؤ اور پیو اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرتے رہو۔ یاد رکھو تمہیں اپنے قول و قرار اور عہد و میثاق میں بے حد پختہ ہونا چاہئے اس سلسلے میں تم جو قسمیں کھاؤ ان کا ہمیشہ پاس رکھو مگر لغو قسموں کا اعتبار نہیں جو عادتاً" تم بات بات کے ساتھ کھاتے ہو۔ ہاں پختہ قسم جو قول و اقرار کو نباہنے کے لئے ایک قسم کا اعلان ہوتا ہے وہ سند ہے اگر توڑنے کی ضرورت پیش آجائے تو تمہیں کفارہ دینا ہوگا' اور کفارہ یہ ہے کہ جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو۔ تقریباً" ویسا ہی کھانا دس مسکینوں کو کھلا دو یا جیسے کپڑے تم خود پہنتے ہو ویسے ہی کپڑے انہیں پہنا دو یا کم از کم ایک غلام آزاد کرو اگر ان میں سے کسی بات کی استطاعت نہ ہو تو پھر تمہیں تین روزے رکھنے ہوں گے۔ لوگو! یہ سزائیں اس واسطے مقرر کر دی گئی ہیں کہ تم قسمیں کھانے کی اہمیت محسوس کرو اگر قسم کھالو تو اس کا احترام کرو اور عدم احترام کی حالت میں اس کی سزا بھگتو مسلمانو! تمہیں چاہئے کہ پاک و صاف زندگی بسر کرو اور کسی حالت میں برائیوں میں نہ پھنسو سنو! شراب پینا' جوا کھیلنا' بت پرستی کرنا اور پانسے سے فال لینا' سب ناپاک' گندے اور شیطانی کام ہیں جو ہمیں سخت ناپسند ہیں۔ تم ان سے اجتناب کرو کہ تمہیں فلاح نصیب ہو شراب اور جوا وہ کام ہیں کہ ان کے ذریعہ سے شیطان لوگوں میں عداوت و بغض کا بیج بوتا اور خلق خدا کو نماز و ذکر سے روکتا ہے۔ کوئی شرابی پختہ نمازی نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی قمار باز شعائر اسلامی کا پابند رہ سکتا ہے۔ پس اگر یہ باتیں معلوم ہونے کے بعد بھی تم ان سے نہ رکے تو پھر تم بھی اسی

Marfat.com

طرح ہمارے عذاب کے منتظر رہو جس طرح یہود و نصاریٰ تھے اور ہیں۔ مسلمانو! تم یہاں تک نوبت نہ پہنچنے دو اور اللہ کی اور اللہ کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اور عذاب آخرت سے ڈرو دیکھو تمہیں وہ باتیں بتادی گئی ہیں جن سے اگر ایک طرف تمہیں دنیاوی فائدے حاصل ہوں گے تو دوسری طرف آخرت میں ہم بھی تم پر خوش ہوں گے۔ مسلمانو! اگر تم نے اب بھی برائیوں کو نہ چھوڑا تو اتنا یاد رہے کہ ہم نے اور ہمارے رسول نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ مسلمانو! اگر یہ حکم پہنچنے سے پہلے تم سے نافرمانیاں صادر ہو چکی ہیں تو تم آج ہی توبہ کر لو اور آج کے بعد کبھی یہ کام نہ کرو۔ اس صورت میں ہم تمہارے گناہ اور تمہارا کھایا پیا سب معاف کر دیں گے۔ پس آئندہ کیلئے اللہ سے ڈرو اس پر ایمان کامل رکھو اور نیک کام کرو۔

اس کے بعد اگر تمہیں کسی کام سے روکا جائے تو اس سے رک جاؤ نیک کام کرو اور اس بات کو ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔

ترجمہ آیات ۹۴ – ۱۰۰:- اے مسلمانو! اللہ تم کو قدرے اس شکار سے ضرور آزمائے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں تاکہ اللہ جان لے کہ کون اس سے بن دیکھے ڈرتا ہے پھر جو اس (حکم) کے بعد بھی زیادتی کرے' تو اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ اے مسلمانو! تم شکار نہ مارو۔ درانحالیکہ تم نے احرام باندھ رکھا ہو اور جو شخص تم میں سے جان بوجھ کر شکار مارے گا تو اس کی سزا یہ ہے کہ جیسے جانور کو قتل کیا ہے۔ اس کے معاوضے میں چارپایوں میں سے اس سے ملتا ہوا جانور جس کے متعلق تم میں سے دو منصف فیصلہ کر دیں دے۔ یہ نیاز ہو جو کعبہ تک پہنچے یا اس کے بدلے چند مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا ان کے برابر روزے رکھ لئے جائیں۔ (یہ اس لئے ہے) تاکہ وہ اپنے کئے کی سزا چکھے جو ہو چکا خدا نے اس سے درگزر کیا لیکن جو پھر کریگا تو خدا اس سے (نافرمانی کا) بدلہ لیگا اور اللہ (سب) پر غالب ہے (اور) سزا دینے والا ہے۔ تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا حلال کیا گیا ہے کہ تم کو اور مسافروں کو فائدہ پہنچے اور جب تک تم حالت احرام میں رہو تم پر خشکی کا شکار حرام ہے اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں جمع کر کے لایا جائے گا۔ اللہ نے کعبہ کو جو کہ عزت و احترام کا گھر ہے لوگوں کے قائم رکھنے کا سبب قرار دیا۔ نیز حرمت والے مہینوں کو بھی اور (حج کی) قربانی کو اور (قربانی

Marfat.com

کے) ان جانوروں کو بھی جن کے گلوں میں پٹے باندھے ہوں یہ اس لئے کہ تمہیں معلوم ہو کہ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ (سب) کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔ (لوگو!) جان لو کہ اللہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا بھی ہے اور یہ کہ اللہ بڑا بخشنے والا (اور) رحمت والا بھی ہے۔ رسول کے ذمہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ (حکم) پہنچا دے اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور کچھ تم چھپاتے ہو (اے پیغمبر اسلام!) کہہ دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں اگرچہ ناپاک کی بہتات تمہیں بھلی معلوم ہو تو اے عقلمندو! اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں یہود و نصاریٰ کے مقابلے پر مسلمانوں کو حلت و حرمت کے چند مسائل بتائے گئے تھے اس رکوع میں بھی وہی سلسلہ بیان جاری ہے۔ فرمایا کہ مسلمانو! اگر تم حج یا عمرہ کیلئے احرام باندھ لو۔ تو خواہ حدود حرم کے اندر ہو یا باہر شکار مت کرو۔ چاہے وہ شکار خود بخود تمہارے قبضہ میں کیوں نہ آ جائے۔ اگر ممانعت کے بعد بھی تم نے شکار مارا تو تمہیں اس کی سزا بھگتنی ہوگی اور وہ یہ ہے کہ تم میں سے دو انصاف پسند آدمی اس بات کا فیصلہ کریں کہ وہ جانور قدر و قیمت کے لحاظ سے کس جانور سے ملتا جلتا ہے۔ جس قسم کا شکار کردہ جانور معلوم ہو۔ چاہئے کہ شکار مارنے والا اسی قسم کا ایک چار پایہ خانہ کعبہ تک پہنچائے اور وہاں اسے قربان کیا جائے یا اتنی مالیت کا کھانا مسکینوں کو کھلایا جائے۔ یا جتنے مسکینوں کو کھانا کھلایا جا سکتا ہے اتنے ہی روزے رکھے فرماتا ہے یہ اس لئے ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کا مزہ چکھ لے اور آئندہ محتاط رہے فرماتا ہے لوگو! اس حکم کے پہنچنے سے پہلے اگر تم سے کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو تو اس پر مواخذہ نہ ہوگا۔ ہاں دریا اور سمندر کا شکار تمہارے لئے احرام کی حالت میں بھی جائز ہے۔ حرام ہے تو صرف خشکی کا شکار۔ جب احرام سے باہر آؤ تو بیشک اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ۔ مسلمانو! خدا کی نافرمانی سے ڈرو اور بالیقین جان رکھو کہ تمہیں ایک روز اللہ کے حضور میں پیش ہو کر ہر بات کا جواب دینا ہوگا۔ مسلمانو! یہ بھی یاد رکھو کہ ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کے ٹھہرنے کیلئے امن و امان کی جگہ بنایا ہے پس حدود حرم کے اندر کسی طرح کا فتنہ و فساد نہ کیا جائے اور نہ کسی کو دکھ پہنچایا جائے پھر حرمت کے مہینے یعنی رجب' ذی قعد' ذوالحجہ اور محرم بھی متبرک مہینے ہیں۔ ان میں بھی لڑائی جھگڑے وغیرہ کی بات نہ کرو پھر قربانی کے جانوروں کو یا

Marfat.com

حکم خداوندی سے لوگوں کو آگاہ کرتے تو وہ بال کی کھال نکالنے لگتے اور بیشمار سوال کرتے۔ اس کو تعمق لیے اللعن کہا جاتا ہے اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو اس سے روک دیا کہ اس طرح پوچھ پوچھ کر اپنے اوپر پابندیاں لگالو گے اور جب دائرۂ آزادی محدود ہو جائے گا تو دین آسان نہیں رہے گا مشکل ہو جائے گا اور تمہارے لئے اس پر عمل کرنا دشوار ہو گا اور اگر عمل نہ کر سکو گے تو اللہ کا عتاب تم پر نازل ہو گا اور اس کے نافرمان ٹھہرو گے۔ لہذا تمہیں چاہئے کہ جو کچھ تمہیں بتادیا جائے اس پر عمل کرو اور اس سے زائد کچھ نہ پوچھو اور اگر تم نے اب جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے کوئی سوال پوچھ لیا تو یقیناً" تمہیں اس کا جواب ملے گا اور ممکن ہے کہ وہ جواب تمہارے لئے دقت و دشواری کا باعث ہو۔ ارشاد ہوتا ہے کہ جب ان کو ان خرافات سے روکا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ باتیں چھوڑ دو ان میں سراسر نقصان ہی نقصان ہے اس کی جگہ اللہ اور اللہ کے رسول کی بتائی ہوئی باتوں پر چلو تو کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں وہی راستہ صحیح معلوم ہوتا ہے جس پر ہمارے بڑے چلتے آئے ہیں۔ ہمیں باپ دادا کی رسوم ہی کافی ہیں۔ مسلمانو! ان لوگوں سے پوچھو کہ عقل کے اندھو! اگر تمہارے باپ دادا صحیح راستہ پر نہ ہوں تو بھی تم انہیں کے پیچھے لگے رہو گے؟ اگر کوئی شخص ایسا کرے تو یقیناً" بڑا ہی بے سمجھ ہو گا۔ کیونکہ مقصود اللہ کی فرمانبرداری ہونی چاہئے بڑوں کی یا بتوں کی یا کسی گمراہ شخص کی اندھی تقلید اللہ اور اس کے رسول سے صریح بغاوت ہے۔

اے مسلمانو! اگر تم دیکھو کہ اکثر لوگ گمراہ ہو رہے ہیں تو ان کی گمراہی سے تمہیں متاثر نہیں ہونا چاہئے اور یہ نہ کہنا چاہئے کہ اکثریت ہمارے مخالفوں کی ہے۔ اگر ہم ہدایت پر رہے تو بھی تن تنہا کیا کریں گے یاد رکھو ہر شخص صرف اپنی ذات کا ذمہ دار ہے۔ دوسروں کی ذمہ داری اس پر عائد نہیں ہوتی۔ اگر ساری دنیا راہ راست کو چھوڑ دے جب بھی تمہیں حق و صداقت اور دین مبین کو نہ چھوڑنا چاہئے۔ مسلمانو! تم دیکھتے ہو کہ اکثر لوگ بالخصوص یہودی، نصرانی اور مشرکین خلق خدا کے ساتھ وراثت و شہادت کے معاملے میں سخت ناانصافی برتتے ہیں وہ لوگ جن کے دل میں اللہ کا ڈر نہیں ان میں اکثر یہ بات پائی جاتی ہے کہ وہ نہ مخلوق خدا کا حق پہچانتے ہیں نہ خود خدا کا بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ جس کو مانتے ہیں وہ ان کی بخشش و کامرانی کا ذمہ دار ہے۔ مگر حقیقت یہ نہیں۔ سنو اگر تم کسی کے

Marfat.com

حق میں وصیت کرنا چاہو تو اگر دو مسلمان گواہ میسر نہ آئیں تو دو غیر مسلموں کو بھی گواہ بنایا جاسکتا ہے تاکہ بعد میں کوئی جھگڑا یا اختلاف پیدا نہ ہو اگر وصیت کی تعمیل کے وقت کسی فریق کو یہ خیال ہو کہ ان کی حق تلفی ہو رہی ہے اور وصیت کے تمام احکام یا کسی ایک حکم کی خلاف ورزی عمل میں آرہی ہے تو مسلمان حاکم وقت یا قاضی وقت کو چاہیے کہ ان دونوں گواہوں کو جو وصیت کے وقت حاضر تھے طلب کرے اور نماز کے بعد مسجد میں ان سے اس مضمون کی قسم لیکر ان کے بیانات کو قلمبند کرے کہ "ہم نے اپنی قسم کسی معاوضہ میں فروخت نہیں کی اور ہمیں اس بات کا مطلق خیال نہیں کہ ہمارے طرز عمل سے ہمارے کسی عزیز کو فائدہ پہنچے اور دوسروں کو نقصان۔ ہم جو کچھ کہیں گے سچ کہیں گے خواہ اس سے ہماری ذات ہی کو نقصان پہنچے اور خواہ ہمارے دشمن کو اس سے فائدہ پہنچے۔ اگر ہم صداقت کو ہاتھ سے چھوڑیں تو ہم پر خدا کا عذاب نازل ہو" اس مضمون کی قسم لینے کے بعد ان کے بیانات لئے جائیں اگر بیانات سے یہ مترشح ہو کہ انہوں نے آداب قسم کو ملحوظ نہیں رکھا اور حق گوئی سے کام نہیں لیا بلکہ کوئی چیز خلاف واقع بیان کر گئے ہیں تو اس فریق کو جس کا نقصان ان کی غلط بیانی سے ہو رہا ہے بلایا جائے گا اور ان کے قریبیوں میں سے دو گواہ طلب کر کے ان سے اس قسم کی حلف لیکر شہادت قلمبند کی جائے گی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اس طریق کار سے عین ممکن ہے کہ لوگ جھوٹ بولنے پر جرات نہ کریں۔ بہر حال اے مسلمانو! تم خدا سے ڈرو اور احکام خداوندی کو سنو اور ان پر عمل کرو اور اس بات کو یاد رکھو کہ نافرمان لوگوں کو اللہ راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔

ترجمہ آیات ۱۰۹-۱۱۵:- وہ دن (یاد کیجئے) جب اللہ تمام رسولوں کو جمع کرے گا پھر پوچھے گا کہ تمہیں (لوگوں کی طرف سے دعوت حق کا) کیا جواب ملا تھا وہ کہیں گے کہ ہمیں کچھ علم نہیں یقیناً" غیب کی باتیں تو ہی جاننے والا ہے۔ جبکہ اللہ فرمائے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر جو احسانات کئے ہیں انہیں یاد کرو جب میں نے تمہاری روح القدس (یعنی جبرئیل) سے مدد کی تم جھولے میں اور بڑھاپے میں (یکساں) لوگوں کے ساتھ باتیں کرتے تھے اور جب میں نے تمہیں کتاب و حکمت اور تورات و انجیل کی تعلیم دی اور جب تم میرے حکم سے مٹی کے پرندے کی طرح ایک شکل بناتے تھے پھر اس میں پھونک مارتے تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا اور میرے حکم سے مادر زاد

اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے اور جب میرے حکم سے تم مردوں کو قبر سے نکال کھڑا کرتے' جبکہ میں نے بنی اسرائیل کو تم پر (زیادتی کرنے) سے روک دیا تھا جس وقت کہ تم روشن دلیلیں ان کے پاس لائے تھے تو ان میں سے جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کی انہوں نے کہا کہ یہ سوا کھلے جادو کے اور کچھ بھی نہیں اور (یاد کرو) جب میں نے حواریوں کے دل میں ڈالا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور (خدایا) تو گواہ رہ کہ ہم فرمانبردار ہیں۔ (یاد کرو) جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تمہارا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے (کھانے کا) ایک خوان اتارے (عیسیٰ علیہ السلام نے) فرمایا اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو اور ہم جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا اور ہم اس (بات) پر گواہ رہیں۔ عیسیٰ ابن مریم نے دعا کی کہ اے خدا! ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایک (کھانے کا) خوان بھیج دے جو ہمارے موجودہ اور بعد میں آنے والوں کیلئے خوشی کا دن ہو اور تیری طرف سے ایک نشانی بھی اور ہمیں روزی دے تو بہترین روزی دینے والا ہے۔ اللہ نے کہا کہ بیشک میں تم پر وہ (خوان) نازل کروں گا پھر جو تم میں سے اس کے بعد بھی ناشکری کرے گا تو میں اسے وہ سزا دوں گا کہ میں نے جہان بھر میں کسی کو بھی وہ سزا نہ دی ہوگی۔

شرح:۔ اس رکوع میں اس مشہور واقعہ کا ذکر ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کو پیش آیا جب انہوں نے حواریوں کے سامنے اپنی تعلیمات پیش کی تھیں۔ حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ ہم پر کھانے کا ایک خوان آسمان سے آنا چاہئے کہ ہم اسے کھائیں۔ یہ ایک ایسا اہم واقعہ ہے کہ اس میں تذکیر و موعظت کے اس قدر پہلو ہیں کہ اس سورہ کا نام اسی واقعہ کے نام پر رکھا گیا ہے۔

پچھلے رکوع میں شہادت لینے کا طریقہ بتایا گیا تھا اور اس سے پہلے چند رکوعوں میں اور بہت سے قوانین شریعت بیان ہوئے تھے یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ لوگو! صرف یہی نہیں کہ ہم اپنے رسولوں اور اپنی کتابوں کے ذریعہ تمہیں حکم پہنچا دیتے ہیں اور بس۔ یہ نہ سمجھو کہ اس کے بعد کوئی کارروائی ہونے والی نہیں۔ یاد رکھو ایک دن آنے والا ہے جب ہم تمام رسولوں کو اکٹھا کریں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ جن لوگوں کے سامنے تم نے

Marfat.com

ہماری تعلیمات پیش کی تھیں انہوں نے تمہیں کیا جواب دیا تھا اس دن کوئی بات پردہ اخفا میں نہیں رہے گی۔ وہ کہیں گے بار خدایا! ہم سے کیا پوچھتا ہے تو خود عالم الغیب ہے اور ہر بات کو اچھی طرح جانتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا جائے گا تو اس طرح خطاب کیا جائے گا کہ اے عیسیٰ! کیا تمہیں میری عنایات یاد ہیں کیا تمہیں یاد ہے کہ میں نے تم پر اور تمہاری ماں پر بیشمار مہربانیاں کی تھیں تمہاری روح القدس کے ساتھ تائید کی تھی تمہیں بچپنے اور بڑھاپے میں یکساں عقل و شعور اور یکساں گویائی عطا کی تھی۔ سوجھ سمجھ دی اور تورات و انجیل کے علوم سے تمہیں مالا مال کیا۔ تمہیں اور یہ معجزہ دیا کہ مٹی کے کھلونے بنا کر میرے حکم سے ان میں پھونک مارتے تو وہ کھلونا پرندہ بن کر اڑنے لگتا۔ اندھوں کو میرے حکم سے بینائی اور کوڑھیوں کو میرے حکم سے تندرست کر دیتے تھے۔ حتیٰ کہ مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت بھی' تمہیں وہ وقت بھی یاد ہو گا جب یہودی تمہاری جان کے پیچھے پڑے تھے اور تمہیں ہلاک کر دینا چاہتے تھے' تو ہم نے تمہیں بچالیا پھر واقعہ کو کبھی بھی نہیں بھولو گے جب تم نے حواریوں کو ایمان لانے کی ترغیب دی تھی وہ ایمان تو لے آئے مگر انہوں نے تم سے کہا تھا۔ اے عیسیٰ! بھلا اپنے رب سے یہ تو درخواست کرو کہ ہم پر آسمانوں سے ایک مائدہ یعنی خوان نعمت نازل ہو۔ ہم اس میں سے کھائیں ہمارے دلوں کو اطمینان ہو اور ہم بھی سمجھیں کہ تم واقعی سچے پیغمبر ہو' اس پر اے عیسیٰ! تمہیں یاد ہو گا کہ تم نے ہم سے بدیں الفاظ دعا کی تھی کہ بارے خدایا! آسمان سے ہم پر ایک خوان نازل فرما جو ہمارے لئے جو اس وقت موجود ہیں اور ان کے لئے جو بعد میں آنے والے ہیں سب کے لئے یکساں طور پر خوشی کا باعث ہو اور تیری جانب سے ایک نشانی کا کام دے۔ بارے خدایا! ہمیں ضرور یہ چیز عطا فرما تیرے پاس کوئی کمی نہیں۔ اے عیسیٰ! ہم نے تمہاری درخواست قبول کر لی اور آسمان سے ویسا ہی خوان نازل کر دیا جیسا کہ تم نے مانگا تھا۔ مگر ساتھ ہی سنا دیا تھا کہ آج کے بعد بھی اگر ہم پر کوئی شخص ایمان نہ لائے گا تو اس پر وہ عذاب نازل ہو گا کہ دنیا جہان والوں پر ایسا عذاب نہیں نازل ہو گا۔

ترجمہ آیات ۱۱۶–۱۲۰:- اور (یاد کرو) جب اللہ کہے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ کر مجھ کو اور میری ماں کو خدا قرار دے لو (عیسیٰ) عرض کریں گے کہ (اللہ) تو پاک ہے یہ میرے لئے روا نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کے

Marfat.com

کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں اگر میں نے ایسا کیا ہو گا تو تجھے یقیناً معلوم ہو گا تجھ کو تو میرے دل کی بات بھی معلوم ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ کہ تیرے دل میں ہے۔ بلاشبہ تو ہی غیب کی باتیں جاننے والا ہے میں نے تو ان سے کچھ نہیں کہا مگر صرف وہی بات جس کے کہنے کا تو نے مجھے حکم دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا (یکساں) رب ہے اور جب تک میں ان میں رہا۔ ان کا نگران حال رہا۔ پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ان کا نگہبان تھا' اور تو ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔ اگر انہیں سزا دینا چاہے تو وہ تیرے بندے ہیں (تو سزا دے سکتا ہے) اور اگر انہیں بخش دے تو بیشک تو (سب پر) غالب اور (ہر کام میں) حکمت والا ہے۔ اللہ فرمائے گا یہ وہ دن ہے کہ سچ بولنے والوں کو ان کی سچائی کام آئے گی۔ ان کیلئے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش۔ یہ ہے بہت بڑی کامیابی۔ اللہ ہی کیلئے ہے بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی، اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

شرح:۔ اے عیسیٰ! یہ تو تھے میرے احسانات اب تم بتاؤ کہ تمہارے متبعین جو تم کو اور تمہاری ماں کو خدا سمجھتے رہے کیا تم نے ان کو کہا تھا کہ وہ ایسا کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام عرض پرداز ہوں گے کہ اے سب کے مالک! بھلا مجھے کیا حق تھا کہ ایسی باتیں کرتا۔ بالفرض اگر میں نے کہا ہو گا تو تجھے بھی معلوم ہو گا۔ تو وہ ہے کہ ہمارے دل کی باتوں سے بھی واقف ہے۔ گو مجھے معلوم نہیں کہ تیرے دل میں کیا ہے اے مالک الملک تجھے ہر بات کا علم ہے۔ میں تو صرف اسی قدر کہنے کا حق رکھتا تھا جس قدر تو نے حکم دیا تھا اور وہ یہ کہ اے لوگو! خدا کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی۔ جب تک میں ان میں رہا میں نے ان کی نگرانی کی مگر جب میں ان میں موجود نہ تھا تو کیا معلوم وہ کیا کرتے رہے تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ خدایا اگر وہ تیری نافرمانی کرتے رہے ہیں اور تو انہیں عذاب دینا چاہتا ہے تو تجھے اختیار ہے کون ہے جو تجھے روک سکے۔ مگر بالآخر وہ تیرے بندے ہیں اگر تو انہیں بخش دے تو تو بخش سکتا ہے۔ ارشاد ہو گا کہ آج حق و صداقت کا ساتھ دینے والوں کو ان کا صدق و صفا نفع دیگا جن لوگوں نے تعلیم ربانی کو سچ مانا۔ پیغمبروں کو تسلیم کیا اور صداقت پر عمل پیرا رہے ان کے لئے شادمانی کی زندگی ہو گی اور رہنے کیلئے ایسے باغات ہوں گے جن کے نیچے ہمیشہ نہریں جاری رہتی ہوں اور ان کی وجہ سے وہ ہمیشہ سرسبز و شاداب اور خوشنما دکھائی

Marfat.com

اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر مشرکوں میں سے کوئی شخص آپ سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دیجئے۔ حتیٰ کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اس کو اس کے امن و امان کی جگہ میں پہنچا دیجئے۔ یہ (رعایت) اس واسطے ہے کہ ان لوگوں کو (احکام الٰہی کا) کچھ علم ہی نہیں۔

شرح:۔ یہاں سے سورۂ براۃ یا جیسا کہ مشہور ہے سورۂ توبہ شروع ہوتی ہے اگر سورۂ انفال کو مضمون جہاد کی تمہید سمجھا جائے تو سورۂ براۃ نفس مضمون ہے اسی وجہ سے ان دونوں سورتوں میں اس قدر گہرا تعلق ہے کہ ایک کو دوسرے سے جدا کرنا مشکل ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ مدینہ پاک میں پہلے سورۂ انفال نازل ہوئی اور اس کے بعد سورۂ براۃ چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نہیں بتایا کہ یہ ایک سورت ہے یا دو سورتیں ہیں اس لئے دونوں کو الگ الگ تو لکھا مگر درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی الحاصل سورۂ انفال میں مسلمانوں کو اتحاد و یگانگت کی تعلیم دی اور خدائے قدوس کے احکام پر سر جھکائے اور امیر قوم کی فرمانبردار رعیت بننے کی ترغیب دی گئی جب وہ مقصد حاصل ہو چکا تو اصل کام کی طرف توجہ کی گئی اور مسلمانوں کو سیاسی حکومت قائم کرنے اور توحید و عبادت کی تبلیغ کرنے کا عام حکم دیا گیا۔ دنیا کی تمام مادی اشیاء کیلئے قدرت نے یہ قانون مقرر کر رکھا ہے کہ ایک قسم کی اشیاء کا ایک مرکز ہو جس کے ساتھ وہ سب وابستہ و مربوط ہوں اگر ان کی وابستگی ٹوٹ گئی یا مرکز کو توڑ دیا گیا تو ان اشیاء کا نام صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا درختوں کو دیکھو کونپلیں، پتے، ٹہنیاں اور تنہ سب جڑوں کے ساتھ مربوط ہیں اور قائم! تم جڑوں کو اکھاڑ پھینکو نہ کونپلیں رہیں گی نہ پتے نہ ٹہنیاں نظر آئیں گی نہ تنہ، سورۂ انفال میں بتایا گیا تھا کہ اگر تم شجر اسلام کو ہمیشہ ترو تازہ دیکھنے کے متمنی ہو تو اپنے آپ کو جو بمنزلہ جڑوں کے ہو خوب مضبوط رکھو اگر تم خود ہی کٹ مرے تو تمہاری قومیت جو بمنزلہ درخت کے ہے کب باقی رہے گی یا تمہیں ضعیف و کمزور سمجھ کر اگر دوسروں نے ہی جگہ سے اکھاڑ دیا تو تمہارا نام و نشان صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جائے گا۔

اے مسلمانو! اگر تم دشمن کے گروہ سے مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو یاد رکھو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں نہ جھگڑو۔ ورنہ تمہارا رعب داب جاتا رہے گا اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر و

Marfat.com

دل نہیں مانتے اور ان میں سے اکثر بد عہد ہیں انہوں نے آیات الٰہی کو حقیری قیمت کے عوض فروخت کر دیا ہے۔ پس وہ اس کی راہ سے روکتے ہیں۔ بیشک وہ بہت ہی برا کام کرتے ہیں۔ کسی مومن کے بارے میں نہ رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ عہد و پیان کا اور وہ بہت ہی سرکش ہیں۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور (پابندی کے ساتھ) نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور جاننے والے لوگوں کے لئے ہم (اپنے) احکام تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اور اگر معاہدہ کے بعد وہ اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین پر طعنہ زنی کریں تو کفر کے سرغنوں کے ساتھ لڑائی کرو۔ ان کی قسمیں کوئی قسمیں نہیں۔ تاکہ وہ (اپنی شرارتوں سے) باز آجائیں۔ کیا تم اس قوم کے ساتھ نہیں لڑو گے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسول کو جلاوطن کر دینے کا ارادہ کیا اور انہوں نے ہی تم سے ابتدا کی ہے۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ تو (سنو) اللہ کا زیادہ حق ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ ان سے (بیشک) لڑو اللہ تمہارے ہاتھوں ان کو سزا دیگا اور رسوا کرے گا اور تمہیں ان پر فتح دے گا اور بہت سے مومنوں کے سینوں کو ٹھنڈا کریگا اور ان کے دلوں کے غیظ و غضب کو دور کر دے گا اور جس پر چاہے گا مہربان ہو گا اور اللہ (ہر بات کا) علم رکھنے والا اور حکمت والا ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ تم چھوڑ دیئے جاؤ گے حالانکہ اللہ نے ابھی دیکھا ہی نہیں کہ تم میں سے کون جہاد کرتا ہے اور کون اللہ، رسول اور مومنوں کو چھوڑ کر کسی غیر کو رازدار بناتا ہے اور اللہ کو تمہارے اعمال کی اچھی طرح خبر ہے۔

شرح:- گزشتہ رکوع میں اعلان جہاد ہو چکا اور مخالفوں کو سنا دیا گیا کہ اب انہیں یا اسلام قبول کرنا ہو گا یا مسلمانوں کے زیرِ حمایت رہنا ہو گا یا ان سے جنگ کرنا ہو گی۔ اس رکوع میں اعلان جہاد کے اسباب و وجوہات بیان فرمائے ہیں تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ مسلمان بلاوجہ دنیا سے برسرپیکار ہیں فرمایا کہ مشرک بت پرست اور یہودیت اور نصرانیت کے شیدائی کچھ اس درجہ شریر واقع ہوئے ہیں کہ وہ ہر وقت اس ٹوہ میں رہتے ہیں کہ جونہی انہیں موقع ملے اور وہ مسلمانوں پر غلبہ حاصل کر سکیں تو نہ ان کی قرابت داری کا لحاظ کریں اور نہ اپنی معاہدانہ ذمہ داریوں کو محسوس کریں بلکہ ایک دم مسلمانوں کا قتل عام ہی شروع کر دیں اگرچہ بظاہر یہ لوگ خوش آئند باتیں کرتے اور اپنی لسانی اور چرب زبانی سے مسلمانوں کو ہمیشہ دھوکا دیتے ہیں کیونکہ مسلمان سمجھ لیتے ہیں کہ ایسی باتیں کرنے اور اس قدر اظہار

Marfat.com

مدردی کرنے والے لوگ یقیناً" بے ضرر ہیں۔ مگر چونکہ وہ دل سے اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہوتے ہیں ان سے کبھی بھلائی کی توقع نہیں۔ فرمایا کہ ہاں جو اپنے عہد و پیمان پر قائم رہے مسلمانو! تم بھی اس کو دھوکا نہ دو کیونکہ اتقاء و پرہیزگاری اس چیز کا نام ہے کہ نہ کسی چیز کی خیانت کی جائے خواہ مالی ہو یا اخلاقی اور نہ امن عامہ کو خطرے میں ڈالا جائے مگر جب فریق ثانی باز نہ آئے تو محض امانت و دیانت اور امن عامہ کا تقدس قائم رکھنے کی خاطر مسلمانوں کو جان بحق ہونے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ ان لوگوں نے دنیائے دوں کو ترجیح دے رکھی ہے اور اللہ کی امانت کو اور اس کے احکام کو چھوڑ رکھا ہے۔ ان کے سامنے دنیا کی لذتیں ہیں یہ آخرت و عقبیٰ کو فراموش کر چکے ہیں ان کا مقصد وقتی فائدہ اٹھانا ہے جو کہ ایک نہایت ہی ذلیل اور مکروہ ترین فعل ہے اور نہایت ہی ادنیٰ معاوضہ جسے یہ لوگ آیات الٰہی کے عوض حاصل کرتے ہیں۔ اگر نگاہ حق بین سے دیکھو تو یہ لوگ بڑی زیادتی کرتے ہیں۔

مسلمانو! ایک دفعہ جہاد شروع کر دو تو پھر ایسا قتل عام نہ ہو کہ جو شخص زد میں آئے مار ڈالو بلکہ جو اپنے گزشتہ رویہ پر تمہارے سامنے ندامت و پشیمانی کا اظہار کرلے نماز پنج گانہ پڑھنا شروع کر دے۔ قانون زکوٰۃ کی تعمیل کرے وہ تمہارا دینی بھائی ہو چکا اس پر تمہارا ہاتھ نہ اٹھے دیکھو ہدایات تمہیں تفصیل و تشریح کے ساتھ بتا دی گئی ہے اسے یاد رکھو اور کہیں نہ چوکو البتہ ایسے لوگوں کو اگر کبھی مسلمان پر آوازے کستے اور اس طرح کی ہنسی اڑاتے اور عہد و پیمان کی دفعات و شرائط کو توڑتے ہوئے دیکھ لو تو پھر ان میں کے بڑوں بڑوں کو چن چن کر فنا کے گھاٹ اتار دو کہ ان کے حوصلے ہمیشہ کے لئے پست ہو جائیں۔

سنو! سرغنے سرکردگان قوم اور نمائندگان شر آسانی سے تمہارے قبضے میں آنے والے نہیں۔ ان کو پکڑنے اور عبرت ناک سزا دینے کی خاطر تمام قوم سے تمہیں لڑنے اور مرنے مارنے کی ضرورت پیش آئے گی تو اس لئے گھبرانا نہیں۔

اس سے آگے مسلمانوں کو جوش دلایا گیا ہے کہ کیوں نہ تم جہاد کو اپنے اوپر فرض قرار دے لو جبکہ تم دیکھ چکے ہو کہ گزشتہ واقعات میں یہ منکر قوم میں ایک بار نہیں بلکہ متعدد دفعہ تمہارے معاہدات کو توڑ چکی ہیں اور تم سے دغا کر چکی ہیں اور بت پرست و مشرک

لوگوں نے تمہارے رسول کو مکہ معظمہ سے نکال دیا تھا نیز جب کبھی چھیڑ خانی ہوئی ہے تو انہیں لوگوں کی طرف سے ہوئی ہے پھر از روئے غیرت و حمیت کیا تمہیں ان کی شرارتوں کو برداشت ہی کرتے چلے جانا چاہیے۔ سنو! ان لوگوں سے جہاد کرو اور اس بات کا یقین رکھو کہ یہ تمام اقوام تمہارے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہوں گی سخت سزائیں پائیں گی تم فتح و نصرت حاصل کرو گے اور تمہارے دلوں کو ٹھنڈک حاصل ہوگی۔ امن و چین پاؤ گے اور تمہارے دلوں کا کانٹا نکل جائے گا۔ یاد رکھو یہ حکم تمہیں تمہارا علیم و حکیم خدا دے رہا ہے۔ پس اس کے حرف حرف پر ایمان لاؤ اور لفظ لفظ پر عمل کرو یہ پیغام عین علم و حکمت ہے۔

اس کے بعد جہاد کی اہمیت جتائی گئی ہے اگرچہ اس کے لئے ایک ہی جملہ استعمال کیا گیا ہے مگر جو قوت اور زور اس ایک جملہ میں ہے۔ کتابوں کی کتابیں لکھی جائیں تو بھی ان میں یہ زور پیدا نہ ہو سکے۔ فرمایا اے مسلمانو! کیا تم سمجھے بیٹھے ہو کہ محض مسلمان کہلانے اور اسلامی نام رکھ لینے سے تم چھوڑ دیئے جاؤ گے اور دنیا میں کامیاب اور آخرت میں نجات حاصل کر لو گے۔ نہیں نہیں تمہارا خیال غلط ہے اور وہم پرستی پر مبنی ہے تم اس وقت تک نہ دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہو نہ آخرت میں فلاح و نجات حاصل کر سکتے ہو جب تک تم راہ خدا میں حق کے منکروں باطل پرستوں اور رسول اللہ کے دشمنوں کے خلاف جہاد نہ کرو اور اس بات کا بھی عملی ثبوت نہ دو کہ تم اللہ اور اس کے رسول اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ماسوا کسی کو نہ اپنا راز دان بناتے ہو نہ کسی کی دوستی پر اعتماد کرتے ہو۔ تمہیں ایک طرف اپنی جماعت سے اتحاد و یک جہتی پیدا کرنی ہوگی دوسری طرف جان ہتھیلی پر رکھ کر دنیا کی افواج قاہرہ سے اگر وہ غیر مسلم ہیں اور کفر و نفاق پر مصر ہیں تو جنگ کرنی ہوگی۔ تمہیں عملاً" اپنی ہر ایک چیز اپنی دولت اپنی راحت و آسائش اپنی بیوی اپنے بال بچے حتی کہ اپنی جان تک خدا کی راہ میں صرف کر دینی ہوگی تب کہیں جا کر تم مسلمان کہلانے اور دنیا اور آخرت میں فلاح و کامیابی کی توقع رکھنے کے حقدار ہو سکتے ہو مسلمانو! غور کرو۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے　　لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

<u>ترجمہ آیات ۱۷-۲۴</u>:- مشرکوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کفر کا اقرار کرتے

Marfat.com

ہوئے اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ ان لوگوں کے سب اعمال اکارت گئے اور آگ میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔ اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھیں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈریں۔ سو قریب ہے کہ وہ لوگ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں گے۔ کیا تم نے حاجیوں کے پانی پلانے کو اور مسجد حرام کے آباد کرنے کو اس شخص کے (عمل کے) برابر قرار دے رکھا ہے جو کہ اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو اللہ کے نزدیک یہ لوگ برابر نہیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دکھاتا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مال و دولت اور اپنی جانوں کے ساتھ اس کی راہ میں جہاد کیا' اللہ کے نزدیک وہ درجے میں بہت بڑھ کر ہیں اور وہی لوگ فائز المرام ہیں۔ اس کا رب ان کو اپنی رحمت کی' خوشنودی کی' اور ان باغات کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کیلئے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے (بلاشبہ) اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔ اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو ان کو بھی رفیق نہ بناؤ اور جو تم میں سے ان کو دوست رکھے گا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (اے پیغمبر!) آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے' تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں' تمہارے رشتہ دار اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں۔ وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور وہ گھر جن کو تم پسند کرتے ہو تمہیں خدا سے' خدا کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنا حکم بھیج دے اور (یاد رکھو کہ) اللہ نافرمان لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔

شرح:۔ گزشتہ دو تین رکوعوں میں جہاد کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی اس کی ضرورت و اہمیت پر بحث کی گئی اور مسلمانوں کو اس کے لئے آمادہ کیا گیا یہاں ایک مشکل کو حل کیا گیا ہے ارکان و اعمال دین کے سلسلے میں بعض اعمال کو افضل بعض کو افضل تر اور بعض کو افضل ترین کہا گیا ہے اور اکثر مقامات پر کئی مختلف اعمال کو افضل ترین کہا گیا ہے دور نہ جاؤ نماز کے بارے میں متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ وہ افضل ترین عمل ہے۔ پھر جہاد کو بھی افضل ترین عمل کہا گیا ہے۔ اس طرح لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا بھی افضل ترین عبادت کے نام سے پکارا گیا ہے تو سوال یہ پیدا ہوا کہ اس قسم کے اعمال میں

Marfat.com

بھی آخر کوئی افضل، کوئی افضل تر اور کوئی افضل ترین ہوگا یا سب کے سب یکساں برابر ہوں گے۔ یہاں اس مشکل کا حل ہے حدیث شریف میں وارد ہے کہ ایک دفعہ حرم کعبہ کے اندر طلحہ بن عثمان حضرت عباس اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مابین گفتگو ہوئی تو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں خانہ کعبہ کا کنجی بردار ہوں اور اس کی خدمت گزاری کی وجہ سے مجھے حق پہنچتا ہے کہ اگر میں خانہ کعبہ کے اندر سونا بھی چاہوں تو سو جاؤں۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے حاجیوں کو پانی پلانے کی معزز خدمت میرے سپرد ہے مجھے بھی حق ہے کہ خانہ کعبہ میں سونے کا شرف حاصل کروں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمانے لگے میں یہ باتیں تو جانتا نہیں میری تمام زندگی تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے گزری ہے ایک اور دفعہ کا ذکر ہے کہ کچھ صحابہ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے اور افضل ترین اعمال کا ذکر کر رہے تھے۔ ایک نے کہا کہ اسلام لانے کے بعد حاجیوں کو پانی پلانا سب سے بہترین عمل ہے۔ دوسرے نے کہا کہ مسجد حرام کی آبادی سب سے زیادہ ضروری ہے تیسرے نے کہا کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو جہاد ان سب سے بہتر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے فرمانے لگے بھائی مباحثہ نہ کرو جمعہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سب کچھ دریافت کریں گے۔ چنانچہ آپ سے پوچھا گیا اس پر یہ آیت مبارک نازل ہوئی کہ کسی غیر مسلم کو مساجد و عبادت گاہیں بنانے کا اور ان کو آباد کرنے کا حق نہیں پہنچتا جب تک کہ وہ ایمان و اسلام سے مشرف نہ ہو۔ خواہ اس کے اعمال کیسے ہی اچھے کیوں نہ ہوں۔ دوسرے یہ کہ خواہ حاجیوں کو پانی پلانا اور مسجد حرام کو آباد کرنا فی نفسہٖ بہت عظیم الشان کام ہو۔ مگر جہاد و قتال کے مقابلہ میں اس کی کوئی وقعت نہیں۔ یاد رکھو کہ اعمال کبھی یکساں نہیں ہو سکتے جو لوگ ان اعمال کو یکساں خیال کرتے ہیں وہ ظالم و بے انصاف ہیں اور کبھی سیدھی راہ کو یعنی صراط مستقیم کو نہیں پا سکتے۔ مسلمانو! قرآن کریم پر غور و خوض کرو اور ہر ایک عمل کو اس کی جگہ پر رکھو بیشک نماز کا پڑھنا اور روزے رکھنا بڑے ہی افضل کام ہیں مگر انہیں شخصی اعمال کی حیثیت حاصل ہے ان اعمال پر پابند ہونے سے ہر ایک شخص انفرادی طور پر فائدہ اٹھا سکتا اور اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے اور ان کے ترک سے صرف ان افراد کو نقصان پہنچے گا مگر جہاں قوم کی موت و زندگی کا سوال ہو وہاں جہاد افضل ترین عبادت ہے۔

Marfat.com

اس وقت جو شخص نماز میں مشغول رہنے اللہ کا ذکر کرنے یا درس و تدریس کے ذریعے ابتدائی مسائل و قواعد کے پڑھنے پڑھانے ہی میں مشغول رہنا پسند کرے اور قوم کی زندگی کے مسائل سے بالکل بے نیاز ہو جائے' مظالم کو دیکھے راست روی اور ایثار نفسی سے کام نہ لے اور کہے کہ نماز و روزے کی پابندی بڑی فضیلت ہے اسی طرح جو شخص ناپ تول میں کمی- اشیائے خوردنی میں ملاوٹ' ناجائز منافع خوری' ذخیرہ اندوزی' رشوت خوری' خیانت' دھوکہ دہی کرتا' حلال حرام' جائز ناجائز میں تمیز نہیں کرتا مگر نماز اور حج بھی ادا کر لیتا ہے تو معاشرے اور بنی نوع انسان کے اجتماعی نقصان پر اس کے ذاتی نفع کی ترجیح کوئی معنی نہیں رکھتی اور وہ شخص یقیناً" ظالم و بے انصاف ہے اور صراط مستقیم سے کوسوں دور ہے- اسلام اس بے حمیتی کو برداشت نہیں کر سکتا کہ اس کے فرزند غیر مسلموں کے مظالم کا شکار بنیں- دین الٰہی کی بیخ کنی کی کوششیں ہو رہی ہوں- شعار دین کی بے حرمتی ہو رہی ہے- پرستاران توحید کو یہودی و نصرانی بنانے کی مساعی جاری ہو اور مسلمان اور ان کے رہنما یا علماء شخصی فوائد کے حاصل کرنے یا نماز روزہ میں مشغول رہنے ہی کو ذریعہ نجات سمجھے بیٹھے رہیں-

سنو! قومی وقار قائم رکھنے اور بحیثیت قوم زندہ رہنے کیلئے ضروری ہے کہ تم اپنے وطن عزیز کو خیرباد کہہ کر ممالک غیر میں جا کر لڑنے مرنے اور تبلیغ و اشاعت کا کام کرنے کے لئے تیار رہو اور اپنا مال و منال اور اپنی جان عزیز جہاد و قتال کیلئے وقف کر دو دشمن کے مقابلہ میں سیسہ کی دیواریں بن کر لڑو- ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ مگر اپنی جگہ کو نہ چھوڑو اگر کوئی شخص ایسا کر سکتا ہے تو وہ مسلمان ہے اور اسی کو دنیا میں کامیابی حاصل ہوگی اور وہی خدا کے ان انعامات کا اور باغوں کا حقدار ہو سکتا ہے جو فرمانبرداران خدا کیلئے مخصوص ہیں- اس کے بعد ارشاد ہوتا ہے اگر تمہارے ماں باپ اور بہن بھائی بھی کفار کے ساتھ ہوں تو ان کے خلاف بھی جنگ کرنی ہوگی اور کسی قسم کی رو رعایت جائز قرار نہ دی جائے گی- اگر کسی شخص نے اپنے عزیز و اقارب کے مفاد کو اسلام کے مفاد پر ترجیح دی تو وہ سمجھ لے کہ خدا اسے برباد کر دے گا جو شخص جہاد و قتال کے مقابلہ پر شخصی مفاد اور ذاتی تعلقات کو ترجیح دیتا ہے وہ ظالم و بے انصاف ہے اور ممکن نہیں کہ ایسے نافرمان لوگ صراط مستقیم کو پالیں- **فاعتبروا یا اولی الابصار**

Marfat.com

چاہتا مگر یہ کہ وہ اپنے نور کو مکمل کرے اگرچہ منکران حق اس بات کو ناپسند ہی کریں۔ (لوگو! اللہ) وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو (سامان) ہدایت اور دین حق دیکر بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے۔ اگرچہ مشرکوں کو یہ بات ناپسند ہی کیوں نہ ہو۔ اے ایمان والو! بہت سے علماء اور مشائخ اہل کتاب لوگوں کا مال ناجائز طریق سے کھاتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (اے نبی) ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ جس روز ان (خزانوں) کو جہنم کی آگ میں رکھ کر گرم کیا جائے گا پھر ان کے ماتھے ' کروٹیں اور پیٹھیں ان سے داغ دی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ ہے جو کچھ کہ تم نے اپنے لئے جمع کر رکھا تھا سو جو کچھ جمع کیا کرتے تھے اس کا مزہ چکھو۔ بلاشبہ اللہ کی کتاب میں اس دن سے کہ جب اس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا تھا مہینوں کی گنتی اس کے ہاں بارہ مہینے (چلی آتی) ہے ان میں چار مہینے ادب و حرمت کے ہیں یہی پختہ دین ہے۔ سو ان مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرنا اور سب مل کر مشرکوں سے لڑو۔ جس طرح کہ وہ سب تم سے لڑتے ہیں اور خوب جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔ بیشک (کفار کا) مہینوں کو آگے پیچھے کرنا (اپنے) کفر میں (اور) اضافہ کرنا ہے کفار اس کی وجہ سے گمراہ ہوتے رہتے ہیں وہ کسی سال اس مہینے کو حلال سمجھ لیتے ہیں اور کسی سال حرام قرار دے لیتے ہیں تاکہ ان مہینوں کی گنتی پوری کر لیں جو اللہ نے حرام قرار دے رکھے ہیں پھر اس مہینے کو حلال سمجھ لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے ان کی بدکرداریاں انہیں بھلی معلوم ہوتی ہیں اور اللہ کافروں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔

شرح:- اس رکوع میں یہود و نصاریٰ کے غلط اعتقادات اور مکروہ افعال کا ذکر ہے۔ جس سے وہ مورد عتاب ٹھہرے اور انہیں عرب سے نکال دیئے جانے کے احکام صادر کئے گئے۔ فرمایا کہ دیکھو یہود کے پاس بھی الہامی کتاب ہے اور نصاریٰ کے پاس بھی وہ جانتے ہیں کہ خدا کا نہ کوئی بیٹا ہے نہ اس کی بیوی ہے مگر اس کے باوجود یہودی کہتے ہیں کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور نصاریٰ ان کے مقابلہ میں کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں باہمی ضد نے ان کو اس درجہ شرک میں مبتلا کر دیا ہے کہ ان کے سب اعتقادات باطل و بیہودہ ہو گئے ہیں۔ ان سے پہلے بھی گمراہ قومیں ایسی ہی لغو باتیں کیا کرتی تھیں۔ یہ

Marfat.com

لوگ محض ان کی ریس کرتے ہیں اسی وجہ سے تباہ و برباد ہو رہے ہیں۔ یہ تو ہیں ان کے اعتقادات اب لو ان کے اعمال۔ دیکھو کہ ان کے عوام خود تعلیمات مذہبی سے محض کورے ہوتے ہیں اور جو کچھ ان کے علماء اور صوفیا کہہ دیں اس کو حکم الٰہی سمجھ کر ماننے لگتے ہیں۔ انہوں نے گویا علماء اور حضرت عیسیٰ کو خدا بنا رکھا ہے حالانکہ صاف لفظوں میں ان کو حکم دیا گیا تھا کہ سوائے خدائے یگانہ کے کسی کی عبادت نہ کرو۔ وہی معبود حقیقی ہے اور ہر قسم کے شرک سے پاک ہے۔ علماء کی تکریم و تعظیم بیشک ان لوگوں پر ضروری تھی مگر محض اس وقت تک جب تک وہ احکام الٰہی کو صحیح صحیح طور پر ان تک پہنچاتے اب جبکہ انہوں نے اپنے منصب کا غلط استعمال شروع کر دیا اور فرعونیت اختیار کر لی تو عوام کو چاہئے تھا کہ ان کی مطلق پرواہ نہ کرتے مگر انہوں نے ان علماء کی آواز پر آمنا و صدقنا کہا اور ان کی ایسی ہی تعظیم کی جیسی خدا کے احکام یا اس کے پیغمبروں کی کرنی چاہئے تھی پس عوام بھی تباہ و برباد ہو گئے۔

ہمارے سلف صالحین میں سے سفیان بن عینیہ کہتے ہیں کہ ہمارے علماء میں سے جو کوئی بگڑ گیا وہ یہودی علماء کی مانند ہو گیا۔ اور ہمارے صوفیوں میں سے جو بگڑا تو عیسائی علماء کی مانند ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ علماء اپنے قابل نفرت طریقوں اور کاموں سے عوام کو روکتے ہیں اور در حقیقت چاہتے ہیں کہ خدائی تعلیمات کو نور ایمان کو اور حق پرستی کو سرے سے مٹا ہی دیں مگر میں ایسا ہرگز نہیں ہونے دوں گا ہاں یہ لوگ جس قدر زور لگانا چاہیں لگا لیں۔ اس واسطے اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے کہ وہ دنیا کو از سر نو توحید کا سبق پڑھائیں۔ اور دین حق کو ادیان سابقہ پر غالب کریں۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ یہود و نصاریٰ کے علماء میں سے اکثر مختلف طریقوں سے لوگوں کا روپیہ پیسہ سمیٹنے کی فکر میں رہتے اور خزانے جمع کرتے ہیں۔ انہیں اپنے عزیز و اقارب کی امداد، جہاد فی سبیل اللہ اور رفاہ عام کے کاموں میں نہیں صرف کرتے بلکہ زمین میں گاڑتے اور خزانے جمع کرتے ہیں۔ یاد رکھو ان لوگوں کو سخت عذاب دیا جانے والا ہے اگر تم یا تمہارے علماء بھی ان کے نقش قدم پر چلنے لگے تو یقیناً" وہ بھی اسی سلوک کے مستحق سمجھے جائیں گے مسلمانو! دیکھو جہاد کا حکم ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہی رہے گا۔ ذیقعدہ، ذی الحج، محرم اور رجب کے مہینے حرم کے ہیں ان مہینوں میں لڑائی نہ ہونی چاہئے۔ ہاں اگر مشرک وہ بات

Marfat.com

شرح:- اس رکوع میں بتایا ہے کہ جہاد سے کوئی شخص مستثنیٰ نہیں ہے اور ان آیات مبارکہ کا ایک خاص واقعہ سے تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ فتح کر چکے تھے مشرکوں کا زور ختم ہو چکا تھا۔ یہود و نصاریٰ کو ملک عرب سے نکالا جا رہا تھا کہ روم کے عیسائیوں کو مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت خوف زدہ کرنے لگی اور انہوں نے قیصر کے حکم سے چالیس ہزار نبرد آزما رومی سپاہ کا لشکر جرار جمع کیا اور مسلمانوں کے مرکز یعنی مدینہ پاک پر حملہ کرنے اور مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر کرنے کی کوشش ہونے لگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر پہنچی آپ نے صحابہ سے فرمایا کہ تم نے شجر اسلام کو اپنے خون سے سینچا ہے اسے قیصر روم جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتا ہے۔ دیکھو اپنی قومی اجتماع کو منتشر نہ ہونے دو اور دشمن کو موقع نہ دو کہ یہاں تک آئے تم خود ارض روم کی طرف چڑھائی کر دو اور وہیں دشمن کا مقابلہ کرو۔

ایک دنیا قیصر کے نام سے لرزاں تھی کسی کو اسکے مقابلہ کی تاب نہ تھی مسلمان بھی گھبرائے اور بعض نے جہاد کی مشکلات سے بچ جانے کے لئے حیلے بہانے تراشنے شروع کئے۔ کسی نے ضعف اور بڑھاپے کا عذر پیش کیا کوئی گرمی کی شدت سے ڈرنے لگا۔ کسی نے کہا میرے پاس سامان حرب نہیں۔ الحاصل بعض لوگوں نے چاہا کہ جس طرح بھی ہو وہاں جانے سے بچ جائیں کیونکہ قیصر کا مقابلہ کوئی آسان کام نہیں اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور کہا گیا کہ مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے لڑائی کا نام سن کر زمین کے ساتھ پیوند کیوں ہوئے جاتے ہو۔ تمہیں اپنے عزیز و اقارب اپنا مال و منال اور اپنی جانیں جہاد فی سبیل اللہ سے کیوں محبوب تر ہیں۔ یاد رکھو! آخرت کے انعامات اور احکام خداوندی کی فرمانبرداری کے مقابلہ میں یہ چیزیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اگر تم نے تلوار کو چھوڑ دیا دشمن کے مقابلہ سے گریز کیا۔ جہاد کرنے سے جی چرایا تو یاد رکھو تم مٹ جاؤ گے اور کوئی دوسری قوم جو لڑائی سے نہیں گھبرائے گی تمہاری جگہ لا کھڑی کر دی جائے گی۔ جو اس کے دین کی خدمت کرے گی اور جہاد کے لئے آمادہ رہے گی اگر تم نے اسلام کی مدد کرنے اور رسول کا حکم ماننے سے انکار کیا تو یہ نہ سمجھو کہ اسلام مٹ جائے گا اور رسول اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناکام رہے گا۔ نہیں نہیں اسلام مٹ نہیں سکتا رسول خدا ناکام نہیں رہ سکتے۔ ہاں تم لوگوں کو جنہوں نے اسلام کی خاطر جانیں ہتھیلی پر نہیں

Marfat.com

رکھیں۔ تم کو جنہوں نے اپنی جان کو عزیز سمجھا تم کو جنہوں نے دنیاوی مصلحتوں اور ذاتی تعلقات کو اسلام کے مفاد پر ترجیح دی ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا۔ دنیا اور آخرت دونوں میں سخت ترین سزا دی جائے گی۔ مسلمانو! غور کرو قلت تعداد سے کیوں گھبراتے ہو۔ غریبی و ناداری سے کیوں خائف ہو۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب تمام عرب ہمارے رسول کا دشمن ہو گیا تھا اور اس کے قتل کے درپے تھا تو وہ صرف ایک مرد مومن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمراہی میں مکہ سے نکل کر ایک غار میں جا چھپا دشمن وہاں آ پہنچا اور قریب تھا کہ گرفتار کر لئے جائیں۔ اس منظر کو دیکھ کر ابوبکر گھبرائے۔ مگر ہم نے ان کو تسلی دی۔ رسول کا حوصلہ بڑھایا اس نے کہا ابوبکر ڈرتے کیوں ہو۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ ہم نے غیبی لشکروں سے اپنے رسول کی مدد کی اور دشمن کی تمام کوششوں پر پانی پھر گیا۔ خدا کا نام بلند ہو کر رہا۔ مسلمانو! اب بھی اسی طرح تمہاری مدد کو غیبی لشکر آئیں گے۔ اور تمہیں وہی کامیابی حاصل ہو گی۔ بشرطیکہ تم لڑنے مرنے اور جہاد کرنے کی خاطر میدان جنگ میں نکل آؤ اور جب "الجہاد" "الجہاد" کا نعرہ لگے تو تم سب پرچم اسلام کے نیچے آ کھڑے ہو جاؤ خواہ تمہارے پاس سلاح جنگ ہو یا نہ ہو۔ جو کچھ مال و دولت ہو جہاد پر قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ اس بات پر غور نہ کرو کہ سفر قریب کا ہے یا بعید کا۔ گھروں سے نکل کھڑے ہو اور جدھر کو امیر قوم لے جائے چلے چلو۔ جو لوگ حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں وہ خود ہلاکت میں پڑتے اور قوم کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں۔

ترجمہ آیات ۴۳ - ۵۹:- اللہ نے آپ کو معاف کر دیا ہے آپ نے ان کو اجازت ہی کیوں دی جب تک کہ آپ پر سچے لوگوں کی سچائی نہ کھل جاتی اور آپ جھوٹوں کو معلوم نہ کر لیتے۔ جو لوگ اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ آپ سے اپنے مال و جان سے جہاد کرنے کے بارے میں رخصت نہیں چاہتے (کہ انہیں خدمت جہاد سے معاف رکھا جائے) اور اللہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے۔ رخصت تو وہی لوگ طلب کرتے آتے ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ روز آخرت پر اور ان کے دل شک و شبہ میں پڑے ہیں سو وہ اپنے شک و شبہ میں پریشان ہیں۔ اور اگر وہ (میدان جنگ میں) نکلنے کا ارادہ رکھتے تو اس کی کوئی تیاری بھی کرتے لیکن اللہ نے ان کا اٹھنا پسند نہ کیا اور انہیں روک دیا اور ان سے کہہ دیا گیا کہ بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ تم بھی بیٹھے رہو اگر

یہ تمہارے ساتھ میدان جنگ میں نکل کھڑے ہوتے تو تم میں اور زیادہ خرابی ہی پیدا کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے اور (اب بھی) تمہاری جماعت میں ان کے جاسوس شامل ہیں اور اللہ ان سرکشوں سے خوب واقف ہے۔ وہ اس سے پہلے بھی فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور آپ کے لئے معاملات کو الٹ پلٹ کرتے رہے ہیں حتی کہ حق آپہنچا اور اللہ کا حکم نمایاں ہو گیا۔ حالانکہ وہ ناپسند ہی کرتے رہے اور ان میں سے کوئی آپ سے یوں کہتا ہے کہ آپ مجھے (پیچھے رہ جانے کی) اجازت دیجئے اور مجھے آزمائش میں نہ ڈالئے واضح رہے کہ آزمائش میں تو وہ پڑ ہی چکے ہیں، اور بیشک جہنم نے کافروں کو گھیر رکھا ہے (اے پیغمبر اسلام!) اگر آپ کو خوشی و کامیابی نصیب ہو تو انہیں برا معلوم ہوتا ہے اور اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ کہتے ہیں کہ "ہم نے تو پہلے ہی اپنا بچاؤ کر لیا تھا" اور یہ کہہ کر وہ خوشی خوشی منہ پھیر کر چل دیتے ہیں (اے پیغمبر اسلام!) کہہ دیجئے کہ جو کچھ اللہ نے ہمارے لئے مقرر کر دیا ہے ہمیں وہی ملے گا وہ ہمارا کارساز ہے اور مومن اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (اے پیغمبر اسلام!) ان (منافقوں) کو سنا دیجئے کہ تم ہمارے حق میں دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی (فتح یا شہادت) کے منتظر رہتے ہو اور ہم بھی تمہارے حق میں اس بات کے منتظر ہیں کہ اللہ تم پر اپنے ہاں سے کوئی عذاب بھیجے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب پہنچائے سو تم بھی انتظار کرو ہم بھی تمہارے ساتھ انتظار کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ خواہ تم خوشی سے خرچ کرو خواہ ناخوشی سے۔ تم سے کسی طرح قبول نہیں کیا جائے گا تم بلاشبہ نافرمان لوگ ہو اور ان لوگوں کے صدقات جو قبول نہیں ہوتے تو محض اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں اور نماز کو آتے بھی ہیں تو محض سستی سے اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے بھی ہیں تو بڑی تنگدلی اور کراہت کیساتھ سو نہ تو آپ کے لئے ان کی دولت موجب تعجب ہو اور نہ اولاد۔ اللہ صرف یہی چاہتا ہے کہ ان کو انہی چیزوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں گرفتار عذاب رکھے اور ان کی جان کفر ہی کی حالت میں نکلے۔ اور یوں تو یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ (اے مسلمانو!) ہم تم ہی میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ (ظاہر و باطن میں) فرق رکھنے والے ہیں۔ اگر وہ کوئی پناہ یا غار، یا سر گھسانے کی جگہ پائے تو یہ بدک کر اس طرف بھاگتے اور ان لوگوں میں بعض ایسے بھی

اور اگر جہاد سے زندہ واپس آیا تو غازی ٹھہرا۔ پس اے مسلمانو! اگر جہاد و قتال میں تم کام آ جاؤ تو بھی تمہیں کوئی نقصان نہیں چہ جائیکہ تم منصور و مظفر لوٹو اور اپنی بقیہ زندگیوں میں اسلام کے معزز سپاہیوں کے خطاب سے مخاطب کئے جاؤ۔ ہاں تم دیکھو کہ ان کم ہمت' ضعیف الایمان' کمزور دل اور منافق لوگوں کے سر پر یا تو آسمانوں سے کوئی مصیبت نازل ہوگی یا خود تمہارے ہاتھوں سے ذلیل و رسوا ہوں گے۔ سنو' مسلمانو! اسلام جانی قربانی طلب کرتا ہے اللہ' اللہ کے رسول اور مومنین حق کو مال پیارا نہیں۔ اگر یہ لوگ جانی قربانی سے گریز کریں۔ عبادت میں تساہل کریں اور دلوں میں ایمان کی روشنی پیدا نہ ہونے دیں تو پھر مجبور ہو کر تمہیں یہ چندہ دیں یا خوش ہو کر ان کے چندے ہرگز قبول نہیں کئے جائیں گے۔ جو جان پیش کرتا ہے اس کا چندہ بھی مقبول ہے مگر جو شخص جان دینے سے گریز کرے وہ منافق ہے اس کا چندہ قبول نہیں۔ دیکھو یہ لوگ تمہیں کبھی چندہ نہ دیں مگر چونکہ ان میں سے اکثر مسلمانوں کے ہاں پیدا ہوئے ہیں۔ اسلامی نام رکھتے ہیں مسلمانوں ہی سے دن رات ان کو واسطہ ہے اس واسطے دنیاوی طعن و تشنیع سے بچنے کیلئے تھوڑا بہت چندہ دے دیتے ہیں اور دل میں کہتے ہیں چلو روپیہ تو گیا جان تو بچی۔ پس مسلمانو! تم ان کی قسموں پر نہ جاؤ اور ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ تم ان کی دولت و ثروت و کثرت اولاد کو دیکھ کر تعجب نہ کرو اگرچہ یہ چیزیں اچھی ہیں مگر ان لوگوں کے لئے وبال جان بن جایا کرتی ہیں۔ یہ انہی کے سبب دنیا میں ذلیل ہوئے اور آخرت کا عذاب الیم سہیں گے۔ تم ان کی قسموں پر نہ جاؤ یوں تو یہ لوگ ہر طرح تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ صاحب ہم بھی تو آخر مسلمان ہی ہیں۔ آپ کے بھائی بند ہیں ہم سے قوم کی غداری اور بد خواہی کیسے ہو سکتی ہے۔ یقین جانئے کہ ہم جو کچھ کہتے ہیں بالکل ٹھیک کہتے ہیں آپ ہم سے کیوں بدظن ہیں۔ ہمارے خاندان نے اور خود ہم نے اسلام کی فلاں فلاں خدمت کی ہے اب بھی کر رہے ہیں۔ روپے پیسے کے بغیر کوئی کام نہیں چل سکتا سو وہ ہم سے لیجئے نیز دنیا کے مصالح کی واقفیت ابنائے زمان کی چالوں کے تجربے اور اسی قسم کی صدہا باتوں کی ضرورت ہوتی ہے جو آپ کو محض ہم سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ ہم آپ کی خدمت کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔ تقسیم کار کے اصول پر چاہئے کہ آپ یہ کام ہمارے سپرد کر دیں۔ حالانکہ یہی کام سب سے زیادہ مشکل ہے۔ رہا میدان جنگ تو وہاں جانے کے لئے آپ کو ہزاروں آدمی میسر آ

Marfat.com

کردے (اے پیغمبر اسلام!) ان سے کہہ دیجئے کہ تم ہنسی ٹھٹھا کئے جاؤ اللہ یقیناً" ان باتوں کو عیاں کرنے والا ہے جن سے تم خائف ہو۔ اور اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہہ دیں گے کہ ہم تو صرف مذاق اور دل لگی کر رہے تھے۔ ان سے پوچھئے کہ کیا اللہ' اس کے احکام اور اس کے رسول کے ساتھ ہی تمہیں مذاق کرنا تھا۔ (اب) بہانے نہ بناؤ تم نے مسلمان کہلا کر کفر کا ارتکاب کیا ہے اگر ہم تم میں سے کسی گروہ کو معاف بھی کر دیں گے تو دوسرے گروہ کو ہم ضرور سزا دیں گے (کیونکہ) وہ مجرم تھے۔

شرح:- جہاد و قتال کا لازمی نتیجہ قوم کی اور بیت المال یا خزانہ شاہی کی دولت مندی ہے۔ اس خزانہ سے امداد حاصل کرنے کے مجاز و مستحق کون لوگ ہیں اور وہ کون سی مدات ہیں جن میں زکوٰۃ کو صرف کیا جا سکتا ہے اس مسئلہ پر روشنی ڈالنا بے حد ضروری تھا چنانچہ اس رکوع میں اسی بات کو صاف کیا ہے اور فرمایا ہے کہ قومی بیت المال میں سے ان سفید پوش شرفا کی مدد ہو سکتی ہے۔ جن کی غربت عوام پر ظاہر نہیں۔ مگر دراصل وہ تنگدست ہیں۔ اس کے بعد ان غرباء کا نمبر آتا ہے جو سب کے علم میں غریب مفلس اور قلاش ہوتے ہیں۔ اور نان شبینہ کے لئے بھی محتاج ہیں۔ پھر ان کارکنان کی باری آتی ہے جو صدقات و خیرات کا مال لوگوں سے وصول کرنے پر مامور ہیں ان کی تنخواہیں اسی میں سے نکلیں گی۔ بعد ازاں وہ نومسلم آتے ہیں جو تازہ تازہ اسلام لائے ہیں اور اس طرح ان کی قوم نے انہیں باپ دادا کی جائیداد سے محروم کر دیا ہے ان کی تنگدستی بھی اسی خزانہ عامرہ سے دور کی جائے گی۔ غلامی کی رسم بد کو دنیا سے مٹانے کیلئے غلاموں کو آزاد کرانے میں بھی روپیہ یہیں سے خرچ ہوگا۔ اگر کسی بچارے مسلمان پر کوئی آفت سماوی آ پڑی ہے تو اس کی اعانت بھی اسی فنڈ سے کریں گے۔ پھر سلاح جنگ' سامان جہاد اور ملک کے نظم و نسق پر بھی اسی خزانہ سے روپیہ خرچ ہوگا۔ نیز جو لوگ دور دراز ملکوں سے سفر کر کے دارالخلافہ میں کسی غرض سے وارد ہوئے ہیں ان کے سامان خورد و نوش اور دیگر ضروریات کو بھی بحکم امیر قوم اسی جگہ سے پورا کیا جائے گا۔ مسلمانو! یاد رکھو کہ اس معاملے میں تمہیں ہر بات امیر قوم کے سپرد کرنی ہوگی اور اس کے فیصلے کو بلا چون و چرا تسلیم کرنا ہوگا امیر قوم کو چاہئے کہ وہ اپنے فرائض کو محسوس کرے اور جان لو کہ خدا کی طرف سے یہی حکم ہے۔

Marfat.com

اور منافق عورتوں اور کافروں سے دوزخ کی آگ کا وعدہ کر رکھا ہے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہ ان کو کافی ہے اور ان پر اللہ کی لعنت ہے اور ان کیلئے دائمی عذاب ہو گا ان لوگوں کی طرح جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں اور تم سے کہیں زیادہ زور آور تھے اور مال اور اولاد میں بھی تم سے زیادہ تھے۔ وہ اپنے حصے کا فائدہ اٹھا چکے تم بھی اپنے حصے کا فائدہ اٹھالو جس طرح کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے اپنے حصے کا فائدہ اٹھا چکے ہیں اور تم نے بھی ویسی ہی لغو باتیں کیں جس طرح کہ انہوں نے کی تھیں۔ ان لوگوں کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور یہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں۔ کیا ان کو ان سے پہلی قوموں کے حالات معلوم نہیں ہوئے یعنی قوم نوح اور قوم عاد' قوم ثمود اور قوم ابراہیم نیز مدین والے اور ان بستیوں والے جو الٹ دی گئیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لیکر آئے۔ پس اللہ نہیں چاہتا تھا کہ ان پر کوئی ظلم کرے لیکن انہوں نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ یہ لوگ نیکی کے کاموں کی ترغیب دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں' نماز کو (پابندی کے ساتھ) ادا کرتے اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں ان لوگوں پر اللہ بہت جلد مہربان ہو گا۔ (یاد رکھو کہ) اللہ یقیناً" غالب اور حکمت والا ہے۔ اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے باغات دینے کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے نیز ایسے پاکیزہ گھروں کا جو ہمیشہ رہنے والے باغات ہوں گے اور ان سب سے بڑھ کر اللہ کی خوشنودی ہو گی۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

شرح:۔ اب مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ انسان ایک ڈھب کا واقع نہیں ہوا۔ اگر سچے ایمانداروں اور وفا شعاروں کی جماعتیں دنیا کے اندر موجود ہیں اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتی اور مدد دیتی ہیں تو منافق بھی موجود ہیں جو دل سے منکران حق کے ساتھ ہیں اور محض زبان سے مومنوں سے بھی اپنی ہمدردی جتاتے رہتے ہی۔ یہ لوگ حتی الامکان ایک دوسرے کے دست و بازو بنے رہتے ہیں۔ اور جہاں تک ہوتا ہے لوگوں کو برے کاموں کی ترغیب دیتے اور اچھے کاموں سے باز رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے دنیا میں خدا کو بھلا رکھا ہے کل خدا ان کو بھلا دے

گا۔

آہ! منافقوں کا جو نقشہ قرآن حکیم نے اس مقام پر کھینچا ہے وہ دور حاضر کے مسلمانوں پر حرف بحرف صادق آرہا ہے۔ آج بڑے بڑے خان صاحبان اور بڑے بڑے شاہ صاحبان بڑے بڑے شیخ صاحبان اور بڑے بڑے میاں صاحبان آپس میں ایک دوسرے کی امداد' سینما بنانے' لڑکیوں کے ناچنے گانے کے لئے سکول کھولنے اور مذہب سے دور حاکمان وقت کی اسلام کش حکمت عملی کو تقویت دینے میں تو کرتے ہیں مگر نماز کے قریب تک نہیں جاتے اور اپنے طرز عمل سے آنے والی نسلوں کو نماز اور دیگر ارکان اسلام سے نفرت دلاتے ہیں۔ وہ قرآن پاک کی تعلیم سے یکسر روگردان ہیں اور اپنے طرز عمل سے اپنے دور غلامی کی عیسائی حکومت کے قانون کو قرآن کے قوانین پر عیسائی اوباشوں کے فلسفہ کو قرآن کے فلسفہ پر ملحد و بیدین مصنّفین یورپ کے ناولوں اور افسانوں کو نعوذ باللہ کلام رسول یعنی حدیث نبوی پر ترجیح دیتے ہیں اور پھر بھی مسلمان کہلاتے ہیں اور بے حمیتی کا یہ عالم ہو گیا ہے کہ ان لوگوں کو نگاہ حقارت سے دیکھنے کو تنگدلی سے تعبیر کیا جاتا ہے آج ہمارے ذی اقتدار اصحاب علم کو جس قدر ملٹن 'گوئٹے' نٹشے' ولیم ورڈز ورتھ اور اس وضع و قماش کے فلاسفہ و شعراء کی تعلیمات کا علم ہے افسوس کہ اس کا عشر عشیر بھی انہیں قرآن کے متعلق معلوم نہیں۔ غالب کی شاعری' عمر خیام کی رباعیات اور شعراء ایران و عرب کے کلام کی شرحیں آج جس محنت و عرق ریزی اور جس تحقیق و تجسس سے لکھی جا رہی ہیں کاش کہ ہمارے نوجوانان وطن کم از کم اس رفتار سے قرآن پاک کا مطالعہ کرتے اور جس طرح وہ اپنے آپ کو غالب و خیام کے قالب میں ڈھالنے کی فکر میں ہیں اسی طرح تعلیمات اسلام کا نمونہ بننے کی کوشش کرتے تو آج یہ بدنصیب قوم بدنصیب نہ ہوتی اور در اغیار پر جا کر ماتھا نہ رگڑتی۔ بلکہ خود حاکم و حکمران ہوتی۔ دوسروں کے تمسخر کا نشانہ نہ بنتی۔ بلکہ اخلاق مجسم اور انسانیت کامل کا نمونہ بن کر اقوام عالم کی نگاہوں میں معزز ہوتی۔ اے کاش اگر مسلمانوں کے پاس اس قدر وقت نہیں کہ وہ قرآن پاک کے تیس پاروں کا مطالعہ کر سکیں تو وہ سورۂ انفال و توبہ ہی کے مضامین سے کماحقہ واقف ہوتے۔ کاش! کہ آج ہماری بدنصیب قوم کو مسلمان منافق اور کافر کی تعریف ہی معلوم ہوتی کاش کہ آج ہمارے نوجوان فضلاء ہمارے سیاسی رہنما اور ہمارے مذہبی، علماء

قرآن کے منشاء و مقصود سے خود واقف ہوتے اور اپنے زیر اثر حلقہ کو اس سے باخبر کرتے۔ مگر افسوس کہ یہ سب کے سب خواب خرگوش میں پڑے سوتے ہیں۔ "سنو! خدا فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں سے ہم نے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں جہنم کی آتش سوزاں کے سپرد کیا جائے گا اور دائمی عذاب میں بھون بھون کر اس نافرمانی کا مزہ چکھایا جائے گا۔ فرماتا ہے کہ اگر کسی کے پاس دولت ہو تو اس کے نشے میں سرشار نہ ہو جائے اگر کسی کو کثرت اولاد کا گمان ہے تو وہ اس پر مغرور نہ ہو جائے یاد رکھو کہ اس دنیا میں بڑی بڑی دولت والے گذر چکے ہیں اور بڑے بڑے کنبوں والے ہو چکے ہیں ان کا جس قدر بس چلا ہے سرکشی کر چکے اور بالآخر خائب و خاسر اور منکر و کافر ہو کر مرے۔ سنو! نوح علیہ السلام کی قوم و عاد ثمود اور دیگر اقوام کہن 'اسقدر تنومند اس قدر بہادر اور اس قدر دولت مند تھیں کہ دنیا ان کی نظیر پیدا نہیں کرے گی وہ اپنی نافرمانی کے باعث صفحہ عالم سے حرف غلط کی طرح مٹ چکی ہیں۔ تو تم کس شمار میں ہو۔ سنو! خدا کسی پر ظلم و ناانصافی روا نہیں رکھتا۔ تم خود ایسے کام کرتے ہو جن کی سزا ضروری ہے۔ ورنہ اسے دوزخ کے پر کرنے کا شوق نہیں۔ سنو! ایمان والوں کا خاصہ ہے کہ وہ اپنے مومن بھائیوں کی ہر ممکن مدد کرتے ہیں۔ ہر کسی کو اخلاق فاضلہ اور اعمال نیک کی تعلیم دیتے ہیں اور دنیا کو ہر برائی سے باز رکھتے ہیں وہ ظاہر و باطن سے خدا کی عبادت کرتے اور اللہ اور رسول کے احکام پر چلتے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو مقاصد حیات میں کامیاب سمجھے جائیں گے۔ اور حیات جاودانی حاصل کریں گے۔ خدا کا وعدہ ہے کہ یہ لوگ دنیا اور آخرت دونوں میں یکساں طور پر کامیاب و کامران رہیں گے۔ اور سب سے بڑا انعام جو ان پر ہو گا وہ یہ کہ خدا کی عنایت شامل حال ہو گی اور اس سے بڑھ کر کسی انسان کے لئے کوئی کامیابی نہیں۔

ترجمہ آیات ۷۳-۸۰:- اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے اور ان پر سختی کیجیے اور (یاد رکھئے کہ) ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی حالانکہ انہوں نے واقعی کفر کی بات کہی تھی اور (اس طرح) انہوں نے اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور ان باتوں کا قصد کیا جن میں وہ کامیاب نہ ہو سکے اور انہوں نے محض اس واسطے انکار کیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنی مہربانی سے ان کو غنی بنا دیا تھا پس اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کے لئے بہتر

Marfat.com

ہوگا اور اگر نہ مانیں تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور ان کیلئے روئے زمین پر نہ کوئی مددگار ہوگا اور نہ کارساز اور ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر اللہ نے ہم کو اپنے فضل سے (مال) عطا کیا تو ہم ضرور خیرات کریں گے اور خوب نیکوکار بن جائیں گے پھر جب اللہ نے اپنے فضل سے ان کو (سب کچھ) دے دیا تو اس میں کنجوسی کرنے لگے اور پلٹ گئے اور وہ اعراض کرنے والے ہی تھے۔ سو اللہ نے ان کو اس امر کی سزا میں کہ انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور (ہمیشہ) جھوٹ بولتے رہے ان کے دلوں میں یوم ملاقات تک نفاق ڈال دیا۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ ان کے بھید اور ان کی سرگوشیوں سے بھی واقف ہے۔ اور یہ کہ اللہ ہر ایک پوشیدہ سے پوشیدہ بات کو بھی خوب جانتا ہے۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ مسلمانوں میں سے جو لوگ صدقات میں خوشدلی سے حصہ لیتے ہیں ان پر طعنہ زنی کرتے ہیں اور ان لوگوں سے جن کو اپنی محنت کے سوا کچھ بھی میسر نہیں ہوتا ہنسی کرتے ہیں۔ اللہ ان کو ان کی ہنسی کی سزا دیگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (اے نبی!) آپ ان کے لئے مغفرت طلب کریں یا نہ کریں اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی بخشش طلب کریں گے تو بھی اللہ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ یہ اس واسطے ہے کہ انہوں نے اللہ کا اور اس کے رسول کا انکار کیا ہے اور اللہ نافرمان لوگوں کو راہ ہدایت نہیں دکھاتا۔

شرح:- یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جہاں ان منکران حق کے خلاف جہاد و قتال کرتے ہو جو علانیہ اسلام کے دشمن ہیں وہاں ان دشمنان اسلام کے خلاف بھی جو مار آستین ہیں۔ جہاد کرو یہ لوگ جنہیں تم منافق کے نام سے یاد کرتے ہو اسلام کی آڑ میں کفر کے جراثیم بوتے اور باطل کی امداد کرتے ہیں ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو دولت و ثروت کے نشہ میں مخمور اور کثرت اولاد پر نازاں ہیں۔ اور بعض تن آسانی اور عیش پرستی میں پڑے ہیں۔ اسلام انہیں مساوات سکھاتا اور مجاہد و غازی مرد بننے کی تعلیم دیتا ہے جو ان پر سخت گراں گزر رہی ہے۔ پس اگر یہ لوگ توبہ نہ کرلیں اور اس آیت کو سن لینے کے بعد اپنی اصلاح نہ کرلیں تو ان کے تمام راستے بند کردو اور ان پر اس قدر سختی کرو کہ سوائے جہاد میں جانے اور اس پر اپنا مال و منال خرچ کردینے کے ان کو کوئی چارہ کار نظر نہ آئے۔ یاد رکھو کہ اگر تم نے ان کی سرکوبی کیلئے قدم اٹھایا تو انہیں

ضرور ذلیل و رسوا ہونا پڑے گا۔ یہ لوگ چونکہ اسلام کے خلاف سازشیں کرنے کا موقع پاتے رہے ہیں اور چونکہ ان کو منع نہیں کیا گیا اس لئے نفاق نے ان کے دلوں میں جگہ پا لی ہے اور اب یہ نکلنے والا نہیں۔ لہٰذا ان پر بھی وہی سختی کی جائے جو منکران حق کیلئے روا رکھی گئی ہے۔ حتیٰ کہ کفر و نفاق دونوں کے دونوں تباہ و برباد ہو جائیں اور ہر جانب اسلام ہی اسلام نظر آئے۔ یہ لوگ اس بات سے محض نا آشنا ہیں کہ خدا ان کی سرگوشیوں اور اسلام دشمنی سے پوری طرح واقف ہے۔ پس اب ان کے راز فاش اور ان کے کئے دھرے پر پانی پھیرنا ہی بہتر ہے اے مسلمانو! وہ لوگ جنہوں نے تم میں سے اپنی زندگیاں منافقوں کی طرح گزاریں اور حقیقی معنوں میں مسلمان نہ بنے اور اسی حالت میں مر گئے۔ تم نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو نہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرو اور یاد رکھو خواہ تم کتنی ہی مرتبہ ان کے لئے دعا مانگو وہ قبول نہ ہو گی۔ کوئی شخص اسلامی نام رکھ لینے سے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص محض مسلمانوں کے گھر پیدا ہونے سے مسلمان نہیں کہلا سکتا کوئی شخص محض چرب زبانی سے بڑی بڑی خوش آئند تقریریں کر لینے سے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسلام نام ہے ایمان و عمل کا۔ مسلمان دل کا سچا اور کام کا پکا ہوتا ہے جو دل سے خدا اور رسول کو نہیں مانتا اور قرآن کو امام و ہادی تسلیم نہیں کرتا اور پھر اس کے بعد عملاً خدا اور رسول کے احکام پر مر نہیں مٹتا اور قرآن کی تعلیم کو اپنا قائد و رہنما نہیں بناتا وہ مسلمان نہیں۔ ایسے لوگ فاسق و بدکار ہیں اور راہ ہدایت سے کوسوں دور ہیں۔

ترجمہ آیات ۸۱–۸۹:- پیچھے بیٹھے رہنے والے رسول اللہ سے ٹل کر بیٹھے رہنے پر خوش ہیں اور انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ وہ اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور انہوں نے کہا کہ گرمی میں مت سفر کرو۔ کہہ دیجئے کہ جہنم کی آگ تو اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش کہ وہ اس بات کو سمجھ سکتے۔ سو چاہئے کہ وہ بہت کم ہنسیں اور بہت زیادہ روئیں۔ یہ ان کے اپنے کئے کا بدلہ ہے۔ پھر اگر اللہ آپ کو ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لائے تو وہ آپ سے میدان جنگ کی طرف نکلنے کی اجازت طلب کریں گے۔ تو کہہ دیجئے کہ تم ہمارے ساتھ ہرگز نہیں نکل سکتے اور ہماری ہمراہی میں ہرگز دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے کیونکہ تم نے پہلی مرتبہ (گھروں میں) بیٹھنا پسند کیا تھا پس اب بھی پیچھے بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو اور (اے نبی!) ان میں سے کوئی شخص

Marfat.com

مرجائے تو آپ اس پر (نماز جنازہ) ہرگز نہ پڑھیں اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔ بیشک ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا اور ایسی حالت میں مرے ہیں کہ وہ نافرمان تھے۔ ان کے مال و اولاد آپ کے لئے موجب تعجب نہ ہوں اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ ان کو اسی کی وجہ سے دنیا میں گرفتار عذاب رکھے اور ان کا دم نکلے تو ایسی حالت میں کہ وہ کافر ہوں۔ اور جب کوئی سورت (اس مضمون کی) نازل ہوتی ہے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں سے دولت مند آکر آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو پیچھے بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ چھوڑ دیجئے۔ یہ لوگ پیچھے بیٹھی رہنے والی عورتوں کے ساتھ (بیٹھے رہنے پر) خوش ہیں اور ان کے دلوں پر مہر کر دی گئی ہے پس وہ سمجھتے ہی نہیں لیکن رسول نے اور ان لوگوں نے جو اس کے ساتھ ایمان لائے اپنی جان و مال سے جہاد کیا اور یہی لوگ ہیں جن کے لئے سب قسم کی خوبیاں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں انہی میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔

شرح:۔ اس جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ باوجود دعوائے اسلام جہاد و قتال میں حصہ نہیں لیتے اور عورتوں کی طرح گھروں میں بیٹھے رہنے کے متمنی ہوتے ہیں خواہ وہ اسلامی نام رکھیں خواہ طوعاً" و کرہاً" مالی امداد کریں خواہ بڑے اونچے خاندان سے تعلق رکھتے ہوں۔ وہ منافق سمجھے جائیں اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جس کا اس سے پہلے ذکر آچکا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ تبوک کی جنگ پر جانے سے بعض لوگوں نے گریز کیا اور جہاد کے واسطے اپنی جانیں اور اپنی دولت کو صرف کرنا گوارا نہ کیا اور بہانہ تراشا کہ گرمی سخت ہے اور مسافت بعید۔ نہ پانی میسر آئے گا نہ سایہ 'فوج راستے ہی میں بھوکی پیاسی مر جائے گی۔ لہٰذا اس شدت گرما میں دشمن کے مقابلے میں نکلنا سخت غلطی ہے۔ پس اگر ہماری جماعت ہماری بات نہیں مانتی تو کم از کم ہم اپنے کو ہلاکت میں ڈالنے کو تیار نہیں۔ اے کاش کہ ان لوگوں کو معلوم ہو تا کہ دوزخ کی آگ اس گرمی سے کہیں زیادہ تیز ہے مسلمانو! جب تم ان کو چھوڑ کر جنگ پر چلے گئے تو تمہارے بعد یہ لوگ خوب ہی ہنسے کہ ہمارا داؤ چل گیا۔ مگر حقیقت حال سے واقف ہوتے تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔ کیونکہ انہوں نے ایک ایسا فعل کیا تھا جس پر جس قدر بھی آنسو بہائے جائیں کم ہیں۔

مسلمانو! جنگ سے واپسی پر اگر یہ لوگ تمہارے پاس عذر و معذرت کرنے آئیں تو تم ان کی ایک نہ سنو اور اس کے بعد کسی جنگ میں ان کو ساتھ نہ لو یہ مرجائیں تو خواہ تمہارے رشتہ دار' یا دوست اور ہمسائے ہی کیوں نہ ہوں نہ ان کی نماز جنازہ پڑھو نہ ان کی قبر پر جاؤ دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کی دولت مندی اور جتھہ بندی تمہیں خوف زدہ کر دے۔ ایسا نہ ہو کہ اگر ان میں سے کوئی غریب و نادار مرجائے تو اس کے ساتھ یہ سلوک روا رکھو۔ مگر دولت مند کے مرنے پر ڈھیلے پڑ جاؤ۔ ہرگز نہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ دل سے کافر رہے ہیں اور کفر ہی کی حالت پر مرے ہیں۔ تو ان کے دولت مند حاضر ہوتے اور جہاد سے مستثنیٰ قرار دیئے جانے کی درخواست کرتے ہیں۔ دیکھو! یہ احمق لوگ مردوں کا ساتھ پسند نہیں کرتے مگر گھروں میں بیٹھے رہنے والی عورتوں سے مشابہت کے خواہاں ہیں حالانکہ ایک مومن صادق کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی جان و مال خدا کی راہ میں جہاد پر قربان کر دینے کو ہر وقت و ہر لحظہ تیار ہوتا ہے اور حقیقتاً" یہی لوگ انعامات کے مستحق ہیں۔ اور یہی فلاح و کامرانی حاصل کرنے والے ہیں۔ تمام خوشیاں اور راحتیں صرف انہی لوگوں کی خاطر تیار کی گئی ہیں اور یہی لوگ ایسی عظیم الشان کامیابیاں حاصل کر سکیں گے۔

ترجمہ آیات ۹۰-۹۹:- اور دیہات والوں میں سے بعض بہانہ کرنے والے آئے ہیں تاکہ ان کو اجازت مل جائے اور جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا وہ بیٹھے رہے ان میں کے منکرین کو عنقریب دردناک عذاب ملے گا۔ ناتوانوں پر' مریضوں پر اور ان لوگوں پر جن کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں کوئی گناہ نہیں جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ ہوں۔ ان نیکو کاروں پر کوئی الزام نہیں۔ اور اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور نہ ان لوگوں پر کوئی گناہ ہے جو آپ کے پاس آئے تاکہ آپ ان کے لئے سواری کا بندوبست کر دیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں۔ پس وہ اس حالت میں واپس لوٹے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس غم کی وجہ سے کہ ان کے پاس (جہاد میں) خرچ کرنے کو کچھ نہیں۔ گناہ صرف انہی لوگوں پر ہے جو آپ سے باوجود غنی ہونے کے (پیچھے رہنے کی) اجازت چاہتے ہیں ان کو پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ رہنا پسند آیا اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے سو یہ (جہاد کی برکتوں کو) نہیں جانتے جب تم ان کے پاس لوٹ کر آؤ گے تو وہ تم

Marfat.com

سے عذر معذرت کریں گے آپ کہہ دیجئے کہ عذر معذرت مت کرو۔ ہمیں تمہاری بات کا یقین نہیں اللہ نے ہمیں تمہاری اکثر باتیں بتا دی ہیں اور آئندہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے اعمال کو دیکھیں گے پھر تمہیں اس خدا کی طرف لوٹایا جائے گا جو تمام ڈھکے چھپے اور کھلے ظاہر امور کو جاننے والا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم (دنیا میں) کیا کرتے رہے۔ عنقریب ہی جب تم ان کے پاس (جہاد سے) واپس لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ ان سے درگذر کرو پس تم ان سے درگذر ہی کرو (کیونکہ) یہ بلاشبہ نجس و ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمہارے سامنے یہ اس لئے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے رضامند ہو جاؤ اگر تم ان سے رضامند ہو بھی گئے تو (یاد رکھو کہ) اللہ تو نافرمان لوگوں سے ہرگز رضامند نہیں ہوگا۔ گنوار کفر و نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں اور نادانی کی وجہ سے اسی لائق ہیں کہ اللہ نے اپنے رسول پر جو کچھ نازل کیا ہے اس کی حدود سے واقف نہ ہوں اور اللہ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے۔ بعض گنوار ایسے ہیں جو راہ خدا میں خرچ کرنے کو تاوان سمجھتے ہیں۔ اور تمہیں گردش میں مبتلا دیکھنے کے منتظر ہیں (سنو!) گردش بد انہیں پر ہے اور اللہ سمیع و علیم ہے۔ اور بعض دیہات والے ایسے بھی ہیں جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ (راہ خدا میں) خرچ کرتے ہیں اسے تقرب الٰہی اور دعائے رسول کا ذریعہ خیال کرتے ہیں ہاں واقعی یہ ان کے لئے باعث تقرب ہے بہت جلد اللہ ان کو اپنی رحمت میں داخل کریگا (یاد رکھو کہ) اللہ بلاشبہ بخشنے والا مہربان ہے۔

شرح:- سنو! عذر لنگ تراشنے والوں کو تو جہاد سے مستثنیٰ نہیں کیا جا سکتا البتہ جو لوگ اس قدر ضعیف و ناتوان ہیں یا اتنے مریض و بیمار ہیں کہ اس کی طاقت نہیں رکھتے ان پر جہاد فرض نہیں۔ اسی طرح ان نادار و مفلس لوگوں کو جو سلاح جنگ خریدنے سے عاری اور چندہ دینے سے معذور ہوں مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اور یہ بھی اس وقت تک کہ یہ لوگ دل سے اسلام کی شوکت کے خواہاں اور اس کے لئے مرمٹنے کو تیار ہوں اور اگر عمداً بیمار بن جائیں یا سلاح جنگ کے خریدنے اور چندہ نہ دینے کے لئے اپنی دولت کو عمداً کسی اور مصرف میں لے آئیں۔ تو پھر ان پر کوئی راہ کھلی نہیں۔ سنو! بعض لوگ اس قدر مخلص اور شوکت اسلام کے شیدائی ہوتے ہیں کہ اپنی معذوری اور ناقابلیت پر آٹھ

Marfat.com

اٹھ آنسو روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کاش خدا ہمیں بھی توفیق دیتا کہ اس کی راہ میں مرنے کی سعادت حاصل کرسکتے اس کے برعکس اکثر دولت مند لوگ ایسے ہوتے ہیں جو گھروں میں پسماندہ عورتوں کا ساتھ ہی پسند کرتے ہیں قدرت نے ان کو مرد بنایا تھا وہ بھاگ کر عورتوں کے زمرے میں شامل ہوتے ہیں۔ اور مرد کہلانے میں عار محسوس کرتے ہیں۔ سنو! ان کے دل مسخ ہو چکے ہیں یہ مرد وعورت کے امتیازات خصوصی سے بکلی ناواقف ہیں اور عورتیں بننا چاہتے ہیں پس تم یہ بات ان کے دلوں سے نہیں نکال سکتے۔

جنگ تبوک کو جاتے وقت چند ارباب دولت و اصحاب غرض نے مختلف بہانوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور جیش اسلام کا ساتھ نہ دیا چونکہ ایسے مواقع پر اگرچہ قوم کے تمام افراد کی متفقہ امداد کی ضرورت ہوتی ہے مگر ارباب دولت کو اپنی فراخدلی اور ایثار کا سب سے نمایاں ثبوت دینا ہوتا ہے کیونکہ اس وقت قوم تقریباً "انہیں کے رحم و کرم کی محتاج ہوتی ہے پس جو اس موقعہ پر غداری کرے اور جان و مال تک اسلام پر قربان نہ کردے وہ سخت مورد عتاب گردانا جاتا اور اجر و ثواب سے محروم رکھا جاتا ہے اس رکوع میں ایسے ہی لوگوں کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے اور قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو متنبہ کر دیا ہے کہ تم مسلمان جبھی ہو جب بلا حیل و حجت "الجہاد الجہاد" کی آواز پر بے تابانہ گھروں سے نکل کھڑے ہو اور پورے اخلاص کے ساتھ غازی کا خطاب پانے یا شہید کا لقب حاصل کرنے کیلئے جان لڑا دو اگر ایسا نہیں تو تمہارا اسلام تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گا اور دنیا میں ذلت و آخرت میں دوزخ کا عذاب سہنا ہوگا ارشاد ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے نجس و ناپاک خیالات کے ماتحت شریک جہاد نہیں ہوتے وہ طرح طرح کے بہانے تراشتے ہیں۔ نہ پورے طور پر اسلام کے ساتھ ہوتے ہیں نہ اس سے الگ جگہ مذبذبین بین ذلک لا الی ھولاء ولا الی ھولاء کے مصداق ہوتے ہیں۔

اس کے بعد فرمایا کہ جو لوگ دیہات میں رہنے کی وجہ سے حصول علم سے محروم رہتے ہیں ان کی بے علمی انہیں شدید ترین کفر پر آمادہ کر دیتی ہے اور اگر وہ طاقت سے مرعوب ہو کر مسلمانوں کا ساتھ دے بھی دیں تو دل میں نفاق ہوتا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان پر خواہ وہ دیہات کا رہنے والا ہو یا شہر کا مکین۔ حصول علم شریعت کو یکساں طور پر فرض قرار

Marfat.com

دیا ہے اور اس حقیقت کبریٰ کو غیر مبہم الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے کہ جو اسلام کا دل سے خیر خواہ نہیں اور مالی و جانی قربانی پیش نہیں کرتا۔ صرف باتوں باتوں میں وقت ٹالتا ہے وہ دوسروں کا تو کیا بگاڑے گا خود اپنی ہی ہلاکت کا سامان پیدا کرے گا دنیا میں ذلیل و خوار اور آخرت میں عذاب دائمی کا مستوجب قرار دیا جائے گا۔

فرمایا مفاد اسلامی کی خاطر تم جو کام بھی کرو اس میں اخلاص و محبت کا ہونا ضروری ہے اگر تم اپنے جان و مال کو اللہ کی راہ میں اس واسطے خرچ کرتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے فداکاروں میں تمہارا نام لکھا جائے اور اللہ کے ہاں تمہیں مقرب سمجھا جائے تو یقیناً" تم اپنے نصب العین میں کامیاب ہو گے محبوب خدا بنو گے اور محبوب رسول! یاد رکھو کہ اگر تم عشق و محبت کا یہ درجہ پالو پھر اگر تم سے کچھ لغزشیں بھی ہو جائیں تو خدا درگزر کرے گا۔

ترجمہ آیات ۱۰۰-۱۱۰:- اور مہاجرین و انصار میں سے پیش قدمی کرنے والے پہلے لوگوں اور خلوص دل سے ان کی پیروی کرنے والوں سے اللہ خوش ہو گیا اور وہ اللہ سے خوش ہو گئے اور اس نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے (یاد رکھو کہ) یہ بڑی بھاری کامیابی ہے اور (اے مسلمانو!) کچھ تمہارے ارد گرد جو گنوار ہیں وہ منافق ہیں اور کچھ اہل مدینہ میں سے ہیں جو نفاق کے خوگر ہو چکے ہیں تم ان کو نہیں جانتے ہم انہیں جانتے ہیں ہم ان کو بہت جلد دوہرا عذاب دیں گے پھر ان کو عذاب عظیم کی طرف لوٹایا جائے گا اور کچھ اور ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور ملے جلے عمل کئے کچھ اچھے اور کچھ برے۔ امید ہے کہ خدا ان پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے گا (یاد رکھو کہ) اللہ بلاشبہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (اے پیغمبر اسلام) ان لوگوں کے مال و دولت میں سے صدقہ لے لیجئے اس کے ساتھ ان کے ظاہر و باطن کو پاک کیجئے اور ان کے لئے دعا کیجئے آپ کی دعا ان کے لئے باعث تسکین ہے اور (یاد رکھو کہ) اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے کیا لوگوں کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور وہی (ان سے) صدقات لیتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ اور کہہ دیجئے کہ تم عمل کئے جاؤ عنقریب اللہ اس کا رسول اور مسلمان خود تمہارے عملوں کو دیکھ لیں گے اور تم کو اس (خدا) کی طرف لوٹایا جائے گا جو

Marfat.com

تمام ڈھکی چھپی اور کھلی چیزوں کو جاننے والا ہے سو وہ تمہیں تمہارا سب کیا دھرا بتادے گا اور کچھ اور لوگ ہیں کہ ان کا معاملہ خدا کا حکم آنے تک ملتوی ہے خواہ ان کو سزا دے یا ان پر نگاہ کرم کرے اور (یاد رکھو کہ) اللہ علیم و حکیم ہے۔ اور (مخالفین میں سے بعض وہ ہیں) جنہوں نے ضرر پہنچانے کیلئے کفر پھیلانے کیلئے مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے اور ان لوگوں کو پناہ دینے کیلئے مسجد بنائی جو پہلے ہی سے اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں اور یہ قسمیں کھا جائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سوا اور کچھ ارادہ نہیں کیا اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ یقیناً" جھوٹے ہیں۔ (اے پیغمبر اسلام) آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں البتہ وہ مسجد جس کی روز اول سے بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ آپ اس میں نماز کیلئے کھڑے ہوں اس میں ایسے لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ پاک و صاف رہیں اور اللہ پاک و صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے تو کیا جو آدمی بنی عمارت کی بنیاد اللہ کے ڈر اور اس کی خوشنودی پر قائم رکھے وہ زیادہ بہتر ہے یا وہ جو اپنی عمارت کی بنیاد ایک کھائی کے کنارے پر رکھے جو گرنے کے قریب ہو پھر اس کو دوزخ کی آگ میں لے گرے اور اللہ ظالموں کو توفیق ہدایت نہیں دیتا ان کی وہ عمارت جو انہوں نے بنائی تھی ہمیشہ ان کے دلوں میں کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل (سجدہ کے گرا دینے سے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور اللہ بڑے علم و حکمت والا ہے۔

شرح:۔ گزشتہ رکوع میں حصول قرب الٰہی کا طریق جہاد قرار دیا تھا یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ جو مہاجرین و انصار کا مسلک اختیار کرے اور ظاہر و باطن سے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقش قدم پر چل کر احکام خداوندی کی تعمیل میں پوری طرح کوشاں رہے وہی خدا کا محبوب ہے اور ابدی راحتیں صرف اسی کا حصہ ہیں۔ نیز ایک لطیف پیرایہ میں اشارہ کر دیا گیا ہے کہ ہر ایک نیک کام کی ابتدا بے حد دشوار گزار اور وقت طلب ہوتی ہے مگر جس قدر کوئی کام زیادہ صعب و دشوار اور زیادہ وقت آفرین ہوگا۔ اسی قدر اس کی قدر و قیمت بھی زیادہ ہوگی۔ اسی واسطے یہاں ارشاد ہوا کہ وہ سعادت مند لوگ جنہوں نے ابتدائے اسلام ہی میں اسے قبول کیا اور پیغمبر اسلام کی صدا پر لبیک کہا وہی سب سے زیادہ اجر و ثواب کے حقدار ہیں۔ اور اس کے بعد جنہوں نے ان کی اقتداء میں دین اسلام قبول کیا اور اپنی زندگیاں اس کے لئے وقف کر دیں چاہیے کہ آئندہ آنے

والے تمام مسلمان ان کی تقلید کریں اور ان جیسا شوق و اخلاص اور ان جیسی محبت و الفت اپنے دلوں میں پیدا کر کے اسلام کی خدمت کے لئے آمادہ ہوں تا کہ ہر سو اللہ کے دین کا ڈنکا بج جائے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ ان شیفتگان اسلام کے علاوہ مسلمانوں میں دو جماعتیں اور بھی پائی جاتی ہیں مثلاً "ایک تو وہ لوگ ہیں جو کسی مصلحت دنیاوی یا سیاسی کے پیش نظر یا کسی خود غرضی کی بنا پر مسلمانوں میں شامل رہنا تو چاہتے ہیں مگر ان کو مقاصد اسلام سے قطعاً" کوئی ہمدردی نہیں اور نہ وہ اسلام کی خوبیوں کے دل سے معترف ہیں۔ ان کے تمام اعمال کا محور مصلحت وقت اور جلب زر ہی ہے وہ احکام خداوندی کی تعمیل پر ذاتی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں اگر انہیں کسی کے سامنے غلط بیانی کرنے یا کسی کو دھوکہ اور فریب دینے سے کوئی فائدہ پہنچتا ہو تو ایسا کرنے میں انہیں مطلق کوئی تامل نہیں ہوتا الغرض ان کی ذہنیتیں تجارتی ذہنیتیں ہیں۔ جن کا مطمع نظر محض تحصیل زر اور حصول عیش و آرام ہے انہیں لوگوں کے متعلق فرمایا گیا تھا کہ نہ ان کی تجارت نے ان کو نفع دیا اور نہ انہوں نے راہ ہدایت پائی۔ **فما ربحت تجارتهم وما كانوا مهتدين** یہاں ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! تم ان کی خبیث باطنی سے واقف نہیں ہو سکتے ہم ان کی چالاکیوں کو خوب جانتے ہیں تم ان سے کوئی توقع نہ رکھو یہ اسی طرح موت کے منہ میں جائیں گے اور عالم آخرت کی سزا بھگتیں گے۔ پھر فرمایا بعض لوگ سادہ لوحی، کم علمی اور کوتاہ نظری کے باعث بعض دفعہ بڑی بڑی غلطیاں کر گزرتے ہیں جن سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید یہ لوگ منافقوں کے ساتھ ہوں ان لوگوں کے بعض اعمال تو سچے مومنوں کی طرح ہوتے ہیں اور بعض دفعہ منافقوں اور منکروں کا رنگ ان پر غالب ہوتا ہے چونکہ ان لوگوں پر تم قطعی کوئی فیصلہ نہیں لگا سکتے اس واسطے تمہیں چاہئے کہ تم ان لوگوں سے ملے جلے رہو اور ان کی اصلاح کی کوشش کرو انہیں ایثار و قربانی کا سبق پڑھاؤ ان کی خوشی غمی میں حصہ لو اور اگر یہ لوگ مفاد اسلامی پر اپنا مال و دولت نچھاور کرنا چاہیں تو کرنے دو۔ فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے برے اعمال پر پچھتائیں اور آئندہ کیلئے برے کام سے باز آ جائیں ان کی توبہ قبول کی جائے گی اور اسلامی مفاد کے سلسلے میں ان کی داد و دہش کو بھی شرف قبولیت عطا کیا جائے گا۔ باقی رہے پہلی قسم کے منافق جن کے دل سیاہ ہو چکے ہیں اور اخلاص کی طرف آنے کا نام نہیں لیتے ان کو چھوڑ دو ان کی زبوں حالی و ذلت و رسوائی کے مناظر تم بھی دیکھ لو گے اور وہ

Marfat.com

خود بھی دیکھ لیں گے پھر آنے والی زندگی میں وہی اس کی سزا بھی بھگتیں گے اس کے بعد ایک تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کر کے سبق آموز تصدیق کا انکشاف کیا ہے۔ مدینہ طیبہ کے ایک مشہور قبیلہ بنی خزرج میں ایک شخص ابو عامر راہب تھا جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت سے پہلے عیسائی ہو گیا تھا جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے نبوت کا اعلان کیا تو وہ آپ کے خلاف ہو گیا اور مسلمانوں کے خلاف کئی لڑائیوں میں حصہ لیا جنگ حنین کی فیصلہ کن لڑائی کے بعد وہ شام کی طرف بھاگ گیا اور خط و کتابت کے ذریعہ سے مدینہ کے چند مشہور منافقین کو اپنے ساتھ ملا لیا اور ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ تم اپنا ایک مرکز بنا لو تاکہ اگر میں رومی سپاہ کے چند افراد کے ساتھ مدینہ کے محاذ جنگ وغیرہ کا مطالعہ کرنے آؤں تو وہاں ٹھہر سکوں اور تم لوگ بھی ہمیں مدد دے سکو اس پر ان لوگوں نے مسجد تیار کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ اس کا افتتاح کریں حضور علیہ الصلوۃ والسلام تبوک کی جنگ پر جا رہے تھے فرمایا وہاں سے واپس آ کر اس کا افتتاح کریں گے اس مسجد کے بنانے سے ان لوگوں کے پیش نظر ذیل کے مقاصد تھے۔

(۱) مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنا چاہتے تھے اور ان کے متفقہ مرکز سے جو قبا میں قائم ہو چکا تھا الگ ہو کر نیا مرکز بنا کر تنظیم کا شیرازہ بکھیر دینا چاہتے تھے تاکہ جب اس عظیم الشان جماعت کے اندر باہمی اختلاف کی رو چل نکلے تو وہ آسانی سے معاندانہ ضرب لگا سکیں۔

(۲) اپنے ہم خیال آزاد منش اور دشمنان اسلام منافقوں اور مکروں کی ریشہ دوانیوں کا اسے اڈہ بنا کر جماعت صحابہ کو داخلی طور پر کھوکھلا کرنا چاہتے تھے۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ مرکز کی اہمیت کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔

پس جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام جنگ تبوک سے واپس آئے تو ان کی دوبارہ درخواست پر آپ جانے پر آمادہ ہو گئے تھے کہ یہ آیات نازل ہوئیں اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر ان کی تمام فریب کاری کھل گئی۔ چنانچہ آپ نے مسجد کو فوراً "گرا کر زمین کے ساتھ ملا دینے کا حکم دیا جس کی معاً" تعمیل کی گئی چونکہ اس مسجد کی تعمیر سے مسلمانوں کو' مسلمانوں کے مرکز کو مسلمانوں کی تنظیم کو اور خود اسلام کو سخت تکلیف پہنچنے کا اندیشہ تھا

Marfat.com

اور تکلیف کو عربی میں ضرر کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ مسجد "مسجد ضرار" کے نام سے مشہور ہے۔ فرماتا ہے کہ وہ منافق جنہوں نے مسجد ضرار تعمیر کی ہے اگرچہ وہ قسمیں کھا کر تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ اس تعمیر سے ان کا مقصد محض خدمت اسلام ہے مگر تم یاد رکھو کہ یہ سفید جھوٹ بول رہے ہیں اگر ان کا کوئی مقصد تھا تو صرف اتنا کہ تمہیں اور تمہارے مفاد کو نقصان پہنچے اور دشمنان اسلام کی مقصد براری کیلئے ایک مرکز قائم ہو جائے اے پیغمبر اسلام! تم اس مسجد میں قدم نہ رکھو مسجد در حقیقت وہی مسجد ہے جس کی بنا روز اول ہی سے تقویٰ اور طہارت پر رکھی گئی ہے چنانچہ دیکھ لو کہ تمام شیدائی ہیں اور اللہ بھی ایسے ہی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے اس کے آگے ارشاد فرمایا کہ سوچو تو بھلا جو کوئی تقویٰ و طہارت پر اپنے تمام افعال و اعمال کی بنیاد رکھے وہ اچھا ہے یا جو آگ کے گڑھوں کے کناروں پر ایسی عمارت کھڑی کرے کہ فوراً" ہی اس میں گر کر راکھ ہو جائے۔ بہتر ہے فرمایا یاد رکھو کہ وہ لوگ جو حدود و شریعت سے تجاوز کریں خواہ وہ مسلمان ہی کہلاتے ہوں وہ ظالموں میں سے قرار دیے جائیں گے اور ظالم لوگوں کو راہ ہدایت کبھی نصیب نہ ہوگی۔ فرمایا کہ ایسے لوگوں کے تمام اعمال کی بنیاد دلی شکوک و شبہات پر ہوتی ہے کیونکہ ان کو آخرت کے معاملات پر پورا پورا ایمان نہیں ہوتا لہٰذا ان کے دل مسخ ہو چکے ہیں بس جب تک ان کے یہ خیالات موجود ہیں ان سے بھلائی کی توقع ہی نہ رکھو۔ ہاں اگر وہ صدق دل سے توبہ کرکے موجودہ دلوں کی جگہ نئے دل پیدا کر لیں یا غیض و غضب کے مارے سرے سے فنا ہی ہو جائیں تو دوسری بات ہے۔ لوگو! یاد رکھو کہ تمہارا خدا علیم و حکیم ہے اپنے ہم جنسوں کے ساتھ دھوکہ اور فریب سے پیش آؤ گے تو اس کی سزا ہمارے ہاں تمہیں ضرور ملے گی تم دنیا والوں کو دھوکہ دے سکتے ہو مگر جس نے تمہیں پیدا کیا اور دانش و بینش سے بہرہ ور کیا اسے ہرگز دھوکا نہیں دے سکتے۔

ترجمہ آیات ۱۱۱-۱۱۸:- بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال و دولت کو اس عوض میں خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی یہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں سو دشمنوں کو قتل کرتے ہیں اور قتل ہوتے ہیں۔ اللہ کا یہ وعدہ تورات' انجیل اور قرآن کی رو سے بالکل سچا ہے اور اللہ سے بڑھ کر اپنے قول کا پورا کرنے والا کون ہو سکتا ہے سو تم کو اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ سے کیا ہے خوشخبری ہو اور یہ بڑی کامیابی ہے (یہ لوگ)

Marfat.com

توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے' حمد و ثنا کرنے والے' خدا کی راہ میں ضبط نفس کرنے والے رکوع و سجود کرنے والے' لوگوں کو نیکی کی ترغیب دینے والے' برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں اور (ایسے) مومنوں کو آپ خوشخبری سنا دیجئے۔ نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مشرکوں کے واسطے اس امر کے واضح ہو جانے کے بعد کہ وہ دوزخی ہیں دعائے استغفار کریں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں اور حضرت ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے بخشش طلب کرنا محض ایک وعدے کی بنا پر تھا جو ابراہیم نے اس سے کر رکھا تھا پھر جب انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے واقعی ابراہیم بڑے نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے اور خدا کسی قوم کو گمراہ نہیں کرتا جبکہ انہیں ہدایت سے بہرہ ور کر چکا ہو حتی کہ ان کو وہ چیزیں صاف صاف نہ بتا دے کہ جن سے ان کو بچنا چاہئے۔ (بلاشبہ) اللہ کو ہر بات کا علم ہے۔ بیشک آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے وہی جلاتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور تمہارا اللہ کے سوا نہ کوئی دوست ہے نہ مددگار۔ بیشک اللہ نے (اپنے) پیغمبر پر نگاہ کرم کی اور مہاجرین اور انصار پر بھی جنہوں نے تنگدستی کے وقت میں پیغمبر کی پیروی کی جبکہ ان میں سے ایک فریق کے دل ڈگمگا چلے تھے پھر وہ ان پر مہربان ہوا (بلاشبہ) اللہ ان پر نہایت ہی شفیق اور مہربان ہے۔ اور ان تینوں پر بھی اس نے مہربانی کی جن کا معاملہ ملتوی کر دیا گیا۔ جب زمین باوجود اپنی فراخی کے ان پر تنگ ہو گئی وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انہیں یقین ہو گیا کہ خدا (کے غضب سے) بچ کر نکل جانے کیلئے کوئی پناہ نہیں سوائے اس کے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے تب اللہ نے ان پر توجہ کی تاکہ وہ رجوع کریں (بلاشبہ) اللہ بہت توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔

شرح:۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے اس سورۃ شریف میں تمام تر جہاد کی تعلیم ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے اب سورت کا اختتام ہے یہاں جہاد کے اس شاندار نتیجہ کو اختصار سے بیان فرمایا ہے جو اس زندگی کے بعد مرتب ہونے والا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ اگر یہ آیت آج کے گئے گزرے زمانہ میں بھی مسلمانوں کو یاد ہو جائے تو پھر دنیا کے ایک سرے سے دوسرے تک توحید کے پرچم لہرا سکتے ہیں مگر واحسرتا یہ دل کی امنگیں دل ہی میں رہتی نظر آتی ہیں۔ یاران وطن کو اس طرف مطلق خیال نہیں اللہ عزو

جل ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے مسلمانوں سے یہ سودا کیا ہے کہ تمہیں جس قدر مال و دولت اور راحت و آرام عطا کیا گیا ہے اگر تم اسے ہماری راہ میں قربان کرو تو ہم اس کے عوض تم کو جنت عطا کریں گے واہ کیا ہی مفید سودا ہے۔ اس خیالی دنیا کے موہوم عیش لیں گے اس گذشتنی دنیا کے فانی اسباب اور اس مختصر سی ہنگامہ پرور زندگی کے عوض جاودانی راحتیں اور ابدی مسرتیں حاصل ہوں تو اس سے اچھا کیا سودا ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اگر نگاہ حق بیں سے دیکھا جائے تو ہماری یہ زندگی ہماری یہ دولت' ہمارے یہ محل' ہماری یہ اولاد غرضیکہ ہماری ہر چیز دراصل خدائے واحد کی ملکیت ہے اگر ہم اس کی چیز اس کو برضا و رغبت واپس بھی کر دیں تو ہم نے کون سا بڑا کام کیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کا دیا ہوا بھی اس کو واپس کرتے اور کچھ زیادہ بھی دیتے مگر لاتے کہاں سے؟۔

جان دی' دی ہوئی اسی کی تھی ۔۔۔ حق تو یوں ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ادھر انسان کی حرص و طمع کا عالم دیکھو۔ ادھر خدائے رحمان کی شان رحیمی دیکھو کہ اپنی دی ہوئی چیز ہی واپس لینے پر بیشمار انعامات اور بے حد عنایات اپنے بندوں پر ارزانی فرماتا ہے۔

فرماتا ہے اے مومنو! اگر تم ان پرائی چیزوں کو جو ایک مختصر سے عرصہ کے بعد تم سے یقینا" چھن جانے والی ہیں بخوشی اس کے سپرد کر کے قرض سے سبکدوش ہو جاؤ تو تمہاری اس ایمانداری کے صلہ میں تمہیں ایک غیر فانی عیش و طرب کی زندگی عطا کی جائے گی۔ یاد رکھو کہ جو وعدہ تمہارے ساتھ کیا جا رہا ہے اس میں شک و شبہ کی مطلق گنجائش نہیں اور ہر وہ انسان جو ان شرائط کو پورا کرے وہ لائق صد مبارکباد اور قابل ہزار تحسین ہے کیونکہ انسانی نصب العین میں اس سے بڑھ کر کوئی کامیابی ممکن ہی نہیں۔ پھر ارشاد فرمایا کہ جنت کی بشارت ان لوگوں کے لئے ہے جو گناہ پر اصرار نہیں کرتے بلکہ ندامت و پشیمانی کا اظہار کر کے اپنی اصلاح کر لیتے ہیں جو اپنی جان' اپنا مال اور اپنا وقت سب اللہ کی راہ میں وقف کرتے ہیں جو ہر چیز میں خدا کا جلوہ دیکھتے ہیں جو اپنے نفس پر قابو پا کر اسے رضائے الٰہی پر خوش رکھتے ہیں۔ جو اپنی خاکساری اور بے مائگی کے ثبوت میں خدا کی درگاہ میں ہر وقت جھکے رہتے ہیں جو اپنی زبان اور اپنے طرز عمل سے لوگوں کو برائی سے باز رکھتے اور نیکی کی ترغیب دیتے ہیں۔ اور وہ جو حدود اور احکام خداوندی میں سر دھڑ کی بازی لگا دیتے ہیں۔

Marfat.com

اس کے بعد مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنی ذاتی وصف "تراحم ما بین و شدت علی الغیر" کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور منکرین خدا کیلئے کبھی رحم کے خواہاں نہ ہوں اس معاملہ میں چاہئے کہ وہ کبھی اپنے وصف کو نہ بھولیں (محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم) ارشاد ہوتا ہے اے نبی! اور اے مومنو! تم مشرکوں کے لئے کبھی دعا استغفار نہ کرو خواہ وہ تمہارے قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ اللہ کسی قوم پر عتاب نازل نہیں کرتا" تا آنکہ اس کو ہر طرح اپنے احکام پہنچا دیتا ہے عقل و شعور عطا کرتا ہے کہ سمجھ لیں، ضمیر عطا کرتا ہے کہ جانچ لیں، احکام نازل کرتا ہے کہ سن لیں وہ سب کچھ سنتے اور سمجھتے ہیں مگر پھر بھی اس طرف نہیں آتے بلکہ نہ آنے پر اصرار کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ ان کی فطرت مسخ ہو جاتی ہے پس تم ان مسخ فطرت والوں سے کوئی تعلق نہ رکھو ان کے ضمیر مردہ ہو چکے ہیں اور تم مردہ کو زندہ نہیں کر سکتے نہ کوئی اور کر سکتا ہے تم دعائے استغفار کرو تو ان لوگوں کے لئے ہی کرو جو پیغمبر اسلام کے متبع اور تمہارے ساتھی اور اسلام کے شیدائی ہیں کیونکہ تمہاری دعا ان لوگوں کے لئے ہی منظور ہوگی اس کے بعد جنگ تبوک کے ایک دلچسپ واقعہ کی طرف اشارہ ہے نو ہجری کا واقعہ ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ کو خبر پہنچی کہ رومی اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ ایک لشکر جرار اکٹھا کر کے مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت کو پاش پاش کر دیا جائے چنانچہ آپ نے مدافعت کی تیاریاں شروع کر دیں اور تیس ہزار جان نثاروں کی ایک فدائی فوج تیار کی اور فیصلہ کیا کہ سرحد پر جا کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے ان کو یہاں تک پہنچنے کا موقع ہی نہ ملے اس وقت افلاس اور غربت کی یہ حالت تھی کہ بسا اوقات دو دو مسلمان ایک ایک کھجور پر گزارہ کرتے تھے سفر پیادہ اور موسم سخت گرم اور سامان خورد و نوش قطعا" ندارد۔ مدینہ کے تمام مسلمانوں میں سے صرف تین حضرات اتفاقا" لشکر اسلام کے ہمراہ نہ جا سکے اور سستی کے باعث لشکر مجاہدین کے ہمرکاب ہونے سے رہ گئے اور منافق تو تمام تر ہی نہیں گئے۔ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام جیش اسلام کے ساتھ وہاں سے واپس آئے تو منافقوں نے حیلے بہانے تراشے اور جھوٹ سچ بول کر معذرت خواہی کی آپ نے کمال حوصلگی اور خندہ پیشانی سے ان کو معاف کر دیا۔ ادھر یہ تین مسلمان بھی جو بدقسمتی سے پیچھے رہ گئے تھے اور جن کے نام کعب بن مالک ہلال ابن امیہ اور مرارہ بن ربیعہ ہیں۔ شرم و ندامت

Marfat.com

محسوس کرنے لگے مگر چونکہ مسلمان تھے دل سے جھوٹ نہ بول سکتے تھے صاف صاف کہہ دیا کہ حضور ہم نے سستی کی اور آج کل پر ٹالتے ٹالتے وقت ہاتھ سے نکل دیا اور اس سعادت سے محروم رہے ہمیں معاف کیجئے ظاہر ہے کہ اگر حضور ان کو معاف کر دیتے تو پھر احکام اسلام بچوں کا کھیل بن کر رہ جاتے جب اسلام کو مسلمانوں کی ضرورت ہو تو پھر کوئی عذر مسموع اور قابل التفات نہیں ورنہ اس طرح تو ہر شخص اپنی طبعی کمزوریوں سے مجبور ہے کون خدمت بجالائے اور کون نہ لائے۔ لہٰذا خدمت اسلام ہر شخص کا فرض ہے اور کوئی غرض مسموع نہیں الا یہ کہ جس کا ذکر اس سے پہلے دسویں پارہ میں ہو چکا ہے۔ پس آپ نے ان کو فرمایا کہ تم اللہ کے حکم کا انتظار کرو میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ آیا تمہارا قصور معاف ہوتا ہے یا نہیں ادھر مسلمانوں کو حکم دے دیا کہ ان کا کلی مقاطعہ کرو ادھر ان کی بیویوں کو کہلا بھیجا کہ وہ بھی ان سے الگ ہو جائیں اور ان سے کوئی واسطہ نہ رکھیں۔ پس اب ان سے کوئی ملتا جلتا نہ کوئی بات چیت کرتا اور نہ کسی طرح کا کوئی معاملہ کرتا کعب نے اپنی ان دنوں کی جو تصویر کھینچی ہے اسے دیکھ کر اس پر رحم بھی آتا ہے اور شوکت اسلام بھی معلوم ہوتی ہے طوالت کے خوف سے ہم اسے یہاں چھوڑے دیتے ہیں۔ آخر پورے پچاس روز کی آہ و بکا اور عبادت و استغفار کے بعد حکم صادر ہوا اور ان کا قصور معاف ہوا حضرت کعب نے اس خوشی میں اپنے گھر کا تمام مال و منال لٹا دیا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ وہ تین آدمی جو تمہارے ساتھ نہیں گئے تھے اب جبکہ ان پر اللہ کی وسیع زمین باوجود اپنی فراخی کے تنگ آگئی ہے۔ اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی ہے ان کو چاہئے کہ وہ پھر کبھی ایسا کام نہ کریں۔

ترجمہ آیات ۱۱۹ – ۱۲۲:– ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔ اہل مدینہ اور ان کے ارد گرد کے رہنے والے گنواروں کو زیبا نہ تھا کہ وہ رسول اللہ (کے ساتھ جانے) سے پیچھے رہ جائیں اور نہ یہ کہ اپنی جان کو ان کی جان سے زیادہ پیاری سمجھیں یہ اس لئے کہ ان کو راہ خدا میں پیاس کی تکلیف پہنچتی ہے' کوئی رنج پہنچتا ہے' اور بھوک کی تکلیف ہوتی ہے تو' اور ایسے مقامات کو روندتے ہیں جہاں ان کا چلنا کفار کو ناگوار ہوتا ہے' اور دشمنوں سے کوئی چیز چھین لیتے ہیں تو' بہر صورت ان کیلئے ایک ایک نیک کام لکھا جاتا ہے واقعی اللہ نیکو کاروں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ اور یہ لوگ کوئی چیز خواہ چھوٹی

Marfat.com

ہو خواہ بڑی خرچ نہیں کرتے اور نہ کسی منزل کو طے کرتے ہیں مگر ان کے یہ سب عمل لکھ لئے جاتے ہیں تاکہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ اور (یہ بات موزوں) نہیں کہ سب کے سب مسلمان (تحصیل علم کیلئے) نکل کھڑے ہوں، سو ایسا کیوں نہ ہو کہ ہر ایک گروہ میں سے چند لوگ نکل کھڑے ہوں کہ وہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کے پاس واپس لوٹ کر آئیں تو ان کو (اللہ کی نافرمانی سے) ڈرائیں تاکہ وہ (برے کاموں سے) بچ جائیں۔

شرح:- یہاں ان عاشقان رسول کے مراتب کا ذکر ہے جو ہر وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم کے نقش قدم پر چلتے اور اپنی جانیں خدا کی راہ میں قربان کرنے کیلئے کمربستہ رہتے ہیں۔ فرمایا یہ لوگ جس قدر محنت و مشقت اٹھاتے ہیں اس کے ذرہ ذرہ پر ان کو اجر و ثواب دیا جاتا ہے اور خدا کے ہاں ان کی قدر و منزلت بڑھتی ہے۔ فرمایا کہ ہر مسلمان کو میدان جہاد فی سبیل اللہ میں جانے کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے مگر یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ ہر موقع پر ان سب کی خدمات کی ضرورت ہوگی بعض اشخاص کو شہر کی حفاظت اور کمزوروں بچوں اور عورتوں کی نگرانی کیلئے پیچھے چھوڑا جائے گا اور باری باری ہر شخص کو پیچھے رہنے کا موقع ملے گا۔ پس تم اپنی طرف سے تیار رہو تاکہ اگر بلایا جائے تو تم پیچھے نہ رہ جاؤ اور اگر نہ بلایا جائے تو شہر کی حفاظت کرسکو۔

ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! تم میں سے ایک جماعت تو کم از کم ایسی ہونی چاہئے جو تحصیل علم کی غرض سے ہر وقت نبی کے ساتھ رہے تاکہ جب وہ تمام احکام سے واقف ہو جائیں تو اپنے اپنے گاؤں قبیلہ یا شہر میں جاکر لوگوں کو خدا کی نافرمانی سے ڈرا سکیں۔

سبحان اللہ! اس زمانہ کے مسلمانوں کی کیا شان تھی۔ انہوں نے اپنی جانیں خدا کی راہ میں لٹانے کیلئے فی الواقع ہتھیلی پر رکھی ہوئی تھیں۔ ان کے تحصیل علم کا شوق دیکھنا ہو تو اصحاب صفہؓ کے حالات مطالعہ کرو سخاوت و قربانی کا جذبہ دیکھنا چاہو تو خلفائے ثلاثہؓ کے حالات پڑھو۔ بہادری و سخاوت کے کارنامے دیکھنے ہوں تو حضرت علیؓ، حضرت خالدؓ، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور دوسرے ناموروں کی طرف رجوع کرو۔ ان کے کارناموں کو دیکھ کر خدا نے ان کو دنیا میں سب اقوام پر غالب کیا۔ برعکس اس کے آج ہم سیاہ کاروں کو مردہ دل ہو جانے کی وجہ سے قعر ذلت میں ڈال رکھا ہے۔ **نعوذ باللہ من شرور انفسنا**

ترجمہ آیات ۱۲۳-۱۲۹:- اے ایمان والو! وہ کافر جو تمہارے آس پاس ہیں ان سے لڑو اور (ایسے لڑو) کہ وہ تمہارے اندر شدت محسوس کریں اور اس بات پر یقین رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ان میں سے بعض (منافق) کہتے ہیں کہ اس سورۃ نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھایا ہے سو وہ لوگ جو ایماندار ہیں اس نے ان کے ایمان کو ترقی دی ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں اور وہ لوگ جن کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے اس نے ان کی دلی گندگی میں ایک اور گندگی کا اضافہ کیا اور وہ کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔ کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ان کو ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمائش میں ڈالا جاتا اور پھر (بھی) نہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اور جب کوئی سورۃ نازل کی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ تم کو کوئی دیکھتا تو نہیں پھر چل دیتے ہیں اللہ نے ان کے دلوں کو پھیر دیا ہے کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں جو نہیں سمجھتے۔ لوگو! تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آئے ہیں جن پر تمہاری تکلیف شاق گذرتی ہے جو تمہاری بھلائی کے بڑے خواہاں ہیں اور ایمان والوں کے حق میں شفیق و مہربان ہیں۔ پھر اے پیغبر! اگر یہ روگردانی کریں تو آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

شرح:- اس رکوع پر سورہ براۃ ختم ہوتی ہے یہاں صرف ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے جو رہتی دنیا تک کبھی بھی کوئی مخالف جہاد جذبہ جہاد و تعلیم جہاد پر کر سکتا تھا ارشاد ہوتا ہے کہ مسلمانو! تم اپنے آس پاس کے کافروں کے ساتھ جہاد کرو اور سختی کے ساتھ ان کی شرارتوں کو روکو اور اس طرح ان میں قرآن کی حکومت جاری کرو تا آنکہ دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام پھیل جائے۔ یاد رکھو کہ اگر تم قرآن کی حکومت دنیا پر پھیلانے کے خیال سے یہ کام کرو گے تو تمہیں خدا کی جانب سے ہر قسم کی مدد و رعایت ملے گی سنو وہ لوگ جن کے دلوں میں ایمان ہے جو عقل و دانش سے بہرہ ور ہیں ان کو جب اس قسم کے احکام سنائے جاتے ہیں تو بیحد خوش ہوتے ہیں کیونکہ ان کو ایک گونہ روحانی خوشی نصیب ہوتی ہے۔ مگر وہ لوگ جن کے دلوں میں جہالت، کم فہمی سستی اور نفاق کا مرض ہوتا ہے وہ جہاد کی قسم کے احکام سے ناک منہ چڑھاتے ہیں اور منکروں کی طرح کڑھنے لگتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک دو واقعات ان کے اپنے ہی ملک

Marfat.com

میں ایسے ہی پیش آ جاتے ہیں جو کسی ایسی جماعت کے متقاضی ہوتے ہیں جو امن عامہ کو قائم رکھ سکے اور آئندہ کیلئے ظالموں اور زبردستوں کو مجبور کر دے تاکہ وہ کسی کمزور کو نہ ستائیں۔ یہ لوگ ان حالات و شواہد کو دیکھتے ہیں مگر اس کے باوجود سوچ سمجھ سے کام نہیں لیتے کیونکہ غلامی اور محکومی ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہے وہ اسی میں راحت دیکھتے ہیں خواہ ان کی عزت ان کی دولت اور ان کی اولاد ظالموں کے ہاتھوں سے تباہ و برباد ہو جائے۔ جہاد کے احکام سن کر یہ لوگ بنگاہ حیرت و استعجاب ایک دوسرے کو دیکھنے لگتے ہیں کہ دیکھو کتنا بھاری اور مشکل حکم صادر ہو رہا ہے بھلا ہمارے لئے یہ کس طرح ممکن ہے کہ ہم حکام وقت کا مقابلہ کر سکیں وہ مسلح ہیں اور ہم نہتے وہ دولت مند ہیں ہم مفلس وہ طاقتور ہیں ہم کمزور الغرض سو سو طرح کے شکوک و شبہات اور دلائل لاطائل ان کی آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں ان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح یا تو یہ حکم صادر نہ ہو اگر ہو چکا ہے تو منسوخ ہو جائے اور اگر یہ بھی نہیں تو کم از کم ہمیں اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں ہو گا حکم صادر ہو چکا ہے اور پورے زور سے اپنی تمام جزئیات و کلیات کے ساتھ صادر ہوا ہے۔ اب منسوخ بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے بغیر شریعت و حکومت اسلامی کا وجود ہی قائم نہیں رہ سکتا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ بے بصیرتو! ذرا سوچو کہ جس پیغمبر کے ذریعہ تم پر یہ احکام صادر ہوتے ہیں وہ خود تمہاری طرح کا ایک انسان ہے جو تمہارے ہی قبیلہ کا ایک فرد ہے اور تمہارے اندر ہی رہ کر اتنا بڑا ہوا ہے تم جانتے ہو کہ تمہارا دلی خیر خواہ ہے۔ جس بات سے تمہیں تکلیف ہو اس بات سے اسے صدمہ پہنچتا ہے۔ الغرض وہ تمہارے حق میں انتہائی درجہ کا رحیم و شفیق واقع ہوا ہے اگر جہاد کے احکام درحقیقت تمہارے لئے مفید نہ ہوتے بلکہ محض تکلیف کا باعث ہوتے تو ہرگز اس کے ذریعے تم پر نازل نہ کئے جاتے۔ اگر تم قلب سلیم رکھتے ہو تو تم جذبہ جہاد کو بالکل عقل کے مطابق پاؤ گے اور بنی نوع انسان کیلئے بیحد مفید اور اگر منحرف ہو جاؤ گے تو ہو جاؤ ہمارے نبی کا انحصار کسی انسان پر نہیں اس کے لئے وہ اللہ کافی ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے وہ ہر معاملہ میں اس کی مدد کرے گا اور تم نافرمانی کے عذاب میں مبتلا ہو گے۔

Marfat.com

سورۃ النصر

(۱۱۰) (۱۱۴)

یہ سورت مبارکہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اس میں تین آیات مبارکہ اور ایک رکوع ہے جن کا ترجمہ بصورت نظم مع شرح قارئین حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے:-

منظوم ترجمہ:-

خدا کی نصرت و فتح "مبیں" جس وقت آ پہنچی
اور اس وقت آپ نے لوگوں کی کیفیت بھی یہ دیکھی
کہ داخل ہو رہے ہیں دین حق میں جوق جوق آ کر
لہٰذا اپنے رب کی "اے نبیؐ" پاکی بیاں کیجیے
اور اس سے آپ استغفار "جرم عاصیاں" کیجیے
کہ بیشک وہ تو ہر بندہ کی توبہ سننے والا ہے

شرح:- حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامیابی کا معیار اقوام عرب کے نزدیک مکہ معظمہ کی تسخیر تھی- چنانچہ جس وقت مکہ معظمہ شاندار طریقے سے فتح ہو گیا تو لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرنے لگے اور ان کو یقین کامل ہو گیا کہ یہ دین سچا ہے اور اس کو مانے بغیر کوئی چارہ نہیں جب یہ حالات پیدا ہو گئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ تحمید و تقدیس میں مشغول ہو جائیں کیونکہ فریضہ تبلیغ ادا ہو چکا ہے-

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم الاعداد کی روشنی
میں
(1) حقانیت قرآن الحکیم

سب تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے تمام کائنات کو چھ ایام میں تخلیق فرمایا اور انسان کی رشد و ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً اپنے رسول اور پیغمبر مبعوث فرمائے۔ الہامی کتابیں اور صحیفے اسی ضمن میں نازل فرمائے تاکہ ابنائے آدم ان پر عمل پیرا ہو کر دنیا اور آخرت میں فلاح پائیں اور آخری زمانہ (تا قیامت) میں فخر دو عالم نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت مبارکہ ہوئی اور قرآن حکیم نازل فرمایا جس کی صداقت اور سچائی میں ذرہ بھر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں مگر حیف صد حیف کہ آج کل کے مسلمان زبان سے تو اس کی حقانیت و صداقت تسلیم کرتے ہیں مگر ان کے اکثر اعمال احکام خداوندی کے منافی ہیں۔

اللہ جل شانہ' قرآن مجید فرقان حمید کی سورت النجم آیت ۴۵ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ "وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی" اور یہ کہ اس نے نر اور مادہ کا جوڑا پیدا کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسان' جن' حیوان' چرند و پرند' شجر و حجر' حشرات الارض الغرض جملہ مخلوقات کا جوڑا بنایا۔ ایک مراد یہ بھی لی جا سکتی ہے کہ ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں مثلاً "حقوق اللہ اور حقوق العباد' ذکر اور فکر' ظاہر و باطن' دعا اور دوا' روحانیت و مادیت نیکی و بدی' ایمان اور شرک' انکساری اور تکبر' سچ اور جھوٹ' کامیابی اور ناکامی' دائیں اور بائیں وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لئے سخت تاکید فرمائی جو نہ صرف لازم و ملزوم ہیں بلکہ ایک ہی امر کے دو حصے ہیں۔ اس کی مثال ڈاکٹر یا طبیب کی سی ہے جو اپنے مریض کو دوا دیتا ہے اور ساتھ ہی پرہیز کی بھی تاکید کرتا ہے۔ اگر وہ مریض ڈاکٹر یا طبیب کے کہنے کے مطابق عمل کرتا ہے تو صحت یاب ہو جاتا ہے اگر وہ دوا تو استعمال کر لیتا ہے مگر پرہیز نہیں کرتا تو وہ دوا غیر موثر ہو جاتی ہے اور وہ مریض پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر انسان حقوق اللہ پر کاربند ہو جاتا ہے مگر حقوق العباد کو نظر انداز کر

دیتا ہے تو اس نمازی اور پرہیزگار کا حشر بھی وہی ہو گا جس نے دوائی تو استعمال کی مگر پرہیز کو نظر انداز کر دیا۔ دراصل اللہ تبارک و تعالیٰ نے حقوق اللہ اسی واسطے نازل فرمائے تاکہ حقوق العباد دنیا میں رائج کیے جائیں۔ حقوق اللہ کی معافی تو ہو سکتی ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا رکھا ہے مگر حقوق العباد کی قطعاً" کوئی معافی نہیں۔ حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "ہر گناہ جو شہوت سے صادر ہو اس کی معافی کی امید ہے لیکن ہر وہ گناہ جو تکبر سے پیدا ہو اس کی معافی کی امید نہیں۔"

حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "انسان کو جتنی کلوش اور دل بستگی اور محبت دنیاوی امور اور حصول مال و جاہ سے ہے اگر اتنی ہی رزق اور دولت دینے والے سے ہو تو اس کا مقام فرشتوں سے بڑھ کر ہو سکتا ہے مگر ستم ظریفی ہے کہ آدمی خدا کے حضور بھی کاروباری ذہن رکھتا ہے۔ نمازیں پڑھے گا تو ساتھ اپنے آرام و آسائش اور عز و جاہ کے لئے طرح طرح کی تمنائیں اور مطالب رکھے گا۔ حج کرے گا' زکوۃ دے گا تو اس میں بھی ریا اور دکھاوے کے پہلو کو کم ہی نظر انداز کرے گا۔ خلق میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے صدقہ و خیرات کا دکھاوا کرے گا۔ اگر یہی اعمال محض خداوند قدوس کی خوشنودی اور رضا کے لئے کیے جائیں تو سمجھئے کہ اس کی دنیا و آخرت سنور گئی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کا مقام بندگی بلند و ارفع ہو گیا۔"

قرآنِ مجید کی صداقت بطور ایک کماحقہ سچی الہامی کتاب ہے جو شک و شبہ سے مبرا ہے بلکہ پاک و منزہ۔ کچھ گمراہ لوگ اگر اس کی صداقت پر پس و پیش کرتے ہیں وہ محض ان کی خباثت کا لاحقہ ہے۔ چودہ سو سال میں غیر مسلم محققین نے بھی دلائل و براہین کی روشنی میں قرآن حکیم کو سچی الہامی کتاب اور ہدایت و رشد کا منبع و مصدر تسلیم کیا ہے اور کر رہے ہیں۔ اس کی صداقت کا ایک اور زاویہ علم الاعداد کی روشنی میں بھی مضمر ہے۔

علم الاعداد کے مطابق نہ صرف قرآنِ مجید کے مفرد اعداد ۹ ہیں بلکہ انسان اور سجدہ کے اعداد بھی ۹ ہیں۔ جس کی وضاحت حسب ذیل ہے۔

قرآن

ق	ر	آ	ن	جملہ اعداد	بازگشت
۱۰۰ +	۲۰۰ +	۱ +	۵۰ =	۳۵۱ :	۳ + ۵ + ۱ = ۹

انسان

ا	ن	س	ا	ن	جملہ اعداد	بازگشت
۹ = ۲ + ۶ + ۱ :۱۶۲ =۵۰ +۱ +۶۰+۵۰+۱						

سجدہ

س	ج	د	ہ	جملہ اعداد	بازگشت
۹ = ۲ + ۷ : ۷۲ = ۵ + ۴ + ۳ + ۶۰					

عدد ۹ علم الاعداد کی دنیا میں سب سے بڑا عدد ہے۔ جس کی ابتدا بھی ۹ اور انتہا بھی ۹ ہے اس میں سب سے زیادہ دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اگر عدد ۹ کو ایک سے ۹ تک ضرب دیں تو حاصل ضرب ۹ ہی آئے گا مثلاً "۹x۳=۲۷=۹" ۹x۹=۸۱=۹ وغیرہ وغیرہ عدد ۹ ایک مخفی روشنی ہے خوش قسمت عدد ہے۔ تجربات سے حصول مقصد اپنی ذاتی قابلیت کی بنا پر عزت، قوت، دانشمندی، کامیابی اور مشکلات پر قابو پانے کا حامل ہے۔

قرآن مجید کے پورے متن میں ۶۲۳۶ آیات، ۸۶۴۳۰ کلمات اور ۳۲۳۰۷۸۱ حروف ہیں جن کی تفصیل کتاب ہذا کے تجزیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ ان سب کو مفرد کرنے سے ۹ کا ہندسہ بنتا ہے۔ جو اس بات کی بین دلیل ہے کہ قرآن مجید ایک الہامی اور سچی کتاب ہے جس کی ابتدا بھی ۹ ہے اور انتہا بھی ۹۔ مفرد تجزیہ حسب ذیل ہے۔

قرآن مجید کے جملہ

حروف مبارکہ	کلمات مبارکہ	آیات مبارکہ
۳۲۳۰۷۸۱	۸۶۴۳۰	۶۲۳۶
۷۳۷۶۹	۵۱۷۳	۸۵۹
۱۱۳۶	۶۸۱	۴۵
۲۵۱	۵۹	۹
۷۶	۵	
۴		
۴ +	۵ +	۹ = ۱۸

بازگشت: ۱۸ = ۱ + ۸ = ۹

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسمائے معظم و متبرک نور منہ یعنی ۹۹ اور ۹۹ ہیں اگر ان کو مفرد کر دیا جائے تو پھر عدد ۹ ہی بر آمد ہوتا ہے جو عین انسان کے عدد کی مطابقت رکھتا ہے گویا کہ ان اعداد میں بھی انسان ہی مخفی ہے۔

قرآن مجید کے جملہ حروف' کلمات اور آیات مبارکہ کے اعداد مفرد کرنے کے بعد عدد ۹ ہی بر آمد ہوتا ہے جو نوری عدد کی ابتدا بھی ہے اور انتہام بھی۔ جیسا کہ لفظ قرآن کے اعداد ۹ ہیں اور اس کے سارے متن کے بھی اعداد ۹ ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن الحکیم میں ۲۹ جلیل القدر انبیاء علیم السلام کے اسمائے گرامی اور ۲۹ حروف مقطعات کا تذکرہ کیا ہے جو ۲۹ سُورہ مبارکہ کے آغاز میں بیان کئے گئے ہیں۔ اگر ان اعداد کو آگے پیچھے کر دیا جائے تو یہ اعداد ۹۲ کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں جو اعداد حضورؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم مبارک کے ہیں۔ جس کا تجزیہ حسب ذیل پیش کیا جاتا ہے۔

فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

م	ح	م	د	= محمدؐ
۴۰	+ ۸ +	۴۰ +	۴	= ۹۲

اگر ان دونوں اعداد کو جمع کیا جائے تو حاصل جمع ۱۱ ہوگا اور پھر ان کو جمع کیا جائے تو ۲ کا ہندسہ وجود میں آتا ہے جو کہ نہ صرف اس امر کو تقویت دیتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام ہے یعنی بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر! بلکہ اس امر کی بھی تصدیق کرتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کتنی محبت اور انس ہے۔

قارئین حضرات کے علم میں مزید اضافہ کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ جب سرور کائنات سید المرسلین رحمتہ للعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو اس وقت حسب ذیل نقش میں درج مذاہب عالم رائج تھے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعداد ایام قیام نبوی بعالم دنیوی

گھنٹے	دن
٦	٢٢٣٣٠

ولادت مبارکہ

عیسائیوں کے ایسٹر سے ٢٢ ویں دن اور یہودیوں کی عید الفصح سے ٢٥ ویں دن ہوئی تھی اس میں یوم وفات بھی شامل ہے

تعداد

ایام تبلیغ رسالت و نبوت

٨١٥٦ دن

سنہ ٥٧١ء میں ایسٹر کا تہوار ١٦ صفر مطابق $\frac{29}{31}$ مارچ سنہ ٥٧١ء کو تھا

١٣٣١ عمرو مطابق سنہ ٥٧١ء میں یہود کی عید الفصح پنجشنبہ ١٣ صفر مطابق $\frac{26}{18}$ مارچ کو تھی۔

لہ گھنٹے ٢٢٣١ ویں دن کے ہیں۔

چاند کی منازل ۳۶۰ ہیں ان اعداد کو جمع کرنے سے ۹ کا ہندسہ بر آمد ہوتا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورۃ یٰسین آیت ۳۹ میں لفظ "قَدَّرْنٰهُ" سے کیا ہے۔ جس کا تجزیہ علم الاعداد کی روشنی میں حسب ذیل کیا جاتا ہے:۔

قَدَّرْنٰهُ

ق	د	ر	ن	ا	ہ	جملہ اعداد	بازگشت
۱۰۰ +	۴ +	۲۰۰ +	۵۰ +	۱ +	۵ =	۳۶۰ :	۳+۶=۹

ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اکٹھا کیا اور خطبہ[1] دیا۔ اے لوگو! خدا نے مجھے تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ **وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ** (۲۱:۱۰۷) دیکھو حوارین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح اختلاف نہ کرنا۔ جاؤ میری طرف سے پیغام حق ادا کرو۔ اس کے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتمام حجت کے لئے اس زمانہ کے تمام بادشاہوں اور حکمرانوں کو دعوت اسلام کے لئے ۹۹ مکتوبات شریف[2] بذریعہ قاصدین روانہ کیے۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بے جا نہ ہوگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَسمائے حُسنیٰ بھی ۹۹ ہیں جنہیں جمع کرنے سے عدد ۹ بر آمد ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے اعداد بھی جمع کرنے سے ۹ ہی بنتے ہیں۔ تجزیہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام

آ	د	م = آدمؑ
۱ +	۴ +	۴۰ = ۴۵ = ۹

ہندوستان کے جنوب مغربی ساحلی علاقہ مالابار کے بادشاہ چکرورتی فرماس نے جب آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا معجزہ شق القمر دیکھا تو وہ اپنے بیٹے کو جانشین مقرر کرکے عرب شریف روانہ ہو گیا اور وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوا اور آپ ﷺ کے حکم سے عازم سفر ہوا لیکن راستے میں یمن کی ایک بندرگاہ ظفار میں انتقال کر گیا۔ جہاں آج بھی اس ہندی نژاد حاکم کا مزار ہے۔ جو مرجع خاص وعام ہے۔

Marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی مخلوق کی رشد و ہدایت کے لئے اپنے انبیاء علیہم السلام اور رسول مبعوث فرمائے تاکہ ان کی دنیاوی و اخروی زندگی بھی سنور جائے۔ مگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت مبارک کے بعد سلسلہ انبیاء علیہم السلام منقطع ہو گیا جس پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے علمائے ربّانی بنی اسرائیل کے نبیوں کے مانند ہوں گے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں بیشتر مشہور و معروف اولیاء کرام اس خطہ میں باہر سے وارد ہوئے جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کے مشن کو جاری و ساری رکھا۔ اسی مشن کو مولف کے پیر و مرشد کامل و اکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہندوستان میں سنہ ۱۷۳۳ء تک جاری و ساری رکھا۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت امام ربّانی مجدد الف ثانی غوث صمدانی حضرت شیخ احمد فاروقی المعروف بہ سرہندی قدس سرہٗ العزیز کی دعا سے ایک بھل خاندان کے فرد دیوان لالہ بوڑا مل بھل کھتری کے ہاں ۲۹ رمضان المبارک سنہ ۱۰۲۸ ہجری بمطابق ۳۰ اگست سنہ ۱۶۱۹ عیسوی کو قصبہ شام چوراسی ضلع ہوشیارپور (مشرقی پنجاب۔ بھارت) میں بحالت صائم ہوئی جہاں آپ ؓ کا روضہ مبارک مرجع خلائق خاص و عام ہے۔ آپ ؓ کا اسم گرامی لالہ بھوپت رائے رکھا گیا تھا مگر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے آپ ؓ کا اِسم مبارک عبدالنبی رکھا۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بے جا نہ ہو گا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام شام چوراسی تشریف لے گئے۔ بحوالہ مجموعۃ الاسرار (مکتوب شریف نمبر ۱۰۱ صفحات نمبر ۶۸۲ تا ۶۸۸)۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ ؓ کو نہ صرف اسلام کی دولت سے سرفراز کیا بلکہ علم لدُنی بھی عطا فرمایا۔

آپ ؓ نے مولف کو سنہ ۱۹۸۰ء میں فضیلت مآب عالیجناب الشیخ حضرت عبدالغفور عرشی، قادری، فاضلی، چشتی ... کی وساطت سے اپنا خلیفہ مجاز مقرر کیا۔ جس کے بعد کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری و ساری ہوا اور زیرِ نظر کتاب بھی آپ ؓ ہی کے تصرف کا ثمرہ ہے حالانکہ مولف کی تعلیم صرف میٹرک ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجزیہ جملہ آیات، کلمات، حروف و رکوعات
مبارکہ قرآنِ مجید اور محل نزول

ترتیب نزول		ترتیب مصحفی							
نمبر شمار	سورة	پاره نمبر	سورة نمبر	جملہ آیات	جملہ کلمات	جملہ حروف	جملہ رکوع	محل نزول	صفحہ نمبر
۱	العلق	۳۰	۹۶	۱۹	۷۲	۲۹۰	۱	مکی	۳۸
۲	القلم	۲۹	۶۸	۵۲	۳۰۶	۱۲۹۵	۲	مکی	۴۰
۳	المزمل	۲۹	۷۳	۲۰	۲۰۰	۸۶۴	۲	مکی	۴۶
۴	المدثر	۲۹	۷۴	۵۶	۲۵۶	۱۱۳۵	۲	مکی	۵۰
۵	الفاتحہ	۱	۱	۷	۲۵	۱۲۶	۱	مکی	۵۳
۶	اللھب	۳	۱۱۱	۵	۲۴	۸۱	۱	مکی	۵۵
۷	التکویر	۳۰	۸۱	۲۹	۱۰۴	۴۳۶	۱	مکی	۵۶
۸	الاعلیٰ	۳۰	۸۷	۱۹	۷۲	۲۹۹	۱	مکی	۵۸
۹	اللیل	۳۰	۹۲	۲۱	۷۱	۳۱۴	۱	مکی	۶۰
۱۰	الفجر	۳۰	۸۹	۳۰	۱۳۷	۵۸۵	۱	مکی	۶۱
۱۱	الضحیٰ	۳۰	۹۳	۱۱	۴۰	۱۶۶	۱	مکی	۶۳
۱۲	الانشراح	۳۰	۹۴	۸	۲۷	۱۰۳	۱	مکی	۶۶
۱۳	العصر	۳۰	۱۰۳	۳	۱۴	۷۳	۱	مکی	۶۷
۱۴	العدیت	۳۰	۱۰۰	۱۱	۴۰	۷۰	۱	مکی	۶۸
۱۵	الکوثر	۳۰	۱۰۸	۳	۱۰	۳۷	۱	مکی	۶۹
۱۶	التکاثر	۳۰	۱۰۲	۸	۲۸	۱۲۳	۱	مکی	۷۰
۱۷	الماعون	۳۰	۱۰۷	۷	۲۵	۱۱۵	۱	مکی	۷۱
۱۸	الکافرون	۳۰	۱۰۹	۶	۲۶	۹۹	۱	مکی	۷۲
۱۹	الفیل	۳۰	۱۰۵	۵	۲۴	۹۴	۱	مکی	۷۳
۲۰	الفلق	۳۰	۱۱۳	۵	۲۳	۷۳	۱	مکی	۷۴
۲۱	الناس	۳۰	۱۱۴	۶	۲۰	۸۱	۱	مکی	۷۵
۲۲	الاخلاص	۳۰	۱۱۲	۴	۱۷	۴۹	۱	مکی	۷۶

Marfat.com

ترتیب نزول		ترتیب مصحف							
نمبر شمار	سورة	پارہ نمبر	سورة نمبر	جملہ آیات	جملہ کلمات	جملہ حروف	جملہ رکوع	محل نزول	صفحہ نمبر
۲۳	النجم	۲۷	۵۳	۶۲	۳۶۵	۱۴۵۰	۳	مکی	۷۷
۲۴	عبس	۳۰	۸۰	۴۲	۱۳۳	۵۵۳	۱	مکی	۸۳
۲۵	القدر	۳۰	۹۷	۵	۳۰	۱۱۵	۱	مکی	۸۵
۲۶	الشمس	۳	۹۱	۱۵	۵۶	۲۵۴	۱	مکی	۸۶
۲۷	البروج	۳۰	۸۵	۲۲	۱۰۹	۴۷۵	۱	مکی	۸۸
۲۸	التین	۳۰	۹۵	۸	۳۴	۱۶۵	۱	مکی	۹۰
۲۹	القریش	۳۰	۱۰۶	۴	۱۷	۷۹	۱	مکی	۹۲
۳۰	القارعة	۳۰	۱۰۱	۱۱	۳۵	۱۶۰	۱	مکی	۹۲
۳۱	القیامة	۲۹	۷۵	۴۰	۱۶۴	۶۸۲	۲	مکی	۹۳
۳۲	الھمزة	۳۰	۱۰۴	۹	۳۳	۱۳۵	۱	مکی	۹۶
۳۳	المرسلات	۲۹	۷۷	۵۰	۱۸۱	۸۳۶	۲	مکی	۹۷
۳۴	ق	۲۶	۵۰	۴۵	۳۷۶	۱۵۲۵	۳	مکی	۱۰۱
۳۵	البلد	۳۰	۹۰	۲۰	۸۲	۳۴۷	۱	مکی	۱۰۶
۳۶	الطارق	۳۰	۸۶	۱۷	۶۱	۲۵۴	۱	مکی	۱۰۸
۳۷	القمر	۲۷	۵۴	۵۵	۳۴۸	۱۴۸۲	۳	مکی	۱۰۹
۳۸	صٓ	۲۳	۳۸	۸۸	۷۳۸	۳۱۰۷	۵	مکی	۱۱۴
۳۹	الاعراف	۸	۷	۲۰۶	۳۳۸۷	۱۴۶۳۵	۲۴	مکی	۱۲۴
۴۰	الجن	۲۹	۷۲	۲۸	۲۸۷	۱۱۳۶	۲	مکی	۱۷۲
۴۱	یٰسٓ	۲۲	۳۶	۸۳	۷۲۹	۳۰۹۰	۵	مکی	۱۷۶
۴۲	الفرقان	۱۸	۲۵	۷۷	۹۰۶	۳۹۱۹	۶	مکی	۱۸۶
۴۳	فاطر	۲۲	۳۵	۴۵	۷۹۲	۳۲۸۹	۵	مکی	۱۹۸
۴۴	مریمؔ	۱۶	۱۹	۹۸	۹۶۸	۳۹۸۶	۶	مکی	۲۰۸
۴۵	طٰہٰ	۱۶	۲۰	۱۳۵	۱۳۵۱	۵۴۶۶	۸	مکی	۲۱۹
۴۶	الواقعہ	۲۷	۵۶	۹۶	۳۸۴	۱۷۶۸	۳	مکی	۲۳۳

Marfat.com

ترتیب نزول		ترتیب مصحفی							
نمبر شمار	سورة	پارہ نمبر	سورة نمبر	جملہ آیات	جملہ کلمات	جملہ حروف	جملہ رکوع	محل نزول	صفحہ نمبر
۴۷	الشعراء	۱۹	۲۶	۲۲۷	۱۳۴۷	۵۶۸۹	۱۱	مکی	۲۴۰
۴۸	النمل	۱۹	۲۷	۹۳	۱۱۶۷	۴۸۳۹	۷	مکی	۲۵۸
۴۹	القصص	۲۰	۲۸	۸۸	۱۳۵۴	۶۰۱۱	۹	مکی	۲۷۴
۵۰	بنی اسرائیل	۱۵	۱۷	۱۱۱	۱۵۸۲	۶۷۱۰	۱۲	مکی	۲۹۲
۵۱	یونسؑ	۱۱	۱۰	۱۰۹	۱۸۶۱	۷۷۳۳	۱۱	مکی	۳۱۵
۵۲	ہودؑ	۱۱	۱۱	۱۲۳	۱۹۳۶	۷۹۲۴	۱۰	مکی	۳۳۰
۵۳	یوسفؑ	۱۲	۱۲	۱۱۱	۱۸۰۸	۷۴۱۱	۱۲	مکی	۳۶۸
۵۴	الحجر	۱۴	۱۵	۹۹	۶۶۳	۲۹۰۷	۶	مکی	۳۹۱
۵۵	الانعام	۷	۶	۱۶۵	۳۱۰۰	۱۲۹۳۵	۲۰	مکی	۴۰۱
۵۶	الصّفٰت	۲۳	۳۷	۱۸۲	۸۷۳	۳۹۵۱	۵	مکی	۴۳۴
۵۷	لقمانؑ	۲۱	۳۱	۳۴	۵۵۳	۲۲۱۷	۴	مکی و مدنی	۴۵۶
۵۸	سبا	۲۲	۳۴	۵۴	۸۹۶	۳۶۳۶	۶	مکی ″	۴۶۵
۵۹	الزمر	۲۳	۳۹	۷۵	۱۱۸۴	۴۹۶۵	۸	مکی ″	۴۷۶
۶۰	المومن	۲۴	۴۰	۸۵	۱۲۲۲	۵۲۱۳	۹	مکی ″	۴۹۲
۶۱	حم السجدہ	۲۴	۴۱	۵۴	۸۰۹	۳۳۰۶	۶	مکی	۵۰۷
۶۲	الشوریٰ	۲۵	۴۲	۵۳	۸۶۹	۳۵۸۵	۵	مکی و مدنی	۵۱۸
۶۳	الزخرف	۲۵	۴۳	۸۹	۸۴۸	۳۶۵۶	۷	مکی ″	۵۳۰
۶۴	الدخان	۲۵	۴۴	۵۹	۳۴۹	۱۴۹۵	۳	مکی ″	۵۴۲
۶۵	الجاثیہ	۲۵	۴۵	۳۷	۴۹۲	۲۱۳۱	۴	مکی ″	۵۴۷
۶۶	الاحقاف	۲۶	۴۶	۳۵	۷۵۰	۲۷۰۹	۴	مکی ″	۵۵۴
۶۷	الذریت	۲۶	۵۱	۶۰	۳۶۰	۱۵۵۹	۳	مکی	۵۶۱
۶۸	الغاشیہ	۳۰	۸۸	۲۶	۹۳	۳۸۳	۱	مکی	۵۶۷
۶۹	الکہف	۱۵	۱۸	۱۱۰	۱۳۰۱	۶۶۳۰	۱۲	مکی	۵۶۹
۷۰	النحل	۱۴	۱۶	۱۲۸	۱۸۷۱	۷۹۷۴	۱۶	مکی و مدنی	۵۹۱

Marfat.com

ترتیب نزول		ترتیب مصحفی							
نمبر شمار	سورۃ	پارہ نمبر	سورۃ نمبر	جملہ آیات	جملہ کلمات	جملہ حروف	جملہ رکوع	محل نزول	صفحہ نمبر
۷۱	نوحؑ	۲۹	۷۱	۲۸	۲۳۱	۹۷۴	۲	مکی	۶۲۷
۷۲	ابراہیمؑ	۱۳	۱۴	۵۲	۸۳۵	۳۶۰۱	۷	مکی و مدنی	۶۳۰
۷۳	الانبیاءؑ	۱۷	۲۱	۱۱۲	۱۱۸۷	۵۱۵۴	۷	مکی	۶۳۳
۷۴	المومنون	۱۸	۲۳	۱۱۸	۱۰۷۰	۴۵۳۸	۶	مکی	۶۳۸
۷۵	السجدۃ	۲۱	۳۲	۳۰	۳۷۴	۱۵۷۷	۳	مکی و مدنی	۶۴۱
۷۶	الطور	۲۷	۵۲	۴۹	۳۱۹	۱۳۳۳	۲	مکی	۶۶۶
۷۷	الملک	۲۹	۶۷	۳۰	۳۳۵	۱۳۵۹	۲	مکی	۶۷۰
۷۸	الحاقہ	۲۹	۶۹	۵۲	۲۶۰	۱۱۳۴	۲	مکی	۶۷۵
۷۹	المعارج	۲۹	۷۰	۴۴	۲۶۰	۶۷۷	۲	مکی	۶۷۹
۸۰	النباء	۳۰	۷۸	۴۰	۱۷۴	۸۰۱	۲	مکی	۶۸۳
۸۱	النازعات	۳۰	۷۹	۴۶	۱۸۱	۷۹۱	۲	مکی	۶۸۶
۸۲	الانفطار	۳۰	۸۲	۱۹	۸۰	۳۳۴	۱	مکی	۶۸۹
۸۳	الانشقاق	۳۰	۸۴	۲۵	۱۰۸	۴۳۸	۱	مکی	۶۹۰
۸۴	الروم	۲۱	۳۰	۶۰	۸۲۷	۳۵۴۷	۶	مکی و مدنی	۶۹۲
۸۵	العنکبوت	۲	۲۹	۶۹	۹۹۰	۴۳۱۰	۷	مکی و مدنی	۷۰۳
۸۶	التطفیف	۳۰	۸۳	۳۶	۱۷۲	۷۵۸	۱	مکی	۷۱۸
۸۷	البقرۃ	۱	۲	۲۸۶	۶۱۲۱	۲۶۷۹۲	۴۰	مدنی	۷۲۱
۸۸	الانفال	۹	۸	۷۵	۱۲۵۳	۵۵۲۲	۱۰	مدنی	۸۱۰
۸۹	آل عمران	۳	۳	۲۰۰	۳۵۴۲	۱۵۳۲۶	۲۰	مدنی	۸۳۱
۹۰	الاحزاب	۲۱	۳۳	۷۳	۱۳۱۰	۵۹۰۹	۹	مدنی	۸۸۱
۹۱	الممتحنہ	۲۸	۶۰	۱۳	۳۷۰	۱۵۹۳	۲	مدنی	۹۰۱
۹۲	النساء	۴	۴	۱۷۶	۳۷۴۰	۱۶۶۶۷	۲۴	مدنی	۹۰۶
۹۳	الزلزال	۳۰	۹۹	۸	۳۷	۱۵۸	۱	مدنی	۹۵۷
۹۴	الحدید	۲۷	۵۷	۲۹	۵۸۶	۲۵۹۹	۴	مدنی	۹۵۹

نمبر شمار	سورة	ترتیب نزول پاره نمبر	ترتیب مصحفی سورة نمبر	جملہ آیات	جملہ کلمات	جملہ حروف	جملہ رکوع	محل نزول	صفحہ نمبر
۹۵	محمد	۲۶	۴۷	۳۸	۵۵۸	۲۴۷۵	۴	مدنی	۹۶۷
۹۶	الرعد	۱۳	۱۳	۴۳	۸۶۳	۳۶۱۴	۶	مدنی	۹۷۵
۹۷	الرحمٰن	۲۷	۵۵	۷۸	۳۵۱	۱۶۸۳	۳	مدنی	۹۸۸
۹۸	الدھر	۲۹	۷۶	۳۱	۲۴۶	۱۰۹۹	۲	مدنی	۹۹۳
۹۹	الطلاق	۲۸	۶۵	۱۲	۲۹۸	۱۲۳۷	۲	مدنی	۹۹۸
۱۰۰	البینۃ	۳۰	۹۸	۸	۹۵	۴۱۳	۱	مدنی	۱۰۰۲
۱۰۱	الحشر	۲۸	۵۹	۲۴	۴۵۵	۲۰۱۶	۳	مدنی	۱۰۰۳
۱۰۲	النور	۱۸	۲۴	۶۴	۱۳۲	۶۳۱	۹	مدنی	۱۰۱۰
۱۰۳	الحج	۱۷	۲۲	۷۸	۱۲۸۳	۵۴۳۲	۱۰	مدنی	۱۰۲۷
۱۰۴	المنٰفقون	۲۸	۶۳	۱۱	۱۸۳	۸۲۱	۲	مدنی	۱۰۳۱
۱۰۵	المجادلہ	۲۸	۵۸	۲۲	۴۷۹	۲۱۰۳	۳	مدنی	۱۰۳۴
۱۰۶	الحجرات	۲۶	۴۹	۱۸	۳۵۰	۱۵۷۳	۲	مدنی	۱۰۵۱
۱۰۷	التحریم	۲۸	۶۶	۱۲	۲۵۳	۱۱۲۴	۲	مدنی	۱۰۵۶
۱۰۸	التغابن	۲۸	۶۴	۱۸	۲۴۷	۱۱۳۲	۲	مدنی	۱۰۶۱
۱۰۹	الصف	۲۸	۶۱	۱۴	۲۲۳	۹۹۱	۲	مدنی	۱۰۶۵
۱۱۰	الجمعہ	۲۸	۶۲	۱۱	۱۷۶	۷۸۷	۲	مدنی	۱۰۶۸
۱۱۱	الفتح	۲۶	۴۸	۲۹	۵۶۸	۲۵۵۵	۴	مدنی	۱۰۷۱
۱۱۲	المائدہ	۶	۵	۱۲۰	۲۸۴۲	۱۳۴۶۴	۱۶	مدنی	۱۰۸۱
۱۱۳	التوبۃ	۱۰	۹	۱۲۹	۲۵۳۷	۱۱۳۶۰	۱۶	مدنی	۱۱۱۹
۱۱۴	النصر	۳۰	۱۱۰	۳	۱۹	۸۱	۱	مدنی	۱۱۶۳

جملہ رکوع مبارکہ = ۵۵۸

جملہ آیات مبارکہ = ۶۲۳۶

جملہ کلمات مبارکہ = ۸۶۴۳۰

جملہ حروف مبارکہ = ۴۳۰۷۸۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشہ اسمائے باری تعالیٰ مع اعداد قمری و ترجمہ

هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ

٦٦ وہ اللہ ہے نہیں کوئی معبود مگر وہ ٢٩٨ بخشنے والا ٢٥٨ مہربان

مَلِکُ ٩٠ بادشاہ ہے	قُدُّوْسُ ١٧٠ پاک	سَلَامُ ١٣١ سلامتی دینے والا	مُؤْمِنُ ١٣٦ امن دینے والا
مُھَیْمِنُ ١٤٥ حفاظت کرنے والا	عَزِیْزُ ٩٤ غالب	جَبَّارُ ٢٠٦ بڑا زبردست	مُتَکَبِّرُ ٦٦٢ بڑائی والا
خَالِقُ ٧٣١ پیدا کرنے والا	بَارِئُ ٢١٣ عالم کا بنانے والا	مُصَوِّرُ ٣٣٦ صورت بنانے والا	غَفَّارُ ١٢٨١ بخشنے والا
قَہَّارُ ٣٠٦ زبردست	وَھَّابُ ١٤ بخشنے والا	رَزَّاقُ ٣٠٨ رزق دینے والا	فَتَّاحُ ٤٨٩ کھول نے والا
عَلِیْمُ ١٥٠ جاننے والا	قَابِضُ ٩٠٣ بند کرنے والا	بَاسِطُ ٧٢ فراخی دینے والا	خَافِضُ ١٤٨١ پست کرنے والا
رَافِعُ ٣٥١ بلند کرنے والا	مُعِزُّ ١١٧ عزت دینے والا	مُذِلُّ ٧٧٠ خوار کرنے والا	سَمِیْعُ ١٨٠ سننے والا
بَصِیْرُ ٣٠٢ دیکھنے والا	حَکَمُ ٦٨ حاکم	عَدْلُ ١٠٤ عدل والا	لَطِیْفُ ١٢٩ باریک بین

خَبِیۡرٌ ۸۱۲ خبردار	حَلِیۡمٌ ۸۸ حلم والا	عَظِیۡمٌ ۱۰۲۰ بزرگ	غَفُوۡرٌ ۱۲۸۶ بخشنے والا
رَاشِدٌ ۵۰۵ جہان نما	عَلِیٌّ ۱۱۰ بلند	کَبِیۡرٌ ۲۳۲ بڑا	حَفِیۡظٌ ۹۹۸ نگہبان
مُقِیۡتٌ ۵۵۰ قوت دینے والا	حَسِیۡبٌ ۸۰ کافی	جَلِیۡلٌ ۷۳ بزرگ	کَرِیۡمٌ ۲۷۰ سخی
رَقِیۡبٌ ۳۱۲ نگہبان	مُجِیۡبٌ ۵۵ قبول کرنے والا	وَاسِعٌ ۱۳۷ پھیلنے والا	حَکِیۡمٌ ۷۸ حکمت والا
وَدُوۡدٌ ۲۰ دوست بڑا	مَجِیۡدٌ ۵۷ بزرگ	بَاعِثٌ ۵۷۳ اُٹھانے والا	شَہِیۡدٌ ۳۱۹ گواہ
حَقٌّ ۱۰۸ سچا	وَکِیۡلٌ ۶۶ کارساز	قَوِیٌّ ۱۱۶ طاقت والا	مَتِیۡنٌ ۵۰۰ مضبوط
وَلِیٌّ ۴۶ دوست	حَمِیۡدٌ ۶۲ دوست	مُحۡصِیٌ ۱۴۸ گھیرنے والا	مُبۡدِیٌ ۵۶ پہلے پیدا کرنے والا
مُعِیۡدٌ ۱۲۴ دوبارہ پیدا کرنے والا	مُحۡیِیٌ ۶۸ زندہ کرنے والا	مُمِیۡتٌ ۴۹۰ مارنے والا	حَیٌّ ۱۸ زندہ
قَیُّوۡمٌ ۱۵۶ ہمیشہ رہنے والا	وَاجِدٌ ۱۴ پالنے والا	مَاجِدٌ ۴۸ بزرگی والا	وَاحِدٌ ۱۹ ایک

Marfat.com

اَحَدُ ۱۳ اکیلا	صَمَدُ ۱۳۴ بے نیاز	قَادِرُ ۳۰۵ قدرت والا	مُقْتَدِرُ ۷۴۴ صاحب قدرت کا
مُقَدِّمُ ۱۸۴ پہلا	مُؤخِرُ ۸۴۶ پچھلا	اَوَّلُ ۳۷ اوّل	اٰخِرُ ۸۰۱ آخر
بَاطِنُ ۶۲ پوشیدہ	ظَاهِرُ ۱۱۰۶ آشکار	وَالِیُ ۴۷ وارث	مُتَعَالِیُ ۵۵۱ برتر
بَرُّ ۲۰۲ احسان کرنے والا	تَوَّابُ ۴۰۹ توبہ قبول کرنے والا	مُنْتَقِمُ ۶۳۰ بدلہ لینے والا	عَفُوُّ ۱۵۶ معاف کرنے والا
رَؤُفُ ۲۸۶ بہت مہربان	مَالِكُ الْمُلْكِ ۲۱۱ مالک ملک کا	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۱۱۱۰ صاحب بزرگی اور عظمت اور بخشش کا	
مُقْسِطُ ۲۰۹ عدل کرنے والا	جَامِعُ ۱۱۴ جمع کرنے والا	غَنِیُّ ۱۰۶۰ بے پرواہ	مُغْنِیُ ۱۱۰۰ دولتمند کرنے والا
مُعْطِیُ ۱۲۹ دینے والا	مَانِعُ ۱۶۱ منع کرنے والا	ضَارُّ ۱۰۰۱ ضرر دینے والا	نَافِعُ ۲۰۱ نفع دینے والا
نُوْرُ ۲۵۶ روشنی والا	هَادِیُ ۲۰ راہ دکھانے والا	بَدِیعُ ۸۶ نیا پیدا کرنے والا	بَاقِیُ ۱۱۳ ہمیشہ رہنے والا
وَارِثُ ۷۰۷ مالک	رَشِیدُ ۵۱۴ اچھی تدبیر والا	شَکُورُ ۵۲۶ شکر پسند	صَبُورُ ۲۹۸ بڑا تحمل والا
+ [illegible]	+ ۵۶۸۴	+ ۹۵۵۵	= ۹۲۴۱۴

اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء کے کل اعداد ۲۴۴۹۳ ہیں، مفرد کرنے کے بعد عدد ۱ برآمد ہوا جو اللہ کی یگانگت کو دلالت کرتا ہے۔ مفرد طریقہ حسب ذیل ہے:-

۲۴۴۹۳ =
۶۸۴۳
۶۳۷
۹۱
۱

۴ + ۳ = ۷
۴ + ۴ = ۸
۹ + ۴ = ۴
۳ + ۹ = ۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشہ اسمائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مع اعداد قمری و ترجمہ

مُحَمَّدٌ ۹۲ تعریف والا	اَحْمَدُ ۵۳ خوبیوں والا	حَامِدٌ ۵۳ سراہنے والا	مَحْمُودٌ ۹۸ سراہا گیا
قَاسِمٌ ۲۰۱ بانٹنے والا	عَاقِبٌ ۱۷۳ پیچھے آنے والا	فَاتِحٌ ۴۸۹ کھولنے والا	خَاتِمٌ ۱۰۴۱ ختم کرنے والا
حَاشِرٌ ۵۰۹ اُٹھانے والا	مَاحٍ ۴۹ محو کرنے والا	دَاعٍ ۷۵ بلانے والا	سِرَاجٌ ۲۶۴ چراغ
رَشِیدٌ ۵۱۴ نیک	مُنِیرٌ ۳۰۰ نور والا	بَشِیرٌ ۵۱۲ خوشخبری دینے والا	نَذِیرٌ ۲۶۷ ڈرانے والا
هَادٍ ۱۰ ہادی	مُهْدٍ ۴۹ ہدایت والا	رَسُولٌ ۲۹۶ رسول	نَبِیٌّ ۶۲ نبی
طٰہٰ ۱۴ طٰہٰ	یٰسٓ ۷۰ یٰسٓ	مُزَّمِّلٌ ۱۱۷ جامہ اوڑھنے والا	مُدَّثِّرٌ ۷۴۴ چادر اوڑھنے والا
شَفِیعٌ ۴۶۰ شفاعت والا	خَلِیلٌ ۶۷۰ دوست جانی	کَلِیمٌ ۱۰۰ کلام کرنے والا	حَبِیبٌ ۲۲ دوست
مُصْطَفٰی ۲۲۰ پسندیدہ	مُرْتَضٰی ۱۴۵۰ برگزیدہ	مُجْتَبٰی ۴۵۵ چنا ہوا	مُخْتَارٌ ۱۲۴۱ بااختیار
نَاصِرٌ ۳۴۱ مدد دینے والا	مَنْصُورٌ ۳۸۶ مدد دیا گیا	قَائِمٌ ۱۵۱ قائم	حَافِظٌ ۹۸۹ حافظ

شَہِیدٌ ﷺ ۳۱۹ گواہ	عَادِلٌ ﷺ ۱۰۵ عدل والا	حَکِیمٌ ﷺ ۷۸ حکمت والا	نُورٌ ﷺ ۲۵۶ نور
حُجَّةٌ ﷺ ۴۱۱ دلیل	بُرھَانٌ ﷺ ۲۵۸ حجت	اَبطَحِیٌّ ﷺ ۲۲ ابطح والا	مُؤمِنٌ ﷺ ۱۳۶ امن والا
مُطِیعٌ ﷺ ۱۲۹ تابعدار	مُذَکِّرٌ ﷺ ۲۶۷ نصیحت کرنے والا	وَاعِظٌ ﷺ ۹۷۷ واعظ	آمِینٌ ﷺ ۱۰۱ امانتدار
صَادِقٌ ﷺ ۱۹۵ سچا	مُصَدِّقٌ ﷺ ۲۳۴ سچ بولنے والا	نَاطِقٌ ﷺ ۱۶۰ بولنے والا	صَاحِبٌ ﷺ ۱۰۱ صاحب
مَکِّیٌّ ﷺ ۷۰ مکے والا	مَدَنِیٌّ ﷺ ۱۴۴ مدینے والا	عَرَبِیٌّ ﷺ ۲۸۲ عرب والا	ھَاشِمِیٌّ ﷺ ۳۵۶ ہاشمی
تِہَامِیٌّ ﷺ ۴۵۶ تہامی	حِجَازِیٌّ ﷺ ۲۹ حجاز والا	نِزَارِیٌّ ﷺ ۶۱۸ نزار کی اولاد سے	قُرَیشِیٌّ ﷺ ۶۳۰ قریشی
مُضَرِیٌّ ﷺ ۱۰۵۰ مضر والا	اُمِّیٌّ ﷺ ۵۱ ان پڑھ	عَزِیزٌ ﷺ ۹۴ غالب	حَرِیصٌ ﷺ ۳۰۸ حرص والا
رَءُوفٌ ﷺ ۲۸۶ نرم دل	رَحِیمٌ ﷺ ۲۵۸ رحم والا	یَتِیمٌ ﷺ ۴۶۰ یتیم	غَنِیٌّ ﷺ ۱۰۶۰ بے پرواہ
جَوَّادٌ ﷺ ۱۴ سخی	فَتَّاحٌ ﷺ ۴۸۹ فتح کرنے والا	عَالِمٌ ﷺ ۱۴۱ جاننے والا	طَیِّبٌ ﷺ ۲۱ پاک
طَاھِرٌ ﷺ ۲۱۵ پاک	مُطَھَّرٌ ﷺ ۲۵۴ پاک	خَطِیبٌ ﷺ ۶۲۱ واعظ	فَصِیحٌ ﷺ ۱۸۸ عمدہ بیان والا

سَیِّدٌ ۴، سردار	مُتَّقِیٌ ۵۷۰ پاک	اِمَامٌ ۸۲ پیشوا	بَارٌ ۲۰۳ نیک
شَافٍ ۳۸۱ شفا دینے والا	مُتَوَسِّطٌ ۵۱۵ متوسط	سَابِقٌ ۱۶۳ آگے جانے والا	مُقْتَصِدٌ ۶۳۴ میانہ رو
مَهْدِیٌ ۵۹ ہدایت والا	حَقٌ ۱۰۸ سچا	مُبِیْنٌ ۱۰۲ ظاہر	اَوَّلٌ ۳۷ اوّل
اٰخِرٌ ۸۰۱ پچھلا	ظَاهِرٌ ۱۱۰۶ ظاہر	بَاطِنٌ ۶۲ چھپا ہوا	رَحْمَةٌ ۶۴۸ رحمت
مُحَلِّلٌ ۱۰۸ حلال کرنے والا	مُحَرِّمٌ ۲۸۸ حرام کرنے والا	اٰمِرٌ ۲۴۱ حکم دینے والا	نَاهٍ ۵۶ منع کرنے والا
شَكُوْرٌ ۵۲۶ شکر گزار	قَرِیْبٌ ۳۱۱ قریب	مُنِیْبٌ ۱۰۲ رجوع کرنے والا	مُبَلِّغٌ ۱۰۷۲ پہنچانے والا
طٰسٓ ۶۹ طٰس	حٰمٓ ۴۸ حم	حَسِیْبٌ ۸۰ حساب لینے والا	اَوْلٰی ۴۷ بہتر
+۷۵۲۴	+۸۱۷۶	+۷۵۳۸	=۱۰۵۷۱

جملہ اعداد کو = ۳۳۸۰۹
مفرد کرنے ۶۰۲۸۹
کے بعد:- ۸۱۸
۹۹
۹

شکور حنیف صفی اللہ حبیب اللہ امین صادق نبی التوبہ تہامی متمم مجیب خاتم الانبیاء نجی اللہ کلیم اللہ عبد اللہ کامل حافظ رؤف رحیم طٰہٰ مجتبیٰ طٰس مرتضیٰ حمٓ مصطفیٰ یٰسٓ مزمل ولی مدثر مبین مصدق طیب ناصر منصور مصباح امیر

احمد رسول الملاحم شہید شہیر عادل خاتم جرار مدعو خلیل قریب معطر مذکر مبشر مکرم مختوم منیر سراج سید خاتم الرسل حکیم کریم یتیم نبی الرحمۃ باطن ظاہر آخر اوّل رسول الرحمۃ مطیع مبین حق معلوم قوی رسول الرحمۃ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حروف ابجد اور اُن کے اعداد

ابجد			
ا	ب (پ)	ج (چ)	د/ڈ
۱	۲	۳	۴

ہوّز		
ہ	و	ز/ژ
۵	۶	۷

حُطّی		
ح	ط	ی/ے
۸	۹	۱۰

کِلَمَن			
ک (گ)	ل	م	ن
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰

سعَفَص			
س	ع	ف	ص
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰

قرشت			
ق	ر/ڑ	ش	ت/ٹ
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰

ثخذ		
ث	خ	ذ
۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰

ضظّغ		
ض	ظ	غ/ع
۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲) اسماء الحسنیٰ باری تعالیٰ
و
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

سب تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہیں۔ سلام امن، کے منتخب بندوں پر بالخصوص اس کے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل اور ان کے اصحاب پر۔

علم الاعداد کی روشنی میں اسماء الحسنیٰ باری تعالیٰ ہر انسان کے نام میں موجود ہیں جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم مبارک دنیا اور آخرت کی ہر چیز' انسان' حیوانات' جمادات و نباتات میں ہی نہیں بلکہ لوح محفوظ' قرآن مجید' ارض و سما' سورج و چاند ستاروں وغیرہ میں بھی موجود ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اعداد کے بارے میں قرآن پاک کی متعدد سورتوں میں ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً"

(۱) سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۲ صفحہ ۲۹۴
(۲) سورۃ بقرہ آیات ۱۸۴' ۱۸۵' ۲۴۱۔ صفحات ۷۷۰ -۷۹۹
(۳) سورۃ نور آیات ۲'۴ ' ۷ ' ۵۸ صفحات ۱۰۱۱ -۱۰۲۴
(۴) سورۃ المجادلہ آیات ۴' ۷ صفحات ۱۰۳۵ -۱۰۳۶

یہ علم اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے پیغمبر ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو سکھایا جن کے اسم مبارک کے اعداد ۹ بنتے ہیں (صفحہ ۱۱۴۹) جو قرآن مجید اور اس کے سارے متن سے مطابقت رکھتے ہیں۔ (تفصیل صفحات ۱۱۴۵' ۱۱۴۲ اور ۱۱۷۱ تا ۱۱۷۵ پر ملاحظہ فرمائیں) جبکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسماء الحسنیٰ کے جملہ اعداد بھی ۹ بنتے ہیں۔ (تفصیل صفحات ۱۱۷۹ تا ۱۱۸۱ پر ملاحظہ فرمائیں) نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر مبارک ۶۳ سال ہوئی جس کی باز گشت سے بھی عدد ۹ برآمد ہوتا ہے۔ اب یہ حقیقت بالکل عیاں ہو گئی کہ سلسلہ نبوت جس کا آغاز نہ صرف عدد ۹ سے ہوا بلکہ اختتام بھی عدد ۹ پر ہی ہوا۔ عدد ۹ اپنی ذات میں ایک ایسا جامع ہندسہ

Marfat.com

ہے جس کو کسی ایک ہندسہ سے ضرب دیں تو حاصل ضرب وہی آئے گا۔

اللہ جل شانہ قرآن مجید کی سورت اعراف کی آیت ۱۸۰ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

ترجمہ : اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں۔ سو اس کو انہیں ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کی غلط تاویلیں کرتے ہیں انہیں بہت جلد ان کے اعمال کی سزا ملے گی۔ (تفصیل صفحات ۸۷۶ تا ۸۷۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ دو قسم کے ہیں۔ جمالی اور جلالی۔ ان کا ورد باوضو ہو کر پہلے لفظ "یا" لگا کر مطلوبہ تعداد دگنی کر کے پڑھیں۔ بہتر ہے کہ نماز فجر کے بعد ورد کیا جائے اور بعد میں درود پاک کی ایک تسبیح ۳۵ دانوں والی پڑھیں۔ اگر نماز فجر کے بعد وقت نہ ملے تو نماز عصر کے بعد ورد کرلیں۔ قارئین حضرات کی سہولت کے لئے اسماء الحسنیٰ کے اعداد بالترتیب معہ جمالی اور جلالی کے ذیل میں تحریر کئے جاتے ہیں۔

۱۳ = جلالی	۹۰ = جمالی	۲۰۲ = جلالی	۵۳۶ = جمالی
۱۴ = جمالی	۹۳ = ″	۲۰۶ = جلالی	۵۵۰ = جلالی
۱۴ = جلالی	۱۰۴ = جلالی	۲۰۹ = جلالی	۵۵۱ = ″
۱۸ = ″	۱۰۸ = ″	۲۱۱ = ″	۵۷۳ = جمالی
۱۹ = ″	۱۱۰ = جلالی	۲۱۳ = جمالی	۶۳۰ = ″
۲۰ = جمالی	۱۱۳ = ″	۲۳۲ = جمالی	۶۶۲ = جلالی
۲۰ = جمالی	۱۱۳ = ″	۲۵۶ = جمالی	۷۰۷ = جمالی
۳۷ = جلالی	۱۱۶ = جلالی	۲۵۸ = جمالی	۷۳۱ = جمالی
۳۶ = جمالی	۱۱۷ = جمالی	۲۷۰ = جمالی	۷۴۴ = جلالی
۴۷ = ″	۱۲۳ = ″	۲۸۶ = جلالی	۷۷۰ = جلالی
۴۸ = جلالی	۱۲۹ = جمالی	۲۹۸ = جمالی	۸۰۱ = جلالی
۵۵ = ″	۱۲۹ = جمالی	۲۹۸ = جلالی	۸۱۲ = ″
۵۷ = جلالی	۱۳۱ = جمالی	۳۰۲ = جمالی	۸۴۶ = جلالی

Marfat.com

۵۷ = جمالی	۱۳۳ = جمالی	۳۰۵ = جلالی	
۵۸ = جلالی	۱۳۶ = جمالی	۳۰۶ = جلالی	
۳۳ = جلالی	۱۳۷ = جلالی	۳۰۸ = جمالی	۹۰۳ = جلالی
۳۳ = //	۱۳۵ = جمالی	۳۱۲ = جمالی	۹۹۸ = جمالی
۶۶ = ذاتی	۱۳۸ = جلالی	۳۱۹ = جمالی	۱۰۰۱ = جلالی
۶۶ = جمالی	۱۵۰ = جمالی	۳۳۶ - جلالی	۱۰۳۰ = جمالی
۶۸ = جمالی	۱۵۶ = جلالی	۳۵۱ = //	۱۰۴۰ = جلالی
۷۲ = جلالی	۱۵۶ = //	۴۰۹ = جمالی	۱۱۰۰ = جمالی
۷۳ = جمالی	۱۷۱ = جلالی	۴۸۹ = جمالی	۱۱۰۶ = جلالی
۷۸ = جمالی	۱۷۰ = جمالی	۴۹۰ = جلالی	۱۱۱۰ = جلالی
۸۰ = //	۱۸۰ = جلالی	۵۰۰ = جمالی	۱۳۸۱ = جمالی
۸۶ = جلالی	۱۸۳ = //	۵۰۵ = //	۱۳۸۶ = جمالی
۸۸ = جمالی	۲۰۱ = //	۵۱۳ = جمالی	۱۴۸۱ = //

اس ضمن میں اسماء الحسنٰی کا ایک وظیفہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہے۔ صدیوں سے اولیاء اللہ اور ان کے تابعین اسے پڑھتے آرہے ہیں۔ اسماء الحسنٰی کا وظیفہ پڑھنے سے حالات حیرت انگیز طریقہ سے بدل جاتے ہیں۔ تفکرات اور پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ بیماریاں اور تکالیف دور ہو جاتی ہیں۔ ناکامیاں اور نامرادیاں کامیابیوں اور خوشیوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ نحوست و بدبختی، خوش بختی و کامرانی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ بھلا ایسا کیوں نہ ہو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے برکت والے ناموں میں بے حد و بے حساب تاثیر ہے۔ اسی نام کی برکت سے طوفان بلاخیز میں حضرت نوح علیہ السلام کا بیڑہ تیرنے لگا تھا۔ اسی نام کی برکت سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ گلزار ہو گئی تھی۔ اسی نام کی برکت سے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے رہائی ملی تھی اور اسی نام کی بدولت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سمندر کی تند و تیز موجوں نے راستہ مہیا کیا تھا۔ غرض دنیا میں جس کو جو بھی ملا اسی نام پاک کی بدولت ملا۔ جس کی جو بھی مشکل آسان ہوئی اسی نام کی برکت سے ہوئی۔

آپ کا اسم اعظم:

ہر انسان کا اسم اللہ تبارک و تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں مقید ہے جیسا کہ علم الاعداد کی روشنی سے ثابت ہوتا ہے۔ حروف ابجد کا نقشہ صفحہ نمبر ۱۸۲ پر موجود ہے جہاں سے آپ اپنے پیدائشی نام کے مطابق اعداد حاصل کریں پھر ان اعداد کے مطابق صفحات نمبر ۱۷۶ تا ۱۸۷ سے اسماء الحسنیٰ میں سے کوئی ایسا ایک یا زائد اسمائے پاک اخذ کریں جن کے اعداد کا میزان آپ کے اعداد کے مطابق ہو۔ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ اسماء الجلالی جمالی ہوں کیونکہ جمالی اسمائے پاک پڑھنے سے فوائد جلد حاصل ہوتے ہیں۔

مثلاً" مولف کے پیر بھائی کا پیدائشی اسم گرامی ساجد جاوید اور خاندانی اسم گرامی اکبر ہے۔ اسم اعظم نکالنے کے لئے فقط پیدائشی اور ذاتی نام ہی کے اعداد اخذ کئے جاتے ہیں۔ حروف ابجد کے حساب سے اس نام کے اعداد یوں ہیں:

نقشہ بحساب ابجد

اسم	حروف مبسوطہ										جملہ اعداد
ساجد جاوید	س	ا	ج	د	ج	ا	و	ی	د		
	۶۰+	۱+	۳+	۴	۳+	۱+	۶+	۱۰+	۴		
			۶۸		+		۲۴			=	۹۲

یہ اعداد (یعنی ۹۲) نہ صرف باری تعالیٰ کے اسماء الحسنیٰ میں مقید ہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم مبارک سے بھی براہ راست مطابقت رکھتے ہیں اس ضمن میں ہمارے ایک واجب الاحترام و عالی مرتبت دوست حضرت لاشے فقیر میاں خادم حسین صوفی قادری' سلوی' عطائی مدظلہ' العالی (مصنف کنز العارفین من مرات العارفین اور سر الانسان) یوں فرماتے ہیں کہ ساجد کا معنی سجدہ کرنے والا اور سجدہ کے معنی کلی فنا کے ہیں تو ثابت ہوا کہ ساجد بوجہ سجدہ فنا فی اللہ کے مقام میں ہے اور جاوید کے معنی ہمیشہ یا باقی رہنے والے کے ہیں جیسے زندۂ جاوید اور بقا ذات باری تعالیٰ کو ہی حاصل ہے اس لئے ساجد جاوید دونوں کا معنی بقا باللہ کے ہوا اور بقا باللہ کا مقام حقیقتاً "آنحضرت محمد صلی اللہ

Marfat.com

یہ وآلہ وسلم کو ہی حاصل ہے اور حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحت ہر بقا باللہ فقیر کو بقا باللہ کا مقام آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بطور امانت یا نیابت حاصل ہے کیونکہ فرمان ہے۔ اَنَا مِن نُورِ اللّٰہِ وَ الخَلقَ کُلّھم مِن نُورِی یعنی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے نور سے ہوں اور کل مخلوق میرے نور سے ہے۔ تو ثابت ہوا کہ ہر فنا فی اللہ اور بقا باللہ فقیر کے لباس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی متلبس ہیں تو ساجد جاوید کے معنی اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ ساجد جاوید کے اعداد ۹۲ ہیں اس سے یہ بات بالکل عیاں ہوئی کہ ان کے وجود مبارک میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی خصوصیات اور صلاحیتیں بکثرت اجاگر ہیں۔

جناب میاں صاحب اسم گرامی ساجد جاوید اکبر کے متعلق تشریح کرتے ہیں کہ ساجد کے اعداد ۶۸ اور جاوید کے اعداد ۲۴ اور اکبر کے اعداد ۲۲۳ ہیں جو یکجا کرنے سے ۳۱۵ بنتے ہیں جبکہ اسم باری تعالیٰ جامع کے اعداد ۱۱۴ اور اسم باری تعالیٰ نافع کے اعداد ۲۰۱ ہیں تو دونوں اسماء کے کل اعداد ۳۱۵ ہوئے۔ حروف ابجد کے حساب سے اسم گرامی کے اعداد اور اسماء الحسنیٰ باری تعالیٰ کے ناموں کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

نقشہ بحساب ابجد

اسم	حروف مبسوط	جملہ اعداد
ساجد جاوید اکبر	س ا ج د — ج ا و ی د — ا ک ب ر +۶۰ +۱ +۳ +۴ +۳ +۱ +۶ +۱۰ ۴ +۱ +۲۰ +۲ ۲۰۰	= ۳۱۵
جامع نافع	ج ا م ع — ن ا ف ع +۳ +۱ +۴۰ +۷۰ +۵۰ +۱ +۸۰ ۷۰	= ۳۱۵

گویا علم الاعداد کی روشنی میں جناب ساجد جاوید اکبر کا اسم اعظم "یا جامع یا نافع" ہوا۔

کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ:

Marfat.com

کیا شان احمدی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نور ہے
اس ضمن میں حضرت باوا گورو نانک صاحب نے فرمایا کہ

(الف)

نام لو ہر بست کا کرو چوگن داؤ

(ب) (د) (س)

پنج ملا کے دس گن کیجئو ہیں بھوگ لگاؤ

(ج) (ح)

جو بچے سو نو گن کیجئو دوا ہور رلاؤ

نانک ہر ایک بست سے محمدؐ نام بناؤ

ترجمہ : کسی کے نام کے اعداد نکال کر ۴ سے ضرب دو پھر ۵ ملا کر ۱۰ سے ضرب دیکر ۲۰ سے تقسیم کردیں اور جو باقی بچے اس کو ۹ سے ضرب دیکر ۲ بڑھادیں تو اس طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اسم گرامی کے اعداد مبارک ظہور پذیر ہو گئے۔

مندرجہ بالا رباعی کا تفصیلاً ذیل میں ان اعداد کی نسبت تجزیہ کیا جاتا ہے جن کے بارے میں باوا گورو نانک صاحب نے ذکر کیا تھا:۔

(الف) عدد ۴ سے ضرب دینے کا مطلب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار بڑے صحابہ کرام ہیں جنہوں نے قرآنِ مجید کی اشاعت کی اور اس کو پھیلایا۔ یعنی

(۱) حضرت عبداللہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔
(۲) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔
(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اور
(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ۔

Marfat.com

تمثا کے بعد قرآن مجید کا آغاز حروف منقطعات "الف۔ لام۔ میم" سے ہوتا ہے۔ الف سے مراد "ھٰذا" لام سے مراد "قرآن مجید" کے ۳۰ سپارے اور میم سے مراد "حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی چالیس سالہ زندگی" کی طرف اشارہ ہے۔ جب سے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر قرآن مجید کا نزول ہوا۔ لام اور میم کے اعداد کو یکجا کرنے سے ۷۰ بن جاتے ہیں جو لفظ "ع" میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ عدد ۷۰ صحابہ کرام کی طرف اشارہ کرتا ہے جن کے اسماء گرامی لفظ "ع" سے شروع ہوتے ہیں۔

(ب) عدد ۵ جمع کرنے کا مطلب یہ ہے یعنی۔

① آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

② حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

③ خاتون جنت سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

④ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

⑤ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(ج) عدد ۱۰ سے ضرب دینے کا مطلب عشرہ مبشرہ ہے۔

① حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

② حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

③ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

④ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

⑤ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

⑥ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

⑦ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

Marfat.com

(۸) حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۹) حضرت سعد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۱۰) حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) عدد ۲۰ سے بھوگ لگانے کا مطلب: یہ ہے یعنی۔

(۱) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

(۲) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۴) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۵) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۶) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۷) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۸) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۹) حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۱۰) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۱۱) حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۱۲) حضرت امام رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۱۳) حضرت امام تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۱۴) حضرت امام نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

(۱۵) حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(۱۶) حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(۱۷) حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(۱۸) حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(۱۹) حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(۲۰) حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(ج) عدد ۹ سے ضرب دینے کا مطلب یہ ہے یعنی۔

(۱) اللہ جل شانہٗ عم نوالہٗ۔

(۲) رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم۔

(۳) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(۴) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(۵) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(۶) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(۷) خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(۸) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(۹) حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

(ح) عدد ۲ ملانے کا مطلب

(۱) اللہ تبارک و تعالیٰ۔

(۲) سرور کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فخر الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کے اعداد: ۹۲ یوں ملاحظہ فرمائیں۔

نقشہ بحساب ابجد

اسم	حروف مبسوط	جملہ اعداد
محمد	م ح م د ۴۰ + ۸ + ۴۰ + ۴	۹۲
عبدالنبی	ع ب د ل ن ب ی ۷۰ + ۲ + ۴ + ۳۰ + ۵۰ + ۲ + ۱۰ = ۱۶۸ x ۴ = ۶۷۲ + ۵ = ۶۷۷ x ۱۰ = ۶۷۷۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ x ۹ = ۹۰ + ۲ =	۹۲
قرآن پاک	ق ر ا ن م ج ی د ۱۰۰ + ۲۰۰ + ۱ + ۵۰ + ۴۰ + ۳ + ۱۰ + ۴ = ۴۰۸ ۴۰۸ x ۴ = ۱۶۳۲ + ۵ = ۱۶۳۷ x ۱۰ = ۱۶۳۷۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ x ۹ = ۹۰ + ۲ = ۹۲	۹۲

Marfat.com

۳ حقانیت اشرف المخلوقات

بندوں کی تمام تعریف وتوصیف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کے لئے ہے جس سے جملہ مخلوق کے لئے ہدایت وبخشش کا سرچشمہ رواں ہوا۔ اگر وہ ہدایت نہ دیتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ حاصل کر سکتے اور ہمارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ انبیاء کرام اور رسول آئے ہیں۔ جنہوں نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے احکام خداوندی پہنچائے اور عبادت کا حکم دیا چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ الذریت آیت مبارکہ ۵۶ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ

(اور ہم نے تو جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے)

یہ بات قابل غور ہے کہ تمام ابنائے آدم کے دائیں ہاتھ پر اعداد ۱۸ اور بائیں ہاتھ پر اعداد ۸۱ موجود ہیں اگر ان دونوں اعداد کو جمع کیا جائے تو عدد ۹ برآمد ہوتا ہے یعنی دائیں ہاتھ پر بھی ۹ اور بائیں ہاتھ پر ۹ ہی رہ جائے گا یعنی انسان۔ قارئین حضرات کے علم کے لئے انسان اعداد ۱۸، ۸۱ اور اشرف المخلوقات کا تجزیہ علم الاعداد کی روشنی میں حسب ذیل پیش کیا جاتا ہے

انسان

الف	ن	س	الف	ن	جملہ اعداد	بازگشت
۱ + ۵۰ + ۶۰ + ۱ + ۵۰					= ۱۶۲	۲+۶+۱=۹

اشرف المخلوقات

الف	ش	ر	ف	ل	م	خ	ل	و	ق	الف	ت	جملہ اعداد
۱+۳۰۰+۲۰۰+۸۰+۳۰+۴۰+۶۰۰+۳۰+۶+۱۰۰+۱ +۴۰۰												=۱۷۸۸

جملہ اعداد کو مفرد کرنے کے بعد

۱۷۸۸
۸۶۷
۵۴
۹

علم الاعداد کی دنیا میں عدد ۹ سب سے بڑا عدد تسلیم کیا گیا ہے کیونکہ اس کی ابتدا اور انتہا بھی ۹ ہے اور انتہا بھی ۹ ہے اگر عدد ۹ کو ایک سے لے کر ۹ تک ضرب دیں تو حاصل ضرب ۹ ہی آئے گا۔ مثلاً قرآن مجید کی ابتدا بھی ۹ ہے اور انتہا بھی ۹ ہے یعنی الفاظ "قرآن" کے عدد بھی ۹ ہیں۔ اور قرآن مجید کے تمام متن کے عدد بھی ۹ ہیں۔ (تفصیل صفحات ۱۷۱ تا ۱۷۵ اور ۱۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں) اس دلیل سے قرآن مجید کی بزرگی ظاہر ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اعداد کے متعلق قرآن مجید کی سورۃ الجن آیت ۲۴ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

حَتّٰی إِذَا رَأَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَّأَقَلُّ عَدَدًا

(یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تب جان لیں گے کہ کس کے مددگار کمزور اور تعداد میں تھوڑے ہیں۔)

آپ یہ پڑھ کر حیران ہوں گے کہ تمام اعداد کس طرح ایک سے ۹ تک کی گنتی میں پوشیدہ ہیں۔ اگر آپ ایک سے ۹ تک سوائے عدد ۸ کے لکھیں۔ اب جس عدد کو معلوم کرنا چاہیں تو اس کو عدد ۹ سے ضرب دیں۔ تو وہی عدد برآمد ہوگا۔ اور اسی طرح اگر آپ عدد ۹ میں جو عدد جمع کرو گے وہی عدد برآمد ہوگا۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ملاحظہ فرمائیں۔

① ۱۲۳۴۵۶۷۹

۷۲

۲۴۶۹۱۳۵۸

۸۶۴۱۹۷۵۳

۸۸۸۸۸۸۸۸۸

② ۹+۱=۱۰ مفرد ۱ — ۹+۶=۱۵ مفرد ۶

۹+۲=۱۱ مفرد ۲ — ۹+۷=۱۶ مفرد ۷

۹+۳=۱۲ مفرد ۳ — ۹+۸=۱۷ مفرد ۸

۹+۴=۱۳ مفرد ۴ — ۹+۹=۱۸ مفرد ۹

۹+۵=۱۴ مفرد ۵

اگر آپ ایک سے ۹ تک کل عدد جمع کر کے مفرد کر دیں تو پھر بھی عدد ۹ ہی برآمد ہوگا۔ یعنی

۱+۲+۳+۴+۵+۶+۷+۸+۹= ۴۵ مفرد ۹

اگر صاحب ایمان خیال کرے تو وہ یہ دیکھ کر کہ اس کے ایک ہاتھ پر عدد ۱۸ ہے

اور دوسرے پر ۸۱ منقش ہے تو اس کے ایمان کو یہ جلال سکتی ہے کہ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کے لفظی اعداد ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ البقرہ آیت ۲۵۵ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ

(اللہ وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حی و قیوم ہے اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند) یعنی وہ ہمیشہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ دائیں ہاتھ کے اعداد ۱۸ کا مطلب علم الاعداد کی روشنی میں لفظ "حی" ہے۔ جس کا تجزیہ حسب ذیل پیش کیا جاتا ہے۔

حَیّ

جملہ اعداد		ی		ح
۱۸	=	۱۰	+	۸

علم الاعداد کی روشنی میں اعداد ۸۱ آنحضرت ﷺ کے اسم مبارک پر دلالت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کے صفاتی اسماء میں ماح (محو کرنے والا) ھاد (راہ دکھانے والا) اور حبیب (دوست) ہیں جن کا تجزیہ حسب ذیل پیش کیا جاتا ہے۔

ھاد

جملہ اعداد	د	ا	ہ
۱۰ =	۴ +	۱ +	۵

مَاح

جملہ اعداد	ح	ا	م
۴۹ =	۸ +	۱ +	۴۰

حَبِیبُ

جملہ اعداد		ب		ی		ب		ح
۲۲	=	۲	+	۱۰	+	۲	+	۸

Marfat.com

حبیبٌ		ھادٌ		ماحٌ
٨١ = ٢٢	+	١٠	+	٤٩

جس طرح عدد ۹ کی ابتدا بھی ۹ ہے اور انتہا بھی ۹ ہے بعینہ دائیں اور بائیں ہاتھوں کے اعداد کی بازگشت کرنے سے عدد ۹ ہی برآمد ہوتا ہے۔ اعداد ۸ اور ۸۱ سے مفہوم اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پاک اور آنحضرت ﷺ کا مرتبہ عالیہ واضح ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تجزیہ سے دیکھا جائے کہ انسان کے دائیں ہاتھ پر لفظ ''اللہ'' منقش ہے اور بائیں ہاتھ پر'' آنحضرت ﷺ کے اسماء مبارک منقش ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ مجید کی سورۃ التین کی آیت نمبر ۴ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ کہ ہم نے انسان کو بہترین اسلوک پر بنایا ہے اور ہاں اس کا صحیح اطلاق صاحب ایمان پر ہی ہوگا۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ بائیں ہاتھ پر لفظ'' آنحضرت ﷺ'' اور دائیں ہاتھ پر لفظ ''اللہ'' منقش ہیں۔ اگر بائیں ہاتھ کے اعداد ۸۱ میں سے دائیں ہاتھ والے اعداد ۱۸ تفریق کر دیئے جائیں تو ۶۳ اعداد برآمد ہونگے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر مبارک کو دلالت کرتے ہیں۔ مزید برآں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ۴۰ سال کی عمر مبارک میں قرآنِ مجید کا نزول شروع ہوا اور متواتر ۲۳ سال تک نازل ہوتا رہا۔ یعنی آپ ﷺ نے تمام بنی آدم کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا آخری پیغام قرآنِ مجید کی شکل میں پہنچایا اور پھر اس دار فانی سے ۶۳ سال کی عمر مبارک کے بعد رخصت ہوگئے کیونکہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنا اپنا مشن مکمل کر کے اس دنیا فانی سے رخصت ہوئے۔

یہاں یہ بیان کرنا بے جا نہ ہوگا کہ مضمون ہذا کو منظر عام پر لانے کے لئے درحقیقت یہ سعادت محض میرے پیر و مرشد کامل و اکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی بہل کھتری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم کا فیض وتصرف ہے جنہوں نے مولف کو عرصہ ۲۵۰ سال بعد اپنا نائب اور خلیفہ مجاز مقرر فرمایا۔

Marfat.com

۴ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا

ہے وہ اللہ ہی ہے جو ایمان لانے والوں کو ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے اور جو کفر کرنے والے ہیں وہ شیطان کے ساتھی ہیں جو انہیں نور سے نکال کر ظلمات کی طرف لے جاتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں الفاظ ''رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' کو ۴۲ مرتبہ ارشاد فرمایا ہے جس کا لغوی مطلب شہودِ وحدت ہے یعنی یگانہ جو کہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں مقید ہے جس کا تجزیہ علم الاعداد کی روشنی میں حسب ذیل پیش کیا جاتا ہے۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ر	ب	ل	ع	الف	ل	م	ی	ن	جملہ اعداد	بازگشت
۲۰۰+۲+۳۰+۷۰+۱+۳۰+۴۰+۱۰+۵۰= ۴۳۳:۳+۳+۴ =۱۰ :۱										

اس ضمن میں میرے پیر و مرشد کامل واکمل تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی (بہل کھتری) نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳۵۰ سال قبل اپنی کتاب ''مجموعۃ الاسرار'' کے صفحہ ۴۷ پر شہودِ وحدت کی مندرجہ ذیل الفاظ میں تشریح فرمائی۔

''وحدت شہود کے تین مرتبے ہیں۔

۱ اللہ تعالیٰ کی ذات وحدت کا شہود ہے یہ فہم وادراک انبیاء علیہم السلام

Marfat.com

کی پیروی کئے بغیر حاصل نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ آل عمران کی آیت مبارکہ ۳۱ میں ارشاد فرمایا: قُلْ ان کُنتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِی یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (اے محبوب تم فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے) کیونکہ ہر ذرے کے وجود کا تعلق اس وجود شریف (اللہ تعالیٰ) سے ہوتا ہے اس لئے اس منبع حقیقی سے بے واسطہ کسی وجود کا شہود محال اور ناممکن ہے اللہ تعالیٰ اپنا طریقہ تبدل نہیں کیا کرتا اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید کی سورۃ یونس کی آیت مبارکہ ۶۴ میں ارشاد فرماتے ہیں۔" **لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُوَالْفَوْزُ الْعَظِیْمُ** "(اللہ کی باتوں میں (کبھی) تبدیلی نہیں ہوتی (مومنوں کیلئے) یہی تو بڑی کامیابی ہے)

(۲) روح جامع کی وحدت کا شہود ارواح مفصلہ کے مراتب میں ہے ان ارواح کا تعلق اجسام سے ہے یہ شہود بھی ان مومنوں کا حصہ ہوتا ہے جو طریقت کے درمیانی راستہ پر گامزن ہیں اور وہ یہاں سے اللہ پاک کے فضل سے اور ایمان کے نور کے ذریعے اپنی اصلی منزل کی طرف ترقی کرتے ہیں اور کبھی اہل ہوا میں بھی اس شہود کا ظہور ہوتا ہے اس میں مقید ہوتا ہے اور ایمان کے بغیر باطن میں دکھائی نہیں دیتا۔

(۳) عنصر مجمل کی وحدت کا شہود جو عرش کے نیچے ہے آسمان دنیا کے تحت عناصر کے مراتب ہیں اور انبیاء علیہم السلام کے اکثر منکرین کو اس شہود کے ذریعے مصیبت میں ڈالا جاتا ہے اور خواہش کی شدت سے یہ

Marfat.com

مرتبہ ان کج اندیش لوگوں کی نظروں میں تحقیق شدہ دکھائی دیتا ہے جو
عناصر اربعہ کی تاریکی کے دشت وصحرا سے انکی نظر اوپر نہیں جاتی اور
اگر ریاضت اور مجاہدہ کی کثرت وشدت سے تزکیہ نفس کر بھی لیں تو پھر
بھی اسی شہود میں محصور رہتے ہیں اہل ہوا دل کی صفائی سے محروم
رہتے ہیں اگر دونوں شہود اہل ہوا کے مشاہدہ کو حضرات انبیاء کے
اعتقاد کے سرچشمے کے ذریعے مظہریت میں صفتِ جمال کے مشترک
ہونے کی بدولت رہنمائی کر دیں اور حرص وہوا سے باہر نکال لائیں تو
پھر درجات میں ترقی ہوگی ورنہ تاریکی کے دوزخ میں جاگرائیں گے
اور ان پر ابدی عذاب نازل ہوگا۔ ایسا مشاہدہ کرنے والا اطاعت اور
پیروی سے محروم رہ کر عذاب میں مبتلا رہے گا اس تحقیق سے واضح ہوگیا
کہ شہود وحدت کے ہر دیکھنے والے کو حقیقی واحد کی ذات سے ملا ہوا
نہیں سمجھنا چاہیے جب تک اس میں انبیاء علیہم السلام کی پیروی کی
دلیل نظر نہ آجائے بلکہ پختہ ایمان نہ رکھنے والے مومنوں کو اس قسم کے
مشاہدہ کرنے والے سے دور رہنا چاہیے تاکہ اس کی تیرگی اس مومن
کے اندر بھی سرائت نہ کر جائے کیونکہ اس قسم کے لوگوں کی مذمت
میں (وہ گمراہ ہیں اور گمراہ کرتے ہیں) کا انتباہ ہوا ہے۔"

صاحبزادہ محمد سلیم شامی (بہل کھتری) اویسی نقشبندی عفی عنہ

خلیفہ مجاز

۲۳ ستمبر ۲۰۰۲

تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی

(بہل کھتری) نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۝

فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝

قرآن حکیم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چالیس سال کی عمر میں (ٹکڑوں میں) نازل ہو کر ۲۲ سال ۲ مہینے اور ۲۲ دن میں مکمل ہوا۔

"اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا" (۵:۷۳)

(ہم عنقریب آپ ﷺ پر ایک بھاری فرمان نازل کرنے والے ہیں)

یہ وہ بھاری کلام ہے کہ جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور سخت سردی میں بھی پسینہ آ جاتا ـــ کفار مطالبہ کرتے تھے کہ یکبارگی کیوں نازل نہیں ہو جاتا تو قرآن نے جواب دیا:

"وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ کَذٰلِکَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَکَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا"

(۳۲:۲۵)

(اور کافر کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر قرآن ایک ہی دفعہ سارے کا سارا کیوں نہیں اتارا گیا۔ اس طرح (آہستہ آہستہ) اس لیے (اتارا گیا) تاکہ ہم اس سے آپ ﷺ کے دل کو قائم رکھیں اور (اسی لئے) ہم اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے ہیں)

قرآن حکیم جیسے نازل ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کاتبانِ وحی کو حکم دیتے اور وہ نازل شدہ آیات کو قلمبند کرتے اور آپ ﷺ ارشادِ ربانی کے مطابق نئی آیت اُترنے کے بعد اُن کا مقام کتابت کی بھی ہدایت دیتے۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے ارشاد کے مطابق قرآن حکیم جس ترتیب سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرتب کیا۔ وہی آج بھی اپنی اصل ترتیب میں اصل متن کے ساتھ محفوظ موجود ہے۔ حضرت زید بن ثابت ﷺ نے آخری سال رسولِ خدا ﷺ اور جبریل علیہ السلام کو قرآن کا دور کرتے سُنا اور اپنا لکھا ہوا قرآن حضور ﷺ کو بھی سنایا۔

"بخاری شریف" میں حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ عہد نبوی میں حضرت ابی بن کعب ﷺ، معاذ بن جبل ﷺ، زید بن ثابت ﷺ اور انس ﷺ کے چچا ابوزید کے پاس قرآن موجود تھا۔

قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود اٹھایا ہے:"

اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ○ (۷۵: ۱۷)

(اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت کروانا ہماری ذمہ داری ہے)

"نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○" (۱۵: ۹)

(ہم نے ہی ذکر نازل کیا ہے اور ہم یقیناً اس کے محافظ بھی ہیں)

حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں حفاظ صحابہ کی بڑی تعداد شہادت پا گئی۔ چنانچہ خطرہ پیدا ہوا کہ اگر یہ حفاظ کرام شہادت پاتے گئے تو مبادا قرآن تحریری طور پر ناپید ہو جائے۔ اس لیے حضرت عمر ﷺ کے مشورہ سے حضرت صدیق اکبر ﷺ کے عہد میں حضرت زید بن ثابت ﷺ کی قیادت میں ایک کمیٹی مقرر کی گئی اور تحقیق و تدقیق کے بعد قرآن حکیم کو قلمبند کیا گیا۔ یہ نسخہ الگ الگ صحیفوں میں تھا۔ اس لیے اسے "صحف" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ صحف شریف پہلے حضرت صدیق اکبر ﷺ کی تحویل رہا پھر حضرت عمر ﷺ کی حفاظت میں آیا بعد میں اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد ہوا۔

امام ابن حزم نے لکھا ہے کہ صدیقی عہد میں قرآن حکیم کے مکمل

Marfat.com

نسخے تقریباً ایک لاکھ کی تعداد میں بلادِ اسلامیہ میں موجود تھے۔

آغاز نزولِ قرآن سے لے کر حضور ﷺ کے وصال تک عربوں کو اپنے اپنے لہجے میں قرآن کی تلاوت کی اجازت تھی اور سات لہجے بہت مشہور تھے۔ لہجے اور تلفظ کا مجموعی نام عربی میں "قرأت" کہلاتا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلامی سلطنت دُور دُور تک پھیل گئی اور غیر عرب اقوام بھی اسلام قبول کر رہی تھیں۔ چنانچہ جب اُن تک قرآن کے سات لہجے پہنچے تو وہ تذبذب کا شکار ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس والا مصحف شریف منگوایا جو قریش کے لہجے میں منضبط کیا گیا تھا اور اس کی مستند نقول تیار کروا کر ہر صوبائی دارالحکومت کو بھجوا دیں۔ ان نسخوں کو "مصاحف الائمہ" کہتے ہیں۔ اس کارنامہ کی وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو "جامع القرآن" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا جانے والا آخری آسمانی صحیفہ ہے۔

" اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ " (۵:۳)

(اور جس پر یہ نازل ہوا اُسے خاتم النبیین کہا گیا ہے اور آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور قرآن کے بعد کوئی کتاب نہیں آئے گی)

قرآن حکیم حکمت اور علم کا خزانہ بھی ہے۔ انداز ایسا ہے کہ ہر قاری اس کی بنیادی تعلیمات تک آسانی سے رسائی حاصل کر سکتا ہے۔

"وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؕ" (۵۴:۱۷)

(اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ تو کیا کوئی

Marfat.com

ہے۔ جو سوچے سمجھے؟؟

قرآن کی تلاوت اور سننا باعثِ رحمت ہے:- اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

"وَاِذَا قُرِیَٔ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (۲۰۴:۷)

(اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے کان لگا کر سنو اور خاموشی اختیار کرو تا کہ تم پر رحمت کی جائے)

"وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ (اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرو) (۴:۷۳)

نیز:- وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (۸۲:۱۷)

(اور ہم جو کچھ قرآن میں سے نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے)

"الٓرٰ قف كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۝" (۱:۱۴)

(یعنی یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تا کہ لوگوں کو آپ ﷺ اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائیں)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے:-

کہ میری اُمت کی فاضل ترین عبادت تلاوت قرآن شریف میں ہے۔ نیز فرمایا: کہ جس کو قرآنِ پاک جیسی نعمتِ عظمیٰ عطا ہوئی ہو اور وہ خیال کرے کہ کسی دوسرے شخص کو قرآن شریف سے بہتر چیز عطا کی گئی تو اس نے گویا قرآن الکریم کی تحقیر کی اور فرمایا کہ قیامت کے روز قرآن مجید سے زیادہ کوئی چیز شفیع نہ ہوگی نہ پیغمبر، نہ فرشتے اور نہ ہی کوئی اور شے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص دُعا مانگنے کی بجائے تلاوتِ قرآن شریف میں مشغول رہے تو میں

اُسے شکر گزار بندوں کا ثواب عطا کروں گا۔ فرمایا کہ دلوں کو لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ پھر وہ کس طرح چھوٹتا ہے فرمایا: قران الحکیم کی تلاوت سے اور موت کو یاد کرنے سے۔

"اُنْزِلَ الْقُرْآنَ عَلٰی سَبْعَ اِحْرافَ فاقرؤ ما تَیَسَّرَ مِنْہُ ٥"

(یعنی قرآن مجید سات حروف پر اتارا گیا ہے۔ تمہارے نزدیک جو طریقہ آسان ہو اس کے مطابق اس کی تلاوت کرو)

تلاوت کے لئے سات منزلیں ان کا نام "فمی بشوق" رکھا گیا ہے:۔

(۱) "ف" سے مراد سورۃ فاتحہ تا نساء جمعہ کے دن۔

(۲) "م" سے مراد سورۃ مائدہ تا توبہ یا براٗت بروز ہفتہ۔

(۳) "ی" سے مراد سورۃ یونس سے نحل تک بروز اتوار۔

(۴) "ب" سے مراد سورۃ بنی اسرائیل تا فرقان بروز پیر۔

(۵) "ش" سے مراد سورۃ شعراء تا یاسین بروز منگل۔

(۶) "و" سے مراد سورۃ والصّٰفّٰت تا حجرات بروز بدھ۔

(۷) "ق" سے مراہ سورۃ قٓ سے والناس تک جمعرات۔

"سبع احراف" کے مطلب کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔ شاید حضور ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ ہر مسلمان کوشش کے باوجود اگر قرآت کا حق ادا نہ کر سکے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

قرآنِ الحکیم مکہ معظمہ میں نازل ہونا شروع ہوا، اور اُن کو مکی سورتیں کہتے ہیں اور جو کلام ہجرت کے بعد نازل ہوا چاہے وہ مدینہ منورہ میں نازل ہوا یا کسی نواحی مقام پر انہیں مدنی سورتیں کہا جاتا ہے۔

مکی سورتیں عموماً مختصر ہیں۔ جن میں ایمان اور توحید و رسالت کا بیان ہے۔

مدنی سورتیں عموماً طویل ہیں۔ کیونکہ اسلامی ریاست کے قیام اور

Marfat.com

اہلِ اسلام کی تعداد بڑھنے کے بعد اُن کے لئے قواعد وضوابط اور معاشرتی احکام کا بیان ضروری تھا۔

مدنی سورتوں کی تعداد اٹھائیس ہے۔ یہ آیات مجموعی طور پر قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہیں۔

نازل ہونے کی ترتیب سے مکی سورتیں (جن کی تعداد چھیاسی ہے):-

اَلعَلَق، اَلقَلَم، اَلمُزمِّل، اَلمُدَّثِر، الفَاتِحہ، اَللَّھَب، اَلتَّکوِیر، اَلاعلیٰ، اَللیل، الفَجر، الضُّحیٰ، الانشراح، اَلعَصر، العٰدیٰت، الکوثر، التّکاثُر، اَلمَاعُون، الکافرُون، اَلفِیل، الفَلَق، اَلنّاس، الاخلاص، النَّجم، عَبَس، اَلقدر، الشَّمس، اَلبُروج، التِّین، لقُرَیش، القَارِعَة، القِیٰمَة، الھُمَزہ، المُرسَلٰت، قٓ، البَلَد، الطَّارِق، القَمر، صٓ، الاَعرَاف، الجِنّ، یٰسٓ، الفُرقان، فاطِر، مَریم، طٰہٰ، الوَاقِعَہ، الشُّعَراء، النَّمل، القَصص، بنی اسرائیل، یُونُس، ھُود، یُوسُف، الحِجر، الانعام، الصّٰفّٰت، لقمٰن، سَبا، الزُّمَر، المُؤمِن، حٰمٓ السَّجدہ، الشُّوریٰ، الزُّخرُف، الدُّخَان، الجَاثیہ، الاحقاف، الذّٰرِیٰت، الغَاشیہ، الکھف، النَّحل، نُوح، اِبراھیم، الانبیآء، المؤمِنُون، السَّجدہ الطُّور، المُلک، الحَاقّہ، المَعارِج، النَّبا، النّٰزِعٰت، الانفطار، الانشقاق، الرُّوم، العَنکبُوت، المُطَفِّفِین۔

یہ اٹھائیس سورتیں مدنی ہیں:-

البَقرہ، الانفال، آل عِمران، الاحزاب، المُمتَحِنہ، النّساء، الزِّلزال، الحَدِید، مُحمّد ﷺ، الرَّعد، الرّحمٰن، الدَّھر، الطَّلاق، البَیِّنہ، الحَشر، النُّور، الحج، المُنافِقون، المُجادِلہ، الحُجرات، التَّحریم، التَّغَابُن، الصَّف، الجُمُعَة، الفَتح، المائدہ، التَّوبہ، النَّصر۔

قرآن کی سورتوں کی تقسیم و تعداد اس طریق پر ہے:۔

(۱) الطوال: بڑی سورتیں تعداد میں سات ہیں۔

(۲) لمینون یا المئین: جو سورتیں کم و بیش سو آیات پر مشتمل ہیں۔ ان کی تعداد چھبیس ہے۔

(۳) المثانی: سورۂ یٰس سے قٓ تک۔ ان کی تعداد باختلاف پندرہ بتائی جاتی ہے۔ بعض کے نزدیک یاسین سے الحجرات تک جبکہ بعض کے نزدیک سورۂ محمد ﷺ تک کو محیط ہیں۔

(۴) المفصّل: چھوٹی سورتیں، سورۂ قٓ سے آخر قرآن مجید تک کو محیط ہیں۔

المفصّل: میں بھی تین طرح کی سورتیں پائی جاتی ہیں:۔

(۱) طوال: سورۂ قٓ سے المرسلٰت تک۔

(۲) اوساط: سورۃ النبا سے الضحیٰ تک۔

(۳) قصار: سورۃ الانشراح سے الناس تک۔

ایسے حروف جن کو مقطعات کہتے ہیں قرآن حکیم میں انتیس سورتوں کے آغاز میں آئے ہیں۔ یہ کل چودہ حروف تہجی ہیں:

'ا' 'ل' 'م' 'ص' 'ر' 'ک' 'ہ' 'ی' 'ع' 'ط' 'س' 'ح' 'ق' اور 'ن'۔ قرآن مجید میں 'ک' اور 'ن' ایک ایک مرتبہ۔ 'ع' 'ہ' 'ی' 'ق' دو دو مرتبہ۔ 'ص' تین مرتبہ۔ 'ط' چار مرتبہ۔ 'س' پانچ مرتبہ۔ 'ر' چھ مرتبہ۔ 'ح' سات مرتبہ۔ 'ا'، 'ل' تیرہ تیرہ مرتب اور 'م' سترہ مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔

ان حروف کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

حروف مقطعات یہ ہیں:۔

الٓمٓ، الٓمٓصٓ، الٓرٰ، الٓمٓرٰ، کٓھٰیٰعٓصٓ، طٰہٰ،

یٰسٓ، طٰسٓ، طٰسٓمٓ، حٰمٓ، حٰمٓعٓسٓقٓ، قٓ، نٓ، صٓ۔

Marfat.com

یہ کتاب ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ چار باتیں اس میں بڑی خصوصیت رکھتی ہیں:

(۱) **جامعیت:** ہر قوم، ہر نسل، ہر وطن کا انسان ہر زمانے میں فیض اٹھا سکتا ہے اس میں سابقہ آسمانی کتب اور صحائف کی ضروری تعلیمات کو جمع کر دیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب سابقہ کتب منزلہ کی مہیمن (پاسبان یا محافظ) ہے، اور غیر متبدل دستورِ زندگی ہے۔

(۲) **وحدت:** یکجہتی، ہم آہنگی، موافقت، موزونیت اور اس میں کوئی کجی نہیں۔

(الف) "قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِىْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ٥" (۳۹:۲۸)

(یعنی فصیح قرآن ہے جس میں کوئی کجی نہیں تاکہ لوگ متقی بن جائیں)

(ب) "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ٥" (۱۸:۱)

(اللہ ہی تعریف کے قابل ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں کوئی کجی نہیں رکھی)

(۳) **محکمیت:** قرآن عزیز کی آیات کو محکم بھی کہا گیا ہے۔

"كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ" (۱۱:۱) (یہ ایک کتاب ہے جس کی آیات محکم کر دی گئی ہیں)

"كِتٰبٌ حَكِيْمٌ اور الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ" (حکیم سے مراد ہے حکمت و دانائی سے پُر۔ نیز محکم و مضبوط اور باطل سے محفوظ اور ہر طرح کے عیب، ضعف یا نقص سے پاک)

"وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ٥ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ٥" (۴۱:۴۱-۴۲)

Marfat.com

(اور وہ ایک غالب (مضبوط) کتاب ہے۔ اس میں باطل نہ سامنے کی طرف سے داخل ہوسکتا ہے، اور نہ پیچھے سے۔ یہ اُتاری ہوئی ہے حمد والے حکیم کی طرف سے)

"فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ" (۹۸:۳) (اس میں پختہ احکامات ہیں)

"هُوَ الَّذِىٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ" (۳:۷)

(وہی خدا ہے جس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی جس کی بعض آیات محکمات ہیں (اور) وہی اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہات ہیں)

۴) تفصیل: ایک مفصل کتاب ہے۔

"هُوَ الَّذِىٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا" (۶:۱۱۵)

(وہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی جو واضح ہے)

"اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ○ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ○" (۸۶:۱۳-۱۴)

(یعنی دوٹوک فیصلہ ہے اور کوئی مذاق نہیں)

"قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ○" (۶:۱۲۶)

(ہم نے آیات کو (حق و باطل میں فرق ظاہر کرنے والی بنا کر کھول کر رکھ دیا ہے۔ اس قوم کے لئے جو نصیحت پکڑے۔)

"وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ○" (۱۶:۸۹)

(اور (اے نبی ﷺ) آپ کی طرف کتاب نازل کی گئی جو ہر چیز کی وضاحت کرتی ہے۔)

اس کا سخن دل پر اثر کرتا ہے۔ لیکن ذہن کی گرفت میں نہیں آسکتا اس کو کما حقہ سمجھ لینے کا کوئی بھی دعویٰ نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ بے شمار تفاسیر لکھی جاچکی ہیں۔

قرآن حکیم ہر طرح کے عیب اور ضعف سے پاک ہے۔ اس کے

الفاظ میں جامعیت کے ساتھ ساتھ معنوں میں جو وسعتیں پائی جاتی ہیں اُن کا تصور تو کیا جا سکتا ہے لیکن اُن کو احاطہ ادراک میں نہیں لایا جا سکتا۔

قرآنِ حکیم کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ ہر ذہن کا آدمی اسے پڑھتا ہے اور اپنی استعداد کے مطابق اس سے فیض یاب ہوتا ہے۔ جو لوگ عربی نہیں جانتے وہ بھی اس کے گرویدہ اور دلدادہ ہیں یہ شائستگی اور پاکیزگی کا مرقع ہے، تکرار ایسی دلفریب کہ کانوں کو بھلی لگتی ہے اور دل پر اثر کرتی ہے۔

آیت قرآن کا مطلب ہے: نشانی، معجزہ۔ ایک فقرہ یا جملہ۔ آیات بڑی بھی ہیں۔ مثلاً آیت الکرسی اور چھوٹی بھی۔ مثلاً الٓمّٓ، یٰسٓ۔ آیات کو نشانی یا معجزہ اس لحاظ سے بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی مثل و مثال نہیں لائی جا سکتی۔ قرآن کی ایک آیت یا اس سے بھی کم کا منکر کافروں میں شمار ہوتا ہے۔

امام ابن جریر طبری ؒ کے مطابق چند اسماء یہ ہیں۔

(۱) القرآن (۲) الفرقان (۳) الکتاب (۴) الذکر۔

(۱) القرآن:- سب سے زیادہ پڑھی جانے والی محفوظ کتاب

"بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝" (۸۵:۲۱۔۲۲)

(۲) الفرقان: یعنی حق اور باطل میں تمیز قائم کرنے والا۔

" تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا۝ا" (۲۵:۱)

(۳) الکتاب: تحریری شکل میں ہے اس لیے اسے الکتاب کہا گیا۔

"ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ج فِيْهِ" (۲:۲)

(۴) الذکر: یاد دہانی، نصیحت، بات چیت۔ قرآنِ کریم انسان کو بھولا ہوا راستہ یا سبق یاد دلاتا ہے نیز اُسے نصائح سے بھی نوازتا ہے۔ اس کی تلاوت کے ذریعے انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کو "الذکر" بھی کہا گیا ہے۔ " وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ

Marfat.com

لَکَ وَلِقَوْمِکَ "(اے نبیؐ! یہ قرآن آپ ﷺ کے لیے بھی "ذکر" ہے اور آپ کی قوم کے لئے بھی) (۴۳:۴۴)

قرآن الحکیم کے بہت سے نام قرآن الحکیم میں ہی ملتے ہیں۔

سورۃ کے لغوی معنی ہیں۔ کسی پر چڑھ جانا۔ حملہ کرنا۔ بلندی، رفعت، شرف وفضیلت، بلندی و برتری۔

قرآنی سورۃ میں چونکہ اللہ کا کلام اور اس کے ارشادات محفوظ و مامون ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں سورۃ کہا جاتا ہے۔

رموزِ اوقاف: قرآنِ مجید میں علامات ٥ ط م ؕ پر وقفہ لازمی ہے جبکہ ج ؔ ۵ ؑ پر وقت اختیاری ہے۔ علامت قف پر تھوڑا ٹھہرنا چاہئے اور لا ز س ق ص وغیرہ پر وقفہ نہیں ہوتا۔

قرآنِ کریم کے الفاظ پر اعراب ۵۰ھ کے بعد لگائے گئے۔ یہ خدمت حضرت علی المرتضیٰ ؓ کے شاگرد ابو الاسود دُئلی ؒ اور اُن کے شاگردوں نصر بن عاصم اور یحییٰ بن اکثم نے انجام دی۔ اور اعراب کو آخری شکل عباسی عہد میں ایک عالم خلیل بن احمد ؒ نے دی جو آج تک قائم ہے۔

کاتبانِ وحی:

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت امیر معاویہ، حضرت ایان بن سعید، حضرت خالد بن ولید، حضرت ابی بن کعب، حضرت زید بن ثابت، حضرت ثابت بن قیس، حضرت ارقم بن ابی ارقم، حضرت حنظلہ بن ربیع اور حضرت ابو رافعہ قبطی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

"قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا o" (۸۸:۱۷)

Marfat.com

(اے نبی ﷺ! اعلان فرما دیجئے کہ اگر انسان اور جنات۔ قرآن جیسا کلام بنالانے کے لئے اکٹھے ہو جائیں تو بھی وہ اس جیسا کلام نہیں لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کر دیکھیں)

قرآن حکیم کے بے مثل اور لاجواب ہونے کے اعجاز نے دنیا کو لاجواب کر رکھا ہے۔ اس میں نہ تحریف ہو سکتی ہے، نہ اِسے مٹا سکتے ہیں اور نہ اس کی مثال ہے، کیونکہ اس کی محافظت کا ذمہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔

حقیر سگِ دربارِ دستگیرؒ

Marfat.com

سیاحِ لامکاں

سید سلمان ندوی (سیرت النبی) لکھتے ہیں:

"انبیاء علیہم السلام کے روحانی حالات اور واقعات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اولوالعزم پیغمبروں کو آغازِ نبوت کے کسی خاص وقت اور مخصوص ساعت میں یہ منصب رفیع حاصل ہوتا ہے اور اس وقت شرائط رویت کے تمام مادی پردے ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا دیئے جاتے ہیں۔ اسباب سماعت کے دنیاوی قوانین ان کے لئے منسوخ کر دیئے جاتے ہیں۔ قیود زمانی و مکانی کی تمام فرضی بیڑیاں ان کے پاؤں سے کاٹ ڈالی جاتی ہیں۔ آسمان و زمین کے مخفی مناظر بے حجابانہ ان کے سامنے آتے ہیں اور اس کے بعد نور کا حلۂ بہشتی پہن کر فرشتوں کے جلوس کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوتے ہیں اور اپنے اپنے رتبہ اور درجہ کے مناسب مقام پر کھڑے ہو کر فیضِ ربّانی سے معمور اور غرقِ دریائے نور ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض مقربین خاص کو یہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ حریمِ بارگاہ قدس میں باریابی پا کر قاب قوسین (دو کمانوں کا فاصلہ) سے بھی نزدیک تر ہو جاتے ہیں اور پھر وہاں سے اپنے منصب کا فرمانِ خاص لے کر اسی کاشانہ آب و خاک میں واپس آجاتے ہیں۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ سرورِ انبیاء اور سید اولادِ حضرت آدم علیہ السلام تھے اس لئے اس حظیرۂ قدس اور بارگاہِ لامکان میں آپ ﷺ کو وہاں تک رسائی حاصل ہوئی جہاں تک کسی فرزندِ حضرت آدم علیہ السلام کا قدم اس سے پہلے نہیں پہنچا تھا اور وہ کچھ مشاہدہ کیا جو

Marfat.com

اب تک دوسرے مقربانِ بارگاہ کی حدِ نظر سے باہر رہا تھا۔"

مدینہ منورہ: کچھ راستہ طے ہو گیا تو جبریل علیہ السلام نے براق سے اترنے کے لئے عرض کیا اور بتایا کہ یہ جگہ آپ ﷺ کا دار الہجرت ہے' یہاں نماز ادا کیجئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز ادا فرمائی۔ آگے چلے تو طورِ سینا پرُ رکے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش پر پہنچے۔ ان دونوں مقامات پر آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ (معارج النبوۃ)

مسجد اقصیٰ: جب آپ ﷺ مسجدِ اقصیٰ کے قریب پہنچے تو فرشتوں کی جماعت نے آپ ﷺ کا استقبال کیا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے بزرگی اور کرامت کی خوشخبری دی اور کہا:

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلُ يَا آخِرُ يَا حَاشِرُہ"

(آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔ اے سب سے اوّل اور سب سے آخر اور سب سے پہلے اٹھنے والے)

حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ آپ ﷺ اول شافع اور مشفع ہیں۔ آخر الزماں نبی ہیں اور حشر آپ ﷺ کے قدموں میں ہوگا۔ پھر آپ ﷺ مسجدِ اقصیٰ میں داخل ہوئے' تمام انبیاء علیہم السلام آپ ﷺ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا:

تَقَدَّمْ وَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ بِاَخْوَانِكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ.

(یا رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ کر اپنے پیغمبر بھائیوں کو دو رکعات نماز پڑھایئے)

نماز سے فارغ ہوئے تو پیغمبروں علیہم السلام نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے احسانات کا تذکرہ شروع کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر تعریف کا

Marfat.com

مستحق وہی اللہ تبارک و تعالیٰ ہے۔ جس نے مجھے رحمت للعالمین بنایا۔ قیامت تک کے لئے جن وانس کے لئے بشیر و نذیر اور سراج منیر بنا کر بھیجا۔ قرآن کریم سے نوازا اور روئے زمین کو میرے لئے مسجد بنایا۔ تیمم سے پاکیزگی جائز کی گویا مٹی کو پانی کے حکم میں کر دیا۔ حوض کوثر سے نوازا وغیرہ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

"هٰذَا اَفْضَلُكُمْ مُحَمَّدٌ"

(ان وجوہات کی بناء پر محمد ﷺ تم پر فضیلت رکھتے ہیں)

پھر تمام انبیاء علیہم السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے حق میں اللہ سے حی الوسیع تخفیف کا سوال کرنا۔ واللہ المصیر۔ (معارج النبوۃ)

بیت المقدس تا سدرۃ المنتہیٰ: یہاں سے براق پر سوار ہو کر ایک نورانی سیڑھی جو فرشتوں کی گزرگاہ تھی کے ذریعے آسمان پر پہنچے۔ سیڑھی کے آخری سرے پر ایک بزرگ فرشتہ بیٹھا تھا جس نے ہاتھ کھول رکھے تھے اور ساتوں آسمانوں کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کیا اور خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ میری ڈیوٹی اس سیڑھی پر تخلیق آدم علیہ السلام سے پچیس ہزار سال قبل لگی تھی۔ تب سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجنا میرا وظیفہ ہے اور آج کے دن کا منتظر رہا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یہ سعادت آج نصیب ہوئی۔

پھر آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور ایک دریائے بسیط دیکھا جس کا نام "قاصیہ" ہے اور ہوا میں معلق ہونے کے باوجود پانی کا قطرہ تک اِدھر اُدھر نہیں گرتا بلکہ پوری روانی سے بہہ رہا ہے۔ اس کے پانی کا رنگ شفاف ہونے کی وجہ سے نیلا ہے۔ کہتے ہیں کہ آسمان کی نیلاہٹ اسی دریا کے نیلے پانی کے عکس کے باعث ہے۔

پھر آپ ﷺ ہوا کے خزانے پر پہنچے جسے ستر ہزار زنجیروں میں باندھ رکھا

Marfat.com

ہے اور ہر زنجیر پر ستر ہزار فرشتے متعین ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ اوپر قدم رنجہ فرمایا اور فلک پر پہنچے۔ وہ فلک ایک دریا ہے جسے آسمان پر رکھا ہے جس کا دامن سراچہ دہر کی طرح زمین تک پہنچا ہوا ہے۔ آسمان کا بھی ایک ایسا ہی فلک ہے کہ اس دریائے فلک پر ستارے شناوروں کی طرح تیرتے ہیں جیسا کہ قرآن پاک میں آیا ہے:

"وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ" (۳۶:۴۰)

(اور تمام اجرام فلکی اپنے اپنے مدار میں تیرتے ہیں)

اس فلک نے اپنی گردش روک دی اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور آداب بجا لایا۔ آپ ﷺ نے اس پر قدم رکھا اور آگے نکل گئے حتیٰ کہ پہلے آسمان پر پہنچے۔

عجائبات آسمان اوّل: جبریل علیہ السلام نے آسمان اوّل پر پہنچتے ہی دروازہ کھٹکھٹایا جس کا نام "الحفظ" ہے۔ جو یاقوت کا بنا ہوا ہے۔ اس پر مروارید کا قفل ہے۔ اس پر مقرر دربان یا موکل کا نام "اسمٰعیل" ہے۔ دستک سن کر اسمٰعیل نے کہا:

"مَنْ ذَالَّذِيْ نَادَالَكَ"

(کون پکار رہا ہے؟)

حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا نام بتایا۔ پھر پوچھا: "آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ ہیں"۔ پوچھا: "کیا وہ ﷺ پیدا ہو چکے ہیں"؟ کہا "ہاں"۔ پھر پوچھا: "کیا ان ﷺ کو بلایا گیا ہے"۔ کہا "ہاں"۔ تب اسمٰعیل نے کہا: "مرحبا آپ ﷺ کو خوشی کشائش اور جمعیت حاصل ہو"۔ اور دروازہ کھول دیا۔ ان کے تابع سات لاکھ فرشتے ہیں۔ جن کی تسبیح جو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے سماعت فرمائی:

"سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ"

Marfat.com

(ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جَلَّ جَلَالَہٗ ملک اعلیٰ ہے۔ ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جَلَّ جَلَالَہٗ جس کی مثل کوئی شے نہیں)

پس آپ ﷺ اس آسمان پر تشریف لے گئے اور بہت عجائب ملاحظہ فرمائے بعض کا تذکرہ اس طرح ہے :

فرشتے بحالت قیام : فرشتوں کی ایک جماعت ہر وقت قیام میں ہے۔ ان کی تسبیح تھی :

"سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ"

(اس ذات جَلَّ جَلَالَہٗ کی بہت زیادہ تسبیح بیان کی جاتی ہے اور بہت زیادہ تقدس بیان کیجاتی ہے وہ ہمارا پروردگار اور تمام فرشتوں اور حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کا پروردگار ہے)

جب حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ فرشتے آسمانوں کی پیدائش کے وقت سے حالت قیام مصروف عبادت ہیں۔ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے درخواست کیجئے کہ آپ ﷺ کی امت کو اس کا ثواب عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے درخواست کی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی۔ پس امت مسلمہ کے لئے نماز میں قیام کی فرضیت کا تحفہ عطا ہوا۔

ملاقات حضرت آدم علیہ السلام : یہاں حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کو سفید مروارید کے تخت پر نوری لباس میں دیکھا جن کے دائیں اور بائیں لوگ دیکھے۔ دائیں طرف دیکھ کر وہ خوش ہوتے اور بائیں جانب دیکھتے تو رنجیدہ ہوتے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ دائیں جانب والے اہل جنت ہیں اور بائیں طرف کے لوگ اہل دوزخ ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے آگے بڑھ کر حضرت ابوالبشر کو سلام کہا۔ جواب میں آدم علیہ السلام نے فرمایا :

Marfat.com

"مَرْحَبًا یَا ابْنَ الصَّالِحِ وَ نَبِیُّ الصَّالِحِ اَلحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَکْرَمَکَ وَ جَعَلَکَ مِنْ نَسْلِیْ"

(صالح بیٹے ﷺ اور صالح نبی ﷺ کو خوش آمدید۔ تمام تعریفیں اس اللہ جلّ جلالہٗ کے لئے ہیں جس نے آپ ﷺ کو عزت بخشی اور اس نے آپ ﷺ کو میری آل سے پیدا فرمایا۔)

حضرت آدم علیہ السلام کی تسبیح تھی۔

" سُبْحَانَ الجَلِیْلِ اَلاَ جَلِ سُبْحَانَ الْوَسِعُ الغَنِیِّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیْمِ وَ بِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ".

(ہر عیب سے پاک ہے وہ ذات جلّ جلالہٗ جو جلیل ہے اور اجل ہے۔ ہر عیب سے پاک ہے وہ جلّ جلالہٗ جو وسعت والا ہے اور تمام جہان سے بے پرواہ ہے۔ ہر عیب سے پاک ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔)

آپ ﷺ کے دائیں جانب جنت کا در تھا اور بائیں جانب حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے دوزخ کو دیکھا۔

دوسرا آسمان: "بحر الحیوان" سے آگے بڑھے جسکے بارے میں بتایا گیا کہ قیامت کے دن اس دریا کے پانی کی بارش کی جائے گی جس سے بوسیدہ انسانی ہڈیاں زندگی پائیں گی اور لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور آپ ﷺ دوسرے آسمان پر پہنچے۔ اس کا نام "قیدوم" ہے۔ پہلے آسمان پر پہنچنے کے تمام مراحل یہاں بھی طے کئے تو دربان نے دروازہ کھولا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوش آمدید کہا۔ دربان کا نام "اسرافیل" تھا۔ اس کی تسبیح تھی۔

"سُبْحَانَ اللّٰہِ کُلَّ مَا یَسْبَحِ اللّٰہِ مُسَبِّحٌ وَالحَمْدُ لِلّٰہِ کُلَّ اَحْمَدَ اللّٰہَ حَامِدٌ وَ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کُلَّمَا ھَلَّلَ اللّٰہَ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کُلَّمَا کَبَّرَ اللّٰہَ مُکَبِّرُہٗ"

(تمام پاکیزگی اللہ جلّ جلالہٗ کیلئے۔ جو تسبیح کرنے والا اس کی تسبیح کرتا ہے اور

Marfat.com

تمام تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے ہیں۔ جب حمد کرنے والا اسکی حمد کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ جب کوئی اس کا نام بلند کرتا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور جب بڑائی بیان کرنے والا اس کی بڑائی بیان کرتا ہے۔

رکوع گزار فرشتے: یہاں ایک جماعت فرشتوں کی دیکھی کہ صف بستہ رکوع میں جھکی ہے۔ ان کی تسبیح تھی۔

"سُبْحَانَ الْوَارِثِ الْوَسِعِ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ سُبْحَانَ الْعَظِیْمِ الْعَلِیْمِ".

(تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جلالہٗ کیلئے ہے جو وارث اور وسعت والا ہے۔ تمام پاکیزگی اس اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے۔ کہ آنکھیں اسکا ادراک نہیں کر سکتیں تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جلالہٗ کے لئے جو عظیم اور علیم ہے)

حضرت جبریل علیہ السلام کے ایماء پر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس عبادت سے اپنی امت کا حصہ چاہا۔ پس مسلمانوں پر رکوع فرض ہوا۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہم السلام سے بھی اسی آسمان پر ملاقات ہوئی۔ سلام کے جواب میں انہوں نے کہا:

" مَرْحَبًا بِاَخِ الصَّالِحِ وَ النَّبِیِّ الصَّالِحِ "

(خوش آمدید میرے صالح بھائی اور صالح نبی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مصافحہ کیا اور آپ ﷺ کی عظمت اور کرامت اور تفوق جو آپ ﷺ کو دوسرے انبیاء پر حاصل ہے اس کا ذکر کیا اور خوش خبری دی۔ حضرت عیسیٰؑ کی تسبیح **تھی**۔

"سُبْحَانَ الْحَنَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ الْاَبَدِ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْمُبْدِیِ الْمُعِیْدِ"

(تمام پاکیزگی اس جَلّ جلالہٗ کے لئے ہے جو شفقت اور احسان کرنے والا ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جلالہٗ کیلئے ہے جو ہمیشہ ہمیشہ ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ

Marfat.com

جلالہٗ کے لئے جو آغاز کرنے والی اور لوٹانے والی ہے۔

یہاں پر ایک فرشتے سے ملاقات ہوئی جس کے ستر سر تھے اور ہر سر میں جدا جدا لغت کی زبانیں تھیں۔ یہ رزق کا فرشتہ "قاسم" تھا۔ اس کی تسبیح تھی۔

" سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظِیْمِ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ اللهِ سُبْحَانَ اللهِ الْخَالِقِ الْعَظِیْمِ وَ بِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ الله"

(تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلالَہٗ کیلئے جو خالق اور عظیم ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلالَہٗ کیلئے جو عظیم اور اعظم ہے۔ اللہ جَلّ جَلالَہٗ پاک ہے اور تمام تعریفیں اس کے لئے ہیں۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلالَہٗ کے لئے جو خالق اور عظیم ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)

یہ رزق تقسیم کرتا ہے۔

تیسرا آسمان : پھر آپ ﷺ تیسرے آسمان پر پہنچے اور حسب سابق سوال و جواب ہوئے اور آپ ﷺ کے لئے دروازہ کھلا۔ یہاں کے فرشتوں نے آپ ﷺ کو سلام اور خوش آمدید کہا۔ اس آسمان کا نام "زیلون" ہے۔ دربان فرشتے کی تسبیح یہ تھی۔

" سُبْحَانَ الْمُعْطِی الْوَهَّابِ سُبْحَانَ الْفَتَّاحِ الْعَلِیْمِ سُبْحَانَ الْمُجِیْبِ لِمَنْ دَعَا"۔

(تمام پاکیزگی ہے اس ذات جَلّ جَلالَہٗ کے لئے جو عطا کرنے والا اور وہاب ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلّ جَلالَہٗ کیلئے جو فتاح اور عظیم ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات کے جَلّ جَلالَہٗ لئے جو پکارنے والے کی پکار سنتا ہے)

سربسجود فرشتے : اس آسمان پر فرشتوں کی ایک جماعت سربسجود دیکھی۔ حضور علیہ

Marfat.com

الصلوۃ والسلام نے سلام کیا تو فرشتوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر سجدہ ریز ہو گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے ایماء پر آپ ﷺ نے اس عبادت سے اپنے اور اپنی امت کیلئے حصہ چاہا۔ پس نماز میں سجدے کی فرضیت ہوئی اور ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہوئے کیونکہ فرشتوں نے سجدہ سے سر اٹھا کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سلام کا جواب دیا تھا اور پھر سر بسجود ہو گئے تھے۔

یہاں حضرت یوسف علیہ السلام سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے معانقہ فرمایا۔ آپ علیہ السلام کی تسبیح تھی۔

"سُبْحَانَ الْكَرِيْمِ الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ الْجَلِيْلِ الْاَجَلِّ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الْوَتْرِ سُبْحَانَ الْاَبَدِ الْاَبَدِ"۔

(پاکیزگی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کے لئے جو کریم اور اکرم ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کے لئے جو جلیل اور اجل ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کے لئے جو فرد اور وتر ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کیلئے جو ہمیشہ ہمیشہ ہے)

اسی آسمان پر حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہم السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے آپ ﷺ کی بزرگی کی بشارت دی اور یاددہانی کے طور پر کہا کہ آج کی رات اپنی امت کی شفاعت میں کمی نہ کیجئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تھے۔

"سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمُلُوْكِ سُبْحَانَ الْقَاهِرِ الْجَبَّارِ تَصِيْرُ اِلَيْهِ الْاُمُوْرُ"۔

(پاکی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کے لئے جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کے لئے جو قاہر اور جبار ہے۔ تمام امور اسی کی طرف لوٹتے ہیں)

آگے بڑھے تو ایسے فرشتوں کو دیکھا جو "سرحائیل" نامی فرشتہ کے تحت تھے۔ سرحائیل کی تسبیح تھی۔

"سُبْحَانَ مَنْ هُوَ فَوْقَ الْجَبَّارِ يْنَ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ فَوْقَ الْمُسَلِّطِيْنَ مِمَّنْ عَصٰى"۔

(پاکیزگی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کے لئے جو تمام جباروں سے بالا ہے۔

پاکیزگی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کے لئے جو تمام تسلط رکھنے والوں سے اس شخص پر بالا ہے جو اسکی نافرمانی کرے۔)

یہاں پر ہی "بحر القمم" ایک دریا دیکھا جس کی توصیف اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا ہے۔ یہ دریا دنیا سے سات گنا بڑا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ اس دریا کا تھوڑا سا پانی بھیجا تھا تو طوفان نوح ظہور میں آیا اور آنی عذاب کا تعلق اس بحر سے ہوتا ہے۔

<u>چوتھا آسمان</u>: یہ آسمان خام چاندی یا (دوسری روایت کے مطابق) سفید مروارید کا ہے۔ حسب سابق سوال وجواب ہوئے اور دروازہ کھولا گیا جو نور کا ہے اور اس پر نور کا ہی قفل تھا۔ اس پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ لکھا تھا۔ چوتھے آسمان کا نام "زیون" ہے۔ ساتوں زمینیں اور تینوں آسمان کے اس احاطہ کے اندر ایک حلقہ کی مانند دکھائی دیتے تھے۔ اس کے داروغہ کا نام "موضیائیل یا مومیائیل" تھا اور اس کے تحت لاکھوں فرشتے تھے۔ ان کی تسبیح تھی:

"سُبْحَانَ الْخَالِقِ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرِ سُبْحَانَ خَالِقِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيْرِ سُبْحَانَ الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى"۔

(تمام پاکیزگی اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کے لئے جو تاریکیوں اور نور کا خالق ہے۔

تمام پاکیزگی اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کے لئے ہے جو سورج اور چاند کا خالق ہے۔ تمام پاکیزگی اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کے لئے جو رفیق اعلیٰ ہے)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات فرمائی جبکہ ایک روایت میں ہے کہ یہ ملاقات چھٹے آسمان پر ہوئی تھی۔ حضور علیہ الصلوۃ و

Marfat.com

السلام نے سلام کہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے بغل گیر ہوئے اور آپ ﷺ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا :

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَجْھَکَ"۔

(سب تعریف اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے ہے چہرے پر قربان)

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کو بشارت دی کہ آج کی رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ناز میں آپ ﷺ کی خاص مجلس ہوگی جس کا تصور بھی ناممکن ہے۔ **آپ ﷺ اس لطف و کرم کی مُد عظمت مجلس میں ضعفائے امت کو نہ بھولنا اور حتی** الامکان فرائض و اعمال میں تخفیف کی درخواست ضرور کرنا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تسبیح تھی :

"سُبْحَانَ ھَادِیْ مَنْ یَّشَاءُ وَ مُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ سُبْحَانَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ"۔

(پاکیزگی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کیلئے جو جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے۔ پاک ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے جو غفور اور رحیم ہے)

اس آسمان پر فرشتوں کی ایک جماعت دیکھی جو دو زانو بیٹھے یہ تسبیح پڑھتے تھے :

"سُبْحَانَ الرَّؤُفُ الرَّحِیْمُ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ"۔

(تمام پاکی اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو رؤف اور رحیم ہے۔ تمام پاکی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ تمام پاکی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو رب العالمین ہے)

حضرت جبریل علیہ السلام کے ایما پر آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے اس

Marfat.com

عبادت سے حصہ چاہا۔ دوسرا قعدہ نماز میں فرض ہوا۔

اسی آسمان پر حضرت مریم علیہا السلام والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ فرعون اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا۔ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا استقبال کیا۔

اسی آسمان پر حضرت عزرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔ جن کے چہرے سے خوف آتا تھا اور ان کے دائیں بائیں رحمت اور عذاب کے فرشتے موجود دیکھے جو روح قبض کرنے کے لئے اللہ کی رضا کے مطابق بھیجے جاتے ہیں۔

"بحر الثلج" بھی چوتھے آسمان پر ہے۔ یہ برف کا دریا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اگر اس دریا سے برف کی ذرا سی مقدار بھی زمین یا آسمان پر گرے تو ٹھنڈک اور برودت سے اہل سموات والارض فوت ہو جائیں۔

اسی آسمان پر سورج کو دیکھا۔ ایک روایت کے مطابق یہ زمین سے ایک سو ساٹھ گنا بڑا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق سورج کے میدان کی مسافت اسی ہزار سالہ راہ کے برابر ہے۔

پانچواں آسمان: یہاں سے آپ ﷺ آگے بڑھے تو آسمان پنجم میں حسب دستور مراحل طے کر کے داخل ہوئے۔ اس آسمان کا نام "البیالیقون" ہے اور اس قدر بڑا ہے کہ نچلے چاروں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک حلقہ کی مانند اس کے احاطہ میں نظر آتی تھیں۔ اس آسمان کے دربان فرشتے کا نام "اوسطائیل" ہے اور لاکھوں فرشتے اس کے ماتحت ہیں۔ اس کی تسبیح تھی:

"قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ رَبِّ الْاَرْبَابِ سُبْحَانَ رَبِّنَا عَلَی الْاَعْظَمِ قُدُّوْسٌ قُدُّوْسٌ رَبِّ الْمَلٰئِکَةِ الرُّوْحِ"۔

(وہ اللہ تبارک و تعالیٰ قدوس ہے رب الارباب ہے۔ اعلیٰ درجے پر تمام اپنی

Marfat.com

ہمارے پروردگار کیلئے ہے وہ اللہ تبارک و تعالیٰ قدوّس ہے ۔ فرشتوں اور حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کا پروردگار ہے)

یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملاقات حضرت ابراہیم 'حضرت اسحاق ' حضرت لوط 'اور حضرت یعقوب علیہم السلام سے ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ ﷺ سے مصافحہ کیا اور آپ ﷺ سے کہا کہ آج کی رات بارگاہ رب العزت میں حاضری کے وقت اپنی امت کے اعمال میں تخفیف طلب کیجئے۔ آپ کی تسبیح تھی :

"سُبْحَانَ مَنْ لاَ یَصِفُ الْوَاصِفُوْنَ عَظْمَۃُ مُنْتَھِیہِ سُبْحَانَ مَنْ خَفَّفَتْ لَہُ الرِقَابُ وَ ذَلَّتْ لَہُ الصِّحَابُ".

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے کہ وصف بیان کرنیوالے اس کا وصف بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کیلئے جس کیلئے گردنیں پست ہو گئیں اور مشکلات اس کیلئے ذلیل و حقیر ہو گئیں)

یہاں آپ ﷺ نے فرشتوں کی جماعت دیکھی جو حالت قیام میں تھی اور ان کی نگاہ قدموں پر تھی۔ ان کی تسبیح تھی :

"سُبْحَانَ الْقَاضِیْ اْلاَکْبَرِ سُبْحَانَ الْعَدْلَ الَّذِی لاَ یَجُوْرُ".

(پاکیزگی ہے اس خالق جَلَّ جَلَالُہٗ کیلئے جو سب سے بڑا فیصلہ کرنیوالا ہے۔ پاکیزگی ہے اس ذات جَلَّ جَلَالُہٗ کیلئے جو سراپا عدل ہے اور وہ ظلم نہیں کرتا)

ان کی عبادت نماز میں خضوع و خشوع سے عبادت تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے کہنے پر آپ ﷺ نے اس عبادت سے حصہ طلب فرمایا چنانچہ وہ عطا ہوا جو نماز میں خشوع و خضوع ہے۔

چھٹا آسمان : "بحر الصعق" آگے بڑھے تو آپ ﷺ کے سامنے چھٹا آسمان تھا۔ اس کا نام "عاروس" ہے۔ اس کا دربان "روعائیل" ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلام

کے جواب میں اس نے کہا:

" بَارَكَ اللهُ فِيْ حَسَنَاتِكَ وَزَادَفِيْ كَرَمَاتِكَ وَ بُوْرِكَ فِيكَ ".

(اللہ تبارک و تعالیٰ آپ ﷺ کی نیکیوں میں برکت ڈالے اور آپ ﷺ کی بزرگی میں اضافہ فرمائے)

جواب میں حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے "امین"! کہا۔ لاکھوں فرشتے روعائیل کے ماتحت ہیں۔ ان کی تسبیح تھی:

"سُبْحَانَ اللهِ الْكَرِيْمِ سُبْحَانَ النُّورِ الْمُبِيْنِ سُبْحَانَه مَنْ الهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالهُ مَنْ فِي الْاَرْضِ".

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو کریم ہے۔ پاکیزگی ہے اس واضح نور کیلئے جو معبود ہے آسمان والوں اور زمین والوں کا)

یہاں فرشتوں کی ایک جماعت "حالت قومہ" "مصروف عبادت تھی۔ ان سے آگے آپ ﷺ نے "باب الامان" کا مشاہدہ فرمایا۔ یہ دروازہ جو دوزخ اور کائنات کے درمیان بنایا گیا ہے کہ دوزخ کی تپش سے کائنات جل نہ جائے۔ حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے اس دروازہ کو (جو ہمیشہ بند رہتا ہے) کھلوا کر دور سے دوزخ کا مشاہدہ فرمایا اور کہا کہ مجھے دوزخ کا دھواں اور شعلے نظر آتے تھے۔ دوزخ کے اندر نظر کی تو دوزخ کے داروغہ کو دیکھا جس کا نام "مالک" ہے۔ وہ اتنا ہیبت ناک ہے کہ آپ ﷺ کو خوف محسوس ہوا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے مالک کو بتایا کہ محمد ﷺ تشریف لائے ہیں۔ تو وہ اٹھا' سلام کیا اور عرض کرنے لگا:

"یا رسول اللہ ﷺ بشارت ہو کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی خوشنودی کے لئے آپ ﷺ کے گوشت پوست پر آتش دوزخ کو حرام فرما دیا ہے اور جو کوئی آپ ﷺ کا اتباع کرے گا اور آپ ﷺ کی برکت سے۔ اس پر بھی دوزخ حرام ہو گی۔ مجھے

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں آپ ﷺ کی امت کے گنہگاروں پر رحم کروں اور آپ ﷺ کے منکروں سے انتقام لوں"۔

چھٹے آسمان پر حضرت نوح اور حضرت ادریس علیہم السلام سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی۔(ایک روایت کے مطابق حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا اور دوسری روایت کے مطابق بہشت میں دیکھا۔) حضرت ادریس علیہ السلام کی تسبیح تھی :

"سُبْحَانَ الْمُجِیْبُ السَّائِلِیْنَ سُبْحَانَ الْقَابِضِ الْحَالِرہ سُبْحَانَ الَّذِی عَلٰی فَلا تَعْلُوْہُ اَحَدٌ۔"

(پاکیزگی ہے اس اللہ جلّ جلالہٗ کیلئے جو سوال کرنیوالوں کی پکار سننے والا ہے۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے جو زبردست گرفت کرنیوالا ہے۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے جو سب سے بلند ہے اور اس جلّ جلالہٗ سے کوئی بلند نہیں۔)

اور نوح علیہ السلام تسبیح پڑھتے تھے

"سُبْحَانَ الْحَیِّ الْحَلِیْمِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الْکَرِیْمِ سُبْحَانَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ"۔

(پاکیزگی ہے اس اللہ جلّ جلالہٗ کیلئے جو ہمیشہ زندہ رہنے والا اور حلیم ہے۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے جو اکیلا اور بزرگی والا ہے۔ پاکیزگی ہے اس باری تعالیٰ کیلئے جو غالب اور نہایت رحمت کرنیوالا ہے)

آپ ﷺ کی ملاقات حضرت میکائیل علیہ السلام سے ہوئی۔ وہ تعظیم کے لئے کھڑے ہوئے اور دعا دی :

"زَادَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَرَامَۃً وَ فَرْحًا"۔

(اللہ تبارک وتعالیٰ آپ ﷺ کی بزرگی اور خوشی میں اضافہ فرمائے)

ان کے ماتحت لاکھوں فرشتے مشاہدہ فرمائے۔ حضرت میکائیل علیہ السلام

Marfat.com

نے بتایا: "ہم سب آپ ﷺ کے خدمت گزار ہیں اور پچیس ہزار سال قبل از پیدائش حضرت آدم علیہ السلام سے آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے آرہے ہیں"۔

حضرت میکائیل علیہ السلام کی تسبیح تھی۔

"سُبْحَانَ رَبِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ كَافِرٍ سُبْحَانَ مَنْ تُصَنِّعُ مِنْ هَيْئَةٍ مَافِى بُطُوْنِهَا الْحَوَامِلُ"۔

(پاکیزگی ہے اس اللہ جلّ جلالہٗ کیلئے جو مومن اور کافر کا پروردگار ہے۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ایک خاص شکل پر بچے کو پیدا فرماتا ہے)

پھر آپ ﷺ "بحر اخضر" پر پہنچے جو سبز اور نورانی رنگ کا ہے۔ اس پر مامور فرشتوں کی تسبیح تھی۔

"سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ كَرِيْمِ الْاَكْرَمِ سُبْحَانَ الْجَلِيْلِ الْاَعْظَمِ"۔

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جو قادر اور مقتدر ہے۔ کریم اور اکرم ہے اس اللہ جلّ جلالہٗ کیلئے جو جلیل ہے اور سب سے بڑا ہے)

یہ دریا تمام سبزیات کا سرچشمہ ہے گویا ہر فصل اور باغ اسی کے فیض سے ہے۔ اس سے آگے "بحر اسود" کا مشاہدہ فرمایا۔

ساتواں آسمان: بعد ازاں آپ ﷺ کو ساتویں آسمان پر لے جایا گیا۔ حسب سابق سوال و جواب ہوئے اور پھر اس کے خازن "روحائیل" نے دروازہ کھولا اور استقبال کیا۔ آسمان ہفتم کا نام "قائیل" ہے اور جو ہر سفید اور نور تاباں کا بنا ہوا ہے۔ روحائیل کے ماتحت لاکھوں فرشتے ہیں۔ ان سب کی تسبیح یہ تھی:

"سُبْحَانَ الَّذِىْ بَسَطَ السَّمٰوٰتِ فَرَفَعَهَا سُبْحَانَ الَّذِىْ سَطَعَ الْاَرْهَسِيْنَ فَضَرَشَهَا سُبْحَانَ الَّذِىْ اَطْلَعَ الْكَوَاكِبَ وَاَزْهَرَ هَا سُبْحَانَ الَّذِىْ

Marfat.com

اَرسٰیٰ الجِبَالَ فِیھَاھَا"۔

(پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جس نے آسمانوں کو کشادہ کیا پس ان کو بلند کیا۔ پاکیزگی ہے اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ کیلئے جس نے زمینوں کو پھیلایا پس انکو فرش بنایا۔ پاکیزگی ہے اس اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے جس نے ستاروں کو روشن کیا اور انکو خوب جگمگایا)

اس آسمان پر آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی۔ انہوں نے استقبال میں فرمایا:

"مَرْحَبًا بابن الصَّالِح وَ النَّبِی الصَّالِح"۔

(صالح بیٹے ﷺ اور صالح نبی ﷺ خوش آمدید)

نیز فرمایا: "یا رسول اللہ اپنی امت سے کہیئے کہ بہشت میں بہت سے درخت لگائے وہ اس طرح کہ:

"لاَحَوْلَ وَلاَقُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم"

(نہ تو حرکت ہے نہ قوت ہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ جو بلند اور عظیم ہے کہ مشیت سے زیادہ سے زیادہ پڑھا کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ کلمات تھے:

"سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلاَحَوْلَ وَلاَقُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم" (معارج النبوۃ)

(پاکیزگی ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے اور تمام تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کیلئے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ جَلَّ جَلَالَہٗ سب سے بڑا اور نہ حرکت ہے اور نہ قوت ہے مگر اللہ تبارک و تعالیٰ جو بلند اور عظیم ہے کی مشیت سے)

بیت المعمور: ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی کمر بیت المعمور کے ساتھ لگائے بیٹھے تھے۔ بیت المعمور کعبۃ اللہ کے عین اوپر ساتویں آسمان پر

عبادت خانہ ہے۔ جس میں یومیہ ستر ہزار فرشتے عبادت کے لئے داخل ہوتے ہیں اور ان کا نمبر دوبارہ نہیں آتا اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا کہ یہ جگہ آپ ﷺ کی امت کا مکان ہے۔ یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت کو دیکھا کہ وہ دو حصوں میں بٹ گئی۔ ایک جماعت سفید کاغذ جیسی پوشاک والی اور دوسری میلے کچیلے کپڑوں میں ملبوس تھی۔ آپ ﷺ بیت المعمور میں گئے۔ سفید پوش جماعت بھی ساتھ گئی مگر دوسری کو روک دیا گیا اگرچہ وہ بھی خیر پر تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سفید پوش امتیوں کے ساتھ وہاں نماز ادا فرمائی۔ (خصائص کبری)

پھر "سدرۃ المنتہیٰ" میں "سلسبیل" نامی چشمہ دیکھا جس سے دو نہریں پھوٹ رہی تھیں۔ ایک نہر رحمت اور دوسری نہر کوثر۔ آپ ﷺ نے نہر رحمت میں غسل فرمایا۔

نہر کوثر: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ساتویں آسمان پر مجھے اس کی پشت کی طرف لے جایا گیا۔ وہاں ایک نہر دیکھی جس پر یاقوت، موتیوں اور زمرد کے خیمے تھے اور سبز پرندے نہایت خوبصورت تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ نہر کوثر جو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر آپ ﷺ کو عطا فرمائی ہے اس کا پانی دودھ سے سفید تر تھا۔ آپ ﷺ نے ایک برتن لے کر اس کا پانی پیا جو شہد سے شیریں تر اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

(ابی ابن حاکم یزید بن ابی مالک و حضرت انس بن مالک نیز خصائص کبری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں جنت میں گھوم رہا تھا کہ ایک نہر پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر مجوف موتیوں کے قبے نصب تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ نہر کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے اور جس کی مٹی خالص کستوری ہے۔ (بخاری شریف)

عرش پر کلمہ شریف: ابن سعد حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میں جب مجھے حضرت جبریل علیہ السلام آسمانوں پر لے گئے تو میں نے "سموات علی" میں ایسی تسبیح سنی جس سے میرا دل دہل گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! بلا خوف آگے تشریف لے جائیے۔ آپ ﷺ کا اسم مبارک عرش پر اس طرح مکتوب ہے۔

لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. (خصائص کبریٰ)

تحفہ معراج: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق معراج میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین خصوصی چیزیں عطا کی گئیں:

(۱): پانچ نمازیں

(۲): سورہ بقرہ کی آخری آیات

(۳): آپ ﷺ کی امت کا ہر غیر مشرک کبائر کا گنہ گار کہ اس کی مغفرت کا وعدہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ (خصائص کبریٰ)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معراج کی رات موتیوں کا ایک محل دکھایا گیا جس کا فرش سونے کا تھا اور وہ نور سے چمک رہا تھا۔ وہاں مجھے تین چیزیں عطا ہوئیں کہ آپ ﷺ "سید المرسلین" "امام المتقین" اور "قائد الغر المحجلین" ہیں۔

رجال الغیب سے ملاقات: آپ ﷺ کو ایسی قوم کے پاس پہنچایا گیا جس کی تعریف قرآن کریم میں اس طرح وارد ہے۔

"وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ. (۷: ۱۵۹)

(اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ایک گروہ ہے جو حق کے ساتھ راہ بتاتا ہے

Marfat.com

اور حق کے ساتھ عدل کرتا ہے؟

حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کا تعارف کرایا۔ جب اس قوم کو پتہ چلا کہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں تو وہ بہت خوش ہوئی۔ آپ ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی جس کو انہوں نے قبول کر لیا اور آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کی گواہی دی۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آپ ﷺ کی بعثت کی خبر دی اور حکم دیا تھا کہ آپ ﷺ کا اتباع کریں۔ لہٰذا ہم مدت دراز سے آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ الحمد للہ کہ آج اللہ تعالیٰ نے کرم نوازی فرمائی اور آپ ﷺ کی زیارت و تعلیم کی دولت ملی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس قوم میں چند باتیں مشاہدہ کیں کہ ان میں کچھ لوگ سلیم الطبع اور زرد رو تھے اور ان کے لباس اونی تھے۔ اس سب کے گھروں کی دیواریں برابر تھیں اور مکانوں کے دروازے نہ تھے۔ ان کی سرائیں قبرستانوں کے نزدیک اور مسجدوں سے دور تھیں۔ وہ مسجدوں میں معتکف تھے۔ وہ اپنے نومولود کو دیکھتی تو روتے اور کسی کے فوت ہونے پر خوشی مناتے۔ وہ خدا' اس کے رسولوں' نبیوں' فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور صحیفوں پر ایمان رکھتے تھے۔ فرائض ادا کرتے تھے' صلہ رحمی کرتے' راضی بر قضا اور صابر و شاکر تھے۔ دشمنی' غیبت' چوری اور دیگر برائیوں سے پاک تھے۔ دن کو روزہ اور رات کو عبادت ان کا شیوہ تھا۔ دنیا میں فقر کو ترجیح دیتے تھے اور آخرت کی نعمتوں کے امیدوار تھے۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کے سچے اور مخلص پیروکار تھے۔ آپ ﷺ کے استفسار پر ان لوگوں نے بتایا کہ ہمارے چہرے خوف خدا کی وجہ سے زرد ہیں اور عام مساوات کی وجہ سے سب کے گھر برابر ہیں اور ان کے دروازے اس لئے نہیں کہ ہم میں کوئی چور اور خائن نہیں ہے۔ ہماری دوکانوں کے دروازے بھی نہیں کیونکہ ہر کوئی ایمانداری کے ساتھ دوکان سے جو چیز

بھی لیتا ہے پہلے اس کی قیمت وہاں رکھ دیتا ہے۔ گھر مسجدوں سے دور اس لئے ہیں کہ وہاں تک جانے کا ثواب قدموں کی گنتی کے لحاظ سے زیادہ ملے اور قبرستان گھروں کے نزدیک ہے تاکہ آتے جاتے موت کی یاد تازہ ہوتی رہے۔ نومولود کو دیکھ کر روتے ہیں کیونکہ وہ دنیا کے قید خانہ میں آتا ہے اور مرنے پر خوشی اس لئے مناتے ہیں کہ اس قید سے اسے رہائی ملتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا کیونکہ بیماری گناہوں کا کفارہ ہے اور وہ گناہ بھولے سے بھی نہیں کرتے لیکن اگر گناہ سرزد ہو جائے تو رعد کی آواز گنہگار کو اس کے گھر سمیت جلا کر راکھ کر دیتی ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ پھر ان لوگوں نے مجھ سے درخواست کی کہ ہمیں اسلام کی تعلیم عطا فرمائیں۔ پس میں نے ان کے حسب حال ان کو تعلیم دی اور نصیحتیں کیں یعنی یہ کہ سختیوں پر توفیق صبر مانگو اور صبر کرو۔ اللہ سے ڈرو، فخر و غرور سے اجتناب کرو، اللہ کی رحمت پر بھروسہ رکھو۔ اگر موسیٰ علیہ السلام اور میری ملاقات کے مشتاق ہو تو ہمیشہ خوف خدا اور اس کے در سے امید رکھتے ہوئے زندگی بسر کرو۔ پھر میں نے ان کو الوداعی سلام کہا۔ انہوں نے عرض کی کہ ہمارے حق میں دو دعائیں کیجئے۔

پہلی یہ کہ ہم ہر سال حج اور مکہ معظمہ زیارت کا شرف چاہتے ہیں۔ ہمارے لئے زمین کو لپیٹ دیا جائے تاکہ ہم یہ شرف ہر سال حاصل کر سکیں کیونکہ ہماری سرزمین ساتویں زمین کے بھی پیچھے ہے۔ جب تک اسے لپیٹا نہ جائے گا ہم ہر سال یہ سعادت حاصل نہ کر سکیں گے۔

دوسری یہ کہ ہمیں لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کر دیا جائے تاکہ لوگ ہماری وجہ سے فتنہ میں نہ پڑیں چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور ہر دو امور ان کے لئے قبول کر لئے گئے۔ پس وہ لوگ ہر سال پوشیدہ طور پر حج کے لئے آتے ہیں اور کوئی شخص ان کے حال سے واقف نہیں ہوتا۔ (معارج النبوۃ)

سات زمینوں کا ذکر قرآن پاک میں ہے۔ وہ کہاں ہیں؟ ہماری عقلیں رسائی سے قاصر ہیں:۔

"وَ فَوقَ کُلِ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِیمٌ ۔" (۱۲:۷۶)

(اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے)

جنات سے ملاقات: اس کے بعد آپ ﷺ کا گزر جنات پر ہوا۔ وہ سب آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا پھر انہوں نے کہا اَشۡهَدُ اَنۡ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً اَعۡبَدُ وَرَسُوۡلُهٗ۔ پھر انہوں نے درخواست کی کہ ہمارے سامنے اپنا دین پیش کیجئے۔ میں (ﷺ) نے کہا کہ مجھے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

التحیات کا تحفہ: حضور علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کی تعریف اس طرح کی:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیۡكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحۡمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ جواب میں نے یہ دیا: اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیۡنَ۔

جب ملکوت کے فرشتوں نے یہ مقام مشاہدہ کیا تو ان میں سے ہر ایک نے یک زبان ہو کر ملکوت و جبروت میں غلغلہ انداز ہوتے ہوئے کہا:

اَشۡهَدُ اَنۡ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبۡدَهٗ وَرَسُوۡلُهٗ۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بارگاہ رب العزت میں تین فضیلتیں تحیات، صلوات اور طیبات پیش کیں اور اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں سلام، نبوت، رحمت اور برکتیں

عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے سلام قبول کرتے ہوئے سلطانِ امت کو یاد فرمایا۔

"اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ."

آواز آئی : یا محمد ﷺ! ہم جبریل کو بھی اپنی بارگاہ خاص میں داخل نہیں ہونے دیتے مگر آپ ﷺ نے اپنی امت کو اپنے ساتھ شریک کرلیا ورنہ یہ "عَلَیْنَا" کیا ہے؟ عرض کی : اے اللہ میری امت اگرچہ جسمانی لحاظ سے میرے ساتھ نہیں ہے مگر روحانی لحاظ سے میرا ہر امتی جان کے ساتھ پیوستہ ہے اور میری نظر عنایت ہر غائب و حاضر کے ساتھ ہے اور تیری عنایتوں میں سے اپنی امت کو اس کا حصہ عطا کروں گا۔ (معارج النبوۃ)

مقصودِ حقیقی : فرمایا : یا مُحَمَّد (ﷺ) "اَنَاوَاَنْتَ وَ مَاسِوٰی ذَالِکَ خَلَقْتُھَا لِاَجَلِکَ."

(اے محمد ﷺ میں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ ہوں اور آپ ﷺ ہیں اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ میں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے آپ ﷺ ہی کیلئے پیدا کیا ہے)

حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا استفسار : حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے کیا فرمایا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : اللہ تعالیٰ نے کہا کہ "میں نے تمہاری امت کے گناہوں کو دیکھا تو میں نے ہر ایک پر عفو و درگزر کی ہی نظر ڈالی"۔

فرمایا گیا : "اے محمد (ﷺ)! میرے لئے کیا لائے ہو؟" عرض کیا : "یا اللہ دو ہاتھ لایا ہوں۔ ایک ہاتھ میں تقصیر طاعت اور دوسرے میں جفاو معصیت ہے"۔ (یعنی ایک ہاتھ میں تیری نا مکمل سی بندگی ہے اور دوسرے میں امت کے گناہوں کا پلندہ)

Marfat.com

فرمایا گیا: "آپ ﷺ کی امت کی تقصیر طاعت کو اپنی رحمت سے معاف کیا اور جفاو معصیت کو آپ ﷺ کی شفاعت کے وسیلہ سے بخش دیا۔"

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے "فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰی" (پس اس اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اپنے بندے خاص حضرت محمد مصطفی ﷺ کی طرف وحی فرمائی جو اسی اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے وحی فرمائی تھی) کے اسرار میں سے ایک کلمہ بتانے کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ "اگر مجھے تمہاری امت سے بات کرنا پسند نہ ہوتی تو میں تمہاری امت کو بلا حساب و کتاب بخش دیتا"۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایسی ہی درخواست پر فرمایا کہ "حق سبحانہ و تعالیٰ نے میری امت کی شکایت کی کہ وہ خلوت میں گناہ کرتی ہے اور جلوت میں اظہار اطاعت کرتی ہے اور میں اس کے باطن پر نظر کر کے اپنی شانِ کریمی سے اس کی پردہ پوشی کرتا ہوں"۔

یہی درخواست حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کی تو فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے مجھے کہا کہ اگلی امتیں جب گناہ کرتیں تو ان پر عذاب بھیجا جاتا اور ان کو فوراً سزا دی جاتی۔ لیکن تمہاری امت کے گناہوں کو نیکیوں کے صدقے میں حسنات میں بدل دیتا ہوں اور اس پر اپنی رحمت برساتا ہوں"۔

یہی سوال خاتونِ جنت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ تعالیٰ نے میری امت کی شکایت کی کہ تمہاری (ﷺ) امت مجھے رزاق جانتے ہوئے بھی رزق کے معاملے میں مجھ پر بھروسہ نہیں کرتی اور نارسیدہ غم کو اپنے اوپر مسلط کر کے تصویر غم بن جاتی ہے"۔ نیز: "میں نے بہشت کو تمہاری (ﷺ) امت کے لئے پیدا کیا ہے مگر اعمال خیر کے ذریعے بہشت

سے رغبت کی خواہاں نہیں جب کہ دوزخ جو کہ منکروں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔
تمہاری امت ، اس کی طرف بھاگتی ہے اور میری نافرمانی کرتی ہے۔ "نیز"
تمہارے امتی' لوگوں کی ملامت سے ڈر کر' چھپ کر گناہ کرتے ہیں اور مجھے
حاظر و ناظر جانتے ہوئے بھی مجھ سے شرم نہیں کرتے۔ میں ان سے "آج" کی
عبادت و اطاعت کا تقاضا کرتا ہوں۔ جب کہ وہ مجھ سے ہفتوں' مہینوں اور
سالوں کی روزی مانگتے ہیں۔ میں ہر ایک کی روزی اسی کو دیتا ہوں مگر وہ میری
عبادت میں دوسروں کو شریک کر لیتے ہیں۔ وہ میری بجائے غیروں سے
اُمیدیں وابستہ کر لیتے ہیں اور غیروں سے ڈرتے ہیں۔ نیز نعمتیں میں عطا کرتا
ہوں مگر تمہارے امتی انہیں غیروں کا عطیہ سمجھتے ہیں اور ان کا شکر بجا لاتے
ہیں۔ میں ان کے اعمال بد سے واقف ہو کر بھی فرشتوں کے سامنے ان کی
شکایت نہیں کرتا مگر وہ ذرا سی مصیبت آ جائے تو دنیا جہاں کے سامنے دہائی
دینے لگتے ہیں اور ناشکری کرتے ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ نے
مجھے بتایا کہ میرے اور آپ ﷺ کی امت کے درمیان نو شرطیں ہیں جو آپ
ﷺ کے لئے دلی سکون کا سبب بن سکتی ہیں۔

① بندے کی اطاعت اس کی طاقت کے مطابق قبول کرتا ہوں لیکن جزا
دیتے وقت اپنی بلند شان کے مطابق اسے زیادہ سے زیادہ نوازوں گا۔

② تائب کی توبہ قبول کروں گا اور اسے گناہوں سے یوں پاک کر دوں گا
جیسے اس نے کبھی گناہ کیا ہی نہ تھا۔

③ میں بندے کے ساتوں اعضاء پر نظر ڈالتا ہوں اگر ایک عضو بھی طاعت
میں ہو گا تو باقی چھ کی معصیت اسی ایک کے صدقے میں نابود کر کے
دوزخ کے ساتوں درجوں سے اسے نجات دوں گا اور جنت کے
آٹھوں درجات کا مستحق بنا دوں گا۔

④ گناہوں پر نادم بندوں کو بخش دوں گا۔

⑤ گناہوں پر پشیمان ہو کر آئندہ کے لئے تائب ہونے والوں پر میں اپنی

مصیبت بھیجتا ہوں تا کہ ان کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو جائے۔

⑥ میں سال میں دو مرتبہ دوزخ کے دروازے کھولتا ہوں۔ موسم گرما میں آگ والا حصہ اور سرما میں تپش والا حصہ تا کہ آپ ﷺ کی امت آخرت میں اس سے محفوظ رہے۔

⑦ میں تمہاری امت کا حساب اپنے فضل عمیم سے لوں گا، عدل سے نہیں۔ اطاعت کا بدلہ کئی گنا دوں گا اور گناہ ان ظالموں کے ذمے لگا دوں گا جن کے ظلم کے زیر اثر وہ کئے گئے ہوں گے۔

⑧ جن ایام اور شعائر کو میں نے فضیلت دی ہے ان کی نیکیوں کا بدلہ کئی گنا دوں گا تا کہ آپ ﷺ کی امت کی نیکیوں کا پلڑا غالب رہے اور برائیاں مغلوب ہوں۔

⑨ میں آپ ﷺ کی امت کا حساب بروز قیامت اپنے کرم سے لوں گا اور اپنے فضل سے اس کے گناہ معاف کر دوں گا اور اپنی رحمت سے اسے جنت میں داخل فرماؤں گا۔

اللہ جَلَّ جَلالَہٗ کے چھ پیغامات: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ اپنی امت کو میرے چھ پیغام پہنچا دیجئے:

① اگر تم احسان کی وجہ سے کسی کو دوست رکھتے ہو تو مجھے اپنا دوست بنائیے کیونکہ جس قدر احسانات میں نے کئے ہیں اور کسی نے تم پر نہیں کئے۔

② اگر کسی کا ڈر رکھتے ہو تو سب سے زیادہ مجھ سے ڈرو کیونکہ ارض و سماء پر میری قدرت اور بادشاہت کا سکہ رواں ہے۔

③ امید رکھنا چاہو تو مجھ ہی سے رکھو کیونکہ میں تمہیں سب سے بڑھ کر دوست رکھتا ہوں۔

④ اگر کسی پر جان و مال کی قربانی کرنا چاہو تو میری راہ میں ہی کرو کیونکہ میں تمہارا معبود ہوں۔

⑤ اگر کسی پر ظلم کرنے سے شرماتے ہو تو سب سے زیادہ شرم مجھ پر ظلم

Marfat.com

کرتے وقت کھاؤ کیونکہ تمہارے ہمہ جہت ظلم کے مقابلہ میں' میں ہمیشہ وفا اور عدل ہی کرتا ہوں۔

⑥ اگر کسی کو وعدہ کا سچا جانتے ہوئے اس کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تو میری تصدیق بطریق اولیٰ کرو کیونکہ میں جھوٹ اور وعدہ خلافی سے پاک و منزہ ہوں اور ہر طرح کے حرص و ہوس سے بالاتر ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوا: "اے محمد ﷺ! مانگئے" عرض کیا: اے رب العزت تو نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا اور عظیم ملک عطا فرمایا۔ موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی کا شرف بخشا' داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا نرم کیا۔ پہاڑوں کو مسخر کیا اور عظیم سلطنت دی۔ سلیمان علیہ السلام کو عظیم الشان سلطنت عطا فرمائی اور جنات و شیاطین' انسانوں اور ہواؤں کو ان کے لئے مسخر کیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو تورات سکھائی اور انجیل عطا کی۔ مادر زاد اندھے کو بینا کرنے اور کوڑھی کو اچھا کرنے کا معجزہ دیا۔ مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت سے نوازا۔ شیطان سے ان کے اور ان کی والدہ کی مکمل حفاظت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میں نے تجھے خلیل و حبیب بنایا۔ تورات میں تمہارا نام حبیب الرحمان لکھا اور قیامت تک جن و انس کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ کا سینہ کشادہ کیا۔ بوجھ ہلکا کر دیا اور ذکر تمہار بلند کیا۔ تمہاری امت کو بہترین امت بنایا جو لوگوں کے نفع کے کام کرے گی۔ اسے عادلہ بنایا' اسے اول بھی بنایا اور آخر بھی بنایا۔ اگر آپ ﷺ کی امت میری الوہیت اور تمہاری عبدیت و رسالت کی گواہی دے تو اسے ہر طرح کی مغفرت حاصل ہوگی۔ آپ ﷺ کے امتیوں کے قلوب کو ان کی اناجیل بنایا اور آپ ﷺ کو تمام انبیاء سے پہلے پیدا فرمایا اور آخر میں مبعوث کیا۔ اور سب انبیاء علیہم السلام سے پہلے آپ ﷺ کے حق میں فیصلہ کیا جائے گا۔ آپ ﷺ ہی کو سبع مثانی سے نوازا گیا ہے۔ از یں پیشتر یہ کسی کو نہ دی گئی اور اپنے خزانہ خاص سے آپ ﷺ کو سورہ بقرہ کی آخری آیات عطا کیں جو کہ عرش کے نیچے ہے۔ آپ ﷺ کو

Marfat.com

کوثر عطا کی اور میں نے آپ ﷺ کو آٹھ حصے یعنی اسلام 'ہجرت' جہاد 'نماز' صدقہ 'صوم' رمضان 'امر بالمعروف اور نہی عن المنکر عطا کئے اور آپ ﷺ کو فاتح اور خاتم بنایا"۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنایا۔ تمام لوگوں کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا' میرے دشمن کے دل میں ایک مہینہ کی مسافت سے میرا رعب ڈالا۔ میرے لئے غنیمت کو حلال فرمایا جو پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھی۔ تمام زمین کو میرے لئے مسجد بنایا اور پاکیزہ کیا اور مجھے مفاتح الکلم 'جوامع الکلم' خواتم الکلم عطا کئے اور میری امت کو میرے سامنے پیش کیا اور تابع اور متبوع مجھ سے مخفی نہ رہا اور میری امت کو پیش آنے والے حالات سے مجھے آگاہی بخشی گئی۔ پھر حکم ہوا کہ آپ ﷺ اپنی امت میں تشریف لے جایئے اور لوگوں کو حق و باطل سے آگاہ کیجئے اور جنت و دوزخ کی حقیقت واضح کر کے تبشیر و منذر کا فریضہ انجام دیجئے اور جب ہماری ملاقات درکار ہو تو نماز کی نیت باندھ لیجئے۔ ہم حجابات اٹھا دیں گے۔

انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی معراج : دیگر انبیاء علیہم السلام کو معراج سے سرفراز فرمایا گیا لیکن یہ "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ" (۲۵۳:۲) (یہ رسول ﷺ ہیں جن میں سے بعض کو ہم اللہ جلّ جلالہٗ نے بعض پر فضیلت دی) کے مطابق درجہ بدرجہ ہوئی۔ اولیاء اللہ کو بھی معراج سے نوازا جاتا ہے جو ان کے موافق حال ہوتی ہے۔ ان کو شریعت 'طریقت' حقیقت و معرفت کے مقامات سے گزارا جاتا ہے اور پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے فیض سے عالم حقیقت تک پہنچایا جاتا ہے۔ اولیاء اللہ کی معراج کو آنحضرت ﷺ کی معراج کا عکس گردانا گیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو وصال و قرب سے نوازنا چاہتا ہے تو پہلے اسے تکالیف و مصائب کے ذریعے آزماتا ہے۔ اگر ثابت قدم رہے اور عبادات و اطاعات اور سنن و فرائض کی پابندی سے انحراف نہ کرے بلکہ ان میں مزید خشوع و

Marfat.com

خضوع کے ساتھ اضافہ کرے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو گواہ بنا کر اس کا نام شکر گزاروں میں لکھ دیتا ہے اور آزمائش کی ساتھ ساتھ یہ سلسلہ عنایات زندگی بھر جاری رہتا ہے حتٰی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "هٰذَا عَبْدٌ يَتَعَرَّضُ بِالْمَزِيْدِ" (یعنی یہ بندہ مزید دولت و عنایات کا طالب ہے) پھر ایک وقت آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور کے پردوں پر ٹھا کر عالم معنی کی فضا میں اڑاتا ہے اور عوالم و جبروت کا مشاہدہ کرواتا ہے۔ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام آسمانوں کے طبقات میں ہر ایک مقام میں ان کے شایان شان مشاہدات سے نوازا گیا اسی طرح قلوب سالکین کو ان کے مرتبہ کے مطابق تجابات میں ٹھہراتے ہیں اور مشاہدات سے نوازا جاتا ہے۔ جس طرح ساتوں آسمانوں پر مختلف انبیاء علیہم السلام تشریف فرما ہیں۔ اسی طرح ہر آسمان پر متمکن نبی سے متعلق ولایت سے اولیاء کرام کو حسب مرتبہ فیض سے نوازا جاتا ہے۔ اسی لئے بعض فیوض کو ولایت موسوی کہا جاتا ہے بعض کو ولایت عیسوی بعض کو ولایت ابراہیمی لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ لیکن جو خاص الخاص اولیاء ولایت محمدی ﷺ سے حصہ پاتے ہیں وہ ساتوں تجابات سے گزر جاتے ہیں اور قاب قوسین اوٰنی کا فیض پاتے ہیں۔

مسلمانوں کی معراج: فرمایا ﷺ:

"وَجعلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ"

(میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے)

امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ معراج سے واپس ہوئے تو ان مشاہدات بے نظیر کا خیال کر کے فرمایا: "مِنْ اَيْنَ نَصِيْبُ اُمَّتِيْ مِنْ هٰذَا اَشْرِفِهِ" (اس شرف معراجیہ میں سے میری امت کی قسمت میں کہاں؟) فرمایا گیا: "مِعْرَاجُ اُمَّتِكَ الْجَمَاعَةُ" (آپ ﷺ کی امت کی معراج باجماعت نماز ادا کرنے میں ہے) چنانچہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فرمایا: "اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ

Marfat.com

لمُؤمِنِیْن"۔

امام رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز روحانی اور جسمانی معراج کی جامع ہے کیونکہ افعال بدن سے اور اذکار دل سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہاں وضو اور طہارت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شق الصدر اور تحلیل کے قائم مقام ہے۔ پھر تکبیر تحریمہ دنیا سے تعلقات کی قاطع بنتی ہے اور بندہ حمد و ثناء کرنے لگتا ہے گویا یہ بارگاہ خداوندی میں پہلا مرحلہ ہے پھر تعوذ و تسمیہ اور الحمد شریف پڑھتا ہے جو قرآنی تعلیمات کی جامع ہے۔ اب دنیا سے رابطہ منقطع ہو چکا ہے اور بندہ بارگاہ رب العزت میں ہر آلائش اور دوئی کو بھلا کر حاضر ہے۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہہ کر براہ راست ہمکلامی کا شرف پاتا جو والا الضالین تک جاری رہتا ہے۔ پھر قرآن پاک سے کچھ تلاوت کرتا ہے۔ یہ قیام گویا بعض فرشتوں کے دوامی قیام مقبول کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ مقبول عطیہ ہے۔ اہل معرفت کہتے ہیں کہ نمازی معراج ثناء سے آسمان پر قدم رکھتا ہے۔ پھر دل کے ساتوں مراحل جو ساتوں آسمانوں کی مثل ہیں کو وساوس شیطانی سے پاک رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور تعوذ کی راہ سے گزرتا ہے تو آگے بہشت کے مکاشفہ میں وارد ہوتا ہے۔ اسے بہشت کے آٹھ دروازے نظر آتے ہیں۔ پہلے دروازے کی چابی "ایمان" ہے یہ دروازہ "باب المعرفت" کہلاتا ہے۔ دوسرا دروازہ "باب الذکر" ہے جو بسم اللہ الرحمٰن کی چابی سے کھلتا ہے۔ تیسرا دروازہ الحمد للہ رب العالمین کی کلید سے کھلتا ہے۔ چوتھا کلید "الرحمٰن الرحیم" سے پانچواں "مالکِ یوم الدین" کی چابی سے چھٹا کلمہ اخلاص سے یعنی "اِیَّاکَ نَعْبُدُوَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" کی کلید سے ساتواں طلب ہدایت "اِھْدِنَاالصِراطَ الْمُسْتَقِیْمَ" کے ذریعے اور آٹھواں در بہشت جو "باب الاقتدار" ہے "صِراطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ" کی چابی سے کھلتا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّھُمُ

Marfat.com

الْاَبْوَابُ". (۳۸ : ۵۰) (ہمیشہ رہنے کے باغات جن کے دروازے ان کیلئے کھلے ہونگے) سے یہی مراد ہے۔ پھر نمازی کی روح "فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ" (پس قرآن مجید سے پڑھو جتنا تمہیں آسان ہو۔) کے فرمانِ الٰہی سے رسول اللہ ﷺ کے اتباع میں قرآنی سورتوں کی تلاوت کے ذریعے قرآنی باغات کی سیر کرتی ہے۔

اب اللہ کی تجلیات اور کرم نوازیوں کو دیکھ کر نمازی سرِ خم تسلیم کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ "مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ" (جو اللہ تبارک وتعالیٰ کیلئے انکساری کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے) کے مصداق اسے سربلند کر دیتا ہے اور وہ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتا ہوا کھڑا ہو جاتا ہے اور "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہتا ہے تو اللہ کے نور کی بارش ہوتی ہے اور نمازی سجدہ شکر کے لئے اس کی بارگاہ میں گر جاتا ہے۔ سجدہ اللہ تعالیٰ کے قریب بہترین ذریعہ ہے۔

پھر دوسری رکعت میں قعدہ کا مرحلہ ہے یہ بارگاہ رسالت کا امتزاجی مرحلہ ہے۔ نمازی یہاں پہلے "اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّيِّبَاتُ" کہہ کر اللہ کی بارگاہ میں عقیدت میں موتی نچھاور کرتا ہے۔ پھر سامنے اسی بارگاہ میں "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کے موصوف کو جلوہ فرما دیکھتا ہے کیونکہ اسی قدموں کی برکت سے اللہ کی بارگاہ تک رسائی نصیب ہوئی اس لئے بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ"

اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جواب میں خود ان کے ساتھ شریک ہو کر ان کے ساتھ شریک ان کے اتباع میں کہتا ہے

"اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ"۔

اتنے میں اللہ اور نبی اکرم ﷺ کی طرف دھیان جاتا ہے تو وہ کہتا ہے

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

Marfat.com

اور ہدیہ درود پیش کر کے دعاؤں کے ساتھ "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ" کہ کر سفر معراج سے واپس اپنی دنیا میں آجاتا ہے۔

(معارج النبوۃ)

تحقیق و تلخیص:

فقیر حقیر سگِ دربارِ دستگیرؒ

حضرت صوفی ساجد جاوید الکشمیری المجالس

۲۵ اکتوبر ۲۰۰۰ء

مطابق

۲۶ رجب ۱۴۲۱ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلتَّابُوْتُ فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ

"قرآنِ عظیم" مترجم از اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان بریلوی مع تفسیر از صدر الافاضل مولا سیّد محمد نعیم الدین مرادآبادی میں سورۃ البقرۃ کی آیت کی تفسیر یوں مندرج ہے:

"وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝ (۲:۲۴۸)

(اور اُنکے نبی نے اُن سے کہا کہ دیکھو کہ طالوت کی حکمرانی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے رَبّ کی جانب سے دلجمعی کا سامان ہوگا اور وہ بقیہ اشیاء جو آلِ موسیٰ اور آلِ ہارون چھوڑ گئے تھے۔ اُس کو فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ یقیناً تمہارے لئے اِس ایک بات میں نشانی ہے اگر تمہیں اللہ پر ایمان ہو)

تفسیر:- یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا ایک زر اندود صندوق تھا جس کا طول تین ہاتھ کا اور عرض دو ہاتھ کا تھا۔ اِس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام پر نازل فرمایا تھا۔ اِس میں تمام اَنبیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی تصویریں تھیں۔ اُن کے مساکن ومکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سیّد الانبیاء ﷺ کی اور حضور کی دولت سرائے اقدس کی تصویر ایک یاقوت سُرخ میں تھی کہ حضور بحالتِ نماز قیام میں ہیں اور گرد آپ ﷺ کے اصحاب حضرت آدم علیہ السّلام نے تمام تصویروں کو دیکھا۔ یہ صندوق وراثۃً منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السّلام تک پہنچا۔ آپ علیہ السّلام اِس میں توریت رکھتے تھے اور اپنا مخصوص سامان بھی چنانچہ اِس تابوت میں الواح توریت کے ٹکڑے بھی تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور آپ علیہ السلام کے کپڑے اور نعلین شریفین اور حضرت ہارون

Marfat.com

علیہ السلام کا عمامہ اور اُن کا عصا اور تھوڑا سامَن جو بنی اسرائیل پر نازل ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقعوں پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے۔ اس سے بنی اسرائیل کے دلوں کو تسکین رہتی تھی۔ آپ علیہ السلام کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل ہی متوارث ہوتا چلا آیا۔ جب اُنہیں کوئی مشکل درپیش ہوئی وہ اس تابوت کو سامنے رکھ کر دُعائیں کرتے اور کامیاب ہوتے۔ دشمنوں کے مقابلہ میں اُس کی برکت سے فتح پاتے۔ جب بنی اسرائیل کی حالت خراب ہوئی اور ان کی بدعملی بہت بڑھ گئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن پر عمالقہ کو مسلط کیا تو وہ اُن سے تابوت چھین کر لے گئے اور اُس کو نجس اور گندے مقامات میں رکھا اور اس کی بے حُرمتی کی اور ان گستاخیوں کی وجہ سے وہ طرح طرح کے امراض و مصائب میں مُبتلا ہوئے۔ اُن کی پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں اور اُنہیں یقین ہوا کہ تابوت کی اہانت اُن کی بربادی کا باعث ہے تو اُنہوں نے تابوت کو ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو چھوڑ دیا اور فرشتے اُس کو بنی اسرائیل کے سامنے طالوت کے پاس لائے اور اس تابوت کا آنا بنی اسرائیل کے لئے طالوت کی بادشاہی کی نشانی قرار دیا گیا تھا بنی اسرائیل یہ دیکھ کر اُس کی بادشاہی کے مقر ہوئے اور بے درنگ جہاد کے لئے آمادہ ہو گئے۔ کیونکہ تابوت پا کر اُنہیں اپنی فتح کا یقین ہوگیا۔ طالوت نے بنی اسرائیل میں سے ستر ہزار (۷۰۰۰۰) جوان مُنتخب کئے جن میں حضرت داؤد علیہ السلام بھی تھے۔ (جلالین جمل و خازن و مدراک وغیرہ)

فائدہ:- ① اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات کا اعزاز واحترام لازم ہے۔ اُن کی برکت سے دُعائیں قبول ہوتی اور حاجتیں روا ہوتی ہیں اور تبرکات کی بے حُرمتی گمراہوں کا طریقہ ہے اور بربادی کا سبب ہے۔

② تابوت میں انبیاء علیہم السلام کی جو تصویریں تھیں وہ کسی آدمی کی بنائی ہوئی نہ تھیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آئی تھیں۔

حقیر سگِ دربارِ دستگیر ﷺ
حضرت صوفی ساجد جاوید اکبر
نوری سروری اویسی قادری قلندری چشتی

Marfat.com

فہرست سورہائے قرآن پاک (بترتیب نزول)

نمبر شمار	نام سورۃ	صفحہ	نمبر شمار	نام سورۃ	صفحہ
۱	العلق	۳۸	۲۹	القریش	۹۲
۲	القلم	۴۰	۳۰	القارعہ	۹۲
۳	المزمل	۴۶	۳۱	القیامت	۹۳
۴	المدثر	۵۰	۳۲	الہمزۃ	۹۶
۵	الفاتحہ	۵۳	۳۳	المرسلات	۹۷
۶	اللہب	۵۵	۳۴	قٓ	۱۰۱
۷	التکویر	۵۶	۳۵	البلد	۱۰۶
۸	الاعلیٰ	۵۸	۳۶	الطارق	۱۰۸
۹	اللیل	۶۰	۳۷	القمر	۱۰۹
۱۰	الفجر	۶۱	۳۸	صٓ	۱۱۳
۱۱	الضحیٰ	۶۳	۳۹	الاعراف	۱۲۳
۱۲	الانشراح	۶۶	۴۰	الجن	۱۷۳
۱۳	العصر	۶۷	۴۱	یٰسین	۱۷۶
۱۴	العادیات	۶۸	۴۲	الفرقان	۱۸۶
۱۵	الکوثر	۶۹	۴۳	فاطر	۱۹۸
۱۶	التکاثر	۷۰	۴۴	مریم	۲۰۸
۱۷	الماعون	۷۱	۴۵	طٰہٰ	۲۱۹
۱۸	الکافرون	۷۲	۴۶	الواقعہ	۲۳۳
۱۹	الفیل	۷۳	۴۷	الشعراء	۲۳۰
۲۰	الفلق	۷۴	۴۸	النمل	۲۵۸
۲۱	الناس	۷۵	۴۹	القصص	۲۷۴
۲۲	الاخلاص	۷۶	۵۰	بنی اسرائیل	۲۹۳
۲۳	النجم	۷۷	۵۱	یونس	۳۱۵
۲۴	عبس	۸۳	۵۲	ہود	۳۳۰
۲۵	القدر	۸۵	۵۳	یوسف	۳۶۸
۲۶	الشمس	۸۶	۵۴	الحجر	۳۹۱
۲۷	البروج	۸۸	۵۵	الانعام	۴۰۶
۲۸	التین	۹۰	۵۶	الصّٰفّٰت	۴۴۳

Marfat.com

نمبر شمار	نام سورہ	صفحہ	نمبر شمار	نام سورۃ	صفحہ
۵۷	لقمانؑ	۴۵۶	۸۶	الصّٰفّٰت	۷۱۸
۵۸	سبا	۴۶۵	۸۷	البقرہ	۷۲۱
۵۹	الزمر	۴۷۶	۸۸	الانفال	۸۱۰
۶۰	المومن	۴۹۴	۸۹	آل عمران	۸۳۱
۶۱	حم السجدہ	۵۰۷	۹۰	الاحزاب	۸۸۱
۶۲	الشوریٰ	۵۱۸	۹۱	الممتحنہ	۹۰۱
۶۳	الزخرف	۵۳۰	۹۲	النساء	۹۰۶
۶۴	الدخان	۵۴۲	۹۳	الزلزال	۹۵۷
۶۵	الجاثیہ	۵۴۷	۹۴	الحدید	۹۵۹
۶۶	الاحقاف	۵۵۴	۹۵	محمدؐ	۹۶۷
۶۷	الذٰریٰت	۵۶۳	۹۶	الرعد	۹۷۵
۶۸	الغاشیہ	۵۶۷	۹۷	الرحمٰن	۶،۰۰۱
۶۹	الکہف	۵۷۴	۹۸	الدھر	۹۹۳
۷۰	النحل	۵۹۱	۹۹	العلاق	۹۹۸
۷۱	نوحؑ	۶۱۷	۱۰۰	البینۃ	۱۰۰۱
۷۲	ابراہیمؑ	۳۰	۱۰۱	الحشر	۱۰۰۳
۷۳	الانبیاءؑ	۳۳۳	۱۰۲	النور	۱۰۱۰
۷۴	المومنون	۳۳۸	۱۰۳	الحج	۱۰۲۷
۷۵	السجدہ	۳۴۷	۱۰۴	المنافقون	۱۰۳۱
۷۶	الطور	۳۶۶	۱۰۵	المجادلہ	۱۰۳۳
۷۷	الملک	۶۷۰	۱۰۶	الحجرات	۱۰۵۱
۷۸	الحاقہ	۶۷۵	۱۰۷	التحریم	۱۰۵۶
۷۹	المعارج	۶۷۹	۱۰۸	التغابن	۱۰۶۱
۸۰	النباء	۶۸۳	۱۰۹	الصف	۱۰۶۵
۸۱	النازعات	۶۸۶	۱۱۰	الجمعہ	۱۰۶۸
۸۲	الانفطار	۶۸۹	۱۱۱	الفتح	۱۰۷۱
۸۳	الانشقاق	۶۹۰	۱۱۲	المائدہ	۱۰۸۱
۸۴	الروم	۶۹۳	۱۱۳	التوبہ	[illegible]
۸۵	العنکبوت	۷۰۳	۱۱۴	النصر	[illegible]

Marfat.com

ماخذ و منابع

"کنز القبلی" کی تکمیل کے سلسلے میں مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا:

1. مطالب القرآن۔ جناب مولانا الحاج سید محمد شاہ صاحب۔ ایم۔اے (عربی) ترجمہ و شرح
2. سحر البیان۔ جناب اثر زبیری لکھنوی
3. کنز الایمان۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
4. متوسط قرآن شریف۔ رئیس الفقہاء والمحدثین حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
5. احکام القرآن۔ جناب چوہدری نذر محمد صاحب
6. مضامین قرآن حکیم۔ جناب زاہد ملک صاحب
7. مصباح القرآن۔ جناب محمد نصیب بیرسٹرایٹ لا
8. موضوعات قرآن۔ اور انسانی زندگی جناب خواجہ عبدالوحید صاحب
9. مجموعہ احکام الٰہی۔ جناب چوہدری امانت اللہ صاحب
10. بصیرت۔ جناب شیخ عبدالرؤف صاحب
11. اعداد القرآن۔ جناب چوہدری محمد شریف صاحب
12. مجموعۃ الاسرار۔ تاج العارفین خطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شاہ نقشبندی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ
13. سر الانسان۔ جناب فقیر میاں خادم حسین صوفی قادری جلوی
14. نقوش رسولؐ نمبر جلد دوم مدیر جناب محمد طفیل صاحب
15. مذاہب عالم۔ جناب چوہدری غلام رسول صاحب۔ ایم۔اے

Marfat.com

Marfat.com